

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا مستند و نادر و نایاب مجموعہ

کنز العمال

فی سنن الاقوال والافعال

مصنف

العلامۃ علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی
البرہان نوری المتوفی ۹۷۵ھ

مترجم

محمد عابد عمران انجم مدنی
فاضل بھیرہ شریف

کرمانوالا بک شاپ

بسم الله الرحمن الرحيم

كنز العمال

صلى الله على الحبيب محمد وآله وسلم

كنز العمال

في سنن الاقوال والافعال

جلداول

مصنف

العلامة علاء الدين على المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان نوری المتوفى ۹۷۵ھ

مترجم

محمد عابد عمران انجم مدنی (فاضل بھیرہ شریف)

کرمانوالہ بک شاپ
دکان نمبر ۲- دربار مارکیٹ لاہور
Voice: 042-7249515

بفیضانِ کرم

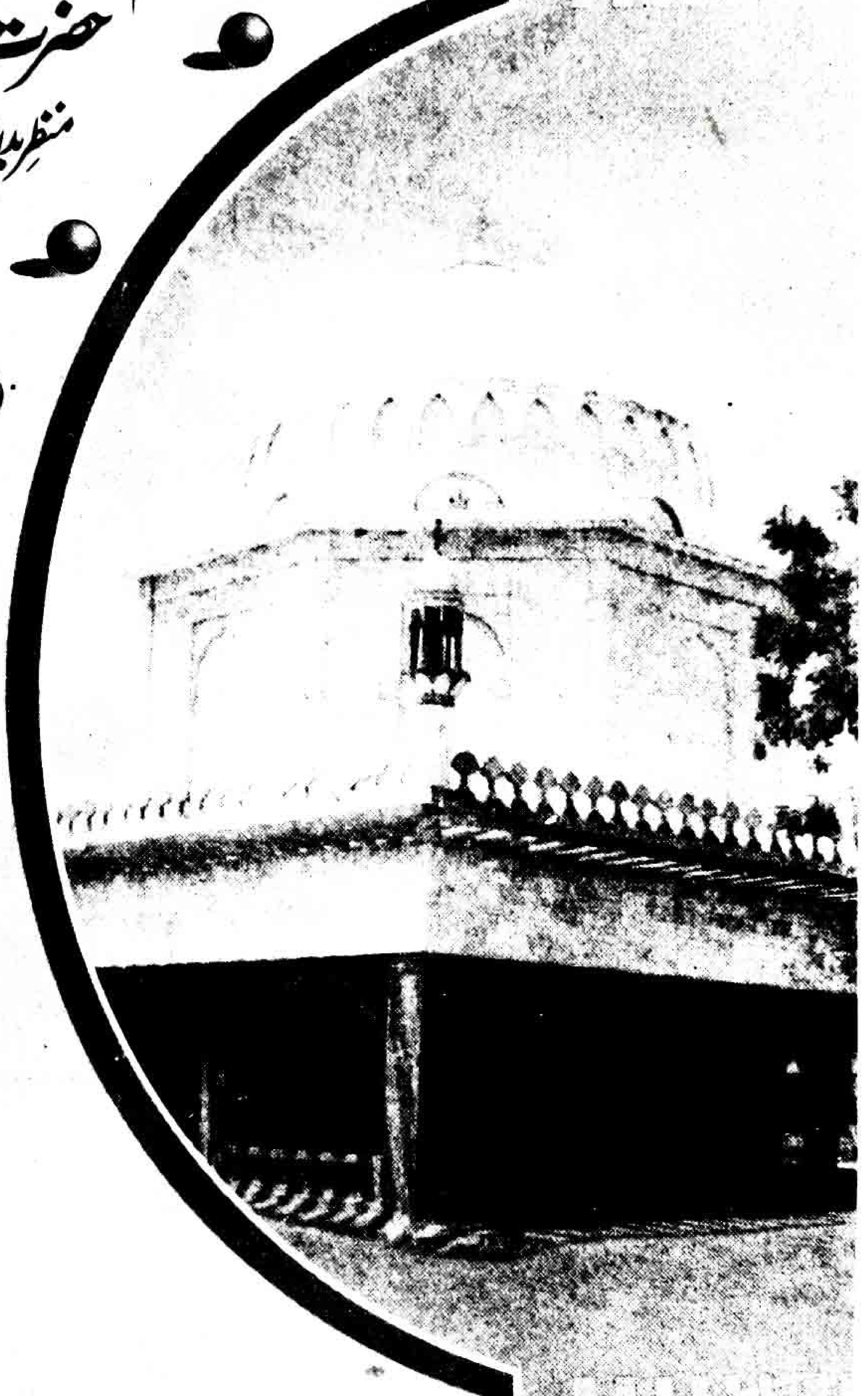
حضرت سید السادات پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت کرماں والے
آستانہ عالیہ
حضرت کرمانوالہ شریف
اوکاڑہ

شمیمِ باغِ ولایت
● حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

منظرِ بدرِ طریقت
● حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

● حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ



بفیضانِ نظر
حضرت پیر
سید صمصام شاہ بخاری مدظلہ العالی
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

بفیضانِ نظر
حضرت پیر
سید میر طیب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

زیرِ سرپرستی
حاجی پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

زیرِ اہتمام
سمیع اللہ برکت

اشاعت یکم دسمبر 2009
قیمت 550 روپے

انتساب بنام

عزّ اسلاف، جوہر عفاف فخر المشائخ صاحب تبجیل حضرت

■ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری

سجادہ نشین دربارِ عالیہ شیر ربانی و ثانی لاثانی شرقپور شریف

پیر طریقت رہبر شریعت۔ فخر السادات، زینت السادات، نور السادات

■ حضرت پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

■ حاجی پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی خلیفہ مجاز حضرت کرمانوالہ شریف

زیر سرپرست کرمانوالہ بک شاپ

■ محمد عابد عمران انجم مدنی کے والدین، دادا جان،

دادی جان، نانا جان، نانی جان اور بہن بھائیوں

سمیع اللہ برکت

خادم حضرت کرمانوالہ شریف

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کروڑ ہا شکر و احسان کہ جس نے ہم کو اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانِ عالی شان یعنی احادیث مبارکہ کی اشاعت وترویج کی توفیق عنایت فرمائی۔ ان عنایات پر جتنا بھی رشک ادا کیا جائے اتنی ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کی اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بلند ہوتی ہیں۔

جب تیری شانِ کریمی پہ نظر جاتی ہے
تو زندگی کتنے مراحل سے گذر جاتی ہے
بے طلب دیئے جاتا ہے دینے والا
ہاتھ اٹھتے نہیں جھولی میری بھر جاتی ہے

احادیث مبارکہ کی چند کتب کے تراجم پہلے بھی کروانے کی سعادت حاصل ہوئی اور بھرپور کوشش ہے کہ احادیث مبارکہ سیرت فقہ وتصوف جن کے تراجم مارکیٹ میں نہیں ملتے اُن کے ترجمے کروا کر عوام الناس تک پہنچائے جائیں۔

ان میں ایک کتاب ''کنز العمّال'' جو کہ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا نادر و نایاب مجموعہ ہے بعض جید علمائے کرام فرماتے ہیں جس نے کنز العمال کا مجموعہ مکمل پڑھا اس نے ستر احادیث سے زائد کتابوں کا مُطالعہ کیا۔

علامہ علاء الدّین علی متقی بن حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو تالیف کیا۔ آپ کے ایک شاگرد روایت کرتے ہیں کہ میں نے شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی ہی میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور جبکہ آپ مکہ معظّمہ میں قیام پذیر تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ میرے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جو میں کرسکوں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بس تم شیخ علی متقی کی اتباع کرتے رہو اس خواب میں سب سے اہم بات یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی متقی کو شیخ کے لقب سے سرفراز فرمایا۔

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے علاوہ چھوٹی بڑی ملا کر تقریباً ۱۰۰ سے زائد کتابیں تحریر فرما کر اُمتِ محمدیہ پر احسانِ عظیم فرمایا۔

صحابہ کرام بسا اوقات دن میں تجارت کھیتی باڑی میں مشغول رہتے تھے لہٰذا جن کو روزانہ حاضری کا موقع نصیب نہ ہوتا تو وہ اس دن حاضر رہنے والے حضرات سے کسی جدید طرزِ عمل اور اس دن کی مکمل کارکردگی سے واقف ہونے کے لئے بے چین

رہتے۔ بعض دیوانۂ عشق ومحبت وہ بھی تھے جنہوں نے گھریلو الجھنوں سے سبکدوشی بلکہ کنارہ کشی اختیار کرکے آخر وقت تک کے لئے یہ عہد و پیمان کر لیا تھا کہ اب اس در کو چھوڑ کر نہ جائیں گے۔ اصحابِ صفہ کی جماعت اس پر پوری طرح کاربند رہتی اور شبانہ روز ان کا مشغلہ یہ ہی رہ گیا تھا کہ جو کچھ محبوب پروردگار سے سنیں، یاد رکھیں اور اس کو اپنی زندگی میں جذب کر لیں۔

اس جماعت کے سرگروہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو ذخیرہ حدیث کے سب سے بڑے راوی شمار ہوتے ہیں۔
لوگوں کو ان کی کثرت روایت پر تعجب ہوتا تو فرماتے:

تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے اور یہ بھی کہتے ہو مہاجرین وانصار اتنی حدیثیں کیوں نہیں بیان کرتے؟ تو سنو مہاجرین تو اپنی تجارت میں مصروف رہتے اور انصار کا مشغلہ کھیتی باڑی تھا۔ اور میرا حال یہ تھا کہ میں صرف حضور کی خدمت میں حاضر رہتا جب انصار ومہاجرین غائب رہتے، میں اس وقت بھی موجود ہوتا۔ اصحابِ صفہ میں، میں ایک مسکین تھا جب لوگ بھولتے تو میں یاد رکھتا تھا۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ حضور نے میری یادداشت کے لئے دعا فرمائی تھی جس کا اثر یہ ہوا کہ فرماتے ہیں۔

میں پھر کبھی حضور کی حدیث پاک نہیں بھولا۔ آپ سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں غزوۂ خیبر کے موقع پر حاضر ہوئے اور پھر آخر حالت تک حاضر بارگاہ رہے۔ آپ نے اس زمانہ میں کس طرح زندگی کے ایام گزارے، فرماتے ہیں:

خداوند قدوس کی قسم! میں بھوک سے جگر تھام کر زمین پر بیٹھ جاتا اور پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ منبر رسول اور حجرۂ مقدسہ کے درمیان کبھی چکرا کر گر پڑتا۔ لوگ سمجھتے، میں پاگل ہوں حالانکہ یہ صرف بھوک کا اثر تھا۔ ان جانفشانیوں کے عالم میں بھی آپ نے حضور کے شب و روز کو اپنے قلب وذہن میں محفوظ کر لینے کا مشن جاری رکھا۔ اصحابِ صفہ میں حضرت ابوہریرہ ہی تنہا نہ تھے بلکہ یہ تعداد مختلف رہتی اور کبھی کبھی ستر تک پہنچ جاتی تھی۔ ان حضرات کا مشغلہ ہی یہ تھا کہ احادیث سنیں اور یاد کریں، سیرت وکردار ملاحظہ کریں اور اس کو اپنے لئے نمونہ عمل بنالیں اور دوسروں کو اس کی تبلیغ کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین واسلام کی دعوت وتبلیغ اللہ کے کاموں میں سب سے اور افضل کام ہے۔ اللہ ہمیں اپنے دین اسلام کی دعوت وتبلیغ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اللہ کا کوئی منکر نہیں یہاں تک کہ شیطان بھی نہیں۔ ہر منکر اللہ کے دین کا منکر ہے۔ اللہ کے رسول کا منکر ہے۔ اللہ ہمیں اپنے دین اسلام اور اپنے حبیب اقدس حضرت محمد رسول اللہ کی شان وسیرت کو بلند کرنے کے لیے اپنے ملک اور پوری دنیا میں اشاعت وتبلیغ کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

میرے آقا جان کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے سرشار ہوکر جو بھی جماعت اللہ کے دین اسلام کی دعوت وتبلیغ کے لئے اللہ کے لئے صرف اللہ ہی کے لیے اللہ کی راہ میں نکلتی ہے۔ دعوت کی تمام ادائیں سمٹ کر اس پر چھا جاتی ہیں اور ہم سب اللہ کے لئے اللہ کی راہ میں نکلے ہیں کسی اور کام کو کسی خاطر میں نہیں لاتے۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہماری تبلیغ کا بنیادی نصاب ہے اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اللہ اللہ تو ہر کوئی کرتا ہے یہاں تک کہ مٹی کے ڈھیلے بھی کرتے ہیں۔ اللہ کے محبوب میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہی دین کی اصل اور تبلیغ کی روح ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حصولِ حدیث کے لئے تکلیفیں اور مصائب برداشت کیے۔

اس معیار پر جب ان کی زندگیاں دیکھی جاتی میں تو ہر مسلمان بیساختہ کہنے پر مجبور نظر آتا ہے کہ ان کی تبلیغ و ہدایت محض اللہ و رسول کی رضا کے لئے تھی اپنے نفس کو دخل دینے کے ہرگز روادار نہ تھے۔ سنت رسول کی اشاعت اور اس کی تعلیم و تعلم میں انہوں نے اپنا سب کچھ قربان کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ کسی کو حکم رسول سنانے میں نہ انہیں کوئی خوف محسوس ہوتا اور نہ کسی سے حدیث رسول سیکھنے میں کوئی عار محسوس ہوتی تھی۔ ان کے یہاں شرافت نسبی اور رفعت علمی بھی اس چیز سے مانع نہیں ہوتی تھی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما' تابعین و تبع تابعین' اولیائے کاملین' علمائے کرام جن کے توسل سے احادیث مبارکہ ہم تک پہنچی۔ اُن کی قبروں کو جنت کے باغوں میں سے باغ بنائے اور کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ہماری خوش بختی کہ پہلی مرتبہ کنز العمال کے ترجمے اور متن کو عوام الناس کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ہم نے اس کتاب کی پروف ریڈنگ پر بہت توجہ دی ہے اگر کسی قسم کی کوئی لفظی غلطی آپ کو دکھائی دے۔ از راہِ کرم ادارہ کو ضرور مطلع فرمائیے گا۔ ادارہ آپ کا حد درجہ ممنون ہوگا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے پیرومرشد اعلیٰ حضرت گنجِ کرم پیر طریقت' رہبر شریعت' حضرت پیر سیّد محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المعروف حضرت کرمانوالے اور حضرت پیر سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت پیر سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت پیر سیّد غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔ خصوصاً حضرت پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری مدظلہ العالیٰ' حضرت پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی جو کہ موجودہ سجادہ نشین ہیں آپ کے روحانی فیوض و برکات سے ہم کو مستفیض فرمائے اور میرے والد محترم حاجی پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی (خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف) ان بزرگوں کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

سمیع اللہ برکت

خادم حضرت کرمانوالہ شریف

بروز جمعرات ۱۲ نومبر ۲۰۰۹ء

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلْاِحْسَانُ

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرٰہُ

فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرٰہُ

فَاِنَّہٗ یَرٰکَ

ترجمہ

احسان یہ ہے کہ تُو اللہ تعالیٰ کی عبادت اِس طرح کرے گویا اُسے دیکھ رہا ہے اور اگر تُو اُسے نہیں دیکھ رہا تو (یہ خیال کر کہ) وُہ تجھے دیکھ رہا ہے

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الایمان فی الاسلام والاحسان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مؤلف رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی امام عالم عظیم محدث کبیر علی بن حسام الدین بن عبدالملک بن قاضی خان متقی شاذلی مدینی چشتی برھانپوری ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ مکرمہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہیں ۹۷۵ ہجری میں دفن ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ۸۸۵ ہجری کو برھانپور (ہندوستان) میں پیدا ہوئے اور ایک پاکیزہ ماحول میں پرورش پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی نے بچپن میں ہی آپ کو شیخ بہاء الدین صوفی برہانپوری کے حلقہ ارادت میں داخل کر دیا۔ جب آپ سن شعور کو پہنچے تو آپ نے شیخ بہاء الدین کی بیعت کو اختیار کرلیا اور اس سے رضا مند ہوگئے۔ جب مذکورہ شیخ وفات پا گئے تو آپ نے ان کے صاحبزادے عبدالحکیم بن بہاء الدین برہانپوری سے خرقہ خلافت زیب تن کیا۔ پھر آپ نے کسی ایسے شیخ کی صحبت حاصل کرنے کا ارادہ کیا جو آپ کی رہنمائی راہ حق میں سے اہم راہ پر کرے چنانچہ آپ نے بلادِ ہند کا سفر اختیار فرمایا اور شیخ حسام الدین متقی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ ہوئے اور دو سال ان کی صحبت میں گزارے۔ ان سے آپ نے ''تفسیر بیضاوی'' اور ''عین العلم'' پڑھیں پھر آپ نے حرمین شریفین کا سفر اختیار کیا اور شیخ ابوالحسن شافعی بکری رحمۃ اللہ علیہ سے علم حدیث اور طریقہ قادریہ شاذلیہ اور مدینیہ کی خلافت حاصل کی۔ علاوہ ازیں آپ نے شیخ محمد بن محمد سخاوی مصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی قادریہ شاذلیہ اور مدینیہ طریقہ کی خلافت حاصل کی۔ جبکہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے علم حدیث پڑھا اور خانہ کعبہ کے پڑوس میں مکہ مکرمہ میں قیام کیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ شاہ محمود الصغیر الکجراتی کے عہد میں دو دفعہ ہندوستان آئے۔ مذکورہ بادشاہ آپ کے مریدین میں سے تھا۔ آصفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''تاریخ'' میں ذکر کیا ہے کہ آپ مکہ مکرمہ سے اس کے پاس تشریف لائے تو اس نے آپ کی ہر دلی آرزو پوری کی پھر ایام حج میں آپ خوشحال ہو کر مکہ مکرمہ کی طرف لوٹے تو آپ نے شبینہ بازار کے ساتھ سرائے کے قریب ایک گھر اپنی رہائش کیلئے تعمیر کیا۔ اس گھر کا صحن بہت وسیع تھا جو کہ آپ کے مریدین اور اہل سندھ (ہندوستان) میں سے آپ کے پاس حاضر ہونے والوں کیلئے خلوت خانوں پر مشتمل تھا۔ آپ بہت سے لوگوں کی کفالت کرتے تھے اور جو بھی آپ سے سوال کرتا فی الفور اس کی مدد کرتے۔ بادشاہ کے ہاں آپ کو بہت طرفداری حاصل تھی۔ ہر سال وہ آپ کو پوری زندگی اتنی رقم ہدیہ کرتا جو آپ اپنے زیر کفالت لوگوں پر خرچ کرتے۔ آپ مکہ مکرمہ کو بہت اہمیت دیتے تھے۔

سلطان سلیمان بن سلیم بن بایزید بن محمد الرومی تک آپ کا تذکرہ پہنچا تو اس نے آپ سے دعا کی التماس کرنے کیلئے مکتوب بھیجا اور پوری زندگی آپ سے تعلق رکھا۔ پھر آپ دوسری مرتبہ ہندوستان گئے اور محمود شاہ کجرانی سے ملے۔ کچھ دن بعد

آپ نے اسے کہا کہ کیا تجھے علم ہے کہ میں کس لئے تمہارے پاس آیا ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا۔ تو آپ نے کہا کہ مجھے یہ خیال آیا ہے کہ میں شریعت کے ترازو کے ساتھ تیرے احکام کا وزن کروں اور وہی احکام موجود رہیں جو شریعت کے موافق ہوں۔ تو بادشاہ نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور آپ کی بات قبول کی اور وزراء کو حکم دیا کہ تمام امور میں آپ کی طرف رجوع کریں۔ آپ نے چند دن اعمال و مواقع کا جائزہ لیا اور احکام میں خوب کوشش کی پھر جو شرع شریف کے موافق تھے انہیں نافذ کیا اور جو موافق نہ تھے ان سے توقف کیا تو بہت سے قانونی اعمال مختل ہو گئے۔ سیاسی اعمال معطل ہو گئے اور بہت سے رسم و رواج ختم ہو گئے اور وزراء حضرات اخراجات پورے کرنے کیلئے بے سروپا چیزوں کے محتاج ہو گئے۔ آپ نے اس وقت شیخین رضی اللہ عنہما کی سیرت اختیار کی جوان کے عہد جیسا نہ تھا اور ایسی رعایا میں اختیار کی جو ان کی رعایا کی طرح نہ تھی۔ تو کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ آپ کا وہ مرید جسے آپ نے پیش آمدہ امور کے سلسلے میں اپنا نائب مقرر کیا تھا وہ آپ کی نصیحت کو چھوڑ بیٹھا حالانکہ آپ کا خیال تھا کہ اسے دنیا میں کوئی رغبت نہیں ہے، وہ بہت پاکدامن اور بہت پرہیزگار ہے۔ تب آپ نے جس کام کا التزام کیا تھا اس سے ہاتھ جھاڑ لئے اور دوبارہ کبھی اس کی مجلس کی طرف نہ لوٹے۔

آصفی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:

جب آپ نے میزانِ شریعت کو مضبوطی کے ساتھ تھاما تو دنیا دار حاکموں نے آپ کی ہمنشینی کو پسند نہ کیا اور احکام میں آپ کی طرف رجوع کرنے کیلئے اپنے نفوس کو آپ کے ساتھ ملانا بھی پسند نہ کیا۔ آپ کے شاگردوں اور ساتھیوں میں سے ایک آدمی ایسا تھا جس پر آپ اعتماد کرتے تھے، اسے دین دار اور پرہیزگار سمجھتے تھے اور اسے شبہات سے محفوظ خیال کرتے تھے۔ اس کا نام شیخ جبلہ تھا۔ تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ حاکموں کے پاس بیٹھا کرے، ان کی باتیں غور سے سنے اور تحقیق کے بعد حالات کے بارے میں آپ کو خبر دیا کرے تو وہ ان حکام کے پاس بیٹھتا، ان کی باتیں سنتا، تحقیق کرتا اور پھر آپ سے بیان کرتا پھر آپ کا جواب ان کے پاس لے کر جاتا۔

تو جیسا کہ متنبّی شاعر نے کہا ہے کہ:

والظلم من شیم النفوس فان تجد ذا عفة فلعله لا یظلم

یعنی ظلم کرنا نفوس کی عادات میں سے ہے۔ اور اگر تو کوئی پاکدامن آدمی دیکھے تو ہوسکتا ہے وہ ظالم نہ کرتا ہو۔

(اسی طرح) اس شیخ جبلہ کے نفس نے بھی اپنی عادت اختیار کی اور اپنے ہمنشینوں کا ہمنشین ہو گیا تو اس کے ساتھیوں نے اسے راہ راست سے بھٹکا دیا اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ صحبت کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ وزراء نے چالبازی کی اور اسے رشوت پیش کر کے راضی کرنے لگے۔ پہلے وہ چاندی کے برتن میں پانی پینا پسند نہ کرتا تھا۔ پھر وہ اسے جائز سمجھنے لگا اور اگر چاندی ملتی تو اسے چرا لیتا۔ ایک دفعہ ایک مقدمے کے دوران ایک وزیر کے کہنے پر ایک عورت اس کے پاس گئی اور بطور رشوت کچھ زیورات ساتھ لے گئی۔ پھر وہ زیورات اس کی موجودگی میں اس کی بیوی کے حوالے کر دیئے۔ بعد ازاں یہ معاملہ وزیر سے جا کر بیان کیا تو وزیر بادشاہ کے پاس گیا اور اسے کہا کہ قانونی اور رسمی معاملات معطل ہو کر رہ گئے ہیں اور رشوت کے

دھوکے سے شریعت بھی نہیں بچی اور شیخ صاحب تو صوفی آدمی ہیں نہ کہ سلطنت کے حاکم۔ (انہیں حکومتی معاملات کا کیا علم؟) یہاں ایک عورت نے اپنے وکیل کیلئے اتنی اتنی رشوت خرچ کی ہے۔اس وقت بادشاہ تکئے سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا جب اس نے یہ بات سنی تو سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور کہا کہ وہ عورت کہاں ہے؟ تو اسے حاضر کر کے اس سے پوچھا تو اس نے جو رشوت دی تھی وہ بتا دی۔ بادشاہ نے شیخ جیلہ کو بلوایا اور اس سے پوچھا تو اس نے انکار کر دیا۔ پھر اس عورت اور شیخ جیلہ کو اکٹھا کر کے ملوایا گیا تو اس نے کہا کہ میں تیرے پاس رشوت لے کر گئی تھی اور تو نے کام کر دیا تھا۔ اس فعل سے بادشاہ بہت متاثر ہوا اور حکومتی معاملات اسی طرح وزیر کے حوالے کر دیئے جیسے گزشتہ دنوں میں اس کے پاس تھے۔ جب شیخ علی المتقی کو یہ بات پتہ چلی تو انہوں نے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کر لیا اور سرکھیج کی جانب چل نکلے۔ بادشاہ کو آپ کے جانے کا علم ہوا تو اس نے کافی دفعہ آپ کو لوٹ آنے کی درخواست کی لیکن آپ نے قبول نہ کی۔ پھر بڑے بڑے حاکم بادشاہ کی طرف سے آپ کی تسلی کیلئے آپ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے دنیا کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ بیان کرنا شروع کر دیا۔ اس میں سے ایک یہ حدیث مبارکہ ہے جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ:

”تم میں سے بہتر آدمی وہ نہیں ہے جس نے آخرت کیلئے دنیا کو چھوڑ دیا اور دنیا کیلئے آخرت کو چھوڑ دیا بلکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے اسے اور اسے (دنیا و آخرت) دونوں کو اختیار کیا“۔

حدیث مبارکہ کا ظاہر معنی یہ ہے کہ اس معاملے میں رخصت ہے مگر ادب یہ ہے کہ آدمی دنیا میں سے اتنے پر ہی اقتصار کرے جو کفایت کرے اور اللہ تعالیٰ اس میں اسے برکت عطا فرمائے۔

ایسے ہی وہ روایت ہے کہ ایک آدمی نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دنیا کی مذمت بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ:

”دنیا اس آدمی کیلئے سچائی کا گھر ہے جس نے اسے سچا ٹھہرایا‘ جس نے اس سے راہ نجات حاصل کی اس کیلئے نجات کا گھر ہے‘ جس نے اس سے زادراہ لیا اس کیلئے غنیٰ (بے نیازی) کا گھر ہے‘ اللہ تعالیٰ کی وحی کے اترنے کا مقام‘ اس کے فرشتوں کی جائے نماز‘ اس کے انبیاء کرام علیہم السلام کی سجدہ گاہ اور اس کے اولیاء کرام کی تجارت گاہ ہے۔ انہوں نے اس میں رحمت کا نفع حاصل کیا اور اس میں جنت کمائی‘ کون ہے وہ آدمی جو اس کی مذمت بیان کر رہا ہے! اس نے اپنی جدائی کا اعلان کر دیا‘ اپنے فراق کی ندا دے دی‘ اپنی ذات کی صفت بیان کی اور از روئے ترغیب و ترہیب کے اپنے سرور کے ساتھ سرور کو اور اپنی آزمائش کے ساتھ آزمائش کو تشبیہ دی۔ اے وہ آدمی جو دنیا کی مذمت بیان کرتا ہے جس کی اپنی ذات بیمار ہے! تجھے کب دنیا نے دھوکہ دیا اور کب غم میں مبتلا کیا؟ کیا بوسیدگی میں تیرے آباؤ اجداد کی موت کے ساتھ یا مٹی میں تیری ماؤں کے ٹھکانے کے ساتھ؟ (دنیا نے تجھے غمزدہ کیا)

اذا نلت یوما صالحا فانتفع بہ فانت لیوم السوء ماعشت واحد

جب تجھے کوئی اچھا دن حاصل ہو تو اس سے نفع حاصل کرو اور برے دن کیلئے تو اکیلا ہی زندہ نہیں ہے۔ (بلکہ اور بھی بہت سے لوگ ہیں)

اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی مذمت نہ کی جائے، زادِ راہ کے ساتھ ایثار کیا جائے اور اس میں عطیات دینے پر ابھارنے اور عبرت حاصل کرنے کی نصیحت کا بھی سبق ہے تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں بدلہ دے ان کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے۔

آپ ان حاکموں کو یہ نصیحت کر رہے تھے کہ بادشاہ بھی آپ کے پاس آگیا اور کہا کہ اس ملک میں اقامت اختیار کر کے برکت دیں اور اپنی صحبت کی برکت کے ساتھ اس کی دنیا میں اس کی آخرت کیلئے کام کریں تو آپ نے اسے جواب دیا کہ مکہ مکرمہ ایسی جگہ ہے جہاں تمہارے لئے دعا کرنے اور قبولیت کے بہت سے مقامات ہیں جو حالات کے زیادہ موافق اور انجام کیلئے زیادہ بہتر ہیں اور پہلے سے ہی یہ کہا گیا ہے کہ دین اور دنیا دو سوکنیں ہیں جو اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔ میرے دل میں اس کا امکان کھٹکتا تھا تو میں نے تجربہ سے اس کی دلیل حاصل کرنا پسند کیا۔ چنانچہ میں نے اس میں سوچ و بچار کیا تو میں نے مکہ مکرمہ سے ان اسباب کیلئے تمہاری طرف سفر کیا جو میں تم سے دیکھا کرتا تھا۔ تو جب میں تم سے آملا اور تمہارے اسباب میں سے جن کا تذکرہ پیچھے ہو چکا اور اس آدمی کی رسوائی جسے امتحان نے ذلیل وخوار کیا وہ سب دیکھ لیا تو میں نے تجربہ سے یہ جان لیا کہ واقعی یہ دونوں سوکنیں ہیں جو اکٹھی نہیں رہ سکتیں اور جس مقصد کیلئے میں نے سفر کیا تھا وہ مقصد مجھے حاصل ہو چکا ہے۔ چنانچہ مجھے بیت اللہ شریف کی طرف توجہ کرنے اور اس کے پڑوس میں عمر گزارنے میں وقت صرف کرنا لازم ہے۔

فی مکة الوقت صفالی بطیب جار به ودار
وخفض عیش جوار رب فذاك خفض علی الجوار

مکہ مکرمہ میں میرے لئے عمدہ ہمسائیگی اور گھر کے ساتھ وقت صاف اور خالص ہوا اور آسودگی کی زندگی اللہ رب العزت کے پڑوس میں ہے اور وہ پڑوس پر آسودہ حال ہے۔

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ وہاں میرا نائب موجود ہے، اسے رشد وہدایت حاصل ہے، اس کا نام عبدالصمد ہے اور اس میں دعا کی اہلیت بھی ہے۔ لہٰذا اس سے ہی دعا کی التماس کرو۔ میں نے اسے اذن بھی دیا ہے اور قبولیت میں اذن کی تاثیر ہوتی ہے اور تمہیں میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ تمام احوال میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا، احکام شریعت نافذ کرنا، دیندار لوگوں کی عزت کرنا، صالحین کی صحبت اختیار کرنا، عاداتِ فقر کی تعظیم کرنا اور فقراء کے ہاں راہ احسان اختیار کرنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی اور آپ بندر کھوکہ کی طرف چلے گئے اور وہاں سے مکہ مکرمہ چلے گئے۔ انتھیٰ

حضرمی رحمۃ اللہ علیہ نے ''النور السافر'' میں ذکر کیا ہے کہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ تقویٰ و پرہیز گاری کے عظیم مرتبہ پر فائز تھے، عبادت میں حد درجہ کوشش کرتے، برابری سے بچتے۔ آپ کی بہت سی تصنیفات ہیں اور آپ کے متعلق بہت سی قابل تعریف باتیں علماء کرام نے ذکر کی ہیں۔ آپ کے عظیم مناقب میں سے ایک چیز یہ ہے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ وہ جمعۃ المبارک کی رات اور رمضان المبارک کی ستائیسویں تاریخ تھی۔ تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اس وقت تمام لوگوں سے افضل آدمی

کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہو۔ پھر عرض کی کہ میرے بعد کون ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ محمد بن طاہر ہندی ہے۔ اسی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد عبدالوہاب نے بھی خواب میں نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ ہی کی طرح سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرا شیخ (استاد) افضل ہے۔ پھر محمد بن طاہر ہندی ہے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد آپ کو خواب کے متعلق بتانے آیا تو اس کے بولنے سے پہلے آپ نے اسے کہا کہ جیسا تو نے دیکھا ہے ویسا ہی میں نے بھی دیکھا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ مجاہدہ کیا کرتے یہاں تک کہ آپ سے یہ منقول ہے کہ جب آخری عمر میں بڑھاپے کے وقت جسم کمزور ہوگیا تو آپ کہا کرتے تھے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ کاش! میں ایسا نہ کرتا۔ (یعنی کمزوری کی وجہ سے اتنی عبادت پر دوام اختیار نہیں ہوسکتا۔ یہ نہیں کہ آپ کو زیادہ مجاہدے پر کوئی افسوس تھا۔ از مترجم مدنی)

فاکہی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت کم کھانا کھاتے تھے۔ اتنا کم کھانا ہوتا کہ کسی آدمی کا اتنی مقدار پر انحصار کرنا محال ہوتا ہے۔ اس کا سبب فقط وہ ملکہ تھا جو آپ کو عبادت میں حاصل ہوا اور طویل مجاہدے کے ساتھ اس کا حصول ممکن ہوا حتیٰ کہ جب آپ اپنی روز مرہ غذا سے زیادہ کھالیتے چاہے وہ معمولی سی مقدار ہوتی تو آپ اسے ہضم نہ کر سکتے تھے۔ ایسے ہی آپ گفتگو بھی بہت کم کرتے تھے۔ بہت کم سوتے تھے اور لوگوں سے خلوت میں رہا کرتے تھے۔ آپ برہانپور میں ۸۸۸ ہجری میں پیدا ہوئے۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ ۸۷۵ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تالیفات بہت زیادہ ہیں۔ چھوٹی بڑی تقریباً سو تالیفات ہین آپ کے محاسن عظیم اور مناقب بیشمار ہیں۔

علامہ عبدالقادر بن احمد الفاکہی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے متعلق ایک تالیف لطیف خاص کی ہے جس کا نام ''القول النقی فی مناقب المتقی'' ہے۔ اس تالیف میں انہوں نے آپ کی قابل ستائش سیرت، عظیم ریاضت اور پر مشقت مجاہدات کا تذکرہ کیا ہے جو عقلوں کو حیران کر دیتے ہیں۔ اور مجھے میری عمر کی قسم! انہوں نے آپ کے متعلق یہ کتنی عمدہ بات کہی ہے کہ ہمارے شیخ کا نام علی اور لقب متقی آپ کے بلند مرتبے اور اسم بامسمی ہونے کے مطابق ہے۔

مذکورہ بالا کتاب میں ہی ایک اور مقام پر یہ ذکر کیا ہے کہ عارفین یا باعمل علماء کرام میں سے جو بھی آپ سے ملا اس نے آپ کی بہت زیادہ تعریف کی۔ جیسا کہ ہمارے شیخ تاج العارفین ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ فقیہہ عارف زاہد الوجیہہ العمودی رحمۃ اللہ علیہ، امام الحرمین الشریفین شیخ الشہاب ابن حجر الشافعی رحمۃ اللہ علیہ، فقیہہ مصر شیخ شمس الدین الرملی الانصاری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ شمس بکری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اپنے زمانے کے فصیح علماء میں سے تھے۔ ان تمام جلیل القدر ہستیوں سے میرے پاس ایسی باتیں منقول ہیں جو ہمارے شیخ علی المتقی کی تعریف کے کمال پر ان کی استقامت کے حسن کے باعث دلالت کرتی ہیں اور استقامت ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا قول آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گواہی میں میرے نزدیک قابل اعتماد ہے۔

اذا قالت حذام فصد قوها   فان القول ما قالت حذام

جب حذام کوئی بات کہے تو اس کی تصدیق کرو کیونکہ بات وہی ہے جو حذام نے کہی۔

یہی وجہ ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں کونج سے بھی زیادہ مشہور ہوگئے اور بیت اللہ کے وفد ایسے آپ کے پاس حاضر ہونے لگے جیسے مشعر حرام اور صفاء پہاڑی پر حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ آپ کی شہرت سلطان سلیمان مرحوم تک جا پہنچی بعد اس کے کہ ہندوستان کے بادشاہوں میں سے سلطان محمود از روئے اعتقاد کے آپ کے ہاتھوں بلکہ قدموں پر پاکیزگی کا پانی انڈیل چکا تھا۔ تو کتنی ہی عظیم شان آپ کو حاصل ہوئی۔ ہندوستان اور اس کے اطراف میں آپ کی شہرت مکہ مکرمہ سے دوگنی تھی اور اس بات پر کوئی دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کے مناقب میں سے یہی چیز کافی ہے کہ آپ کی زندگی میں آپ کے کسی ساتھی نے خواب میں مکہ مکرمہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کس بات کا حکم دیتے ہیں کہ میں وہ بجالاؤں؟ تو ارشاد فرمایا کہ: شیخ علی المتقی کی پیروی کرو جو کام وہ کرتا ہے وہی تم بھی کرو"۔ انتھیٰ!

اس بات میں یہ واضح دلیل ہے کہ شیخ علی المتقی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا حظ وافر حاصل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے زمانے والوں میں سے خصوصی طور پر آپ کا ذکر فرمایا اور خواب دیکھنے والے کو حکم ارشاد فرمایا کہ: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے افعال ملاحظہ کرے اور ان کی پیروی کرے۔ علاوہ ازیں ''شیخ'' کے نام سے پکارنا بھی کچھ معنیٰ رکھتا ہے۔ شیخ ابو اسحاق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں ''شیخ'' کے نام سے پکارنے کو قابل فخر گردانتے تھے۔ میں نے بعض تعالیق میں شیخ علی المتقی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک رسالہ دیکھا ہے جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے احوال پر مشتمل ہے اور آپ کی ابتداء اور انجام کے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس میں سے ضروری بات میں یہاں ذکر کرنا چاہوں گا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین! اما بعد!

اللہ تعالیٰ کا محتاج بندہ علی بن حسام الدین جو متقی کے لقب سے مشہور ہے کہتا ہے کہ! میرے دل میں یہ خیال آتا تھا کہ میں اپنے دوستوں کیلئے اپنے معاملے کی ابتداء سے لے کر انتہاء تک بیان کروں۔ تو اللہ تم پر رحم فرمائے! یہ جان لو کہ جب فقیر کی عمر آٹھ سال ہوئی تو میں اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ مجھے حضرت شیخ باجن قدس سرہ العزیز کا مرید بنا دیں۔ تو انہوں نے مجھے ان کا مرید بنا دیا۔ ان کا طریق سماع، اہل ذوق اور صوفیاء والا طریق تھا تو انہوں نے مجھے مشائخ صوفیاء کرام کے طریق پر بیعت کیا۔ میں نے آٹھ سال کی عمر میں ان سے اکتساب فیض کیا۔ شیخ عبدالحکیم ابن شیخ باجن رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ذکر کی تلقین کی۔ ابتداءً میں اپنی اور اپنے اہل وعیال کی روزی کتابت کے ذریعے کماتا تھا اور مختلف شہروں کی طرف سفر کرتا تھا۔ جب میں ملتان شریف پہنچا تو میں نے شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی۔ ان کا طریق متقین کا طریق تھا۔ تو جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا میں ان کی صحبت میں رہا پھر میں مکہ مکرمہ چلا گیا اور شیخ ابوالحسن بکری صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی۔ ان کا طریق تعلم وتعلیم کا طریق تھا۔ اور فقہ وتصوف میں وہ شیخ عارف کامل کے مرتبے

پر فائز تھے۔ تو جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا میں ان کی صحبت میں رہا۔ انہوں نے بھی مجھے ذکر کی تلقین کی۔ ان دونوں جلیل القدر شیوخ رحمۃ اللہ علیہما سے مجھے بہت سے علمی اور ذوقی فوائد حاصل ہوئے جو صوفیاء کرام کے علوم سے متعلق تھے۔ اس کے بعد میں نے کافی کتابیں اور رسائل تصنیف کئے۔ پہلا رسالہ جو میں نے تالیفات طریقت کے بارے میں تصنیف کیا اس کا نام ''تبیین الطریق الی اللہ تعالیٰ'' تھا۔ اور آخری رسالہ جو میں نے تصنیف کیا اس کا نام ''غایۃ الکمال فی بیان أفضل الاعمال'' تھا۔ تو طلباء میں سے جو بھی ان دونوں رسالوں میں سے ایک رسالہ حاصل کرے اسے چاہئے کہ دوسرا بھی ضرور حاصل کرے تا کہ ان دونوں کے درمیان اعتدال یا مقصد کی راہ کا پابند رہے۔ انتھیٰ!

حضرمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:

الغرض آپ رحمۃ اللہ علیہ زمانے کی نیکیوں میں سے، اہل تقویٰ کے منتہیٰ اور فخر ہندوستان تھے۔ آپ کی شہرت تعارف سے بے نیاز اور دلوں میں ان کی تعظیم تعریف سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ انتھیٰ۔

شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں ذکر کیا ہے کہ:

۹۴۷ ہجری میں مکہ مکرمہ میں مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا پھر میں ان کے پاس اور وہ میرے پاس آتے جاتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عالم، متقی اور زاہد تھے۔ آپ کا بدن اتنا کمزور تھا کہ بھوک کی کثرت کی وجہ سے تم ان کے جسم پر ایک اوقیہ گوشت بھی نہیں دیکھو گے۔ آپ اکثر خاموش رہتے اور اکثر خلوت میں رہا کرتے۔ اپنے گھر سے صرف نمازِ جمعہ حرم شریف میں ادا کرنے کیلئے باہر نکلتے اور صفوں کی ایک طرف کھڑے ہوکر نماز ادا کرتے اور تیزی کے ساتھ واپس لوٹ جاتے۔ آپ مجھے اپنے گھر لے گئے تو میں نے دیکھا کہ گھر کے صحن کی اطراف میں صادقین فقراء کی ایک جماعت تھی۔ ان میں سے ہر فقیر کی ایک جھونپڑی تھی جس میں وہ اللہ تعالیٰ سے لَو لگائے بیٹھا تھا۔ ان میں سے کچھ تلاوت کر رہے تھے، کچھ ذکر الٰہی میں مشغول تھے۔ کچھ مراقبے میں تھے اور کچھ مطالعے میں مصروف تھے۔ مکہ مکرمہ میں اس کی مثل مجھے کسی چیز نے حیران نہیں کیا! آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تالیفات ہیں۔ ان میں سے ایک الجامع الصغیر از حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ترتیب اور لغت میں ''مختصر النہایۃ'' ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنے خط کا ایک مصحف دکھایا اس کی ہر سطر ایک ورق میں چار حصوں پر مشتمل تھی۔ علاوہ ازیں آپ نے مجھے کچھ چاندی پیش کی اور کہا کہ اس شہر میں آپ سے معذرت ہے۔ (اس سے زیادہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔) تو اللہ تعالیٰ نے اس چاندی کی برکت سے حج کے دوران مجھے اتنی وسعت عطا فرمائی کہ میں نے اتنا مال خرچ کیا کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو! انتھیٰ!

حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کشف الظنون'' میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ''جمع الجوامع'' کے تذکرہ کے تحت ذکر کیا ہے کہ:

شیخ علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین ہندی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس عظیم کتاب کو ترتیب دیا ہے جیسا کہ ''الجامع الصغیر'' کو ترتیب دیا تھا اور اس کا نام انہوں نے ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' رکھا ہے۔ اس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے آئمہ کرام کی بہت سی کتب حدیث کو دیکھا ہے مگر جتنی احادیث امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کی ہیں

ان سے زیادہ کسی نے نہیں کیں۔ اس طرح کہ انہوں نے اصولِ سنت کو جمع کر دیا اور بہت عمدہ کیا اس کے ساتھ ساتھ اس کے فوائد بھی بکثرت ہیں اور حسنِ افادہ بھی بہت ہے۔ آپ نے اسے دو قسموں میں تقسیم کیا مگر یہ جلیل القدر فوائد سے خالی ہے۔ وہ اس طرح کہ کشف حدیث اسی طرح ہی ممکن ہے کہ اگر حدیث قولی ہو تو اس کی ابتداء یاد کرنی پڑتی ہے اور اگر فعلی ہو تو اس کے راوی کا نام یاد کرنا پڑتا ہے اور جسے یہ چیز حاصل نہ ہو اسے مشکل پیش آتی ہے۔ تو شیخ علی المتقی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے تو ”الجامع الصغیر“ اور ”زوائد الجامع الصغیر“ کی ابواب بندی کی اور اس کا نام ”منهج العمال فی سنن الاقوال“ رکھا۔ پھر قسم اقوال کی بقیہ احادیث کی ابواب بندی کی اور اس کا نام ”کنز العمال“ رکھا۔ پھر اس میں سے انتخاب کیا اور اس کی تلخیص کی تو چار جلدوں پر مشتمل ایک کتاب بن گئی۔

حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ”الجامع الصغیر“ کے تذکرہ میں ذکر کیا ہے کہ:

شیخ علامہ علی بن حسام الدین ہندی متقی (متوفی ۹۷۷ ہجری تقریباً) نے الجامع الصغیر کے اصل اور حاشیہ کو اکٹھا ابواب اور فصلوں کے لحاظ سے ترتیب دیا۔ پھر تمام جمع شدہ کو ”جامع الاصول“ کی طرح حروف کے مطابق ترتیب دی اور اس کا نام ”منهج العمال فی سنن الاقوال“ رکھا۔ اس میں سے پہلی حدیث مبارکہ یہ ہے کہ ”الحمد للہ الذی میّز الانسان بقریعة مستیقمة...... الخ، اور علاوہ ازیں آپ نے ”الجامع الکبیر“ یعنی ”جمع الجوامع“ کو بھی ترتیب دیا۔ انتھیٰ!

عبدالحق بن سیف الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”اخبار الاخیار“ میں ذکر کیا ہے کہ:

شیخ ابوالحسن بکری شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام سیوطی کا تمام کائنات پر احسان ہے اور علی متقی کا امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پر احسان ہے۔ انتھیٰ

مذکورہ بالا تصنیفات کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات میں سے چند یہ ہیں۔ ”البرهان فی علامات المهدی آخر الزمان“ عربی زبان میں ہے۔ یہ کتاب امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ”العرف الوردی فی اخبار المهدی“ کی تلخیص ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے تراجم اور ابواب کے مطابق ترتیب دیا اور اس میں ”جمع الجوامع“ اور ”عقد الدرر فی اخبار المهدی المنتظر“ سے کچھ احادیث کا اضافہ کیا۔ ان میں سے پہلی حدیث مبارکہ یہ ہے کہ ”اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه...... الخ۔ علاوہ ازیں ”النهج الاتم فی ترتیب الحکم“، ”الوسیلة الفاخرة فی سلطة الدنیا والآخرة“، تلقین الطریق فی السلوك لما الهمه اللہ سبحانه“: ”البرهان الجلی فی معرفة الولی“ فارسی زبان میں اور ”رسالة فی ابطال دعوی السید محمد بن یوسف جونپوری“ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ بروز منگل سحری کے وقت جمادی الاولیٰ کی دو تاریخ کو ۹۷۵ ہجری میں مکہ مکرمہ میں واصل بحق ہوئے۔ اسی صبح آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کی قبر حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے سامنے معلیٰ پہاڑ کی وادی میں جنت المعلیٰ قبرستان میں ہے۔ ان دونوں قبروں کے درمیان ناظر الخیش کے مقام پر ایک راہ گزر ہے۔ بوقت وفات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ۸۷ سال تھی۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ ۹۰ سال تھی۔ انا للہ وانا الیه راجعون۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ کتاب

الحمد للہ الکبیر المتعال والصلاۃ والسلام علیٰ سیّدنا محمد المتبع فی الاقوال والافعال والا احوال وعلی سائر الا نبیاء وآلہ وصحبہ التابعین لہ علی کل حال۔

امام بعد!

احقر العباد علی بن حسام الدین جو لوگوں کے ہاں متقی کے نام سے مشہور ہے کہتا ہے کہ: جب میں نے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات میں سے ''الجامع الصغیر'' اور ''زوائدِ جامع صغیر'' دیکھیں جو کہ ''جامع کبیر'' کی قسم اقوال کی تلخیص پر مشتمل ہے اور حروف کے مطابق مرتب ہے۔ تو میں نے ان دونوں کو فقہی ابواب کے مطابق باب بندی کر کے اس کا نام ''منہج العمال فی سنن الاقوال'' رکھا۔ پھر مجھے یہ خیال آیا کہ قسم اقوال کی باقی احادیث کی بھی باب بندی کروں تو الحمد للہ وہ بھی پوری ہوگئی اور اس کا نام میں نے ''الاکمال لمنہج العمال'' رکھا۔ پھر ان دونوں تالیفات کو میں نے اس طرح یکجا کیا کہ کتاب کے بعد کتاب، باب کے بعد باب اور فصل کے بعد فصل رکھی اور ساتھ ہی ''الاکمال'' کی احادیث کو میں نے ''منہج العمال'' کی احادیث سے جدا رکھا اور جدا رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ مولف امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ جامع صغیر اور زوائد جامع صغیر کی احادیث اصح، مختصر اور تکرار سے دور ہیں جیسا کہ ''جامع صغیر'' کے دیباچہ سے پتہ چلتا ہے۔ تو اس طرح ایک اور کتاب وجود میں آگئی۔ جس کا نام میں نے ''غایۃ العمال فی سنن الاقوال'' رکھا۔ پھر میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ مذکورہ بالا طریقے کے مطابق میں قسم افعال کی بھی ابواب بندی کروں۔ چنانچہ میں نے اقوال اور افعال دونوں قسم کی احادیث کو جمع کر دیا۔ سب سے پہلے میں ''منہج العمال'' کی احادیث ذکر کروں گا پھر ''الاکمال'' کی احادیث ذکر کروں گا اور اس کے بعد قسم افعال کی احادیث ذکر کروں گا اس طرح کہ کتاب کے بعد کتاب ذکر کرتا جاؤں گا۔ تو جب میں نے یہ کام مکمل کیا تو یہ ایک نئی کتاب وجود میں آگئی جس میں گزشتہ کی طرح علیحدگی تھی اس طرح کہ جس آدمی کی یہ خواہش ہو کہ وہ قسم اقوال یا قسم افعال کی احادیث کو علیحدہ علیحدہ حاصل کرے یا دونوں قسمیں اکٹھی حاصل کرے۔ تو یہ اس کیلئے ممکن ہوگا۔ اس کا نام میں نے ''کنز العمال فی سنن الاقوال والا فعال'' رکھا۔ تو جو آدمی اس تالیف سے ظفریاب ہوا وہ تمام ''جمع الجوامع'' سے ظفریاب ہوا اور ساتھ ہی اسے دیگر بہت سی احادیث بھی حاصل ہوگئیں جو ''جمع الجوامع'' میں موجود نہیں ہیں کیونکہ مولف رحمۃ اللہ علیہ نے ''الجامع الصغیر'' میں اور اس کے ذیل میں ایسی بہت سی احادیث نقل کی ہیں جو ''جمع الجوامع'' میں موجود نہیں تھیں۔

اب میں مولف امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا دیباچہ جو انہوں نے ''الجامع الصغیر'' ''زوائد جامع صغیر اور ''الجامع الکبیر'' میں ذکر کیا ہے وہ ذکر کروں گا تاکہ میں ان الفاظ کو جو انہوں نے ذکر کئے ہیں چھوڑنے والا اور بدلنے والا نہ ہو جاؤں۔ انشاء اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ الجامع الصغیر

الحمد لله الذی بعث فی راس کل مائة سنة من یجدد لهذه الامة امر دینها واقام فی کل عصر من یحوط هذه الامة بتشیید ارکانها وتایید سننها وتبیینها واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له شهادة یزیح ظلام الشکوك صبح یقینها واشهد ان سیدنا محمد اعبده ورسوله المبعوث لرفع کلمة الاسلام و تشییدها وخفض کلمة الکفر وتهوینها وتوهینها، صلی الله وسلم علیه وعلیٰ آله و صحبه لیوث الغابة واسد عرینها.

اس کتاب میں میں نے کلماتِ نبوی تالیفاً اور احکامات مصطفوی تصنیفاً رکھ دیئے ہیں۔ اس میں میں نے مختصر احادیث مبارکہ پر اقتصار کیا، آثارِ صحابہ کی کانوں سے خالص سونا ملخصاً ذکرہ کیا اور تخریج تحریر کرنے میں تو میں نے حد ہی کر دی تو میں نے چھلکا چھوڑ کر گودا حاصل کیا اور میں نے اسے ان احادیث سے محفوظ رکھا جنہیں گھڑنے والے اور جھوٹے راوی اکیلے ذکر کرتے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب ان کتابوں سے جو اس نوع میں لکھی گئیں ان سے بلند مرتبہ ہوگئی جیسے کہ ''الفائق'' اور الشہاب'' ہے اور اس نے صنعت حدیث کی ان تمام نفیس چیزوں کو سمیٹ لیا جو اس سے پہلے کسی کتاب میں نہیں رکھی گئیں تھیں۔ اسے میں نے حروفِ معجم کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے اور حدیث مبارکہ کی ابتداء کا لحاظ رکھا ہے اور پھر جو اس کے بعد ہو اس کا لحاظ رکھا ہے تاکہ طلباء کیلئے آسانی ہو۔ اس کا نام میں نے ''الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر'' رکھا ہے کیونکہ یہ کتاب ایک بڑی کتاب موسوم بہ ''جمع الجوامع'' کی مختصر شدہ صورت ہے۔ اس میں میں نے تمام احادیث نبوی جمع کرنے کا قصد کیا ہے۔ ذیل میں اس کتاب کے رموز ذکر کئے جائیں گے۔

رموزِ کتاب:

بخاری (خ)، مسلم (م)، بخاری و مسلم دونوں (ق)، ابو داؤد (د)، ترمذی (ت)، نسائی (ن)، ابن ماجہ (ہ)، ان چاروں کیلئے (۴)، سوائے ابن ماجہ کے تینوں کیلئے (۳) مسند احمد (حم)، زوائد مسند احمد (عم)، مطلقاً مستدرک حاکم کیلئے (ک) اور اس کے علاوہ جو امام حاکم کی ہو اسے بیان کروں گا، الادب از بخاری (خد)، تاریخ از بخاری (تخ) صحیح ابن حبان (حب) الکبیر از طبرانی (سب)، الاوسط از طبرانی (طس)، الصغیر از طبرانی (طص)، سنن سعید ابن منصور (ص)، ابن ابی شیبہ

(ش) الجامع از عبدالرزاق (عب)، مسند ابی یعلیٰ (ع)، مطلقاً سنن دارقطنی کیلئے (قط) اور اس کے علاوہ جو دارِقطنی کی ہو اسے بیان کروں گا، مسند فردوس از دیلمی (فر)، الحلیہ از ابونعیم (حل)، شعب الایمان از بیہقی (ھب)، سنن بیہقی (ھق)، الکامل از ابن عدی (عد)، الضعفاء از عقیلی (عق) اور مطلقاً تاریخ خطیب بغدادی کیلئے (خط) اور جو اس کے علاوہ میں ذکر کی ہوگی اسے بیان کروں گا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اسے قبولیت بخش کر احسان فرمائے اور ہمیں اپنے ہاں فلاح پانے والوں کی جماعت اور اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں رکھے۔ آمین

''الجامع الصغیر'' کا دیباچہ ختم ہوا۔



بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللّٰہ علیٰ سیّدنا محمد وآلہٖ وصحبہ وسلّم

دیباچہ زوائد الجامع الصغیر

الحمد للّٰہ علیٰ افضالہٖ والصلاۃ والسلام علیٰ سیّدنا محمد وصحبہٖ وآلہ

میری یہ کتاب ’’الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر‘‘ کا حاشیہ ہے اس کا نام میں نے ’’زیادۃ الجامع‘‘ رکھا ہے۔ اس کے رموز اور ترتیب ’’الجامع الصغیر کی طرح ہی ہیں۔

وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ اناب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

جمع لجوامع کی قسم اقوال کا دیباچہ

وبہ نستعین سبحان اللّٰہ مبدی الکواکب اللوامع و منشئی السحاب الھوامع و معلی السنۃ الشریفۃ وارباںھا فی مجامع الصدور و صدور المجامع، باعث النبی العربی بالکلم الجوامع والحکم الرواتع وموںدہ بالدلائل القواطع والبراھین السواطع فشنف بحدیثہ المسامع وسیف من عاندہ فی معارک المعامع وقطع من اھل الشرک اعناق ومطایا المطامع وعدھم فی المآب بالحمیم والشراب ولھم من الحدید مقاطع، صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وما انھلت المنابع وانھلت عندذکرہ المدامع وسلم تسلیما

یہ کتاب ایک بھرپور کتاب اور قابل تعظیم اور پرشکوہ خلاصہ ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس میں احادیث نبویہ مکمل طور پر جمع کی گئی ہیں۔ اس میں میں نے پوری احادیث مبارکہ ذکر کرنے کا قصد کیا ہے اور بلند اسناد کے دروازے کو کھولنے کیلئے تاڑ لگائی ہے اور اسے دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

پہلی قسم:

پہلی قسم میں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کا متن بیان کروں گا اور ہر انگوٹھی کو اس کے نگینے سے پکڑوں گا۔ متن حدیث کے بعد اصحابِ کتب معتبرہ کے آئمہ میں ۔ سے جس نے اس حدیث کی تخریج کی ہوگی اس کا ذکر کروں گا اور صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم میں سے جس نے اسے روایت کیا ہوگا ایک سے لے کر دس تک یا دس سے زیادہ تک ان کا ذکر کروں گا اور ایسے طریقے پر چلوں گا کہ اس سے حدیث مبارکہ کے صحیح ہونے، حسن ہونے اور ضعیف ہونے کے متعلق معلوم ہو جائے گا اور حروف معجم کی ترتیب لغوی کے مطابق اسے ترتیب دوں گا اور حدیث مبارکہ کے پہلے اور اس کے بعد والے کلمے کا لحاظ رکھوں گا۔

رموزِ کتاب:

بخاری کیلئے (خ)، مسلم (م)، ابن حبان (حب)، مستدرک للحاکم (ک)، مختارہ از ضیاء مقدسی (ض)، ان پانچوں کتابوں میں صحیح احادیث ہیں۔ تو جو احادیث ان کی طرف منسوب ہوں تو ان کی صحت کا پتہ چلتا ہے سوائے مستدرک کی ان احادیث کے جو تنقید اور نکتہ چینی پر مشتمل ہیں۔ اس پر میں خبردار کرتا ہوں ایسے ہی موطا مالک، صحیح ابن خزیمہ، ابو عوانہ، ابن السکن، المنتقی از ابن جارود اور مستخرجات بھی صحیح احادیث پر مشتمل ہیں۔ چنانچہ جو ان کی طرف منسوب ہوں ان کی صحت بھی معلوم ہے۔ ابو داؤد کیلئے اشارہ (د)، ابن ماجہ کیلئے (ہ)، ابو داؤد طیالسی (ط)، احمد (حم) زوائد عبداللہ بن احمد (عم)، مصنف عبدالرزاق (عب)، سنن سعید بن منصور (ص)، ابن ابی شیبہ (ش)، ابو یعلیٰ (ع)، الکبیر از طبرانی (طب)، الاوسط (طس)، مطلقاً سنن دار قطنی (قط) اور اگر سنن کے علاوہ میں ہو تو بیان کروں گا، حلیہ از ابو نعیم (حل)، بیہقی (ق) مطلقاً سنن بیہقی کیلئے وگرنہ بیان کروں گا، شعب الایمان (ھب)، اس میں صحیح، حسن اور ضعیف ہر قسم کی احادیث موجود ہیں تو میں غالباً انہیں بیان کروں گا جبکہ مسند احمد میں جو احادیث ہیں وہ مقبول ہیں کیونکہ اس میں جو ضعیف احادیث ہیں وہ درجہ حسن کے قریب ہیں۔ الضعفاء از عقیلی کیلئے (عق) الکامل از ابن عدی کیلئے (عد)، مطلقاً تاریخ خطیب بغدادی کیلئے (خط) اور جو اس کے علاوہ میں ہو اسے بیان کروں گا، ابن عساکر (کر)، تو جو احادیث ان چاروں آخر الذکر کی طرف منسوب ہوں، نوادر الاصول از حکیم ترمذی، تاریخ از حاکم تاریخ ابن جارود یا مسند الفردوس از دیلمی کی طرف منسوب ہوں تو وہ ضعیف ہیں۔ چنانچہ ان سب کی طرف نسبت یا ان میں سے کسی طرف نسبت کرنا اس بات سے بے نیاز کر دیتا ہے کہ اس کا ضعف بیان کیا جائے اور جب میں مطلقاً ابن جریر کی طرف منسوب کروں تو وہ حدیث ''تھذیب الآثار'' میں ہوگی اور اگر ابن جریر کی تفسیر یا تاریخ میں ہوگی تو میں اسے بیان کر دوں گا

علاوہ ازیں اس قسم میں اگر میں مطلقاً ابو بکر ذکر کروں تو اس سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر کی صورت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، عثمان کی صورت میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور علی کی صورت میں حضرت علی بن ابی علی طالب رضی اللہ عنہ، سعد کی صورت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، انس کی صورت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، براء کی صورت میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، بلال کی صورت میں حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ، جابر کی صورت میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حذیفہ کی صورت میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، معاذ کی صورت میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، معاویہ کی

صورت میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، ابو امامہ کی صورت میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ، ابو سعید کی صورت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، عباس کی صورت میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، عبادہ کی صورت میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور عمار کی صورت میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ مراد ہوں گے۔

دوسری قسم

دوسری قسم میں محض فعلی احادیث یا وہ احادیث جو قول اور فعل یا سبب، مراجعت یا اسی قسم کی احادیث مبارکہ صحابہ کرام کی مسانید کے مطابق مرتب شدہ ذکر کروں گا جو دوسری قسم کی ابتداء میں آئیں گی۔ اس کتاب کا نام میں نے ''جمع الجوامع'' رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے میں اس کے جمع کرنے پر مددگار کا طلبگار ہوں اور اس بات کا سوالی ہوں کہ وہ اسے قبول فرما کر اور نفع بخش بنا کر احسان فرمائے۔ وہی بہت نیک سلوک کرنے والا، رحم فرمانے والا اور کریم سخی ہے۔

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابوالعباس مرادی سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ: میں نے خواب میں ابو زرعہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیسا برتاؤ کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے رب تعالیٰ سے ملا تو اس نے مجھے فرمایا کہ: اے ابو زرعہ! میری بارگاہ میں ایک بچہ پیش کیا جاتا ہے تو میں اسے بھی جنت میں بھیجنے کا حکم دیتا ہوں۔ تو جس آدمی نے میرے بندوں پر احادیث مبارکہ محفوظ کیں اس کے ساتھ میرا سلوک بھلا کیسا ہوگا۔ جہاں چاہو جنت میں ٹھکانہ بنا لو۔ ایسے ہی حفص بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو زرعہ رضی اللہ عنہ کے فوت ہونے کے بعد انہیں خواب میں دیکھا تو وہ آسمان دنیا میں ملائکہ کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ مرتبہ آپ کو کیسے حاصل ہوا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ہزاروں احادیث مبارکہ لکھیں۔ ان میں میں یہ کہتا تھا کہ ''عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ:

''جس آدمی نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اسے دس رحمتیں عطا فرماتا ہے''۔

(بس میرے خیال سے تو یہی وجہ ہے!)

قسم اقوال کا دیباچہ از مولف امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اختتام پذیر ہوا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسم افعال کا دیباچہ

وبہ ثقتی ! الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

جب ''جمع الجوامع'' سے قسم اقوال جو حروف معجم کے مطابق مرتب ہے جس میں الفاظ نبوی کے پہلے لفظ کا لحاظ رکھا گیا ہے ختم ہوئی تو اس کے بعد میں نے وہ احادیث جو اس شرط سے خارج ہیں وہ ذکر کیں اور وہ احادیث محض فعلی یا فعل اور قول، سبب، مراجعت اور اسی طرح کی احادیث ہیں۔ (انہیں ذکر کیا۔) تاکہ کتاب میں وہ تمام احادیث مبارکہ جمع ہو جائیں جو کہ موجود ہیں۔ یہ قسم صحابہ کرام کی مسانید کے مطابق مرتب ہے۔ ابتداء اس میں دس کا ذکر ہوگا پھر باقی کا حروف معجم کے مطابق اسماء میں پھر کنیت پھر مبہم پھر نسب اور پھر مراسیل کا ذکر ہوگا۔ انشاء اللہ!

(شیخ علی المتقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ) یہاں پر کتب مذکورہ سے مولف امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا خطبہ ختم ہوا۔ اب ہم انشاء اللہ باب بندی شروع کرتے ہیں اور اس میں قسم اقوال کو قسم افعال سے پہلے ذکر کریں گے۔

یہ بات جان لیں کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''جمع الجوامع'' میں بیہقی کیلئے (ق) اشارہ ذکر کیا ہے جبکہ ''الجامع الصغیر'' اور ''زوائد الجامع الصغیر'' میں (ق) شیخین کیلئے ہے۔ تو جب آپ ''الاکمال'' کی احادیث میں (ق) کا اشارہ دیکھیں تو جان لیں کہ یہ بیہقی کیلئے ہے اور جب ''الجامع الصغیر'' اور ''زوائد الجامع الصغیر'' میں (ق) دیکھیں تو سمجھ لیں کہ یہ ''شیخین'' (بخاری ومسلم) کیلئے ہے۔ اس بات سے غافل مت ہوں۔ واللہ الموفق، لارب سواہ۔

پھر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''جمع الجوامع'' میں بعض دفعہ (بز) ذکر کیا ہے اور بعض اوقات (ز) لکھا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ یہ کس کیلئے اشارہ ہے۔ شائد آپ یہ بتانا بھول گئے تھے یا کاتب سے غلطی ہوئی ہے۔ بہرحال غالب یہی ہے کہ یہ دونوں اشارے ''ابوحامد یحییٰ بن بلال بزاز'' کیلئے ہیں۔ پس یہ جان لیں۔

اب ہم اصل مقصود کی ابتداء کرتے ہیں۔ تو سب سے پہلے ہم کتاب کی فہرست ذکر کریں گے کیونکہ یہ طالبوں کیلئے زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے اور جو کچھ کتاب میں موجود ہوتا ہے اس کا احاطہ کرنے کیلئے زیادہ نفع بخش ہوتی ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ:

حرف ہمزہ

صفات الله المتشابهات وقلة الاسلام و غربته وخطرات القلب و تقلبه ووسوسة الشيطان فيه، وذم الاخلاق الجاهلية واحاديث متفرقة، كتاب الاذكار، باب الذكر و فضيلته، باب فی اسماء الله الحسنى واسمه الاعظم، باب في الحوقلة، باب في التسبيح، باب فی الاستغفار، باب فی الصلاة عليه ﷺ، باب فی تلاوة القرآن، اس باب میں کچھ فصلیں ہیں جو مطلقاً فضائل قرآن پھر سورتوں کے فضائل، آیات کے فضائل، آداب تلاوت، بعض آیات کی تفسیر اور دیگر متعلقات پر مشتمل ہیں۔ باب فی الدعاء و فضله و آدابه و محظوراته و اوقات الاجابة والادعية الموقتة وغير الموقتة

کتاب الاخلاق۔اس میں دو باب ہیں۔ باب فی الاخلاق والافعال المحمودة، اس باب میں دو فصلیں ہیں، باب فی الاخلاق والافعال المذمومة، اس میں بھی دو فصلیں ہیں۔ کتاب الاجازة، کتاب الایلاء۔

حرف باء

کتاب البیع، باب فی الکسب، وفضیلۃ وانواعہ وآدابہ ومحظوراتہ واحکامہ، باب فی الاحتکار والتسعیر، باب فی الربا واحکامہ، جبکہ ''برالوالدین وبرالاولاد'' کی احادیث میں نے کتاب النکاح کے آخر میں ذکر کی ہیں اور ''صلۃ الرحم وقطعتہ'' کی احادیث حرف صاد میں کتاب الاخلاق کے تحت ذکر کی ہیں تو ہوشیار ہو جا۔

حرف تاء

کتاب التوبۃ، اس میں کچھ ابواب ہیں۔ باب فی فضلہ واحکامہ ولواحقہ و بیان خفایا الطافہ تعالیٰ وسبق رحمتہ غضبہ کتاب التفلیس

حرف جیم

کتاب الجہاد، باب فی الترغیب فیہ وآدابہ واحکامہ ومحظوراتہ وفضل الشہادۃ الحقیقۃ والحکمیۃ ولواحق الکتاب۔

حرف حاء

کتاب الحج والعمرۃ، کتاب الحدود، یہ کتاب مختلف قسم کی حدود پر مشتمل ہے جیسے ''حد الزنا واللواطۃ وشرب الخمر والسرقۃ ولواحق الکتاب''، جبکہ باغیوں کے متعلق کچھ احادیث کتاب الاذکار کے باب التفسیر میں قسم افعال میں اللہ تعالیٰ کے فرمان عالیشان ''انما جزآء الذين يحاربون الله ورسوله'' (المائدہ ۳۳) کے تحت ذکر کی گئی ہیں اور بعض کتاب الجہاد کے باب اللواحق وقتال البغاۃ کی قسم افعال میں ذکر کی گئی ہیں۔ کتاب الحضانۃ، کتاب الحوالہ

حرف خاء

کتاب الخلافۃ والامارۃ والقضاء، کتاب خلق العالم، کتاب الخلع۔

حرف دال

کتاب الدعویٰ، کتاب الدین والسلم

حرف ذال

کتاب الذبح

حرف راء

کتاب الرضاع، کتاب الرھن

حرف زاء

کتاب الزکاۃ، باب فی الوجوب و الترغیب فیھا والترھیب عن منعھا و بیان احکامھا، باب فی السخاء والصدقۃ وآدابھا وانواعھا ومصرفھا، باب فی فضل الفقر والفقراء و مایتعلق بہ وذم السوال وآداب طلب الحاجۃ وقبول العطاء، کتاب الزینۃ والتجمل، یہ مختلف اقسام پر مشتمل کتاب ہے جیسے ''الاکتحال والادھان والحلق والتقصیر والخضاب والتطیب۔

حرف سین

کتاب السفر، کتاب السحر والعین والکھانۃ والعرافۃ، ''کتاب السخاء والانفاق'' دونوں کتاب الزکاۃ میں مذکور ہیں۔

حرف شین

کتاب الشفعۃ، کتاب الشھادات، کتاب الشمائل، باب فی حلیۃ صلی اللہ علیہ وسلم، باب فی شمائل تتعلق بالعبادات من الطھارۃ والصلاۃ والذکر والدعاء والصوم والاعتکاف والحج والجھاد ومایتعلق بہ من الآلات وآداب السفر، باب فی شمائل تتعلق بالعادات والمعیشۃ من الطعام والشراب واللباس والزینۃ والاکتحال والتختم و الطلاء والحلق والتقصیر والنکاح وآدابھا والقسم والمباشرۃ، باب فی شمائل تتعلق باخلاقہ وافعالہ صلی اللہ علیہ وسلم من الشکر والضحک والمزاح، والغضب والسخاء والفقر وآداب خروجہ من البیت وتکلمہ وجلوسہ واخلاق تتعلق بحقوق الصحبۃ من السلام والاستئذان والمصافحۃ۔

حرف صاد

کتاب الصلاۃ و مایتعلق بھا اس میں چھ ابواب ہیں جو سولہ فصول پر مشتمل ہیں۔ کتاب الصوم۔ اس میں دو باب ہیں جو آٹھ فصول پر مشتمل ہیں۔ کتاب الصحبۃ، باب فی الترغیب فیھا وآدابھا، باب الترھیب عنھا، باب فی حقوق تترتب علی الصحبۃ من حق الجار والمرکوب وآداب الرکوب وحق المملوک علی السید وبالعکس وعیادۃ المرض والاستئذان والسلام وفضائلہ وآدابہ، محظوراتہ والمصافحۃ وحق المجالس والجلوس والتعظیم والقیام والعطاس والتشمیت والتثاؤب، کتاب الصید۔

حرف ضاد

کتاب الضیافۃ وآدابھا۔

حرف طاء

طعام وآداب الاکل کو ہم حرف میم کی کتاب المعیشۃ میں ذکر کریں گے۔ کتاب الطہارۃ، پانچ ابواب میں چودہ فصلیں ہیں، کتاب الطلاق وفیہ العدۃ والاستبراء والتحلیل، کتاب الطب والرقی والطاعون والوباء، طاعون کی احادیث قسم اقوال سے حرف میم کے الشھادۃ کے ترجمہ میں مذکور ہیں۔ کتاب الطیر ۃ والفال والعدوی۔

حرف ظاء

کتاب الظھار۔

حرف عین:

کتاب العلم، کتاب العاریۃ، کتاب العظمۃ والقدرۃ

حرف غین

کتاب الغضب، کتاب الغزوات

حرف فاء

فقر کے متعلقات کتاب الزکاۃ میں مذکور ہیں۔ کتاب الفرائض، کتاب الفراسۃ، کتاب الفضائل، باب فضائل نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وسائر الانبیاء علیھم السلام وفضائل القبائل واھل البیت وھذہ الامۃ الاسلامیۃ والامکنۃ والازمنۃ والحیوانات والاشجار والثمار، کتاب الفتن، باب فی الوصیۃ عند ظھور الفتن، باب فی الفتن والھرج والمرج، باب فی قتل الخوارج۔

حرف قاف

قضاء اور اس کے متعلقات حرف خاء کی کتاب الخلافۃ میں مذکور ہیں۔ کتاب القیامۃ، باب فی امور تحدث قبلھا من خروج الکذابین واشراطھا الصغری واشراطھا الکبریٰ من خروج النار وطلوع الشمس من مغربھا والخسف وخروج الدجال ونزول عیسیٰ علیہ السلام وخروج المھدی والدابۃ ویاجوج وماجوج۔ باب فی امور تحدث بعدھا من نفخ الصور والبعث والحشر والحساب والمیزان والصراط والشفاعۃ وورود الحوض والجنۃ والنار وصفۃ اھلھا وذبح الموت وصفۃ الحور ورویۃ اللہ تعالیٰ واحوال اطفال المومنین والمشرکین، کتاب القرض المضاربۃ، کتاب القصاص والدیات، کتاب القصص

حرف کاف

کتاب الکفالۃ

حرف لام

لباس اور اس کے متعلقات ہم کتاب المعیشۃ میں حرف میم میں ذکر کریں گے۔ کتاب اللقطۃ، کتاب اللقیط، کتاب اللھو واللعب والتغنی، کتاب اللعان۔

حرف میم

کتاب المزارعۃ، کتاب المعیشۃ والعادات، باب آداب الاکل والشراب واللباس ومحظوراتھا وآداب النوم وتعبیر الرویا وبناء البیت وآداب دخولہ وخروجہ وحکم السکنیٰ والاقامۃ وآداب التنعل والمشی، کتاب المواعظ والحکم، کتاب الموت ومایتعلق بہ من امور قبل الدفن من تلقین المحتضر والغسل والتکفین والتشییع والصلاۃ والدفن وذم النیاحۃ ومن امور بعد الدفن من سوال القبر وعذابہ وزیارۃ القبور والتعزیۃ وفضیلۃ طول العمر اور دیگر متعلقات۔

حرف نون

کتاب النکاح، باب فی الترغیب والترھیب والآداب والاحکام من الولاء ولاستئذان والکفاءۃ والصداق وبیان نساء المحارم، باب حق الزوج علی المراۃ وبالعکس، باب فی الترغیب والترھیب تختص بالنساء وعلی الاولاد وحقوقھم من التسمیۃ والکنیٰ والعقیقۃ والختان وغیر ذلک، باب برالوالدین اور دیگر متعلقات۔

حرف واؤ

کتاب الوصیۃ، کتاب الودیعۃ، کتاب الوقف

حرف ھاء

کتاب الھبۃ، کتاب الھجرتین

حرف یاء

کتاب الیمین والنذر

خاتمہ

خاتمہ متفرق احادیث مبارکہ کی صورت میں ہوگا۔



بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا جو موجود تھا اسے میں نے تصویر دی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ:

''الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ! یہ ان مبارک کتابوں کے ناموں کا تذکرہ ہے جنہیں میں نے ''جمع الجوامع'' کی تالیف کیلئے زیر مطالعہ رکھا اور یہ تذکرہ میں اس خدشہ کے پیش نظر کر رہا ہوں کہ اس کی تکمیل اس صورت میں کہ جس کا میں قصد کیا ہے ہونے سے پہلے ہی مجھے موت آلے تو جو اس کا تتمہ کرے اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ اسے پوری فرمائے۔ چنانچہ جب یہ جان لیا جائے گا کہ اس کا مطالعہ کہاں ختم ہوا تو یہ چیز اس سے منہ پھیرنے اور کتب ستہ (صحاح ستہ) کے علاوہ دوسری کتابوں کو دیکھنے سے بے نیاز کر دے گی۔ وہ کتابیں درج ذیل ہیں۔

الموطا، مسند شافعی، مسند طیالسی، مسند احمد، مسند عبد بن حمید، مسند حمیدی، مسند ابن عمران عدنی، معجم البغوی، معجم ابن قانع، فوائد سمویۃ، المختار از ضیاء مقدسی، طبقات ابن سعد، تاریخ دمشق از ابن عساکر، معرفۃ الصحابہ از باوردی، اس کتاب کے جزاء اول کے علاوہ میں نے کسی جزء سے بھی احادیث نقل نہیں کیں اور وہ بھی حرف سین کے دران ہی ختم ہوگیا۔ المصاحف از ابن باوردی، الوقف والابتداء از ابن باوردی، فضائل القرآن از ابن ضریس، الزھد از ابن مبارک، الزھد از ھنادسری، المعجم الکبیر، المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر از طبرانی، مسند ابی یعلیٰ، تاریخ بغداد از خطیب، الحلیۃ، الطب النبوی، فضائل الصحابہ اور کتاب الھدیٰ از ابونعیم، تاریخ بغداد از ابن نجار، الالقاب از شیرازی، الکنیٰ از ابو احمد الحاکم، اعتلال القلوب از خرائطی، الابانۃ از ابو نصر عبد اللہ بن سعید بن حاتم سجزی، الافراد از دارقطنی، عمل الیوم واللیلۃ از ابن سنی، الطب النبوی از ابن سنی، العظمۃ از ابن شیخ، الصلاۃ از محمد بن مروزی، نوادر الاصول از حکیم ترمذی، الامالی از ابو قاسم حسین بن ھبۃ اللہ بن صھری، ذم الغیبۃ، الغضب، مکائد الشیطان، الاخوان اور قضاء الحوائج از ابن ابی الدنیا، المستدرک از ابو عبد اللہ الحاکم، السنن الکبیر، شعب الایمان والمعرفۃ، البعث، دلائل النبوۃ اور الاسماء والصفات از بیہقی، مکارم الاخلاق اور مساوی الاخلاق از خرائطی، مسند حارث بن ابی اسامہ، مسند ابو بکر بن ابی شیبہ، مسند مسدد، مسند احمد بن منیع، مسند اسحاق بن راھویہ، صحیح ابن حبان، فوائد تمام الخلیعات، الغیلانیات المخلصیات، الجلاء از خطیب، الجامع از خطیب، مسند شہاب قضاعی، تفسیر ابن جریر، مسند فردوس از دیلمی، مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ اور الترغیب فی الذکر از ابن شاہین۔ (رحمہم اللہ تعالیٰ) انتھیٰ۔

کلماتِ مترجم

مآخذات شریعت اسلامیہ میں سے دوسرا بنیادی مآخذ احادیث نبویہ (علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام) ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ باقی تمام مآخذ کی اصل روح جاننے کیلئے احادیث مبارکہ ہی بنیادی حیثیت رکھتی ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔

احادیث مبارکہ کی تدوین، کتابت اور حفاظت کا کام عہد نبوی سے لے کر آج تک جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ تاقیامت جاری رہے گا۔ اپنے اپنے دور میں ہر عالم دین نے مقدور بھر علوم حدیث اور حدیث مبارکہ کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیا۔

دین متین کا ایک ادنیٰ سا طالبعلم ہونے کی حیثیت سے میرے دل میں بھی یہ خواہش مچلتی تھی کہ میں بھی احادیث مبارکہ کی خدمت کا فریضہ سرانجام دوں اور اپنے لئے توشہ آخرت سمیٹوں۔ اسی سلسلے میں ''الانوار فی شمائل النبی المختار المعروف بشمائل بغوی،، کو عربی سے اردو کے قالب میں ڈھالنے کی سعی کی۔ بعدازاں اکثر جی چاہتا تھا کہ ''کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال،، کا ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کروں لیکن کبھی کتاب کی طوالت آڑے آتی تو کبھی یہ خوف دامنگیر ہوتا کہ ہندوستان میں اسلام کا سورج طلوع ہوئے اتنی صدیاں بیت گئیں۔ پاکستان کو دنیا کے نقشے پر طلوع ہوئے اتنے سال گزر گئے مگر آج تک کسی نے اس کتاب کا ترجمہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی یا ترجمہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ معلوم نہیں ایسا کس وجہ سے تھا؟ مگر میں یہ سمجھتا تھا کہ آخر کوئی تو وجہ ہوگی کہ آج تک اس کتاب کا ترجمہ منظر عام پر نہیں آیا اور پھر اپنی کم علمی و کم مائیگی کا بھی احساس ہوتا تھا اسی لئے اس کام سے جی چراتا رہا۔

آخر کار اپنے چند دوستوں کے اصرار اور اپنے شوق کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں نے یہ سوچا کہ دین کی راہ میں مشکلات تو آتی ہیں مگر جب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر رحمت شامل حال ہو تو سب مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ بس یہ سوچنا تھا کہ مصمم ارادہ کر لیا کہ چاہے آندھی آئے، طوفان اٹھیں یا بارش برسے ''کنز العمال،، کو اردو کا جامہ پہنانا ہے۔

لہٰذا بسم اللہ پڑھ کر کام شروع کر دیا اور اللہ کے فضل و کرم سے پہلے جز کو پایہ تکمیل تک پہنچا لیا۔ میں نے اپنی تمام کوششیں اس کام میں صرف کر دی ہیں کہ حدیث مبارکہ کی اصل روح بھی سلامت رہے اور ترجمہ بھی سہل اور عام فہم ہو مگر چونکہ انسان ہوں نسیان ہو سکتا ہے۔ اس لئے صاحب علم و دانش سے التجا ہے کہ درگزر فرماتے ہوئے مطلع ضرور فرمائیں تاکہ

آئندہ اس غلطی کو درست کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں پیشگی معذرت! بشرطیکہ کوئی غلطی ہو اور اگر سمجھیں کہ میں نے اچھی کاوش کی ہے تو پھر میری حوصلہ افزائی ضرور فرمایئے تاکہ میرے شوق کیلئے مہمیز کا کام ہو۔

آخرش ان تمام اساتذہ' والدین' عزیز و اقرباء اور دوست احباب کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے دامے' درمے سخنے اس کام میں میری معاونت فرمائی۔ اگر ان کے اسماء گرامی نقل کرنے لگوں تو بہت سے صفحات کی زینت بنیں گے مگر اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

بہرحال مخلص و پیارے دوست ککو شاہین (Cuckoo Shaheen) کا شکرگزار ہوں جو مجھے اس شوق کو قائم رکھنے کی ہمت دیتے ہیں اور نہایت شکرگزار ہوں بھائی سمیع اللہ برکت' بھائی سیف اللہ برکت کا جو دین متین کی خدمت کیلئے دن رات کرمانوالہ بک شاپ کی صورت میں کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

محمد عابد عمران انجم مدنی

فاضل بھیرہ شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ابتداء کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال

حرف الهمزة وفيه ستّة كتب

حرف ہمزہ، حرف ہمزہ میں چھ کتب ہیں

الكتاب الاوّل فى الايمان والاسلام من قسم الاقوال

پہلی کتاب: قسم اقوال میں سے ایمان اور اسلام کے متعلق ہے

وفيه ثلاثة ابواب الباب الاول فى تعريفهما حقيقة ومجازا ومتعلقات اخر وفيه سبعة فصول

الفصل الاوّل فى حقيقة الايمان

اس کتاب میں تین باب ہیں

پہلا باب: ایمان اور اسلام کی حقیقی اور مجازی تعریف اور دیگر متعلقات

اس باب میں سات فصلیں ہیں

پہلی فصل: ایمان کی حقیقت

1 - الايمان ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله وتؤمن بالجنة والنار والميزان وتؤمن بالبعث بعد الموت وتؤمن بالقدر خيره وشره (هب عن عمر)

(۱) ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ جنت، دوزخ اور میزان پر ایمان لائے۔ موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے۔ (هب عن عمر)

2 - الايمان معرفة بالقلب وقول باللسان وعمل بالاركان (طب عن على)

(۲) ایمان دل کی معرفت، زبان کے ساتھ اقرار اور ارکان (اسلام) پر عمل کرنے کا نام ہے۔ (طب عن علی)

3 - الايمان بالله الاقرار باللسان وتصديق بالقلب وعمل بالاركان (الشيرازى فى الالقاب عن عائشة)

(۳) اللہ تعالیٰ پر ایمان سے مراد یہ ہے کہ زبان سے اقرار کیا جائے، دل کے ساتھ تصدیق کی جائے اور ارکان (اسلام) پر عمل کیا جائے۔ (الشیرازی فی الالقاب عن عائشۃ)۔

4 - الايمان بالقلب واللسان والهجرة بالنفس والمال (عبد الخالق بن زاهر الشحابى فى الاربعين عن عمر)

(۴) ایمان دل اور زبان کے ساتھ ہوتا ہے اور ہجرت جان اور مال کے ساتھ ہوتی ہے۔ (عبد الخالق بن زاہر الشحابی فی الاربعین عن عمر)

5 - الايمان: ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه وبلقائه وبرسله وتؤمن بالبعث (حم ق ه عن ابى هريرة)

(۵) ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں، اس کے ساتھ ملاقات اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور قبروں سے دوبارہ زندہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے۔ (حم ق ہ عن ابی ہریرۃ)

6 - آمركم باربع وانهاكم عن اربع آمركم بالايمان بالله وحده أتدرون ما الايمان بالله شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله واقام الصلاة وايتاء الزكاة وصيام رمضان وان تؤدوا خمس ما غنمتم وأنهاكم عن الدباء والنقير والحنتم والمزفت احفظوهن واخبروا بهن من وراء كم (ق ۳ عن ابن عباس)

(۶) میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دی جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے اور رمضان المبارک کے روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں اور اس بات کا کہ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرو اور میں تمہیں کدو، پیالہ نما لکڑی، ہرے رنگ کا گھڑا اور ایسا گھڑا جس پر تارکول ملی جاتی ہے ان سب سے روکتا ہوں (یہ سب ایسی چیزیں تھیں جن میں شراب کشید کی جاتی تھی ورنہ اس کے علاوہ یہ ممنوع نہیں ہیں، از مترجم مدنی)۔ ان سب باتوں کو یاد کرلو اور اپنے بعد والوں سے بیان کرو۔ (ق ۳ عن ابن عباس)

7 - آمركم باربع وأنهاكم عن اربع اعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا واقيموا الصلاة وآتوا الزكاة وصوموا رمضان واعطوا الخمس من الغنائم وانهاكم عن اربع عن الدباء والحنتم والمزفت والنقير (حم م عن ابى سعيد)

(۷) میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں۔ (میں تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرو اور چار چیزوں سے تمہیں روکتا ہوں وہ یہ ہیں، کدو، ہرے رنگ کا گھڑا، جس گھڑے پر تارکول ملی ہوئی ہو اور پیالہ نما لکڑی۔ (حم م عن ابی سعید)

8 - بحسب امرء من الايمان أن يقول رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد صلى الله عليه وسلم رسولا (طس عن ابن عباس)

(۸) آدمی کو اتنا ایمان ہی کافی ہے کہ وہ یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہوا (طس عن ابن عباس)۔

9 - ذاق طعم الايمان من رضى بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا (حم م ت عن العباس بن عبد المطلب)

(۹) اس آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہوا۔ (حم م ت عن عباس بن عبدالمطلب)۔

10 - ثلاث من فعلهن فقد طعم طعم الايمان من عبد اللّٰه وحده وأنه لا إله إلا اللّٰه واعطى زكاة ماله طيبة بها نفسه رافدة عليه كل عام ولا يعطى الهرمة ولا الردئية ولا المريضة ولا الشرط اللئيمة ولكن من أوسط أموالكم فان اللّٰه لم يسالكم خيره ولا يامركم بشره وزكى نفسه (د عن عبد اللّٰه بن معاوية العامرى)

(۱۰) تین کام جس آدمی نے سرانجام دے لئے اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔ جس نے ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اس اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ اس طرح ادا کی کہ اس سے اس کا نفس خوش ہو اور ہر سال ادا کرے مگر (زکوٰۃ میں) بوڑھا، گھٹیا، بیمار اور خراب نکما جانور نہ دے بلکہ اپنے اموال میں سے درمیانہ مال دے کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر مال نہیں مانگتا اور نہ تمہیں برا مال دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ اپنے نفس کو پاک کرے۔ (د عن عبداللہ بن معاویہ العامری)

11 - ليس الايمان بالتمنى ولا بالتحلى ولكن هو ما وقر فى القلب وصدقه العمل (ابن النجار فر ص عن انس)

(۱۱) ایمان اس بات کا نام نہیں ہے کہ آدمی آرزوئیں لگائے اور اپنا ظاہر آراستہ کرے بلکہ ایمان تو وہ ہے جو دل میں جم جائے اور عمل اس کی تصدیق کرے۔ (ابن النجار فر ص عن انس)

12 - إن لكل شىء حقيقة وما بلغ عبد حقيقة الايمان حتى يعلم أن ما أصابه لم يكن ليخطئه وما اخطاه لم يكن ليصيبه (حم طب عن ابى الدرداء) الاكمال

(۱۲) ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پاسکتا جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ جو چیز اسے حاصل ہوئی ہے وہ اس سے چھوٹنے والی نہ تھی اور جو چیز اس سے چھوٹ گئی ہے وہ اسے ملنے والی نہ تھی۔ (حم طب عن ابی الدرداء) ''الاکمال''۔

13 - الايمان أن تؤمن باللّٰه وملائكته والكتاب والنبيين وتؤمن بالقدر (ن عن ابى هريرة وابى ذر معا)

(۱۳) ایمان سے مراد یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، کتابوں پر اور انبیاء کرام پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان لائے۔ (ن عن ابی ہریرۃ وابی ذر)۔

14 - الايمان أن تؤمن باللّٰه واليوم الأخر والملائكة والكتاب والنبيين والموت والحياة بعد الموت وتؤمن بالجنة والنار والحساب والميزان وتؤمن بالقدر خيره وشره فإذا فعلت

(۱۴) ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، یوم آخرت، فرشتوں، کتاب مجید، انبیاء کرام، موت اور موت کے بعد زندگی پر ایمان لائے۔ جنت، دوزخ، حساب اور میزان پر ایمان لائے اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے۔ جب تو نے یہ سب کرلیا تو تو ایمان لے

ذٰلك فقد آمنت (حم عن ابی عامر وابی مالك (ن عن انس ابن عساكر عن عبد الرحمٰن بن غنم)

15 - اربع من كن فيه فهو مؤمن ومن جاء بثلاث وكتم واحدة فهو كافر شهادة أن لا اله الا اللّٰه وانی رسول اللّٰه وأنه مبعوث من بعد الموت وايمان بالقدر خيره وشره (تمام وسمويه (كر عن ابی سعيد)

16 - اربع لم يجد رجل طعم الايمان حتى يؤمن بهن أن لا اله الا اللّٰه وانی رسول اللّٰه بعثنی بالحق وأنه ميت ثم مبعوث من بعد الموت ويؤمن بالقدر كله

(كر عن علی)

17 - الاسلام أن تسلم قلبك ويسلم المسلمون من لسانك ويدك قيل فأی الاسلام أفضل قال الايمان قيل وما الايمان قال أن تؤمن باللّٰه وملائكته وكتبه ورسله والبعث بعد الموت قيل فأی الايمان افضل قال : الهجرة قيل وما الهجرة ؟ قال : أن تهجر السوء قيل فأی الهجرة أفضل ؟ قال : الجهاد قيل وما الجهاد قال أن تقاتل الكفار إذا لقيتهم قيل فای الجهاد افضل ؟ قال من عقر جواده واهريق دمه ثم عملان افضل الاعمال الا من عمل بمثلهما حجة مبرورة أو عمرة (حم طب عن عمرو بن عبسه ورجاله ثقات)

آیا۔ (حم عن ابی عامر وابی مالک) (ن عن انس) (ابن عساکر عن عبدالرحمٰن بن غنم)۔

(۱۵) جس آدمی میں چار چیزیں ہوں وہ مومن ہے اور جس نے تین چیزیں تو ظاہر کیں مگر ایک چھپائے رکھی وہ کافر ہے۔ (وہ چار چیزیں یہ ہیں) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور یہ کہ اسے موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جائے گا اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا۔ (تمام وسمویہ کر عن ابی سعید)۔

(۱۶) چار چیزیں ایسی ہیں کہ جب تک آدمی ان پر ایمان نہ لائے وہ ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ سکتا۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ اور یہ کہ اس آدمی کو مرنا ہے پھر موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا ہے اور ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لائے۔ (کر عن علی)۔

(۱۷) اسلام یہ ہے کہ تیرا دل فرمانبردار ہو جائے اور تیری زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ عرض کی گئی کہ کونسا اسلام افضل ہے؟ تو فرمایا: ایمان، عرض کی گئی کہ ایمان کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے۔ عرض کی گئی کہ کونسا ایمان افضل ہے؟ تو فرمایا کہ: ہجرت۔ عرض کی گئی کہ ہجرت کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: تو برائی چھوڑ دے۔ عرض کی گئی کہ کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا: جہاد۔ عرض کی گئی کہ جہاد کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: جب تو کفار سے ملے تو انہیں قتل کرے۔ عرض کی گئی کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ تو فرمایا کہ: جس آدمی کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی گئیں اور اس کا خون بہادیا گیا اس کا جہاد افضل ہے۔ پھر دو عمل تمام اعمال سے افضل ہیں سوائے اس صورت کے کہ کوئی آدمی ان دونوں اعمال کی مانند عمل کرے۔ ایک حج مبرور یا مبرور عمرہ۔ (حم طب عن عمرہ بن عبسہ) رجالہ ثقات۔

18 - حقيقة الاسلام أن تشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله وتقيم الصلاة، وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت إليه سبيلا (م ۳ عن عمر)

(۱۸) اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اگر حج کرنے کی طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے (م ۳ عن عمر)

19 - الاسلام علانية والايمان فى القلب (ش عن انس)

(۱۹) اسلام ظاہراً ہوتا ہے اور ایمان دل میں ہوتا ہے۔ (ش عن انس)۔

20 - إن للاسلام صنوا ومنارا كمنار الطريق وراسه وجماعه شهادة ان لا اله الا الله وأن محمدا عبده ورسوله واقام الصلاة وايتاء الزكاة وتمام الصوم (طب عن ابى الدرداء)

(۲۰) اسلام کی ایک مثل اور سنگ میل ہے جیسے راستے کا سنگ میل ہوتا ہے اور اس کی چوٹی اور بنیاد اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور پورے روزے رکھنا۔ (طب عن ابی الدرداء)۔

21 - بني الاسلام على خمس شهادة أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله واقام الصلاة وايتاء الزكاة وحج البيت وصوم رمضان (حم ق ت ن عن ابن عمر)

(۲۱) اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (حم ق ت ن عن ابن عمر)۔

22 - راس هذا الأمر الاسلام ومن اسلم سلم وعموده الصلاة وذروة سنامه الجهاد، لا يناله إلا افضلهم (طب عن معاذ)

(۲۲) اس معاملے کی جڑ اسلام ہے۔ اور جو اسلام لے آیا وہ سلامت ہو گیا۔ اس کا ستون نماز، اس کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے۔ لوگوں میں سے افضل آدمی ہی اسے حاصل کرے گا۔ (طب عن معاذ)۔

23 - عرى الاسلام وقواعد الدين ثلاثة عليهن اسس الاسلام من ترك واحدة منهن فهو بها كافر حلال الدم شهادة أن لا اله الا الله والصلاة المكتوبة وصوم رمضان (ع عن ابن عباس)

(۲۳) اسلام کے کنڈے اور دین کے قوائد تین ہیں۔ انہی پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ جس آدمی نے ان میں سے ایک بھی چھوڑ دیا تو وہ اس کی وجہ سے کافر ہو گا اور اس کا خون حلال ہو گا (یعنی اسے قتل کرنا جائز ہو گا۔) وہ یہ ہیں کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، فرض نمازیں ادا کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (ع عن ابن عباس)

24 - يا عدى ابن حاتم اسلم تسلم اشهد

(۲۴) اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کر لے سلامت ہو

أن لا اله الا الله وانی رسول الله وتؤمن بالاقدار كلها خيرها وشرها حلوها ومرها (ه عن عدی بن حاتم)

جائے گا۔اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اچھی، بری، میٹھی اور کڑوی ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لے آ۔(ہ عن عدی بن حاتم)

25 - الاسلام اقام الصلاة وايتاء الزكاة وحج البيت وصوم شهر رمضان والاغتسال من الجنابة (د عن عمر)

(۲۵) اسلام نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، بیت اللہ کا حج کرنے، رمضان المبارک کے مہینے کے روزے رکھنے اور غسلِ جنابت کرنے کا نام ہے(د عن عمر)۔

26 - الاسلام أن تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة وتؤتی الزكاة المفروضة وتصوم رمضان وتحج البيت (حم ق ه عن ابی هريرة وابی ذر معا) الاكمال

(۲۶) اسلام یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز قائم کرے، فرض زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔(حم ق ہ عن ابی ہریرۃ وابی ذر) ''الاکمال''۔

27 - بنی الاسلام علی خمس شهادة أن لا اله الا الله والصلاة وصيام رمضان فمن ترك واحدة منهن كان كافرا حلال الدم (طب عن ابن عباس)

(۲۷) اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز اور رمضان المبارک کے روزے۔جس نے ان میں سے ایک چیز بھی چھوڑی وہ کافر ہوگا اور اس کا خون حلال ہوگا۔(طب عن ابن عباس)۔

28 - بنی الاسلام علی خمس شهادة أن لا اله الا الله وأن محمداعبده ورسوله واقام الصلاة وايتاء الزكاة وحج البيت وصوم رمضان والجهاد والصدقة من العمل الصالح (طب عن ابن عمر)

(۲۸) اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا، جہاد کرنا اور نیک عمل سے صدقہ کرنا۔(طب عن ابن عمر)۔

29 - بنی الاسلام علی خمس خصال شهادة أن لا اله الا الله وأن محمدا عبده ورسوله واقام الصلاة وايتاء الزكاة وحج البيت وصوم رمضان والجهاد والصدقة من العمل الصالح (طب عن ابن عمر)

(۲۹) اسلام کی بنیاد پانچ خصلتوں پر ہے۔اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا، جہاد کرنا اور عملِ صالح سے صدقہ کرنا۔(طب عن ابن عمر)۔

30 - بنی الاسلام علی خصال شهادة أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله والاقرار بما

(۳۰) اسلام کی بنیاد چند خصلتوں پر ہے۔اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ

جاء من عند الله والجهاد ماض منذ بعث رسله إلى آخر عصابة تكون من المسلمين يقاتلون الدجال لا ينقصهم جور من جار ولا عدل من عدل وأهل لا اله الا الله فلا تكفروهم بذنب ولا تشهدوا عليهم بشرك والقدر خيره وشره من الله تعالىٰ (ابن النجار ابن عمر)

تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے (احکام) آئے ہیں ان کا اقرار کرنا اور جہاد جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ تب سے لے کر مسلمانوں کی اس آخری جماعت تک جو دجال کو قتل کریں گے جاری رہے گا انہیں کسی ظالم کا ظلم اور کسی منصف کا انصاف کم نہیں کر سکے گا اور لا الٰہ الا اللہ کہنے والے۔ ان کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر مت ٹھہراؤ اور ان کے مشرک ہونے کے گواہ مت بنو اور اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے۔ (ابن النجار عن ابن عمر)۔

31 - اتانی جبریل فقال یا محمد الاسلام عشره اسهم وخاب من لا سهم له اولها شهادة أن لا الٰه الا اللّٰه والثانی الصلاة وهی الطهرة والثالث الزكاة وهی الفطرة والرابع الصوم وهو الجنة والخامس الحج وهو الشريعة والسادس الجهاد وهو الغزوة والسابع الامر بالمعروف وهو الوفاء والثامن النهی عن المنكر وهو الحجة والتاسع الجماعة وهی الالفة والعاشر الطاعة وهی العصمة (أبو نعيم محمد بن احمد العجلی فی فوائده والرافعی فی تاريخ قزوين من طريق اسحاق الدبری عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن انس)

(۳۱) حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کے دس حصے ہیں اور جس کے پاس ان میں سے کوئی حصہ نہیں وہ گھاٹے میں رہا۔ ان میں سے پہلا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود، دوسرا نماز ہے اور وہ پاکیزگی ہے، تیسرا زکوٰۃ ہے اور وہ فطرت ہے چوتھا روزہ ہے اور وہ ڈھال ہے، پانچواں حج ہے اور وہ شریعت ہے، چھٹا جہاد ہے اور وہ جنگ ہے، ساتواں نیکی کا حکم دینا ہے اور وہ وفا ہے، آٹھواں برائی سے روکنا ہے اور وہ حجت ہے، نواں جماعت ہے اور وہ الفت ہے اور دسواں اطاعت ہے اور وہ بچاؤ ہے۔

(ابونعیم محمد بن احمد العجلی فی فوائدہ والرافعی فی تاریخ قزوین من طریق اسحاق الدبری عن عبدالرزاق عن معمر عن قتادۃ عن انس)

32 - الاسلام ثمانية اسهم الاسلام سهم والصلاة سهم والزكاة سهم وحج البيت سهم والجهاد فی سبيل الله سهم وصوم رمضان سهم والامر بالمعروف سهم والنهی عن المنكر سهم وقد خاب من لا سهم له (ط ن عن حذيفة وحسن ع قط فی الافراد والرافعی عن علی ضعف)

(۳۲) اسلام کے آٹھ حصے ہیں۔ اسلام ایک حصہ، نماز دوسرا حصہ، زکوٰۃ تیسرا حصہ، بیت اللہ کا حج چوتھا حصہ، اللہ کی راہ میں جہاد پانچواں حصہ، رمضان المبارک کے روزے چھٹا حصہ، نیکی کا حکم دینا ساتواں حصہ اور برائی سے روکنا آٹھواں حصہ ہے۔ جس کے پاس ان میں سے کوئی حصہ نہیں وہ گھاٹے میں رہا۔ (ط ن عن حذیفہ وحسن ع قط فی الافراد والرافعی عن علی) ''ضعیف''۔

33 - اربع فرضهن الله عزوجل فی الاسلام

(۳۳) چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں جو

من جاء بثلاث لم يغنين عنه شيئا حتى يأتي بهن جميعا الصلاة والزكاة وصيام رمضان وحج البيت (حم طب عن عمارة بن حزم وحسن حم والبغوى عن زياد بن نعيم)

34 - إن للاسلام صنوا كمنار الطريق فمن ذلك أن يعبد الله ولا يشرك به شيئا واقام الصلاة وايتاء الزكاة ويحج البيت ويصوم رمضان والامر بالمعروف والنهى عن المنكر والتسليم على بنى آدم فان ردوا عليك ردت عليك وعليهم الملائكة وان لم يردوا عليك ردت عليك الملائكة ولعنتهم أو سكتت عنهم وتسليمك على اهل بيتك إذا دخلت ومن انتقص منهن شيئا فهو سهم من سهام الاسلام ترك ومن تركهن كلهن فقد ترك الاسلام (ابن السنى فى عمل اليوم والليلة)

(طب عن ابى هريرة)

35 - لم آتكم الا بخير آتيتكم أن تعبدوا الله وحده لا شريك له وأن تدعوا اللات والعزى وأن تصلوا بالليل والنهار خمس صلوات وأن تصوموا من السنة شهرا وأن تحجوا البيت وأن تأخذوا من اموال اغنيائكم فتردوها على فقرائكم

(حم عن رجل من بنى عامر)

36 - يا عدى بن حاتم اسلم تسلم قال وما الاسلام قال اشهد أن لا اله الا الله وانى رسول الله وتؤمن بالاقدار كلها خيرها وشرها حلوها ومرها

آدمی ان میں سے تین بھی لے کر آیا تو اسے کسی چیز سے بے نیاز نہیں کریں گی یہاں تک کہ سب کی سب نہ لے کر آئے۔ وہ نماز، زکوٰۃ، رمضان المبارک کے روزے اور بیت اللہ کا حج ہے۔ (حم طب عن عمارہ بن حزم، ''اور حسن قرار دیا'' ۔حم البغوی عن زیاد بن نعیم)۔

(۳۴) اسلام کے سنگ میل ہیں جیسے راستے کے سنگ میل ہوتے ہیں۔ان میں سے کچھ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، لوگوں کو سلام کہنا اگر وہ تجھے سلام کا جواب دیں گے تو تجھے اور انہیں فرشتے سلام کا جواب دیں گے اور اگر جواب نہیں دیں گے تو فرشتے تجھے تو سلام کا جواب دیں گے اور انہیں لعنت کہیں گے یا ان سے خاموشی اختیار کریں گے، جب تو گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کہنا، جس آدمی نے ان میں سے ایک چیز بھی چھوڑی تو اس سے اسلام کے حصوں میں سے ایک حصہ چھوٹ گیا اور جس نے ان سب کو چھوڑ دیا اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ (ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ ،طب عن ابی ہریرۃ)۔

(۳۵) میں تمہارے پاس فقط بھلائی لایا ہوں۔ میں تمہارے پاس یہ چیز لایا ہوں کہ تم اس ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جس کا کوئی شریک نہیں اور لات وعزیٰ بتوں کو چھوڑ دو۔ دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کرو، سال میں ایک مہینہ روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو اور اپنے امیر لوگوں کے اموال لے کر غریبوں کو عطا کرو۔ (حم عن رجل من بنی عامر)۔

(۳۶) اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کر لے سلامتی پا جائے گا۔عرض کی کہ اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ: اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اچھی، بری، میٹھی اور کڑوی ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لے آ۔ (ہ عن عدی

(ہ عن عدی بن حاتم)

37 - يا عدى بن حاتم اسلم تسلم قال ما الاسلام قال تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله وتؤمن بالقدر خيره وشره حلوه ومره يا عدى ابن حاتم لا تقوم الساعة حتى تفتح خزائن كسرى وقيصر يا عدى بن حاتم تأتى الظعينة من الحيرة حتى تطوف بهذه الكعبه بغير خفير يا عدى بن حاتم لا تقوم الساعة حتى يحمل الرجل جراب المال فيطوف به فلا يجد احد يقبله فيضرب به الارض فيقول ليتك لم تكن ليتك كنت ترابا (طب الخطيب وابن عساكر عن عدى ابن حاتم)

38 - الاسلام أن تشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت إليه سبيلا (حم د ت ن ه عن عمر)

39 - الاسلام أن تسلم وجهك لله عزوجل وأن تشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتصوم شهر رمضان وتحج البيت إن استطعت إليه سبيلا فإذا فعلت ذلك فقد اسلمت (حم ن عن ابن عباس) (حم عن ابى عامر وابى مالك (ن عن انس) (ابن عساكر عن عبد الرحمن بن غنم)

40 - الاسلام أن تشهد أن لا اله الا الله

بن حاتم)۔

(۳۷) اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کر لے سلامتی پا جائے گا۔ عرض کی کہ اسلام کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: تو اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر ایمان لائے اور اچھی بری، میٹھی اور کڑوی تقدیر پر ایمان لائے۔ اے عدی بن حاتم! اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ کسریٰ اور قیصر کے خزانے فتح نہ کر لئے جائیں۔ اے عدی بن حاتم! مقام حیرہ سے ایک کوچ کرنے والی عورت آئے گی حتیٰ کہ اس خانہ کعبہ کا طواف بغیر کسی محافظ کے کرے گی۔ اے عدی بن حاتم! اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک ایک آدمی مال کا تھیلا اٹھائے نہیں پھرے گا تو اسے اس کا مال قبول کرنے والا کوئی آدمی نہیں ملے گا۔ وہ آدمی وہ مال زمین پر دے مارے گا اور کہے گا۔ کاش! تو نہ ہوتا، کاش! تو مٹی ہوتا۔ (طب الخطیب وابن عساکر عن عدی بن حاتم)

(۳۸) اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اگر بیت اللہ تک چل سکے تو اس کا حج کرے۔ (حم د ت ن ہ عن عمر)۔

(۳۹) اسلام یہ ہے کہ تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دے اور اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ جو یکتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اگر بیت اللہ کے طرف چل سکے تو اس کا حج کرے۔ جب تو نے یہ کر لیا تو تُو مسلمان ہوگیا۔ (حم ن عن ابن عباس، حم عن ابی عامر و ابی مالک، ن عن انس، ابن عساکر عن عبدالرحمٰن بن غنم)۔

(۴۰) اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی

وأن محمدا رسول الله وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتحج البيت وتعتمر وتغتسل عن الجنابة وأن تتم الوضوء وتصوم رمضان (حب عن عمر)

41 - الاسلام شهادة ان لا اله الا الله وانى رسول الله و ان تؤمن بالاقدار خيرها وشرها (ن عن عدى بن حاتم)

42 - الاسلام ان تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتصوم وتحج والامر بالمعروف والنهى عن المنكر وتسليمك على اهل بيتك فمن انتقص شيئا منهن فهو سهم من الاسلام يدعه ومن تركهن فقد ولى الاسلام ظهره (ه ك عن ابى هريرة)

43 - الاسلام عشرة اسهم وقد خاب من لا سهم له شهادة ان لا اله الا الله وهى الملة والثانية الصلاة وهى الفطرة والثالثة الزكاة وهى الطهرة والرابعة الصوم وهى الجنة والخامسة الحج وهى الشريعة والسادسة الجهاد وهو الغزوة والسابعة الامر بالمعروف وهو الوفاء والثامنة النهى عن المنكر وهى الحجة والتاسعة الجماعة وهى الالفة والعاشرة الطاعة وهى العصمة (طب طس عن ابن عباس وفيه حامد بن آدم المروزى يضع الحديث)

44 - الاسلام علانية والايمان فى القلب التقوى فى القلب واشار بيده إلى صدره (حم ن ع عن انس وصحح)

معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، بیت اللہ کا حج کرے اور عمرہ کرے، غسل جنابت کرے، وضو مکمل کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ (حب عن عمر)

(۴۱) اسلام یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور یہ کہ تو اچھی اور بری ہر تقدیر پر ایمان لائے۔ (ن عن عدی بن حاتم)۔

(۴۲) اسلام یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، روزے رکھے، حج ادا کرے، نیکی کا حکم دے، برائی سے روکے اور اپنے گھر والوں کو سلام کرے تو جس آدمی نے ان میں سے کوئی چیز کم کی تو اس نے اسلام کا ایک حصہ چھوڑ دیا اور جس نے سب کی سب چھوڑ دیں تو اس نے اسلام سے پیٹھ پھیر لی۔ (ہ ک عن ابی ہریرۃ)۔

(۴۳) اسلام دس حصوں پر مشتمل ہے۔ جس کے پاس کوئی حصہ نہیں وہ گھاٹے میں رہا۔ (وہ حصے یہ ہیں) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ ملت ہے، دوسرا نماز ہے اور یہ فطرت ہے، تیسرا زکوٰۃ ہے اور یہ پاکیزگی ہے، چوتھا روزہ ہے اور یہ ڈھال ہے، پانچواں حج ہے اور یہ شریعت ہے۔ چھٹا جہاد ہے اور یہ جنگ ہے، ساتواں نیکی کا حکم دینا ہے اور یہ وفا ہے، آٹھواں برائی سے روکنا ہے اور یہ حجت ہے، نواں جماعت ہے اور یہ الفت ہے اور دسواں اطاعت ہے اور یہ بچاؤ ہے۔ (طب طس عن ابن عباس) ''اس کی سند میں حامد بن آدم المروزی احادیث گھڑتا تھا''۔

(۴۴) اسلام ظاہراً ہوتا ہے اور ایمان دل میں ہوتا ہے۔ تقویٰ دل میں ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے ساتھ سینے کی طرف اشارہ فرمایا: (حم ن ع عن انس) ''صحیح''۔

45 - الا لعلكم لا تروني بعد عامكم هذا اعبدوا ربكم وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وحجوا بيتكم وادوا زكاة اموالكم طيبة انفسكم واطيعوا إذا امرتكم تدخلوا جنة ربكم (محمد بن نصر عن ابی امامة)

(۴۵) خبردار! شائد تم مجھے اس سال کے بعد نہ دیکھو۔ اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرو، پانچ نمازیں ادا کرو، ایک ماہ کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو اپنے اموال کی زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرو۔ جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت کرو۔ تم اپنے رب تعالیٰ کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (محمد بن نصر عن ابی امامہ)۔

46 الا تستمعون اعبدوا ربكم وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وادوا زكاة اموالكم واطيعوا إذا امرتكم تدخلوا جنة ربكم (حم وابن منيع حب قط ك ص عن ابی امامة)

(۴۶) خبردار! غور سے سنو! اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرو، پانچ نمازیں ادا کرو، ایک ماہ کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت کرو۔ اپنے رب تعالیٰ کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (حم وابن منیع، حب قط ک ص عن ابی امامہ)۔

47 - ان تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وكل مسلم من مسلم حرام يا حكيم بن معاوية هذا دينك اينما تكن يكفيك (ابن ابی عاصم والبغوی طب ك عن معاوية بن حكيم عن معاوية النميری عن ابيه) انه قال يا رسول الله بما ارسلك ربك قال فذكره)

(۴۷) کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، اور ہر مسلمان پر دوسرا مسلمان حرام ہے (یعنی اسے ستانا حرام ہے۔) اے حکیم بن معاویہ! یہ تیرا دین ہے۔ تو جہاں بھی ہو تجھے کافی ہوگا۔ (ابن ابی عاصم والبغوی، طب ک عن معاویہ بن حکیم عن معاویہ النمیری عن ابیہ) کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا چیز دے کر بھیجا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

48 - ان تقول اسلمت وجهی لله وتخليت وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة كل مسلم على مسلم محرم اخوان نصير ان لا يقبل الله من مشرك بعد ما اسلم عملا أو يفارق المشركين إلى المسلمين (ن ك عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده) انه قال ما آيات الاسلام قال فذكره)

(۴۸) تو یہ کہے کہ میں نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا اور شرک سے جدا ہو گیا، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کو ایذاء دینا حرام ہے۔ وہ دونوں مددگار بھائی ہیں۔ ایسا آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد مشرک ہوا اللہ تعالیٰ اس سے کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا یا وہ آدمی جو مشرکین کو مسلمانوں کی طرف پھوٹ ڈالنے کیلئے علیحدگی اختیار کرتا ہے۔ (ن ک عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ) کہ انہوں نے عرض کی۔ اسلام کی کیا نشانیاں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ:

49 - ان تشهد ان لا الـه الا للّه وحده لا شريك لـه وان محمدا عبده ورسوله وان يكون اللّـه ورسولـه احب اليك مما سواهما وان تحترق فى النار احب اليك من ان تشرك باللّه وان تحب ذا نسب لا تحبه الا للّه فإذا كنت كذلك فقد دخل حب الايمان فى قلبك كما دخل حب الماء للظمآن فى اليوم القائظ (حم عن ابى رزين العقيلى) انه قال يا رسول اللّه ما الايمان قال فذكره وحسن)

(۴۹) تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تجھے ان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے زیادہ تجھے آگ میں جل جانا محبوب ہو۔ کسی صاحب نسب آدمی سے تو فقط اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرے۔ تو جب تو ایسا ہو جائے گا تو ایمان کی محبت تیرے دل میں اس طرح داخل ہو جائے گی جیسے سخت گرم دن میں پیاسے آدمی کے دل میں پانی کی محبت داخل ہوتی ہے۔ (حم عن ابی رزین العقیلی) کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا ہے؟ تو فرمایا: "یہ حدیث حسن ہے"۔

50 - ان تعبد اللّه ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتصوم رمضان وتحج وتعتمر وتسمع وتطيع وعليك بالعلانية واياك والسر (حب عن ابن عمر) ان رجلا قال يا رسول اللّه اوصنى قال فذكره)

(۵۰) کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز قائم، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، حج ادا کرے، عمرہ ادا کرے، احکامات کو سنے اور اطاعت اختیار کرے اور ان تمام چیزوں کو ظاہر کرنا، چھپانے سے بچنا۔ (حب عن ابن عمر) کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے نصیحت فرمائیے، تو فرمایا:

51 - هل تدرون من هذا هذا جبريل اتاكم يعلمكم دينكم خذوا عنه والذى نفسى بيده ما شبه على منذ اتانى قبل مرتى هذه و ما عرفته حتى ولى (حب عن ابن عمر)

(۵۱) کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون تھا۔ یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ ان سے دین کی باتیں حاصل کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس سے پہلے جب بھی میرے پاس وہ آئے کبھی مجھ پر ملتبس نہیں ہوئے۔ جب وہ واپس چلے گئے تو تب میں نے انہیں پہچانا۔ (حب عن ابن عمر)

الفصل الثانی

فی المجاز والشعب

52 - الایمان بضع وسبعون شعبة فافضلها قول لا الٰہ الا اللّٰہ وادناھا اماطة الاذی عن الطریق والحیاء شعبة من الایمان (م د ن ہ عن ابی ھریرة)

53 - الایمان بضع وستون شعبة والحیاء شعبة من الایمان (خ عن ابی ھریرة)

54 - الایمان اربعة وستون بابا (ت عن ابی ھریرة)

55 - ان للّٰہ تعالیٰ مائة خلق وسبعة عشر خلقا من اتی بخلق منھا دخل الجنة (ع ھب عن عثمان)

56 - الایمان بضع وسبعون بابا فادناھا اماطة الاذی عن الطریق وارفعھا قول لا الٰہ الا اللّٰہ (ت عن ابی ھریرة)

57 - الایمان الصبر والسماحة (ع طب فی مکارم الاخلاق عن جابر)

58 - الایمان عفیف عن المحارم عفیف عن المطامع (حل عن محمد بن نضر الحارثی مرسلا)

59 - الایمان والعمل اخوان شریکان فی قرن لا یقبل اللّٰہ احدھما الا بصاحبه (ابن شاھین فی السنة عن علی)

60 - الایمان والعمل قرینان لا یصلح واحد منھما الا مع صاحبه (ابن شاھین عن محمد بن علی مرسلا)

دوسری فصل

مجازی معنی اور ایمان کے شعبوں کا بیان

(۵۲) ایمان کے ستر شعبے ہیں۔ ان میں سے افضل شعبہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنا ہے اور سب سے کمتر درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (م د ن ہ عن ابی ہریرۃ)۔

(۵۳) ایمان کے ساٹھ شعبے ہیں اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (خ عن ابی ہریرۃ)۔

(۵۴) ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں۔ (ت عن ابی ہریرۃ)

(۵۵) اللہ تعالیٰ کی ایک سو اور سترہ خصلتیں ہیں۔ جس آدمی نے ان میں سے ایک بھی خصلت اپنائی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ع ھب عن عثمان)

(۵۶) ایمان کے ستر دروازے ہیں (مراد درجے ہیں۔) ان میں سے سب سے کمتر راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا اور سب سے افضل ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنا ہے۔ (ت عن ابی ہریرۃ)۔

(۵۷) ایمان صبر کرنے اور رواداری کا نام ہے۔ (ع طب فی مکارم الاخلاق عن جابر)۔

(۵۸) ایمان حرام چیزوں سے اور حرص سے پاکدامن ہوتا ہے۔ (حل عن محمد بن نضر الحارثی مرسلاً)۔

(۵۹) ایمان اور عمل دونوں ایک ساتھ بندھے ہوں شریک بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی ایک کو اس کے ساتھی کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ (ابن شاہین فی السنۃ عن علی)۔

(۶۰) ایمان اور عمل دونوں ساتھی ہیں۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کے بغیر درست نہیں ہوتا۔ (ابن شاہین عن محمد بن علی مرسلاً)۔

61 - الايمان نصفان فنصف فی الصبر ونصف فی الشکر (هب عن انس)

(۶۱) ایمان کے دوصنف ہیں۔ ایک نصف صبر میں ہے اور ایک نصف شکر میں ہے۔ (ھب عن انس)۔

62 - إذا سئل احدکم أمؤمن هو فلا یشك فی ایمانه (طب عن عبد اللّٰه بن زید الانصاری))

(۶۲) جب تم میں سے کسی سے یہ پوچھا جائے کہ کیا فلاں آدمی مومن ہے۔ تو اس کے ایمان میں شک نہیں کیا جائے گا۔ (طب عن عبداللہ بن زید الانصاری)۔

63 - اسلم المسلمین اسلاما من سلم المسلمون من لسانه ویده (حب عن جابر صحیح)

(۶۳) مسلمانوں میں سے اسلام کے لحاظ سے سب سے بہتر وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ (حب عن جابر) ''صحیح''۔

64 - اکمل المؤمنین من سلم المسلمون من لسانه ویده (ك عن جابر)

(۶۴) مومنین میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ (ک عن جابر)

65 - اشرف الایمان ان یامنك الناس وأشرف الاسلام ان یسلم الناس من لسانك ویدك واشرف الهجرة ان تهجر السیئات واشرف الجهاد ان تقتل ویعقر فرسك (طس عن ابن عمر رواه ابن النجار فی تاریخه) وزاد واشرف الزهد ان یسکن قلبك علی ما رزقت وان اشرف ما تسال من اللّٰه تعالیٰ العافیة فی الدین والدنیا)

(۶۵) سب سے اشرف ایمان یہ ہے کہ لوگ تجھ سے امن میں ہوں۔ سب سے اشرف اسلام یہ ہے کہ تیری زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ ہوں، سب سے اشرف، ہجرت یہ ہے کہ تو برائیاں چھوڑ دے اور سب سے اشرف جہاد یہ ہے کہ تجھے قتل کر دیا جائے اور تیرے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں۔ (طس عن ابن عمر) جبکہ ابن نجار نے اتنے اضافے کے ساتھ یہ روایت اپنی تاریخ میں ذکر کی ہے کہ ''سب سے اشرف زہد یہ ہے کہ جو تجھے رزق دیا گیا ہے اس پر تیرا دل مطمئن ہو اور سب سے اشرف چیز جو تو اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے وہ دین و دنیا کی عافیت ہے۔

66 - افضل الایمان ان تعلم ان اللّٰه معك حیث ما کنت (طب حل عن عبادة بن الصامت)

(۶۶) سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تو جان لے کہ جہاں بھی تو ہو اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ ہے۔ (طب حل عن عبادۃ بن الصامت)۔

67 - افضل الایمان ان تحب للّٰه وتبغض للّٰه وتعمل لسانك فی ذکر اللّٰه عزوجل وان تحب للناس ما تحب لنفسك وتکره لهم ما تکره لنفسك وان تقول خیرا أو تصمت (طب عن معاذ بن حل)

(۶۷) سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کیلئے ہی (کسی سے) محبت کرے اور اللہ تعالیٰ کیلئے ہی بغض رکھے، اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رکھے، لوگوں کیلئے بھی وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ان کیلئے بھی وہی کچھ ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے اور اچھی بات کہہ یا خاموش

68 - خمس من الایمان من لم یکن فیه شیء منهن فلا ایمان له التسلیم لامر اللّٰه والرضاء بقضاء اللّٰه والتفویض إلی اللّٰه والتوکل علی اللّٰه والصبر عند الصدمة الاولی (البزار عن ابن عمر)

69 - ذروة الایمان اربع خصال الصبر للحکم والرضاء بالقدر والاخلاص للتوکل والاستسلام للرب (حل ص عن ابی الدرداء)

70 - لا یؤمن احدکم حتی اکون احب إلیه من ولده ووالده والناس اجمعین (حم ق ن ہ عن انس)

71 - والذی نفسی بیده لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الناس إلیه من والده وولده (حم خ ع عن ابی هریره)

72 - ثلاث من کن فیه ذاق طعم الایمان من کان لا شیء احب إلیه من اللّٰه ورسوله ومن کان لان یحرق بالنار احب إلیه من ان یرتد عن دینه ومن کان یحب للّٰه ویبغض للّٰه (سمویه طب عن انس)

73 - الاکمال - أفضل الایمان ان تحب للّٰه وتبغض للّٰه وتعمل لسانك فی ذکر اللّٰه (ابن منده عن ایاس ابن سهل الجهنی)

74 - افضل الایمان الصبر والسماحة (خ فی التاریخ من حدیث عبید بن عمیر عن ابیه

رہے۔(طب عن معاذ بن جبل)۔

(۶۸) پانچ چیزیں ایمان میں سے ہیں۔جس آدمی میں ان میں سے کوئی چیز نہ ہو اس کا ایمان (کامل) نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی ہونا، تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا، اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور پہلے صدمہ کے وقت صبر کرنا۔(البزار عن ابن عمر)

(۶۹) ایمان کی چوٹی چار خصلتیں ہیں۔حکم (الٰہی) پر صبر کرنا، تقدیر پر راضی ہونا، توکل کیلئے اخلاص اختیار کرنا اور اللہ رب العزت کیلئے تابعداری اختیار کرنا۔(حل ص عن ابی الدرداء)۔

(۷۰) تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔(حم ق ن ہ عن انس)۔

(۷۱) تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔(حم خ ع عن ابی ہریرۃ)۔

(۷۲) تین چیزیں جس آدمی میں ہوں اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔جس کو کوئی چیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بڑھ کر محبوب نہ ہو، جس کو اپنے دین سے پھرنے (مرتد ہونے) سے زیادہ آگ میں جل جانا محبوب ہو اور جو آدمی (کسی سے) فقط اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ کیلئے بغض رکھتا ہو۔(سمویہ طب عن انس)

(۷۳) سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تو فقط اللہ تعالیٰ کیلئے کسی سے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ کیلئے کسی سے بغض رکھے اور اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رکھے۔(ابن مندہ عن ایاس بن سہل الجہنی)''الاکمال''۔

(۷۴) سب سے افضل ایمان صبر اور رواداری ہے۔(خ فی التاریخ من حدیث عبید بن عمیر عن ابیہ، الدیلمی عن معقل بن یسار)

الديلمي عن معقل بن يسار)

75 - افضل الايمان خلق حسن (طب عن عمرو بن عبسه)

76 - افضل الاسلام من سلم المسلمون من لسانه ويده (خ م ت ن طب عن ابى موسى طب عن عمرو بن عبسه ط والدرامى وعبد بن حميد ع طس طص عن جابر) (طب ق عن ابن عمر)

77 - افضل الاسلام من سلم المسلمون من لسانه ويده واكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا وافضل الصلاة طول القنوت وافضل الصدقة جهد المقل (ابن نصر عن جابر)

78 - ان للّٰه مائة وسبعة عشر شريعة من وافاه بخلق منها دخل الجنة (بز عن عثمان)

79 - ان للّٰه مائة خلق وسبعة عشر خلقا فمن اتاه بخلق واحد منها دخل الجنة (ط والحكيم عن عثمان وضعف)

80 - ان للّٰه عزوجل لوحا من زبرجد اخضر جعله تحت العرش كتب فيه انى انا اللّٰه لا اله الا انا ارحم الراحمين خلقت بضعة عشر وثلاثمائة خلق من جاء بخلق منها مع شهادة ان لا اله الا اللّٰه دخل الجنة (طس وابو الشيخ فى العظمة عن انس وضعف)

81 - ان للّٰه تعالىٰ ثلاثمائة وخمس عشر

(۷۵) سب سے افضل ایمان خوش خلقی ہے۔ (طب عن عمرو بن عبسہ)

(۷۶) سب سے افضل اسلام اس آدمی کا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہو۔ (خ م ت ن طب عن ابی موسیٰ، طب عن عمرو بن عبسۃ، ط والدارمی وعبد بن حمید ع طس طص عن جابر، طب ق عن ابن عمر)۔

(۷۷) افضل اسلام اس آدمی کا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں، تمام مومنین میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جوان میں سے سب سے بہتر اخلاق والا ہے، سب سے افضل نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو اور سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو نادار آدمی محنت مزدوری کر کے خیرات کرے۔ (ابن نصر عن جابر)

(۷۸) اللہ تعالیٰ کی ایک سو سترہ خصلتیں ہیں۔ جس آدمی نے ان میں سے ایک خصلت بھی پوری کر لی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ (بز عن عثمان)

(۷۹) اللہ تعالیٰ کی ایک سو اور سترہ خصلتیں ہیں۔ جس آدمی کو ان میں سے ایک خصلت بھی حاصل ہوگئی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ (ط والحکیم ع عن عثمان) ''اور ضعیف قرار دیا ہے''۔

(۸۰) اللہ تعالیٰ نے ہرے رنگ کے زبرجد کی ایک تختی لے کر عرش کے نیچے رکھی اور اس پر یہ لکھا کہ ''میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، سب رحم کرنیوالوں سے میں زیادہ رحم کرنیوالا ہوں، میں نے تین سو دس خصلتیں تخلیق کی ہیں جو آدمی ان میں سے ایک خصلت بھی لے کر آیا ساتھ ہی اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (طس وابو الشیخ فی العظمۃ عن انس) ''اور ضعیف قرار دی ہے''۔

(۸۱) اللہ تعالیٰ کی تین سو پندرہ خصلتیں ہیں۔ رب رحمٰن فرماتا

شريعة يقول الرحمٰن وعزتي لا ياتيني عبد من عبادي لا يشرك بي شيئا بواحدة منهن الا ادخلته الجنة (الحكيم عن ابی سعيد)

ہے کہ مجھے میری عزت کی قسم! میرے بندوں میں سے کوئی بندہ بھی میرے پاس اس حال میں آئے کہ ان خصلتوں میں سے ایک خصلت اسے حاصل ہو اور وہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔ (الحکیم عن ابی سعید)

82 - ان بين يدى الرحمٰن لوحا فيه ثلاثمائة وخمس عشر شريعة يقول الرحمٰن وعزتي وجلالي لا يأتي عبد من عبادي لا يشرك بي شيئا فيه واحدة منها الا دخل الجنة (عبد بن حميد عن ابی سعيد ضعف)

(۸۲) رب رحمٰن کے سامنے ایک تختی ہے جس میں تین سو پندرہ خصلتیں (مکتوب) ہیں۔ رب رحمٰن فرماتا ہے کہ مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میرے بندوں میں سے کوئی بندہ بھی ان میں سے ایک خصلت کے ساتھ اس حال میں آئے کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (عبد بن حمید عن ابی سعید) ''اور ضعیف قرار دی ہے''۔

83 - الايمان ثلاثمائة وثلاثون شريعة من وافى شريعة منها دخل الجنة (طس طب حب وابن النجار عن المغيرة بن عبد الرحمٰن بن عبيد عن ابيه عن جده وضعف)

(۸۳) ایمان تین سو تیس خصلتوں پر مشتمل ہے۔ جس آدمی نے ان میں سے ایک خصلت بھی پوری کر لی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (طس طب حب وابن النجار عن المغیرۃ بن عبدالرحمٰن بن عبید عن ابیہ عن جدہ) ''اور ضعیف قرار دی ہے''۔

84 - الايمان سبعون أو اثنان وسبعون بابا ارفعه لا اله الا الله وادناه اماطة الاذى عن الطريق والحياء شعبة من الايمان (حب عنه)

(۸۴) ایمان کے ستر یا بہتر درجے ہیں۔ ان میں سے بلند ترین درجہ ''لا الٰہ الا اللہ'' ہے اور کمتر درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (حب عنہ)

85 - ان الرجل لا يكون مؤمنا حتى يكون قلبه مع لسانه سواء ويكون لسانه مع قلبه سواء ولا يخالف قوله عمله ويامن جاره بوائقه (ابن بلال فی مكارم الاخلاق)

(۸۵) آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل اس کی زبان کے ساتھ اور اس کی زبان اس کے دل کے ساتھ برابر نہ ہو جائے اور اس کا قول اس کے عمل کے مخالف نہ ہو اور اس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں (دست درازیوں) سے امن میں ہو۔ (ابن بلال فی مکارم الاخلاق)

86 - الايمان فى قلب الرجل يحب الله عزوجل (الديلمی وابن النجار عن ابی هريرة

(۸۶) ایمان اس آدمی کے دل میں ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ (الدیلمی وابن النجار عن ابی ہریرۃ)۔

87 - الايمان عريان وزينته الحياء ولباسه التقوى وماله الفقه (ابن النجار عن ابی هريرة

(۸۷) ایمان ننگا ہوتا ہے۔ اس کی زیب وزینت حیاء، اس کا لباس تقویٰ اور اس کا مال دین کی سمجھ بوجھ ہے۔ (ابن النجار عن ابی

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن وهب ابن منبه معروف)

ہریرہ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن وھب بن منبہ) ''معروف''۔

88 - ثلاث من الایمان الانفاق فی الاقتار وبذل السلام للعالم والانصاف من نفسك (بز طب عن عمار) ورجح بز وقفه)

(۸۸) تین چیزیں ایمان میں سے ہیں۔ تنگدستی میں (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرنا، تمام لوگوں کو سلام کہنا اور اپنی جان سے انصاف کرنا۔ (بزطب عن عمار) ''جبکہ ''بز'' نے اس روایت کے ''موقوف'' ہونے کو ترجیح دی ہے''۔

89 - ثلاث خلال من جمعهن فقد جمع خلال الایمان الانفاق من الاقتار والانصاف من نفسك وبذل السلام للعالم (حل عن عمار)

(۸۹) تین عادات ایسی ہیں کہ جس آدمی نے انہیں جمع کرلیا اس نے ایمان کی عادات جمع کرلیں۔ تنگدستی میں (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرنا، اپنی جان سے انصاف کرنا اور تمام لوگوں کو سلام کہنا۔ (حل عن عمار)۔

90 - من احب لله وابغض لله واعطى لله ومنع لله فقد استكمل الایمان (حم عن معاذ بن انس)

(۹۰) جس نے (کسی سے) اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے ہی بغض رکھا، اللہ تعالیٰ کیلئے عطا کیا اور اللہ تعالیٰ کیلئے ہی روکے رکھا تو اس نے ایمان کی تکمیل کی۔ (حم عن معاذ بن انس)۔

91 - والله لا يكون احدكم مؤمنا حتى اكون احب إليه من ولده ووالده (ك عن فاطمه بنت عتبه)

(۹۱) قسم بخدا! تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کی اولاد اور والدین سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (ک عن فاطمة بنت عتبة)۔

92 - لا يؤمن احدكم حتى اكون احب إليه من نفسه (حم عن عبد الله بن هشام)

(۹۲) تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (حم عن عبداللہ بن ہشام)۔

93 - لا يؤمن احدكم حتى اكون احب إليه من نفسه واهلى احب إليه من اهله وعترتى احب إليه من عترته وذريتى احب إليه من ذريته (طب هب عن عبد الرحمٰن بن ابى ليلى عن ابيه)

(۹۳) تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کی جان سے زیادہ، میرے گھر والے اسے اس کے گھر والوں سے زیادہ، میری نسل اسے اس کی نسل سے زیادہ اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔ (طب ھب عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ)۔

94 - لا يؤمن احدكم حتى يحب المرء لا يحبه الا لله (حم عن انس)

(۹۴) تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ کسی آدمی سے محبت کرے تو اس کی محبت فقط اللہ تعالیٰ کیلئے

نہ ہو۔ (حم عن انس)۔

95 - لا يؤمن عبد حتى يحب للناس ما يحب لنفسه من الخير (الخرايطى فى مكارم الاخلاق عن انس)

(۹۵) کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ لوگوں کیلئے بھی وہی پسند نہ کرے جو بھلائی اپنے آپ کیلئے پسند کرتا ہے۔ (الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس)۔

96 - لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه والمسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده لا يؤمن احدكم حتى يامن جاره شره (ابن عساكر عن اسيد بن عبد الله بن زيد القسرى عن ابيه عن جده)

(۹۶) تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کیلئے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا ہمسایہ اس کے شر سے امن میں نہ ہو۔ (ابن عساکرعن اسید بن عبداللہ بن زید القسری عن ابیہ عن جدہ)۔

97 - لا يؤمن عبد حتى يكون لسانه وقلبه سواء وحتى يامن جاره بوائقه ولا يخالف قوله فعله (ابن النجار عن انس)

(۹۷) کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی زبان اور دل ایک جیسے نہ ہو جائیں، جب تک کہ اس کا ہمسایہ اس کی تکلیفوں سے امن میں نہ ہو۔ اور اس کا قول اس کے فعل کے مخالف نہ ہو۔ (ابن النجار عن انس)۔

98 - لا يجد العبد صريح الايمان حتى يحب ويبغض لله فإذا احب لله وابغض لله فقد استحق الولاية من الله وان اولياءَ من عبادى واحباءَ من خلقى الذين يذكرون بذكرى واذكر بذكرهم (طب عن ابن عمرو بن الحمق)

(۹۸) آدمی اس وقت تک خالص ایمان حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ فقط اللہ تعالیٰ کیلئے محبت نہ کرے اور بغض نہ رکھے۔ جب وہ فقط اللہ تعالیٰ کیلئے ہی محبت کرے گا اور اللہ تعالیٰ کیلئے ہی بغض رکھے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کا مستحق ہوگا اور میرے بندوں میں سے میرے دوست اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب وہ لوگ ہیں کہ جنہیں میری یاد کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے اور مجھے ان کی یاد کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ (طب عن ابن عمرو بن الحمق)۔

99 - لا يحق العبد حقيقه الايمان حتى يغضب لله ويرضى لله فإذا فعل ذلك فقد استحق حقيقة الايمان وانما احباءَ واولياءَ الذين يذكرون بذكرى واذكر بذكرهم (طس عن محمد بن عمرو بن الحمق وضعف)

(۹۹) آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پاسکتا جب تک کہ وہ فقط اللہ تعالیٰ کیلئے غصہ نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کیلئے راضی نہ ہو۔ جب وہ ایسا کرے گا تو وہ ایمان کی حقیقت کا مستحق ہوگا اور میرے محبوب اور میرے دوست وہ ہیں جنہیں میری یاد کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے اور مجھے ان کی یاد کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ (طس عن

محمد بن عمرو بن الحمق)''اور ضعیف قرار دی ہے''۔

100 - لا يحق العبد حق صريح الايمان حتى يحب لله ويغضب لله فإذا احب لله وابغض فقد استحق الولاية من الله تعالىٰ فان اوليای من عبادی واحبای من خلقی الذين يذكرون بذكری واذكر بذكرهم (حم عن ابن عمرو بن الحمق)

(۱۰۰) آدمی اس وقت تک خالص ایمان کی حقیقت نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ فقط اللہ تعالیٰ کیلئے محبت نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کیلئے غصہ نہ کرے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہی محبت کرے گا اور اسی کیلئے بغض رکھے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کا مستحق ہوگا اور میرے بندوں میں سے میرے دوست اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب وہ لوگ ہیں جنہیں میری یاد کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے اور مجھے ان کی یاد کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ (حم عن ابن عمرو بن الحمق)۔

101 - لا يبلغ العبد حقيقه الايمان حتى يحب للناس ما يحب لنفسه من الخير (ع حب ص عن انس)

(۱۰۱) آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ لوگوں کیلئے بھی وہی پسند نہ کرے جو بھلائی اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔ (ع حب ص عن انس)۔

102 - لا يبلغ العبد حقيقة الايمان حتى يعلم ان ما اصابه لم يكن ليخطئه وما اخطاه لم يكن ليصيبه (س وحسنه طب كر عن ابی الدرداء)

(۱۰۲) آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ یہ نہ جان لے کہ جو کچھ اسے حاصل ہوا وہ اس سے چھوٹنے والا نہیں تھا اور جو کچھ اس سے چھوٹ گیا ہے وہ اسے حاصل ہونے والا نہیں تھا۔ (ص ''اور حسن قرار دیا ہے''، طب کر عن ابی الدرداء)۔

103 - لكل شیء حقيقة وما يبلغ العبد حقيقه الايمان حتى يحب للناس ما يحب لنفسه وحتى يامن جاره بوائقه (كر عن ابن عمر)

(۱۰۳) ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ لوگوں کیلئے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک کہ اس کا ہمسایہ اس کی تکلیفوں سے امن میں نہ ہو۔ (کر عن ابن عمر)۔

104 - لا يبلغ عبد حقيقة الايمان حتى يحب للناس ما يحب لنفسه (ابن جرير عن ابن عمر)

(۱۰۴) کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ لوگوں کیلئے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (ابن جریر عن ابن عمر)۔

105 - اوثق عرى الاسلام ان تحب فی الله وتبغض فی الله (ابن ابی الدنيا فی كتاب الاخوان عن البراء)

(۱۰۵) اسلام کا سب سے مضبوط ترین کنڈا یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا میں (کسی سے) محبت کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں بغض رکھے۔ (ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن البراء)۔

106 - لا يستكمل عبد الايمان حتى يحب

(۱۰۶) کسی آدمی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب

لاخيه ما يحب لنفسه وحتى يخاف الله في مزاحه وجده (أبو نعيم في المعرفة عن ابي مليكة الداري)

107 - لا يستكمل العبد الايمان حتى يكون فيه ثلاث خصال الانفاق في الاقتار والانصاف من نفسه وبذل السلام (الخرائطي في مكارم الاخلاق عن عمار بن ياسر الديلمي عن انس)

108 - تطعم الطعام وتقرى السلام على من عرفت ومن لم تعرف (حم خ م د ن ه عن ابن عمرو) ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أى الاسلام خير قال فذكره)

تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کیلئے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک کہ وہ مزاح اور سنجیدگی میں اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے۔ (ابونعیم فی المعرفۃ عن ابی ملیکۃ الداری)۔

(۱۰۷) کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کامل نہیں کر سکتا جب تک کہ اس میں تین خصلتیں نہ ہوں۔ تنگدستی میں (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرنا، اپنی جان سے انصاف کرنا اور سلام پھیلانا۔ (الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمار بن یاسر، الدیلمی عن انس)۔

(۱۰۸) کہ تو کھانا کھلائے اور جسے جانتا ہے اور جسے نہیں جانتا سب کو سلام کہے۔ (حم خ م دن ہ عن ابن عمرو)۔ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ تو فرمایا:

الفصل الثالث

تیسری فصل

في فضل الايمان والاسلام

ایمان اور اسلام کی فضیلت کا بیان

اس فصل کی دو شاخیں ہیں۔

وفيه فرعان الفرع الاول في فضل الشهادتين

پہلی شاخ:

شہادتین کی فضیلت کا بیان

109 - إن الله سيخلص رجلا من امتي على رؤوس الخلائق يوم القيامة فينشر عليه تسعة وتسعين سجلا كل سجل مثل مد البصر ثم يقول اتنكر من هذا شيئا اظلمك كتبتي الحافظون فيقول لا يا رب فيقول ا فلك عذر فيقول لا يا رب فيقول بلى ان لك عندنا حسنة وانه لا ظلم عليك اليوم فتخرج بطاقة فيها اشهد

(۱۰۹) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے میری امت میں سے ایک آدمی کو جدا کرے گا اور اس کے سامنے ننانوے رجسٹر پھیلائے گا۔ ہر رجسٹر تا حد نگاہ جتنا ہوگا پھر ارشاد فرمائے گا کہ کیا تو اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے محافظ کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ تو وہ عرض کرے گا۔ نہیں! اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تیرا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں! اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیوں نہیں! ہمارے پاس تیری ایک

ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنك فیقول یا رب ما ھٰذہ البطاقة مع ھٰذہ السجلات فیقال فانك لا تظلم فتوضع السجلات فی کفة والبطاقة فی کفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة ولا یثقل مع اسم اللّٰہ تعالٰی شیء (حم ت ك ھب عن ابن عمر)

نیکی موجود ہے۔ آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں یہ لکھا ہوگا ''اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ''۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنے وزن کے پاس موجود رہے۔ تو وہ عرض کرے گا۔ اے پروردگار! ان رجسٹروں کے ساتھ یہ کاغذ کا پرزہ کیا (حیثیت رکھتا) ہے۔ تو کہا جائے گا کہ تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر وہ رجسٹر ایک پلڑے میں اور وہ پرزہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو رجسٹر ہلکے ہوگئے اور وہ پرزہ بھاری ہوگیا اور اللہ تعالیٰ کے نام نامی کے سامنے کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔ (حم ت ک ھب عن ابن عمر)۔

110 - یصاح برجل من امتی یوم القیامة علی رؤوس الخلائق فینشر له تسعة وتسعون سجلا کل سجل مد البصر ثم یقول اللّٰہ تبارك وتعالٰی ھل تنکر من ھٰذا شیئا فیقول لا یا رب فیقول أظلمك کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب ثم یقول ألك عذر ألك حسنة فیھاب الرجل فیقول لا فیقول بلی ان لك عندنا حسنة وانه لا ظلم علیك الیوم فتخرج له بطاقة فیھا اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسوله فیقول یا رب ما ھٰذہ البطاقة مع ھٰذہ السجلات فیقول انك لا تظلم فتوضع السجلات فی کفة والبطاقة فی کفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة (خ ك عن ابن عمرو)

(۱۱۰) قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے میری امت کے ایک آدمی کو پکارا جائے گا اور اس کے سامنے ننانوے رجسٹر پھیلائے جائیں گے۔ ہر رجسٹر تا حدِ نگاہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ تو وہ عرض کرے گا۔ نہیں! اے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میرے یاد رکھنے والے کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ عرض کرے گا۔ نہیں! اے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تیرا کوئی عذر ہے؟ کیا تیری کوئی نیکی ہے؟ تو وہ آدمی مرعوب ہوجائے گا اور عرض کرے گا۔ نہیں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے۔ آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا۔ جس پر ''اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ'' لکھا ہوگا۔ تو وہ عرض کرے گا۔ اے پروردگار! ان رجسٹروں کے سامنے اس پرزے کی کیا حیثیت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پھر وہ رجسٹر ایک پلڑے میں اور وہ پرزہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو وہ رجسٹر ہلکے ہو جائیں گے اور پرزہ بھاری ہوجائے گا۔ (خ ک عن ابن عمرو)

111 - اذن فی الناس ان من شھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریك له مخلصا دخل الجنة

(۱۱۱) لوگوں میں یہ ندا دے دو کہ جو آدمی خلوص سے اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا

(ع عن عمر)

112 - اذهب بنعلي هاتين فمن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة (م عن ابی هريرة)

113 - يا ابن الخطاب اذهب فناد في الناس لا يدخل الجنة الا المؤمنون (حم م عن عمر)

114 - يا ابن عوف اركب فرسك ثم ناد ان الجنة لا تحل الا لمؤمن (د عن العرباض)

115 - يا بلال قم فاذن لا يدخل الجنة الا مؤمن وان الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر (خ عن ابی هريرة)

116 - اشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله لا يلقانی بهما عبد غير شاك فيهما الا دخل الجنة (حم م عن ابی هريرة)

117 - انی لاعلم كلمة لا يقولها عبد عند موته الا كانت نورا لصحيفته وان جسده وروحه ليجدان لها روحا عند الموت (ن ه حب عن طلحه)

118 - بشر الناس انه من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له وجبت له الجنة (ن عن سهل بن حنيف وعن زيد بن خالد الجهنی)

119 - لن يوافی عبد يوم القيامة يقول لا اله الا الله يبتغی بها وجه الله الا حرم الله عليه النار (حم خ عن عتبان بن مالك)

کوئی شریک نہیں۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ع عن عمر)۔

(۱۱۲) میری یہ دونوں جوتیاں لے جاؤ اور اس دیوار (''یا'' باغیچے) کے باہر جو آدمی تمہیں ملے جو اپنے دلی یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اسے جنت کی بشارت دے دو۔ (م عن ابی ہریرۃ)۔

(۱۱۳) اے ابن خطاب! جاؤ اور لوگوں میں یہ منادی کردو کہ جنت میں صرف مومنین ہی داخل ہوں گے۔ (حم م عن عمر)۔

(۱۱۴) اے ابن عوف! اپنے گھوڑے پر سوار ہو جاؤ اور اعلان کردو کہ جنت صرف ایمان والے کیلئے حلال ہے۔ (د عن عرباض)۔

(۱۱۵) اے بلال! اٹھ اور یہ اعلان کردے کہ جنت میں صرف ایمان والا ہی داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس دین کو ایک فاجر آدمی کے ذریعے مضبوطی عطا فرمائے گا۔ (خ عن ابی ہریرۃ)۔

(۱۱۶) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ جو آدمی بھی ان دونوں کلمات کے ساتھ ان میں شک کئے بغیر مجھ سے ملے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حم م عن ابی ہریرۃ)۔

(۱۱۷) میں ایک ایسے کلمے کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کلمہ جو آدمی بھی اپنی موت کے وقت کہے گا تو وہ کلمہ اس کے صحیفے (نامہ اعمال) کیلئے نور ہوگا اور اس کا جسم اور روح موت کے وقت اس کی وجہ سے راحت حاصل کریں گے۔ (ن ہ حب عن طلحۃ)۔

(۱۱۸) لوگوں کو بشارت دے دو کہ جس نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، تو اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔ (ن عن سھل بن حنیف وعن زید بن خالد الجھنی)۔

(۱۱۹) جو بندہ بھی قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ وہ کہتا ہو کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں'' اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرمادے گا۔

(حم خ عن عتبان بن مالک)

120 - ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات علـى ذلك الا دخـل الـجنة وان زنى وان سرق وان زنى وان سرق وان زنى وان سرق وان رغم انف ابى ذر (حم ق ه عن ابى ذر)

(۱۲۰) جو بندہ بھی یہ کہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں پھر اسی پر اس کی وفات ہوئی تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے، اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے، اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ اگرچہ! ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ (حم ق ہ عن ابی ذر)۔

121 - ذروا العارفين المحدثين من امتى لا تـنـزلـوهـم الجنة ولا النار حتى يكون الله الذى يقضى فيهم يوم القيامة (خط عن على)

(۱۲۱) میری امت میں سے عارفین محدثین کو چھوڑے رکھو انہیں جنتی یا دوزخی مت ٹھہراؤ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بارے میں فیصلہ فرمادے۔ (خط عن علی)۔

122 - ما من نفس تموت وهى تشهد ان لا الـه الا الله وانى رسول الله يرجع ذلك إلى قلب موقن الا غفر الله له (حم ن ه حب عن معاذ)

(۱۲۲) جس جان کو بھی اس حال میں موت آتی ہے کہ وہ گواہی دیتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور یہ گواہی دلی یقین کے ساتھ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ (حم ن ہ حب عن معاذ)۔

123 - مـن مات وهو يعلم ان لا اله الا الله دخل الجنة (حم م عن عثمان)

(۱۲۳) جس آدمی کو اس حال میں موت آئی کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حم م عن عثمان)۔

124 - لا يشهـد احد ان لا اله الا الله وانى رسـول الـلّه فيدخل النار أو تطعمه (م عن عتبان بن مالك)

(۱۲۴) جو آدمی بھی اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ آگ (دوزخ) میں داخل ہو یا آگ اسے کھائے۔ (م عن عتبان بن مالک)۔

125 - يا معاذ بن جبل ما من احد يشهد ان لا الـه الا الـلّه وانى رسول الله صدقا من قلبه الا حرمه الله على النار قال يا رسول الله أفلا اخبر الـنـاس فيستبشروا قـال إذا يتكلوا (حم ق عن انس)

(۱۲۵) اے معاذ بن جبل! جو آدمی بھی سچے دل سے اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام فرمادے گا۔ انہوں نے عرض کی! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ بات میں لوگوں سے بیان نہ کروں تا کہ وہ بشارت حاصل کریں۔ تو فرمایا کہ: تب تو وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ (حم ق عن انس)۔

126 - يخرج من النار من قال لا اله الا الله

(۱۲۶) اس آدمی کو آگ سے (دوزخ سے) نکال لیا جائے گا

و کان فی قلبه من الخیر ما یزن شعیرة ثم یخرج من النار من قال لا اله الا الله و کان فی قلبه من الخیر ما یزن برة ثم یخرج من النار من قال لا اله الا الله و کان فی قلبه من الخیر ما یزن ذرة (حم ق ن عن انس)

جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا اور اس کے دل میں جو کے وزن جتنی بھی بھلائی ہو۔ پھر اس آدمی کو دوزخ سے نکال لیا جائے گا جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانے جتنی بھی بھلائی ہو پھر اس آدمی کو بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا ہو اور اس کے دل میں ذرہ بھر بھلائی ہو۔ (حم ق ن عن انس)۔

127 - قال الله تعالیٰ انا الله لا اله الا انا من اقر لی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل حصنی أمن من عذابی (الشیرازی عن علی)

(۱۲۷) اللہ رب العزت نے فرمایا کہ: میں ''اللہ'' ہوں۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں جس نے میری وحدانیت کا اقرار کیا وہ میری پناہ یا میرے قلعے میں داخل ہو گیا اور جو میرے قلعے میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے بچ گیا۔ (الشیرازی عن علی)۔

128 - لیس علی اهل لا اله الا الله وحشة فی الموت ولا فی القبر ولا فی النشور کأنی انظر إلیهم عند الصیحة ینفضون رؤوسهم من التراب یقولون الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن (طب عن ابن عمر)

(۱۲۸) ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنے والوں پر نہ ہی موت کے وقت کوئی وحشت ہوگی نہ ہی قبر میں اور نہ ہی بروز قیامت۔ گویا کہ میں اب بھی انہیں دیکھ رہا ہوں کہ صور پھونکے جانے کے وقت وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے یہ کہہ رہے ہوں گے کہ تمام تعریفیں اس ذات کیلئے ہیں جس نے ہم سے غم دور فرمایا۔ (طب عن ابن عمر)۔

129 - من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله حرم الله علیه النار (حم م ت عن عبادة)

(۱۲۹) جس نے یہ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دے گا۔ (حم م ت عن عبادة)۔

130 - من شهد ان لا اله الا الله دخل الجنة (البزار عن عمر)

(۱۳۰) جس نے یہ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (البزار عن عمر)۔

131 - ابشروا وبشروا من وراء کم من شهد ان لا اله الا الله صادقا بها دخل الجنة (حم طب عن ابی موسی)

(۱۳۱) تمہیں بشارت ہو اور جو تمہارے بعد ہوں انہیں تم بشارت دے دو کہ جس نے سچے دل سے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آدمی جنت میں داخل ہوگا۔ (حم طب عن ابی موسیٰ)۔

132 - اخرج فنادی فی الناس من قال لا اله الا الله وجبت له الجنة (ع عن ابی بکر)

(۱۳۲) باہر جاؤ اور لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔ (ع عن ابی بکر)۔

133 - إذا کان یوم القیامة شفعت فقلت یا

(۱۳۳) جب قیامت کا دن ہوگا تو میں سفارش کروں گا اور

رب ادخل الجنة من كان في قلبه خردلة من الايمان فيدخلون ثم يقول ادخل الجنة من كان في قلبه ادنى شيء (خ عن عائشة)

عرض کروں گا۔اے پروردگار! جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے جنت میں داخل فرما۔تو وہ جنت میں داخل کردیئے جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں اس سے بھی ادنیٰ چیز ہے (یعنی اس سے بھی کم ایمان ہے)۔اسے بھی میں جنت میں داخل کروں گا۔(خ عن عائشۃ)۔

فضل الشهادتين من الاكمال

الاکمال سے شہادتین کی فضیلت کا بیان

134 - اخرج فناد في الناس من قال لا اله الا الله فله الجنة وان زنى وان سرق على رغم انف ابى ذر (طب عن ابى الدرداء)

(۱۳۴) باہر جاؤ اور لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا اس کیلئے جنت ہے۔اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے۔ابوذر کی ناک کے خاک آلود ہونے کے باوجود۔(طب عن ابی الدرداء)۔

135 - إذا قال العبد المسلم لا اله الا الله خرقت السموات حتى تقف بين يدى الله فيقول اسكني فتقول كيف اسكن ولم تغفر لقائلي فيقول ما اجريت على لسانه الا وقد غفر له (الديلمي عن انس)

(۱۳۵) جب مسلمان بندہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہتا ہے تو یہ کلمہ طیبہ تمام آسمانوں کو پھاڑتا ہوا اللہ تعالیٰ کے سامنے جا ٹھہرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ٹھہر جا! سکون اختیار کر، تو کلمہ طیبہ عرض کرتا ہے کہ میں کیسے سکون اختیار کروں حالانکہ تو نے میرے کہنے والے کو نہیں بخشا۔تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو اس کی زبان پر جاری ہوا ہی تھا کہ اسے بخش دیا گیا۔(الدیلمی عن انس)۔

136 - إذا قال العبد اشهد ان لا اله الا الله قال الله يا ملائكتي علم عبدى انه ليس له رب غيرى اشهدكم انى غفرت له (كر عن انس)

(۱۳۶) جب بندہ یہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے میرے فرشتو! میرے بندے نے یہ جان لیا کہ میرے علاوہ اس کا کوئی رب نہیں ہے۔میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے بخش دیا۔(کر عن انس)۔

137 - ارفعوا ايديكم وقولوا لا اله الا الله والحمد لله اللهم انك بعثتني بهذه الكلمة وامرتني بها ووعدتني عليها الجنة وانك لا تخلف المعياد الا ابشروا فان الله قد غفر لكم (حم ن طب ك ص عن يعلى بن شداد عن ابيه

(۱۳۷) اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔اے اللہ! تو نے مجھے یہ کلمہ عطا فرما کر بھیجا اور مجھے اسی کا حکم دیا اور اس پر تو نے مجھ سے جنت کا وعدہ فرمایا اور بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔تو تمہیں بشارت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا۔(حم ن طب ک ص عن

وعبادة بن الصامت)

138 - اشهد ان لا اله الا الله وأنى رسول الله لا يلقى الله عبد مؤمن بهما الا حجبت عنه النار يوم القيامة (حم وابن سعد والبغوى وابن قانع والباوردى طب ك ص عن عبد الرحمٰن بن ابى عمرة الانصارى عن ابيه)

139 - اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله لا يلقاه بهما احد يوم القيامة الا ادخله الجنة على ما كان فيه (طس عنه وصحح)

140 - اشهد ان لا اله الا الله وانى رسول الله واشهد ان لا يقولها عبد من حقيقة قلبه الا وقاه الله من حر النار (ن والحاكم فى الكنى عن ابن عمر)

141 - اشهد عند الله ان لا يموت عبد يشهد ان لا اله الا الله وانى رسول الله صدقا من قلبه ثم يسدد الا سلك فى الجنة فقد وعدنى ربى عز وجل ان يدخل من امتى الجنة سبعين الفا لا حساب عليهم ولا عقاب وانى لارجو ان لا يدخلوها حتى تتبوؤا انتم ومن صلح من آبائكم وازواجكم وذرياتكم مساكن فى الجنة (حم حب والبغوى والباوردى وابن قانع طب

یعلیٰ بن شداد عن ابیہ وعبادۃ بن الصامت)۔

(۱۳۸) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں'' جو آدمی بھی ان کلمات پر ایمان لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو قیامت کے دن دوزخ اس سے چھپالی جائیگی۔ (حم وابن سعد والبغوی وابن قانع والباوردی طب ک ص عن عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ الانصاری عن ابیہ)۔

(۱۳۹) ''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں'' جو کوئی بھی ان کلمات کے ساتھ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا خواہ وہ جیسی بھی حالت میں تھا۔ (طس عنہ) ''اور صحیح قرار دی''۔

(۱۴۰) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ جو بندہ بھی دلی یقین کے ساتھ یہ کلمات کہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ کی گرمی سے بچائے گا۔ (ن والحاکم فی الکنی عن ابن عمر)۔

(۱۴۱) میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو بندہ بھی اس حال میں فوت ہو کہ وہ سچے دل سے اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر وہ استقامت اختیار کرے تو جنت میں چلا جائے گا۔ میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی جنت میں ایسے داخل فرمائے گا کہ ان پر نہ تو کوئی حساب ہوگا اور نہ ہی کوئی سزا ہوگی اور مجھے امید ہے کہ اس وقت تک وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ تم، تمہارے نیک آباؤ

عن رفاعة بن رفاعة الجهني ورجاله موثوقون وروى ه بعضه)

142 - اعلم ان من مات يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله دخل الجنة (ط حم ش د ع حل عن انس وصحح)

143 - ان الله قد حرم على النار من قال لا اله الا الله يبتغي بذلك وجه الله (ح م عن محمود بن الربيع عن عتبان بن مالك صح)

144 - اذهب فناد في الناس انه من شهد ان لا اله الا الله موقنا أو مخلصا فله الجنة (ابن خزيمه حب ص عن جابر صح)

145 - ان الله عزوجل حرم النار على من شهد ان لا اله الا الله واني رسول الله (عبد بن حميد عبادة بن الصامت)

146 - ان الله عهد إلي ان لا ياتيني احد من امتي بلا اله الا الله لا يخلط بها شيئا الا وجبت له الجنة قالوا يا رسول الله وما الذى يخلط بلا اله الا الله قال حرصا على الدنيا وجمعا لها ومنعا لها يقولون قول الانبياء ويعملون عمل الجبابرة (الحكيم عن زيد بن ارقم)

147 - إن الارض لتقبل من هو شر منه ولكن الله احب ان يريكم تعظيم حرمة لا اله الا

اجداد، تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد جنت میں ٹھکانے حاصل نہ کرلیں۔ (حم حب والبغوی والباوردی وابن قانع طب عن رفاعة بن رفاعة الجهني ورجالہ موثوقون وروئ ہ بعضہ)۔

(۱۴۲) جان لو! جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ط حم ش د حل عن انس) ''اور صحیح قرار دی ہے''۔

(۱۴۳) اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر وہ آدمی حرام فرمادیا ہے جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا اس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ (ح م عن محمود بن الربیع عن عتبان بن مالک) ''صحیح''۔

(۱۴۴) جاؤ اور لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جس آدمی نے یقین اور خلوص کے ساتھ اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اس کیلئے (بدلے میں) جنت ہے۔ (ابن خزیمہ حب ص عن جابر) ''صحیح''۔

(۱۴۵) اللہ تعالیٰ نے اس آدمی پر دوزخ حرام فرمادی ہے۔ جس نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ (عبد بن حمید عبادة بن الصامت)۔

(۱۴۶) اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے جو بھی ''لا الٰہ الا اللہ'' کے ساتھ اس کے پاس حاضر ہوگا اس طرح کہ اس کلمے کے ساتھ کسی چیز کی آمیزش نہ کی ہو تو اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔ صحابہ کرام نے عرض کی! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو آدمی ''لا الٰہ الا اللہ'' کے ساتھ کسی چیز کی آمیزش کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ تو فرمایا کہ: دنیا کے لالچ، اسے جمع کرنے کیلئے اور اسے اپنے پاس روکنے کیلئے ایسا کرتا ہے۔ ایسے لوگ بات تو انبیاء کرام علیہم السلام جیسی کرتے ہیں مگر عمل جابروں والا کرتے ہیں۔ (الحکیم عن زید بن ارقم)۔

(۱۴۷) زمین تو اس سے بھی بُرے آدمی کو قبول کرلیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ پسند فرمایا کہ: تمہیں ''لا الٰہ الا اللہ'' کی حرمت کی تعظیم

الله (ه عن عمران بن حصين)

148 - ان العبد من امتى إذا قال لا اله الا الله وان محمدا رسول الله تطلست ذنوبه كما يطلس احدكم الكتاب الاسود من الرق الابيض فإذا قال اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فتحت له ابواب الجنة ولا يمر بصف من صفوف الملائكة الا قال محمد رسول الله و لم يردها شيء دون الجبار عزوجل (السجزى فى الابانة عن ابن مسعود وقال غريب جدا)

149 - انى لاعلم كلمة لا يقولها عبد حقا من قلبه الا حرم على النار لا اله الا الله (حل عن عمر)

150 - انى لاعلم كلمة لا يقولها عبد حقا من قلبه الا حرمه الله على النار (حم ع وابن خزيمة حب ك عن عثمان)

151 - انى لاعلم كلمة لا يقولها رجل يحضره الموت الا وجد روحه لها روحا حين تخرج من جسده وكانت له نورا يوم القيامة لا اله الا الله (حم س ع ك عن طلحة بن عبيد الله)

152 - انى لاعلم كلمة لا يقولها عبد حقا من قلبه فيموت على ذلك الا حرمه الله على النار (حب ك عن عثمان عن عمر)

153 - انى لارجو ان لا يموت احد يشهد ان لا اله الا الله صادقا من قلبه فيعذبه الله

دکھلا دے۔(ہ عن عمران بن حصین)۔

(۱۴۸) میری امت میں سے کوئی بندہ جب یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اس کے گناہ ایسے مٹا دیئے جاتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی آدمی سفید پتلے چمڑے سے کالی لکھائی مٹاتا ہے اور جب وہ یہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اس کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ فرشتوں کی صفوں میں سے کسی بھی صف کے پاس سے گزرتا ہے تو کہتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سوائے اللہ جبار کے اس کلمے کو کوئی نہیں پھیر سکتا۔(السجزی فی الابانۃ عن ابن مسعود)۔

(۱۴۹) میں ایک ایسے کلمے کے بارے میں جانتا ہوں کہ جو آدمی وہ کلمہ سچے دل سے کہے گا تو وہ دوزخ پر حرام ہوگا۔ وہ کلمہ طیبہ ''لا الٰہ الا اللہ'' ہے۔(حل عن عمر)۔

(۱۵۰) میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو آدمی وہ کلمہ سچے دل سے کہے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام فرما دے گا۔(حم عن وابن خزیمۃ حب ک عن عثمان)۔

(۱۵۱) میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو آدمی موت کے وقت اسے کہے گا تو اس کلمے کی وجہ سے اس کی روح نکلتے وقت راحت حاصل کرے گی اور قیامت کے دن وہ اس کیلئے نور ہوگا۔ وہ کلمہ طیبہ ''لا الٰہ الا اللہ'' ہے۔(حم س ع ک عن طلحۃ بن عبید اللہ)۔

(۱۵۲) میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو آدمی وہ کلمہ سچے دل سے کہے گا پھر اسے اسی کلمے پر موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام فرما دے گا۔(حب ک عن عثمان عن عمر)۔

(۱۵۳) مجھے امید ہے کہ جس کسی کو بھی اس حال میں موت آئے کہ وہ صدق دل سے اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی

(الدیلمی عن ابن عمر)

154 - انی لارجو ان لا یموت احد یشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ مخلصا من قلبہ فیعذبہ اللہ عزوجل (الدیلمی والخطیب عن ابن عمر)

معبود نہیں تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دے گا۔(الدیلمی عن ابن عمر)۔

(۱۵۴) مجھے امید ہے کہ جس کسی کو بھی اس حال میں موت آئے کہ وہ خلوص دل سے اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دے گا۔(الدیلمی والخطیب عن ابن عمر)۔

155 - من قال لا الہ الا اللہ یصدق لسانہ وقلبہ دخل من أی ابواب الجنۃ الثمانیۃ شاء (ابن النجار عن عقبۃ بن عامر عن ابی بکر)

(۱۵۵) جس آدمی نے زبان اور دل کی تصدیق کیساتھ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا تو جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے بھی چاہے داخل ہو جائے۔(ابن النجار عن عقبۃ بن عامر عن ابی بکر)۔

156 - اول شیء خطہ اللّٰہ فی الکتاب الاول انی انا اللّٰہ لا الٰہ الا انا سبقت رحمتی غضبی فمن شھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فلہ الجنۃ (الدیلمی عن ابن عباس)

(۱۵۶) پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے کتابِ اول میں رقم فرمائی وہ یہ تھی کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔تو جس آدمی نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں تو اس کیلئے (بدلہ) جنت ہوگی۔(الدیلمی عن ابن عباس)۔

157 - ثمن الجنۃ لا الہ الا اللہ وثمن النعمۃ الحمد للہ (الدیلمی عن الحسن عن انس)

(۱۵۷) جنت کی قیمت ''لا الٰہ الا اللہ'' ہے اور نعمت کی قیمت ''الحمد للہ'' ہے۔(الدیلمی عن الحسن عن انس)۔

158 - حدثنی جبریل فقال یقول اللہ تعالیٰ لا الٰہ الا اللہ حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی (ابن عساکر عن علی)

(۱۵۸) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے بیان فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''لا الٰہ الا اللہ'' میرا قلعہ ہے تو جو آدمی میرے قلعے میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے بچ گیا۔(ابن عساکر عن علی)۔

159 - حرم علی النار من قال لا الہ الا اللہ یبتغی بھا وجہ اللہ (طب عن عتبان بن مالك)

(۱۵۹) اس آدمی پر دوزخ حرام ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا ہو۔(طب عن عتبان بن مالک)۔

160 - من جاء بشھادۃ ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریك لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ حرم علی النار (مسدد وابن النجار عن ابی موسی)

(۱۶۰) جو آدمی اس گواہی کے ساتھ حاضر ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اس پر دوزخ حرام ہوگی۔(مسدد وابن النجار عن ابی موسیٰ)۔

161 - سأل موسى ربه حين اعطاه التوراة ان يعلمه دعوة يدعو بها فأمره ان يدعو بلا اله الا الله فقال موسى كل عبادك يدعو بها وانا اريد ان تخصني بدعوة ادعوك بها فقال تعالىٰ يا موسى لو ان السموات وساكنها والبحار وما فيها وضعوا في كفة ووضعت لا اله الا الله في كفة لوزنت لا اله الا الله (ع عن ابى سعيد)

(١٦١) جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات شریف عطا فرمائی تو آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ آپ علیہ السلام کو کوئی ایسی دعا سکھائے کہ جس کے ساتھ آپ علیہ السلام دعا مانگا کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو حکم دیا کہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کے ساتھ دعا مانگا کریں تو آپ علیہ السلام نے عرض کی کہ تیرے تمام بندے اسی کلمے کے ساتھ دعا مانگتے ہیں۔ میرا ارادہ یہ ہے کہ تو میرے لئے ایسی دعا مخصوص فرما کہ جس کے ساتھ میں تجھ سے دعا مانگا کروں۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اگر تمام آسمان، آسمانوں کی تمام مخلوق اور سمندر اور جو کچھ ان میں ہے سب ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اور ''لا الٰہ الا اللہ'' ایک پلڑے میں رکھا جائے تو ''لا الٰہ الا اللہ'' کا وزن زیادہ ہو۔ (ع عن ابی سعید)۔

162 - في الكلمة التي راودت عليها عمي فاباها شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله (طس عن الزهرى عن سعيد بن المسيب عن عبد الله بن العاص عن عثمان بن عفان عن ابى بكر الصديق) قال قلت يا رسول الله فيم النجاة هٰذا الامر قال فذكره)

(١٦٢) اس کلمے میں جس کی میں نے اپنے چچا سے بار بار درخواست کی تھی اور انہوں نے اس کا انکار کر دیا تھا یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (طس عن الزہری عن سعید بن المسیب عن عبداللہ بن العاص عن عثمان بن عفان عن ابی بکر الصدیق)۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس معاملے کی نجات کس چیز میں ہے؟ تو فرمایا:

163 - من قال الكلمة التي راودت عمي عليها فردها على لا يقولها عبد عند موته الا فسح له فوجد لها روحا تخرج نفسه (ابن عساكر عن ابن عمر)

(١٦٣) جس آدمی نے وہ کلمہ کہا جو میں نے بار بار اپنے چچا پر پیش کیا تو انہوں نے مجھے لوٹا دیا۔ وہ کلمہ جو بندہ بھی اپنی موت کے وقت کہے گا اسے کشادگی عطا ہوگی اور جان نکلنے کے وقت وہ بندہ اس کلمے سے راحت پائے گا۔ (ابن عساکر عن ابن عمر)۔

164 - من قبل منى الكلمة التي عرضتها على عمي فردها على فهي له نجاة (حم ش ع هب عن ابى بكر الصديق وصحح)

(١٦٤) جس آدمی نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کر لیا جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا اور انہوں نے مجھے لوٹا دیا تھا تو وہ کلمہ اس آدمی کیلئے نجات ہوگا۔ (حم ش ع ھب عن ابی بکر الصدیق) ''اور صحیح قرار دی ہے''۔

165 - ينجيكم من ذلك ان تقولوا مثل الذى امرت به عمى عند الموت فلم يفعل (حم ع ابى بكر) قال سالت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما الذى ينجينا من هذا الحديث الذى يلقى الشيطان فى انفسنا قال فذكره وحسن)

(١٦٥) اس بات سے تمہیں چھٹکارا اس طرح ملے گا کہ تم اسی طرح کہو جو میں نے اپنے چچا کو ان کی موت کے وقت کہنے کا حکم دیا تھا تو انہوں نے نہیں کہا تھا۔ (حم عن ابی بکر) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کونسی ایسی چیز ہے جو ہمیں اس بات سے چھٹکارا دلائے جو بات شیطان لعین ہمارے دلوں میں ڈالتا ہے؟ تو ارشاد فرمایا:

166 - قاد الناقة لى جبريل عليه السلام فلما اسهلت التفت إلى وقال ابشر وبشر امتك انه من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له دخل الجنة فضحكت وكبرت ربى ثم سار رتوه ثم التفت إلى وقال ابشر وبشر امتك انه من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له دخل الجنة وقد حرم الله عليه النار فضحكت وكبرت ربى وفرحت بذلك لامتى (طس وتمام كر عن انس وحسن)

(١٦٦) حضرت جبرائیل علیہ السلام میری اونٹنی کی مہار پکڑ کر چلے تو جب اونٹنی ہموار زمین پر پہنچی تو آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری ہو اور اپنی امت کو بھی خوشخبری دیجئے کہ جس آدمی نے یہ کہا کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں'' وہ آدمی جنت میں داخل ہوگا۔ تو یہ سن کر میں مسکرا پڑا اور اپنے رب تعالیٰ کی بڑائی بیان کی۔ پھر آپ علیہ السلام ایک قدم چلے اور میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری ہو اور اپنی امت کو خوشخبری دیجئے کہ جس آدمی نے یہ کہا کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں'' وہ آدمی جنت میں داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ حرام فرمادی ہے۔ تو یہ سن کر میں مسکرا پڑا اور اپنے رب تعالیٰ کی بڑائی بیان کی اور اس وجہ سے میں اپنی امت کیلئے مسرور ہوا۔ (طس وتمام کر عن انس) ''اور حسن قرار دی ہے''۔

167 - قال الله عزوجل لا اله الا الله كلامى وانا هو فمن قالها دخل حصنى ومن دخل حصنى امن عقابى (ابن النجار عن على)

(١٦٧) اللہ رب العزت نے فرمایا کہ: ''لا الٰہ الا اللہ'' میرا کلام ہے اور میں ہی معبود ہوں۔ تو جس آدمی نے یہ کلمہ کہا وہ میری پناہ میں آ گیا اور جو میری پناہ میں آ گیا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔ (ابن النجار عن علی)۔

168 - قال الله لا اله الا الله حصنى من قالها امن عذابى (ابن النجار عن انس)

(١٦٨) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: ''لا الٰہ الا اللہ'' میرا قلعہ ہے۔ جس آدمی نے یہ کلمہ کہا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔ (ابن النجار عن انس)۔

169 - قلت يا رب شفعني فيمن قال لا اله الا الله قال ذٰلك إلى (الديلمى عن انس)

(۱۶۹) میں نے عرض کی! اے میرے رب ذوالجلال! جنہوں نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا ہے ان میں میری سفارش قبول فرما۔ تو ارشاد فرمایا کہ: یہ تو میرے ذمہ کرم پر ہیں۔ (یعنی میں خود انہیں بخشوں گا بغیر کسی سفارش کے)۔ (الدیلمی عن انس)۔

170 - كفر الله عنك كذبك بصدقك بلا اله الا الله (عبد بن حميد عن انس) ان النبى صلى الله عليه وسلم قال يا فلان فعلت كذا وكذا قال لا والذى لا اله الا هو ورسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يعلم انه فعله قال فذكره)

(۱۷۰) اللہ تعالیٰ نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کی تصدیق کی وجہ سے تیرا جھوٹ تجھ سے مٹا دیا۔ (عبد بن حمید عن انس) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! تو نے یہ یہ کام کیا ہے؟ تو اس آدمی نے عرض کی۔ نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ اس نے وہ کام کیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

171 - لقد كفر الله عنك كذبك بصدقك بلا اله الا الله (ع عن انس) ان رسول الله قال لرجل فعلت كذا وهو يعلم انه فعله قال لا والذى لا اله الا هو ما فعلت فذكره)

(۱۷۱) تحقیق اللہ تعالیٰ نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کی تیری تصدیق کی وجہ سے تجھ سے تیرا جھوٹ مٹا ڈالا۔ (ع عن انس) کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے کہا کہ تو نے یہ کام کیا ہے۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ اس نے وہ کام کیا ہے۔ تو اس آدمی نے کہا کہ نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے نہیں کیا۔ تو ارشاد فرمایا:

172 - لقيت الملك فاخبرنى انه من مات يشهد ان لا اله الا الله كان له الجنة فما زلت اقول وان زنى وان سرق وان زنى وان سرق (ابن عساكر عن ابى ذر)

(۱۷۲) مجھ سے ایک فرشتہ ملا اور اس نے مجھ سے بیان کیا کہ جو آدمی اس طرح فوت ہوا کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اس آدمی کیلئے جنت ہوگی۔ تو میں یہی کہتا رہا کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ (ابن عساکر عن ابی ذر)۔

173 - لكل شىء مفتاح ومفتاح السموات والارض قول لا اله الا الله (طب عن معقل بن يسار)

(۱۷۳) ہر چیز کی ایک کنجی ہوتی ہے اور آسمانوں اور زمین کی کنجی ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنا ہے۔ (طب عن معقل بن یسار)۔

174 - لما خلق الله جنة عدن وهى اول ما خلق الله قال لها تكلمى قالت لا اله الا الله محمد رسول الله قد افلح المؤمنون قد افلح

(۱۷۴) جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن تخلیق فرمائی اور یہ اللہ تعالیٰ کی پہلی تخلیق تھی تو اس سے فرمایا کہ: بولو! تو اس نے کہا ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ''، تحقیق ایمان والے کامیاب ہوئے، تحقیق جو مجھ

من دخل فی وشقی من دخل النار (طاهر بن محمد بن الواحد الطبری المفسر فی کتاب فضائل التوحید و الرافعی عن انس)

175 - لما خلق الله عزوجل جنة عدن خلق فيها ما لا عين رات ولا خطر على قلب بشر ثم قال لها تكلمی قالت قد افلح المؤمنون (طب عن ابن عباس) زاد ك قالت انا حرام على كل بخيل ومراء)

176 - ليس على اهل لا اله الا الله وحشة فی قبورهم ولا فی محشرهم ولا فی منشرهم وكأنی باهل لا اله الا الله وقد خرجوا من قبورهم ينفضون التراب عن رؤوسهم ويقولون الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن (عد هب وقال غير قوی واسماعيل بن عبد الغافر الفارسی فی الاربعين وابن عساكر عن ابن عمر)

177 - ليس على اهل لا اله الا الله وحشة فی الموت ولا فی الحشر ولا فی النشر كأنی انظر إليهم عند الصيحة ينفضون رؤوسهم من التراب يقولون الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن (طب عن ابن عمر)

178 - ليس احد يشهد ان لا اله الا الله فتطعمه النار (حل عن عتبان بن مالك)

179 - ليس من عبد يقول لا اله الا الله مائة مرة الا بعثه الله يوم القيامة ووجهه كالقمر ليلة البدر ولم يرفع لاحد يومئذ عمل افضل من

میں داخل ہوئے وہ کامیاب ہوئے اور جو دوزخ میں داخل ہوئے وہ بدبخت ہوئے۔ (طاہر بن محمد بن الواحد الطبری المفسر فی کتاب فضائل التوحید والرافعی عن انس)۔

(۱۷۵) جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن تخلیق فرمائی تو اس میں ایسی چیزیں تخلیق فرمائیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ ہی انسانی دل میں کبھی ان کا خیال آیا پھر اسے فرمایا: بولو! تو اس نے کہا کہ بیشک ایمان والے کامیاب ہوئے۔ (طب عن ابن عباس) ''ک'' میں اتنا اضافہ ہے کہ ''میں ہر بخیل اور ریا کار آدمی پر حرام ہوں''۔

(۱۷۶) ''لا الٰہ الا اللہ'' (کہنے) والوں پر نہ ہی ان کی قبروں میں، نہ ہی میدان محشر میں اور نہ ہی مرنے کے بعد جینے کے وقت کوئی وحشت ہوگی اور گویا میں ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنے والوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی قبروں سے اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے نکل رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے ہم سے غم دور فرمایا۔ (عدھب وقال غیر قوی، واسماعیل بن عبدالغافر الفارسی فی الاربعین وابن عساکر عن ابن عمر)۔

(۱۷۷) ''لا الٰہ الا اللہ'' والوں پر نہ ہی موت میں، نہ ہی محشر میں اور نہ ہی مرنے کے بعد جینے کے وقت کوئی وحشت ہوگی۔ گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ پکار کے وقت وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے یہ کہیں گے کہ تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے ہم سے غم دور فرمایا۔ (طب عن ابن عمر)۔

(۱۷۸) کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو اسے آگ کھا جائے۔ (حل عن عتبان بن مالک)۔

(۱۷۹) جس آدمی نے بھی سو مرتبہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس طرح اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ ایسے ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے اور اس دن اس آدمی کے عمل

عـمـلـه الا من قال مثل قوله أو زاد (طب عن ابی الدرداء)

سے افضل کسی آدمی کا عمل نہیں ہوگا سوائے اس آدمی کے کہ جس نے اسی کی طرح کہا یا اس سے زیادہ کہا۔ (طب عن ابی الدرداء)۔

180 - مـا زلـت اشـفـع إلی ربی فیشفعنی حتـی اقول شفعنی فیمن قال لا اله الا اللّٰه فیقول لیسـت هٰذه لك یا محمد انما هی لی انا وعزتی وحلمی ورحمتی لا ادع فی النار احدا قال لا اله الا اللّٰه (ع عن انس)

(١٨٠) میں اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کرتا رہوں گا تو وہ میری سفارش قبول فرماتا رہے گا حتیٰ کہ میں یہ کہوں گا کہ جس آدمی نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا ہے اس کے معاملے میں میری سفارش قبول فرما۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کام آپ کیلئے نہیں ہے بلکہ یہ تو میرے ذمہ کرم پر ہے۔ مجھے میری قسم! میری عزت کی قسم! میری بردباری کی قسم! میری رحمت کی قسم! جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا ان میں سے کسی ایک کو بھی میں دوزخ میں نہیں چھوڑوں گا۔ (ع عن انس)۔

181 - مـا قال عبد لا اله الا اللّٰه مخلصا الا صـعـدت لا یردها حجاب وإذا وصلت إلی اللّٰه تـعـالـی نـظر اللّٰه إلی قائلها وحق علی اللّٰه ان لا یـنـظـر إلـی مـوحد الا رحمه (الخطیب عن ابی هریرة)

(١٨١) جو بندہ بھی خلوص کے ساتھ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہتا ہے تو وہ کلمہ اوپر جاتا ہے اسے کوئی حجاب نہیں روکتا اور جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے کہنے والے کی طرف دیکھتا ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ جس موحد (توحید پرست) کی طرف دیکھے گا اس پر رحم فرمائے گا۔ (الخطیب عن ابی ہریرۃ)۔

182 - مـا مـن رجل یشهد ان لا اله الا اللّٰه الا دخـل الـجـنة وان زنی وان سرق ورغم انف ابـی الـدرداء (حـم ومسدد ع وحـب عن ابـی الدرداء)

(١٨٢) جو آدمی بھی اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آدمی جنت میں داخل ہوگا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے اور ابوالدرداء کی ناک خاک آلود ہو۔ (حم ومسدد ع و حب عن ابی الدرداء)۔

183 - ما من عبد قال لا اله الا اللّٰه ثم مات عـلـی ذٰلك الا دخـل الجنة قال أبو ذر قلت وان زنـی وان سـرق قـال وان زنی وان سرق قال فی الرابعة وان رغم انف ابی ذر (حم عن ابی ذر)

(١٨٣) جس بندے نے بھی ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا: پھر اسی کلمے پر اسے موت آئی تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے (تین مرتبہ یہ فرمایا) اور چوتھی مرتبہ یہ فرمایا کہ: اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ (حم عن ابی ذر)۔

184 - ما من عبد يقول لا اله الا الله مائة مرة الا بعثه الله عز وجل يوم القيامة ووجهه كالقمر ليلة البدر ولم يرفع لاحد يومئذ عمل افضل من عمله الا من قال مثل قوله او زاد عليه (ابو الشيخ والديلمي عن ابي ذر رضي الله عنه)

(۱۸۴) جس بندے نے بھی سومرتبہ "لا الہ الا اللہ" کہا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس طرح اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا اور اس دن اس آدمی کے عمل سے افضل کسی کا عمل نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ جس نے اسی کی طرح کیا ہو یا اس سے زیادہ کیا ہو۔ (ابوالشیخ والدیلمی عن ابی ذر)۔

185 - مكتوب على باب الجنة لا اله الا انا لا اعذب من قالها (الديلمي عن ابي سعيد)

(۱۸۵) جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے کہ "لا الہ الا انا" جس آدمی نے یہ کلمہ کہا میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔ (الدیلمی عن ابی سعید)۔

186 - مكتوب على العرش لا اله الا الله محمد رسول الله لا اعذب من قالها (اسمعيل بن عبد الغافر الفارسي في الاربعين عن ابن عباس)

(۱۸۶) عرش پر یہ لکھا ہوا ہے کہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" جس آدمی نے یہ کلمہ کہا میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔ (اسماعیل بن عبدالغافر فی الاربعین عن ابن عباس)۔

187 - من ختم له عند الموت بلا اله الا الله دخل الجنة (ابن عساكر عن جابر)

(۱۸۷) جس آدمی کا خاتمہ موت کے وقت "لا الہ الا اللہ" کے ساتھ ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابن عساکر عن جابر)۔

188 - من سره ان يزحزح عن النار وان يدخل الجنة فلتاته منيته وهو يشهد ان لا اله الا الله محمدا رسول الله وياتي الى الناس ما يحب ان يؤتى اليه (طب حل عن ابن عمر)

(۱۸۸) جس آدمی کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ دوزخ سے دور رہے اور جنت میں داخل ہو تو اسے اس حال میں موت آئے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہ لوگوں کے پاس وہ چیز لے کر جائے جو وہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس لائی جائے۔ (طب حل عن ابن عمر)۔

189 - من شهد ان لا اله الا الله وشهد اني رسول الله فذل بها لسانه واطمأن بها قلبه لم تطعمه النار (سمويه وابن مردويه هب والخطيب في المتفق والمفترق عن ابي قتادة)

(۱۸۹) جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی گواہی دی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو اس کے ساتھ اس کی زبان بھی مطیع ہو اور اس کا دل بھی مطمئن ہو تو اسے آگ نہیں کھائے گی۔ (سمویہ وابن مردویہ ہب والخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی قتادۃ)۔

190 - من شهد ان لا اله الا الله مخلصا من قلبه دخل الجنة (حب عن معاذ صح)

(۱۹۰) جس آدمی نے خلوص دل سے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حب

عن معاذ) ''اور صحیح قرار دی ہے''۔

191 - من شهد ان لا الـه الا اللـه وانی رسول الله لم تطعمه النار (حم عن انس)

(۱۹۱) جس آدمی نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اسے آگ نہیں کھائے گی۔ (حم عن انس)۔

192 - من شهد ان لا الـه الا الله مخلصا بها يموت على ذلك حرمه الله عزوجل على النار (قط فی الافراد ص عن النضر بن انس عن ابيه قال النضر امرنا ان نكتب هذا الحديث ولم يامرنا ان نكتب حديثا غيره)

(۱۹۲) جس نے خلوص کے ساتھ اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی پر اسے موت آئی تو اسے اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام فرما دے گا۔ (قط فی الافراد، ص عن النضر بن انس عن ابیہ) حضرت نضر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہمیں یہ حدیث مبارکہ لکھنے کا حکم دیا گیا اس کے علاوہ کوئی اور حدیث لکھنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

193 - من شهد ان لا الـه الا الله وحافظ على صلاة الفجر و لم يتند بدم حرام دخل الجنة (ص عن حذيفة)

(۱۹۳) جس نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نماز فجر کی پابندی اور ناحق خون نہ کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ص عن حذیفہ)۔

194 - من شهد ان لا الـه الا اللّٰه فهو له نجاة (ع وابن منيع عن ابن عمر عن عمر عن ابی بكر)

(۱۹۴) جس نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ چیز اس کیلئے نجات (کا سبب) ہوگی۔ (ع وابن منیع عن ابن عمر عن عمر عن ابی بکر)۔

195 - من شهد ان لا الـه الا اللـه وان محمدا عبده ورسوله مخلصا دخل الجنة (طس عن ابی الدرداء والباوردی وابن مندة عن سعيد بن وائل الجذامی)

(۱۹۵) جس نے خلوص کے ساتھ اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (طس عن ابی الدرداء، الباوردی وابن مندة عن سعید بن وائل الجذامی)۔

196 - من شهد ان لا الـه الا اللـه وانی رسول اللـه مخلصا بهما دخل الجنة وصلى وصام واقام الصلاة وآتى الزكاة وحج البيت حرمه اللـه على النار (طس عن انس طس عن عتبان بن مالك بلفظ حرم الله وجههٔ على النار)

(۱۹۶) جس نے خلوص کے ساتھ اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور نماز ادا کی، روزے رکھے، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور بیت اللہ کا حج کیا تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام فرما دے گا۔ (طس عن انس) (طس عن عتبان بن مالک سے ان الفاظ کے ساتھ کہ ''اللہ تعالیٰ دوزخ پر اس کا چہرہ حرام فرما دے گا)۔

197 - من شهد ان لا الـه الا اللـه وانی

(۱۹۷) جس آدمی نے خلوص دل سے اس بات کی گواہی دی

رسول اللّٰه مخلصا من قلبه وان محمدا عبده ورسوله دخل الجنة ولم تمسه النار (طب والخلعي هب عن معاذ بن جبل (ابن خزيمة عن عبد الله بن سلام)

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو وہ آدمی جنت میں داخل ہوگا اور دوزخ کی آگ اسے نہیں چھوئے گی۔ (طب والخلعی ھب عن معاذ بن جبل، ابن خزیمۃ عن عبداللہ بن سلام)۔

198 - من شهد ان لا الٰه الا اللّٰه وان محمدا عبده ورسوله وآمن بالبعث والحساب دخل الجنة (ابن صهرى فى اماليه عن راعى النبى صلى الله عليه وآله)

(۱۹۸) جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور قبروں سے زندہ اٹھائے جانے اور حساب و کتاب پر ایمان لایا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابن صہری فی امالیہ عن راعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)۔

199 - من شهد ان لا الٰه الا اللّٰه وان محمدا رسول الله واقام الصلاة وصام رمضان كان حقا على الله ان يغفر له ان هاجر أو قعد حيث ولدته امه قيل يا رسول الله الا اخرج فاؤذن الناس قال لا ذر الناس يعملون فان الجنة مائة درجة بين كل درجتين فيها مثل ما بين السماء والارض واعلى درجة منها الفردوس وعليها يكون العرش وهى اوسط شىء من الجنة ومنها تفجر انهار الجنة وإذا سألتم الله شيئا فاسألوه الفردوس (طب عن معاذ)

(۱۹۹) جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کی اور رمضان المبارک کے روزے رکھے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے کہ اس آدمی کو بخش دے خواہ وہ ہجرت کرے یا وہیں بیٹھا رہے جہاں اس کی والدہ نے اسے جنا ہے۔ عرض کی گئی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں باہر جا کر یہ بات لوگوں کو نہ بتا دوں۔ تو ارشاد فرمایا: نہیں! لوگوں کو چھوڑ دو کہ عمل کرتے رہیں کیونکہ جنت کے سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور ان میں سے اعلیٰ درجہ ''فردوس'' ہے، اسی پر عرش الٰہی ہے اور یہی جنت کی درمیانی چیز ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔ تو جب تم اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگو تو اس سے جنت فردوس مانگو۔ (طب عن معاذ)۔

200 - من شهد ان لا الٰه الا الله يصدق قلبه لسانه دخل من أى ابواب الجنة شاء (ع عن ابى بكر)

(۲۰۰) جس نے اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس طرح دی کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (ع عن ابی بکر)۔

201 - من قال لا اله الا الله طلست ما فی صحیفته من السیئات حتی یعود إلی مثلها (الخطیب عن انس)

(۲۰۱) جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا اس کے صحیفے (نامہ اعمال) سے تمام برائیاں مٹادی جاتی ہیں حتیٰ کہ وہ دوبارہ اسی طرح کا کام کرے۔ (یعنی پھر برائی کرے تو پھر لکھ دی جاتی ہے)۔ (الخطیب عن انس)۔

202 - من قال لا اله الا الله ومدها هدمت له اربعة آلاف ذنب من الکبائر (ابن النجار عن انس)

(۲۰۲) جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا اور اسے دراز کیا تو اس کے چار ہزار کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ (ابن النجار عن انس)۔

203 - من قال لا اله الا الله مخلصا دخل الجنة قیل ابشر الناس قال انی اخاف أن یتکلوا (ابن النجار عن انس)

(۲۰۳) جس نے خلوص کے ساتھ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تو عرض کی گئی کہ لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ تو ارشاد فرمایا کہ: مجھے خدشہ ہے کہ وہ (اسی پر) بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ (ابن النجار عن انس)۔

204 - من قال لا الـه الا الـلّـه وحده لا شریك لـه دخل الجنة قال أبو الدرداء وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق ثلاثا قال فی الثالثة رغم انف ابی الدرداء (حم ن طب عن ابی الدرداء و صحح)

(۲۰۴) جس نے ''لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ'' کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اگرچہ وہ آدمی زنا کرے اور چوری کرے تو ارشاد فرمایا کہ: اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ تین مرتبہ یہ فرمایا اور تیسری مرتبہ فرمایا کہ: ابوالدرداء کی ناک خاک آلود ہو۔ (حم ن طب عن ابی الدرداء) ''اور صحیح قرار دی ہے''۔

205 - من قال لا اله الا الله مخلصا دخل الجنة قیل وما اخلاصها قال ان تحجزه عن محارم الله (الحکیم طب حل عن زید بن ارقم)

(۲۰۵) جس نے خلوص کے ساتھ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ عرض کی گئی کہ اس کا اخلاص کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: تو اسے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچائے رکھے۔ (الحکیم طب حل عن زید بن ارقم)۔

206 - من قال لا اله الا الله مخلصا دخل الجنة قالوا یا رسول الله وما اخلاصها قال أن تحجزه عما حرم الله علیکم (الخطیب عن انس)

(۲۰۶) جس نے خلوص کے ساتھ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ عرض کی گئی کہ اس کا اخلاص کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: تو اس کو ان چیزوں سے بچائے رکھے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کی ہیں۔ (الخطیب عن انس)۔

207 - من قال لا الـه الا الـلّـه وحده لا شریك له اطاع بها قلبه وذل بها لسانه وشهد ان

(۲۰۷) جس نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کے ساتھ اس کا دل بھی

محمدا رسول الله حرمه الله على النار (طس عن سعد بن عبادة)

تابع فرمان ہو اور اس کی زبان بھی مطیع ہو اور اس بات کی گواہی بھی دیتا ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو دوزخ پر حرام فرمادے گا۔(طس عن سعد بن عبادة)۔

208 - من قال لا اله الا الله دخل الجنة وان زنى وان سرق (طس عن سلمة بن نعيم الاشجعي)

(۲۰۸) جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا وہ جنت میں داخل ہوگا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے۔ (طس عن سلمة بن نعيم الاشجعي)۔

209 - من قال لا اله الا الله لم تضره معها خطيئة كما لو اشرك بالله لم تنفعه معه حسنة (طب عن ابن عمرو)

(۲۰۹) جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا تو اسے اس کلمے کے ساتھ کوئی خطا نقصان نہیں پہنچائے گی جیسے کہ اگر اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا تو اسے اس کے ساتھ کوئی نیکی نفع نہیں دے گی۔(طب عن ابن عمرو)

210 - من قال لا اله الا الله وجبت له الجنة ومن قال سبحان الله وبحمده كتبت له مائة الف حسنة واربعة وعشرون الف حسنة قالوا يا رسول الله إذا لا يهلك منا احد قال بلى ان احدكم ليجيئ بالحسنات له لو وضعت على جبل ثقلته ثم تجيئ بالنعم فتذهب بتلك ثم يتطاول الرب بعد ذلك برحتمه (ك عن اسحق بن عبد الله بن ابى طلحة عن ابيه عن جده)

(۲۱۰) جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا اس کیلئے جنت واجب ہوگئی اور جس نے ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کہا اس کیلئے ایک لاکھ نیکیاں اور چوبیس ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تب تو ہم میں سے کوئی آدمی ہلاک نہ ہوگا۔ تو ارشاد فرمایا کہ: کیوں نہیں! تم میں سے کوئی آدمی اپنی اتنی نیکیاں لے کر حاضر ہوگا کہ اگر وہ پہاڑ پر رکھی جائیں تو اس پر بھاری پڑ جائیں پھر (جو) نعمتیں (اسے عطا کی گئیں وہ) لائی جائیں گی تو وہ سب نیکیاں چلی جائیں گی (یعنی ان نعمتوں کے بدلے میں) پھر اللہ تعالیٰ اس کے بعد اپنی رحمت سے احسان فرمائے گا۔(ک عن اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحة عن ابیہ عن جدہ)۔

211 - من لقى الله وهو يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله دخل الجنة (طب عن عبادة بن الصامت)

(۲۱۱) جو آدمی اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملا کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (طب عن عبادة بن الصامت)۔

212 - من مات وهو يشهد ان لا اله الا الله فقد حل له ان يغفر له (الخطيب عن جابر كر

(۲۱۲) جو آدمی اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اس کیلئے اس کی بخشش

عن بريدة وفيه يحيى بن عباد ضعيف)

213 - من مات وهو يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله صادقا من قلبه دخل الجنة (حم عن معاذ)

214 - من يقول لا اله الا الله يقينا من قلبه دخل الجنة (طب عن معاذ)

215 - ناد في الناس من قال لا اله الا الله وجبت له الجنة (ابن عساكر عن ابى بكر الصديق)

216 - لا اله الا الله كلمة عظيمة كريمة على الله تعالىٰ من قالها مخلصا استوجب الجنة ومن قال كاذبا عصم ماله ودمه وكان مسيره إلى النار (ابن النجار عن دينار عن انس)

217 - لا اله الا الله تمنع العباد من سخط الله ما لم يؤثروا صفقة دنياهم على دينهم فان آثروا صفقة دنياهم على دينهم ثم قالوا لا اله الا الله ردت عليهم وقال الله كذبتم (الحكيم عن انس)

218 - لا تزال لا اله الا الله تحجب غضب الرب عن الناس ما لم يبالوا ما ذهب من دينهم إذا صلحت لهم دنياهم فإذا قالوا قيل لهم كذبتم لستم من اهلها (ابن النجار عن زيد بن ارقم)

حلال ہوگئی۔ (الخطیب عن جابر (کر عن بریدۃ)''اور اس میں یحیٰی بن عباد ضعیف راوی ہے''۔

(۲۱۳) جو آدمی اس حال میں فوت ہوا کہ وہ سچے دل سے اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حم عن معاذ)۔

(۲۱۴) جو آدمی دلی یقین کے ساتھ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (طب عن معاذ)۔

(۲۱۵) لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔ (ابن عساکر عن ابی بکر الصدیق)۔

(۲۱۶) ''لا الٰہ الا اللہ'' عظیم کلمہ ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت معزز ہے۔ جس نے خلوص کے ساتھ یہ کلمہ کہا اس نے جنت واجب کر لی اور جس نے جھوٹ موٹ یہ کلمہ کہا اس نے اپنا مال اور خون تو محفوظ کر لیا مگر اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ (ابن النجار عن دینار عن انس)۔

(۲۱۷) ''لا الٰہ الا اللہ'' لوگوں کو تب تک اللہ تعالیٰ کے غصے سے بچائے رکھتا ہے جب تک کہ وہ اپنی دنیا کے معاملات کو اپنے دین پر ترجیح نہ دیں اور اگر وہ اپنی دنیا کے معاملے کو اپنے دین پر ترجیح دیں پھر ''لا الٰہ الا اللہ'' کہیں تو یہ کلمہ انہیں لوٹا دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے جھوٹ کہا۔ (الحکیم عن انس)۔

(۲۱۸) ''لا الٰہ الا اللہ'' تب تک اللہ تعالیٰ کے غضب کو لوگوں سے روکے رکھے گا جب تک کہ وہ اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے کہ ان کے دین سے کوئی چیز رہ جائے اور ان کیلئے ان کی دنیا ٹھیک رہے۔ (اور جب معاملہ اس کے برعکس ہوگا) اور وہ (لا الٰہ الا اللہ) کہیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ کہا، تم اس کلمے کے اہل نہیں ہو۔ (ابن النجار عن زید بن ارقم)۔

219 - لا تزال لا اله الا الله تنفع من قالها حتى يستخف بها والاستخفاف بحقها ان يظهر العمل بالمعاصی فلا ينكروه ولا يغيروه (ك فى تاريخه عن ابان عن انس)

(۲۱۹) ''لا الٰہ الا اللہ'' اپنے کہنے والے کونفع پہنچاتا رہے گا حتیٰ کہ وہ اس کی توہین کرے گا اور اس کے حق کی توہین سے مراد یہ ہے کہ وہ گناہ کے کام انجام دے گا۔ تو نہ ہی اس کا انکار کرو اور نہ ہی اسے بدلو۔ (ک فی تاریخہ عن ابان عن انس)۔

220 - لا يزال قول لا اله الا الله يرفع سخط الله عن العباد حتى إذا نزلوا بالمنزل الذى لا يبالون ما نقص من دينهم إذا سلمت لهم دنياهم فقالوا عند ذلك قال الله كذبتم (الحكيم عن انس)

(۲۲۰) ''لا الٰہ الا اللہ'' کا قول لوگوں سے اللہ تعالیٰ کا غصہ اٹھاتا رہے گا حتیٰ کہ وہ ایک ایسی منزل پر اتریں گے کہ وہ اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے کہ جب ان کیلئے ان کی دنیا محفوظ ہو وہ اپنے دین سے کمی کا خیال نہیں کریں گے تو جب اس وقت وہ یہ کلمہ کہیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نے جھوٹ کہا۔ (الحکیم عن انس)۔

221 - من لقى الله وهو يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وآمن بالبعث والحساب دخل الجنة (ن والبغوى وابن عساكر عن ابى سلمة راعى النبى صلى الله عليه وسلم)

(۲۲۱) جس آدمی نے اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی کہ وہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور وہ قبروں سے زندہ اٹھائے جانے اور حساب وکتاب پر ایمان رکھتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ن والبغوی وابن عساکر عن ابی سلمۃ راعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)۔

222 - لا اله الا الله تدفع عن قائلها تسعة وتسعين بابا من البلاء ادناه الهم (الديلمى عن ابن عباس)

(۲۲۲) ''لا الٰہ الا اللہ'' اپنے کہنے والے سے ننانوے دروازے مصیبتوں کے بند رکھتا ہے۔ ان میں سے حقیر ترین وہ غم ہے جو مصیبت آنے سے پیشتر ہوتا ہے۔ (الدیلمی عن ابن عباس)۔

223 - لا اله الا الله كلمة كريمة على الله ولها عند الله مكان جمعت وسولت من قالها صدقا من قلبه دخل الجنة ومن قالها كاذبا حقنت دمه واحرزت ماله ولقى الله عزوجل غدا يحاسبه (أبو نعيم عن عياض الاشعرى)

(۲۲۳) ''لا الٰہ الا اللہ'' ایسا کلمہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت معزز ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک خاص جگہ تیار کی گئی اور سجائی گئی ہے۔ جس نے سچے دل سے یہ کلمہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے جھوٹ موٹ کہا تو اس نے اپنا خون اور مال محفوظ کرلیا اور کل اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کا محاسبہ فرمائے گا۔ (ابونعیم عن عیاض الاشعری)۔

224 - لا اله الا الله نصف الميزان والحمد لله تملأه (الديلمى عن شداد بن اوس)

(۲۲۴) ''لا الٰہ الا اللہ'' نصف میزان ہے اور ''الحمد للہ'' اسے بھر دیتا ہے۔ (الدیلمی عن شداد بن اوس)۔

225 - لا ازال اشفع واشفع حتى اقول يا رب شفعني فيمن قال لا اله الا الله فيقال ليست هذه لك ولا لاحد هذا إلى فلا يبقى احد قال لا اله الا الله الا اخرج منها

(الديلمي عن انس)

(۲۲۵) میں سفارش کرتا رہوں گا اور سفارش کرتا رہوں گا (یا یہ کہ میری سفارش قبول کی جاتی رہے گی) حتیٰ کہ میں کہوں گا۔ اے پروردگار! جنہوں نے ''الا اللہ الا اللہ'' کہا ہے ان کے معاملے میں میری سفارش قبول فرما۔ تو فرمایا جائے گا کہ یہ آپ کیلئے نہیں ہے اور نہ ہی کسی اور کیلئے ہے۔ یہ تو فقط میرے ذمہ کرم پر ہے تو جس نے بھی ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا وہ سب دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔ (الدیلمی عن انس)۔

226 - لا يموت عبد يشهد ان لا اله الا الله وانى رسول الله يرجع ذلك إلى قلب المؤمن الا دخل الجنة (مسدد عن معاذ)

(۲۲۶) جو بندہ بھی ایسا فوت ہو کہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اس بات میں وہ قلبی ایمان رکھتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسدد عن معاذ)

227 - يا بلال ناد فى الناس من قال لا اله الا الله قبل موته بسنة دخل الجنة أو شهر أو جمعة أو يوم أو ساعة قال إذا يتكلوا قال وان اتكلوا (طب عن بلال وفيه المنهال بن خليفة منكر الحديث)

(۲۲۷) اے بلال رضی اللہ عنہ! لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جس نے اپنی موت سے ایک سال پہلے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یا ایک مہینہ پہلے کہا یا ایک جمعۃ المبارک پہلے یا ایک دن پہلے یا ایک گھڑی پہلے کہا (تو وہ جنت میں داخل ہوگا) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ تب تو لوگ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ تو ارشاد فرمایا کہ: اگرچہ وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں۔ (طب عن بلال)''اس میں ''منھال بن خلیفہ'' منکر الحدیث راوی ہے''۔

228 - يا سهيل بن البيضاء انه من شهد ان لا اله الا الله حرمه الله على النار واوجب له الجنة (عبد بن حميد حم ش ع حب والبغوى وابن قانع عن سهيل بن البيضاء)

(۲۲۸) اے سہیل بن بیضاء! جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام فرما دے گا اور اس کیلئے جنت واجب ہوگی۔ (عبد بن حمید حم ش ع حب والبغوی وابن قانع عن سہیل بن البیضاء)۔

229 - يؤتى برجل يوم القيامة ثم يؤتى بالميزان ثم يؤتى بتسعة وتسعين سجلا كل سجل منها مد البصر فيها خطاياه وذنوبه فتوضع فى كفة الميزان ثم يخرج له قرطاس مثل هذا وامسك بابهامه على نصف اصبعه فيها اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فتوضع

(۲۲۹) قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا پھر میزان (ترازو) لایا جائے گا پھر ننانوے رجسٹر لائے جائیں گے۔ ان میں سے ہر رجسٹر تا حدنگاہ ہوگا۔ ان میں اس کی خطائیں اور گناہ درج ہوں گے۔ تو وہ رجسٹر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے۔ پھر اس کیلئے اسطرح کا ایک کاغذ نکالا جائے گا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا انگوٹھا اپنی انگلی کے آدھ تک رکھ کر اس کاغذ کی لمبائی

فی كفة اخرى فترجح بخطاياه وذنوبه (عبد بن حميد عن ابن عمرو)

230 - يقول الله عزوجل قربوا اهل لا اله الا الله من ظل عرشي فاني احبهم (الديلمي عن انس)

231 - يقول الله تعالىٰ لا اله الا الله حصني فمن دخله امن عذابي (ابن النجار عن علي بن النجار عن انس)

232 - يقول الله تعالىٰ انا الله لا اله الا انا كلمتي من قالها ادخلته جنتي ومن ادخلته جنتي فقد امن والقرآن كلامي ومني خرج (الخطيب عن ابن عباس)

الفرع الثانی

فی فضائل الایمان المتفرقة

233 - اتاني جبريل فقال بشر امتك من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت يا جبريل وان زنى وان سرق قال نعم وان زنى وان سرق قال نعم وان زنى وان سرق قال نعم وان شرب الخمر (حم ت ن حب ق عن ابی ذر صح)

234 - اتاني جبريل فبشرني انه من مات من امتك لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت

بیان فرمائی''۔ اس کاغذ میں ''اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ'' لکھا ہوگا۔ تو وہ کاغذ ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ تو اس کا وزن اس کی خطاؤں اور گناہوں سے زیادہ ہو جائے گا۔ (عبد بن حمید عن ابن عمرو)۔

(۲۳۰) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ: ''لا الٰہ الا اللہ'' والوں کو میرے عرش کے سائے کے قریب کردو کیونکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ (الدیلمی عن انس)۔

(۲۳۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''لا الٰہ الا اللہ'' میرا قلعہ ہے۔ تو جو اس میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے بچ گیا۔ (ابن النجار عن علی بن النجار عن انس)۔

(۲۳۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ہی ''اللہ'' ہوں۔ ''لا الٰہ الا انا'' میرا کلمہ ہے۔ جس نے یہ کلمہ کہا میں اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا اور جسے میں نے اپنی جنت میں داخل کرلیا وہ امن پا گیا اور قرآن کریم میرا کلام ہے اور مجھ ہی سے نکلا ہے۔ (الخطیب عن ابن عباس)۔

دوسری شاخ:

متفرق فضائل ایمان

(۲۳۳) حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ اپنی امت کو بشارت دے دیجئے کہ جو اس طرح فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: اے جبرائیل علیہ السلام! اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ تو انہوں نے کہا، ہاں! اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ ہاں! اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ ہاں! اگرچہ شراب پیے۔ (حم ت ن حب ق عن ابی ذر) ''اور صحیح قرار دی ہے''۔

(۲۳۴) حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے بشارت دی کہ آپ کی امت میں جسے اس طرح موت آئے کہ وہ

وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق (ق عن ابى ذر)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ اگر چہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ تو انہوں نے کہا کہ اگر چہ زنا کرے اور چوری کرے۔ (ق عن ابی ذر)۔

235 - قال لى جبريل من مات من امتك لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان (خ عن ابى ذر)

(۲۳۵) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے کہا کہ آپ کی امت میں سے جسے اس طرح موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ اگر چہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ تو انہوں نے کہا، اگر چہ!۔ (خ عن ابی ذر)۔

236 - إذا ادخل الله الموحدين النار اماتهم فيها فإذا اراد ان يخرجهم منها امسهم الم العذاب تلك الساعة (فر عن ابى هريرة)

(۲۳۶) جب اللہ تعالیٰ توحید پرستوں کو دوزخ میں داخل فرمائے گا تو اس میں انہیں موت دے دے گا اور جب انہیں اس سے باہر نکالنے کا ارادہ فرمائے گا تو اس گھڑی انہیں عذاب کی تکلیف پہنچے گی۔ (فر عن ابی ہریرۃ)۔

237 - افضل الاعمال الايمان بالله وحده ثم الجهاد ثم حجة مبرورة وتفضل سائر الاعمال كما بين مطلع الشمس إلى مغربها (طب عن عامر)

(۲۳۷) تمام اعمال سے افضل ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے پھر جہاد اور پھر مقبول حج ہے اور تمام اعمال اس طرح ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں جیسے مشرق سے لے کر مغرب کے درمیان فاصلہ ہوتا ہے۔ (طب عن عامر)۔

238 - افلح من هدى إلى الاسلام كان عيشه كفافا وقنع به (طب عن فضالة بن عبيد)

(۲۳۸) جس آدمی کی رہنمائی اسلام کی طرف کی گئی وہ کامیاب ہوا۔ اس کی زندگی (روزی) بقدر کفایت ہوگی اور وہ اس سے مطمئن ہوگا۔ (طب عن فضالۃ بن عبید)۔

239 - الاسلام يجب ما كان قبله (ابن سعد عن الزبير وعن جبير بن مطعم)

(۲۳۹) اسلام زمانہ کفر کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔ (ابن سعد عن الزبیر وعن جبیر بن مطعم)۔

240 - الاسلام ذلول لا يركب الا ذلولا (حم عن ابى ذر)

(۲۴۰) اسلام ہموار ہے (صاف اور سیدھا دین ہے) اور ہموار راستے پر ہی چلتا ہے۔ (حم عن ابی ذر)۔

241 - الاسلام يزيد ولا ينقص (حم د ك هق عن معاذ)

(۲۴۱) اسلام بڑھتا ہے اور کم نہیں ہوتا۔ (حم دک ھق عن معاذ)۔

242 - الاسلام يعلو ولا يعلى (الرويانى

(۲۴۲) اسلام غالب ہوتا ہے اور اس پر غالب نہیں ہوا جاتا۔

قط هق والضياء عن عائذ بن عمر)

243 - أما علمت ان الاسلام يهدم ما كان قبله وان الهجرة تهدم ما كان قبلها وأن الحج يهدم ما كان قبله (م عن عمرو بن العاص)

244 - طوبى لمن ادركني وآمن بي وطوبى لمن لم يدركني ثم آمن بي (ابن النجار عن ابي هريره)

245 - طوبى لمن رأني وآمن بي ثم طوبى ثم طوبى ثم طوبى لمن آمن بي ولم يرني (حم عن ابي سعيد)

246 - طوبى لمن رأني وآمن بي مرة وطوبى لمن لم يرني وآمن بي سبع مرات (حم تخ حب ك عن ابي امامة حم عن انس)

247 - طوبى لمن رأني وآمن بي وطوبى لمن آمن بي ولم يرني ثلاث مرات (الطيالسی وعبد بن حميد عن ابن عمر)

248 - قال اللّٰه تعالٰی يا ابن آدم مهما عبدتني ورجوتني ولم تشرك بي شيئا غفرت لك ما كان منك وان استقبلتني بملاء السماء والارض خطايا وذنوبا استقبلتك بملئهن من المغفرة واغفر لك ولا ابالي (طب عن ابی الدرداء وحسن)

249 - قال اللّٰه تعالٰی من علم انی ذو قدره علی مغفرة الذنوب غفرت له ولا ابالي ما لم يشرك بي شيئا (طب ك عن ابن عباس)

(الرویانی قط ھق والضیاء عن عائذ بن عمر)۔

(۲۴۳) کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام زمانہ کفر کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے، ہجرت سابقہ تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج سابقہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (م عن عمرو بن العاص)۔

(۲۴۴) مبارک ہو اس آدمی کو جس نے میرا زمانہ پایا اور مجھ پر ایمان لایا اور مبارک ہو اس آدمی کو بھی کہ جس نے میرا زمانہ نہ پایا پھر بھی مجھ پر ایمان لایا۔ (ابن النجار عن ابی ہریرۃ)۔

(۲۴۵) مبارک ہو اس آدمی کو جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا پھر مبارک ہو! پھر مبارک ہو! پھر مبارک ہو اس آدمی کو جو مجھ پر ایمان لایا حالانکہ اس نے مجھے نہیں دیکھا۔ (حم عن ابی سعید)۔

(۲۴۶) اس آدمی کو ایک دفعہ مبارک ہو جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اسے سات دفعہ مبارک ہو۔ (حم تخ حب ک عن ابی امامہ، حم عن انس)۔

(۲۴۷) مبارک ہو اسے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور جو مجھ پر ایمان لایا حالانکہ اس نے مجھے نہیں دیکھا اسے تین مرتبہ مبارک ہو۔ (الطیالسی وعبد بن حمید عن ابن عمر)۔

(۲۴۸) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا، مجھ سے امید رکھے گا اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائے گا تو میں تب تک تیرے گناہ معاف کرتا رہوں گا۔ اگر تو آسمان اور زمین بھر خطائیں اور گناہ لے کر میرے پاس آئے گا تو میں آسمان اور زمین بھر مغفرت لے کر تیرے پاس آؤں گا اور تجھے بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ (طب عن ابی الدرداء) ''حسن حدیث ہے''۔

(۲۴۹) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: جس نے یہ جان لیا کہ میں ہی گناہوں کی بخشش پر قدرت رکھتا ہوں تو میں اسے بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں جب تک کہ اس نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا۔ (طب ک عن ابن عباس)۔

250 - قال ربكم انا اهل ان اتقى فلا يجعل معى اله فمن اتقى ان يجعل معى اله فانا اهل ان اغفر له (حم ت ن ه ك عن انس)

(۲۵۰) رب ذوالجلال نے فرمایا کہ: میں اس بات کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے لہٰذا میرے ساتھ کوئی معبود نہ بنایا جائے۔ تو جو آدمی اس بات سے ڈرا کہ میرے ساتھ کوئی معبود بنائے تو میں اس بات کا اہل ہوں کہ اسے بخش دوں۔ (حم ت ن ہ ک عن انس)

251 - قد افلح من اخلص قلبه للايمان وجعل قلبه سليما ولسانه صادقا ونفسه مطمئنه وحيقته مستقيمة واذنه مستمعة وعينه ناظرة (حم عن ابى ذر)

(۲۵۱) بیشک وہ آدمی کامیاب ہوا جس نے اپنے دل کو ایمان کیلئے خالص کر لیا اور اپنے دل کو سلامتی والا، اپنی زبان سچی، اپنا نفس مطمئن، اپنی حقیقت مستقیم، اپنے کان غور سے سننے والے اور اپنی آنکھ دیکھنے والی (نگران) بنالی۔ (حم عن ابی ذر)۔

252 - كما لا ينفع مع الشرك شىء كذلك لا يضر مع الايمان شىء (خط عن عمر حل عن ابن عمر)

(۲۵۲) جیسے شرک کے ساتھ کوئی چیز نفع نہیں دیتی اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی۔ (خط عن عمر، حل عن ابن عمر)۔

253 - من علم ان الله ربه وانى نبيه موقنا من قلبه حرمه الله على النار (البزار عن عمران)

(۲۵۳) جس نے دلی یقین کے ساتھ یہ جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اس کا رب ذوالجلال ہے اور میں اس کا نبی ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام فرمادے گا۔ (البزار عن عمران)۔

254 - من لقى الله لا يشرك به شيئا دخل الجنة (حم خ عن انس)

(۲۵۴) جو آدمی اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حم خ عن انس)۔

255 - من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة (حم ق عن ابن مسعود)

(۲۵۵) جو آدمی اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حم ق عن ابن مسعود)۔

256 - لا يقبل ايمان بلا عمل وعمل بلا ايمان (طب عن ابن عمر)

(۲۵۶) بغیر عمل کے ایمان قبول نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی بغیر ایمان کے عمل قبول کیا جائے گا۔ (طب عن ابن عمر)۔

257 - ان الله لا يعذب من عباده الا المارد والمتمرد على الله وابى ان يقول لا اله الا الله (ه عن ابن عمر)

(۲۵۷) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف اسے عذاب دے گا جو سرکش ہوا، اللہ تعالیٰ کے سامنے اکڑ گیا (مغرور ہوا) اور "لا الٰہ الا اللہ" کہنے کا انکار کیا۔ (ہ عن ابن عمر)۔

258 - ان الله تعالىٰ لا يظلم المؤمن حسنة

(۲۵۸) اللہ تعالیٰ ایمان والے پر ایک نیکی کا ظلم بھی نہیں

یعطی علیها فی الدنیا ویثاب علیها فی الاٰخرة واما الکافر فیعطی بحسناته فی الدنیا حتی إذا افضی إلی الاٰخرة لم تکن له حسنة یعطی بها خیرا (حم م عن انس)

فرمائے گا۔ اسے اس نیکی پر دنیا میں بھی اجر عطا کیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا جبکہ کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کیلئے کوئی نیکی ایسی نہیں ہوتی کہ اس کے بدلے اسے بھلائی عطا کی جائے۔ (حم م عن انس)۔

259 - لا یموت رجل مسلم الا ادخل اللّٰه مکانه النار یهودیا أو نصرانیا (حب طب عن ابی موسی)

(۲۵۹) جو بھی مسلمان آدمی فوت ہوگا اس کی جگہ اللہ تعالیٰ کسی یہودی یا نصرانی کو دوزخ میں داخل فرمادے گا۔ (حب طب عن ابی موسیٰ)۔

260 - انی رأیت فی المنام کأن جبریل عند راسی ومیکائیل عند رجلی یقول احدهما لصاحبه اضرب له مثلا فقال اسمع سمعت اذنك واعقل عقل قلبك انما مثلك ومثل امتك کمثل ملك اتخذ دارا ثم بنی فیها بیتا ثم بعث رسولا یدعو الناس إلی طعامه فمنهم من اجاب الرسول ومنهم من ترکه فاللّٰه هو الملك والدار الاسلام والبیت الجنة وانت یا محمد رسوله فمن اجابك دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اکل مما فیها (خ ت عن جابر)

(۲۶۰) میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے سر کے پاس ہیں اور حضرت میکائیل علیہ السلام میرے پاؤں کے پاس ہیں۔ ان دونوں میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ اس آدمی کیلئے مثال بیان کرو۔ تو اس نے کہا کہ سنو! تمہارے کان سنتے ہیں۔ سمجھو! تمہارا دل سمجھتا ہے، تمہاری مثال اور تمہاری امت کی مثال اس بادشاہ کی مثال ہے کہ جس نے ایک گھر بنایا اور اس میں ایک کمرہ تعمیر کیا پھر ایک قاصد بھیجا کہ لوگوں کو اس میں کھانے کی دعوت دے۔ تو ان لوگوں میں سے کچھ نے اس قاصد کی پکار پر لبیک کہا اور کچھ نے اسے چھوڑ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے۔ وہ گھر اسلام ہے، کمرہ جنت ہے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ قاصد ہیں تو جس نے آپ کی پکار پر لبیک کہا وہ اسلام میں داخل ہوگیا اور جو اسلام میں داخل ہوگیا وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جو جنت میں داخل ہوگیا اس نے جنت میں جو کچھ ہے وہ کھالیا۔ (خ ت عن جابر)۔

261 - إذا اسلم العبد فحسن اسلامه یکفر اللّٰه عنه کل سیئة کان ازلفها وکان بعد ذٰلك القصاص الحسنة بعشر امثالها إلی سبع مائة ضعف والسیئة بمثلها الا ان یتجاوز اللّٰه عنها (خ ن عن ابی سعید)

(۲۶۱) جب بندہ اسلام قبول کرلے اور اپنا اسلام بہتر بنالے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہر ایک گناہ معاف فرمادے گا جو اس نے قبول اسلام سے پہلے کیا تھا اور اس کے بعد قصاص (انصاف) ہوگا۔ ایک نیکی کے بدلے دس سے لے کر سات سوگنا تک نیکیاں دی جائیں گی اور ایک گناہ کے بدلے ایک گناہ ہی ہوگا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ

262 - إذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب بعشر امثالها إلى سبع مائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب له بمثلها حتى يلقى الله (حم ق عن ابى هريرة)

263 - إذا اسلم العبد فحسن اسلامه كتب الله له كل حسنة كان ازلفها ومحيت عنه كل سيئة كان ازلفها ثم كان بعد ذلك القصاص الحسنة بعشر امثالها إلى سبع مائة ضعف والسيئة بمثلها الا ان يتجاوز الله عنها (ن حب عن ابى سعيد)

264 - افضل الاعمال الايمان بالله وحده ثم الجهاد ثم حجة مبرورة تفضل سائر الاعمال كما بين مطلع الشمس إلى مغربها (حم عن ماعز)

265 - افضل العمل ايمان بالله وحده وجهاد فى سبيله (حب عن ابى ذر)

266 - ان الله يعذب الموحدين فى جهنم بقدر نقصان ايمانهم ثم يردهم إلى الجنة خلودا دائما بايمانهم (حل عن انس)

267 - انه لا يدخل الجنة الا نفس مسلمة وايام منى ايام اكل وشرب (حم ن ط عن بشر بن سحيم عن كعب بن مالك)

268 - انه لا يدخل الجنة الا نفس مسلمة وان الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر (حم ن عن ابى هريرة)

وہ معاف فرمادے۔(خ ن عن ابی سعید)۔

(۲۶۲) جب تم میں سے کوئی آدمی اپنا اسلام عمدہ بنالے تو اس کی ہر نیکی کے بدلے دس سے لے کر سات سوگنا تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے ہر گناہ کے بدلے ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔(حم ق عن ابی ہریرۃ)۔

(۲۶۳) جب کوئی بندہ اسلام قبول کرے اور اپنے اسلام کو عمدہ بنالے تو اللہ تعالیٰ اس کی زمانہ کفر کی نیکیاں لکھ دیتا ہے اور زمانہ کفر کی تمام برائیاں مٹادی جاتی ہیں۔ پھر اس کے بعد انصاف ہوگا۔ ایک نیکی کے بدلے دس سے لے کر سات سوگنا تک نیکیاں دی جائیں گی اور ایک برائی کے بدلے صرف ایک ہی برائی لکھی جائے گی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ وہ بھی معاف فرمادے۔(ن حب عن ابی سعید)۔

(۲۶۴) تمام اعمال سے افضل عمل ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ پھر جہاد اور پھر مقبول حج۔ تمام اعمال اس طرح ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں جیسے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ (حم عن ماعز)

(۲۶۵) تمام اعمال سے افضل ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔(حب عن ابی ذر)

(۲۶۶) اللہ تعالیٰ توحید پرستوں کو جہنم میں اتنا عذاب دے گا جتنی ان کے ایمان میں کمی ہوگی پھر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے انہیں ان کے ایمان کے باعث جنت میں بھیج دے گا۔(حل عن انس)

(۲۶۷) جنت میں صرف مسلمان جان ہی داخل ہوگی اور منیٰ کے ایام کھانے پینے کے ایام ہیں۔(حم ن ط عن بشر بن سحیم عن کعب بن مالک)

(۲۶۸) جنت میں صرف مسلمان جان ہی داخل ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس دین کو ایک فاجر آدمی کے ذریعے مضبوطی عطا فرمائے گا۔(حم ن عن ابی ہریرۃ)

269 - انا زعيم لمن آمن بى واسلم وهاجر ببيت فى ربض الجنة وببيت فى وسط الجنة وببيت فى اعلى غرف الجنة فمن فعل ذٰلك لم يدع للخير مطلبا ولا من الشر مهربا يموت حيث شاء ان يموت (ن حب ك هق عن فضاله بن عبيد)

(۲۶۹) جو آدمی مجھ پر ایمان لایا، اسلام قبول کیا اور ہجرت کی میں اس کا ضامن ہوں کہ جنت کے ایک گوشے میں ایک گھر، جنت کے درمیان میں ایک گھر اور جنت کے بلند و بالا بالا خانوں میں ایک گھر اس کیلئے ہوگا۔ تو جس آدمی نے ایسا کیا اس نے بھلائی کیلئے کوئی خواہش نہ چھوڑی اور برائی سے کوئی خوف نہ چھوڑا۔ وہ جہاں چاہے وفات پا جائے۔ (ن حب ک هق عن فضالة بن عبید)

270 - افضل الاسلام الحنيفية السمحة (طس عن ابن عباس)

(۲۷۰) سب سے افضل اسلام دین حنیف یعنی سیدھی سادی اور آسان شریعت ہے۔ (طس عن ابن عباس)۔

271 - من آمن بالله ورسوله واقام الصلاة وآتى الزكاة وصام رمضان كان حقا على الله ان يدخله الجنة هاجر فى سبيل الله أو جلس فى ارضه التى ولد فيها (حم خ عن ابى هريره)

(۲۷۱) جو آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور رمضان المبارک کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔ خواہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے خواہ اسی زمین پر بیٹھا رہے جہاں وہ پیدا ہوا ہے۔ (حم خ عن ابی ہریرۃ)۔

272 - من جاء يعبد الله ولا يشرك به شيئا ويقيم الصلاة ويؤتى الزكاة ويصوم رمضان ويتقى الكبائر فان له الجنة قالوا ما الكبائرقال الاشراك بالله وقتل النفس المسلمة وفرار يوم الزحف (حم ن حب ك عن ابى ايوب)

(۲۷۲) جو آدمی اس حال میں آیا (یعنی فوت ہوا) کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا۔ نماز قائم کرتا تھا، زکوٰۃ ادا کرتا تھا، رمضان المبارک کے روزے رکھتا تھا اور کبیرہ گناہوں سے بچتا تھا تو اس کیلئے جنت ہوگی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی کہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، مسلمان جان کو قتل کرنا اور کافروں سے مقابلے کے دن بھاگ جانا۔ (حم ن حب ک عن ابی ایوب)۔

273 - من شهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى عبد الله ورسوله وابن امته وكلمته القاها إلى مريم وروح منه وان الجنة حق والنار حق وان البعث حق ادخله الله الجنة على ما كان من عمل من أى ابواب الجنة الثمانية شاء (حم ق

(۲۷۳) جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے، اس کے رسول، اس کی بندی کے بیٹے، اس کا کلمہ جو اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا اور اسی اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح ہیں، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور مرنے کے بعد

عن عبادة بن الصامت)

274 - من فارق الدنيا على الاخلاص لله وحده وعبادته لا شريك له واقام الصلاة وايتاء الزكاة مات والله عنه راض (ه ك عن انس)

275 - من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة ومن مات يشرك بالله شيئا دخل النار (حم م عن جابر)

276 - والذى نفس محمد بيده لا يسمع بى احد من هذه الامة يهودى ولا نصرانى ثم يموت ولم يؤمن بالذى ارسلت به الا كان من اصحاب النار (حم م عن ابى هريرة)

277 - الوائدة والموؤودة فى النار الا ان تدرك الوائدة الاسلام فتسلم (حم ن عن سلمة بن يزيد الجعفى)

278 - يا ابا سعيد من رضى بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا وجبت له الجنة واخرى يرفع بها العبد مائة درجة فى الجنة ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض الجهاد فى سبيل الله الجهاد فى سبيل الله الجهاد فى سبيل الله (حم م ن عن ابى سعيد)

279 - يا معاذ بن جبل هل تدرى ما حق

دوبارہ زندہ کیا جانا حق ہے تو اس کا عمل جیسا بھی ہوا سے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے بھی چاہے۔ (داخل ہو جائے)۔ (حم ق عن عبادۃ بن الصامت)۔

(۲۷۴) جس آدمی نے اللہ تعالیٰ جو کہ یکتا ہے اس کیلئے اور اس کی عبادت کیلئے جس کا کوئی شریک نہیں ان کیلئے اخلاص پر ہوتے ہوئے دنیا کو چھوڑا، نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی تو وہ اس طرح فوت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے۔ (ہ ک عن انس)۔

(۲۷۵) جو آدمی اس طرح فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اس طرح فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (حم م عن جابر)۔

(۲۷۶) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! اس امت میں سے جس بھی یہودی اور نصرانی نے میری بات غور سے سنی پھر وہ مر گیا اور جو چیز مجھے دے کر بھیجی گئی ہے اس پر ایمان نہ لایا تو وہ دوزخیوں میں سے ہوگا۔ (حم م عن ابی ہریرۃ)۔

(۲۷۷) بچی کو زندہ گاڑنے والی اور جس کیلئے زندہ گاڑی گئی دونوں دوزخ میں جائیں گی۔ سوائے اس کے کہ گاڑنے والی اسلام کا زمانہ پا کر اسلام قبول کرلے۔ (حم ن عن سلمۃ بن یزید الجعفی)۔

(۲۷۸) اے ابوسعید! جو آدمی اللہ تعالیٰ کے رب ذوالجلال ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوا اس کیلئے جنت واجب ہوگئی اور ایک دوسری چیز ایسی ہے کہ جس کے باعث بندے کو جنت میں سو درجے بلند کیا جائے گا۔ ان میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور وہ چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ (حم م ن عن ابی سعید)۔

(۲۷۹) اے معاذ بن جبل! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا

اللّٰـه على عباده وما حق العباد على الله فان حق اللّٰـه على العباد ان يعبدوه ولا يشركوا به شيئا وحق العباد على الله ان لا يعذب من لا يشرك به شيئا (حم ق ت ه عن معاذ بن جبل)

اپنے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے۔ (سنو!) اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق یہ ہے کہ جو آدمی اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا اسے عذاب نہ دے۔ (حم ق ت ہ عن معاذ بن جبل)۔

280 - يخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من ايمان (ت عن ابي سعيد)

(۲۸۰) اللہ تعالیٰ دوزخیوں میں سے سب سے کم عذاب والے آدمی کو فرمائے گا کہ اگر تیرے پاس جو کچھ زمین میں موجود ہے وہ سب کچھ ہوتو کیا تو وہ بطور فدیہ دے کر اپنی جان چھڑانا چاہے گا؟ تو وہ عرض کرے گا۔ ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جب تو آدم کی پشت میں تھا اس وقت میں نے اس سے بھی آسان چیز کا تجھ سے مطالبہ کیا تھا یعنی یہ کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے۔ تو تُو نے شرک ہی کیا۔ (ق عن انس)۔

281 - إن اللّٰـه تعالىٰ يقول لاهون اهل النار عذابا لو ان لك ما في الارض من شيء كنت تفتدى به ؟ قال نعم قال فقد سألتك ما هو اهون من هذا وانت في صلب آدم ان لا تشرك بي شيئا فابيت الا الشرك (ق عن انس)

282 - يقال للرجل من اهل النار يوم القيامة أرايت لو كان لك ما في الارض من شيء اكنت مفتديا به فيقول نعم فيقول قد اردت منك اهون من ذٰلك قد اخذت عليك في ظهر آدم ان لا تشرك بي شيئا فابيت الا ان تشرك (حم ق عن انس)

(۲۸۲) قیامت کے دن ایک دوزخی سے کہا جائے گا کہ تیرا کیا خیال ہے کہ اگر جو کچھ زمین میں موجود ہے وہ سب تیرے پاس ہوتو کیا تو وہ بطور فدیہ دے کر اپنی جان چھڑائے گا؟ تو وہ کہے گا۔ ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تجھ سے اس سے بھی آسان چیز کی خواہش کی تھی۔ میں نے تجھ سے آدم (علیہ السلام) کی پشت میں یہ عہد لیا تھا کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے مگر تو نے پھر بھی شرک ہی کیا۔ (حم ق عن انس)۔

283 - إذا كان يوم القيامة اعطى الله تعالىٰ كل رجل من هٰذه الامة رجلا من الكفار فيقال له هٰذا فداؤك من النار (م عن ابي موسى)

(۲۸۳) جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس امت کے ہر آدمی کو ایک کافر آدمی دے کر فرمائے گا کہ یہ دوزخ سے بچنے کیلئے تیرا فدیہ ہے۔ (م عن ابی موسیٰ)۔

284 - إذا كان يوم القيامة بعث الله تعالىٰ إلى كل مؤمن ملكا معه كافر فيقول الملك للمؤمن يا مؤمن هاك هٰذا الكافر فهذا فداؤك من النار (طب والحاكم في الكنى عن ابي موسى)

(۲۸۴) جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر مومن کے پاس ایک فرشتہ بھیجے گا۔ اس فرشتے کے ساتھ ایک کافر ہوگا۔ تو وہ فرشتہ مومن سے کہے گا کہ اے ایمان والے! یہ کافر پکڑ لے۔ یہ تیرے لئے دوزخ سے بچنے کا فدیہ ہے۔ (طب والحاکم فی الکنی عن ابی موسیٰ)۔

285 - "الاكمال" احب الاديان إلى الله الحنيفية السمحة (حم خ فى الادب طب عن ابن عباس ن عن عمر بن عبد العزيز عن ابيه عن جده)

286 - إن احب الاديان إلى الله الحنيفية السمحة (طس عن ابى هريرة)

287 - احب الاديان إلى الله الحنيفية فإذا رأيت امتى لا يقولون للظالم انت ظالم فقد تودع منهم (ك وابو موسى النرسى فى الغرائب ك وابو موسى المدينى فى معرفة الصحابة عن جعفر بن الازهر بن قريط عن جده عن ابى امه سليمان بن كثير بن امية بن سعيد عن ابيه اسعد عن عبد الله بن مالك الخزاعى)

288 - إذا بعث الله الخلائق يوم القيامة نادى مناد من تحت العرش ثلاثة اصوات يا معشر الموحدين ان الله قد عفا عنكم فيعف بعضكم عن بعض (ابن ابى الدنيا فى ذم الغضب عن انس)

289 - إذا كان يوم القيامة جمع الله الخلائق فى صعيد واحد ثم يرفع لكل قوم آلهتهم التى كانوا يعبدونها فيوردونهم النار ويبقى الموحدون فيقال لهم ما تنتظرون فيقولون ننتظر ربا كنا نعبده بالغيب فيقال لهم أو تعرفونه فيقولون ان شاء عرفنا نفسه فيتجلى لهم فيخرون سجودا فيقال لهم يا اهل التوحيد ارفعوا رؤوسكم فقد اوجب الله لكم الجنة وجعل مكان كل رجل منكم يهوديا أو نصرانيا

(۲۸۵) اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام ادیان میں سے پسندیدہ دین حنیف ہے جو سیدھا سادہ آسان ہے۔ (حم خ فی الادب طب عن ابن عباس، ن عن عمر بن عبدالعزیز عن ابیہ عن جدہ) ''الاکمال''۔

(۲۸۶) بیشک اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام ادیان سے زیادہ پسندیدہ دین حنیف ہے جو سیدھا سادہ آسان ہے۔ (طس عن ابی ہریرۃ)۔

(۲۸۷) اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام ادیان سے زیادہ پسندیدہ دین حنیف ہے۔ تو جب تم میری امت کو دیکھو کہ وہ ظالم آدمی سے یہ نہیں کہتے کہ تو ظالم ہے۔ تو ان سے رخصت ہو جایا یہ کہ ان سے دین حنیف رخصت ہو گیا۔ (ک وابوموسیٰ النرسی فی الغرائب، ک وابو موسیٰ المدینی فی معرفۃ الصحابۃ عن جعفر بن الازہر بن قریط عن جدہ عن ابی امہ سلیمان بن کثیر بن امیۃ بن سعید عن ابیہ اسعد عن عبداللہ بن مالک الخزاعی)۔

(۲۸۸) جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو دوبارہ زندہ فرمائے گا تو عرش کے نیچے سے ایک منادی تین آوازیں دے گا کہ اے توحید پرستوں کے گروہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف فرمادیا۔ چنانچہ تم میں سے کچھ دوسرے کچھ لوگوں کو معاف کر دیا کرو۔ (ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن انس)۔

(۲۸۹) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا پھر ہر قوم کے معبودان باطلہ کہ جن کی وہ عبادت کرتے تھے انہیں پیش کیا جائے گا اور سب کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ تو توحید پرست باقی رہ جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم کس کے منتظر ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہم اپنے اس رب ذوالجلال کے منتظر ہیں جس کے پوشیدہ ہوتے ہوئے بھی ہم اس کی عبادت کیا کرتے تھے۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ اگر اس نے چاہا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائے گا تو وہ سب سجدے میں گر جائیں گے۔

فی النار (حل عن ابی موسی)

تب ان سے کہا جائے گا کہ اے اہل توحید! اپنے سر اٹھاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جنت واجب فرما دی اور تم میں سے ہر آدمی کی جگہ ایک یہودی یا نصرانی کو دوزخ میں بھیج دیا۔ (حل عن ابی موسیٰ)۔

290 - إذا كان يوم القيامة جاء الايمان والشرك يجثوان بين يدى الرب فيقول للايمان انطلق انت واهلك إلى الجنة (ك فى تاريخه عن صفوان بن عسال)

(۲۹۰) جب قیامت کا دن ہوگا تو ایمان اور شرک دونوں زانوؤں کے بل اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایمان سے فرمائے گا کہ تو اور اہل ایمان جنت میں چلے جاؤ۔ (ک فی تاریخہ عن صفوان بن عسال)۔

291 - إذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب له بعشر حسنات إلى سبع مائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب له بمثلها حتى يلقى الله (حم خ م عن ابى هريرة)

(۲۹۱) جب تم میں سے کوئی آدمی اپنا اسلام عمدہ بنا لے تو ہر وہ نیکی جو وہ سرانجام دیتا ہے اس کے بدلے دس سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں اس کیلئے لکھی جاتی ہیں اور ہر وہ گناہ جو وہ سرانجام دیتا ہے اس کے بدلے اس کا ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرلے۔ (حم خ م عن ابی ہریرۃ)۔

292 - إذا اسلم العبد كتب الله له كل حسنة قدمها ومحا عنه كل سيئة ازلفها ثم قيل له استانف العمل الحسنة بعشر امثالها إلى سبع مائة ضعف والسيئة بمثلها إلى ان يعفو الله وهو الغفور (سموية عن ابى سعيد)

(۲۹۲) جب بندہ اسلام قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کی ہر گزشتہ نیکی لکھ دیتا ہے اور زمانہ کفر کی ہر برائی مٹا دیتا ہے۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ دوبارہ عمل کرو ایک نیکی کے بدلے دس سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں دی جاتی ہیں اور ایک برائی کے بدلے ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے اور وہ بخشنے والا ہے۔ (سمویہ عن ابی سعید)۔

293 - ان الاسلام يجبّ ما كان قبله والهجرة تجبّ ما كان قبلها (طب عن ابن عمر)

(۲۹۳) اسلام زمانہ کفر کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے اور ہجرت گزشتہ تمام گناہ مٹا دیتی ہے۔ (طب عن ابن عمر)۔

294 - إذا اسلم العبد فحسن اسلامه تقبل الله كل حسنة كان ازلفها وكفر عنه كل سيئة ازلفها وكان فى الاسلام ما كان، الحسنة بعشر امثالها إلى سبع مائة ضعف والسيئة بمثلها إلى ان يمحوها الله (طب عن عطاء بن يسار مرسلا)

(۲۹۴) بندہ جب اسلام قبول کرتا ہے اور اپنا اسلام عمدہ بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمانہ کفر کی تمام نیکیاں قبول فرما لیتا ہے اور زمانہ کفر کی ہر برائی مٹا دیتا ہے۔ پھر اسلام میں جو ہوگا وہ یہ ہوگا کہ ایک نیکی کے بدلے دس سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں دی جاتی ہیں اور گناہ کے بدلے ایک ہی گناہ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ وہ بھی معاف فرما دے۔ (طب عن عطاء بن یسار مرسلاً)۔

295 - اما علمت ان الاسلام يهدم ما قبله وان الهجرة تهدم ما كان قبلها وان الحج يهدم ما كان قبله (ص عن عمرو بن العاص)

296 - إن اللّٰه عزوجل يغفر لعبده ما لم يقع الحجاب قيل وما وقوع الحجاب قال تخرج النفس وهى مشركة (حم خ فى التاريخ ع حب والبغوى فى الجعديات ك ص عن ابى ذر رضى اللّٰه عنه)

297 - إن المسلم فى ذمة اللّٰه مذ ولدته امه إلى ان يقوم بين يدى اللّٰه تبارك وتعالٰى فان وافى اللّٰه بشهادة ان لا اله الا اللّٰه صادقا أو باستغفار صادقا كتب اللّٰه له براءة من النار (ز عن ابى سلمة بن عبد الرحمٰن عن ابيه ولم يسمع منه)

298 - ان النور إذا دخل الصدر انفسح قيل هل لذٰلك من علم يعرف به قال نعم التجافى عن دار الغرور والانابة إلى دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله (ك وتعقب عن ابن مسعود)

299 - اسلم يا ابن مسهر لا تبع دينك بدنياك (ابن سعد عن الشعبى مرسلا)

300 - اسلم تسلم (طب ك عن اسماء بنت ابى بكر)

301 - اسلم تسلم قيل وما الاسلام قال تسلم قلبك للّٰه ويسلم المسلمون من لسانك

(۲۹۵) کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام گزشتہ تمام گناہ گرا دیتا ہے، ہجرت گزشتہ تمام گناہ گرا دیتی ہے اور حج بھی گزشتہ تمام گناہ گرا دیتا ہے۔ (ص عن عمرو بن العاص)۔

(۲۹۶) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو تب تک بخش دے گا جب تک کہ وہ حجاب میں نہ پڑے۔ عرض کی گئی کہ حجاب میں پڑنے سے کیا مراد ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: جان اس حال میں نکلے کہ وہ مشرک ہو۔ (حم خ فی التاریخ ع حب والبغوی فی الجعدیات ک ص عن ابی ذر)۔

(۲۹۷) مسلمان آدمی جب سے اسے اس کی والدہ نے جنا ہو تب سے لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونے تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملا کہ وہ سچے طور پر اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں یا سچے طور سے مغفرت طلب کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے دوزخ سے نجات لکھ دے گا۔ (ز عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمٰن عن ابیہ) ''ان سے ان کا سماعِ حدیث ثابت نہیں''۔

(۲۹۸) جب نور سینے میں داخل ہوتا ہے تو سینہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ عرض کی گئی کہ کیا اس کیلئے کوئی معلوم چیز ہے جس سے اس کی پہچان ہو جائے؟ تو ارشاد فرمایا: ہاں! دھوکے کے گھر سے بچنا (دور رہنا)، ہیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنا اور موت کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کرنا۔ (ک وتعقب عن ابن مسعود)۔

(۲۹۹) اے ابن مسہر! اسلام قبول کر لے۔ اپنی دنیا کے بدلے اپنے دین کو مت بیچ۔ (ابن سعد عن الشعبی مرسلاً)۔

(۳۰۰) اسلام قبول کر لے سلامتی پا جائے گا۔ (طب ک عن اسماء بنت ابی بکر)۔

(۳۰۱) اسلام قبول کر لے سلامتی پا جائے گا۔ عرض کی گئی کہ اسلام سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا کہ: تو اپنا دل اللہ تعالیٰ کے حوالے کر

ویدك قال فأی الاسلام افضل قال الایمان قال فما الایمان قال ان تؤمن باللّٰہ وملائکته وکتبه ورسله وبالبعث بعد الموت قال فأی الایمان افضل قال الهجرة قال وما الهجرة قال ان تهجر السوء قال فای الهجرة افضل قال الجهاد قال وما الجهاد قال ان تقاتل الکفار إذا لقیتهم ولا تغل ولا تجبن ثم عملان هما من افضل الاعمال الا من عمل عملا بمثلها حجة مبرورة أو عمرة مبرورة (هب عن ابی قلابة عن رجل من اهل الشام عن ابیه)

دے اور تیری زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔عرض کی کہ کونسا اسلام افضل ہے؟ تو فرمایا کہ: ایمان۔عرض کی کہ ایمان سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا کہ: تو اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان لائے۔عرض کی کہ کونسا ایمان افضل ہے؟ تو فرمایا کہ ہجرت۔عرض کی کہ ہجرت سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا کہ: تم برائی سے علیحدہ رہو۔عرض کی کہ کونسی ہجرت افضل ہے؟ تو فرمایا کہ: جہاد۔عرض کی کہ جہاد سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا کہ: جب تیرا کفار سے سامنا ہو تو تُو انہیں قتل کرے اور نہ تو خیانت کرے اور نہ ہی بزدلی اختیار کرے۔ پھر دو اعمال تمام اعمال سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ جو انہی جیسا عمل کرے۔وہ عمل مقبول حج یا مقبول عمرہ ہے۔ (هب عن ابی قلابۃ عن رجل من اہل الشام عن ابیہ)۔

302 - اسلموا تسلموا واعلموا ان الارض للّٰه ورسوله وانی ارید ان اجلیکم من هذه الارض فمن یجد منکم بماله شیئا فلیبعه الا فاعلموا ان الارض للّٰه ورسوله (خ عن ابی هریرة) ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال للیهود فذکره)

(۳۰۲) اسلام قبول کرلو سلامتی پا جاؤ گے اور جان لو! ساری زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے۔اور میری خواہش ہے کہ میں تمہیں اس زمین سے نکال دوں (جلاوطن کردوں) تو تم میں سے جس کے مال میں سے کوئی چیز اس کے پاس موجود ہے وہ اسے فروخت کردے۔خبردار! جان لو کہ ساری زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے۔ (خ عن ابی ہریرۃ) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے یہ فرمایا۔

303 - الایمان ثمن الجنة والحمد ثمن کل نعمة ویتقاسمون الجنة باعمالهم (الدیلمی عن انس)

(۳۰۳) ایمان جنت کی قیمت ہے، حمد وثناء تمام نعمتوں کی قیمت ہے اور تمام لوگ اپنے اعمال کے ذریعے جنت کو باہم تقسیم کریں گے۔ (الدیلمی عن انس)۔

304 - ان للّٰه عزوجل حرمات ثلاثا من حفظهن حفظ اللّٰه له امر دینه ودنیاه ومن لم یحفظهن لم یحفظ اللّٰه له شیئا حرمة الاسلام وحرمتی وحرمة رحمی (طب وابو نعیم عن ابی

(۳۰۴) اللہ تعالیٰ کی تین حرمتیں ہیں۔جس نے ان کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کے دین اور دنیا کے معاملے کی حفاظت فرمائے گا اور جس نے ان کی حفاظت نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔ وہ تینوں حرمتیں اسلام کی

سعید)

حرمت، میری حرمت اور میرے رشتہ داروں کی حرمت۔ (طب و ابونعیم عن ابی سعید)۔

305 - الاسلام بيت واسع فمن دخله وسعه والهجرة بيت واسع فمن دخله وسعه ومن دعى إلى الاسلام فاسلم ودعى إلى الهجرة فهاجر لم يدع للخير مطلبا ولا للشر مهربا (طب عن فضاله بن عبيد)

(۳۰۵) اسلام ایک وسیع گھر ہے تو جو اس میں داخل ہو گیا اسے وسعت عطا کی گئی اور ہجرت ایک وسیع گھر ہے تو جو اس میں داخل ہو گیا اسے وسعت عطا کی گئی اور جس آدمی کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تو اس نے اسلام قبول کر لیا اور جسے ہجرت کی دعوت دی گئی تو اس نے ہجرت کی۔ تو اس نے بھلائی کیلئے کوئی خواہش اور برائی کیلئے کوئی ڈر نہ چھوڑا۔ (طب عن فضالۃ بن عبید)۔

306 - الاسلام اعز من ذلك والاسلام يعلو ولا يعلى (الروياني قط ق ص عن عائذ بن عمرو المزني)

(۳۰۶) اسلام اس سے زیادہ معزز ہے اور اسلام غالب ہوتا ہے اس پر غلبہ نہیں پایا جاتا۔ (الرویانی قط ق ص عن عائذ بن عمرو المزنی)۔

307 - الاسلام يسبك الرجال كما يسبك النار خبث الحديد والذهب والفضة (الديلمي عن ابي سعيد)

(۳۰۷) اسلام لوگوں کو اس طرح صاف کر کے سانچے میں ڈھالتا ہے جیسے آگ لوہے، سونے اور چاندی کی میل صاف کر کے سانچے میں ڈھالتی ہے۔ (الدیلمی عن ابی سعید)۔

308 - انه لا يدخل الجنة الا مؤمن وايام منى ايام اكل وشرب (طب عن كعب بن مالك)

(۳۰۸) جنت میں صرف ایمان والا ہی داخل ہوگا اور منیٰ کے دن کھانے پینے کے دن ہیں۔ (طب عن کعب بن مالک)۔

309 - انما زوجت مولاى زيد بن حارثة زينب بنت جحش وزوجت المقداد ضباعة بنت الزبير لتعلموا ان اكرمكم عند الله احسنكم اسلاما (الديلمي عن ابن عباس)

(۳۰۹) میں نے اپنے غلام زید بن حارثہ کا نکاح زینب بنت جحش سے اور مقداد کا نکاح ضباعہ بنت زبیر سے کیا تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے معزز وہ ہے جو تم میں سے عمدہ اسلام والا ہے۔ (الدیلمی عن ابن عباس)۔

310 - انى زعيم لمن آمن واسلم وهاجر ببيت فى ربض الجنة وببيت فى وسط الجنة وببيت فى اعلى الجنة من فعل ذلك لم يدع للخير مطلبا ولا من الشر مهربا فليمت حيث شاء ان يموت (طب عن فضاله بن عبيد)

(۳۱۰) جو آدمی ایمان لایا، اسلام قبول کیا اور ہجرت کی میں اس کیلئے جنت کے ایک گوشے میں ایک گھر، جنت کے درمیان میں ایک گھر اور جنت کے بلند و بالا مقام پر ایک گھر کا ضامن ہوں۔ تو جس آدمی نے ایسا کیا اس نے بھلائی کیلئے کوئی خواہش اور برائی کا کوئی خوف نہ چھوڑا۔ تو وہ جہاں چاہے فوت ہو جائے۔ (طب عن فضالۃ عن عبید)۔

311 - الموجبتان من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة ومن مات يشرك بالله شيئا دخل النار (الديلمي عن جابر)

(۳۱۱) دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں۔ایک یہ کہ جو آدمی اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔(الدیلمی عن جابر)۔

312 - قال ربكم تعالى لو ان عبدى استقبلنى بقراب الارض ذنوبا لا يشرك بى شيئا استقبلته بقرابها مغفرة (طب عن ابى الدرداء)

(۳۱۲) تمہارا رب ذوالجلال فرماتا ہے کہ اگر میرا بندہ میرے پاس زمین بھر گناہ لے کر حاضر ہو اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر بخشش لے کر اس کا استقبال کروں گا۔ (طب عن ابی الدرداء)۔

313 - قم يا عمر فناد انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون (ن حسن صحيح عن عمر)

(۳۱۳) اے عمر! اٹھ اور اعلان کردے کہ جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے۔(ن ''حسن صحیح'' عن عمر)۔

314 - لن يلج النار من مات لا يشرك بالله شيئا وكان يبادر صلاته قبل طلوع الشمس وقبل غروبها (طب عن عمارة بن رويبة)

(۳۱۴) وہ آدمی ہرگز دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جو اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا اور طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنی نماز ادا کرنے میں جلدی کرتا تھا۔(طب عن عمارہ بن رویبۃ)۔

315 - لن يدخل الجنة الا نفس مسلمة (ابن سعد طب عن سلمان الفارسى)

(۳۱۵) جنت میں صرف مسلمان جان ہی داخل ہوگی۔(ابن سعد طب عن سلمان الفارسی)۔

316 - ما احب الله من عبده ذكر شيء من النعم ما احب ان يذكره بما هداه له من الايمان به وملائكته ورسله له وايمان بقدره خيره وشره (أبو نعيم عن اسعد بن زرارة بن مندة عن اخيه سعيد بن زرارة ووهمه أبو نعيم أبو على الحسن بن احمد بن البنا فى مشيخته وابن النجار من طريق ابى الرجال عن ابيه عن جده سعد)

(۳۱۶) اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے نعمتوں کا تذکرہ اتنا پسند نہیں فرماتا جتنا اس بات کا تذکرہ پسند فرماتا ہے کہ جو اس نے اسے اپنی ذات پر ایمان لانے، اپنے فرشتوں پر، اپنے رسولوں پر اور اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لانے کی ہدایت عطا فرمائی۔(ابونعیم عن اسعد بن زرارۃ بن مندۃ عن اخیہ سعید بن زرارۃ ووھمہ ابونعیم، ابوعلی الحسن بن احمد بن البنا فی مشیختہ وابن النجار من طریق ابی الرجال عن ابیہ عن جدہ سعد)۔

317 - من احب ان يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتدركه منيته وهو يؤمن بالله

(۳۱۷) جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ دوزخ سے دور رہے اور جنت میں داخل ہو تو اسے اس حال میں موت آنی چاہئے کہ وہ

والیوم الآخر ویاتی الناس بما یحب ان یؤتی إلیه (حم عن ابن عمرو)

اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے پاس وہ چیز لائے جو خود پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس لائی جائے۔ (حم عن ابن عمرو)۔

318 - من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا وجبت لہ الجنة واخری یرفع اللہ بھا اھلھا فی الجنة مائة درجة ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض الجھاد فی سبیل اللہ (حب ك ھب عن ابی سعید)

(۳۱۸) جو آدمی اللہ تعالیٰ کے رب ذوالجلال ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوا اس کیلئے جنت واجب ہوگئی اور ایک دوسری چیز ہے کہ جس کے سبب اللہ تعالیٰ اس چیز والوں کو جنت میں سو درجے بلند فرمائے گا۔ ان میں سے ہر دو درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ اور وہ چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ (حب ک ھب عن ابی سعید)۔

319 - من علم ان اللہ ربہ وانی نبیہ موقنا من قلبہ حرم اللہ لحمہ علی النار (بزك واللہ اعلم وعبد الغافر الفارسی فی امالیہ عن ابن عمر کر ابن خزیمة طب حل والخطیب عن عمران بن حصین)

(۳۱۹) جس آدمی نے دلی یقین کے ساتھ یہ جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اس کا رب ذوالجلال ہے اور میں اس کا نبی ہوں تو اللہ تعالیٰ دوزخ پر اس کا گوشت حرام فرما دے گا۔ (بزک وعبد الغافر الفارسی فی امالیہ عن ابن عمر، کر ابن خزیمة طب حل والخطیب عن عمران بن حصین)۔

320 - من عبد اللہ لا یشرك بہ شیئا واقام الصلاة وآتی الزکاة وسمع واطاع ادخلہ اللہ من أی ابواب الجنة شاء ومن عبد اللہ لا یشرك بہ شیئا واقام الصلاة وآتی الزکاة وسمع وعصی فان اللہ من امرہ بالخیار ان شاء اللہ رحمہ وان شاء عذبہ (حم طب وابن عساکر عن عبادة بن الصامت)

(۳۲۰) جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور (احکامات) غور سے سن کر اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازوں میں سے جس سے وہ چاہے گا داخل فرما دے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور (احکامات) غور سے سن کر نافرمانی کی تو اس کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے۔ چاہے تو اس پر رحم فرمائے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔ (حم طب وابن عساکر عن عبادة بن الصامت)۔

321 - من لقی اللہ وھو لا یشرك بہ شیئا دخل الجنة (حم خ عن انس ك عن معاذ وسعید بن الحارث بن عبد المطلب معا حم عن معاذ وابی الدرداء معا)

(۳۲۱) جس نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ وہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حم خ عن انس، ک عن معاذ وسعید بن الحارث بن عبد المطلب معاً، حم عن معاذ وابی الدرداء معاً)۔

322 - من لقى الله لا يشرك به شيئا دخل الجنة ومن لقى الله يشرك به شيئا دخل النار (هب وابن عساكر عن جابر)

(۳۲۲) جس نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ وہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ وہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (هب وابن عساکر عن جابر)۔

323 - من لقى الله لا يشرك به شيئا ويصلى الخمس ويصوم رمضان غفر له (حم عن معاذ)

(۳۲۳) جس نے اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی کہ وہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا، پانچ نمازیں ادا کرتا تھا اور رمضان المبارک کے روزے رکھتا تھا تو اسے بخش دیا جائے گا۔ (حم عن معاذ)۔

324 - من لقى الله وهو لا يشرك به شيئا دخل الجنة ولم يضره معه خطيئة كما لو لقيه وهو يشرك به دخل النار ولم تنفعه معه حسنة (حم طب عن ابن عمرو وصحح)

(۳۲۴) جس نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ وہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کے ساتھ اسے کوئی خطا نقصان نہیں پہنچائے گی اسی طرح اگر اس نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ وہ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا اور اس کے ساتھ اسے کوئی نیکی نفع نہیں پہنچائے گی۔ (حم طب عن ابن عمرو) ''صحیح''۔

325 - من لقى الله لا يشرك به شيئا ولا يقتل نفسا لقى الله وهو خفيف الظهر (طب عن ابن عباس)

(۳۲۵) جس نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا اور کوئی جان قتل نہ کی تو وہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ اس کی پشت (گناہوں کے بوجھ سے) ہلکی ہوگی۔ (طب عن ابن عباس)۔

326 - من لقى الله يوم القيامة بالصلوات الخمس وصيام رمضان والاغتسال من الجنابة كان عبد الله حقا ومن اختان منهن شيئا كان عدو الله حقا (طب عن ابن عمرو وضعف)

(۳۲۶) جو آدمی قیامت کے دن پانچ نمازیں، رمضان المبارک کے روزے اور غسل جنابت کرنا لے کر (اللہ تعالیٰ سے) ملا تو وہ حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوگا اور جس آدمی نے ان میں سے ایک چیز بھی کم کی تو وہ حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوگا۔ (طب عن ابن عمرو) ''ضعیف''۔

327 - من لقى الله لا يشرك به شيئا وادى زكاة ماله طيبة بها نفسه محتسبا وسمع واطاع

(۳۲۷) جس نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا اور اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی

فله الجنة (حم عن ابی هریرة)

سے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے ادا کی اور (احکامات) غور سے سن کر فرمانبرداری کی تو اس کیلئے جنت ہوگی۔ (حم عن ابی ہریرۃ)۔

328 - من لقی اللّٰه لا یشرك به شیئا دخل الجنة وان زنی وان سرق (حم عن عبد بن حمید والبغوی وابن قانع طب ص عن سلمة بن نعیم الاشجعی وماله غیره)

(۳۲۸) جس آدمی نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ وہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ (حم عن عبد بن حمید والبغوی وابن قانع طب ص عن سلمۃ بن نعیم الاشجعی)۔

329 - دعوا المذنبین العارفین لا تنزلوهم جنة ولا نارا لیكون اللّٰه الحكم فیهم (الدیلمی عن عائشة)

(۳۲۹) تم گنہگار عارفین لوگوں کو چھوڑ دو۔ انہیں نہ ہی جنت میں اتارو اور نہ ہی دوزخ میں۔ تاکہ خود اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فیصلہ فرمادے۔ (الدیلمی عن عائشۃ)۔

330 - لا تنزلوا عبادی العارفین الموحدین من المذنبین الجنة ولا النار حتی اكون انا الذی انزلهم بعلمی فیهم ولا تكلفوا من ذلك ما لم تكلفوا ولا تحاسبوا العباد دون ربهم (طب عن زید بن ارقم)

(۳۳۰) میرے بندوں میں سے عارف توحید پرستوں میں سے جو گنہگار ہیں انہیں نہ ہی جنت میں اور نہ ہی دوزخ میں اتارو حتیٰ کہ میں خود ہی ان کے بارے میں اپنے علم کے مطابق انہیں اتاروں گا۔ اور تم اس چیز کی مشقت میں مت پڑو جس کا تمہیں مکلّف نہیں بنایا گیا اور بندوں کا محاسبہ ان کے رب ذوالجلال کے بغیر مت کرو۔ (طب عن زید بن ارقم)۔

331 - قال اللّٰه تعالٰی لا تنزلوا عبادی العارفین المذنبین الجنة ولا النار حتی یكون الرب الذی یقضی بینهم (الدیلمی عن علی)

(۳۳۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے عارفین گنہگاروں کو جنت یا دوزخ میں مت اتارو یہاں تک کہ رب ذوالجلال خود ان کے درمیان فیصلہ فرمادے گا۔ (الدیلمی عن علی)۔

332 - من لقی اللّٰه تعالٰی لا یشرك به شیئا لم یتند بدم حرام دخل الجنة (حم ه طب ك عن عقبة بن عامر)

(۳۳۲) جس آدمی نے اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا اور ناحق خون نہ کیا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حم ہ طب ک عن عقبۃ بن عامر)۔

333 - من لقی اللّٰه بخمس من الایمان دخل الجنة الصلوات الخمس طهورهن وركوعهن وسجودهن وصیام رمضان وحج البیت من استطاع إلیه سبیلا والزكاة وهی فطرة الاسلام واداء الامانة والاغتسال من الجنابة

(۳۳۳) جس آدمی نے پانچ چیزوں کے ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (وہ چیزیں یہ ہیں) پانچ نمازیں ان کی طہارتوں، رکوع اور سجود سمیت، رمضان المبارک کے روزے، جو آدمی حج کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اس کا بیت اللہ کا حج کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور یہ فطرت اسلام ہے، امانت کی

(هب عن ابی الدرداء)

ادائیگی کرنا اور غسل جنابت کرنا۔ (هب عن ابی الدرداء)۔

334 - من لم يشرك بالله شيئا بعد إذ آمن به واقام الصلاة المكتوبة وادى الزكاة المفروضة وصام رمضان وسمع وأطاع فمات على ذلك وجبت له الجنة (طب عن مالك الاشعرى وضعف)

(۳۳۴) جس آدمی نے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا، فرض نمازیں قائم کیں، فرض زکوٰۃ ادا کی، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور غور سے سن کر فرمانبرداری کی اور اسی حالت میں اسے موت آئی تو اس کیلئے جنت واجب ہوگئی (طب عن مالک الاشعری) ''ضعیف''۔

335 - من مات لم يكن مؤمنا حقا فهو كافر حقا (ابن النجار عن سمعان عن انس)

(۳۳۵) جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ حقیقی مومن نہ تھا تو وہ حقیقی کافر ہے۔ (ابن النجار عن سمعان عن انس)۔

336 - من مات لا يعدل بالله شيئا ثم كانت عليه من الذنوب مثل الرمال غفر له (ابن مردويه عن ابى الدرداء)

(۳۳۶) جسے اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو برابر نہیں ٹھہراتا تھا پھر اس کے گناہ ریت کے ذروں جتنے بھی ہوں تو اسے بخش دیا جائے گا۔ (ابن مردویہ عن ابی الدرداء)۔

337 - من مات لا يشرك بالله شيئا ولم يتند بدم حرام دخل من أى أبواب الجنة شاء (طب ك عن جرير نعيم بن حماد فى الفتن عن عقبه بن عامر)

(۳۳۷) جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا اور کوئی ناحق خون نہیں کیا تھا تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے بھی چاہے داخل ہو جائے۔ (طب ک عن جریر، نعیم بن حماد فی الفتن عن عقبۃ بن عامر)۔

338 - من مات على هذا كان مع النبيين والصديقين والشهداء يوم القيامة ما لم يعق والديه (حم بز ومحمد بن نصر وابن منده طس هب عن عمرو بن مره الجهنى) أن رجلا قال يا رسول الله ان شهدت ان لا اله الا الله وانك رسول الله وصليت الصلوات الخمس وصمت رمضان وقمته وآتيت الزكاة قال فذكره)

(۳۳۸) جسے ان چیزوں پر موت آئی وہ قیامت کے دن انبیاء کرام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا جبکہ اس نے اپنے والدین کی نافرمانی نہ کی ہو۔ (حم بز ومحمد بن نصر وابن مندہ طس هب عن عمرو بن مرۃ الجهنی) کہ ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ! اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، پانچوں نمازیں ادا کروں، رمضان المبارک کے روزے رکھوں اور اس مہینے میں قیام (تراویح و اعتکاف) کروں اور زکوٰۃ ادا کروں تو ارشاد فرمایا:

339 - من مات وهو لا يشرك بالله شيئا فقد حلت له مغفرته (طب عن النواس بن سمعان وحسن)

(۳۳۹) جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو اس کیلئے اس کی مغفرت حلال ہوگئی۔ (طب عن النواس بن سمعان) ''حسن''۔

340 - من مات وهو لا يشرك بالله شيئا فتحت له ابواب الجنة يدخل من ايها شاء ولها ثمانية ابواب (طس عن عقبة بن عامر)

(۳۴۰) جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو اس کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے جس سے چاہے داخل ہو جائے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ (طس عن عقبۃ بن عامر)۔

341 - من مات يؤمن بالله واليوم الأخر قيل له ادخل الجنة من أى أبواب الجنة الثمانية شئت (ط حم وابن مردويه عن عمر)

(۳۴۱) جس آدمی کو اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا تھا تو اسے کہا جائے گا کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے بھی چاہتا ہے جنت میں داخل ہو جا۔ (طحم وابن مردویہ عن عمر)۔

342 - من مات لا يشرك بالله شيئا فان النار محرمة عليه (ابن عساكر عن عبادة بن صامت)

(۳۴۲) جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو اس پر دوزخ حرام ہے۔ (ابن عساکر عن عبادۃ بن الصامت)۔

343 - من مات وهو يعلم أن الله حق دخل الجنة (ع عن عثمان بن عفان)

(۳۴۳) جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ برحق ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ع عن عثمان بن عفان)۔

344 - من مات وهو موقن بثلاث ان الله عزوجل حق وأن الساعة قائمة وان الله يبعث من فى القبور دخل الجنة (طب كر عن معاذ)

(۳۴۴) جس آدمی کو اس حال میں موت آئی کہ وہ تین چیزوں پر یقین رکھتا تھا یہ کہ اللہ تعالیٰ برحق ہے، قیامت قائم ہونے والی ہے اور یہ کہ جو بھی قبروں میں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ زندہ فرمائے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (طب کر عن معاذ)۔

345 - من مات لا يشرك بالله شيئا وجبت له الجنة (طب عن معاذ)

(۳۴۵) جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو اس کیلئے جنت واجب ہوگی۔ (طب عن معاذ)۔

346 - من مات يجعل لله ندا دخل النار والصلوات الخمس كفارات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر (طب عن ابن مسعود)

(۳۴۶) جسے اس حال میں موت آئی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کیلئے شریک بنایا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ پانچوں نمازیں ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو ان نمازوں کے درمیانی وقت میں کیے جائیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔ (طب عن ابن مسعود)۔

347 - ناد يا عمر فى الناس أنه من مات يعبد الله مخلصا من قلبه ادخله الله الجنة وحرم

(۳۴۷) اے عمر! لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ

عليه النار (عبد بن حميد ع ص عن جابر)

تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور اس پر دوزخ حرام فرما دے گا۔ (عبد بن حمید ع ص عن جابر)۔

348 - هما الموجبتان من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة ومن مات يشرك بالله شيئا دخل النار (طب عن عماره بن رويبة)

(۳۴۸) یہ دونوں واجب کرنے والی ہیں۔ ایک یہ کہ جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور دوسری یہ کہ جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (طب عن عمارۃ بن رویبۃ)

349 - لا يدخل الجنة كافر ولا يدخل النار مؤمن (الديلمی عن ابی شريح)

(۳۴۹) جنت میں کوئی کافر داخل نہیں ہوگا اور دوزخ میں کوئی ایمان والا داخل نہیں ہوگا۔ (الدیلمی عن ابی شریح)۔

350 - لا يحصن اهل الشرك بالله تعالىٰ شيئا (عد ق عن ابن عمر)

(۳۵۰) مشرکوں کو اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں بچا سکے گی۔ (عدق عن ابن عمر)۔

351 - لا يضر مع الاسلام ذنب كما لا ينفع مع الشرك عمل (حل عن ابن عمر)

(۳۵۱) اسلام کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا جیسے کہ شرک کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں پہنچاتا۔ (حل عن ابن عمر)۔

352 - يا معاذ هل سمعت من اليوم جاء إنه اتانی آت من ربی فبشرنی أنه من مات من امتی لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قال أفلا أخرج إلى الناس فابشرهم قال دعهم فيستبقوا الصراط (طب عن معاذ)

(۳۵۲) اے معاذ! کیا تو نے آج کے دن کی بات سنی ہے۔ ایک آنے والا میرے رب تعالیٰ کی طرف سے میرے پاس آیا اور مجھے خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ کیا میں لوگوں کے پاس جا کر انہیں خوشخبری نہ دوں؟ تو فرمایا کہ: انہیں چھوڑ دو کہ وہ سیدھی راہ پر آگے بڑھتے رہیں۔ (طب عن معاذ)۔

353 - يا معاذ من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قال الا اخبر الناس قال دعهم فليتنافسوا فی الاعمال فانی اخاف أن يتكلوا (طب حل عن انس)

(۳۵۳) اے معاذ! جس آدمی کو اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ کیا میں یہ بات لوگوں سے بیان نہ کر دوں؟ تو ارشاد فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو کہ اعمال میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ (طب حل عن انس)۔

354 - يا معاشر العرب انى رسول الله إلى الانام كافة ادعوهم إلى عبادة الله وحده وانى رسوله وعبده وأن تحجوا البيت وأن تصوموا شهرا من اثنى عشر شهرا وهو رمضان فمن اجابنى فله الجنة نزلا وثوابا ومن عصانى كانت له النار متقلبا (ابن عساكر عن محمد بن الحارث بن هانى بن مدلج بن المقداد بن رمل بن عمرو بن العذرى عن آبائه عن رمل بن عمرو)

(۳۵۴) اے جماعتِ عرب! میں تمام لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ میں انہیں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اس اللہ تعالیٰ کا رسول اور اس کا بندہ ہوں۔ (اور اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ) تم بیت اللہ کا حج کرو اور بارہ ماہ میں سے ایک ماہ روزے رکھو اور وہ مہینہ رمضان المبارک کا ہے تو جس نے میری دعوت قبول کی تو اس کیلئے مہمانی اور ثواب کے طور پر جنت ہوگی اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس کاٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ (ابن عساکر عن محمد بن الحارث بن ھانی بن مدلج بن المقداد بن رمل بن عمرو بن العذری عن آبائہ عن رمل بن عمرو)۔

355 - يا سائب قد كنت تعمل اعمالا فى الجاهلية لا تقبل منك وهى اليوم تقبل منك (حم وابن سعد طب عن السائب بن ابى السائب)

(۳۵۵) اے سائب! دور جاہلیت میں تم کچھ اعمال سرانجام دیا کرتے تھے وہ تم سے قبول نہیں کئے جاتے تھے اور آج وہی اعمال تم سے قبول کئے جاتے ہیں۔ (حم وابن سعد طب عن السائب بن ابی السائب)۔

356 - إن هم اسلموا فهو خير لهم وإن هم اقاموا فالاسلام واسع عريض (ابن سعد طب والبغوى عن مجمع بن عتاب بن شمير عن ابيه)

(۳۵۶) اگر تو وہ اسلام قبول کرلیں تو وہ ان کیلئے بہتر ہوگا اور اگر وہ ٹھہرے رہیں تو اسلام بہت وسیع وعریض ہے۔ (ابن سعد طب البغوی عن مجمع بن عتاب بن شمیر عن ابیہ)۔

357 -هؤلاء خير منك ومن اجدادك يؤمنون بالله واليوم الأخر والذى نفسى بيده لقد رضى الله عنهم (طب عن مالك بن ربيعة السلولى)

(۳۵۷) وہ سب تم سے اور تیرے آباؤاجداد سے بہتر ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔ (طب عن مالک بن ربیعۃ السلولی)۔

358 - يا معاذ لان يهدى الله على يدك رجلا من أهل الشرك خير لك من أن تكون لك حمر النعم (حم عن معاذ)

(۳۵۸) اے معاذ! اگر اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھوں پر مشرکین میں سے کسی ایک آدمی کو ہدایت عطا فرمادے تو یہ چیز تیرے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔ (حم عن معاذ)۔

359 - إن الله لا يرضى فعل عبد حتى يرضى قوله (الديلمى عن انس)

(۳۵۹) اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کا فعل پسند نہیں فرماتا جب تک کہ اس کے قول کو پسند نہ فرمالے۔ (الدیلمی عن انس)۔

360 - إذا كان يوم القيامة لم يبق مؤمن الا اتى بيهودى أو نصرانى حتى يدفع إليه فيقال

(۳۶۰) جب قیامت کا دن ہوگا تو جو بھی ایمان والا باقی بچے گا تو ایک یہودی یا نصرانی لاکر اس کے حوالے کیا جائے گا اور کہا جائے گا

هذا فداؤك من النار (حم عن ابی موسی)

کہ یہ تمہارا دوزخ سے (بچنے کا) فدیہ ہے۔ (حم عن ابی موسیٰ)۔

الفصل الرابع

چوتھی فصل

فی أحكام الایمان والاسلام فیہ فرعان

ایمان اور اسلام کے احکام کا بیان

الفرع الاول

پہلی شاخ

فی الاقرار بالشهادتين

شہادتین کے اقرار کا بیان

361 - قاتلهم حتى يشهدوا ان لا الـه الا الله وأن محمدا رسول الله فإذا فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماء هم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله (م عن ابی هريرة)

(۳۶۱) ان سے جنگ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب وہ ایسا کریں تو انہوں نے تجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لئے سوائے اس کے حق کے۔ اور ان کا حساب و کتاب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ (م عن ابی ہریرۃ)۔

362 - من قال لا اله الا الله وكفر بما كان يعبد من دون الله حرم الله ماله ودمه وحسابه على الله عزوجل (حم م عن والد ابی مالك الاشجعی)

(۳۶۲) جس آدمی نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن (باطل معبودوں) کی پوجا کی جاتی ہے ان کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا مال اور خون حرام فرما دے گا اور اس کا حساب و کتاب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔ (حم م عن والد ابی مالک الاشجعی)۔

363 - لا يحل دم امرء مسلم يشهد أن لا الـه الا الله وانی رسول الله الا باحدى ثلاث رجل زنى بعد احصان فانه يرجم ورجل خرج محاربا لله ورسوله فانه يقتل أو يصلب أو ينفى من الارض أو يقتل نفسا فيقتل بها (د ت عن عائشة)

(۳۶۳) کوئی مسلمان آدمی جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کا خون حلال نہیں ہوتا مگر جب وہ ان تین کاموں میں سے کوئی ایک کام کرے۔ ایسا آدمی جس نے نکاح کرنے کے بعد زنا کیا ہو تو اسے سنگسار کیا جائے گا، ایسا آدمی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑنے کیلئے نکلا (اللہ تعالیٰ اور رسول کی نافرمانی کی) تو اسے یا تو قتل کیا جائے گا یا صلیب پر لٹکایا جائے گا یا زمین سے جلاوطن کر دیا جائے اور ایسا آدمی جس نے کوئی جان قتل کی تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا۔ (د ت عن عائشۃ)۔

364 - لا يحل دم امرء مسلم يشهد أن لا

(۳۶۵) ایسا مسلمان آدمی جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ

الـه إلا الـلّـه وانـي رسـول الله إلا باحدى ثلاث الثيب الـزانـي والـنـفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة (حم ق 4 عن ابن مسعود)

تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو اس کا خون حلال نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ ان تینوں میں سے کوئی ایک چیز اختیار کرے۔ شادی شدہ زانی، جان کے بدلے جان، اپنے دین کو چھوڑنے والا اور جماعت مسلمین سے جدائی اختیار کرنے والا۔ (حم ق۴عن ابن مسعود)۔

365 - إذا انتـزع احـدكم الرمح إلى رجل فـكـان سـنانه عند ثغرة نحره فقال لا اله الا الله فليدفع عنه الرمح (طس حل عن ابن مسعود)

(۳۶۵) جب تم میں سے کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی طرف نیزہ بڑھائے اور نیزے کا پھل اس کے گلے کی ہنسلی پر ہو تو وہ ''لا الہ الا اللہ'' کہہ دے تو اس سے نیزہ ہٹالو۔ (طس حل عن ابن مسعود)۔

366 - امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إلـه إلا الـلّـه فـإذا قـالـوا لا اله الا الله فقد عـصـم مـنـي ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله (م عنه)

(۳۶۶) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے تب تک قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو جب وہ یہ کہہ لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان سوائے اس کے حق کے سب بچالیا اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ (م عنہ)۔

367 - أمرت أن اقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا الـه الا الله وأني رسول لله ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة فـإذا فعلوا ذلك عصموا مني دماء هـم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله (ق عن ابن عمر)

(۳۶۷) مجھے یہ حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے تب تک قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کرلیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال سوائے اس کے حق کے سب بچالیا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ (ق عن ابن عمر)

368 - امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا الـه الا الـلّـه ويؤمنوا بي وبما جئت به فإذا فـعـلـوا ذلك عـصـموا مني دماء هم وأموالهم الا بـحـقـهـا وحسابهم على الله عزوجل (م عن ابى هريرة)

(۳۶۸) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ تب تک لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مجھ پر اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان لے آئیں جب وہ ایسا کرلیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اموال سوائے ان کے حق کے سب بچالیا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ (م عن ابی ہریرۃ)۔

369 - امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا

(۳۶۹) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تب تک لوگوں سے قتال

أن لا إلـه إلا الـلّـه وانـى رسـول الله فإذا قالوها عـصـمـوا مـنـى دمـاء هـم وأمـوالهم الا بحقها وحسـابهـم على الله (ق 4 عـن ابـى هريرة وهو متواتر)

کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔تو جب وہ یہ کہہ لیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اموال سوائے ان کے حق کے (یعنی جانوں اور مالوں پر جو حق ہے اس کے علاوہ) سب بچا لیا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔(ق ۴ عن ابی ہریرۃ، یہ حدیث مبارکہ متواتر ہے)۔

الاقرار بالشهادتين من الاكمال

''الاکمال'' سے شہادتین کے اقرار کا بیان

370 - امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إلـه إلا الـلّـه وأن مـحـمدا رسول الله وان يستقبلوا قبلتنا ويا كلوا ذبيحتنا ويصلوا صلاتنا فـإذا فـعلوا ذلك حرمت علينا دماؤهم وأموالهم إلا بـحـقـهـا لهـم مـا للمسلمين وعليهم ما على الـمـسـلـمين (حم خ د ت حسن صحيح غريب حب قط عن انس)

(۳۷۰) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تب تک لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ کہ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں، ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہماری نماز ادا کریں تو جب انہوں نے ایسا کرلیا تو ان کے خون اور اموال سوائے ان کے حق کے سب ہم پر حرام ہوگئے۔جو کچھ مسلمانوں کیلئے ہے وہ ان کیلئے بھی ہوگا اور جو کچھ مسلمانوں پر فرض ہے وہ ان پر بھی فرض ہوگا۔(حم خ دت ''حسن صحیح غریب''، حب قط عن انس)۔

371 - امرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إلـه إلا الـلّـه فـإذا قـالـوها عصموا منى دماء هم وأمـوالهـم إلا بحقها قيل وما حقها قال زنى بعد احـصـان وكفر بعد إيمان أو قتل نفسا فيقتل بها (طـس عـن أبـى بكرة وابـن جـريـر عن انـس وحسن)

(۳۷۱) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہہ دیں۔تو جب وہ یہ کلمہ کہہ دیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اموال سوائے ان کے حق کے سب بچالیا۔عرض کی گئی کہ ان کا حق کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: شادی کے بعد زنا کیا، ایمان کے بعد کفر کیا یا ایک جان قتل کی تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا۔(طس عن ابی بکرۃ وابن جریر عن انس وحسن)۔

372 - امرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله وأنى رسول الله ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة (ه عن معاذ)

(۳۷۲) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔(ہ عن معاذ)۔

373 - أمرت أن أقاتل الناس حتى يقيموا الصلاة ويشهدوا أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله إلا بحقها فإذا فعلوا ذلك فقد عصموا منى دماء هم وأموالهم إلا بحقها حسابهم على الله عزوجل (تمام عن معاذ بن جبل)

(۳۷۳) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ نماز قائم کریں اور اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جب وہ ایسا کرلیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اموال سوائے ان کے حق کے سب بچالیا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ (تمام عن معاذ بن جبل)۔

374 - أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله وأنى رسول الله ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة (ك عن انس عن أبى بكر)

(۳۷۴) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ (ک عن انس عن ابی بکر)۔

375 - أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوها عصموا منى دماء هم وأموالهم إلا من أمر بحق (البغوى عن رجل من بلقين)

(۳۷۵) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہیں تو جب انہوں نے یہ کہہ لیا تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اموال بچالئے مگر معاملۂ حق کے علاوہ۔ (البغوی عن رجل من بلقین)۔

376 - والذى لا إله غيره لا يحل دم أحد يشهد أن لا أله إلا الله وأنى رسول الله إلا باحدى ثلاث التارك للاسلام المفارق للجماعة والثيب الزانى والنفس بالنفس (ابن النجار عن ابن مسعود)

(۳۷۶) قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو آدمی بھی اس بات کی گواہی دیتا ہے اس کا خون سوائے تین چیزوں میں سے کسی ایک کے علاوہ حلال نہیں ہوتا۔ اسلام کو چھوڑنے والا، جماعت مسلمین سے جدائی اختیار کرنے والا، شادی شدہ زانی اور جان کے بدلے جان۔ (ابن النجار عن ابن مسعود)۔

377 - لا يحل دم امرء مسلم إلا باحدى ثلاث رجل كفر بعد إسلامه أو زنى بعد إحصانه أو قتل نفسا بغير نفس (كر عن عائشة وعمار بن ياسر معا)

(۳۷۷) کسی مسلمان آدمی کا خون تین میں سے کسی ایک چیز کے علاوہ حلال نہیں ہوتا۔ ایسا آدمی جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کیا، نکاح کرنے کے بعد زنا کیا یا کسی جان کو کسی جان کے بدلے کے بغیر قتل کیا۔ (کرعن عائشۃ وعمار بن یاسر معاً)۔

378 - لا يحل دم إلا فى ثلاث النفس بالنفس والثيب الزانى المرتد عن الايمان (طب عن عمار)

(۳۷۸) سوائے تین چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں خون (کرنا) حلال نہیں ہوتا۔ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی اور ایمان سے مرتد ہونا۔ (طب عن عمار)۔

379 - لا يحل دم أحد من أهل القبلة إلا رجلا قتل فيقتل والثيب الزاني والمفارق للجماعة (ك عن عائشة)

380 - لا يقتل إلا أحد ثلاثة رجل قتل رجلًا فيقتل به ورجل زنى بعد ما أحصن ورجل ارتد عن الاسلام (ك عن عائشة)

381 - لا يصلح القتل إلا في ثلاث رجلا يقتل فيقتل به الرجل ورجل يكفر بعد اسلامه ورجل اصاب حدا بعد إحصانه فيرجم (ك ر م عن عائشة)

الارتداد

382 - من ارتد عن دينه فاقتلوه (طب عن عصمه بن مالك)

383 - من بدل دينه فاقتلوه (حم خ عن ابن عباس) من الاكمال

384 - إن من أبغض الخلق إلى الله تعالىٰ لمن آمن ثم كفر (طب عن معاذ)

385 - لن يخرج أحد من الايمان إلا بجحود ما دخل فيه (طس عن ابى سعيد)

386 - أيما رجل ارتد عن الاسلام فادعه فان تاب فاقبل منه وإن لم يتب فاضرب عنقه وايما امرأة ارتدت عن الاسلام فادعها فان تابت

(۳۷۹) اہل قبلہ میں سے کسی کا بھی خون حلال نہیں ہوتا سوائے اس آدمی کے کہ جس نے قتل کیا تو (اس کے بدلے میں) اسے قتل کیا جائے گا، شادی شدہ زانی اور جماعت مسلمین کو چھوڑنے والا۔ (ک عن عائشۃ)۔

(۳۸۰) کسی کو بھی قتل نہیں کیا جائے گا مگر ان تینوں میں سے کسی ایک کو قتل کیا جائے گا ایسا آدمی کہ جس نے کسی آدمی کو قتل کیا تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا۔ ایسا آدمی جس نے نکاح کے بعد زنا کیا اور ایسا آدمی جو اسلام سے مرتد ہوا۔ (ک عن عائشۃ)۔

(۳۸۱) سوائے تین صورتوں کے قتل کرنا درست نہیں، ایسا آدمی جسے قتل کیا گیا ہو تو اس کے بدلے میں (قاتل) آدمی کو قتل کیا جائے گا، ایسا آدمی جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کیا اور ایسا آدمی جو نکاح کرنے کے بعد زیر حد آ گیا (یعنی اس پر حد زنا لاگو ہوئی) تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ (ک رم عن عائشۃ)۔

ارتداد کا بیان

(۳۸۲) جو آدمی اپنے دین سے پھر جائے (مرتد ہو) تو اسے قتل کر دو۔ (طب عن عصمۃ بن مالک)۔

(۳۸۳) جس آدمی نے اپنا دین تبدیل کیا اسے قتل کر دو۔ (حم خ عن ابن عباس)۔

(۳۸۴) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ قابل نفرت وہ آدمی ہے جس نے ایمان قبول کیا پھر کافر ہوا۔ (طب عن معاذ)۔

(۳۸۵) کوئی آدمی ایمان سے اسی وقت ہی نکلتا ہے جب وہ اس چیز کا انکار کردے کہ جس میں وہ داخل ہوا تھا۔ (طس عن ابی سعید)۔

(۳۸۶) جو آدمی بھی اسلام سے مرتد ہو جائے تو اسے اسلام کی دعوت دو اگر تو وہ توبہ کر لے تو اس سے وہ توبہ قبول کر لو اور اگر توبہ نہ کرے تو اس کی گردن اڑا دو۔ اور جو عورت بھی اسلام سے مرتد ہو

فاقبل منها وإن أبت فاستتبها (طب عن معاذ)

387 - من بدل دينه أو رجع عن دينه فاقتلوه ولا تعذبوا عباد الله بعذاب الله يعني النار (عب عن ابن عباس)

388 - من بدل دينه فاقتلوه لا يقبل الله توبة عبد كفر بعد اسلامه (طب عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده)

389 - من رجع عن دينه فاقتلوه ولا تعذبوا بعذاب الله أحدا يعني النار (حب عن ابن عباس)

390 - من غيّر دينه فاضربوا عنقه (الشافعي ق عن زيد بن اسلم)

الفرع الثاني

فى احكام الايمان المتفرقة

391 - إذا أسلم الرجل فهو احق بارضه وماله (حم عن صخر بن العيلة)

392 - من جحد آية من القرآن فقد حل ضرب عنقه ومن قال لا اله الا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله فلا سبيل لاحد عليه إلا أن يصيب حدا فيقام عليه (ه عن ابن عباس)

393 - لا يحل مال امرء مسلم الا بطيب

جائے تو اسے اسلام کی دعوت دو اگر تو وہ توبہ کرلے تو اس سے وہ توبہ قبول کرلو اور اگر انکار کرے تو اس سے توبہ کرانے میں لگے رہو۔ (طب عن معاذ)۔

(۳۸۷) جس آدمی نے اپنا دین بدلا یا اپنے دین سے منہ پھیر لیا تو اسے قتل کردو۔ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب یعنی آگ کے ساتھ عذاب مت دو۔ (عب عن ابن عباس)۔

(۳۸۸) جس آدمی نے اپنا دین تبدیل کیا اسے قتل کردو۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی کی توبہ قبول نہیں کرتا جو اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کرے۔ (طب عن بهز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ)۔

(۳۸۹) جس آدمی نے اپنے دین سے منہ پھیرا اسے قتل کردو اور کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب یعنی آگ کے ساتھ عذاب مت دو۔ (حب عن ابن عباس)۔

(۳۹۰) جس آدمی نے اپنا دین تبدیل کیا اس کی گردن اڑا دو۔ (الشافعی ق عن زید بن اسلم)۔

دوسری شاخ

متفرق احکام ایمان کا بیان

(۳۹۱) جب آدمی اسلام قبول کرلے تو وہ اپنی زمین اور اپنے مال کا سب سے زیادہ حقدار ہوتا ہے۔ (حم عن صخر بن العیلۃ)۔

(۳۹۲) جس آدمی نے قرآن کریم میں سے کسی ایک آیت مبارکہ کا انکار کیا تو اس کی گردن اڑانا حلال ہوگیا اور جس نے یہ کہہ لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اس کے خلاف کسی کے پاس کوئی دلیل یا حجت نہیں ہے سوائے اس صورت کے کہ اس پر حد لاگو ہو تو وہ حد اس پر قائم کی جائے گی۔ (ہ عن ابن عباس)۔

(۳۹۳) کسی مسلمان آدمی کا مال (لینا) جائز نہیں ہوتا مگر اس

نفس منه (د عن حذيفه الرقاشى)

394 - من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذاكم المسلم الذى له ذمة الله وذمة رسوله فلا تخفروا الله فى ذمته (خ ن عن انس)

395 - لا يحل دم امرء مسلم إلا باحدى ثلاث رجل زنى بعد إحصان أو ارتد بعد اسلام أو قتل نفسا بغير حق فيقتل به (حم ت ن ه ك عن عثمان حم ن عن عائشة)

396- سيصدقون ويجاهدون إذا اسلموا (د عن جابر)

397 - ما اطيبك واطيب ريحك ما اعظمك واعظم حرمتك يعنى الكعبة والذى نفس محمد بيده لحرمة المؤمن اعظم عند الله حرمة منك ماله ودمه وان يظن به الا خيرا (ه عن ابن عمر)

398 - المؤمنون تتكافأ دماؤهم وهم يد على من سواهم ويسعى بذمتهم أدناهم ألا لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد فى عهده من أحدث حدثا فعلى نفسه ومن أحدث حدثا أو آوى محدثا لعنه الله والملائكة والناس اجمعين (د ن ك عن على)

کی رضامندی کے ساتھ جائز ہوتا ہے۔(دعن حذیفۃ الرقاشی)۔

(۳۹۴) جو آدمی ہماری نماز ادا کرے، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ مسلمان ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کا ذمہ (حمایت) مت توڑو۔(خ ن عن انس)۔

(۳۹۵) تین چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہی کسی مسلمان آدمی کا خون (کرنا) حلال ہوتا ہے۔ ایسا آدمی جس نے نکاح کرنے کے بعد زنا کیا یا اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہوا یا کسی جان کو ناحق قتل کیا تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا۔ (حم ت ن ہ ک عن عثمان، حم ن عن عائشۃ)۔

(۳۹۶) عنقریب جب وہ اسلام قبول کرلیں گے تو وہ تصدیق کریں گے اور جہاد کریں گے۔(دعن جابر)۔

(۳۹۷) تو کتنا ہی پاکیزہ ہے اور تیری خوشبو کتنی ہی پاکیزہ ہے، تو کتنا ہی عظیم ہے اور تیری حرمت کتنی ہی عظیم ہے یعنی خانہ کعبہ مراد ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن کی حرمت تیری حرمت سے زیادہ عظیم ہے۔ اس کے مال اور خون کے ساتھ فقط بھلائی کا ہی گمان ہے۔(ہ عن ابن عمر)۔

(۳۹۸) ایمان والوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں اور دیگر ادیان والوں کے مقابلے میں ایمان والے ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور ان میں سے ایک ادنیٰ مومن بھی پناہ دے سکتا ہے۔ خبردار! کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی معاہدے والے کو اس کے معاہدے میں قتل کیا جائے گا۔ جس نے کوئی نئی بات ایجاد کی (دین میں) تو اس کا گناہ اسی پر ہوگا اور جس نے نئی بات نکالی یا اس نئی بات کو مدد دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔(دن ک عن علی)۔

399 - المسلمون تتكافأ دماؤهم ويسعى بذمتهم أدناهم ويجير عليهم اقصاهم وهم يد على من سواهم يرد مشدهم على مضعفهم ومسرعهم على قاعدهم لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد في عهده (د ه عن ابن عمر)

(۳۹۹) مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں، ان میں سے ایک ادنیٰ آدمی بھی پناہ دے سکتا ہے، ان میں سے کوئی کسی کو پناہ دے تو سب کی طرف سے اسے پناہ ملے گی اور دیگر ادیان والوں (مخالفوں) کے مقابلے میں وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں، جہاد میں جس آدمی کے جانور زوردار ہوں وہ کمزور جانوروں والے کے برابر ہوگا اور وہ فوج جو جلدی سے آگے بڑھ جاتی ہے (اور مال غنیمت حاصل کرتی ہے) وہ پیچھے رہ جانیوالوں کے برابر ہے (یعنی سب کو ایک جیسا حصہ ملے گا)۔ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں اور کسی معاہدے والے کو اس کے معاہدے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ (د ہ عن ابن عمر)۔

400 - حرمة مال المسلم كحرمة دمه (حل عن ابن مسعود)

(۴۰۰) مسلمان کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی مانند ہے۔ (حل عن ابن مسعود)۔

401 - الايمان قيد الفتك لا يفتك مؤمن (تخ د ك عن ابى هريرة حم عن الزبير ومعاوية)

(۴۰۱) ایمان نے فتک کو روک دیا (یعنی اس چیز کو کہ کسی کو دھوکہ سے یا غفلت میں مار ڈالا جائے)۔ مومن آدمی غفلت میں کسی کو نہیں مارتا۔ (تخ دک عن ابی ہریرۃ، حم عن الزبیر ومعاویۃ)۔

402 - ظهر المؤمن حمى الا بحقه (طب عن عصمه بن مالك)

(۴۰۲) مومن کی پیٹھ محفوظ ہوتی ہے سوائے اس کے حق (شرعی) کے۔ (طب عن عصمۃ بن مالک)۔

403 - كل المسلم على المسلم حرام ماله وعرضه ودمه حسب امرء من الشر ان يحقر اخاه المسلم (د ه عن ابى هريرة)

(۴۰۳) ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال، عزت اور خون حرام ہے۔ کسی آدمی کو یہی شر کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ (د ہ عن ابی ہریرۃ)۔

404 - كل سارحة ورائحة على قوم حرام على غيرهم (طب عن ابى امامة)

(۴۰۴) ہر وہ جانور جو کسی قوم کے پاس صبح وشام چرتے ہوں وہ دوسروں پر حرام ہیں۔ (طب عن ابی امامۃ)۔

405 - من احسن فى الاسلام لم يؤاخذ بما عمل فى الجاهلية ومن أساء فى الاسلام أخذ الاول والأخر (ق ه عن ابن مسعود)

(۴۰۵) جس نے اسلام کی حالت میں نیک اعمال کئے اس سے اس کے عہد جاہلیت کے کاموں کا مواخذہ نہیں ہوگا اور جس نے اسلام کی حالت میں برے کام کئے اس سے اگلے پچھلے تمام اعمال کا مواخذہ ہوگا۔ (ق ہ عن ابن مسعود)۔

406 - اسلم وإن كنت كارها (حم ع

(۴۰۶) اسلام قبول کرلو اگرچہ تم ناپسند ہی کرتے ہو۔ (حم ع

والضیاء عن انس)

احکام الایمان

متفرقة من الاکمال

407 - یا قتادة اغتسل بماء وسدر واحلق عنك شعر الکفر (طب وابن شاهین عن قتادہ الرهاوی)

408 - یا واصلة اذهب فاحلق عنك شعر الکفر واغتسل بماء وسدر (تمام و ك کر عن واصلة)

409 - اغتسل بماء وسدر واحلق عنك شعر الکفر (طص حل عن واصلة)

410 - إن امرأة لتاخذ علی القوم تجیر علی المسلمین (ت حسن غریب عن ابی هریرة)

411 - ایها الناس انه لا علم لی بهذا حتی سمعتموه وانه یجیر علی المسلمین ادناهم (طب ق ك عن ام سلمه)

412 - یجیر علی المسلمین ادناهم (طب عن انس حم طب عن عمرو طب عن ام سلمة)

413 - یجیر علی المسلمین بعضهم (حم عن ابی عبیده حم طب عن ابی امامة)

414 - إن المسلم أخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یسلمه فی مصیبة نزلت به وان یکن خیار العرب والموالی یحب بعضهم بعضا

والضیاء عن انس)۔

”الاکمال“ سے

متفرق احکامِ ایمان کا بیان

(۴۰۷) اے قتادہ! پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کر اور خود سے کفر کے بال منڈوا دے۔ (طب و ابن شاہین عن قتادہ الرہاوی)۔

(۴۰۸) اے واصلہ! جاؤ اور کفر کے بال خود سے منڈوا ڈال اور پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کر۔ (تمام وک کر عن واصلۃ)۔

(۴۰۹) پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کر اور کفر کے بال خود سے منڈوا ڈال۔ (طص حل عن واصلۃ)۔

(۴۱۰) ایک عورت بھی قوم کو پناہ دے سکتی ہے اور وہ سب مسلمانوں کی طرف سے بھی کسی کو پناہ دے سکتی ہے۔ (ت حسن غریب عن ابی ہریرۃ)۔

(۴۱۱) اے لوگو! مجھے اس کے متعلق کچھ علم نہیں یہاں تک کہ تم اسے سن لو اور مسلمانوں میں سے ادنیٰ آدمی بھی تمام مسلمانوں کی طرف سے پناہ دے سکتا ہے۔ (طب ق ک عن ام سلمۃ)۔

(۴۱۲) مسلمانوں میں سے ادنیٰ آدمی بھی تمام مسلمانوں کی طرف سے کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔ (طب عن انس، حم طب عن عمرو، طب عن ام سلمۃ)۔

(۴۱۳) چند مسلمان بھی تمام مسلمانوں کی طرف سے کسی کو پناہ دے سکتے ہیں۔ (حم عن ابی عبیدہ، حم طب عن ابی امامۃ)۔

(۴۱۴) مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے، نہ ہی اسے ذلیل و رسوا کرتا ہے اور جو مصیبت اس پر نازل ہو وہ اسے اس کے سپرد نہیں کرتا اور اگر ایسا ہو کہ بہترین چنیدہ عرب اور غلام آپس

لا يجدون من ذلك بدأ (طب عن ابن عمر)

میں محبت کرنے لگیں تو وہ اس سے کوئی چارہ کار نہیں پائیں گے۔ (یعنی واقعی انہیں آپس میں محبت کرنی پڑے گی)۔ (طب عن ابن عمر)۔

415 - الايمان قيد الفتك لا يفتك مؤمن (حم ك طب عن معاوية ش حب والبغوى فى الجعديات طس عن الزبير بن العوام ش خ فى تاريخه د ك عن ابى هريرة)

(۴۱۵) ایمان نے فتک کو روک دیا (یعنی دھوکہ سے یا غفلت میں کسی کو مار ڈالنا) مومن آدمی کسی کو غفلت میں نہیں مارتا۔ (حم ک طب عن معاویۃ، ش حب والبغوی فی الجعدیات طس عن الزبیر بن العوام، ش خ فی تاریخہ دک عن ابی ہریرۃ)۔

416 - يا صخر إن القوم إذا اسلموا احرزوا دماء هم واموالهم (ابن سعد حم والدارمى والبغوى وابن قانع طب عن صخر بن العيلة)

(۴۱۶) اے صخر! جب کوئی قوم اسلام قبول کر لے تو اس نے اپنے خون اور اموال محفوظ کر لئے۔ (ابن سعد حم والدارمی والبغوی وابن قانع طب عن صخر بن العیلۃ)

417 - الايمان والعمل شريكان فى قرن لا يقبل الله تعالى احدهما إلا بصاحبه (س فى تاريخه والديلمى عن على)

(۴۱۷) ایمان اور عمل مماثلت میں ایک دوسرے کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی ایک کو اس کے ساتھی کے ساتھ ہی قبول فرماتا ہے۔ (س فی تاریخہ والدیلمی عن علی)۔

418 - الايمان قول وعمل يزيد وينقص (ابن النجار عن عبد الله بن ابى أوفى)

(۴۱۸) ایمان اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا نام ہے۔ اس میں زیادتی اور کمی ہوتی ہے۔ (ابن النجار عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ)۔

419 - الايمان الصلاة فمن فرغ لها قلبه وحافظ عليها بحدها ووقتها وسننها فهو مؤمن (ابن النجار عن ابى سعيد)

(۴۱۹) ایمان نماز ہے تو جس آدمی نے نماز کیلئے اپنے دل کو وقف کر دیا اور اس کے حدود، اوقات اور سنن کی حفاظت کی تو وہ (حقیقی) مومن ہے۔ (ابن النجار عن ابی سعید)۔

420 - اهل الذمة لهم ما اسلموا عليه من اموالهم وعبيدهم وديارهم وأرضهم ومواشيهم ليس عليهم فيه إلا الصدقة (ق عن بريدة)

(۴۲۰) ذمی جو کہ اسلام قبول کر لیں ان کے مالوں، غلاموں، گھروں، زمینوں اور چوپایوں میں فقط زکوٰۃ ہی لازم ہوگی۔ (ق عن بریدۃ)۔

421 - لاهل الذمة ما اسلموا عليه من ذراريهم وأموالهم واراضيهم وعبيدهم ومواشيهم وليس عليهم إلا الصدقة (حم عن سليمان بن بريدة عن ابيه)

(۴۲۱) ذمی لوگوں کیلئے یہ چیز ہے کہ جو وہ اسلام قبول کر لیں تو ان کی اولادوں، مالوں، زمینوں، غلاموں اور چوپایوں میں فقط زکوٰۃ ہی لازم ہوگی۔ (حم عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ)۔

422 - من اسلم من اهل الكتابين فله اجره مرتين وله مثل الذى لنا وعليه مثل الذى علينا

(۴۲۲) اہل کتاب میں سے جس نے اسلام قبول کیا اسے اس کا اجر دو مرتبہ عطا ہوگا اور جو کچھ ہمارے لئے ہے اس کیلئے بھی اسی کی

ومن اسلم من المشركين فله اجره وله مثل الذی لنا وعليه مثل الذی علينا (حم طب عن ابی امامة)

423 - بعثنی اللّٰه بالاسلام أن تقول اسلمت نفسی للّٰه ووجهت وجهی إليه وتخليت وتقيم الصلاة وتؤتی الزكاة كل مسلم علی مسلم حرام أخوان نصيران لا يقبل اللّٰه من مسلم أشرك بعد ما اسلم عملا حتی يفارق المشركين إلی المسلمين ما لی آخذ بجحزكم عن النار الا أن ربی داعنی ألا وانه سائلی هل بلغت عبادی وانی قائل رب قد بلغتهم فليبلغ شاهدكم غائبكم ثم انكم تدعون مفدمة افواهكم بالفدام ثم اول ما يبين عن احدكم فخذه وكفه هٰذا دينكم واينما تكن يكفيك (حم طب ك عن ابيه عن جده)

424 - كيف لك بلا إله إلا اللّٰه يوم القيامة (طب عن اسامة بن زيد) قال اوجرت رجلا بالرمح وهو يقول لا إله إلا اللّٰه فقال النبی صلی اللّٰه عليه وآله وسلّم فذكره)

425 - لا تقتله فانه بمنزلتك قبل أن تقتله

مثل ہوگا اور جو کچھ ہم پر فرض ہے اس پر بھی اسی کی مثل فرض ہوگا۔ جبکہ مشرکین میں سے جس نے اسلام قبول کیا اس کیلئے اس کا اجر ہوگا اور جو کچھ ہمارے لئے ہے اس کیلئے بھی اسی کی مثل ہوگا اور جو کچھ ہم پر فرض ہے اس پر بھی اسی کی مثل فرض ہوگا۔ (حم طب عن ابی امامۃ)۔

(۴۲۳) اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام دے کر مبعوث فرمایا ہے کہ تم یہ کہو کہ میں نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے زمین پر رکھ دی اور اپنا چہرہ اسی کی طرف پھیر لیا اور شرک سے جدا ہوگیا، تو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے مددگار بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مسلمان سے کوئی عمل قبول نہیں کرے گا جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد شرک کیا یہاں تک کہ وہ مشرکین سے جدا ہو کر مسلمانوں کی طرف آجائے۔ مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں تمہاری کمر سے تھام کر دوزخ سے بچا رہا ہوں۔ میرا رب تعالیٰ مجھے بلانے والا ہے۔ خبردار! وہ مجھ سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرے بندوں کو پیغام پہنچا دیا اور میں یہ کہوں گا کہ اے رب ذوالجلال میں نے انہیں پیغام پہنچا دیا ہے۔ لہٰذا تم میں سے جو یہاں موجود ہے وہ انہیں پیغام پہنچا دے جو موجود نہیں ہیں۔ پھر تمہیں (قیامت کے دن) ایسے حال میں بلایا جائے گا کہ تمہارے منہ فدام کے ساتھ بند ہوں گے (یعنی زبان سے بات چیت نہ کرسکو گے) پھر سب سے پہلی چیز جو تم میں سے ہر ایک کے بارے میں بیان کرے گی وہ اس کی ران اور ہتھیلی ہوگی۔ یہ تمہارا دین ہے۔ تم جہاں بھی ہو تمہیں کافی ہوگا۔ (حم طب ک عن ابیہ عن جدہ)۔

(۴۲۴) قیامت کے دن ''لا الٰہ الا اللہ'' کا تیرے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ (طب عن اسامۃ بن زید) فرماتے ہیں کہ: میں نے ایک آدمی کے منہ میں اس وقت نیزہ مارا جبکہ وہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہہ رہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۴۲۵) اسے قتل مت کر کیونکہ تیرے اسے قتل کرنے سے پہلے

وانك بمنزلته قبل ان يقول كلمته التى قال (حم خ م ز عن مقداد بن عمرو الكندى) أنه قال يا رسول اللّه أرايت إن لقيت رجلا من الكفار فاقتتلنا فضرب إحدى يدى بالسيف فقطعها ثم لاذمنى بشجرة فقال اسلمت للّه أأقتله قال فذكره)

وہ تیری جگہ پر تھا اور اس کے وہ کلمہ کہنے سے پہلے جو کہ اس نے کہا تو اس کی جگہ پر تھا۔ (حم خ م ز عن المقداد بن عمرو الکندی) کہ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کا کیا خیال ہے کہ اگر کفار میں سے کسی آدمی سے میرا سامنا ہوا اور ہم نے باہم جنگ لڑی تو اس نے تلوار مار کر میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا پھر مجھ سے بچنے کیلئے ایک درخت کے پیچھے چھپ گیا اور کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے اسلام قبول کیا، تو کیا میں اسے قتل کردوں؟ تو ارشاد فرمایا:

426 - من احسن فى الاسلام لم يؤاخذ بما عمل فى الجاهلية ومن أساء منكم فى الاسلام اخذ بما عمل فى الجاهلية والاسلام (طس عن جابر)

(۴۲۶) جس نے اسلام کی حالت میں نیک اعمال کئے تو اس سے ان اعمال کا مواخذہ نہیں ہوگا جو اس نے زمانہ جاہلیت میں کئے اور تم میں سے جس نے اسلام کی حالت میں برے اعمال کئے اس سے ان سب اعمال کا مواخذہ ہوگا جو اس نے زمانہ جاہلیت میں اور زمانہ اسلام میں کئے۔ (طس عن جابر)۔

427 - من اسلم فلا جزية عليه (طس عن ابن)

(۴۲۷) جس نے اسلام قبول کرلیا اس پر کوئی جزیہ نہیں ہے۔ (طس عن ابن)۔

428 - من اسلم على يد رجل فهو مولاه (عب عن تميم الدارى وسنده صحيح)

(۴۲۸) جس نے کسی آدمی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تو وہ (مسلمان کرنے والا) ہی اس کا والی ہوگا۔ (عب عن تمیم الداری و سندہ صحیح)۔

429 - من اسلم على يديه رجل فهو مولاه ويدى عنه (ص عن راشد بن سعد مرسلا)

(۴۲۹) جس نے کسی آدمی کے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا تو وہ (مسلمان کرنے والا) ہی اس کا والی ہوگا اور وہی اس کی طرف سے خون بہا ادا کرے گا (ص عن راشد بن سعد مرسلاً)۔

430 - من خالف دينه دين المسلمين فاضربوا عنقه وإذا شهد أن لا إله إلا اللّه وأن محمدا رسول اللّه فلا سبيل عليه إلا أن يأتى شيئا فيقام عليه حده (طب ك عن ابن عباس)

(۴۳۰) جس کا دین مسلمانوں کے دین کے خلاف ہو اس کی گردن اڑادو اور جب وہ اس بات کی گواہی دے دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اس کے خلاف کوئی حجت نہیں ہوگی سوائے اس صورت کے کہ وہ کوئی ایسا کام سرانجام دے کہ اس پر اس کی حد لاگو کی جائے۔ (طب ک عن ابن عباس)۔

431 - من مررت به من العرب فسمعت

(۴۳۱) جو تیرا گزر عربوں کے پاس سے ہو اور تو ان میں

الاذان فيهم فلا تعرض له ومن لم تسمع فيهم الاذان فادعهم إلى الاسلام فان لم يجيبوا فجاهدهم (طب عن خالد بن سعيد بن العاص)

اذان کی آواز سنے تو ان سے تعرض مت کرا اور جن میں اذان کی آواز نہ سنے تو انہیں اسلام کی دعوت دے اگر تو وہ قبول نہ کریں تو ان سے جہاد کرو۔ (طب عن خالد بن سعید بن العاص)۔

432 - ويحك يا أبا سفيان قد جئتكم بالدنيا والأخرة فاسلموا تسلموا (طب عن عبد الرحمٰن بن ابى ليلى عن ابيه)

(۴۳۲) اے ابوسفیان! تجھ پر افسوس، میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت لے کر آیا ہوں۔ لہٰذا تم سب اسلام قبول کرلو سلامتی پا جاؤ گے۔ (طب عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ)۔

433 - لا يبقى على ظهر الارض بيت مدر ولا وبر إلا أدخل الله عليهم كلمة الاسلام بعز عزيز وبذل ذليل إما يعزهم الله فيجعلهم من أهلها أو يذلهم فيدينون لها (حم طب ق ك عن المقداد بن الاسود)

(۴۳۳) زمین کی پشت پر جو بھی مٹی یا بالوں کا گھر ہوگا اس میں اللہ تعالیٰ کلمۂ اسلام معزز کی عزت اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ داخل فرمادے گا۔ یا تو اللہ تعالیٰ انہیں عزت بخشے گا اور وہ اس کلمہ کے اہل بن جائیں گے یا انہیں ذلت دے گا اور وہ اس کلمہ کے مطیع بن جائیں گے۔ (حم طب ق ک عن المقداد بن الاسود)۔

434 - لا يترك مفرح فى الاسلام حتى يضم إلى قبيلته (طب عن كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده)

(۴۳۴) اسلام میں کوئی بھی شخص قرضوں اور جرمانوں کے بوجھ تلے دبا ہوا نہ چھوڑا جائے یہاں تک کہ وہ اپنے قبیلہ سے ملا دیا جائے۔ (طب عن کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ)۔

435 - المؤمنون تتكافأ دماؤهم ويسعى بذمتهم ادناهم لا يقتل مسلم بكافر ولا ذو عهد فى عهده ولا يتوارث اهل ملتين ولا تنكح المرأة على عمتها ولا خالتها ولا صلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس ولا تسافر المرأة ثلاث ليال إلا مع ذى محرم (ق عن عائشة)

(۴۳۵) مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں اور ان کا ادنیٰ شخص بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو اور کسی معاہدے والے کو معاہدے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ دو مختلف دینوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔ کسی عورت کو اس کی پھوپھی اور خالہ کے ساتھ ایک نکاح میں جمع نہیں کیا جائے گا۔ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور کوئی عورت تین راتیں سفر نہ کرے مگر اپنے محرم مرد کے ساتھ ہی۔ (ق عن عائشۃ)

436 - المسلمون تتكافأ دماؤهم وهم يد على من سواهم (طب عن ابن عمرو)

(۴۳۶) مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں اور مخالفوں کے مقابلے میں وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں۔ (طب عن ابن عمرو)۔

437 - المسلمون يد على من سواهم

(۴۳۷) مسلمان مخالفوں کے مقابلے میں ایک دوسرے کے

تتكافأ دماؤهم ويسعى بذمتهم ادناهم ولا يقتل مسلم بكافر ولا ذو عهد في عهده (عب عن الحسن مرسلا)

مددگار ہوتے ہیں۔ان کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں اوران کا ادنیٰ شخص بھی کسی کو سب کی طرف سے پناہ دے سکتا ہے اور کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو اور کسی معاہدے والے کو اس کے معاہدے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔(عب عن الحسن مرسلاً)۔

438 - المسلمون يد على من سواهم ويرد ادناهم على اقصاهم والمتسرى على القاعد والقوى على الضعيف (العسكرى فى الامثال عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده)

(۴۳۸) مسلمان مخالفوں کے مقابلے میں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں اور جہاد میں ان کے قریبی آدمی دور والے کے، سریہ میں جانے والے پیچھے بیٹھ رہنے والے کے اور طاقتور کمزور کے برابر ہوتے ہیں۔ (یعنی مال غنیمت سے سب کو یکساں حصہ ملتا ہے)۔(العسکری فی الامثال عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)۔

439 - المسلمون يد على من سواهم تتكافأ دماؤهم (ه طب عن معقل بن يسار)

(۴۳۹) مسلمان مخالفوں کے مقابلے میں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں۔ ان کے خون ایک دوسرے کے برابر ہوتے ہیں۔(ہ طب عن معقل بن یسار)۔

440 - المسلمون تتكافأ دماؤهم وهم يد على من سواهم يسعى بذمتهم أدناهم ويرد عليهم أقصاهم (ه عن ابن عباس)

(۴۴۰) مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہوتے ہیں اور وہ سب مخالفوں کے مقابلے میں (یعنی دیگر ادیان والوں کے مقابلے میں) ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں۔ان کا ادنیٰ شخص بھی کسی کو سب کی طرف سے پناہ دے سکتا ہے اور جہاد میں ان کا وہ لشکر جو آگے بڑھ جائیں وہ پیچھے والوں کو مال غنیمت سے حصہ دے گا۔(ہ عن ابن عباس)۔

441 - من شبه الله بشيء أو ظن إن الله يشبهه شيء فهو من المشركين (أبو نعيم عن جويبر عن الضحاك عن ابن عباس)

(۴۴۱) جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی یا یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے مشابہ کوئی چیز ہے تو وہ آدمی مشرکوں میں سے ایک مشرک ہے۔(ابونعیم عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس)۔

الفصل الخامس

پانچویں فصل

في أحكام البيعة

بیعت کے احکام کا بیان

442 - ابايعكم على أن لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا و لا تزنوا ولا تقتلوا أولادكم

(۴۴۲) میں تمہیں اس بات پر بیعت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں

ولا تاتوا ببهتان تفترونه بين ايديكم وأرجلكم ولا تعصوني في معروف فمن وفي منكم فاجره على الله ومن أصاب من ذلك شيئا فاخذ به في الدنيا فهو كفارة له وطهور ومن ستره الله فذلك إلى الله عز وجل إن شاء عذبه وإن شاء غفر له (حم ق ت ن عن عبادة بن الصامت)

کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور کوئی ایسا بہتان نہیں لاؤ گے جو تم اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑتے ہو اور نیک کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے تو جس آدمی نے تم میں سے اس اقرار کو پورا کیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور جس آدمی پر ان میں سے کوئی چیز لاگو ہوگئی اور اس سے دنیا میں اس کا مواخذہ لے لیا گیا تو وہ اس کیلئے کفارہ اور پاکیزگی ہوگا اور جسے اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ کرلیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے بخش دے۔ (حم ق ت ن عن عبادۃ بن الصامت)۔

443 - ابايعك على ان تعبد الله لا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة المكتوبة وتؤتي الزكاة وتنصح لكل مسلم وتبرأ من الشرك (حم ن عن جرير)

(۴۴۳) میں تجھے اس بات پر بیعت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نمازیں قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ہر مسلمان کیلئے خیرخواہی کرو اور شرک سے الگ رہو۔ (حم ن عن جابر)۔

444 - ادع إلى ربك الذي إن مسك ضر فدعوته كشف عنك والذي إن أضللت بارض قفر فدعوته رد عليك والذي إن اصابتك سنة فدعوته انبت لك (حم د هق عن ابي جرى)

(۴۴۴) اپنے اس رب تعالیٰ کی طرف بلا کہ جسے تو اس وقت پکارتا ہے جب تجھے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس تکلیف کو تجھ سے دور کر دیتا ہے اور جسے تو اس وقت پکارتا ہے جب تو کسی بے آب و گیاہ زمین میں راہ گم کر بیٹھتا ہے اور وہ تیری اس پکار کا جواب دیتا ہے اور جسے تو اس وقت پکارتا ہے جب تجھے قحط آلیتا ہے تو وہ تیرے لئے پیداوار اگاتا ہے۔ (حم د ھق عن ابی جری)۔

445 - آمركم بثلاث وأنهاكم عن ثلاث آمركم أن تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وأن تعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا وتسمعوا وتطيعوا لمن ولاه الله أمركم وأنهاكم عن قيل وقال وكثرة السؤال وإضاعة المال (حل عن ابي هريرة)

(۴۴۵) میں تمہیں تین چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور تین چیزوں سے روکتا ہوں میں تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقہ بازی میں مت پڑو اور اللہ تعالیٰ نے جسے تمہارے معاملے (حکومت) کا ولی (حاکم) بنایا ہو اس کی بات غور سے سنو اور اطاعت کرو۔ جبکہ میں تمہیں فضول بحث سے (قیل وقال)، بکثرت سوال کرنے سے اور مال کو ضائع کرنے سے روکتا ہوں۔ (حل عن ابی ہریرۃ)۔

446 - ألا تبايعونى على أن تعبدوا الله و لا تشركوا به شيئا و أن تقيموا الصلوات الخمس وتؤتوا الزكاة وتسمعوا وتطيعوا و لا تسألوا الناس شيئا (م ن عن عوف بن مالك)

(۴۴۶) کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت نہیں کرو گے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، پانچ نمازیں قائم کرو گے، زکوٰۃ ادا کرو گے، (احکامات) غور سے سن کر اطاعت کرو گے اور لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے۔ (م ن عن عوف بن مالک)۔

447 - ليبلغ الشاهد الغائب (طب عن وابصة)

(۴۴۷) جو آدمی موجود ہے وہ اس آدمی کو یہ باتیں پہنچادے جو کہ موجود نہیں ہے۔ (طب عن وابصۃ)۔

448 - مضت الهجرة لاهلها ابايعه على الاسلام والجهاد (ق عن مجاشع بن مسعود)

(۴۴۸) مہاجرین کی ہجرت پوری ہوگئی۔ میں اسے اسلام اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں۔ (ق عن مجاشع بن مسعود)۔

449 - تعالوا بايعونى على ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادكم ولا تاتوا ببهتان تفترونه بين ايديكم وارجلكم ولا تعصونى فى معروف فمن وفى منكم فاجره على الله ومن اصاب من ذلك شيئا فعوقب به فى الدنيا فهو له كفارة ومن اصاب من ذلك شيئا فستره الله فأمره إلى الله ان شاء عاقبه وان شاء عفا عنه (خ عن عبادة بن الصامت)

(۴۴۹) آؤ! مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، ایسا کوئی بہتان نہیں لاؤ گے جسے تم اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑتے ہو اور کسی نیک کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے تو تم میں سے جس نے اس بات کو پورا کیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور جس پر ان میں سے کوئی چیز لاگو ہوگئی اور اس کی وجہ سے اسے دنیا میں سزا دے دی گئی تو وہ سزا اس کیلئے کفارہ ہوگی جبکہ جس پر ان میں سے کوئی چیز لاگو ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے اسے پوشیدہ رکھا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو اسے معاف فرمادے۔ (خ عن عبادۃ بن الصامت)۔

بيعة النساء

عورتوں کی بیعت کا بیان

450 - لا امس ايدى النساء (طس عن عقيلة بنت عبيد)

(۴۵۰) میں عورتوں کے ہاتھ نہیں چھوتا۔ (طس عن عقیلۃ بنت عبید)۔

451 - لا ابايعك حتى تغيرى كفيك كأنهما كفا سبع (د عن عائشة)

(۴۵۱) میں تجھے بیعت نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو اپنی ہتھیلیاں اس حالت سے بدل کر نہ لائے گویا کہ یہ ہتھیلیاں تو درندے کے پنجے ہیں۔ (یعنی اس عورت کے ناخن بڑھے ہوئے

بيعة الرضوان

452 - لا يدخل النار احد ممن بايع تحت الشجرة (حم د ت عن جابر م عن ام مباشر)

453 - ليدخلن الجنة من بايع تحت الشجرة الا صاحب الجمل الاحمر (ت عن جابر)

بيعة الرضوان من الاكمال

454 - كلكم مغفورون الا صاحب الجمل الاحمر (ك عن جابر)

أحكام البيعة من الاكمال

455 - ابايعك على ان تعبد الله وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتناصح المسلم وتفارق المشرك (ك عن ابى الميسر)

456 - ابايعكم على ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تقتلوا النفس التى حرم الله إلا بالحق ولا تزنوا ولا تسرقوا ولا تشربوا فمن فعل من ذلك شيئا فاقيم عليه حده فهو كفارة له ومن ستره الله عليه فحسابه على الله ومن لم يفعل من ذلك شيئا فيمت ضمنت له على الله الجنة (طس وهناد عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده)

457 - أبايعه على الجهاد وقد انقطعت

تھے)۔(د عن عائشۃ)۔

بیعت رضوان

(۴۵۲) جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان میں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔(حم د ت عن جابر، م عن ام مباشر)۔

(۴۵۳) جس نے بھی درخت کے نیچے بیعت کی وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا سوائے سرخ اونٹ والے آدمی کے۔(ت عن جابر)۔

''الاکمال'' سے بیعتِ رضوان کا بیان

(۴۵۴) تم سب کے سب بخشے ہوئے ہو سوائے سرخ اونٹ والے آدمی کے۔(ک عن جابر)۔

''الاکمال'' سے بیعت کے احکام کا بیان

(۴۵۵) میں تجھے اس بات پر بیعت کرتا ہوں کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا نماز قائم کرے گا، زکوٰۃ ادا کرے گا، مسلمان سے خیر خواہی کرے گا اور مشرک سے دور رہے گا۔(ک عن ابی المیسر)۔

(۴۵۶) میں تمہیں اس بات پر بیعت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، نہ ہی اس جان کو کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے سوائے حق کے قتل کرو گے، نہ ہی زنا کرو گے، نہ ہی چوری کرو گے اور نہ ہی شراب پیو گے۔تو جس آدمی نے ان میں سے ایک چیز بھی کی اور اس پر اس کی حد قائم کی گئی تو وہ اس کیلئے کفارہ ہوگی اور جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال دیا تو اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔اور وہ آدمی کہ جس نے ان میں سے کوئی چیز نہ کی اور وفات پا گیا تو میں اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کا ضامن ہوں۔(طس وھناد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)۔

(۴۵۷) میں اس سے جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور ہجرت ختم

الهجرة (ق ك عن يعلى بن امية)

458 - ذهب اهل الهجرة بما فيها أبايعه على الاسلام والجهاد (طب ك عن مجاشع بن مسعود)

459 - من مات ولا بيعة عليه مات ميتة جاهلية (حم ابن سعد عن ابن عمر)

460 - من مات بغير امام مات ميتة جاهلية (حم طب عن معاوية)

461 - اخرجوا إلى اثنى عشر منكم يكونوا كفلاء على قومهم كما كفلت الحواريون بعيسى بن مريم ولا يجدن احدكم فى نفسه ان يؤخذ غيره فانما يختار لى جبريل (ابن اسحاق وابن سعد عن عبد الله بن ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم) قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للنفر الذين لقوه بالعقبة فذكره)

462 - ايكم يبايعنى على هؤلاء الأيات الثلاث قل تعالوا أتل ما حرم ربكم عليكم إلى ثلاث آيات فمن وفى بهن فاجره على الله ومن انتقص منهن شيئا فادركه الله فى الدنيا كان عقوبته ومن اخره إلى الأخرة كان امره إلى الله إن شاء أخذه وإن شاء عفا عنه (عبد بن حميد فى تفسيره وابن أبى حاتم وابو الشيخ وابن مردويه ك عن عبادة بن الصامت)

463 - من بايعنى على هؤلاء الأيات قل

ہو چکی ہے۔(ق ک عن یعلیٰ بن امیۃ)۔

(۴۵۸) مہاجرین ہجرت میں جو کچھ تھا وہ لے گئے۔ میں اس سے اسلام اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں۔(طب ک عن مجاشع بن مسعود)۔

(۴۵۹) جسے اس حال میں موت آئی کہ اس پر کوئی بیعت نہیں ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔(حم ابن سعد عن ابن عمر)۔

(۴۶۰) تم میں سے بارہ آدمی میری طرف نکلو وہ سب اسی طرح اپنی قوم پر ضامن ہوں گے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری ضامن ہوئے اور تم میں سے کوئی اپنے دل میں یہ بات نہ پائے کہ اس کے علاوہ کسی دوسرے کا مواخذہ ہوگا کیونکہ جبریل علیہ السلام نے مجھے اختیار دیا ہے۔(ابن اسحاق وابن سعد عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت سے یہ فرمایا: جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ کے مقام پر ملے تھے۔

(۴۶۲) تم میں سے کون ہے جو مجھ سے ان تین آیات کریمہ پر بیعت کرتا ہے "قل تعالوا اتل ماحرم ربکم علیکم" سے لے کر تین آیات تک۔ تو جس آدمی نے ان کا حق پورا پورا ادا کیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور جس آدمی نے ان میں سے ایک چیز کی بھی کمی کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں پکڑ لیا تو یہی اس کی سزا ہوگی اور جسے آخرت تک موخر کیا گیا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو اس سے مواخذہ فرمائے اور چاہے تو اسے معاف فرما دے۔(عبد بن حمید فی تفسیرہ وابن ابی حاتم وابوالشیخ وابن مردویہ ک عن عبادۃ بن الصامت)۔

(۴۶۳) کون مجھ سے ان تین آیات کریمہ پر بیعت کرتا

تعالوا اتل ما حرم ربكم عليكم حتى ختم الأيات الثلاث فمن وفى بهن فاجره على الله ومن انتقص شيئا ادركه الله بها في الدنيا كانت عقوبته ومن اخره إلى الأخرة كان امره إلى الله إن شاء عذبه وإن شاء غفر له (ك عن عبادة بن الصامت)

ہے۔ ارشاد فرمایا: ''تعالوا اتل ماحرم ربکم علیکم'' یہاں تک کہ تینوں آیات ختم کرلیں۔ تو جس آدمی نے ان کا حق پورا ادا کیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور جس آدمی نے ایک چیز کی بھی کمی کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی وجہ سے دنیا میں ہی پکڑ لیا تو یہی اس کی سزا ہوگی اور جسے آخرت تک موخر کیا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو اسے عذاب دے چاہے تو اسے بخش دے۔ (ک عن عبادۃ بن الصامت)۔

464 - يا عبادة اسمع واطع في عسرك ويسرك ومنشطك ومكرهك واثرة عليك وإن اكلوا مالك وضربوا ظهرك الا ان تكون معصية الله بواحا (حب عن عبادة بن الصامت)

(۴۶۴) اے عبادہ! (احکام) غور سے سن اور اپنی تنگی میں، آسانی میں، خوشی میں، ناخوشی میں اور تجھ پر کسی کو فضیلت بھی دی جائے ہر حال میں اطاعت کر اگر چہ وہ تیرا مال کھالیں اور تیرے جانور مار ڈالیں سوائے اس صورت کے کہ اعلانیہ طور پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو۔ (تو اطاعت ضروری نہیں)۔ (حب عن عبادۃ بن الصامت)۔

465 - ألا تبايعوني على ما بايع عليه النساء لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادكم ولا تاتوا ببهتان تفترونه بين أيديكم وارجلكم ولا تعصوا في معروف فمن اصاب بعد ذلك ذنبا فنالته به عقوبة فهي له كفارة ومن لم تنله به عقوبة فأمره إلى الله إن شاء غفر له وإن شاء عاقبه به (ن وابن سعد عن عبادة بن الصامت)

(۴۶۵) کیا تم مجھ سے اُس بات پر بیعت نہیں کرو گے کہ جس بات پر عورتوں نے بیعت کی یعنی یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، ایسا کوئی بہتان نہیں لاؤ گے جسے تم نے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان گھڑا ہوا اور نیک کام میں نافرمانی نہیں کرو گے تو جس آدمی سے اس کے بعد گناہ سرزد ہوا اور اسے اس کی وجہ سے سزا ملی تو وہ اس کیلئے کفارہ ہوگی اور جسے اس کی وجہ سے سزا نہ ملی تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے تو اسے اس کی سزا دے۔ (ن وابن سعد عن عبادۃ بن الصامت)۔

466 - أما الذي اسالكم لربي فتعبدوه ولا تشركوا به شيئا واما الذي أسألكم لنفسي فتمنعوني مما تمنعون منه انفسكم (طب عن جابر)

(۴۶۶) وہ چیز جس کا میں تم سے اپنے رب تعالیٰ کیلئے مطالبہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ جبکہ وہ چیز جس کا میں تم سے اپنی ذات کیلئے مطالبہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ مجھے بھی اس چیز سے محفوظ رکھو جس سے تم اپنے آپ کو محفوظ رکھتے ہو۔ (طب عن جابر)۔

467 - أما الذى أسأل لربى أن تؤمنوا به ولا تشركوا به شيئا وأما الذى أسأل لنفسى فانى أسألكم أن تطيعونى أهدكم سبيل الرشاد وأسألكم لى ولاصحابى أن تواسونا فى ذات ايديكم وأن تمنعونا مما منعتم منه أنفسكم فإذا فعلتم ذٰلك فلكم على الله الجنة وعليَّ (طب عن ابن مسعود)

(۴۶۷) وہ چیز جس کا میں اپنے رب تعالیٰ کیلئے مطالبہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم اس رب ذوالجلال پر ایمان لاؤ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، جبکہ وہ چیز جس کا میں اپنی ذات کیلئے مطالبہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں تم سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ میری اطاعت کرو میں سیدھی راہ کی طرف تمہاری رہنمائی کروں گا اور اپنے لئے اور اپنے صحابہ کیلئے میں تم سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ تم اپنی اپنی ذات میں ہمیں برابری دو (یا ہماری غمخواری کرو) اور جس چیز سے تم اپنے آپکو محفوظ رکھتے ہو اس سے ہمیں بھی محفوظ رکھو۔ تو جب تم یہ سب کرلو گے تو اللہ تعالیٰ اور مجھ پر تمہارے لئے جنت واجب ہے۔ (طب عن ابن مسعود)۔

468 - لاأقبل منك حتى تبايع على النصح لكل مسلم (طس عن جرير)

(۴۶۸) میں تجھ سے (کچھ) قبول نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو ہر مسلمان کیلئے خیر خواہی پر بیعت نہ کرلے۔ (طس عن جریر)۔

469 - ابايعكن على ان لا تشركن بالله شيئا ولا تسرقن ولا تزنين ولا تقتلن اولادكن ولا تأتين ببهتان تفترينه بين أيديكن وأرجلكن ولا تعصيننى فى معروف قلن نعم قال فيما استطعتنه (حم طب عن عائشة بنت قدامه بن مظعون)

(۴۶۹) میں اس بات پر تمہیں بیعت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گی، چوری نہیں کرو گی، زنا نہیں کرو گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گی، ایسا کوئی بہتان نہیں لاؤ گی جسے تم نے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان گھڑا ہو اور نیک کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گی۔ تو ان عورتوں نے عرض کی کہ ہاں! تو ارشاد فرمایا کہ: جتنی تم استطاعت رکھتی ہو اسی میں اطاعت کا اقرار کافی ہے۔ (حم طب عن عائشۃ بنت قدامہ بن مظعون)۔

470 - انطلقى فاختضبى ثم تعالى حتى ابايعك (ابن سعد طب عن السوداء)

(۴۷۰) چلی جا اور مہندی وغیرہ کا خضاب لگا پھر میرے پاس آتا کہ میں تجھے بیعت کروں۔ (ابن سعد طب عن اسوداء)

471 - انى لست اصافح النساء (ابن سعد عن اسماء بنت يزيد)

(۴۷۱) میں عورتوں سے ہرگز مصافحہ نہیں کرتا۔ (ابن سعد عن اسماء بنت یزید)۔

472 - انى لااصافح النساء ولكن آخذ عليهن ما أخذ الله عليهن (حم طب عن أسماء بنت يزيد)

(۴۷۲) میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا لیکن میں بھی انہیں اسی چیز کا پابند کرتا ہوں جس کا انہیں اللہ تعالیٰ نے پابند فرمایا ہے۔ (حم طب عن اسماء بنت یزید)

473 - إنى لا اصافح النساء انما قولى لمائة امرأة كقولى لامرأة واحدة (ابن سعد عن عبد الله بن الزبير حم ت حسن صحيح ن وابن سعد طب ق عن اميمة بنت رقيقة وروى ہ صدره)

474 - انى لا أصافح النساء قولى لالف امرأة كقولى لامرأة واحدة (ابن سعد عن ام عامر الاشهلية)

475 - انى لا اصافحكن ولكن آخذ عليكن ما اخذ الله عليكن (ابن سعد عن أسماء بنت يزيد)

الفصل السادس

فى الايمان بالقدر

476 - الايمان بالقدر نظام التوحيد (فر عن ابى هريرة)

477 - الايمان بالقدر يذهب الهم والحزن (ك فى تاريخه والقضاعى عن أبى هريرة)

478 - قال الله تعالىٰ من لم يرض بقضائى وقدرى فليلتمس ربا غيرى (هب عن انس)

479 - قال الله تعالىٰ من لم يرض بقضائى ولم يصبر على بلائى فليلتمس ربا سواى (طب عن ابى هند الدارى)

480 - من كذب بالقدر فقد كفر بما جئت به (عد عن ابن عمر)

481 - القدر سر الله من لم يؤمن بالقدر

(۴۷۳) میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ سو عورتوں کیلئے بھی میری بات ایسے ہی ہے جیسے ایک عورت کیلئے میری بات ہو۔ (ابن سعد عن عبداللہ بن زبیر، حم ت حسن صحیح ن وابن سعد طب ق عن امیمۃ بنت رقیقۃ وروی ہ صدرہ)

(۴۷۴) میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ ہزار عورتوں کیلئے بھی میری بات ایسے ہی ہے جیسے ایک عورت کیلئے میری بات ہو۔ (ابن سعد عن ام عامر الاشہلیۃ)

(۴۷۵) میں تم سے مصافحہ نہیں کروں گا لیکن میں بھی تمہیں اس چیز کا پابند کرتا ہوں (یا اسی چیز کا عہد لیتا ہوں) جس کا تمہیں اللہ تعالیٰ نے پابند فرمایا ہے۔ (ابن سعد عن اسماء بنت یزید)

چھٹی فصل

ایمان بالقدر کا بیان

(۴۷۶) تقدیر پر ایمان ہی توحید کا نظام ہے۔ (فر عن ابی ہریرۃ)

(۴۷۷) تقدیر پر ایمان لانا رنج وغم کو دور کرتا ہے۔ (ک فی تاریخہ والقضاعی عن ابی ہریرۃ)

(۴۷۸) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: جو میری قضاء وقدر سے راضی نہیں وہ میرے علاوہ کوئی اور رب تلاش کرلے۔ (ھب عن انس)

(۴۷۹) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: جو میری قضاء سے راضی نہیں اور میری آزمائش پر صبر نہیں کرتا تو وہ میرے علاوہ کوئی اور رب تلاش کرلے۔ (طب عن ابی ھند الداری)

(۴۸۰) جس نے تقدیر کو جھٹلایا تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو کہ میں لے کر آیا ہوں۔ (عد عن ابن عمر)

(۴۸۱) تقدیر اللہ تعالیٰ کا راز ہے۔ جو آدمی اچھی اور بری ہر قسم

خيره وشره فانا بريء منه (ع عن ابى هريرة)

کی تقدیر پر ایمان نہیں لاتا میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ (ع عن ابی ہریرۃ)۔

482 - من لم يرض بقضاء الله ويؤمن بقدر الله فليلتمس الها غير الله (طس عن انس)

(۴۸۲) جو آدمی اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے راضی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ایمان نہ لائے تو اسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود تلاش کر لینا چاہئے۔ (طس عن انس)

483 - لا يغني حذر من قدر (ك عن عائشة)

(۴۸۳) کوئی احتیاط تقدیر سے بے نیاز نہیں کرتی۔ (ک عن عائشۃ)

484 - القدر نظام التوحيد فمن وحد الله وآمن بالقدر فقد استمسك بالعروة الوثقى (طس عن ابن عباس)

(۴۸۴) تقدیر نظام توحید ہے۔ چنانچہ جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی اور تقدیر پر ایمان لایا اس نے مضبوط کنڈے کو تھام لیا۔ (طس عن ابن عباس)

485 - خلق الله الخلق فكتب آجالهم واعمالهم وارزاقهم (خط عن ابى هريرة)

(۴۸۵) اللہ تعالیٰ نے مخلوق تخلیق فرمائی تو ان کی عمریں، اعمال اور رزق تحریر فرما دیئے۔ (خط عن ابی ہریرۃ)

486 - خلق الله يحيى بن زكريا فى بطن امه مؤمنا وخلق فرعون فى بطن امه كافرا (عد طب عن ابن مسعود)

(۴۸۶) اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو ان کی والدہ کے شکم میں ہی مومن تخلیق فرمایا اور فرعون کو اس کی ماں کے پیٹ میں ہی کافر تخلیق فرمایا۔ (عد طب عن ابن مسعود)

487 - السعيد من سعد فى بطن امه والشقى من شقى فى بطن امه (طس عن ابى هريرة)

(۴۸۷) خوش بخت وہ ہے جسے اس کی ماں کے پیٹ میں ہی خوش بختی عطا کی گئی ہو اور بد بخت وہ ہے جسے اس کی ماں کے پیٹ میں ہی بد بخت بنا دیا گیا ہو۔ (طس عن ابی ہریرۃ)

488 - فرغ الله إلى كل عبد من خمس من اجله ورزقه واثره ومضجعه وشقى أو سعيد (حم طب عن ابى الدرداء)

(۴۸۸) اللہ تعالیٰ ہر بندے کی پانچ چیزوں سے فارغ ہو چکا ہے، اس کی عمر سے، رزق سے، حرکت سے، سکون سے اور بد بخت ہے یا خوش بخت ہے۔ (حم طب عن ابی الدرداء)

489 - فرغ الله إلى كل عبد من خمس من عمله واجله ورزقه واثره ومضجعه لا يتعداهن عبد (طب عن ابى الدرداء)

(۴۸۹) اللہ تعالیٰ ہر بندے کی پانچ چیزوں سے فارغ ہو چکا ہے۔ اس کے عمل سے، عمر (موت) سے، رزق سے، حرکت سے اور سکون سے، کوئی بندہ انہیں شمار نہیں کر سکتا۔ (طب عن ابی الدرداء)

490 - فرغ الله الخلق من اربع من الخلق والخلق والرزق والاجل (ابن عساكر عن انس)

(۴۹۰) اللہ تعالیٰ مخلوق کی چار چیزوں سے فارغ ہو چکا ہے۔ تخلیق سے، عادات سے، رزق سے اور عمر (موت) سے۔

(ابن عساکر عن انس)

491 - فرغ الله من المقادير وامور الدنيا قبل أن يخلق السموات والارض بخمسين الف سنة (طب عن ابن عمرو)

(۴۹۱) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر اور دنیا کے معاملات سے فراغت حاصل کرلی تھی۔ (طب عن ابن عمرو)

492 - فرغ الله إلى ابن آدم من اربع الخلق والخلق والرزق والاجل (طس عن ابن مسعود)

(۴۹۲) اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی چار چیزوں سے فراغت حاصل کرلی ہے۔ تخلیق سے، عادات سے، رزق سے اور موت سے۔ (طس عن ابن مسعود)

493 - قدر الله المقادير وكتبها قبل ان يخلق السموات والارضين بخمسين الف سنة (حم ت عن ابن عمر)

(۴۹۳) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیریں کردیں تھیں اور انہیں لکھ دیا تھا۔ (حم ت عن ابن عمر)

494 - كتب الله تعالىٰ مقادير الخلائق قبل أن يخلق السموات والارض بخمسين الف سنة وعرشه على الماء (م عن ابن عمر)

(۴۹۴) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیریں لکھ دی تھیں اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ (م عن ابن عمر)

495 - وكل شيء بقدر حتى العجز والكيس (حم م عن ابن عمر)

(۴۹۵) اور ہر چیز تقدیر کے ساتھ ہے حتیٰ کہ عاجزی اور دانائی بھی۔ (حم م عن ابن عمر)

496 - لو أن ابن آدم هرب من رزقه كما يهرب من الموت لادركه رزقه كما يدركه الموت (حل عن جابر)

(۴۹۶) اگر ابن آدم اپنے رزق سے ایسے دور بھاگے جیسے موت سے دور بھاگتا ہے تو اس کا رزق اسے ایسے پالے گا جیسے موت اسے پالیتی ہے۔ (حل عن جابر)

497 - لو دعا لك اسرافيل وجبريل وميكائيل وحملة العرش وأنا فيهم ما تزوجت الا المرأة التي كتبت لك (ابن عساكر عن محمد السعدى)

(۴۹۷) اگر تیرے لئے اسرافیل، جبرائیل، میکائیل اور حاملین عرش فرشتے دعا کریں اور میں بھی ان میں شامل ہوں تو بھی تو اسی عورت سے نکاح کرے گا جو کہ تیرے لئے لکھ دی گئی ہے۔ (ابن عساکر عن محمد السعدی)

498 - لو قضى كان (قط فى الافراد حل عن انس)

(۴۹۸) اگر فیصلہ کردیا گیا ہے تو وہ ہو کر رہے گا۔ (قط فی الافراد حل عن انس)

499 - ليس احد منكم باكسب من احد قد كتب الله المصيبة والاجل وقسم المعيشة

(۴۹۹) تم میں سے کوئی کسی سے زیادہ کمانے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مصیبت اور موت لکھ دی ہے اور معیشت اور عمل تقسیم فرما

والعمل فالناس يجرون فيها إلى منتهى (حل عن ابن مسعود)

دیا ہے چنانچہ لوگ اس میں انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔(حل عن ابن مسعود)

500 - ما اصابني شيء منها الا وهو مكتوب علي وآدم في طينته (ه عن ابن عمر)

(۵۰۰) جو چیز اس میں سے مجھے پہنچی وہ مجھ پر لکھ دی گئی تھی در آنحالیکہ آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں تھے۔(مراد تخلیق نہیں کئے گئے تھے)۔(ہ عن ابن عمر)

501 - لا تكثر همك ما يقدر يكن وما ترزق ياتك (حب عن مالك بن عبادة البيهقي في القدر عن ابن مسعود)

(۵۰۱) اپنا غم مت بڑھا۔ جو تقدیر میں لکھا جاچکا ہے وہ ہوگا اور جو رزق تجھے دیا جانا ہے وہ تجھے حاصل ہوگا۔(حب عن مالک بن عبادہ)(البیہقی فی القدر عن ابن مسعود)

502 - لا تياسا من الرزق ما تهزهزت رؤوسكما فان الانسان تلده امه احمر لا قشر عليه ثم يرزقه الله (حم ه حب والضياء عن حبة وسواء ابني خالد)

(۵۰۲) جب تک تم دونوں کے سر ہلتے ہیں رزق سے مایوس مت ہونا۔ کیونکہ انسان کی ماں اسے سرخ رنگا جنتی ہے۔ اس پر کوئی چھلکا (مراد لباس) نہیں ہوتا پھر اللہ تعالیٰ اسے رزق عطا فرماتا ہے۔(حم ہ حب والضیاء عن حبۃ وسواء ابنی خالد)

503 - الرزق اشد طلبا للعبد من اجله (القضاعي عن ابي الدرداء)

(۵۰۳) رزق بندے کو اس کی موت سے زیادہ تلاش کرتا ہے۔(القضاعی عن ابی الدرداء)

504 - إذا اراد الله أن يزيغ عبدا اعمى عليه الحيل (طس عن عثمان)

(۵۰۴) جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو راستے سے پھسلانے کا ارادہ فرماتا ہے (مراد سیدھی راہ ہے) تو اس پر قوت تصرف تاریک فرمادیتا ہے۔(طس عن عثمان)

505 - إذا اراد الله انفاذ قضائه وقدره سلب ذوي العقول عقولهم حتى ينفذ فيهم قضاؤه وقدره فإذا امضى امره رد إليهم عقولهم ووقعت الندامة (فر عن انس وعلي)

(۵۰۵) جب اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ اور تقدیر نافذ کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو عقل والوں سے ان کی عقلیں سلب فرمالیتا ہے حتیٰ کہ اس کا فیصلہ اور تقدیر ان میں نافذ ہوجاتی ہے چنانچہ جب اس کا حکم نافذ ہوجاتا ہے تو انہیں ان کی عقلیں واپس لوٹا دی جاتی ہیں اور شرمندگی واقع ہوتی ہے۔(فر عن انس وعلی)

506 - إن الله إذا احب انفاذ أمر سلب كل ذي لب لبه (خط عن ابن عباس)

(۵۰۶) اللہ تعالیٰ جب کوئی حکم نافذ کرنا پسند فرماتا ہے تو ہر صاحب عقل سے اس کی عقل سلب فرمالیتا ہے۔(خط عن ابن عباس)

507 - إن الله إذا اراد امضاء امر نزع عقول الرجال حتى يمضي امره فإذا امضاه رد

(۵۰۷) اللہ تعالیٰ جب کوئی حکم نافذ کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو لوگوں کی عقلیں چھین لیتا ہے حتیٰ کہ اپنا حکم نافذ فرمادیتا ہے۔ چنانچہ

إليهم عقولهم ووقعت الندامة (أبو عبد الرحمٰن السلمي في سنن الصوفية عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده)

جب اسے نافذ فرما دیتا ہے تو انہیں ان کی عقلیں واپس لوٹا دیتا ہے اور شرمندگی واقع ہوتی ہے۔ (ابو عبدالرحمٰن السلمی فی سنن الصوفیۃ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ)

508 - إذا اراد اللّٰه خلق شيء لم يمنعه شيء (م عن ابى سعيد)

(۵۰۸) جب اللہ تعالیٰ کوئی چیز تخلیق کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ (م عن ابی سعید)

509 - اعملوا فكل ميسر لما خلق له (طب عن ابن عباس وعمران بن حصين)

(۵۰۹) عمل کئے جاؤ۔ ہر ایک کیلئے وہی آسان کیا جائے گا جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہوگا۔ (طب عن ابن عباس وعمران بن حصین)

510 - اعملوا فكل ميسر لما يهدى له من القول (طب عن عمران بن حصين)

(۵۱۰) عمل کئے جاؤ۔ ہر ایک کیلئے وہی آسان کیا جائیگا جس کیلئے اسے قول سے رہنمائی کی گئی۔ (طب عن عمران بن حصین)

511 - كل امرء مهيّأ لما خلق له (حم طب ك عن ابى الدرداء)

(۵۱۱) ہر آدمی کو وہی مہیا کیا جائے گا جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہوگا۔ (حم طب ک عن ابی الدرداء)

512 - كل ميسر لما خلق له (حم ق د عن عمران ت عن عمر حم عن ابى بكر)

(۵۱۲) ہر ایک کیلئے وہی آسان کیا جائے گا جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہوگا۔ (حم ق د عن عمران)، (ت عن عمر)، (حم عن ابی بکر)

513 - من خلقه اللّٰه لواحدة من المنزلتين وفقه لعملها (طب عن عمران)

(۵۱۳) جس آدمی کو اللہ تعالیٰ دو منزلوں (جنت و دوزخ) میں سے کسی ایک منزل کیلئے تخلیق فرمائے تو اسے اس منزل کے عمل کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ (طب عن عمران)

514 - من يرد اللّٰه به خيرا يصب منه (حم خ عن ابى هريرة)

(۵۱۴) اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دنیا میں مصیبت اور تکلیف پہنچاتا ہے۔ (حم خ عن ابی ہریرۃ)

515 - ان اللّٰه تعالىٰ إذا قضى على عبد قضاء لم يكن لقضائه مرد (ابن قانع عن شرحبيل بن السمط)

(۵۱۵) اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر فیصلہ فرما دیتا ہے تو اس کے فیصلے کو کوئی چیز واپس نہیں پھیر سکتی۔ (ابن قانع، عن شرحبیل بن السمط)

516 - إذا مر بالنطفة ثنتان واربعون ليلة بعث اللّٰه إليها ملكا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظمها ثم قال يا رب أذكر ام انثى فيقضى ربك ما شاء ويكتب

(۵۱۶) جب نطفہ کو (رحم مادر میں) بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے۔ وہ اس کی صورت گری کرتا ہے اور اس کی سماعت بصارت، کھال، گوشت اور ہڈیاں تخلیق کرتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے۔ اے رب ذوالجلال! کیا یہ مذکر

الملك ثم يقول يا رب اجله فيقول ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يقول يا رب رزقه فيقضى ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يخرج الملك بالصحيفة فى يده ولا يزيد على ما امر ولا ينقص (م عن حذيفة بن أسيد)

(مرد) ہے یا مونث (عورت) تب تیرا رب تعالیٰ جو چاہتا ہے فیصلہ فرما دیتا ہے اور وہ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے۔ اے رب ذوالجلال اس کی موت کا وقت کیا ہے۔ تو تیرا رب تعالیٰ جو چاہتا ہے فرماتا ہے اور وہ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے۔ اے رب ذوالجلال! اس کا رزق کتنا ہے؟ تو تیرا رب تعالیٰ جو چاہتا ہے فیصلہ فرما دیتا ہے اور وہ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ صحیفۂ انسانی اپنے ہاتھ میں پکڑ کر نکل جاتا ہے اور جو اسے حکم دیا گیا ہوتا ہے نہ ہی اس میں اضافہ کرتا ہے اور نہ ہی کمی کرتا ہے۔ (م عن حذیفۃ بن اسید)

517 - ان النطفة تقع فى الرحم أربعين ليلة ثم يتصور عليها الملك الذى يخلقها فيقول يا رب أذكر ام انثى فيجعله الله ذكرا أو انثى ثم يقول يا رب أسوى ام غير سوى فيجعله الله سويا أو غير سوى ثم يقول يا رب ما رزقه ما اجله ما خلقه ثم يجعله الله شقيا أو سعيدا (م عن حذيفه بن اسيد)

(۵۱۷) نطفہ رحم مادر میں چالیس راتیں قرار پذیر رہتا ہے پھر وہ فرشتہ جو کہ اسے تخلیق کرتا ہے وہ اس کی صورت گری کرتا ہے۔ تب عرض کرتا ہے۔ اے رب ذوالجلال! کیا یہ مذکر ہے یا مونث؟ تو اللہ تعالیٰ اسے مذکر یا مونث بنا دیتا ہے۔ پھر وہ عرض کرتا ہے۔ اے رب ذوالجلال! کیا یہ پوری جوانی کو پہنچے گا یا نہیں پہنچے گا (یا یہ کہ کیا یہ اپنے حمل کی انتہاء تک پہنچے گا یا نہیں؟) تو اللہ تعالیٰ اسے انتہاء تک قرار پکڑنے والا یا نہ پکڑنے والا بنا دیتا ہے۔ پھر وہ عرض کرتا ہے۔ اے رب ذوالجلال! اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی موت کا وقت کیا ہے؟ اس کی تخلیق کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے بدبخت یا خوش بخت بناتا ہے۔ (م عن حذیفۃ بن اسید)

518 - يدخل الملك على النطفة بعد ما تستقر فى الرحم باربعين ليلة فيقول يا رب ماذا أشقى ام سعيد أذكر ام انثى فيقول الله فيكتبان ويكتب عمله واثره ومصيبته ورزقه واجله ثم تطوى الصحيفة فلا يزاد على ما فيها ولا ينقص (حم عن حذيفه بن اسيد)

(۵۱۸) نطفہ کے رحم میں چالیس راتیں قرار پکڑنے کے بعد اس پر ایک فرشتہ داخل ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے۔ اے رب ذوالجلال! کیا ہے؟ کیا بدبخت ہے یا خوش بخت۔ کیا مذکر ہے یا مونث؟ تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: چنانچہ یہ دونوں چیزیں لکھ لی جاتی ہیں اور اس کا عمل، حرکت، مصیبت رزق اور موت کا وقت بھی لکھ لیا جاتا ہے پھر وہ صحیفہ لپیٹ لیا جاتا ہے اور جو کچھ اس میں ہوتا ہے نہ ہی اس میں اضافہ کیا جاتا ہے اور نہ ہی کمی کی جاتی ہے۔ (حم عن حذیفۃ بن اسید)

519 - إذا استقرت النطفة فى الرحم

(۵۱۹) جب نطفہ رحم میں چالیس دن اور چالیس راتیں قرار

اربعين يوما واربعين ليلة بعث إليها ملك فيقول يا رب أذكر ام انثى فيعلم فيقول يا رب أشقى ام سعيد فيعلم (حم عن جابر)

پذیر رہتا ہے تو اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے، اے رب ذوالجلال! کیا یہ مذکر ہے یا مونث؟ تب اسے بتایا جاتا ہے۔ پھر وہ عرض کرتا ہے۔ اے رب ذوالجلال! کیا یہ بد بخت ہے یا خوش بخت؟ تو اسے بتادیا جاتا ہے۔ (حم عن جابر)

520 - إن أحدكم يجمع خلقه في بطن امه اربعين يوما نطفة ثم يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يبعث الله إليه ملكا ويؤمر باربع كلمات ويقال له اكتب عمله ورزقه واجله وشقي أو سعيد ثم ينفخ فيه الروح فان الرجل منكم ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النار فيدخل النار وان الرجل ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة فيدخل الجنة (ق 4 عن ابن مسعود)

(۵۲۰) تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کا مادہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی صورت میں جمع رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت وہ جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار کلمات کا حکم دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، رزق، موت کا وقت اور بد بخت ہے یا خوش بخت یہ سب لکھو۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ چنانچہ تم میں سے کوئی آدمی اہل جنت والے عمل کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر کتاب کا لکھا غالب آجاتا ہے تو وہ اہل دوزخ والے عمل کرتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوجاتا ہے اور کوئی آدمی اہل دوزخ والے عمل کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو کتاب کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے تو وہ اہل جنت والے عمل کرتا ہے اور جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔ (ق ۴ عن ابن مسعود)

521 - ان الرجل ليعمل عمل الجنة فيما يبدو للناس وهو من اهل النار وان الرجل ليعمل عمل اهل النار فيما يبدو للناس وهو من اهل الجنة (ق عن سهل بن سعد) زاد خ وإن الاعمال بخواتيمها)

(۵۲۱) آدمی بعض اوقات ایسے عمل کرتا ہے جو لوگوں کی نگاہ میں جنتیوں والے ہوتے ہیں حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور بعض اوقات ایسے عمل کرتا ہے جو لوگوں کی نگاہ میں دوزخیوں والے ہوتے ہیں حالانکہ وہ جنتی ہے۔ (ق عن سھل بن سعد) وزاد (خ) اور اعمال کا دارومدار خاتموں پر ہے۔

522 - أتدرون ما هذا الكتابان هذا كتاب من رب العالمين فيه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل على آخرهم فلا يزاد

(۵۲۲) کیا تم جانتے ہو کہ یہ دو کتابیں کیا ہیں؟ یہ کتاب تمام جہانوں کے پروردگار کیطرف سے ہے۔ اس میں جنتیوں کے نام، ان کے آباؤ اجداد کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں۔ پھر آخر

فیهم ولا ینقص منهم أبدا وهذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل النار واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی آخرهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ابدا سددوا وقاربوا فان صاحب الجنة یختم له بعمل اهل الجنة وان عمل أی عمل وان صاحب النار یختم له بعمل اهل النار وإن عمل أی عمل فرغ من العباد فریق فی الجنة وفریق فی السعیر (حم ق ن عن ابن عمرو)

میں ان کی میزان جوڑ دی گئی ہے۔ (یعنی ٹوٹل کیا گیا ہے) چنانچہ نہ ہی ان میں اضافہ ہوگا اور نہ کبھی کمی۔ اور یہ کتاب بھی تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے اس میں دوزخیوں کے نام، ان کے آباؤ اجداد کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں پھر آخر میں ان کی میزان جوڑ دی گئی ہے چنانچہ نہ ہی ان میں اضافہ ہوگا اور نہ کبھی کمی۔ سیدھے راستے پر چلتے رہو اور صواب کے قریب رہو۔ کیونکہ جنتی آدمی کا خاتمہ اہل جنت کے عمل پر ہوگا اگرچہ وہ کوئی بھی کام کرے اور دوزخی آدمی کا خاتمہ اہل دوزخ کے عمل پر ہوگا اگرچہ وہ کوئی سا بھی کام کرے۔ بندوں کے اعمال سے فراغت ہو چکی۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا۔ (حم ق ن عن ابن عمرو)

523 - احسنوا فان غلبتم فکتاب اللّٰه تعالی وقدره ولا تدخلوا اللّو فان من ادخل اللو دخل علیه الشیطان (خط عن عمر)

(۵۲۳) نیک کام کرتے رہو۔ اگر تم پر غلبہ پا لیا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کی تقدیر (کی وجہ سے) ہے اور اگر مگر کلام میں داخل مت کرو کیونکہ جس نے اگر مگر داخل کیا اس پر شیطان کا کام داخل ہو جاتا ہے۔ (مراد یہ ہے کہ یہ نہ کہنا چاہئے کہ اگر میں ایسے کرتا تو ایسا ہو جاتا)۔ (خط عن عمر)

524 - إن اللّٰه اخذ ذریة آدم من ظهره ثم اشهدهم علی انفسهم ألست بربکم قالوا بلی ثم أفاض بهم فی کفیه فقال هؤلاء فی الجنة وهؤلاء فی النار فأهل الجنة میسرون لعمل اهل الجنة واهل النار میسرون لعمل اهل النار (البزار طب هق فی الاسماء عن هشام بن حکیم)

(۵۲۴) اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو آدم علیہ السلام کی پشت سے نکالا پھر انہیں ان کی جانوں پر گواہ بنایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو انہوں نے کہا ہاں! کیوں نہیں۔ پھر انہیں اپنی ہتھیلی میں گھمایا اور فرمایا۔ یہ جنت میں ہوں گے اور یہ دوزخ میں ہوں گے۔ چنانچہ جنتیوں کیلئے اہل جنت والے کام آسان کئے جائیں گے اور دوزخیوں کیلئے اہل دوزخ والے کام آسان کئے جائیں گے۔ (البزار طب هق فی الاسماء عن ہشام بن حکیم)

525 - ان اللّٰه خلق آدم ثم مسح ظهره بیمینه فاستخرج منه ذریة فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة یعملون ثم مسح ظهره فاستخرج منه ذریة فقال خلقت هؤلاء للنار

(۵۲۵) اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا پھر آپ علیہ السلام کی پشت پر اپنا دایاں دست قدرت پھیرا تو اس سے کچھ ذریت (اولاد) نکالی تب فرمایا: انہیں میں نے جنت کے لئے تخلیق فرمایا ہے اور وہ اہل جنت والے کام کریں گے پھر آپ علیہ السلام کی

وبعمل اهل النار يعملون ان الله إذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتى يموت على عمل من اعمال اهل الجنة فيدخل به الجنة وإذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتى يموت على عمل من اعمال اهل النار فيدخله به النار (مالك حم د ت ك عن عمر)

پشت پر ہاتھ پھیرا تو اس سے کچھ اولاد نکالی اور فرمایا: انہیں میں نے دوزخ کیلئے تخلیق فرمایا ہے اور وہ اہل دوزخ والے کام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ جب بندے کو جنت کیلئے تخلیق فرماتا ہے تو اس سے اہل جنت والے کام کرواتا ہے حتیٰ کہ وہ اہل جنت کے اعمال میں سے کسی عمل پر فوت ہوتا ہے تو اس کے باعث وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور جب بندے کو دوزخ کیلئے تخلیق فرماتا ہے تو اس سے اہل دوزخ والے کام کرواتا ہے حتیٰ کہ اسے اہل دوزخ کے اعمال میں سے کسی عمل پر موت آتی ہے تو اس کے باعث اسے دوزخ میں داخل فرما دیتا ہے۔ (مالک حم دت ک عن عمر)

526 - ان الله خلق آدم.ثم اخذ الخلق من ظهره فقال هؤلاء فى الجنة ولا أبالى وهؤلاء فى النار ولا أبالى (حم د ت عن عبد الرحمٰن بن قتادة السلمى)

(۵۲۶) اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا پھر آپ علیہ السلام کی پشت سے مخلوق نکالی تو فرمایا: یہ جنت میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ دوزخ میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ (حم دت عن عبدالرحمٰن بن قتادۃ السلمی)

527 - ان الله قبض قبضة فقال هٰذه إلى الجنة برحمتي وقبض قبضة فقال هٰذه إلى النار ولا ابالى (ع عن انس)

(۵۲۷) اللہ تعالیٰ نے بنو آدم کی ارواح میں سے ایک مٹھی لی اور فرمایا: یہ میری رحمت کے سبب جنت میں جائیں گے اور ایک مٹھی اور لی تو فرمایا: یہ دوزخ میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ (ع عن انس)

528 - ان الله من على قوم فالهمهم الخير فادخلهم فى رحمته وابتلى قوما فخذلهم وذمهم على افعالهم فلم يستطيعوا ان يرحلوا عما ابتلاهم به فعذبهم وذٰلك عدله فيهم (قط فى الافراد فر عن ابى هريرة)

(۵۲۸) اللہ تعالیٰ نے ایک قوم پر احسان فرمایا چنانچہ انہیں بھلائی کی توفیق عطا فرمائی تو انہیں اپنی رحمت میں داخل فرما لیا اور ایک قوم کو آزمائش میں مبتلا کیا تو انہیں رسوا کیا اور ان کے افعال پر ان کی مذمت بیان کی چنانچہ جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمایا وہ اس پر صبر نہ کر سکے تو اس نے انہیں عذاب دیا اور یہ ان میں اس کا انصاف ہے۔ (قط فی الافراد فر عن ابی ہریرۃ)

529 - إنهما قبضتان قبضة فى النار وقبضة فى الجنة (حم طب عن معاذ)

(۵۲۹) یہ تو دو مٹھیاں ہیں۔ ایک مٹھی دوزخ میں جائے گی اور ایک مٹھی جنت میں جائے گی۔ (حم طب عن معاذ)

530 - ان الله خلق الجنة وخلق النار فخلق لهذه اهلا ولهذه اهلا (م عن عائشة)

(۵۳۰) اللہ تعالیٰ نے جنت تخلیق فرمائی اور دوزخ تخلیق فرمائی تو اس کیلئے بھی لوگ تخلیق فرمائے اور اس کیلئے بھی کچھ لوگ

تخلیق فرمائے۔(م عن عائشۃ)

531 - ان اهل الجنة ميسرون لعمل اهل الجنة وان اهل النار ميسرون لعمل اهل النار (د عن عمر)

(۵۳۱) جنتیوں کیلئے اہل جنت والے کام آسان کئے جائیں گے اور دوزخیوں کیلئے اہل دوزخ والے کام آسان کئے جائیں گے۔(د عن عمر)

532 - لكل بشر رزقه من الدنيا هو يأتيه لا محالة فمن رضى به بورك له فيه ووسعه ومن لم يرضه لم يبارك له فيه ولم يسعه (فر عن ابن عباس)

(۵۳۲) ہر ایک بشر کیلئے دنیا سے اس کا رزق ہے وہ اسے ضرور بالضرور ملے گا تو جو اس سے راضی ہوا اس کیلئے اس میں برکت ڈال دی جائے گی اور اسے کشادگی عطا کی جائے گی اور جو اس سے راضی نہ ہوا اس کیلئے اس میں برکت نہیں ڈالی جائے گی اور اسے کشادگی عطا نہیں ہوگی۔(فر عن ابن عباس)

533 - لو أن الله عذب اهل سماواته واهل ارضه لعذبهم وهو غير ظالم لهم ولو رحمهم لكانت رحمته لهم خيرا من اعمالهم ولو انفقت مثل احد ذهبا فى سبيل الله ما قبله منك حتى تؤمن بالقدر فتعلم ان ما اصابك لم يكن ليخطئك وما اخطأك لم يكن ليصيبك ولو مت على غير هذه لدخلت النار (حم عن زيد بن ثابت حم د ه حب طب عن ابى بن كعب وزيد بن ثابت وحذيفة وابن مسعود)

(۵۳۳) اگر اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین والوں کو عذاب دے تو وہ انہیں اس حال میں عذاب دے گا کہ وہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر رحم فرمائے تو اس کی رحمت ان کیلئے ان کے اعمال سے بہتر ہوگی اور اگر تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول نہیں فرمائے گا حتیٰ کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لائے چنانچہ تو جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی وہ تجھ سے چوکنے والی نہیں تھی اور جو تجھ سے چوک گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی اور اگر تو اس کے علاوہ کسی اور بات پر فوت ہو تو ضرور دوزخ میں داخل ہوگا۔(حم عن زید بن ثابت، (حم د ہ حب طب عن ابی بن کعب وزید بن ثابت وحذیفۃ وابن مسعود)

534 - ما من نفس منفوسة الا وقد كتب الله مكانها من الجنة والنار والا وقد كتبت شقية أو سعيدة قيل أفلا نتكل قال لا اعملوا ولا تتكلوا فكل ميسر لما خلق له اما اهل السعادة فييسرون لعمل اهل السعادة وأما أهل الشقاوة فييسرون لعمل اهل الشقاوة (حم ق 4 عن على)

(۵۳۴) کوئی بھی سانس لینے والی جان نہیں ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ میں اس کی جگہ لکھ دی ہے اور یہ بھی لکھ دیا ہے کہ وہ بدبخت ہے یا خوش بخت۔ عرض کی گئی کہ کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ رکھیں؟ تو ارشاد فرمایا: نہیں! عمل کرو اور اسی پر بھروسہ مت کرو۔ ہر ایک کیلئے وہی آسان کیا جائے گا جس کیلئے اسے پیدا کیا گیا۔ خوش بختوں کیلئے خوش بختوں والے عمل آسان کئے جائیں گے اور بدبختوں کیلئے بدبختوں والے عمل آسان کئے جائیں گے۔(حم ق ۴ عن علی)

535 - من تكلم في شيء من القدر سئل عنه يوم القيامة ومن لم يتكلم فيه لم يسأل عنه (ه عن عائشة)

(۵۳۵) جس آدمی نے تقدیر میں سے کسی چیز کے بارے میں کلام کیا اس سے قیامت کے دن اس کے بارے میں پوچھا جائے گا اور جس نے اس میں سے کسی چیز کے بارے میں کلام نہ کیا اس سے اس کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ (ہ عن عائشۃ)

536 - المؤمن القوى خير واحب إلى الله من المؤمن الضعيف وفي كل خير أحرص على ما ينفعك واستعن بالله ولا تعجز وإن اصابك شيء فلا تقل لو انى فعلت لكان كذا وكذا ولكن قل قدر الله وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشيطان (حم م ه عن ابى هريرة)

(۵۳۶) اللہ تعالیٰ کے نزدیک طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور زیادہ پسندیدہ ہے اور ہر ایک میں بھلائی ہے۔ جو چیز تجھے نفع دیتی ہے اس پر حریص ہو جا اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ اور عاجز مت بن۔ اگر تجھے کوئی چیز پہنچے تو یہ مت کہہ کہ اگر میں اس طرح کرتا تو ایسے ایسے ہو جاتا بلکہ یہ کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا تھا اور جو چاہا سو کیا کیونکہ یہ اگر مگر شیطان کی کارروائی کو کھولتا ہے۔ (حم م ہ عن ابی ہریرۃ)

537 - لا يؤمن عبد حتى يؤمن بالقدر خيره وشره وحتى يعلم أن ما أصابه لم يكن ليخطئه وما اخطأه لم يكن ليصيبه (ت عن جابر)

(۵۳۷) کوئی بندہ ایمان والا نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہ لے آئے اور حتیٰ کہ یہ نہ جان لے کہ جو مصیبت اسے پہنچی وہ اس سے چوکنے والی نہیں تھی اور جو اس سے چوک گئی وہ اسے پہنچنے والی نہیں تھی۔ (ت عن جابر)

538 - لا يؤمن عبد حتى يؤمن باربع يشهد أن لا إله إلا الله وأنى رسول الله بعثنى بالحق ويؤمن بالموت ويؤمن بالبعث بعد الموت ويؤمن بالقدر خيره وشره (حم ت ه ك عن على)

(۵۳۸) کوئی بندہ ایمان والا نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ چار چیزوں پر ایمان نہ لے آئے۔ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور وہ موت پر ایمان رکھتا ہو اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان رکھتا ہو اور اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان رکھتا ہو۔ (حم ت ہ ک عن علی)

539 - يا ابا هريرة جف القلم بما انت لاق فاختص على ذلك أو ذر (خ ن عن ابى هريرة)

(۵۳۹) اے ابو ہریرہ! جو کچھ تجھ پر گزرنے والا ہے وہ لکھ کر قلم سوکھ گیا چنانچہ اسی پر انحصار کر یا چھوڑ دے۔ (خ ن عن ابی ہریرۃ)

540 - يا عائشة إن الله خلق للجنة اهلا خلقهم لها وهم في اصلاب آبائهم (حم م د ه عن عائشة)

(۵۴۰) اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت کیلئے کچھ لوگ تخلیق فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس وقت جنت کیلئے تخلیق فرمایا جبکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے۔ (حم م د ہ عن عائشۃ)

541 - ان الرجل ليعمل الزمن الطويل

(۵۴۱) ایک آدمی لمبا عرصہ اہل جنت والے کام کرتا ہے پھر

بعمل اهل الجنة ثم يختم له بعمل اهل النار وان الرجل ليعمل الزمن الطويل بعمل اهل النار ثم يختم عمله بعمل اهل الجنة (م عن ابی هريرة)

اس کا خاتمہ اہل دوزخ والے کام پر ہوتا ہے اور ایک آدمی لمبا عرصہ اہل دوزخ والے کام کرتا ہے پھر اس کا خاتمہ اہل جنت والے کام پر ہوتا ہے۔ (م عن ابی ہریرۃ)

542 - بعثت داعيا ومبلغا وليس إلى من الهدى شىء وخلق ابليس مزينا وليس إليه من الضلالة شيء (عق عد عن عمر)

(۵۴۲) مجھے داعی (دعوت دینے والا) اور مبلغ بنا کر بھیجا گیا ہے اور ہدایت میں سے کوئی چیز میرے اختیار میں نہیں ہے اور ابلیس کو آراستہ کرنے والا (یعنی گناہ کو آراستہ کرنے والا) تخلیق کیا گیا ہے اور گمراہی میں سے کوئی چیز اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ (عق عد عن عمر)

543 - احتج آدم وموسى فحج آدم وموسى (خط عن انس)

(۵۴۳) حضرت آدم وحضرت موسیٰ علیہ السلام نے (عالم ارواح) میں بحث کی تو حضرت آدم علیہ السلام بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ (خط عن انس)

544 - احتج آدم وموسى فقال موسى انت الذى خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه واسجد لك ملائكته واسكنك جنته اخرجت الناس من الجنة بذنبك واشقيتهم قال يا موسى انت اصطفاك الله برسالته و كلامه وانزل عليك التوراه أتلومنى على امر كتبه الله على قبل ان يخلقنى فحج آدم موسى (حم ق د ت ه عن ابى هريرة)

(۵۴۴) حضرت آدم وحضرت موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو وہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے تخلیق فرمایا اور اپنی جناب سے تجھ میں روح پھونکی اور اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا اور تجھے اپنی جنت میں ٹھہرایا تو نے اپنی لغزش کے سبب لوگوں کو جنت سے نکالا اور انہیں بد بخت بنا ڈالا۔ تب حضرت آدم علیہ السلام نے کہا۔ اے موسیٰ! تو وہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کیلئے چُنا اور تجھ پر تورات نازل فرمائی۔ کیا تو مجھ پر ایسی معاملے کی ملامت کر رہا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری تخلیق سے پہلے لکھ دیا تھا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ (حم ق د ت ہ عن ابی ہریرۃ)

545 - ان موسى قال يا رب ارنا آدم الذى اخرجنا ونفسه من الجنة فاراه الله آدم فقال انت ابونا آدم فقال له آدم نعم قال انت الذى نفخ الله فيك من روحه وعلمك الاسماء كلها وامر الملائكة فسجدوا لك قال نعم قال فما حملك على ان اخرجتنا ونفسك من الجنة فقال

(۵۴۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اے رب ذوالجلال! ہمیں وہ آدم (علیہ السلام) تو دکھا جس نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آدم (علیہ السلام) دکھایا۔ تو انہوں نے کہا کہ تو ہمارا باپ آدم ہے۔ آدم علیہ السلام نے انہیں ہاں میں جواب دیا۔ تو انہوں نے کہا کہ تو وہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ میں اپنی جناب سے روح پھونکی اور تجھے تمام اسماء کی تعلیم دی اور فرشتوں کو

لـه ادم ومن انت قال انا موسى قال انت نبى بنى اسرائيل الذى كلمك الله من وراء حجاب لم يجعل بينك وبينه رسولا من خلقه قال نعم قال فما وجدت أن ذلك كان فى كتاب الله قبل ان اخلق قال نعم قال فبم تلومنى فى شىء سبق من الله فيه القضاء قبلى فحج آدم موسى فحج آدم موسى (د عن عمر)

حکم دیا چنانچہ انہوں نے تجھے سجدہ کیا۔ آدم علیہ السلام نے ہاں میں جواب دیا۔ تو انہوں نے کہا کہ تجھے کس نے اس بات پر مجبور کیا کہ تو نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا۔ تب آدم علیہ السلام نے انہیں کہا کہ تو کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں موسیٰ (علیہ السلام) ہوں۔ تو آدم علیہ السلام نے کہا کہ تو بنی اسرائیل کا وہ پیغمبر ہے کہ تجھ سے اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے سے کلام فرمایا۔ تیرے اور اپنے درمیان اپنی مخلوق میں سے کوئی قاصد نہ بنایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ہاں میں جواب دیا۔ تو آدم علیہ السلام نے کہا کہ جہاں تک میں پہنچا ہوں وہ یہ بات ہے کہ یہ سب میری تخلیق سے پہلے کتاب اللہ میں موجود تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ہاں میں جواب دیا تو آدم علیہ السلام نے کہا کہ تو مجھے ایسی چیز کے بارے میں کیوں ملامت کرتے ہو جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ مجھ پر غالب آچکا تھا۔ چنانچہ اس طرح آدم علیہ السلام بحث میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام بحث میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔ (د عن عمر)

546 - فرغ الله من المقادير وامور الدنيا قبل ان يخلق السماوات والارض بخمسين الف سنة (طب عن ابن عمرو)

(۵۴۶) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل تقدیر اور دنیا کے معاملات سے فراغت حاصل کر لی تھی۔ (طب عن ابن عمرو)

547 - فرغ الله من اربع من الخلق والخلق والرزق والاجل (ابن عساكر عن انس)

(۵۴۷) اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں سے فراغت حاصل کر لی ہے۔ تخلیق سے، عادات سے، رزق سے اور موت کے وقت سے۔ (ابن عساکر عن انس)

548 - فرغ الله إلى كل عبد من خمس من عمله واجله ورزقه واثره ومضجعه لا يتعداهن عبد (طب عن أبى الدرداء)

(۵۴۸) اللہ تعالیٰ نے ہر بندے کی پانچ چیزوں سے فراغت حاصل کر لی ہے۔ اس کے عمل سے، اس کی موت کے وقت سے، رزق سے، حرکت سے اور اس کے سکون سے۔ کوئی بندہ انہیں شمار نہیں کر سکتا۔ (طب عن ابی الدرداء)

فرع في ذم القدرية والمرجئة

549 - إن مجوس هذه الامة المكذبون باقدار الله ان مرضوا فلا تعودهم وان ماتوا فلا تشهدوهم وان لقيتموهم فلا تسلموا عليهم (ه عن جابر)

550 - لكل امة مجوس ومجوس امتى الذين يقولون لا قدر ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم (حم عن ابن عمر)

551 - لكل امة مجوس ومجوس هذه الامة الذين يقولون لا قدر فان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم وهم شيعة الدجال وحق على الله ان يحشرهم معه (ق ن عن حذيفة)

552 - إن أمر هذه الامة لا يزال مقاربا حتى يتكلموا في الولدان والقدر (طب عن ابن عباس)

553 - سيكون في امتى اقوام يكذبون بالقدر (حم ك عن ابن عمر)

554 - صنفان من امتى ليس لهم من الاسلام نصيب المرجئة والقدرية (تخ ن ه عن ابن عباس عن جابر خط عن ابن عمر طس عن ابى سعيد)

555 - صنفان من امتى لا تنالهم شفاعتى يوم القيامة المرجئة والقدرية (حل عن انس

قدریہ اور مرجئہ فرقوں کی مذمت کا بیان

(۵۴۹) اس امت کے مجوسی وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تقدیروں کو جھٹلاتے ہیں اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت مت کرو۔ اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت مت کرو اور اگر ان سے ملاقات ہو تو ان پر سلامتی مت بھیجو (یعنی انہیں سلام مت کہو)۔ (ہ عن جابر)

(۵۵۰) ہر امت کے مجوسی تھے۔ اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ تقدیر کچھ نہیں۔ تو اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت مت کرو اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت مت کرو۔ (حم عن ابن عمر)

(۵۵۱) ہر امت کے مجوسی تھے اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ تقدیر کچھ نہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت مت کرو اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت مت کرو۔ وہ دجال لعین کا گروہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں اسی کے ساتھ اٹھائے یعنی ان کا حشر بھی اسی کے ساتھ ہوگا۔ (ق ن عن حذیفۃ)

(۵۵۲) اس امت کا معاملہ معتدل رہے گا حتیٰ کہ وہ بچوں اور تقدیر کے معاملے میں گفتگو کریں گے (تو معتدل نہیں رہے گا)۔ (بچوں کی گفتگو سے مراد یہ ہے کہ کاروبار حکومت بچوں کو سونپنے لگیں گے)۔ (طب عن ابن عباس)

(۵۵۳) عنقریب میری امت میں کچھ ایسے گروہ ہوں گے جو تقدیر کو جھٹلائیں گے۔ (حم ک عن ابن عمر)

(۵۵۴) میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ وہ مرجئہ اور قدریہ ہیں۔ (تخ ن ہ عن ابن عباس عن جابر، خط عن ابن عمر)، (طس عن ابی سعید)

(۵۵۵) میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں قیامت کے دن میری شفاعت حاصل نہیں ہوگی۔ وہ مرجئہ اور قدریہ ہیں۔

طس عن واثلة عن جابر)

556 - صنفان من امتى لا يردان على الحوض ولا يدخلان الجنة القدرية والمرجئة (طس عن انس)

557 - عزمت على امتى أن لا يتكلموا فى القدر (خط عن ابن عمر)

558 - عزمت على امتى ان لا يتكلموا فى القدر ولا يتكلم فى القدر إلا أشرار امتى فى آخر الزمان (عد عن ابى هريرة)

559 - لعنت القدرية على لسان سبعين نبيا (قط فى العلل عن على)

560 - لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم (حم د ك عن عمر)

561 - اتقوا القدر فانه شعبة من النصرانية (ابن ابى عاصم طب عد عن ابن عباس)

562 - القدرية مجوس هٰذه الامة ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم (د ك عن ابن عمر)

563 - أخاف على امتى من بعدى خصلتين تكذيبا بالقدر وتصديقا بالنجوم (عد عن فى كتاب النجوم عن انس)

564 - آخر الكلام فى القدر لشرار امتى فى آخر الزمان (طس ك عن ابى هريرة)

565 - إذا كان يوم القيامة نادى مناد الا ليقم خصماء الله وهم القدرية (طس عن عمر)

(حل عن انس، طس عن واثلہ عن جابر)

(۵۵۶) میری امت کے دو گروہ میرے اس حوض کوثر پر نہیں آئیں گے اور نہ ہی جنت میں داخل ہوں گے۔ وہ قدریہ اور مرجئہ ہیں۔ (طس عن انس)

(۵۵۷) میں نے اپنی امت کو یہ قسم دی ہے کہ وہ تقدیر کے معاملے میں گفتگو نہیں کریں گے۔ (خط عن ابن عمر)

(۵۵۸) میں نے اپنی امت کو یہ قسم دی ہے کہ وہ تقدیر کے معاملے میں گفتگو نہیں کریں گے۔ اور تقدیر کے معاملے میں آخری زمانہ میں میری امت کے شریر ترین لوگ ہی گفتگو کریں گے۔ (عد عن ابی ہریرۃ)

(۵۵۹) قدریہ پر ستر انبیاء کرام علیہم السلام کی زبانوں سے لعنت کی گئی۔ (قط فی العلل عن علی)

(۵۶۰) قدریہ فرقے والوں کی ہم نشینی اختیار مت کرو اور انہیں حاکم مت بناؤ۔ (حم دک عن عمر)

(۵۶۱) تقدیر کے معاملے میں بحث سے بچو کیونکہ یہ بھی عیسائیت کا ایک شعبہ ہے۔ (ابن ابی عاصم طب عد عن ابن عباس)

(۵۶۲) قدری اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت مت کرو اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت مت کرو۔ (دک عن ابن عمر)

(۵۶۳) مجھے اپنے بعد اپنی امت پر دو خصلتوں کا خوف ہے۔ تقدیر کو جھٹلانے کا اور ستاروں کی تصدیق کرنے کا۔ (عد فی کتاب النجوم عن انس)

(۵۶۴) تقدیر کے معاملے میں آخری کلام میری امت کے شریر ترین آدمی کا آخری زمانے میں ہوگا۔ (طس ک عن ابی ہریرۃ)

(۵۶۵) جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا دے گا کہ سنو! اللہ تعالیٰ کے دشمن کھڑے ہو جائیں اور وہ قدریہ فرقے والے

ہیں۔(طس عن عمر)

الایمان بالقدر من الاکمال

566 - أحسنوا فان غلبتم فكتاب الله وقدره ولا تدخلوا اللو فان من أدخل اللو دخل عليه عمل الشيطان (خط عن عمرو رواه في المتفق والمفترق بلفظ فمن ادخل اللو أدخل نفسه عمل الشيطان وفيه إسحق بن عبد الله بن أبي فروة متروك)

557 - إذا أراد الله عزوجل ان يخلق النطفة خلقا قال ملك الارحام معرضا أى رب أشقى أم سعيد ذكر أم أنثى أى رب أحمر أم أسود فيقضي الله أمره ثم يكتب بين عينيه ما هو لاق من خير أو شر حتى النكبة ينكبها (ابن جرير قط في الافراد عن ابن عمر)

568 - إذا استقرت النطفة في الرحم اثنين وسبعين صباحا اتى ملك الارحام فخلق لحمها وعظمها وسمعها وبصرها ثم قال يا رب أشقى أم سعيد فيقضي ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يكتب رزقه وأجله وعمله ثم يخرج الملك (الباوردي عن أبي الطفيل عامر بن واثلة عن حذيفة بن أسيد)

569 - إذا مضت على النطفة خمس وأربعون ليلة قال الملك أذكر أم أنثى فيقضي

''الاکمال'' سے ایمان بالقدر کا بیان

(۵۶۶) نیک کام کیے جاؤ اگر تم پر غلبہ پا لیا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور تقدیر (کی وجہ سے) ہے۔اور (کلام میں) اگر مگر داخل مت کرو کیونکہ جو اگر مگر داخل کرتا ہے اس پر شیطان کا کام داخل ہو جاتا ہے۔(خط عن عمرو) جبکہ ''المتفق والمفترق'' میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ ''جس نے اگر مگر داخل کیا تو اس نے اپنے آپ پر شیطان کا کام داخل کیا''۔اس روایت میں اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ متروک راوی ہے۔

(۵۶۷) جب اللہ تعالیٰ نطفہ انسانی کی تخلیق کا ارادہ فرماتا ہے تو رحموں پر مقرر فرشتہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کرتا ہے۔اے رب ذوالجلال! کیا یہ بد بخت ہے یا خوش بخت! کیا یہ مذکر ہے یا مونث؟ کیا یہ سرخ ہے یا سیاہ؟ تب اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کا فیصلہ فرماتا ہے پھر اس کی آنکھوں کے درمیان وہ کچھ لکھ دیا جاتا ہے جو بھلائی اور برائی اس پر گزرنے والی ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ مصیبت جو اسے پہنچنے والی ہوتی ہے وہ بھی لکھ دی جاتی ہے۔(ابن جریر قط فی الافراد عن ابن عمر)

(۵۶۸) جب نطفہ رحم میں بہتر (۷۲) صبحیں قرار پذیر رہتا ہے تو رحموں کا فرشتہ آتا ہے۔تب اس کا گوشت، ہڈیاں، ساعت اور بصارت تخلیق کرتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے رب ذوالجلال! کیا یہ بد بخت ہے یا خوش بخت؟ تو تیرا رب تعالیٰ جو چاہتا ہے فیصلہ فرما دیتا ہے اور وہ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔پھر اس کا رزق، موت اور عمل لکھا جاتا ہے پھر وہ فرشتہ نکل جاتا ہے۔(الباوردی عن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ عن حذیفۃ بن اسید)

(۵۶۹) جب نطفہ انسانی پر پینتالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو فرشتہ کہتا ہے کہ کیا یہ مذکر ہے یا مونث؟ تو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے

الله ويكتب الملك فيقول الملك أشقى أم سعيد فيقضى الله ويكتب الملك فيقول رزقه وأجله وعمله فيقضى الله ويكتب الملك ثم يطوى الصحيفة فلا يزاد فيها ولا ينقص (طب عن حذيفة بن أسيد)

اور وہ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ کہتا ہے کہ کیا یہ بد بخت ہے یا خوش بخت؟ تو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے اور وہ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ اس کا رزق، موت اور عمل پوچھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما دیتا ہے اور وہ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ صحیفہ لپیٹ لیا جاتا ہے تو اس میں کوئی اضافہ اور کمی نہیں کی جاتی۔ (طب عن حذیفة بن اسید)

570 - ان الله تعالىٰ قد وكل بالرحم ملكا يقول أى رب نطفة أى رب علقه أى رب مضغة فإذا أراد الله ان يقضى قال أى رب أشقى ام سعيد ذكر ام انثى فما الرزق فما الاجل فيكتب كذلك فى بطن امه (ط حم خ م وابو عوانة عن عبد الله بن ابى بكر بن انس عن جده عن حذيفة بن أسيد)

(۵۷۰) اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہوا ہے۔ وہ عرض کرتا ہے۔ اے رب ذوالجلال! یہ نطفہ ہے۔ اے رب ذوالجلال! یہ جما ہوا خون ہے۔ اے رب ذوالجلال! یہ گوشت کا لوتھڑا ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمانے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے۔ اے رب ذوالجلال! کیا یہ بد بخت ہے یا خوش بخت؟ کیا یہ مذکر ہے یا مونث؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی موت کا وقت (عمر) کیا ہے؟ چنانچہ ایسے ہی وہ اس کی ماں کے پیٹ میں یہ سب لکھ لیتا ہے۔ (ط حم خ م وابو عوانة عن عبداللہ بن ابی بکر بن انس عن جدہ عن حذیفة بن اسید)

571 - إن النطفة إذا استقرت فى الرحم فمضى لها اربعون يوما جاء ملك الرحم فصور عظمه ولحمه ودمه وشعره وبشره وسمعه وبصره فيقول يا رب أذكر أم انثى أشقى أم سعيد فيقول الله عزوجل ما شاء فيكتب ثم تطوى الصحيفة فلا تنشر إلي يوم القيامة (طب عن حذيفة بن أسيد)

(۵۷۱) جب نطفہ رحم میں قرار پذیر ہو جاتا ہے اور اسے چالیس دن گزر جاتے ہیں تو رحموں کا فرشتہ آتا ہے اور اس کی ہڈیوں، گوشت، خون، بال، کھال، سماعت اور بصارت کی صورت گری کرتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے۔ اے رب ذوالجلال! کیا یہ مذکر ہے یا مونث؟ کیا یہ بد بخت ہے یا خوش بخت؟ تب اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے فرماتا ہے۔ تو وہ لکھ لیا جاتا ہے پھر وہ صحیفہ لپیٹ لیا جاتا ہے اور قیامت کے دن تک اسے نہیں کھولا جائے گا۔ (طب عن حذیفة بن اسید)

572 - إن أحدكم يجمع خلقه فى بطن أمه أربعين يوما نطفة ثم يكون علقة مثل ذٰلك ثم يكون مضغة مثل ذٰلك ثم يبعث الله إليه ملكا يؤمر باربع كلمات ويقال له اكتب عمله ورزقه واجله وشقى أو سعيد ثم ينفخ فيه الروح فان

(۵۷۲) تم میں سے ہر ایک کا مادۂ تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفہ کی صورت میں جمع کیا جاتا ہے۔ پھر وہ اتنی ہی مدت جما ہوا خون رہتا ہے پھر وہ اتنی ہی مدت گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے۔ اسے چار کلمات کا حکم دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل،

الرجل منكم ليعمل بعمل أهل الجنة حتى ما يكون بينه وبين الجنة الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل أهل النار فيدخل النار وإن الرجل ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه وبين النار الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة فيدخل الجنة (حم خ م د ت ه عن ابن مسعود)

رزق اور موت کا وقت لکھو اور کیا یہ بد بخت ہے یا خوش بخت! یہ بھی لکھو۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ تم میں سے کوئی آدمی جنتیوں والے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر کتاب غالب آجاتی ہے تو وہ جہنمیوں والے کام کرتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی آدمی جہنمیوں والے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو وہ جنتیوں والے کام کرتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (حم خ م دت ہ عن ابن مسعود)

573 - إن ملكا موكل بالرحم بضعا وأربعين ليلة إذا أراد الله أن يخلق ما يشاء ياذن الله فيقول أى رب أذكر أم أنثى فيقضى ربك ويكتب الملك ثم يطوى ما زاد ولا نقص (طب عن حذيفة بن أسيد)

(۵۷۳) ایک فرشتہ رحم مادر پر چالیس اور کچھ راتیں مقرر کیا گیا ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے تخلیق فرمانے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کرتا ہے اور عرض کرتا ہے۔ اے رب ذوالجلال! کیا یہ مذکر ہے یا مونث؟ تو تیرا رب تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے اور وہ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ (صحیفہ) لپیٹ لیا جاتا ہے نہ اس میں اضافہ ہوتا ہے اور نہ ہی کمی۔ (طب عن حذیفۃ بن اسید)

574 - تقع النطفة فى الرحم اربعين ثم يتصور عليها الذى يخلقها فيقول يا رب ذكر أم أنثى فيجعلها ذكرا أو أنثى فيقول يا رب اسوى أم غير سوى فيجعله الله سويا أو غير سوى فيقول يا رب أشقى أم سعيد فيجعله الله شقيا أو سعيدا (طب عن حذيفة بن أسيد)

(۵۷۴) نطفہ رحم میں چالیس (راتیں یا دن) رہتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ جو کہ اسے تخلیق کرتا ہے وہ اس کی صورت گری کرتا ہے۔ تب عرض کرتا ہے۔ اے رب ذوالجلال کیا یہ مذکر ہے یا مونث؟ چنانچہ اسے مذکر یا مونث بناتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے کہ کیا یہ اپنی انتہا کو پہنچے گا یا نہیں پہنچے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے انتہاء تک پہنچنے والا یا نہ پہنچنے والا بناتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے کہ کیا یہ بد بخت ہے یا خوش بخت؟ تو اللہ تعالیٰ اسے بد بخت یا خوش بخت بناتا ہے۔ (طب عن حذیفۃ بن اسید)

575 - ما من نسمة يخلقها الله فى بطن امه إلا أنه شقى أو سعيد (أبو نعيم عن ثابت بن الحارث الانصارى)

(۵۷۵) جس روح کو بھی اللہ تعالیٰ اس کی ماں کے پیٹ میں تخلیق فرماتا ہے وہ یا تو بد بخت ہوتی ہے یا خوش بخت۔ (ابو نعیم عن ثابت بن الحارث الانصاری)

576 - ما من نفس منفوسة إلا وقد كتب الله مكانها من الجنة أو النار وإلا وقد كتبت

(۵۷۶) کوئی بھی سانس لینے والی جان نہیں ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ میں اس کی جگہ لکھ دی ہے اور یہ بھی لکھ دیا

شقية أو سعيدة قيل أفلا نتكل قال لا اعملوا ولا تتكلوا فكل ميسر لما خلق له أما أهل السعادة فييسرون لعمل السعادة وأما أهل الشقاوة فييسرون لعمل الشقاوة ثم قرأ فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى الأية (حم خ د ت ه عن علی)

گیا ہے کہ وہ بد بخت ہے یا خوش بخت۔عرض کی گئی کہ کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کریں؟ تو فرمایا: نہیں! عمل کرو اور بھروسہ مت رکھو۔ ہر ایک کیلئے وہی آسان کیا جائیگا جس کیلئے وہ تخلیق کیا گیا۔خوش بختوں کیلئے خوش بختوں کے عمل آسان کئے جائیں گے اور بدبختوں کیلئے بدبختوں کے عمل آسان کئے جائیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ''فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی'' (اللیل ۵،۶) ترجمہ: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا۔(حم خ دت ہ عن علی)

577 - إن الرجل ليعمل بعمل أهل الجنة وإنه لمكتوب فى الكتاب من أهل النار فإذا كان قبل موته بحول فعمل بعمل أهل النار فمات فدخل النار وإن الرجل ليعمل بعمل اهل النار وانه لمكتوب فى الكتاب من أهل الجنة فإذا كان قبل موته بحول فيعمل بعمل أهل الجنة فمات فدخلها (حم عن عائشة)

(۵۷۷) کوئی آدمی جنتیوں والے عمل کرتا ہے حالانکہ کتاب میں اسے دوزخیوں میں لکھا گیا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب اس کی موت سے پہلے ایک سال رہتا ہے تو وہ دوزخیوں والے عمل کرتا ہے۔تب مر جاتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے اور ایک آدمی دوزخیوں والے عمل کرتا ہے حالانکہ کتاب میں اسے جنتیوں میں لکھا گیا ہوتا ہے۔چنانچہ جب اس کی موت سے پہلے ایک سال رہتا ہے تو وہ جنتیوں والے عمل کرتا ہے۔تب مر جاتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے۔(حم عن عائشۃ)

578 - إن الرجل ليعمل بعمل أهل الجنة وانه لمن اهل النار وان الرجل ليعمل بعمل أهل النار وإنه لمن اهل الجنة تدركه الشقاوة والسعادة عند خروج نفسه فيختم له بها (طب حل عن اكتم ابى الجون)

(۵۷۸) ایک آدمی جنتیوں والے عمل کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی دوزخیوں والے عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔اسے بدبختی یا خوش بختی اس کی جان نکلتے وقت آلیتی ہے چنانچہ اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے۔ (طب حل عن اکتم ابی الجون)

579 - إن اللہ كتب كتابا قبل أن يخلق السموات والارض وهو عنده فوق العرش والخلق منتهون إلى ما فى ذلك الكتاب (ابن مردويه والديلمى عن انس)

(۵۷۹) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پہلے ایک کتاب لکھی اور وہ اس کے پاس عرش عظیم کے اوپر ہے اور مخلوق جو کچھ اس کتاب میں ہے اس کی انتہاء تک پہنچ رہی ہے۔ (ابن مردویہ والدیلمی عن انس)

580 - إن اللہ تعالى خلق خلقه فى ظلمة

(۵۸۰) اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں تخلیق فرمایا پھر

ثم القى عليهم من نوره فمن أصابه من ذلك النور اهتدى ومن أخطأه ضل فلذلك اقول جف القلم على علم الله (حم ت حسن و ابن جرير طب ك ق عن ابن عمر)

ان پر اپنے نور کی تجلی ڈالی۔ تو جسے اس نور سے کچھ حصہ ملا وہ ہدایت پا گیا اور جس سے وہ نور چوک گیا وہ گمراہ ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علم پر قلم سوکھ گیا۔ (حم ت حسن وابن جریر طب ک ق عن ابن عمر)

581 - ان اللّٰه عزوجل خلق الجنة وخلق لها اهلا بعشائرهم وقبائلهم ثم لا يزاد فيهم ولا ينقص منهم وخلق النار وخلق لها أهلا بعشائرهم وقبائلهم لا يزاد فيهم ولا ينقص منهم اعملوا فكل امرء ميسر لما خلق له (الخطيب عن ابى هريرة)

(۵۸۱) اللہ تعالیٰ نے جنت تخلیق فرمائی اور اس کیلئے کچھ لوگ ان کے خاندانوں اور قبیلوں کے ساتھ تخلیق فرمائے پھر ان میں نہ ہی اضافہ ہوگا اور نہ ہی کمی ہوگی اور دوزخ تخلیق فرمائی اور اس کیلئے کچھ لوگ ان کے خاندانوں اور قبیلوں کے ساتھ تخلیق فرمائے۔ ان میں نہ ہی اضافہ ہوگا اور نہ ہی کمی ہوگی۔ عمل کئے جاؤ۔ ہر آدمی کیلئے وہی آسان کیا جائے گا جس کیلئے وہ تخلیق کیا گیا۔ (الخطیب عن ابی ہریرۃ)

582 - أن اللّٰه قبض قبضة بيمينه واخرى باليد الاخرى قال هذه لهذه وهذه لهذه ولا أبالى (م عن ابى عبد الله)

(۵۸۲) اللہ تعالیٰ نے ایک مٹھی اپنے داہنے دست قدرت سے لی اور دوسری دوسرے ہاتھ سے لی۔ اور فرمایا: یہ (مٹھی) اس (جنت) کیلئے ہے اور یہ (مٹھی) اس (دوزخ) کیلئے ہے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ (م عن ابی عبداللہ)

583 - ان اللّٰه عزوجل يقول لا إله إلا أنا خلقت الخير وقدرته فطوبى لمن خلقته للخير وخلقت الخير له وأجريت الخير على يديه انا اللّٰه لا اله الا انا خلقت الشر وقدرته فويل لمن خلقته للشر وخلقت الشر له واجريت الشر على يديه (ابن النجار عن ابى امامة)

(۵۸۳) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ مجھ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے بھلائی تخلیق کی اور اسے میں نے تقدیر میں لکھ دیا۔ چنانچہ مبارک ہو اس آدمی کو کہ جسے میں نے بھلائی کیلئے تخلیق کیا اور بھلائی کو اس کیلئے تخلیق کیا اور اس کے ہاتھوں میں نے بھلائی کو چلایا۔ میں ہی اللہ تعالیٰ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے برائی تخلیق کی اور اسے میں نے تقدیر میں لکھ دیا۔ چنانچہ ہلاکت ہے اس آدمی کیلئے جسے میں نے برائی کیلئے تخلیق کیا اور برائی کو اس کیلئے تخلیق کیا اور اس کے ہاتھوں میں نے برائی کو چلایا۔ (ابن النجار عن ابی امامۃ)

584 - إن اللّٰه تعالى يقول انا ارجف الارض بعبادى فى خير فيافى فمن قبضته فيها من المؤمنين كانت له رحمة وكانت آجالهم التى كتبت عليهم ومن قبضت من الكفار كانت

(۵۸۴) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں زمین کو اپنے بندوں کے ساتھ ایک بہتر میدان میں ہلا ڈالوں گا، تو اس میں جسے میں مومنین میں سے مٹھی میں لے لوں گا اس کیلئے رحمت ہوگی اور ان کی موت کا وقت وہی ہوگا جو ان پر لکھ دیا گیا ہے اور جسے میں کفار

عذابا لهم وكانت آجالهم التى كتبت عليهم (نعيم بن حماد فى الفتن عن عروة بن رويم مرسلا)

میں سے مٹھی میں لے لوں گا ان کیلئے عذاب ہوگا اور ان کی موت کا وقت بھی وہی ہوگا جو ان پر لکھ دیا گیا ہے۔ (نعیم بن حماد فی الفتن عن عروۃ بن رویم مرسلاً)

585 - لا عليكم أن تعجبوا باحد حتى تنظروا بما يختم له فان العامل يعمل زمانا من عمره أو برهة من دهره بعمل صالح لو مات عليه دخل الجنة ثم يتحول فيعمل عملا سيئا وان العبد ليعمل البرهة بعمل سيئ لو مات عليه لدخل النار ثم يتحول فيعمل عملا صالحا وإذا اراد الله بعبد خيرا استعمله قبل موته قالوا يا رسول الله كيف يستعمله قال يوفقه لعمل صالح ثم يقبضه عليه (حم وعبد بن حميد وابن ابى عاصم وابن منيع ع ض عن انس)

(۵۸۵) تم پر یہ نہیں ہے کہ کسی آدمی کے اعمال پر تعجب کرو حتیٰ کہ تم یہ نہ دیکھ لو کہ اس کا خاتمہ کس عمل پر ہوتا ہے کیونکہ عمل کرنے والا اپنی عمر کا لمبا زمانہ یا زمانے کا ایک لمبا عرصہ نیک عمل کرتا ہے اگر وہ اس عمل پر فوت ہو تو جنت میں داخل ہو جائے پھر وہ پلٹ جاتا ہے اور برے کام کرتا ہے اور ایک بندہ لمبا عرصہ برے کام کرتا ہے۔ اگر ان پر فوت ہوتا تو دوزخ میں داخل ہوتا پھر وہ پلٹ جاتا ہے اور نیک کام کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس کی موت سے پہلے چلاتا (استعمال فرماتا) ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! کیسے استعمال فرماتا ہے۔ تو فرمایا کہ: اسے نیک کام کی توفیق عطا فرماتا ہے پھر اسی پر اسے موت دیتا ہے۔ (حم وعبد بن حمید وابن ابی عاصم وابن منیع ع ض عن انس)

586 - ان العبد ليعمل عمل أهل الجنة فيما يرى الناس وانه لمن أهل النار وانه ليعمل عمل النار فيما يرى الناس وانه لمن اهل الجنة وانما الاعمال بالخواتيم وفى لفظ بخواتمها (حم خ طب قط فى الافراد عن سهل بن سعد)

(۵۸۶) ایک بندہ لوگوں کی نگاہ میں جنتیوں والے عمل کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے اور ایک بندہ لوگوں کی نگاہ میں دوزخیوں والے عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے اور اعمال کا دارومدار خاتموں پر ہے۔ ''ایک روایت میں یوں ہے کہ اعمال کا دارومدار ان کے خاتمے پر ہے''۔ (حم خ طب قط فی الافراد عن سھل بن سعد)

587 - إن الرزق ليطلب العبد كما يطلبه اجله)

(۵۸۷) رزق بندے کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے۔

588 - ان العبد يلبث مؤمنا احقابا ثم احقابا ثم يموت والله عز وجل عليه ساخط وان العبد يلبث كافرا احقابا ثم احقابا ثم يموت والله عزوجل عنه راض ومن مات همازا لمازا ملقبا للناس كان علامته يوم القيامة ان يسمه

(۵۸۸) ایک بندہ سال بہ سال پھر سال بہ سال ایمان کی حالت میں رہتا ہے پھر فوت ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔ اور ایک بندہ سال بہ سال پھر سال بہ سال حالت کفر میں رہتا ہے پھر فوت ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے اور جسے اس حال میں موت آئے کہ وہ چغل خور عیب جو اور لوگوں کو برے نام

اللّه على الخرطوم من كلا الشفتين (طب عن ابن عمر)

دینے والا ہوتو قیامت کے دن اس کی علامت یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس کی ناک دونوں کناروں سے داغ دے گا۔(طب عن ابن عمر)

589 - اما انك لم تأتها لاتتك يعنى تمرة (طب هب عن ابن عمر)

(۵۸۹) سنو! اگر تم اس کے پاس نہیں پہنچو گے تو وہ تمہارے پاس آن پہنچے گی ''یعنی کھجور''۔(طب هب عن ابن عمر)

590 - ان العبد ليعمل الزمن الطويل من عمره أو كله بعمل اهل الجنة وانه مكتوب عند الله من اهل النار وان العبد ليعمل الزمن الطويل من عمره أو اكثره بعمل اهل النار وانه لمكتوب عند الله من أهل الجنة (خط عن عائشة)

(۵۹۰) ایک بندہ اپنی عمر کا طویل عرصہ یا تمام عمر جنتیوں والے کام کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ دوزخیوں میں لکھا ہوا ہوتا ہے اور ایک بندہ اپنی عمر کا طویل عرصہ یا زیادہ عرصہ دوزخیوں والے کام کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ جنتیوں میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔(خط عن عائشة)

591 - ان العبد يولد مؤمنا ويعيش مؤمنا ويموت كافرا وإن العبد يولد كافرا أو يعيش كافرا ويموت مؤمنا وان العبد ليعمل برهة من دهره بالسعادة ثم يدركه ما كتب له فيموت شقيا وان العبد ليعمل برهة من دهره بالشقاء ثم يدركه ما كتب له فيموت سعيدا (طب عن ابن مسعود)

(۵۹۱) ایک بندہ مومن پیدا کیا جاتا ہے اور ایمان کی حالت میں وہ زندگی گزارتا ہے اور کافر مرتا ہے۔ جبکہ ایک بندہ کافر پیدا کیا جاتا ہے اور کفر کی حالت میں وہ زندگی گزارتا ہے اور مومن مرتا ہے۔ ایک بندہ اپنی عمر کا طویل عرصہ خوش بختی کے کام کرتا ہے پھر اسے وہ آلیتا ہے جو اس کیلئے لکھ دیا گیا ہوتا ہے چنانچہ وہ بدبختی کی حالت میں مرتا ہے جبکہ ایک بندہ اپنی عمر کا طویل عرصہ بدبختی کے کام کرتا ہے پھر اسے وہ آلیتا ہے جو اس کیلئے لکھ دیا گیا ہوتا ہے چنانچہ وہ خوش بختی کی حالت میں مرتا ہے۔(طب عن ابن مسعود)

592 - ان أخوف ما اخاف على امتى تصديق بالنجوم وتكذيب بالقدر ولا يجد حلاوة الايمان حتى يؤمن بالقدر خيره وشره حلوه ومره (ابن النجار عن انس)

(۵۹۲) سب سے بڑا خوف جو کہ مجھے اپنی امت پر ہے وہ ستاروں کی تصدیق کرنا اور تقدیر کو جھٹلانا ہے۔ وہ ایمان کی مٹھاس نہیں پائے گا حتیٰ کہ وہ اچھی، بری، میٹھی اور کڑوی ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔(ابن النجار عن انس)

593 - إن أمتى لا تزال متمسكة بدينها ما لم يكذبوا بالقدر فإذا كذبوا بالقدر فعند ذلك هلاكهم (طب عن ابى موسى)

(۵۹۳) میری امت تب تک اپنے دین کو مضبوطی سے تھامے رکھے گی جب تک کہ وہ تقدیر کو نہیں جھٹلائیں گے۔ چنانچہ جب وہ تقدیر کو جھٹلائیں گے تو اس وقت ان کی ہلاکت و بربادی ہوگی۔(طب عن ابی موسیٰ)

594 - ان اول ما خلق الله القلم ثم قال له

(۵۹۴) اللہ تعالیٰ نے پہلے قلم کو تخلیق فرمایا۔ پھر اسے فرمایا،

اکتب فقال وما اکتب قال اکتب القدر فجری فی تلك الساعة بما هو کائن إلی یوم القیامة (حم ش وابن منیع وابن جریر ع طب ص عن ابی ذر)

لکھ! تو اس نے عرض کی کہ میں کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا کہ: تقدیر لکھ۔ چنانچہ اس وقت قلم نے وہ سب لکھ دیا جو کہ قیامت کے دن تک ہونے والا ہے۔ (حم ش وابن منیع وابن جریر ع طب ص عن ابی ذر)

595 - انما هلك من کان قبلکم بسؤالهم انبیاء هم واختلافهم علیهم ولن یؤمن احد حتی یؤمن بالقدر خیره وشره (طب عن عمرو)

(۵۹۵) تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے سوال کرنے اور ان پر اختلاف کرنے کے باعث ہلاک ہوئے اور کوئی بھی ہرگز ایمان والا نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ وہ اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ (طب عن عمرو)

596 - إنکم قد اخذتم فی شعبتین بعیدی الفوز فیهما هلك اهل الکتاب من قبلکم هٰذا کتاب من الرحمٰن الرحیم فیه تسمیة اهل النار باسمائهم واسماء آبائهم وقبائلهم وعشائرهم اجمل علی آخرهم لا ینقص منهم احد فریق فی الجنة وفریق فی السعیر هٰذا کتاب من الرحمٰن الرحیم فیه تسمیة اهل الجنة باسمائهم واسماء آبائهم وقبائلهم وعشائرهم مجمل علی آخرهم لا ینقص منهم أحد فریق فی الجنة وفریق فی السعیر (قط فی الافراد عن ابن عباس) قال خرج النبی صلی الله علیه وسلم یوما فسمع ناسا من اصحابه یذکرون القدر قال فذکره)

(۵۹۶) تم ان دو شعبوں کے معاملے میں پڑ گئے ہو جو کہ کامیابی سے بہت دور ہیں۔ تم سے پہلے اہل کتاب (اسی وجہ سے) ہلاک ہوئے۔ یہ رحمٰن و رحیم رب ذوالجلال کی طرف سے کتاب ہے۔ اس میں دوزخیوں کے نام، ان کے آباؤ اجداد کے نام، ان کے قبیلوں اور خاندانوں کے نام ہیں۔ ان کے آخر میں میزان جوڑ دی گئی ہے (یعنی ٹوٹل کر دیا گیا ہے) ان میں سے کوئی کم نہیں ہوگا۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا۔ یہ رحمٰن و رحیم رب ذوالجلال کی طرف سے کتاب ہے۔ اس میں جنتیوں کے نام، ان کے آباؤ اجداد کے نام، ان کے قبیلوں اور خاندانوں کے نام ہیں۔ ان کے آخر میں میزان جوڑ دی گئی ہے ان میں سے کوئی کم نہیں ہوگا۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا۔ (قط فی الافراد عن ابن عباس) فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ باہر تشریف لائے تو اپنے صحابہ کرام میں سے کچھ لوگوں کو تقدیر کا ذکر کرتے سنا تو ارشاد فرمایا۔

597 - اهل الجنة باسمائهم واسماء آبائهم لا یزاد فیهم ولا ینقص منهم إلی یوم القیامة اهل النار باسمائهم واسماء آبائهم وقبائلهم لا یزاد فیهم إلی یوم القیامة وقد یسلك باهل السعادة طریق الشقاء حتی یقال منهم بل

(۵۹۷) جنتیوں کے نام، ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبیلوں کے نام لکھ دیئے گئے ہیں۔ قیامت کے دن تک ان میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ خوش بخت لوگ بدبختی کے راستے پر چلتے ہیں حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ یہ بھی انہی میں سے ہیں بلکہ وہی ہیں تب انہیں خوش بختی آ لیتی ہے۔ چنانچہ انہیں بدبختی کی راہ سے نکال لے جاتی ہے۔

هم هم فتدركهم السعادة فتخرجهم من طريق الشقاء وقد يسلك باهل الشقاء طريق السعادة حتى يقال منهم هم هم فيدركهم الشقاء فيخرجهم من طريق السعادة فكل ميسر لما خلق له (طب عن عبد الله بن بسر)

اور بد بخت لوگ خوش بختی کے راستے پر چلتے ہیں حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ یہ بھی انہی میں سے ہیں بلکہ وہی ہیں۔ تب انہیں بد بختی آلیتی ہے چنانچہ انہیں خوش بختی کے راستے سے نکال لے جاتی ہے۔ ہر ایک کیلئے وہی آسان کیا جائے گا جس کیلئے اسے تخلیق کیا گیا۔ (طب عن عبداللہ بن بسر)

598 - هل تدرون ما هٰذا هذا كتاب من رب العالمين فيه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل على آخرهم فلا يزاد فيهم و لا ينقص منهم ابدا قالوا ففيم اذن نعمل ان كان هٰذا امر قد فرغ منه قال بل سددوا وقاربوا فان صاحب الجنة يختم له بعمل اهل الجنة وان عمل أى عمل وان صاحب النار يختم له بعمل اهل النار وان عمل أى عمل فرغ ربكم من العباد فرغ ربكم من الخلق فريق فى الجنة وفريق فى السعير العمل إلى خواتمه (ابن جرير عن رجل من الصحابة)

(۵۹۸) کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ یہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے کتاب ہے۔ اس میں جنتیوں کے نام، ان کے آباؤ اجداد اور قبیلوں کے نام ہیں پھر ان کے آخر میں میزان جوڑ دی گئی ہے چنانچہ نہ ہی کبھی ان میں اضافہ ہوگا اور نہ ہی کبھی کمی ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ اگر یہ ایسا معاملہ ہے جس سے فراغت ہو چکی ہے تو تب ہم کس بات میں عمل کریں۔ تو فرمایا: بلکہ اعتدال اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی چاہو کیونکہ جنتی آدمی کا خاتمہ جنتیوں کے عمل پر ہوگا اگرچہ کوئی سا بھی عمل کرے اور دوزخی آدمی کا خاتمہ دوزخیوں کے عمل پر ہوگا اگرچہ کوئی سا بھی عمل کرے۔ تمہارا رب تعالیٰ بندوں سے فارغ ہو چکا، تمہارا رب تعالیٰ تخلیق سے فارغ ہو چکا۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا۔ عمل کا دارومدار اس کے خاتمہ پر ہے۔ (ابن جریر عن رجل من الصحابۃ)

599 - اولى لكم ان كدتم لترجنون اتانى الروح الامين فقال اخرج على امتك يا محمد فقد احدثت (طب عن ثوبان) قال اجتمع اربعون رجلا من الصحابة ينظرون فى القدر والجبر فخرج عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكره)

(۵۹۹) افسوس! قریب ہے کہ تم مرجئہ ہو جاؤ۔ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ: اے محمد (فداہ امی و ابی) اپنی امت کے پاس جائیں اس نے دین میں نئی بات نکال لی ہے۔ (طب عن ثوبان) فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے چالیس آدمی قدر اور جبر کے مسئلہ میں غور وفکر کیلئے جمع ہوئے تو رسول اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا:

600 - خلق اللّٰه عز وجل الخلق فكتب آجالهم واعمالهم وارزاقهم (الخطيب عن ابى هريرة)

(۶۰۰) اللہ تعالیٰ نے مخلوق تخلیق فرمائی تو ان کی موت، اعمال اور ان کے رزق لکھ دیئے۔ (الخطیب عن ابی ہریرۃ)

601 - فيما قد فرغ منه يا ابن الخطاب

(۶۰۱) اے ابن خطاب! (عمل اس معاملے میں ہوگا) جس سے

وكل ميسر اما من كان من اهل السعادة فانه يعمل للسعاده واما من كان من اهل الشقاوة فانه يعمل للشقاوة (حم ت حسن صحيح عن ابن عمر) قال قال عمر يا رسول الله أرايت ما يعمل فيه امر مبتدا أو فيما قد فرغ منه قال فذكره)

فراغت پائی جا چکی ہے اور ہر ایک کیلئے (اس کا عمل) آسان کیا گیا ہے۔ جو خوش بختوں میں سے تھا تو وہ خوش بختی کیلئے عمل کرتا ہے اور جو بدبختوں میں سے تھا تو وہ بدبختی کیلئے عمل کرتا ہے۔ (حم ت حسن صحیح عن ابن عمر) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو عمل کسی معاملے میں کیا جاتا ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا وہ کوئی نیا معاملہ ہوتا ہے یا اس میں ہی کیا جاتا ہے جس سے فراغت ہو چکی ہے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

602 - فيما جف به القلم وجرت به المقادير فاعملوا فكل ميسر لما خلق له ثم قال فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى (ابن شاهين وعبد بن حميد وابن قانع عن بشير بن كعب العدوى) إن سائلا قال يا رسولُ الله فيم العمل قال فذكره (ورجح ارساله وانه لا صحبة له حم م وابو عوانة حب عن جابر)

(٦٠٢) جس میں قلم سوکھ چکی ہے اور جس پر تقدیریں چل چکی ہیں۔ چنانچہ عمل کرو۔ ہر ایک کیلئے وہی آسان کیا جائے گا جس کیلئے اسے تخلیق کیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی "فاما من اعطیٰ واتقی و صدق بالحسنی فسنیسره للیسری" (اللیل ٥،٧) ترجمہ: تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کریں گے۔ (ابن شاہین وعبد بن حمید وابن قانع عن بشیر بن کعب العدوی) کہ ایک سوال کرنے والے نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمل کس بات میں کیا جاتا ہے تو ارشاد فرمایا: "ورجح ارسالہ وانہ لاصحبۃ لہ (حم م وابوعوانۃ حب عن جابر)

603 - قال الله عزوجل علامة معرفتي فى قلوب عبادى حسن موقع قدرى ان لا اشتكى ولا استبطى ولا استخفى (الديلمى عن ابى هريرة)

(٦٠٣) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: میری معرفت کی علامت میرے بندوں کے دلوں میں ہے۔ میری تقدیر کی بہترین پوزیشن یہ ہے کہ میرا شکوہ نہ کیا جائے' مجھے سست نہ سمجھا جائے اور مجھے حقیر نہ جانا جائے۔ (الدیلمی عن ابی ہریرۃ)

604 - قال لى جبريل قال الله عزوجل يا محمد من آمن بى ولم يؤمن بالقدر خيره وشره فليلتمس ربا غيرى (الشيرازى فى الالقاب عن على وفيه محمد بن عكاشة الكرمانى)

(٦٠٤) جبرائیل علیہ السلام نے مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: اے محمد (فداہ امی وابی) جو مجھ پر ایمان لائے اور اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہ لائے تو وہ میرے علاوہ کوئی اور رب تلاش کر لے۔ (الشیرازی فی الالقاب عن علی) وفیہ محمد بن عکاشہ الکرمانی۔

605 - جرى القلم بالشقى والسعيد وفرغ

(٦٠٥) بدبخت اور خوش بخت کے بارے میں قلم چل چکا اور

من اربع من الخلق والخلق والرزق والاجل (الديلمى عن ابن مسعود)

606 - سيفتح على امتى باب من القدر فى آخر الزمان لا يسده شىء يكفيكم منه ان تلقوهم بهذه الأية ما أصاب من مصيبة فى الارض ولا فى انفسكم الا فى كتاب الأية (الديلمى عن سليم بن جابر الهجيمى)

607 - قدر الله المقادير و كتبها قبل ان يخلق السموات والارضين بخمسين الف سنة (حم ت حسن صحيح غريب طب عن ابن عمرو)

608 - لقى آدم موسى فقال موسى انت آدم الذى خلقك الله بيده واسكنك جنته واسجد لك ملائكته ثم فعلت ما فعلت فاخرجت ذريتك من الجنة قال آدم انت موسى الذى اصطفاك الله برسالته و كلمك وقربك نجيا قال نعم قال فانا اقدم ام الذكر قال بل الذكر فحج آدم موسى فحج آدم موسى (طب عن جندب وابى هريرة)

609 - لو ان عبدا هرب من رزقه لطلبه رزقه كما يطلبه الموت (ابن عساكر عن ابى

چار چیزوں سے فراغت حاصل کی جاچکی۔ تخلیق سے، عادات سے، رزق سے اور موت سے۔ (الدیلمی عن ابن مسعود)

(۶۰۶) عنقریب آخری زمانے میں میری امت پر تقدیر (میں بحث) کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اسے کوئی چیز بند نہیں کر سکے گی۔ ان (تقدیر کے معاملے میں بحث کرنے والوں) سے ملاقات کے وقت اس سے یہ آیت مبارکہ تمہیں کفایت کرے گی "ما اصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب" (الحدیث ۲۲) ترجمہ: نہیں پہنچتی کوئی مصیبت زمین میں اور نہ تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں ہے۔ (الدیلمی عن سلیم بن جابر الہجیمی)

(۶۰۷) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیریں کر دی تھیں اور انہیں لکھ دیا تھا۔ (حم ت حسن صحیح غریب طب عن ابن عمر)

(۶۰۸) حضرت آدم علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تو ہی وہ آدم ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے تخلیق کیا اور تجھے اپنی جنت میں ٹھہرایا اور اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا پھر تو نے وہ کیا جو کیا۔ چنانچہ تو نے اپنی اولاد کو جنت سے نکالا۔ تب حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تو وہ موسیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی رسالت کیلئے چُنا اور تجھ سے کلام کیا اور تجھے سرگوشی کا قرب عطا فرمایا تو انہوں نے جواب دیا ہاں! تب آدم علیہ السلام نے کہا کہ میں مقدم ہوں یا کلام الٰہی؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ بلکہ کلام الٰہی۔ تب حضرت آدم علیہ السلام بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔ (طب عن جندب وابی ہریرة)

(۶۰۹) اگر کوئی بندہ اپنے رزق سے دور بھاگے تو اس کا رزق اسے ایسے تلاش کر لے گا جیسے موت اسے تلاش کر لیتی ہے۔ (ابن

الدرداء)

610 - لو ان الله عذب اهل سمواته واهل ارضه لعذبهم وهو غير ظالم لهم ولو رحمهم لكانت رحمته لهم خيرا من اعمالهم ولو انفقت ملء احد ذهبا في سبيل الله ما قبله الله منك حتى تؤمن بالقدر فتعلم ان ما اصابك لم يكن ليخطئك وما اخطأك لم يكن ليصيبك ولو مت على غير هذا لدخلت النار (ط حم عن زيد حم وعبد بن حميد ت ع حب طب ض هب عن ابی بن كعب وزيد بن ثابت وحذيفة وابن مسعود)

611 - لو ان الله عذب اهل السماء والارض عذبهم غير ظالم ولو ادخلهم في رحمته كانت رحمته اوسع من ذنوبهم ولكنه كما قضى يعذب من يشاء ويرحم من يشاء فمن عذب فهو الحق ومن رحم فهو الحق ولو كان مثل احد ذهبا تنفقه في سبيل الله ما قبل منك حتى تؤمن بالقدر خيره وشره (طب عن عمران بن حصين)

612 - ما من نفس تموت ولها عند الله مثقال نملة من خير الا طين عليها طينا (طب عن معاذ)

613 - من تكلم في القدر في الدنيا سئل عنه يوم القيامة فان اخطا هلك ومن لم يتكلم لم يسال عنه يوم القيامة (قط في الافراد عن ابی هريرة)

عساکرعن ابی الدرداء)

(۶۱۰) اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین والوں کو عذاب دے۔ تو وہ انہیں عذاب دے گا درآنحالیکہ وہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر ان پر رحم فرمائے تو اس کی رحمت ان کیلئے ان کے اعمال سے بہتر ہوگی اور اگر تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ تجھ سے قبول نہیں کرے گا حتیٰ کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ چنانچہ تو جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی وہ تجھ سے چُوکنے والی نہیں تھی اور جو تجھ سے چُوک گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی اور اگر تو اس کے علاوہ کسی اور بات پر فوت ہوا تو تُو ضرور دوزخ میں داخل ہوگا۔ (طحم عن زید، حم وعبد بن حمیدت ع حب طب ض هب عن ابی بن کعب وزید بن ثابت وحذیفۃ وابن مسعود)

(۶۱۱) اگر اللہ تعالیٰ زمین وآسمان والوں کو عذاب دے تو انہیں بغیر ظلم کئے عذاب دے گا اور اگر انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے تو اس کی رحمت ان کے گناہوں سے بہت وسیع ہوگی۔ البتہ جیسے اس نے فیصلہ فرمادیا ہے جسے چاہے عذاب دے گا اور جس پر چاہے رحم فرمائے گا۔ چنانچہ جسے اس نے عذاب دیا تو وہ بھی حق ہے اور جس پر رحم فرمایا تو وہ بھی حق ہے۔ اور اگر احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو وہ تجھ سے قبول نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ تو اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔ (طب عن عمران بن حصین)

(۶۱۲) جو کوئی جان اس حال میں مرے کہ اس میں ایک چیونٹی جتنی بھلائی ہو تو اسی بھلائی پر اس کی پیدائش ہوگی (مراد قیامت کے دن اٹھایا جائے گا)۔ (طب عن معاذ)

(۶۱۳) جس نے دنیا میں تقدیر کے بارے میں گفتگو کی اس سے اس کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ اگر تو اس نے غلطی کی تو وہ ہلاک ہوگا اور جس نے (اس کے بارے میں) گفتگو نہ کی اس سے اس کے بارے میں قیامت کے دن نہیں پوچھا

614 - من كان الله خلقه لواحدة من المنزلتين يهيئه لعملها (حم عن عمران بن حصين)

615 - من لم يرض بقضاء الله ولم يؤمن بقدر الله فليلتمس الها غير الله عزوجل (الخطيب عن انس)

616 - مه مه اتقوا الله يا امة محمد واديان عميقان قعران مظلمان لا تهيجوا عليكم وهج النار بسم الله الرحمٰن الرحيم هٰذا كتاب من الرحمٰن الرحيم باسماء اهل الجنة وآبائهم وامهاتهم وعشائرهم فرغ ربكم فرغ ربكم بسم الله الرحمٰن الرحيم هٰذا كتاب من الرحمٰن الرحيم باسماء اهل النار وآبائهم وامهاتهم وعشائرهم فرغ ربكم فرغ ربكم فرغ ربكم اعذرت انذرت اللّٰهم انى بلغت (طب عن ابى الدرداء وواثله وأبى أمامه وأنس) قالوا خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم ونحن نتذاكر القدر قال فذكره)

617 - لا تعجل إلى شيء تظن انك ان استعجلت إليه انك مدركه وان كان الله لم يقدر ذٰلك ولا تستاخرن عن شيء تظن انك ان استاخرت عنه انه مدفوع عنك وان كان الله قد

جائے گا۔ (قط فی الافراد عن ابی ہریرۃ)

(۶۱۴) جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے دو منزلوں میں سے کسی منزل کیلئے تخلیق کیا ہوا سے اس منزل کے عمل کی توفیق عنایت فرماتا ہے (تیار کرتا ہے)۔ (حم عن عمران بن حصین)

(۶۱۵) جو آدمی اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے راضی نہ ہو اور تقدیر الٰہی پر ایمان نہ لائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود تلاش کرلے۔ (الخطیب عن انس)

(۶۱۶) ٹھہرو! ٹھہرو اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ دو گہری وادیاں ہیں۔ دو تاریک گڑھے ہیں۔ وہ تم پر آگ کے بھڑکنے کی طرح نہ بھڑکیں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ یہ رحمٰن ورحیم رب تعالیٰ کی طرف سے جنتیوں کے ناموں، ان کے آباؤاجداد، ان کی ماؤں اور ان کے خاندانوں کے ناموں کی کتاب ہے۔ تمہارا رب تعالیٰ فارغ ہو چکا تمہارا رب تعالیٰ فارغ ہو چکا۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ یہ رحمٰن ورحیم رب تعالیٰ کی طرف سے دوزخیوں کے نام ان کے آباؤاجداد، ان کی ماؤں اور ان کے خاندانوں کے ناموں کی کتاب ہے۔ تمہارا رب تعالیٰ فارغ ہو چکا، تمہارا رب تعالیٰ فارغ ہو چکا۔ میں نے اپنا عذر پورا کردیا میں نے ڈرا دیا۔ اے اللہ! میں نے پیغام پہنچا دیا۔ (طب عن ابی الدرداء وواثلۃ وابی امامۃ وانس) فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم تقدیر کے مسئلے میں بحث میں مشغول تھے تو ارشاد فرمایا۔

(۶۱۷) کسی چیز کی طرف جلدی مت کر۔ تو یہ گمان کرے کہ اگر تو اس کی طرف جلدی کرے گا تو تو اسے پالے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے وہ (تیری) تقدیر میں نہیں لکھی اور کسی چیز سے پیچھے ہرگز مت رہ۔ تو یہ گمان کرے کہ اگر تو اس سے پیچھے رہے گا تو وہ تجھ سے دور

قدره عليك (طب عن معاذ)

رہے گی (تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے وہ تقدیر میں تجھ پر لکھ دی ہے۔ (طب عن معاذ)

618 - لا تكلموا في القدر فانه سر الله فلا تفشوا الله سره (حل عن ابن عمر)

(۶۱۸) تقدیر کے مسئلے میں گفتگو مت کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا راز ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے راز کو افشامت کرو۔ (حل عن ابن عمر)

619 - لا يؤمن عبد حتى يؤمن بالقدر (طب عن سهل بن سعد

(۶۱۹) کوئی بندہ ایمان والا نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ (طب عن سہل بن سعد)

620 - لا يؤمن المرء حتى يؤمن بالقدر خيره وشره (حم عن ابن عمر)

(۶۲۰) آدمی اس وقت تک ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ (حم عن ابن عمر)

621 - ما اصابني شيء منها الا وهو مكتوب علي وآدم في طينته (ه عن ابن عمر قال قالت ام سلمة يا رسول الله لا يزال يصيبك كل عام وجع من الشاة المسمومة قال فذكره)

(۶۲۱) اس میں سے کوئی مصیبت مجھے نہیں پہنچی مگر یہ کہ وہ مجھ پر لکھ دی گئی تھی جبکہ آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں تھے۔ (ہ عن ابن عمر) فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہر سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہریلی بکری کی تکلیف ہوتی رہتی ہے۔ تو ارشاد فرمایا:

622 - لا يتقي الله عبد حق تقاته حتى يعلم ان ما اصابه لم يكن ليخطئه وما اخطأه لم يكن ليصيبه (الخطيب عن انس)

(۶۲۲) کوئی بندہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح نہیں ڈرتا ہے جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے جب تک کہ یہ نہ جان لے کہ جو مصیبت اسے پہنچی ہے وہ اس سے چُوکنے والی نہیں تھی اور جو اس سے چُوک گئی وہ اسے پہنچنے والی نہیں تھی۔ (الخطیب عن انس)

623 - لا يجد عبد حلاوة الايمان حتى يعلم ان ما أصابة لم يكن ليخطئه (ابن ابي عاصم ص عن انس)

(۶۲۳) کوئی بندہ تب تک ایمان کی حلاوت نہیں پاسکتا جب تک کہ یہ نہ جان لے کہ جو مصیبت اسے پہنچی وہ اس سے چُوکنے والی نہیں تھی۔ (ابن ابی عاصم ص عن انس)

624 - لا يغني حذر من قدر والدعاء ينفع مما نزل ومما ينزل فان البلاء ينزل فيلقاه الدعاء فيعتلجان إلى يوم القيامة (عد ك وتعقب والخطيب عن عائشة)

(۶۲۴) کوئی احتیاط تقدیر سے بے نیاز نہیں کرتی اور دعا ہر حال میں مفید ہے اس بلا (مصیبت) کیلئے جو اتر آئی اور جو ابھی نہیں اتری۔ کیونکہ بلا اترتی ہے تو دعا اس سے مقابلہ کرتی ہے چنانچہ وہ دونوں قیامت کے دن تک کشتی لڑتی ہیں۔ (عدک وتعقب والخطیب عن عائشۃ)

625 - يا زبير ان الرزق مفتوح من لدن العرش إلى قرار بطن الارض يرزق الله كل عبد على قدر

(۶۲۵) اے زبیر! رزق عرش الٰہی سے لے کر زمین کی پشت کی قرارگاہ تک کھول دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر بندے کو اس کی ہمت

همته ونهمته (حل عن الزبير رضى الله عنه)

626 - يا سراقة اعمل لما جف به القلم وجرت به المقادير فان كلا ميسر (طب عن سراقه بن مالك)

627 - يا غلام احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك وإذا سالت فاسال الله وإذا استعنت فاستعن بالله واعلم ان الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشيء لم يكتبه الله لك لم يقدروا على ذلك ولو اجتمعوا على ان يضروك بشيء لم يكتبه الله عليك لم يقدروا على ذلك قضى القضاء وجفت الاقلام وطويت الصحف (هب عن ابن عباس)

628 - يا غلام الا اعلمك كلمات ينفعك الله بهن احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده امامك تعرف إلى الله فى الرخاء يعرفك فى الشدة واعلم أن ما اصابك لم يكن ليخطئك وان ما اخطأك لم يكن ليصيبك وان الخلائق ولو اجتمعوا على ان يعطوك شيئا لم يرد ان يعطيكه لم يقدروا على ذلك أو ان يصرفوا عنك شيئا اراد الله ان يعطيكه لم يقدروا على ذلك وان قد جف القلم بما هو كائن إلى يوم القيامة فإذا سالت فاسال الله وإذا استعنت فاستعن بالله وإذا اعتصمت فاعتصم بالله واعمل لله بالشكر فى اليقين واعلم ان الصبر على ما تكره خير كثير وان النصر مع الصبر وان الفرج مع

اور رغبت کے مطابق رزق عطا فرماتا ہے۔ (حل عن الزبیر)

(۶۲۶) اے سراقہ! عمل کر واس کیلئے کہ جسے لکھ کر قلم سوکھ گئی اور جس پر تقدیر چل گئی۔ کیونکہ ہر ایک کیلئے (اس کا عمل) آسان کیا گیا ہے۔ (طب عن سراقۃ بن مالک)

(۶۲۷) اے لڑکے! تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کا خیال رکھ وہ تیرا خیال رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کا خیال رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا اور جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر۔ جب تو مدد مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ اور جان لے کہ اگر ساری امت تجھے کسی چیز کا فائدہ پہنچانے پر اکٹھی ہو جائے جو چیز اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے نہیں لکھی تو وہ ایسا نہیں کر سکے گی اور اگر وہ تجھے کسی ایسی چیز کا نقصان پہنچانے پر اکٹھے ہو جائیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر نہیں لکھی تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ فیصلہ کر دیا گیا، قلمیں سوکھ گئیں اور صحیفے لپیٹ دیئے گئے۔ (ھب عن ابن عباس)

(۶۲۸) اے نوجوان! کیا میں تجھے کچھ ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جن کے باعث اللہ تعالیٰ تجھے نفع عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کا خیال رکھ وہ تیرا خیال رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کا خیال رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تو خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو اپنی اطاعت بتلاتا رہ وہ سختی کے وقت تجھے مدد سے نوازے گا اور جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی وہ تجھ سے چُوکنے والی نہیں تھی اور جو تجھ سے چُوک گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی اور اگر تمام مخلوق تجھے کوئی چیز دینے پر اتفاق کر لے جو چیز اللہ تعالیٰ نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں فرمایا تو وہ ایسا نہیں کر سکے گی اور اگر وہ کوئی چیز تجھ سے دور رکھنے یا تجھ سے پھیرنے پر اتفاق کر لیں جو چیز اللہ تعالیٰ نے تجھے دینے کا ارادہ فرمایا ہو تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے اور جو کچھ قیامت کے دن تک ہونے والا ہے اسے لکھ کر قلم سوکھ چکا ہے۔ چنانچہ جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب مدد مانگے تو اللہ تعالیٰ سے

الکرب وأن مع العسر یسرا (طب عن ابن عباس حب عن ابی سعید)

مدد مانگ اور جب پناہ لے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ لے۔ اللہ کیلئے یقین میں شکر کے ساتھ عمل کر اور جان لے کہ ناپسندیدہ چیز پر صبر کرنا بہت بڑی بھلائی کا باعث ہے اور مدد صبر کے ساتھ ہی ہوتی ہے اور کشادگی سختی کے ساتھ ہی ہوتی ہے اور ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہوتی ہے۔

(طب عن ابن عباس)، (حب عن ابی سعید)

629 - یا فتی الا اهب لك الا اعلمك كلمات ینفعك الله بهن احفظ الله یحفظك احفظ الله تجده امامك وإذا استعنت بالله فاستعن بالله واعلم ان قد جف القلم بما هو كائن إلى یوم القیامة واعلم ان الخلائق لو ارادوك بشیء لم یكتب علیك لم یقدروا علیك واعلم ان النصر مع الصبر وان الفرج مع الكرب وان مع العسر یسرا (طب عن عبد الله بن جعفر)

(۶۲۹) اے نوجوان! کیا میں تجھے ہبہ نہ کروں کیا میں تجھے کچھ کلمات نہ سکھاؤں کہ جن کے باعث اللہ تعالیٰ تجھے نفع عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کا خیال رکھو وہ تیرا خیال رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کا خیال رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر اور جان لے کہ قیامت کے دن تک جو کچھ ہونے والا ہے اسے لکھ کر قلم خشک ہو چکا اور جان لے کہ تمام مخلوق اگر تجھے ایسی چیز دینے کا ارادہ کرے جو تجھ پر نہیں لکھی گئی تو وہ ایسا نہیں کر سکے گی اور جان لے کہ مدد صبر کے ساتھ ہی ہوتی ہے اور کشادگی سختی (تکلیف) کے ساتھ ہوتی ہے اور ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہوتی ہے۔ (طب عن عبداللہ بن جعفر)

630 - یا كعب بل هی من قدر الله (حب عن كعب بن مالك) قال یا رسول الله ا رأیت دواء نتداوى به ورقى نسترقی بها واشیاء نفعلها هل ترد من قدر الله قال فذكره)

(۶۳۰) اے کعب! بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی جانب سے ہی ہے۔ (حب عن کعب بن مالک) فرماتے ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے کہ دواء جس سے ہم اپنا علاج کرتے ہیں، منتر جس سے ہم منتر لیتے ہیں اور وہ اشیاء جو ہم کرتے ہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو پھیر دیتے ہیں تو ارشاد فرمایا:

631 - لو قضی لكان أو قد كان (قط فی الافراد حل عن انس)

(۶۳۱) اگر فیصلہ کر دیا گیا ہے تو وہ ضرور پورا ہوگا یا وہ ہو چکا تھا۔ (قط فی الافراد حل عن انس)

فرع فی ذم القدریة والمرجئة من الاكمال

''الاکمال'' سے قدریہ اور مرجئہ کی مذمت کا بیان

632 - إن الله عزوجل لم یبعث نبیا قبلی

(۶۳۲) اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جتنے بھی انبیاء کرام

الا كان فی امته من بعده مرجئة وقدرية يشوشون عليه امر امته من بعده الا ان اللّٰه عزوجل لعن المرجئة والقدرية علی لسان سبعين نبيا الا وان امتی هٰذه لأمة مرحومة لا عذاب عليها فی الأخرة وانما عذابها فی الدنيا الا صنفين من امتی لا يدخلون الجنة المرجئة والقدرية (ابن عساكر عن معاذ)

مبعوث فرمائے ان کے بعد ان کی امت میں مرجئہ اور قدریہ لوگ ہوتے تھے جو ان پر ان کے بعد ان کی امت کے معاملے کو گڑ بڑ کر دیتے تھے۔ (اختلاف ڈال دیتے تھے) خبردار! اللہ تعالیٰ نے ستر نبیوں کی زبان پر مرجئہ اور قدریہ فرقہ والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ خبردار! میری یہ امت امتِ مرحومہ ہے۔ اس پر آخرت میں کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کا عذاب دنیا میں ہے سوائے میری امت کے دو گروہوں کے کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ وہ مرجئہ اور قدریہ ہیں۔ (ابن عساکر عن معاذ)

633 - صنفان من امتی لعنهم اللّٰه علی لسان سبعين نبيا القدرية والمرجئة الذين يقولون الايمان اقرار ليس فيه عمل (الديلمی عن حذيفة)

(۶۳۳) میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ستر نبیوں کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے۔ وہ قدریہ اور مرجئہ ہیں جو کہ یہ کہتے ہیں کہ ایمان فقط زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے اس میں عمل کی کوئی حیثیت نہیں۔ (الدیلمی عن حذیفۃ)

634 - لعنت المرجئة علی لسان سبعين نبيا الذين يقولون الايمان قول بلا عمل (ك فی تاريخة عن ابی امامة)

(۶۳۴) مرجئہ پر ستر نبیوں کی زبان سے لعنت کی گئی۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ایمان فقط قول (زبانی اقرار) کا نام ہے عمل کچھ نہیں۔ (ک فی تاریخہ عن ابی امامۃ)

635 - ما بعث اللّٰه نبيا الا وفی امته قدرية ومرجئة يشوشون عليه امر امته الا وان اللّٰه تعالٰی قد لعن القدرية والمرجئه علی لسان سبعين نبيا (طب عن معاذ عد عن ابن مسعود)

(۶۳۵) اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث فرمایا اس کی امت میں قدریہ اور مرجئہ فرقے کے لوگ ہوتے تھے جو اس پر اس کی امت کا معاملہ گڑ بڑ کر دیتے تھے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ نے قدریہ اور مرجئہ پر ستر نبیوں کی زبان سے لعنت کی ہے۔ (طب عن معاذ)، (عدعن ابن مسعود)

636 - ما بعث اللّٰه نبيا قبلی فاستجمع له امر امته الا كان فيهم المرجئة والقدرية يشوشون عليه امر امته الا وان اللّٰه تعالٰی قد لعن المرجئة والقدرية علی لسان سبعين نبيا انا آخرهم (ابن الجوزی فی الواهيات عن ابی هريرة)

(۶۳۶) مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی مبعوث فرمایا تو اس کی امت کا معاملہ اس کی منشاء کے مطابق ہو جاتا تھا تو ان میں مرجئہ اور قدریہ فرقہ کے لوگ ہوتے تھے جو اس پر اس کی امت کا معاملہ گڑ بڑ کر دیتے تھے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ نے مرجئہ اور قدریہ فرقہ والوں پر ستر نبیوں کی زبان سے لعنت کی ہے۔ میں ان نبیوں میں سے آخری ہوں۔ (ابن الجوزی فی الواھیات عن ابی ہریرۃ)

637 - اربعة اصناف من امتی لیس لهم فی الاسلام نصیب ولا فی الجنة نصیب ولا تنالهم شفاعتی ولا ینظر اللّٰه إلیهم ولا یکلمهم ولهم عذاب الیم المرجئة والقدریة والجهمیة والرافضة (الدیلمی عن انس وفیه اسحق بن نجیح)

(۶۳۷) میری امت میں سے چار گروہ ایسے ہیں کہ ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی جنت میں کوئی حصہ ہے، نہ ہی انہیں میری شفاعت حاصل ہوگی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی ان سے کلام فرمائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ وہ مرجئہ، قدریہ، جہمیہ اور رافضی ہیں۔ (الدیلمی عن انس) "وفیہ اسحٰق بن نجیح"۔

638 - صنفان من امتی لا سهم لهما فی الاسلام اهل القدر واهل الارجاء (عد عن معاذ)

(۶۳۸) میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں وہ اہل قدر (قدریہ) اور اہل ارجاء (مرجئہ) ہیں۔ (عد عن معاذ)

639 - صنفان من امتی لا سهم لهم فی الاسلام المرجئة والقدریة قیل وما المرجئة قال الذین یقولون الایمان قول بلا عمل قیل فما القدریة قال الذین یقولون لم یقدر الشر (ق عن ابن عباس)

(۶۳۹) میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں وہ مرجئہ اور قدریہ ہیں۔ عرض کی گئی کہ مرجئہ کون ہیں؟ تو فرمایا کہ: جو یہ کہتے ہیں کہ ایمان فقط قول ہے عمل کچھ نہیں۔ عرض کی گئی کہ قدریہ کون ہیں؟ تو فرمایا کہ جو یہ کہتے ہیں کہ شر تقدیر میں نہیں لکھی گئی۔ (ق عن ابن عباس)

640 - صنفان من امتی لا سهم لهم فی الاسلام القدریة والمرجئة وجهادهم احب إلی من جهاد فارس والدیلم والروم (الدیلمی عن ابی سعید)

(۶۴۰) میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں وہ قدریہ اور مرجئہ ہیں۔ ان سے جہاد کرنا میرے نزدیک فارس، دیلم اور روم سے جہاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (الدیلمی عن ابی سعید)

641 - ان لکل امة مجوسا وان مجوس امتی هذه القدریة (الشیرازی فی الالقاب عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جدّه)

(۶۴۱) ہر امت کے مجوسی ہوتے ہیں اور میری اس امت کے مجوسی قدریہ فرقے والے ہیں۔ (الشیرازی فی الالقاب عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ)

642 - القدری اوله مجوسی وآخره زندیق (أبو نعیم عن انس)

(۶۴۲) قدری آدمی کی ابتداء مجوسیت اور انجام زندیقیت ہوتا ہے۔ (ابونعیم عن انس)

643 - القدریة مجوس امتی (خ فی تاریخة عن ابن عمر)

(۶۴۳) قدریہ میری امت کے مجوسی ہیں۔ (خ فی تاریخہ عن ابن عمر)

644 - لکل امة مجوس وان هؤلاء

(۶۴۴) ہر امت کے مجوسی تھے اور یہ قدریہ فرقے والے میری

القدرية مجوس امتى فان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم (حم عن ابن عمر)

امت کے مجوسی ہیں اگر یہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت مت کرو اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت مت کرو۔ (حم عن ابن عمر)

645 - يهود امتى المرجئة ثم قرأ فبدل الذين ظلموا قولا غير الذى قيل لهم (أبو نصر ربيعة بن على العجلى فى كتاب هدم الاعتزال والرافعى عن ابن عباس)

(۶۴۵) میری امت کے یہودی مرجۂ فرقے والے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی "فبدل الذين ظلموا قولاً غير الذى قيل لهم" (البقرة، ۵۹) ترجمہ: تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا۔ (ابونصر ربیعۃ بن علی العجلی فی کتاب ہدم الاعتزال والرافعی عن ابن عباس)

646 - لعلك ان تبقى بعدى حتى تدرك قوما يكذبون بقدرة الله يحملون الذنوب على عباده اشتقوا كلامهم ذٰلك من النصرانية فإذا كان كذٰلك فابرؤوا إلى الله تعالىٰ منهم (طب عن ابن عباس)

(۶۴۶) ہوسکتا ہے کہ تو میرے بعد زندہ رہے حتیٰ کہ ایسے لوگوں سے ملے جو کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلاتے ہیں۔ اس کے بندوں پر گناہ لادتے ہیں۔ انہوں نے اپنا یہ کلام نصرانیت سے نکالا ہے۔ تو جب اسی طرح کا معاملہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے سامنے ان سے برأت (لاتعلقی) کا اظہار کرو۔ (طب عن ابن عباس)

647 - اول ما يكفأ الدين كما يكفأ الاناء على وجهه قول الناس فى القدر (الديلمى عن ابن عمر)

(۶۴۷) سب سے پہلے جس کام میں دین اوندھا کر دیا جائیگا جیسے کہ برتن کو اس کے منہ سے اوندھا کر دیا جاتا ہے وہ کام لوگوں کا تقدیر کے معاملے میں بحث کرنا ہے۔ (الدیلمی عن ابن عمر)

648 - القدرية الذين يقولون الخير والشر بايدينا ليس لهم فى شفاعتى نصيب ولا انا منهم ولا هم منى (عد عن انس)

(۶۴۸) قدریہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ بھلائی اور برائی ہمارے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ میری شفاعت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی میں ان میں سے ہوں اور نہ ہی وہ مجھ میں سے ہیں (یعنی ہمارا آپس میں کوئی تعلق نہیں)۔ (عد عن انس)

649 - سيكون فى هٰذه الامة مسخ الا وذٰلك فى المكذبين بالقدر والزنديقية (حم عن ابن عمر)

(۶۴۹) عنقریب اس امت میں مسخ (یعنی صورت تبدیل ہونے کا عذاب) ہوگا۔ جان لو! کہ وہ تقدیر کو جھٹلانے والوں اور زندیقوں میں ہوگا۔ (حم عن ابن عمر)

650 - سيكون فى آخر الزمان قوم يكذبون بالقدر اولئك مجوس هٰذه الامة فان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم عد عن ابن عمر)

(۶۵۰) اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو تقدیر کو جھٹلائیں گے۔ وہی اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت مت کرو اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت مت کرو۔ (عد عن ابن عمر)

651 - سيكون بعدى قوم يكذبون بالقدر الا من ادركهم فليقتلهم انى برئ منهم وهم براء منى جهادهم كجهاد الترك والديلم (الديلمی عن معاذ)

(۶۵۱) عنقریب میرے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو تقدیر کو جھٹلائیں گے۔خبردار! جو انہیں پائے تو انہیں قتل کردے۔ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ان سے جہاد کرنا ترک اور دیلم سے جہاد کرنے کی مانند ہے۔(الدیلمی عن معاذ)

652 - سيكون فى آخر الزمان قوم يقولون لا قدر فان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم فانهم شيعة الدجال وحق على الله ان يلحقهم به (ط عن حذيفة)

(۶۵۲) اخیر زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ہوں جو کہیں گے کہ تقدیر کچھ نہیں اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت مت کرو اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت مت کرو کیونکہ وہ دجال کا گروہ ہیں اور اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں اسی (دجال) کے ساتھ ملائے۔(ط عن حذیفۃ)

653 - يجيئ قوم يقولون لا قدر ثم يخرجون منها إلى الزندقة فإذا لقيتموهم فلا تسلموا عليهم وان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوا جنائزهم فانهم شيعة الدجال (ك فى تاريخه عن ابن عمر)

(۶۵۳) ایک گروہ ایسا آئے گا جو کہیں گے کہ تقدیر کچھ نہیں پھر وہ اس بات سے زندیقیت (بے دینی دہریت) کی طرف نکل جائیں گے۔ چنانچہ جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام مت کہو اور اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت مت کرو اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازوں میں شرکت مت کرو کیونکہ وہ دجال لعین کا گروہ ہیں۔(ک فی تاریخہ عن ابن عمر)

654 - صنفان لا يدخلون الجنة القدرية والمرجئة (عد عن ابى بكر)

(۶۵۴) دو گروہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ وہ قدریہ اور مرجئہ ہیں۔(عد عن ابی بکر)

655 - صنفان من امتى لا يدخلون الجنة القدرية والحرورية (عد عن انس)

(۶۵۵) میری امت کے دو گروہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔وہ قدریہ اور حروریہ ہیں۔(عد عن انس)

656 - لو ان قدريا أو مرجئا مات فنبش بعد ثلاث لوجد إلى غير القبلة (ك عن معروف الخياط عن واثله معروف منكر الحديث جدا)

(۶۵۶) اگر قدریہ یا مرجئہ فرقہ کا کوئی آدمی مر جائے تو تین دن کے بعد اس کی قبر کھودی جائے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف نہیں ہوگا۔ (ک عن معروف الخیاط عن واثلہ "معروف منکر الحدیث جداً")

657 - ما هلكت امة قط الا بالشرك بالله عزوجل وما كان يبدء شركها الا التكذيب بالقدر (كر عن ابن عمر)

(۶۵۷) کوئی بھی امت ہلاک ہوئی تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے باعث ہی ہلاک ہوئی اور اس کے شرک کی ابتداء تقدیر کو جھٹلانے کے ساتھ ہی ہوئی تھی۔(کر عن ابن عمر)

658 - ما هلكت أمة قط الا بالشرك بالله

(۶۵۸) جب بھی کوئی قوم ہلاک ہوئی وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

عزوجل وما اشركت امة حتى يكون بدء شركها التكذيب بالقدر (طب وتمام وابن عساكر عن يحيى بن القاسم عن أبيه عن جده عبد اللّٰه بن عمر)

659 - من جعل الاستطاعة إلى نفسه فقد كفر (الديلمى عن انس)

660 - من قال لا قدر فاقتلوه (الديلمى عن ابى هريرة)

661 - من كذب بالقدر أو عاصم فقد كفر بما جئت به (عد عن ابن عمر)

662 - لا تموت حتى تسمع بقوم يكذبون بالقدر يحملون الذنوب على العباد اشتقوا قولهم من قول النصارى فابرأُ إلى اللّٰه منهم (الخطيب عن ابن عباس)

663 - لا يزال هٰذا الامر مقاربا ما لم يتكلموا فى الولدان والقدر (ك عن ابن عباس)

664 - ينعق الشيطان بالشام نعقة يكذب ثلثاهم بالقدر (ق كر عن ابى هريرة)

665 - ينادى يوم القيامة مناد ألا ليقم خصماء اللّٰه وهم القدرية (ابن راهويه ع)

شرک کے باعث ہی ہلاک ہوئی اور کسی امت نے بھی شرک نہیں کیا حتیٰ کہ ان کے شرک کی ابتداء تقدیر کو جھٹلانے کے باعث ہی ہوئی۔ (طب وتمام وابن عساکر عن یحییٰ بن القاسم عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمر)

(٦٥٩) جس نے کام کی قدرت اپنی ذات کی طرف منسوب کی تو اس نے کفر کیا۔ (الدیلمی عن انس)

(٦٦٠) جو شخص یہ کہے کہ تقدیر کچھ نہیں اسے قتل کر ڈالو۔ (الدیلمی عن ابی ہریرۃ)

(٦٦١) جس نے تقدیر کو جھٹلایا یا کام کی قدرت اپنی طرف منسوب کی (یعنی یہ کہا کہ میں سیلف میڈ (Self made) ہوں) تو اس نے میرے لائے ہوئے دین کو جھٹلایا۔ (عدعن ابن عمر)

(٦٦٢) تو نہیں مرے گا حتیٰ کہ کچھ لوگوں کو سن نہ لے کہ وہ تقدیر کو جھٹلاتے ہیں بندوں پر گناہ لادتے ہیں۔ انہوں نے اپنا یہ قول نصرانیوں کے قول سے نکالا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ان سے برأت کا اظہار کر۔ (الخطیب عن ابن عباس)

(٦٦٣) اس امت کا معاملہ معتدل رہے گا جب تک کہ وہ بچوں اور تقدیر کے معاملے میں گفتگو نہیں کریں گے۔ (طب عن ابن عباس)

(٦٦٤) شیطان ملک شام میں ایک چیخ مارے گا۔ ان کا دو تہائی حصہ تقدیر کو جھٹلائے گا۔ (ق کرعن ابی ہریرۃ)

(٦٦٥) قیامت کے دن ایک منادی ندا دے گا کہ سنو! اللہ تعالیٰ کے دشمن کھڑے ہو جائیں اور وہ قدریہ فرقے والے ہیں۔ (ابن راھویہ ع)

الفصل السابع

ساتویں فصل

فى صفات المؤمنين

مومنین کی صفات کا بیان

666 - ان من اخلاق المؤمن قوة فى دين

(٦٦٦) مومن کے اخلاق میں سے یہ باتیں ہیں، دین میں

وحزما في لين وايمانا في يقين وحرصا في علم وشفقة في مقت وحلما في علم وقصدا في غنى وتجملا في فاقة وتحرجا عن طمع وكسبا في حلال وبرا في استقامة ونشاطا في هدى ونهيا عن شهوة ورحمة للمجهود وإن المؤمن من عباد الله لا يحيف على من يبغض ولا ياثم فيمن يحب ولا يضيع ما استودع ولا يحسد ولا يطعن ولا يلعن ويعترف بالحق وان لم يشهد عليه ولا يتنابز بالالقاب في الصلاة متخشعا إلى الزكاة مسرعا في الزلازل وقورا في الرخاء شكورا قانعا بالذى له لا يدعى ما ليس له ولا يجمع في الغيظ ولا يغلبه الشح عن معروف يريده يخالط الناس كي يعلم ويناطق الناس كي يفهم وان ظلم وبغى عليه صبر حتى يكون الرحمٰن هو الذى ينتصر له (الحكيم عن جندب بن عبد الله)

قوت والا، نرمی میں محتاط یقین میں ایمان، علم میں حرص، بغض میں مہربانی کرنے، علم میں بردباری، تونگری میں اعتدال، فاقہ میں صبر، طمع سے پرہیز کرنے، حلال میں روزی کمانے، استقامت میں نیکی کرنے، ہدایت میں چست و چالاک، شہوانی جذبات سے دور رہنے والا اور مصیبت زدہ پر رحم کرنے والا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے مومن آدمی بغض رکھنے والے پر ظلم نہیں کرتا، محبت کرنے والے کو مبتلائے گناہ نہیں کرتا، جو چیز اسے ودیعت دی جائے اسے ضائع نہیں کرتا، نہ ہی حسد کرتا ہے نہ ہی طعن و تشنیع کرنے والا اور نہ ہی لعنت کرنے والا ہوتا ہے، حق بات کا اعتراف کرتا ہے اگر اس سے اس بات پر گواہی نہ بھی لی جائے، دوسروں کو برے ناموں سے نہیں پکارتا نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرتا ہے، زکوٰۃ جلد از جلد ادا کرتا ہے، زلزلوں میں ثابت قدم رہتا ہے، خوشحالی میں شکر گزار ہوتا ہے، جو کچھ اس کا ہے اس پر قناعت کرتا ہے، جو کچھ اس کا نہیں ہے اس کا دعویٰ نہیں کرتا، غصے میں موافقت نہیں رکھتا، کسی نیکی کا امادہ کرتا ہے تو بخیلی اس پر غالب نہیں آتی۔ لوگوں سے میل جول رکھتا ہے تا کہ علم حاصل کرے، فہم وفراست کے حصول کیلئے لوگوں سے گفتگو کرتا ہے اور اگر اس پر ظلم کیا جائے اور اس پر سرکشی کی جائے تو صبر کرتا ہے حتیٰ کہ رب رحمٰن اس کا بدلہ لیتا ہے۔ (الحکیم عن جندب بن عبداللہ)

657 - المؤمن ياكل في معى واحد والكافر ياكل في سبعة امعاء (حم ق ت م عن ابن عمر حم م عن جابر حم ق ہ عن ابى هريرة م ہ عن ابى موسى)

(۶۶۷) مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے (حم ق ت م عن ابن عمر)، (حم م عن جابر، حم ق ہ عن ابی ہریرۃ)، (م ہ عن ابی موسیٰ)

668 - المؤمن يشرب في معى واحد والكافر يشرب في سبعة امعاء (حم م ت عن ابى هريرة)

(۶۶۸) مومن ایک آنت میں پیتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ (حم م ت عن ابی ہریرۃ)

669 - المؤمن مرآة المؤمن (طس والضياء عن انس)

(۶۶۹) مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے (طس والضیاء عن انس)

670 - المؤمن مرآة المؤمن والمؤمن اخو المؤمن يكف عليه ضيعته ويحوطه من ورائه (خد د عن أبی هريرة)

(۶۷۰) مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے اور مومن مومن کا بھائی ہوتا ہے وہ اس کے گزران کا سامان اکٹھا کرتا رہتا ہے اور اس کے پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے (یعنی اس کے اہل وعیال کی نگرانی کرتا ہے)۔ (خد، د عن ابی ہریرۃ)

671 - المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا (ق ت ن عن ابی موسی)

(۶۷۱) مومن مومن کیلئے عمارت کی مانند ہوتا ہے اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو سنبھالے رکھتا ہے۔ (ق ت ن عن ابی موسیٰ)

672 - إذا لقی المؤمن كان كهيئة البناء يشد بعضه بعضا (طب عن ابی موسی)

(۶۷۲) جب وہ مومن سے ملتا ہے تو عمارت کی شکل کی مانند ہوتا ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو سنبھالے رکھتا ہے۔ (طب عن ابی موسیٰ)

673 - المؤمن من امنه الناس على أموالهم وأنفسهم والمهاجر من هجر الخطايا والذنوب (ه عن فضالة

(۶۷۳) مومن وہ ہے جس سے دوسرے لوگ اپنے مالوں اور اپنی جانوں پر بے خوف ہوں اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں کو چھوڑ دے (ہ عن فضالۃ)

674 - المؤمن يموت بعرق الجبين (حم ت ن ه ك عن بريده)

(۶۷۴) مومن پیشانی کے پسینہ سے مرتا ہے۔ (حم ت ن ہ ک عن بریدۃ)

675 - المؤمن يألف ولا خير فيمن لا يالف ولا يؤلف (حم عن سهل بن سعد

(۶۷۵) مومن محبت کرنے والا ہوتا ہے اور اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی جو نہ محبت کرنے والا ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے محبت کی جاتی ہے۔ (حم عن سہل بن سعد)

676 - المؤمن يالف ويؤلف ولا خير فيمن لا يالف ولا يؤلف وخير الناس انفعهم للناس (قط فی الافراد والضياء عن جابر)

(۶۷۶) مومن محبت کرنے والا ہوتا ہے اور اس سے بھی محبت کی جاتی ہے اور اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ تو محبت کرنے والا ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے محبت کی جاتی ہے اور لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہوتا ہے۔ (قط فی الافراد والضیاء عن جابر)

677 - المؤمن يغار والله اشد غيرة (م عن ابی هريرة)

(۶۷۷) مومن غیرتمند ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر غیرتمند ہے۔ (م عن ابی ہریرۃ)

678 - المؤمن غر كريم والفاجر خبٌ لئيم (د ت ك عن ابی هريرة)

(۶۷۸) مومن سادہ اور سخی ہوتا ہے جبکہ فاجر مکار بخیل ہوتا ہے۔ (دت ک عن ابی ہریرۃ)

679 - المؤمن بخير على كل حال تنزع نفسه من بين جنبيه وهو يحمد الله (ن عن ابن عباس)

(۶۷۹) مومن ہر حال میں بھلائی پر ہوتا ہے۔ اس کے پہلوؤں کے درمیان سے جان نکالی جاتی ہے درآنحالیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کررہا ہوتا ہے۔ (ن عن ابن عباس)

680 - المؤمن من اهل الايمان بمنزلة الراس من الجسد يألم المؤمن لاهل الايمان كما يألم الجسد لما فى الراس (حم عن سهل بن سعد)

(۶۸۰) ایک مومن اہل ایمان کیلئے جسم میں سر کی مانند ہوتا ہے۔ وہ مومن تمام اہل ایمان کیلئے اسی طرح تکلیف محسوس کرتا ہے جیسے سر درد میں تمام جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ (حم عن سهل بن سعد)

681 - المؤمن مكفَّرٌ (ك عن سعد)

(۶۸۱) مومن کو تکلیفیں پہنچتی ہیں تا کہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجائیں۔ (ک عن سعد)

682 - المؤمن يسير المؤنة (حل هب عن ابى هريرة)

(۶۸۲) مومن قلیل روزی والا (یا کم مشقت والا) ہوتا ہے۔ (حل هب عن ابی ہریرۃ)

683 - المؤمن الذى يخالط الناس ويصبر على اذاهم افضل من المؤمن الذى لا يخالط الناس ولا يصبر على اذاهم (حم خد ق ه عن ابن عمر)

(۶۸۳) وہ مومن جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے اس مومن سے افضل ہوتا ہے جو کہ لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور ان کی تکلیفوں پر صبر نہیں کرتا۔ (حم خدق ہ عن ابن عمر)

684 - المؤمن اخو المؤمن لا يدع نصيحته على كل حال (ابن النجار عن جابر)

(۶۸۴) مومن مومن کا بھائی ہوتا ہے وہ کسی حالت میں اس کی خیر خواہی نہیں چھوڑتا۔ (ابن النجار عن جابر)

685 - المؤمن لا يثرب عليه بشىء اصابه فى الدنيا وإنما يثرب على الكافر (طب عن ابن مسعود)

(۶۸۵) مومن کو دنیا میں سرزد ہونے والے گناہ پر لعنت ملامت نہیں کی جاتی البتہ کافر کو لعنت ملامت کی جاتی ہے۔ (طب عن ابن مسعود)

686 - المؤمن كيس فطن حذر (القضاعى عن انس)

(۶۸۶) مومن دانا، زیرک اور محتاط ہوتا ہے۔ (القضاعی عن انس)

687 - المؤمن هين لين حتى تخاله من اللين احمق (هب عن ابى هريرة)

(۶۸۷) مومن صلح جو اور نرم خو ہوتا ہے حتیٰ کہ تو اسے نرم خوئی کے باعث احمق خیال کرے گا۔ (هب عن ابی ہریرۃ)

688 - المؤمن واه راقع فالسعيد من مات على رقعه (البزار عن جابر)

(۶۸۸) مومن پھٹنے والا اور پیوند لگانے والا ہے۔ چنانچہ خوش بخت ہے وہ آدمی جو کہ اپنے تئیں پیوند لگا کر فوت ہو (یعنی مومن

گناہ میں مبتلا ہو کر پھٹ جاتا ہے اور توبہ کر کے اپنے تئیں پیوند لگا لیتا ہے)۔ (البزار عن جابر)

689 - المؤمن منفعة إن ماشيته نفعك وان شاورته نفعك وان شاركته نفعك وكل شيء من امره منفعة (حل عن ابن عمر)

(۶۸۹) مومن سراپا نفع ہوتا ہے۔ اگر تو اس کے ساتھ چلے تو بھی تجھے نفع دے گا، اگر تو اس سے مشورہ کرے تو بھی تجھے نفع دے گا اور اگر تو اس کے ساتھ شراکت کرے تو بھی تجھے نفع دے اور اس کے معاملے میں سے ہر چیز نفع ہی نفع ہوتی ہے۔ (حل عن ابن عمر)

690 - المؤمنون هينون لينون كالجمل الانف ان قيد انقاد وان انيخ على صخرة استناخ (ابن المبارك عن مكحول مرسلا هب عن ابن عمر)

(۶۹۰) مومن اس اونٹ کی طرح صلح جو اور نرم خو ہوتے ہیں جس کی ناک میں زخم ہو گیا (نکیل ڈالی گئی ہو) اگر اسے آگے چلایا جائے تو تابعداری کرتا ہے اور اگر اسے چٹان پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔ (ابن المبارک عن مکحول مرسلا)، (هب عن ابن عمر)

691 - المؤمنون كرجل واحد ان اشتكى رأسه تداعى له سائر الجسد بالحمى والسهر (م عن النعمان بن بشير)

(۶۹۱) تمام مومن ایک آدمی کی مانند ہیں اگر اس کے سر میں درد ہو تو تمام جسم بخار اور شب بیداری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (م عن النعمان بن بشیر)

692 - المؤمنون كرجل واحد ان اشتكى رأسه اشتكى كله وان اشتكى عينه اشتكى كله (حم م عن النعمان بن بشير)

(۶۹۲) تمام مومن ایک آدمی کی مانند ہیں اگر اس کے سر میں درد ہو تو تمام جسم کو درد ہوتی ہے اور اگر اس کی آنکھ میں درد ہو تو بھی تمام جسم درد میں مبتلا ہوتا ہے۔ (حم م عن النعمان بن بشیر)

693 - الايمان قيد الفتك لا يفتك مؤمن (تخ د ك عن أبى هريرة عن الزبير وعن معاوية)

(۶۹۳) ایمان نے فتک (یعنی غفلت میں کسی کو مار ڈالنے) کو روک دیا۔ مومن کسی کو غفلت میں نہیں مارتا۔ (تخ دک عن ابی ہریرۃ عن الزبیر وعن معاویۃ)

694 - ابى الله ان يرزق عبده المؤمن الا من حيث لا يحتسب (فر عن ابى هريرة هب عن على)

(۶۹۴) اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ اپنے مومن بندے کو رزق عطا کرے مگر اسی جگہ سے جہاں سے کہ اس بندے کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (فر عن ابی ہریرۃ هب عن علی)

695 - ابى الله ان يجعل للبلاء سلطانا على بدن عبده المؤمن (فر عن انس)

(۶۹۵) اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ بلاء (مصیبت) کو اپنے مومن بندے کے بدن پر غلبہ دے۔ (فر عن انس)

696 - إذا سرتك حسنتك وساء تك سيئتك فانت مؤمن (حم حب طب ك هب

(۶۹۶) جب تیری نیکی تجھے خوش کرے اور تیری برائی تجھے غمگین کرے (بری لگے) تو تو حقیقی مومن ہے۔ (حم حب طب ک

و الضیاء عن ابی امامہ)

697 - من سرته حسنته وساء ته سيئته فهو مؤمن (طب عن ابی موسی)

698 - إذا مدح المؤمن في وجهه ربا الايمان فی قلبه (طب ك عن اسامه بن زيد)

699 - اعظم الناس همّا المؤمن يهتم بامر دنياه و امر آخرته (ه عن انس)

700 - افضل المؤمنين احسنهم خلقا (ه ك عن ابن عمر)

701 - افضل المؤمنين ايمانا الذی إذا سأل اعطى وإذا لم يعط استغنى (خط عن ابن عمرو)

702 - افضل المؤمنين رجل سمح البيع سمح الشراء سمح القضاء سمح الاقتضاء (طس عن أبی سعيد)

703 - إن المؤمن ينضی شيطانه كما ينضی احدكم بعيره فی السفر (حم والحكيم وابن ابی الدنيا فی مكايد الشيطان عن ابی هريرة)

704 - إن حقا على المؤمنين أن يتوجع بعضهم لبعض كما يألم الجسد للراس (أبو الشيخ فی التوبيخ عن محمد بن كعب مرسلا)

705 - تجد المؤمن مجتهدا فيما يطيق متلهفا على ما لا يطيق (حم فی الزهد عن عبيد بن عمر مرسلا)

706 - حمل العصا علامة المؤمن وسنة الانبياء (فر عن انس)

ھب والضیاء عن ابی امامۃ)

(۶۹۷) جس آدمی کی نیکی اسے خوش کرے اور اس کی برائی اسے غمگین کرے تو وہ حقیقی مومن ہے۔ (طب عن ابی موسیٰ)

(۶۹۸) جب مومن کی اس کے سامنے تعریف کی جائے تو اس کے دل میں ایمان زیادہ ہو جاتا ہے۔ (طب ک عن اسامۃ بن زید)

(۶۹۹) لوگوں میں سے عظیم ہمت والا آدمی وہ مومن ہے جو کہ اپنی دنیا اور آخرت کے معاملے کا اہتمام کرتا ہے۔ (ہ عن انس)

(۷۰۰) مومنوں میں سے افضل وہ ہے جو ان سب سے بہتر خلق والا ہے۔ (ہ ک عن ابن عمر)

(۷۰۱) از روئے ایمان مومنوں میں سے افضل وہ آدمی ہے جو کہ جب سوال کرتا ہے تو اسے عطا کیا جاتا ہے اور جب اسے عطا نہ کیا جائے تو بے پرواہ رہتا ہے۔ (خط عن ابن عمرو)

(۷۰۲) مومنوں میں سے افضل وہ آدمی ہے جو فروخت میں بھی نرمی کرتا ہے اور خرید میں بھی نرمی کرتا ہے، جو ادائیگی میں بھی نرمی کرتا ہے اور وصولی میں بھی نرمی کرتا ہے۔ (طس عن ابی سعید)

(۷۰۳) مومن آدمی اپنے شیطان کو ایسے دبلا کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی سفر میں اپنے اونٹ کو دبلا کرتا ہے۔ (حم والحکیم وابن ابی الدنیا فی مکاید الشیطان عن ابی ہریرۃ)

(۷۰۴) مومنین پر یہ حق ہے کہ وہ ایک دوسرے کیلئے ایسے درد پائیں جیسے تمام جسم سر کیلئے تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ (ابوالشیخ فی التوبیخ عن محمد بن کعب مرسلاً)

(۷۰۵) تو مومن کو دیکھے گا کہ جس کام کی وہ طاقت رکھتا ہے اس میں انتہاء درجے کی کوشش کرتا ہے اور جس کام کی طاقت نہیں رکھتا اس پر حسرت کا اظہار کرتا ہے۔ (حم فی الزہد عن عبید بن عمر مرسلاً)

(۷۰۶) عصا (ڈنڈا) اٹھانا مومن کی علامت اور انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ (فر عن انس)

707 - عجبا لامر المؤمن إن أمره كله خير وليس ذلك لاحد الا للمؤمن ان اصابته سراء شكر وكان خيرا له وان اصابته ضراء صبر فكان خيرا له (حم م عن صهيب

(۷۰۷) مومن کے معاملے پر تعجب ہے۔اس کا ہر معاملہ خیر ہوتا ہےاور سوائے مومن کے یہ بات کسی کیلئے نہیں ہے اگر اسے کوئی خوشی (نفع) حاصل ہوتو وہ شکرادا کرتا ہے وہ اس کیلئے خیر ہوتی ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچے تو صبر کرتا ہے اور وہ اس کیلئے خیر ہوتا ہے۔(حم م عن صہیب)

708 - قال الله تعالى عبدى المؤمن احب إلى من بعض ملائكتى (طس عن ابى هريرة)

(۷۰۸) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: میرا مومن بندہ مجھے اپنے کچھ ملائکہ سے زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے۔(طس عن ابی ہریرۃ)

709 - المؤمن اكرم على الله من بعض ملائكته (ه عن ابى هريرة)

(۷۰۹) بندۂ مومن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے بعض ملائکہ سے زیادہ معزز ہوتا ہے۔(ہ عن ابی ہریرۃ)

710 - ليس شيء اكرم على الله تعالى من المؤمن (طس عن ابن عمر)

(۷۱۰) اللہ تعالیٰ کے ہاں بندۂ مومن سے بڑھ کر کوئی چیز معزز نہیں۔(طس عن ابن عمر)

711 - قلب المؤمن حلو يحب الحلاوة (هب عن ابى امامة خط عن ابى موسى)

(۷۱۱) مومن کا دل شیریں ہوتا ہے اور وہ شیرینی کو پسند کرتا ہے۔(ھب عن ابی امامۃ)،(خط عن ابی موسیٰ)

712 - للمؤمن اربعة اعداء مؤمن يحسده ومنافق يبغضه وشيطان يضله و كافر يقاتله (فر عن ابى هريرة)

(۷۱۲) بندۂ مومن کے چار دشمن ہوتے ہیں۔ایک وہ مومن جو اس سے حسد کرتا ہے۔وہ منافق جو اس سے بغض رکھتا ہے،وہ شیطان جو اسے گمراہ کرتا ہےاور وہ کافر جو اسے قتل کرتا ہے۔(فر عن ابی ہریرۃ)

713 - ما كان ولايكون إلى يوم القيامة مؤمن الا وله جار يؤذيه (فر عن على)

(۷۱۳) جو بھی مومن تھا اور قیامت کے دن تک جو بھی مومن ہوگا اس کا ایسا ہمسایہ ہوگا جو اسے تکلیف پہنچائے گا۔(فر عن علی)

714 - لو كان المؤمن فى جحر ضب لقيض الله له فيه من يؤذيه (طس هب عن انس)

(۷۱۴) اگر مومن گوہ (سوسمار) کے سوراخ میں بھی ہوتو اللہ تعالیٰ وہاں بھی اس کیلئے اسے تکلیف دینے والا آدمی مقرر کردے گا۔(طس ھب عن انس)

715 - لو كان المؤمن على قصبة فى البحر لقيض الله له من يؤذيه (ش عن

(۷۱۵) اگر مومن سمندر میں بانس یا نرکل وغیرہ پر بھی ہوتو اللہ تعالیٰ وہاں بھی اسے تکلیف دینے والا آدمی مقرر کردے گا۔(ش عن)

716 - لم يكن مؤمن ولايكون إلى يوم القيامة الا وله جار يؤذيه (أبو سعيد النقاش فى معجمه وابن النجار عن على)

(۷۱۶) جو بھی مومن تھا اور قیامت کے دن تک جو بھی مومن ہوگا اس کا ایسا ہمسایہ ہوگا جو اسے تکلیف پہنچائے گا۔(ابو سعید النقاش فی معجمہ وابن النجار عن علی)

717 - ليس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش البذئ (حم خد حب ك عن ابن مسعود)

(۷۱۷) مومن نہ ہی طعنہ باز ہوتا ہے نہ ہی لعنت ملامت کرنے والا اور نہ ہی فحش گو زبان دراز ہوتا ہے۔ (حم خد حب ک عن ابن مسعود)

718 - لن يشبع المؤمن من خير يسمعه حتى يكون منتهاه الجنة (ت حب عن أبي سعيد)

(۷۱۸) مومن جو بھی بھلائی کا کام سنتا ہے اسے کرنے سے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کا آخری مقام جنت ہوتا ہے۔ (ت حب عن ابی سعید)

719 - لا نعلم شيئا خيرا من الف مثله الا الرجل المؤمن (طس عن ابن عمر)

(۷۱۹) ہم سوائے بندۂ مومن کے اس جیسے ہزار سے بہتر کوئی چیز نہیں جانتے۔ (طس عن ابن عمر)

720 - لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين (حم ق د ه عن ابى هريرة حم ه عن ابن عمر)

(۷۲۰) مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ (حم ق د ہ عن ابی ہریرۃ)، (حم ہ عن ابن عمر)

721 - افضل الناس مؤمن بين كريمين (طب عن كعب بن مالك)

(۷۲۱) لوگوں میں سے افضل وہ مومن ہے جو دو کریموں کے درمیان ہو (یعنی اس کا باپ اور بیٹا وغیرہ کریم ہوں)۔ (طب عن کعب بن مالک)

722 - إن روحي المؤمنين تلتقي على مسيرة يوم وليلة و ماراى واحد منهما وجه صاحبه (خد طب عن ابن عمر)

(۷۲۲) دو مومنوں کی روحیں ایک دن اور رات کی مسافت پر ایک دوسرے سے ملاقات کر لیتی ہیں حالانکہ ان دونوں میں سے کسی ایک نے اپنے ساتھی کا چہرہ نہیں دیکھا ہوتا۔ (خد طب عن ابن عمر)

723 - مثل المؤمن كمثل العطار ان جالسته نفعك وان ماشيته نفعك وان شاركته نفعك (طب عن ابن عمر)

(۷۲۳) بندۂ مومن کی مثال عطار (عطر فروش) کی سی ہے۔ اگر تو اس کی ہم نشینی اختیار کرے تو بھی تجھے نفع دے گا، اگر تو اس کے ساتھ چلے تو بھی تجھے نفع دے گا اور اگر تو اس کے ساتھ شراکت کرے تو بھی تجھے نفع دے گا۔ (طب عن ابن عمر)

724 - مثل المؤمن مثل النخلة ما اخذت منها من شيء نفعك (طب عن ابن عمر)

(۷۲۴) بندۂ مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے تو اس سے کوئی چیز بھی لے گا وہ تجھے نفع دے گی۔ (طب عن ابن عمر)

725 - مثل المؤمن إذا لقي المؤمن فسلم عليه البنيان يشد بعضه بعضا (خط عن ابى موسى)

(۷۲۵) جب کوئی مومن کسی مومن سے ملاقات کرے اور اسے سلام کہے تو اس کی مثال اس عمارت کی سی ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو سنبھالے رکھتا ہے۔ (خط عن ابی موسیٰ)

726 - المؤمن كمثل النحلة لا تأكل الا طيبا ولا تضع الا طيبا (طب حب عن أبى رزين)

(۷۲۶) مومن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے وہ پاکیزہ چیز ہی کھاتی ہے اور پاکیزہ چیز ہی پیدا کرتی ہے (جنتی ہے)۔ (طب

حب عن ابی رزین)

727 - مثل المؤمن مثل السنبلة تميل احيانا وتقوم أحيانا (ع عن انس)

(۷۲۷) مومن کی مثال خوشے کی سی ہے بعض اوقات جھکتا ہے اور بعض اوقات سیدھا کھڑا ہوتا ہے۔ (ع عن انس)

728 - مثل المؤمن مثل الخامة من الزرع تحمر مرة وتصفر اخرى والكافر كالارزة (حم عن ابی)

(۷۲۸) مومن کی مثال تازہ گھاس کی سی ہے کبھی سرخ ہوتی ہے اور پھر زرد ہو جاتی ہے جبکہ کافر شمشاد کی مانند ہوتا ہے۔ (حم عن ابی)

729 - مثل المؤمن مثل السنبلة تستقيم مرة وتحمر مرة ومثل الكافر مثل الارزة لا تزال مستقيمة حتى تخر ولا تشعر (حم عن جابر)

(۷۲۹) مومن کی مثال خوشے کی سی ہے ایک مرتبہ سیدھا کھڑا رہتا ہے اور ایک مرتبہ سرخ ہوتا ہے جبکہ کافر کی مثال شمشاد کی سی ہے وہ سیدھی کھڑی رہتی ہے حتیٰ کہ منہ کے بدل زمین پر گر جاتی ہے اور اسے پتہ بھی نہیں چلتا۔ (حم عن جابر)

730 - مثل المؤمن كمثل خامة الزرع من حيث اتتها الريح كفأتها فإذا سكنت اعتدلت وكذلك المؤمن يكفأ بالبلاء ومثل الفاجر كالارزة صماء معتدلة حتى يقصمها الله إذا شاء (ق عن ابی هريرة)

(۷۳۰) مومن کی مثال تر و تازہ کھیتی کی سی ہے جہاں سے بھی اس پر آندھی آتی ہے اسے جھکا دیتی ہے اور جب آندھی ٹھہر جاتی ہے تو سیدھی ہو جاتی ہے اور اسی طرح مومن کو بلاء (مصیبت) کے سبب جھکایا جاتا ہے اور فاجر کی مثال سیدھے کھڑے شمشاد کے درخت کی سی ہے جو مڑتا ہی نہیں نہ اس میں سوراخ ہوتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اسے توڑ دیتا ہے۔ (ق عن ابی ہریرۃ)

731 - مثل المؤمن الذى يقرأ القرآن كمثل الاترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذى لايقرأ القرآن كمثل التمر لا ريح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذى يقرأ القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل المنافق الذى لايقرأ القرآن كمثل الحنظلة ليس لها ريح وطعمها مر (حم ق 4 عن ابی موسی)

(۷۳۱) وہ مومن جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال لیموں کی سی ہے۔ اس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا کھجور کی سی ہے اس کی کوئی خوشبو نہیں ہوتی البتہ اس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ وہ منافق جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ریحان بوٹی کی سی ہے اس کی خوشبو تو عمدہ ہوتی ہے البتہ ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور وہ منافق جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال اندرائن کی سی ہے اس کی کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔ (حم ق ۴ عن ابی موسیٰ)

732 - مثل المؤمن كمثل النحلة إن أكلت

(۷۳۲) مومن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے۔ اگر کھاتی ہے تو

أكلت طيبا وإن وضعت وضعت طيبا وإن وقعت على عود نخر لم تكسره ومثل المؤمن مثل سبيكة الذهب إن نفخت عليها احمرت وإن وزنت لم تنقص (هب عن ابن عمرو)

عمدہ کھاتی ہے اور اگر جنتی ہے تو عمدہ جنتی ہے اور اگر بوسیدہ لکڑی پر آگرے تو اسے توڑتی نہیں ہے اور مومن کی مثال سونے کی گلی ہوئی ڈلی کی سی ہے اگر تو اس پر پھونک مارے تو وہ سرخ ہو جائے گی اور اگر اس کا وزن کیا جائے تو کم نہیں ہوتی۔ (هب عن ابن عمر)

733 - مثل المؤمن كالبيت الخرب في الظاهر فإذا دخلته وجدته مؤنقا ومثل الفاجر كمثل القبر المشرف المجصص يعجب من رآه وجوفه ممتلئ نتنا (هب عن ابی هريرة)

(۷۳۳) مومن کی مثال ظاہر میں ویران گھر کی سی ہے۔ جب تو اس گھر میں داخل ہوگا تو اسے بہت نفیس اور تعجب انگیز پائے گا اور فاجر آدمی کی مثال چونا کی گئی بلند قبر کی سی ہے جو اسے دیکھتا ہے خوش ہوتا ہے حالانکہ اس کا پیٹ بدبو سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ (هب عن ابی ہریرۃ)

734 - مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد إذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى (حم م عن النعمان بن بشير)

(۷۳۴) مومنین کی آپس میں محبت کرنے، رحم کرنے اور مہربانی کرنے کی مثال ایک جسم کی سی ہے۔ جب اس میں سے کسی ایک عضو کو درد ہوتا ہے تو پورا جسم بخار اور شب بیداری کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (حم م عن النعمان بن بشیر)

735 - المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده (م عن جابر)

(۷۳۵) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ (م عن جابر)

736 - المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمؤمن من آمنه الناس على دمائهم وأموالهم (حم ت ن ك عن ابی هريرة)

(۷۳۶) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور مومن وہ ہے کہ جس سے دوسرے لوگ اپنے خون اور مالوں سے بے خوف ہوں (امن میں ہوں)۔ (حم ت ن ک عن ابی ہریرۃ)

737 - المسلم من سلم المسلون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه (حم د ن عن ابن عمر)

(۷۳۷) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں کو چھوڑ دے (ان سے الگ رہے)۔ (حم د ن عن ابن عمر)

738 - المسلم اخو المسلم (د عن سويد بن حنظلة)

(۷۳۸) مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ (د عن سوید بن حنظلۃ)

739 - المسلم مرآة المسلم فإذا رأى به شيئا فليأخذه (عن أبي هريرة)

(۷۳۹) مسلمان مسلمان کا آئینہ ہوتا ہے چنانچہ جب اس میں کوئی چیز دیکھے تو اسے لے لے۔ (عن ابی ہریرۃ)

740 - المسلمون اخوة لا فضل لاحد على أحد الا بالتقوى (عن حبيب بن خراش)

741 - صدقت المسلم اخو المسلم (حم ه ك عن سويد بن حنظلة)

742 - المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يشتمه ومن كان فى حاجة اخيه كان الله فى حاجته ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه بها كربة من كرب يوم القيامة ومن ستر مسلما ستره الله يوم القيامة (حم ق 3 عن ابن عمر)

743 - المسلم أخو المسلم يسعهما الماء والشجر ويتعاونان على الفتان (د عن صفية ودحيبة ابنتى عليبه)

744 - المسلم أخو المسلم لا يخونه ولا يكذبه ولا يخذله كل المسلم على المسلم حرام عرضه وماله ودمه التقوى ههنا وأشار إلى القلب بحسب امرء من الشر أن يحقر أخاه المسلم (ت عن ابى هريرة)

الاكمال

745 - المؤمن من آمنه الناس والمسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر السوء والذى نفسى بيده لايدخل الجنة

(۷۴۰) مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔ کسی کو کسی برائی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے۔ (عن حبیب بن خراش)

(۷۴۱) تو نے سچ کہا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ (حم ہ ک عن سوید بن حنظلۃ)

(۷۴۲) مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے نہ ہی اس پر ظلم کرتا ہے نہ ہی اسے گالی دیتا ہے۔ جو آدمی اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری فرماتا ہے اور جو آدمی کسی مسلمان سے مصیبت دور کرے تو اس کے باعث اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی فرمائے گا۔ (حم ق ۳ عن ابن عمر)

(۷۴۳) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ ان دونوں کو پانی اور درخت سے فراخی ہوتی ہے اور وہ آپس میں گمراہ کرنے والے شیطان کے مقابلے میں مددگار ہوتے ہیں۔ (د عن صفیۃ ودحیبۃ ابنتی علیبۃ)

(۷۴۴) مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے نہ ہی اس سے خیانت کرتا ہے نہ ہی اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ ہی اسے ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی آبرو، مال اور خون حرام ہے۔ تقویٰ یہاں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کی طرف اشارہ فرمایا۔ کسی آدمی کو یہی شر کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ (ت عن ابی ہریرۃ)

''الاکمال'' سے صفات مومنین کا بیان

(۷۴۵) مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور مہاجر وہ ہے جو برائی چھوڑ دے۔ قسم ہے اس ذات کی جس

عبد لايأمن جاره بوايقه (حم ن ع حب ك والعسكرى فى الامثال عن انس)

کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے ہمسائے کو اس کی تکلیفوں سے امن نہ ہو۔ (حم ن ع حب ک والعسکری فی الامثال عن انس)

746 - ألا اخبركم بالمؤمن من آمنه الناس على أموالهم وأنفسهم والمسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمجاهد من جاهد نفسه فى طاعة الله والمهاجر من هجر الخطايا والذنوب (حب طب ك عن فضالة بن عبيد)

(۷۴۶) کیا میں تمہیں مومن کے بارے میں نہ بتاؤں۔ جس سے لوگ اپنے مالوں اور اپنی جانوں پر امن میں ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور مجاہد وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کیا اور مہاجر وہ ہے جس نے خطاؤں اور گناہوں کو چھوڑا۔ (حب طب ک عن فضالۃ بن عبید)

747 - افضل المسلمين من سلم المسلمون من لسانه ويده (حم حب والخرائطى فى مكارم الاخلاق عن جابر طب الخرائطى عن عمير بن قتاده الليثى)

(۷۴۷) تمام مسلمانوں میں سے افضل وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ (حم حب والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر)، (طب والخرائطی عن عمیر بن قتادۃ اللیثی)

748 - إن أفضل المسلمين إسلاما من سلم المسلمون من لسانه ويده (ابن النجار عن ابن عمر)

(۷۴۸) از روئے اسلام تمام مسلمانوں میں سے افضل وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ (ابن النجار عن ابن عمر)

749 - المؤمن الذى نفسه منه فى عناء والناس فى راحة (أبو نعيم عن انس)

(۷۴۹) مومن وہ ہے جس کا نفس اس سے مشقت (تھکاوٹ) میں ہو اور لوگ راحت میں ہوں۔ (ابونعیم عن انس)

750 - المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله والذى نفس محمد بيده ماتواد اثنان فيفرق بينهما إلا بذنب يحدث أحدهما للمرء المسلم على أخيه من المعروف ستة يشمته إذا عطس ويعوده إذا مرض وينصحه إذا غاب أو شهده ويسلم عليه إذا لقيه ويجيبه إذا دعاه ويتبعه إذا مات (حم عن ابى هريرة)

(۷۵۰) مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے نہ ہی اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے دو مسلمان آپس میں محبت کرتے ہیں تو ان دونوں میں جدائی وہ گناہ ہی ڈالتا ہے جسے ان دونوں میں سے ایک بیان کرتا ہے۔ ایک مسلمان کیلئے اپنے مسلمان بھائی پر چھ قسم کی نیکیاں لازم ہیں۔ جب وہ چھینکے تو جواب میں یرحمک اللہ کہے، جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، جب وہ غائب ہو یا حاضر ہو تو اس کی خیر خواہی کرے، جب اس سے

ملاقات ہوتو سلام کہے، جب اسے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے پیچھے چلے۔ (حم عن ابی ہریرۃ)

751 - المسلم اخو المسلم إذا لقيه رد عليه السلام بمثل ما حياه أو احسن من ذلك وإذا استامره نصح له وإذا استنصره على الاعداء نصره وإذا استنعته قصد السبيل يسره ونعت له وإذا استعاره الحد على العدو اعاره فإذا استعاره الحد على المسلم لم يعره وإذا استعاره الجنة أعاره ولا يمنعه الماعون قالوا يا رسول الله ما الماعون قال فى الحجر وفى الماء والحديد قالوا أى الحديد قال قدر النحاس وحديد الفاس الذى يمتهنون به قالوا فما الحجر قال القدر الذى من حجارة (يعقوب بن سفيان والباوردى وابن السكن وابن قانع عن الحارث ابن شريح النميرى)

(۷۵۱) مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ جب اس سے ملاقات کرے تو جیسے وہ سلام کہے اسی طرح اس کے سلام کا جواب دے یا اس سے بہتر طریقے میں سلام کا جواب دے، جب وہ اس سے مشورہ طلب کرے تو اس سے خیر خواہی کرے، جب اس سے دشمنوں کے خلاف مدد مانگے تو اس کی مدد کرے، جب وہ راہِ حق کی مدد مانگے تو وہ اس کیلئے آسان کرے اور اس کیلئے وصف بیان کرے، جب اس سے دشمن کے خلاف پناہ عاریۃ مانگے تو اسے عاریۃ پناہ دے اور جب مسلمان کے خلاف پناہ عاریۃ مانگے تو اسے پناہ نہ دے اور جب اس سے جنت عاریۃ مانگے تو اسے عاریۃ دے دے اور مانگے کی چیزیں اس سے نہ روکے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانگے کی چیزیں کیا ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ: پتھر، پانی اور لوہا۔ انہوں نے عرض کی کہ کونسا لوہا؟ تو فرمایا کہ تانبے کی ہنڈیا اور کلہاڑے کا لوہا جس سے تم محنت مزدوری کرتے ہو۔ تو انہوں نے عرض کی کہ پتھر کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: وہ ہنڈیا جو کہ پتھر کی بنی ہوتی ہے۔ (یعقوب بن سفیان والباوردی وابن السکن و ابن قانع عن الحارث ابن شریح النمیری)

752 - المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله التقوى ههنا وأومأ بيده إلى صدره وما تواد رجلان فى الله فيفرق بينهما إلا حدث يحدث أحدهما والمحدث شر (حم والبغوى وابن قانع عن رجل من بنى سليط)

(۷۵۲) مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے نہ ہی اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے ذلیل ورسوا کرتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا''۔ دو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپس میں محبت کرتے ہیں تو ان دونوں کے درمیان کوئی نئی بات ہی جدائی ڈالتی ہے جو ان دونوں میں سے کوئی ایک بیان کرتا ہے اور نئی بات شر ہوتی ہے۔ (حم والبغوی وابن قانع عن رجل من بنی سلیط)

753 - المؤمن أخو المؤمن من حيث يغيب يحفظه من ورائه ويكف عليه ضيعته والمؤمن مرآة المؤمن (الخرائطي في مكارم الاخلاق عن المطلب بن عبد الله بن حنطب)

(۷۵۳) مومن مومن کا بھائی ہوتا ہے۔ جہاں سے وہ غائب ہوتا ہے دوسرا اس کے پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے گزران کا سامان اکٹھا کرتا رہتا ہے اور مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے۔ (الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن المطلب بن عبداللہ بن حنطب)

754 - المؤمنون بعضهم لبعض نصحة وادون وإن افترقت منازلهم وأبدانهم والفجرة بعضهم لبعض غششة متخاذلون وإن اجتمعت منازلهم وأبدانهم (عبد الرزاق الجيلي في الاربعين عن أنس الديلمي عن علي)

(۷۵۴) مومن ایک دوسرے کیلئے خیرخواہ اور آپس میں محبت کرنے والے ہوتے ہیں اگر چہ ان کے گھر اور بدن جدا جدا ہوں جبکہ بدکار ایک دوسرے کیلئے دھوکہ باز اور ذلیل وخوار کرنے والے ہوتے ہیں اگر چہ ان کے گھر اور بدن اکٹھے ہوں۔ (عبدالرزاق الجیلی فی الاربعین عن انس)، (الدیلمی عن علی)

755 - ترى المؤمنين في تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم كمثل الجسد إذا اشتكى عضوا تداعى له سائر جسده بالسهر والحمى (خ عن النعمان بن بشير)

(۷۵۵) تم مومنین کو آپس میں رحم کرنے، محبت کرنے اور مہربانی کرنے میں ایسا دیکھو گے جیسے کہ ایک جسم ہوتا ہے جب کسی ایک عضو کو درد ہوتا ہے تو اس کا سارا جسم شب بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (خ عن النعمان بن بشیر)

756 - المسلمون كالرجل الواحد إذا اشتكى عضو من أعضائه تداعى له سائر جسده (الرامهرمزي في الامثال عن النعمان بن بشير)

(۷۵۶) تمام مسلمان ایک آدمی کی مانند ہیں۔ جب اس کے اعضاء میں سے کوئی ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو اس کا سارا جسم اس بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (الارامھر مزی فی الامثال عن النعمان بن بشیر)

757 - المسلمون كرجل واحد إن اشتكى عينه اشتكى كله وإن اشتكى رأسه اشتكى كله (م عن النعمان بن بشير)

(۷۵۷) تمام مسلمان ایک آدمی کی مانند ہیں اگر اس کی آنکھ کو درد ہوتا ہے تو سارے جسم کو درد ہوتا ہے اور اگر اس کے سر کو درد ہوتا ہے تو بھی سارے جسم کو درد ہوتا ہے۔ (م عن النعمان بن بشیر)

758 - مثل المؤمن من أهل الايمان مثل الراس في الجسد يألم مما يصيب اهل الايمان كما يألم الراس مما يصيب الجسد (طس عن سهل بن سعد)

(۷۵۸) اہل ایمان میں سے ایک مومن کی مثال جسم میں سر کی مثال کی مانند ہے۔ اہل ایمان کو جو مصیبت پہنچتی ہے اس سے وہ مومن بھی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسے کہ جسم کو پہنچنے والی مصیبت کی تکلیف سر بھی محسوس کرتا ہے۔ (طس عن سھل بن سعد)

759 - منزلة المؤمن بمنزلة الرأس من الجسد متى اشتكى شيء من الجسد اشتكى له الرأس ومتى اشتكى شيء من الرأس اشتكى له

(۷۵۹) بندۂ مومن کا مرتبہ وہی ہے جو مرتبہ جسم میں سر کو حاصل ہوتا ہے۔ جب جسم کی کسی چیز کو درد ہوتا ہے تو اس کیلئے سر کو بھی درد ہوتا ہے اور جب سر کی کسی چیز کو درد ہوتا ہے تو اس کیلئے پورے جسم

سائر الجسد (ابن قانع وأبو نعيم وابن عساكر عن بشير بن سعد والد النعمان وضعف)

کو درد ہوتا ہے۔ (ابن قانع وابونعیم وابن عساکر عن بشیر بن سعد والد النعمان ''وضعف'')

760 - منزلة المؤمن من أهل الايمان بمنزلة الرأس من الجسد يألم المؤمن لما يصيب أهل الايمان كما يألم الرأس لما يصيب الجسد (ابن النجار عن سهل بن سعد)

(۷۶۰) اہل ایمان میں سے ایک مومن کا مرتبہ وہی ہے جو مرتبہ جسم میں سے سر کو حاصل ہوتا ہے اہل ایمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اس سے مومن تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے جیسے جسم کو پہنچنے والی مصیبت سے سر تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (ابن النجار عن سھل بن سعد)

761 - منزلة المؤمن من المؤمنين بمنزلة الرأس من الجسد متى اشتكى الجسد اشتكى الرأس ومتى اشتكى الرأس اشتكى سائر الجسد (ابن السنى فى الطب عن قيس بن سعد)

(۷۶۱) تمام مومنین میں سے ایک مومن پورے جسم میں سر کے قائمقام ہوتا ہے۔ جب جسم کو درد ہوتا ہے تو سر کو درد ہوتا ہے اور جب سر کو درد ہوتا ہے تو پورے جسم کو درد ہوتا ہے۔ (ابن السنی فی الطب عن قیس بن سعد)

762 - مثل المؤمن واخيه كمثل الكفين تنقى أحدهما الاخرى (ابن شاهين عن دينار عن انس)

(۷۶۲) بندۂ مومن اور اس کے بھائی کی مثال دو ہتھیلیوں کی سی ہے۔ ان دونوں میں سے ایک دوسری سے میل کچیل صاف کرتی ہے۔ (ابن شاہین عن دینار عن انس)

763 - ينبغى للمؤمنين أن يكونوا فيما بينهم كمنزلة رجل واحد إذا اشتكى عضو من جسده تداعى سائر جسده (طب عن النعمان ابن بشير)

(۷۶۳) مومنین کو چاہئے کہ وہ آپس میں ایک آدمی کی مانند ہو جائیں۔ جب اس کے جسم میں سے کسی ایک عضو کو درد ہو تو اس کا سارا جسم اس درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (طب عن النعمان بن بشیر)

764 - المؤمن مرآة المؤمن والمؤمن اخو المؤمن من حيث لقيه يكف عليه ضيعته ويحوطه من ورائه (د والعسكرى ق وابن جرير عن أبى هريرة)

(۷۶۴) مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے اور مومن مومن کا بھائی ہوتا ہے جہاں بھی اسے ملے اس پر اس کی گزران کا سامان اکٹھا کرتا رہتا ہے اور اس کے پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ (د والعسکری ق وابن جریر عن ابی ہریرۃ)

765 - المؤمن مرآة اخيه المؤمن (العسكرى فى الامثال عن ابى هريرة)

(۷۶۵) مومن اپنے مومن بھائی کا آئینہ ہوتا ہے۔ (العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ)

766 - إن المسلم الذى يخالط الناس ويصبر على أذاهم أفضل من الذى لا يخالط الناس ولا يصبر على آذاهم (هب عن ابن عمر)

(۷۶۶) وہ مسلمان جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے اس سے افضل ہے جو کہ لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور ان کی تکالیف پر صبر نہیں کرتا۔ (ھب عن ابن عمر)

767 - إن أرواح المؤمنين تلتقى على

(۷۶۷) مومنین کی ارواح ایک دن کے فاصلے سے ملاقات

مسيرة يوم مارای أحدهم صاحبه (حم قط عن ابن عمر)

کر لیتی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک نے اپنے ساتھی کو نہیں دیکھا ہوتا۔ (حم قط عن ابن عمر)

768 - المؤمن يألف ويؤلف ولا خير فيمن لا يالف ولا يؤلف (حم طب عنه)

(۷۶۸) مومن محبت کرتا ہے اور اس سے بھی محبت کی جاتی ہے اور جو محبت نہیں کرتا اور نہ ہی اس سے محبت کی جاتی ہے اس میں کوئی خیر نہیں۔ (حم طب عن ابن عمر)

769 - المؤمن يألف ويؤلف ولا خير فيمن لا يألف ولا يؤلف وخير الناس أنفعهم للناس (قط فی الافراد والخلعی عن جابر)

(۷۶۹) مومن محبت کرتا ہے اور اس سے بھی محبت کی جاتی ہے اور اس آدمی میں کوئی خیر نہیں جو نہ تو محبت کرتا ہے اور نہ ہی اس سے محبت کی جاتی ہے۔ لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچاتا ہے۔ (قط فی الافراد والخلعی عن جابر)

770 - دخول المؤمن على المؤمن ترعة ودخول المؤمن على الكافر حجة والمؤمن يزهو نوره لاهل السماء (الديلمی عن ابن عباس قال الديلمی ترعة أی روضة ويروی فرحة)

(۷۷۰) مومن کی مومن سے ملاقات ہرے بھرے چمن کی حیثیت رکھتی ہے جبکہ مومن کی کافر سے ملاقات حجت کی حیثیت رکھتی ہے۔ مومن کا نور اہل آسمان کیلئے چمکتا ہے۔ (الدیلمی عن ابن عباس)

771 - من لم يانف من ثلاث فهو مؤمن خدمة العيال والجلوس مع الفقراء والاكل مع الخادم هذه الافعال من علامات المؤمنين الذين وصفهم الله فی كتابه اولئك هم المؤمنون حقا (الديلمی عن ابی هريرة)

(۷۷۱) جس نے تین چیزیں ناپسند نہ کیں وہ حقیقی مومن ہے۔ اہل وعیال کی خدمت گزاری کرنا، فقراء کے ساتھ بیٹھنا اور خادم کے ساتھ کھانا۔ یہ افعال ان مومنین کی علامات میں سے ہیں جن کا وصف اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں بیان فرمایا ہے کہ "وہی لوگ حقیقی مومن ہیں"۔ (الدیلمی عن ابی ہریرۃ)

772 - من أخلاق المؤمن حسن الحديث إذا حدث وحسن الاستماع إذا حدث وحسن البشر إذا لقی ووفاء بالوعد إذا وعد (الديلمی عن انس)

(۷۷۲) مومن کے اخلاق میں سے یہ باتیں بھی ہیں کہ جب گفتگو کرے تو اچھی گفتگو کرے اور جب اس سے گفتگو کی جائے تو خوب غور سے سنے، جب اس سے ملاقات ہو تو خندہ پیشانی سے ملے اور جب وعدہ کرے تو پورا کرے۔ (الدیلمی عن انس)

773 - خصلتان لا يكونان فی منافق حسن سمت ولا فقه فی الدين (ابن المبارك عن ابن محمد بن عبد الله بن سلام مرسلا)

(۷۷۳) دو خصلتیں منافق میں نہیں پائی جاتیں۔ اچھی چال چلن اور نہ ہی دین میں سمجھ بوجھ۔ (ابن المبارک عن ابن محمد بن عبداللہ بن سلام مرسلاً)

774 - المؤمن لين حتى تخاله من اللين

(۷۷۴) مومن نرم خو ہوتا ہے حتیٰ کہ نرم خوئی کی وجہ سے تو

أحمق (هب والثقفی فی الثقفیات والدیلمی عن ابی هریرة)

775 - المؤمن لین المنکب یوسع علی اخیه والمنافق یتجافی یضیق علی اخیه والمؤمن یبدأ بالسلام والمنافق یقول حتی یبدأ بی (قط فی الافراد عن انس)

776 - المؤمن یاکل بشهوة عیاله والمنافق یاکل اهله بشهوته (الدیلمی عن ابی امامة)

777 - المؤمن یاکل فی معی واحد والمنافق یاکل فی سبعة امعاء (طب عن سمره)

778 - لو کان المؤمن فی جحر فارة لقیض اللّٰه له فیه من یؤذیه (الدیلمی عن انس وقال تفرد به أبو معین الحسن بن الحسن الرازی)

779 - لم یکن مؤمن ولایکون إلی یوم القیامة الا وله جار یؤذیه (أبو سعد سعید بن محمد بن علی بن عمر النقاش الاصبهانی فی معجمه وابن النجار عن عبد اللّٰه بن أحمد بن عامر عن أبیه عن علی الرضا عن آبائه عن علی قال فی المیزان هی نسخه موضوعة باطلة ما تنفعك عن وضع عبد اللّٰه أو وضع أبیه)

780 - أفضل المؤمنین کل مؤمن مخموم القلب صدوق اللسان قالوا یا رسول اللّٰه ما مخموم القلب قال التقی النقی الذی لا اثم فیه ولا بغی ولا غل ولا حسد قالوا فمن یلیه قال الذین نسوا الدنیا وأحبوا الآخرة قالوا فمن یلیه قال المؤمن فی خلق حسن (الحکیم والخرائطی

اسے احمق خیال کرے گا۔ (هب والثقفی فی الثقفیات والدیلمی عن ابی ہریرۃ)

(۷۷۵) مومن نرم کندھے والا ہوتا ہے اپنے بھائی پر کشادگی کرتا ہے جبکہ منافق اجڈ بد اخلاق ہوتا ہے اپنے بھائی پر تنگی کرتا ہے اور مومن سلام کی ابتداء کرتا ہے جبکہ منافق کہتا ہے مجھے پہلے سلام کیا جائے۔ (قط فی الافراد عن انس)

(۷۷۶) مومن اپنے بال بچوں کی خواہش سے کھاتا ہے جبکہ منافق کے اہل وعیال اس کی خواہش سے کھاتے ہیں۔ (الدیلمی عن ابی امامۃ)

(۷۷۷) مومن فقط ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ منافق سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ (طب عن سمرۃ)

(۷۷۸) اگر مومن کسی چوہے کے سوراخ میں بھی ہو تو اللہ تعالیٰ وہاں بھی اسے تکلیف پہنچانے والا مقرر فرمادے گا۔ (الدیلمی عن انس) ''وقال تفرد بہ ابومعین الحسن بن الحسن الرازی''۔

(۷۷۹) جو بھی مومن تھا اور قیامت کے دن تک جو بھی مومن ہوگا اس کو تکلیف پہنچانے والا ایک ہمسایہ بھی ضرور ہوگا۔ (ابوسعد سعید بن محمد بن علی بن عمر النقاش الاصبہانی فی معجمہ وابن النجار عن عبداللہ بن احمد بن عامر عن ابیہ عن علی الرضا عن ابائہ عن علی)

''قال فی المیزان'' ھی نسخۃ موضوعۃ باطلۃ ''ما تنفعک عن وضع عبداللہ او وضع ابیہ''۔

(۷۸۰) تمام مومنین میں سے افضل ہر وہ مومن ہے جو صاف دل والا اور سچی زبان والا ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دل کے صاف ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: وہ پرہیزگار اور صاف دل جس میں کوئی گناہ، کوئی سرکشی، کوئی کھوٹ اور کوئی حسد نہ ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی۔ اس کے بعد کن کا درجہ ہے؟ تو فرمایا کہ: وہ لوگ جنہوں نے دنیا کو بھلا دیا

فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر)

اور آخرت سے محبت کی۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ اس کے بعد کون ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: وہ مومن جو اچھے اخلاق والا ہو۔ (الحکیم و الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر)

781 - افضلُ المؤمنين ايمانا الذى إذا سأل أعطى وإذا لم يعط استغنى (خط عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده)

(۷۸۱) ازروئے ایمان تمام مومنین میں سے افضل وہ ہے جو کہ جب سوال کرے تو اسے عطا کیا جاتا ہے اور جب اسے عطا نہ کیا جائے تو بے پرواہ رہتا ہے۔ (خط عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)

782 - إن المؤمن ليؤجر فى اماطة الاذى عن الطريق وفى هدايته السبيل وفى تعبيره عن الارتم وفى منحه اللبن حتى انه ليؤجر فى السلعة تكون مصرورة فى ثوبه فيلمسها فتخطيها يده (ع عن أنس)

(۷۸۲) مومن کو راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے، سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنے، توتلے آدمی کی طرف سے بات بیان کرنے اور دودھ دینے والا جانور عاریۃً دینے میں اجر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ اسے اس پونجی کے معاملے میں بھی اجر دیا جاتا ہے جو کہ اس کے لباس میں بندھی ہوئی تھی تو وہ اسے ٹٹولتا ہے تو اس کا ہاتھ اس سے چُوک جاتا ہے۔ (ع عن انس)

783 - ألا تسألوني مم ضحكت عجبت من قضاء الله للعبد المسلم إن كل ما قضى الله له خير وليس كل أحد قضى الله له خيرا إلا العبد المسلم (حل عن صهيب)

(۷۸۳) کیا تم مجھ سے یہ نہیں پوچھو گے کہ میں کس وجہ سے مسکرایا ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے مسلمان بندے کیلئے فیصلے پر تعجب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے جو بھی فیصلہ فرمایا وہ اس کیلئے بھلائی پر مشتمل ہوتا ہے اور سوائے مسلمان بندے کے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہر فیصلہ بھلائی پر مشتمل فرمایا ہو۔ (حل عن صهیب)

784 - عجيب من قضاء الله للمسلم كله خير إن أصابته سراء فشكر آجره الله عزوجل وإن أصابته ضراء فصبر آجره الله عزوجل وكل قضاء قضاه الله للمسلمين خير (طب عن صهيب)

(۷۸۴) مسلمان کیلئے اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر تعجب ہے۔ وہ سارے کا سارا بھلائی پر مشتمل ہے۔ اگر اسے خوشی حاصل ہو تو شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اجر عطا فرماتا ہے اور اگر اسے رنج پہنچے تو صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اجر عطا فرماتا ہے اور ہر وہ فیصلہ جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے فرمایا وہ بھلائی پر مشتمل ہے۔ (طب عن صهیب)

785 - عجبت من قضاء الله للمؤمن إن أصابه خير حمد ربه وشكر وإن أصابته مصيبة حمد ربه وصبر ويؤجر المؤمن فى كل شىء حتى فى اللقمة يرفعها إلى فى امرأته (حم وعبد

(۷۸۵) میں مومن کیلئے اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر متعجب ہوں۔ اگر اسے بھلائی پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور شکر ادا کرتا ہے اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اپنے رب تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور صبر کرتا ہے اور مومن کو ہر چیز میں اجر عطا کیا جاتا ہے

بن حميد ق ص عن سعد بن أبى وقاص)

786 - انما مثل المؤمن مثل شجرة لا يسقط ورقها النخلة (طب عن ابن عمر)

787 - مثل الرجل المسلم مثل شجرة خضراء لا يسقط ورقها ولايتحات هى النخلة (طب والخطيب عن ابن عمر)

788 - مثل المؤمن كمثل النحلة اكلت طيبا ووضعت طيبا ووقعت فلم تفسد ولم تكسر ومثل العبد المؤمن مثل القطعة الجيدة من الذهب نفخ عليها فخرجت طيبة ووزنت فلم تنقص (الرامهرمزى فى الامثال ك هب عن ابن عمر)

789 - مثل المؤمن مثل النحلة إن شاورته نفعك وان ماشيته نفعك (الرامهرمزى فى الامثال عن ابن عمر وفيه ليث بن أبى سليم)

790 - والذى نفس محمد بيده إن مثل المؤمن كمثل القطعة من الذهب ينفخ عليها صاحبها لم تتغير ولم تنقص والذى نفسى بيده إن مثل المؤمن كمثل النحلة اكلت طيبا ووضعت طيبا لم تكسر ولم تفسد (هب عن ابن عمر)

791 - مثل المؤمن القوى كمثل النخلة ومثل المؤمن الضعيف كمثل خامة الزرع (الرامهرمزى والديلمى عن ابى هريرة وفيه ابو

حتیٰ کہ اس لقمے میں بھی جو وہ اپنی بیوی کے منہ کی طرف بلند کرتا ہے۔(حم وعبد بن حمید ق ص عن سعد بن ابی وقاص)

(۷۸۶) مومن کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کے پتے نہیں گرتے یعنی کھجور کا درخت (طب عن ابن عمر)

(۷۸۷) مسلمان آدمی کی مثال اس سرسبز درخت کی سی ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور نہ ہی جھڑتے ہیں وہ درخت کھجور ہے۔ (طب والخطیب عن ابن عمر)

(۷۸۸) مومن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے وہ عمدہ کھاتی ہے، عمدہ جنتی ہے اور گرتی ہے تو بے کار نہیں ہوتی اور نہ ہی ٹوٹتی ہے اور مومن کی مثال سونے کے عمدہ ٹکڑے کی سی ہے اس پر پھونک ماری جائے تو عمدہ چیز نکلتا ہے اور وزن کیا جائے تو کم نہیں ہوتا۔ (الرامھر مزی فی الامثال ک ھب عن ابن عمر)

(۷۸۹) مومن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے اگر تو اس کا شہد نکالے گا تو بھی تجھے نفع دے گا اور اگر تو اس کے ساتھ چلے گا تو بھی تجھے نفع دے گی۔(الرامھر مزی فی الامثال عن ابن عمر) ''وفیہ لیث بن ابی سلیم''۔

(۷۹۰) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔مومن کی مثال سونے کے ٹکڑے کی سی ہے۔اس کا مالک اس پر پھونک مارتا ہے تو وہ نہ ہی متغیر ہوتا ہے اور نہ ہی کم ہوتا ہے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے وہ پاکیزہ کھاتی ہے اور پاکیزہ جنتی ہے (پیدا کرتی ہے) نہ ہی ٹوٹتی ہے اور نہ ہی خراب ہوتی ہے۔(ھب عن ابن عمر)

(۷۹۱) طاقتور مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے اور کمزور مومن کی مثال تر و تازہ کھیتی کی سی ہے۔ (الرامھر مزی والدیلمی عن ابی ہریرۃ) ''وفیہ ابورافع الصائغ''۔

رافع الصائغ)

792 - مثل المؤمن مثل السنبلة تميل أحيانا وتقوم أحيانا ومثل الكافر كمثل ارز يخر ولا يشعر به (طب عن عمار)

(۷۹۲) مومن کی مثال خوشے کی سی ہے کبھی جھکتا ہے اور کبھی سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے جبکہ کافر کی مثال شمشاد کے درخت کی سی ہے وہ منہ کے بل گرتا ہے اور اسے پتہ بھی نہیں چلتا۔ (طب عن عمار)

793 - مثل هذه الشجر مثل المؤمن إذا اقشعر من خشية الله عزوجل وقعت عنه ذنوبه وبقيت له حسناته (هب عن العباس مثل المؤمن كمثل ريشة بفلاه تقلبها الرياح مرة وتفيئها اخرى (البزار عن أنس)

(۷۹۳) اس درخت کی مثال مومن کی مثال ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے کپکپاتا ہے تو اس سے اس کے گناہ گر جاتے ہیں اور اس کی نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ (هب عن العباس)۔ مومن کی مثال اس پر کی سی ہے جو وسیع بیابان میں ہو ایک مرتبہ ہوائیں اسے پلٹتی ہیں اور دوسری مرتبہ پھیر دیتی ہے۔ (البزار عن انس)

794 - مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع تفيئها الرياح تعدلها مرة وتقيمها أخرى حتى يأتيه أجله ومثل الكافر كمثل الارزة المحدبة على أصلها لا تقيمها حتى يكون انجعافها مرة واحدة (الرامهرمزى فى الامثال عن كعب بن مالك)

(۷۹۴) مومن کی مثال تر و تازہ کھیتی کی سی ہے ہوائیں اسے الٹی پلٹتی ہیں کبھی اسے جھکاتی ہیں اور کبھی سیدھا کھڑا کرتی ہیں حتیٰ کہ اس کے پکنے کا وقت آ جاتا ہے اور کافر کی مثال شمشاد کے اس درخت کی سی ہے جو اپنی اصل پر ہی پرانا ہو جاتا ہے (یا جو اپنی بنیاد سے ہی کبڑا ہوتا ہے) ہوائیں اسے سیدھا نہیں رکھتیں حتیٰ کہ وہ ایک ہی بار گر جاتا ہے۔ (الرامھرمزی فی الامثال عن کعب بن مالک)

795 - أتدرون من المؤمن المؤمن من لا يموت حتى يملأ مسامعه مما يحب هل تدرون من الفاجر الذى لا يموت حتى يملأ الله مسامعة مما يكره ولو أن عبد الله اتقى الله جوف بيته إلى سبعين على كل بيت باب من حديد البسه الله رداء عمله حتى يتحدث الناس بها ويزيدون (ك فى تاريخه عن أنس)

(۷۹۵) کیا تم جانتے ہو کہ مومن کون ہے؟ مومن وہ ہوتا ہے جسے اس وقت تک موت نہیں آتی جب تک کہ اس کے کان اس کی پسندیدہ بات سے بھر نہیں دیئے جاتے۔ کیا تم جانتے ہو کہ فاجر کون ہے؟ وہ وہ ہوتا ہے کہ جسے اس وقت تک موت نہیں آتی جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کان اس کی ناپسندیدہ بات سے بھر نہ دے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا بندہ اپنے ایسے کمرے کے درمیان میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو کہ سترواں ہو۔ ہر کمرے کا دروازہ لوہے کا ہو تو (بھی) اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی چادر اوڑھائے گا حتیٰ کہ لوگ اس کی باتیں کریں گے اور بڑھتے جائیں گے۔ (ک فی تاریخہ عن انس)

796 - ما من امتى عبد يعمل حسنة فيعلم أنها حسنة وأن الله عزوجل يجازيه بها خيرا ولا

(۷۹۶) میری امت میں سے کوئی بندہ نیکی کرتا ہے تو وہ جان لیتا ہے کہ وہ نیکی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے باعث اسے بہتر جزا عطا

يعمل سيئة فيعلم أنها سيئة ويستغفر الله عزوجل منها ويعلم أنه لا يغفر الذنوب إلا هو إلا هو مؤمن (حم طس عن أبى رزين العقيلى) قال قلت يا رسول الله كيف لى بأن أعلم انى مؤمن قال فذكر)

فرمائے گا اور برائی نہیں کرتا تو جان لیتا ہے کہ وہ برائی ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس سے مغفرت طلب کرتا ہے اور یہ جان لیتا ہے کہ وہی گناہوں کو بخشتا ہے تو وہی مومن ہے۔ (حم طس عن ابی رزین العقیلی) فرماتے ہیں کہ: میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کیسے جان سکتا ہوں کہ میں مومن ہوں؟ تو ارشاد فرمایا:

797 - من أشفق من سيئة ورجا حسنة فهو مؤمن (ابن النجار عن ابن عمر)

(۷۹۷) جو آدمی برائی سے ڈرا اور نیکی کی امید کی وہ مومن ہے۔ (ابن النجار عن ابن عمر)

798 - من أشفق من سيئة ورجا حسنة فهو أمارة المؤمن (خ فى التاريخ عن عمر)

(۷۹۸) جو آدمی برائی سے ڈرا اور نیکی کی امید کی تو یہ مومن کی نشانی ہے۔ (خ فی التاریخ عن عمر)

799 - من ساء ته سيئة فهو مؤمن (طب ك عن على)

(۷۹۹) جسے برائی غمگین کرے وہ مومن ہے۔ (طب ک عن علی)

800 - من ساء ته سيئة وسرته حسنة فهو مؤمن (طب ك عن أبى أمامة تمام عن ابى أمامة وعمرو ع وابو سعيد السمان فى مشيخته عن عمر وصحح)

(۸۰۰) جسے برائی غمگین کرے اور نیکی خوش کرے وہ مومن ہے۔ (طب ک عن ابی امامۃ)، (تمام عن ابی امامۃ وعمرو)، (ع وابو سعید السمان فی مشیختہ عن عمر) "وصحیح"۔

801 - من ساء ته سيئة وسرته حسنة فهى أمارة المؤمن (خ فى التاريخ عن عمر)

(۸۰۱) جسے برائی غمگین کرے اور نیکی خوش کرے تو یہ مومن کی نشانی ہے۔ (خ فی التاریخ عن عمر)

802 - من عمل سيئة فكرهها حين عمل بها وعمل حسنة فسر بها فهو مؤمن (حم ك طب عن ابى موسى)

(۸۰۲) جس نے کوئی برا کام کیا تو جب وہ کام کیا اسے ناپسند کیا اور نیکی کا کام کیا تو اس سے خوش ہوا تو وہ مومن ہے۔ (حم ک طب عن ابی موسیٰ)

803 - المؤمن اشعث اغبر مغبر ذو طمرين لو اقسم على الله لأبره (ابن ابى عاصم ص عن أنس)

(۸۰۳) وہ مومن جو پراگندہ حال گرد آلود خاک آلود دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو سچا کر دے گا۔ (ابن ابی عاصم ص عن انس)

804 - المؤمن عبد بين مخافتين من ذنب قد مضى لا يدرى ما يصنع الله فيه ومن عمر قد بقى لا يدرى ماذا يصيب فيه من الهلكات (ابن

(۸۰۴) مومن ایک ایسا بندہ ہے جو دو خوفوں کے درمیان ہوتا ہے۔ ایسا گناہ جو گزر چکا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے معاملے میں کیا کرے گا۔ اور عمر سے جو کہ باقی رہتی ہے وہ نہیں جانتا

المبارك بلاغا)

805 - المؤمن بين خمس شدائد مؤمن يحسده ومنافق يبغضه وكافر يقاتله ونفس تنازعه وشيطان يضله (ابن لال عن أبان عن أنس)

806 - المؤمن بيته قصب وطعامه كسر وثيابه خلق ورأسه شعث وقلبه خاشع ولا يعدل بالسلامة شيئا (الديلمي عن أبان عن أنس)

807 - المؤمن على لسانه ملك ينطق والكافر على لسانه شيطان ينطق والمؤمن حبيب الله والله يصنع له (الديلمي عن ابان عن أنس)

808 - المؤمن كيس فطن حذر وقاف ثبت لا يعجل عالم ورع والمنافق همزة لمزة حطمة لا يقف عند شبهة ولا عند محرم كحاطب الليل لا يبالي من أين اكتسب ولا فيما انفق (الديلمي عن أبان عن أنس)

809 المؤمن كالغريب في الدنيا لا يانس في عزها ولا يجزع من ذلها للناس حال مقبلون عليه وله حال الناس منه في راحة وجسده منه في عناء (أبو نعيم عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده)

810 - المؤمن قيده القرآن عن كثير من

کہ اس میں اسے کونسی ہلاکتیں پہنچیں گی۔ (ابن المبارک) بلاغا۔

(۸۰۵) مومن پانچ مصائب کے درمیان ہوتا ہے۔ وہ مومن جو اس سے حسد کرتا ہے، وہ منافق جو اس سے بغض رکھتا ہے، وہ کافر جو اسے قتل کرتا ہے، وہ نفس جو اس سے جھگڑتا ہے اور وہ شیطان جو اسے راہ راست سے گمراہ کرتا ہے۔ (ابن لال عن ابان عن انس)

(۸۰۶) مومن کا گھر بانس وغیرہ کا ہوتا ہے، اس کا کھانا تھوڑے سے گوشت والی ہڈی، اس کے کپڑے بوسیدہ، اس کا سر غبار آلود اور اس کا دل خشوع وخضوع والا ہوتا ہے اور وہ کسی چیز کو نجات کے برابر نہیں کرتا۔ (الدیلمی عن ابان عن انس)

(۸۰۷) مومن کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے اور کافر کی زبان پر شیطان بولتا ہے۔ مومن اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے کام کرتا ہے (یعنی اپنے ذمے لے لیتا ہے)۔ (الدیلمی عن ابان عن انس)

(۸۰۸) مومن دانا، زیرک، محتاط، ٹھہر کر سوچ بچار کر کے کام کرنیوالا، جلد بازی نہ کرنیوالا، عالم اور پرہیزگار ہوتا ہے جبکہ منافق چغل خور، عیب جُو، ظالم ہوتا ہے، مشتبہ باتوں اور حرام کاموں کے وقت سوچ بچار نہیں کرتا جیسے کہ گفتگو میں رطب ویابس ملانے والا وہ پرواہ نہیں کرتا کہ کہاں سے کمایا اور کس کام میں خرچ کیا۔ (الدیلمی عن ابان عن انس)

(۸۰۹) مومن دنیا میں مسافر کی مانند ہوتا ہے۔ اس کی عزتوں میں مانوس نہیں ہوتا اور اس کی ذلتوں سے روتا دھوتا نہیں لوگوں کی ایک حالت ہے۔ وہ اس کے پاس آتے ہیں اور اس کی بھی ایک حالت ہے۔ لوگ اس سے راحت میں ہوتے ہیں جبکہ اس کا جسم اس سے مشقت (تھکاوٹ) میں ہوتا ہے۔ (ابونعیم عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ)

(۸۱۰) مومن کو قرآن کریم نے اس کی بہت سی خواہشات

هوى نفسه (طس عن معاذ)

811 - خيار امتى فيما أنبانى الملاء الاعلى قوم يضحكون جهرا فى سعة رحمة ربهم ويبكون سرا من خوف عذاب ربهم يذكرون ربهم بالغداة والعشى فى البيوت الطيبة المساجد ويدعونه بالسنتهم رغبا ورهبا ويسألونه بأيديهم خفضا ورفعا ويقبلون بقلوبهم عودا وبدأ فمؤنتهم على الناس خفيفة وعلى أنفسهم ثقيلة يدبون فى الارض حفاة على أقدامهم كدبيب النمل بلا مدح ولا بذح يمشون بالسكينة ويتقربون بالوسيلة يقرؤون القرآن ويقربون القربان ويلبسون الخلقان عليهم من الله شهود حاضرة وعين حافظة يتوسمون العباد ويتفكرون فى البلاد ارواحهم فى الدنيا وقلوبهم فى الأخرة ليس لهم هم الا إمامهم اعدوا الجهاز لقبورهم والجواز لسبيلهم والاستعداد لمقامهم ثم تلا ذٰلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد (حل ك وتعقب هب وضعفه ابن النجار عن عياض بن سليمان وكانت له صحبة قال الذهبى هٰذا حديث عجيب منكر وعياض لا يدرى من هو ابن النجار ذكره أبو موسى المدينى فى الصحابة)

نفسانی سے روک رکھا ہے۔(طس عن معاذ)

(۸۱۱) میری امت کے نیک لوگ جیسا کہ مجھے عرش کے معزز فرشتوں نے خبر دی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب تعالیٰ کی رحمت کی وسعت میں بلند آواز سے ہنستے ہیں اور اپنے رب تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے پوشیدہ طور پر روتے ہیں۔صبح وشام پاکیزہ گھروں مسجدوں میں اپنے رب تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، اپنی زبان سے اسے عاجزی اور خوف کے ساتھ پکارتے ہیں، اپنے ہاتھوں کو پست کر کے اور بلند کر کے اس سے سوال کرتے ہیں، اٹھتے وقت اور ابتداء کے وقت اپنے دلوں کے ساتھ اسی کی طرف آتے ہیں۔ چنانچہ لوگوں پر ان کا بوجھ ہلکا اور اپنے نفسوں پر بھاری ہوتا ہے، زمین میں ننگے پاؤں چیونٹی کے رینگنے کی طرح آہستہ آہستہ چلتے ہیں، بغیر کسی تعریف اور بغیر کسی تکبر کے، سکون واطمینان کے ساتھ چلتے ہیں، وسیلہ کے ساتھ تقرب الٰہی حاصل کرتے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں، بیچ کی راہ کے قریب چلتے ہیں، بوسیدہ لباس پہنتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر حاضر رہنے والے گواہ اور حفاظت کرنے والی آنکھ ہے، فراست سے لوگوں کو پہچان لیتے ہیں، ملکوں میں غور وفکر کرنے کیلئے گھومتے ہیں، ان کی روحیں دنیا میں اور دل آخرت میں ہیں، ان کو کوئی رنج نہیں ہے مگر وہی جوان کے سامنے ہے (یعنی جو کچھ آئندہ پیش آئے گا اسی کا خوف ہے) انہوں نے اپنی قبروں کیلئے سامان تیار کیا، اپنے راستے کیلئے سفری دستاویز اور اپنے ٹھہرنے کیلئے قابلیت بنائی۔ پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ''ذٰلك لمن خاف مقامی وخاف وعیدo (ابراہیم ۱۴) ترجمہ: یہ اس کیلئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔ (حل ک وتعقب هب وضعفه ابن النجار عن عیاض بن سلیمان)'' وكانت له صحبة، قال الذهبى هذا

حدیث عجیب منکر و عیاض لایدری من ھو ابن النجار ذکرہ ابوموسیٰ المدینی فی الصحابۃ''۔

812 - يا معاذ المؤمن لدى الحق أسير يعلم ان عليه رقيبا على سمعه وبصره ولسانه ويده ورجله وبطنه وفرجه إن المؤمن قيده القرآن عن كثير من هوى نفسه وشهواته وحال بينه وبين ان يهلك فيما يهوى باذن الله يا معاذ ان المؤمن لايأمن قلبه ولا تسكن روعته ولا يامن اضطرابه حتى يخلف الجسر وراء ظهره انه يتوقع الموت صباحا ومساء فالتقوى رقيبه والقرآن دليله والخوف محجته والشوق مطيئته والحذر قرينه والوجل شعاره والصلاة كنفه والصوم جنته والصدقة فكاكه والصدق أميره والحياء وزيره وربه من وراء ذلك كله بالمرصاد يا معاذ ان المؤمن يسال يوم القيامة عن جميع سعيه حتى عن كحل عينه يا معاذ انى أحب لك ما احب لنفسى وأنهيت اليك ما أنهى إلى جبريل فلا الفينك تأتى يوم القيامة واحد اسعد بما اتاك الله منك (حل عن معاذ)

(۸۱۲) اے معاذ! مومن حق تعالیٰ کے ہاں قیدی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کی سماعت، بصارت، زبان، ہاتھ، پاؤں، پیٹ اور شرمگاہ پر نگران ہے۔ مومن کو قرآن کریم نے اس کی بہت سے نفسانی خواہشات وشہوانی خواہشات سے روک رکھا ہے اور اے معاذ! اللہ تعالیٰ کے اذن سے وہ اس کے اور جس میں گر کر وہ ہلاک ہو جائے اس چیز کے درمیان حائل ہے (یعنی قرآن کریم حائل ہے) مومن کا دل بے خوف نہیں ہوتا، اس کا خوف سکون نہیں پاتا اور اس کا اضطراب امن میں نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ پل صراط کو اپنی پیٹھ پیچھے نہ چھوڑ دے، وہ صبح وشام موت کی توقع رکھتا ہے، چنانچہ تقویٰ اس کا نگران، قرآن کریم اس کا رہنما، خوف اس کا راستہ، شوق اس کی سواری، احتیاط اس کا ساتھی، وجد اس کا شعار، نماز اس کی جائے پناہ، روزہ اس کی ڈھال، صدقہ اس کی چھڑائی، سچ اس کا امیر، حیاء اس کا وزیر اور ان سب کے پیچھے اس کا رب تعالیٰ اس کی تاڑ میں ہوتا ہے (نگران ہوتا ہے) اے معاذ! مومن سے قیامت کے دن اس کی ہر کوشش کے بارے میں پوچھا جائے گا حتیٰ کہ اس کی آنکھ کے سرمے کے بارے میں بھی۔ اے معاذ! میں نے تیرے لئے بھی وہی پسند کیا جو اپنے لئے پسند کیا اور جو اطلاع مجھ تک جبرائیل علیہ السلام نے پہنچائی وہ میں نے تجھ تک پہنچا دی چنانچہ اب میں تجھے اس حال میں نہ پاؤں کہ تو قیامت کے دن آئے اور تجھ سے بڑھ کر کوئی خوش بخت ہو اسی چیز کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا کی تھی۔ (حل عن معاذ)

813 - لقد شرفك الله وعظمك والمؤمن اعظم حرمة منك يعنى الكعبة (طس عن ابن عمرو)

(۸۱۳) اللہ تعالیٰ نے تجھے بہت بزرگی دی ہے اور بہت عظیم کیا ہے اور مومن کی حرمت تجھ سے زیادہ عظیم ہے۔ یعنی کعبۃ اللہ مراد ہے۔ (طس، عن ابن عمرو)

814 - مرحبا بك من بيت ما اعظمك

(۸۱۴) اے بیت اللہ! تجھے خوش آمدید! تو کتنا عظیم ہے اور

واعظم حرمتك وإن المؤمن اعظم حرمة منك (هب د عن ابن عباس)

تیری حرمت کتنی عظیم ہے اور مومن کی حرمت تجھ سے زیادہ عظیم ہے۔ (هب دعن ابن عباس)

815 - لا إله إلا الله ما اطيبك واطيب ريحك واعظم حرمتك والمؤمن أعظم حرمة منك الله جعلك حراما وحرم من المؤمن ماله ودمه وعرضه وأن يظن به ظنا سيئا (طب عن ابن عباس)

(۸۱۵) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں! تو کتنا ہی پاکیزہ ہے اور تیری خوشبو کتنی ہی پاکیزہ ہے اور تیری حرمت کتنی ہی عظیم ہے البتہ مومن کی حرمت تجھ سے زیادہ عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے حرمت والا بنایا ہے جبکہ مومن کے مال، خون اور آبرو کو حرام قرار دیا ہے اور اس بات کو کہ مومن سے برا گمان کیا جائے۔ (طب عن ابن عباس)

816 - يا كعبة ما اطيب ريحك ويا حجر ما اعظم حقك والله للمسلم اعظم حقا منكما (عق عن أبى هريرة)

(۸۱۶) اے کعبہ! تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے۔ اے حجر اسود! تیرا حق کتنا عظیم ہے۔ قسم بخدا! مسلمان کیلئے تم دونوں سے زیادہ عظیم حق ہے۔ (عق عن ابی ہریرۃ)

817 - المؤمن أكرم على الله من ملائكته المقربين (ابن النجار عن حكامة حدثنا أبى عن أخيه مالك بن دينار عن أنس)

(۸۱۷) مومن اللہ تعالیٰ پر اس کے مقرب فرشتوں سے زیادہ معزز ہے۔ (ابن النجار عن حکامۃ حدثنا ابی عن اخیہ مالک بن دینار عن انس)

818 - المؤمن ملحم (الديلمى عن أنس)

(۸۱۸) مومن دشمنوں کو قتل کرنیوالا ہوتا ہے "یا" مومن بہت گوشت کھلانے والا ہوتا ہے۔ (الدیلمی عن انس)

819 - المؤمن ينظر بنور الله الذى خلق منه (الديلمى عن ابن عباس)

(۸۱۹) مومن اللہ تعالیٰ کے اس نور کے ساتھ دیکھتا ہے جو اس سے تخلیق کیا گیا ہوتا ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے) "یا" جس نور سے وہ مومن تخلیق کیا گیا ہوتا ہے۔ (الدیلمی عن ابن عباس)

820 - المؤمنون فى الدنيا على ثلاثة أجزاء الذين آمنوا بالله ورسوله ثم لم يرتابوا وجاهدوا بأموالهم وأنفسهم فى سبيل الله والذى يامنه الناس على أموالهم وأنفسهم ثم الذى إذا أشرف له طمع تركه لله عزوجل (حم والحكيم عن أبى سعيد وحسن)

(۸۲۰) مومنین دنیا میں تین اجزاء پر ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے شک نہ کیا اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا، اور وہ آدمی جس سے دوسرے لوگ اپنے مالوں اور جانوں پر بے خوف ہوں پھر وہ آدمی کہ جب اسے کسی چیز کی خواہش ہوئی تو وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس خواہش کو چھوڑ دے۔ (حم والحکیم عن ابی سعید) "وحسن"۔

821 - للمؤمن فى كل يوم دعوة مستجابة (تمام فى جزء من حديثه عن أبى سعيد)

(۸۲۱) مومن کیلئے ہر دن میں ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ (تمام فی جزء من حدیثہ عن ابی سعید)

822 - ليس شيء أطيب من ريح المؤمن وإن ريحه ليوجد في الآفاق وريحه عمله والثناء عليه (أبو نعيم عن أنس)

(۸۲۲) کوئی چیز مومن کی خوشبو سے بڑھ کر پاکیزہ نہیں، اس کی خوشبو آسمان کے کناروں میں پائی جاتی ہے اور اس کی خوشبو اس کا عمل اور اس عمل پر حمد وثناء بیان کرنا ہے۔ (ابونعیم عن انس)

823 - مثل المؤمن كمثل البيت الخرب في الظاهر إذا دخلته وجدته مزينا ومثل الفاجر كمثل القبر المشرف المفضض يعجب من رآه وجوفه ممتلئ نتنا (أبو نعيم عن ابی هريرة)

(۸۲۳) مومن کی مثال ظاہر میں ویران گھر کی سی ہے جب تو اس کے اندر داخل ہوگا تو اسے آراستہ وپیراستہ پائے گا اور بدکار کی مثال بلند آراستہ قبر کی سی ہے جو اسے دیکھتا ہے اسے خوش کرتی ہے حالانکہ اس کا پیٹ بدبو سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ (ابونعیم عن ابی ہریرۃ)

824 - لا يكون المؤمن مؤمنا ولا يستكمل الايمان حتى يكون فيه ثلاث خصال اقتباس العلم والصبر على المصائب وترفق في المعاش وثلاث تكون في المنافق إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا ائتمن خان (أبو نعيم عن علي)

(۸۲۴) مومن اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا اور ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس میں تین خصلتیں نہ ہوں۔ علم حاصل کرنا، مصیبتوں پر صبر کرنا اور معاش میں نرمی اور ملائمت اختیار کرنا اور تین خصلتیں منافق میں ہوتی ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اسے امانت دی جائے تو امانت میں خیانت کرے۔ (ابونعیم عن علی)

825 - ليس بمؤمن مستكمل الايمان من لم يعد البلاء نعمة والرخاء مصيبة قالوا كيف يا رسول الله قال لان البلاء لا يتبعه الا الرخاء وكذلك الرخاء لا يتبعه الا البلاء والمصيبة وليس بمؤمن مستكمل الايمان من لم يكن في غم ما لم يكن في الصلاة قالوا ولم يا رسول الله قال لان المصلي يناجي ربه وإذا كان في غير صلاة انما يناجي ابن آدم (طب عن ابن عباس)

(۸۲۵) وہ مومن کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جو بلاء (آزمائش، مصیبت) کو نعمت اور خوشحالی کو مصیبت شمار نہ کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟ تو ارشاد فرمایا کیونکہ بلاء کے پیچھے پیچھے خوشحالی ہی آتی ہے اور اسی طرح خوشحالی کے پیچھے پیچھے بلاء اور مصیبت ہی آتی ہے۔ اور وہ مومن بھی کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا کہ جب تک وہ نماز میں نہ ہو وہ غم میں مبتلا نہ ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی کیا وجہ ہے؟ تو ارشاد فرمایا: کیونکہ نمازی آدمی اپنے رب تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے اور جب وہ نماز میں نہیں ہوتا تو وہ ابن آدم سے چپکے چپکے باتیں کرتا ہے۔ (طب عن ابن عباس)

826 - لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين (حم خ م د ه عن ابی هريرة عق عن جابر ط ه حم طب والحكيم عن ابن عمر طب عن

(۸۲۶) مومن ایک ہی سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ (حم خ م دہ عن ابی ہریرۃ)، (عق عن جابر)، (ط ہ حم طب)، (والحکیم عن ابن عمر)،

كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده)

(طب عن کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ)

827 - لا يلسع المؤمن من جحر مرتين (العسكرى فى الامثال كر حل عن ابى هريرة)

(۸۲۷) مومن کو ایک سوراخ سے دو مرتبہ ڈنگ نہیں مارا جا سکتا۔ (العسکری فی الامثال، کرحل عن ابی ہریرۃ)

828 - المؤمن يطبع على كل خلق الا الكذب والخيانة (هب عن عبد الله بن أبى أوفى)

(۸۲۸) ہر عادت پر مومن کی پیدائش ہوتی ہے سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔ (ھب عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ)

829 - يطبع المؤمن على الخلال كلها الا الكذب والخيانة (حم عن أبى أمامة)

(۸۲۹) سوائے جھوٹ اور خیانت کے سب خصلتوں پر مومن کی پیدائش ہوتی ہے۔ (حم عن ابی امامۃ)

830 - يطبع المؤمن على كل شىء الا الخيانة والكذب (قط فى الافراد عد ق وابن النجار عن سعد)

(۸۳۰) سوائے جھوٹ اور خیانت کے ہر چیز پر مومن کی پیدائش ہوتی ہے۔ (قط فی الافراد عدق وابن النجار عن سعد)

831 - يطبع المؤمن على كل خلة غير الخيانة والكذب (بز عن سعد وحسن)

(۸۳۱) علاوہ جھوٹ اور خیانت کے ہر عادت پر مومن کی پیدائش ہوتی ہے۔ (بز عن سعد) ''وحسن''۔

832 - يطبع المؤمن على كل خلة ليس الخيانة والكذب (طب عن ابن عمر)

(۸۳۲) ہر عادت پر مومن کی پیدائش ہوتی ہے مگر جھوٹ اور خیانت پر نہیں ہوتی۔ (طب عن ابن عمر)

833 - يا ابا امامة إن من المؤمنين من يلين له قلبى (حم طب وتمام عن ابى امامة)

(۸۳۳) اے ابوامامہ! مومنین میں سے کچھ ایسے ہوتے ہیں جن کیلئے میرا دل نرم ہوتا ہے۔ (حم طب وتمام عن ابی امامۃ)

834 - ابى الله ان يرزق عبده المؤمن إلا من حيث لا يعلم (الديلمى عن ابى هريرة)

(۸۳۴) اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ وہ اپنے مومن بندے کو رزق نہ دے مگر اسی جگہ سے کہ جسے وہ جانتا ہی نہیں۔ (الدیلمی عن ابی ہریرۃ)

835 - موت المؤمنين بعرق الجبين (البزار عن ابن مسعود)

(۸۳۵) مومن کی موت پیشانی کے پسینے سے ہوتی ہے۔ (البزار عن ابن مسعود)

836 - نفس المؤمن تخرج رشحا ولا احب موتا كموت الحمار موت الفجاة وروح الكافر تخرج من اشداقه (طس عن ابن مسعود)

(۸۳۶) مومن کی جان پیشانی کے پسینے سے نکلتی ہے اور میں گدھے کی سی موت پسند نہیں کرتا یعنی ناگہانی موت اور کافر کی روح اس کے منہ کے کناروں سے نکلتی ہے۔ (طس عن ابن مسعود)

837 - لا يشبع مؤمن من خير يسمعه حتى يكون منتهاه الجنة (حب ك هب ص عن ابى

(۸۳۷) مومن جو بھی بھلائی کا کام سنتا ہے اسے کرنے سے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کا آخری مقام جنت ہوتا ہے۔ (حب ک

سعید)

هب ص عن ابی سعید)

فصل فی صفات المنافقین

صفات منافقین کی فصل کا بیان

838 - آية المنافق ثلاث إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا ائتمن خان (ق ن ت عن ابی هريرة)

(۸۳۸) منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اسے امانت سونپی جائے تو خیانت کرے۔ (ق ن ت عن ابی ہریرۃ)

839 - آيات المنافق إذا حدث كذب وإذا ائتمن خان وإذا وعد اخلف (طس عن ابی بكر)

(۸۳۹) منافق کی علامات یہ ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ (طس عن ابی بکر)

840 - آية بيننا وبين المنافقين شهود العشاء والصبح لا يستطيعونهما (ص عن سعيد بن المسيب مرسلا)

(۸۴۰) ہمارے اور منافقین کے درمیان (فرق کرنے والی) علامت عشاء اور فجر کی نماز میں حاضر ہونا ہے۔ منافقین اُن دونوں کی استطاعت نہیں رکھتے۔ (ص عن سعید بن المسیب مرسلاً)

841 - احذروا صفر الوجوه فانه إن لم يكن من علة أو سهر فانه من غل في قلوبهم للمسلمين (فر عن ابن عباس)

(۸۴۱) زرد چہروں والوں سے محتاط رہو کیونکہ یہ کسی بیماری یا شب بیداری کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ اس کینہ کی وجہ سے ہے جو ان کے دلوں میں مسلمانوں کیلئے ہے۔ (فر عن ابن عباس)

842 - إذا رأيتم الرجل اصفر الوجه من غير مرض ولا علة فذلك من غش الاسلام في قلبه (ابن السني وابو نعيم في الطب عن انس وهو مما بيض له الديلمي)

(۸۴۲) جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اس کا چہرہ زرد ہے بغیر کسی مرض اور علت کے تو یہ اس کے دل میں اسلام کے کھوٹ کی وجہ سے ہے۔ (ابن السنی وابونعیم فی الطب عن انس وھو مما بیض لہ الدیلمی)

843 - إذا تم فجور العبد ملك عينيه فبكى منهما متى شاء (عد عن عقبه بن عامر)

(۸۴۳) جب بندے کی بدکاری کامل ہو جاتی ہے تو وہ اپنی آنکھوں کا مالک ہو جاتا ہے چنانچہ جب چاہتا ہے ان سے آنسو بہاتا ہے۔ (عد عن عقبۃ بن عامر)

844 - أربع من كن فيه كان منافقا خالصا ومن كان فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها إذا حدث كذب وإذا وعد اخلف وإذا عاهد غدر وإذا خاصم فجر (حم ق

(۸۴۴) چار چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے حتیٰ کہ اسے چھوڑ دے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، جب معاہدہ کرے تو

3 عن ابن عمر)

845 - اربع من كن فيه كان منافقا خالصا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها إذا ائتمن خان وإذا حدث كذب وإذا عاهد غدر وإذا خاصم فجر (ق عن ابن عمر)

846 - بكاء المؤمن من قلبه وبكاء المنافق من هامته (عق طب حل عن حذيفة)

847 - في المنافق ثلاث خلال إذا حدث كذب وإذا وعد اخلف وإذا ائتمن خان (البزار عن جابر)

848 - مثل المنافق كمثل الشاة العائرة بين الغنمين تعير إلى هذه مرة وإلى هذه مرة لا تدري ايهما تتبع (حم م ن عن ابن عمر)

849 - من أرى الناس فوق ما عنده من الخشية فهو منافق (ابن النجار عن ابى ذر رضي الله عنه)

850 - المنافق يملك عينيه يبكي كما يشاء (فر عن علي)

851 - ثلاث من كن فيه فهو منافق وإن صام وصلى وحج واعتمر وقال إني مسلم من إذا حدث كذب وإذا وعد اخلف وإذا أئتمن خان (رسته في الايمان وابو الشيخ في التوبيخ عن انس)

852 - إن في اصحابي اثنى عشر منافقا منهم ثمانية لا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل

دھوکہ دے اور جب جھگڑے تو گالی گلوچ بکے۔(حم ق ۳ عن ابن عمر)

(۸۴۵) چار خصلتیں ایسی ہیں کہ وہ جس کسی میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے حتیٰ کہ اسے چھوڑ دے۔ جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب معاہدہ کرے تو دھوکہ دے اور جب جھگڑے تو گالی گلوچ بکے۔(ق عن ابن عمر)

(۸۴۶) مومن کا رونا اس کے دل سے ہوتا ہے جبکہ کافر کا رونا اس کے سر سے ہوتا ہے۔(عق طب حل عن حذیفۃ)

(۸۴۷) منافق میں تین خصلتیں ہوتی ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے۔(البزار عن جابر)

(۸۴۸) منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری دو ریوڑوں کے درمیان گھومتی رہتی ہے کبھی ادھر بھاگتی ہے کبھی ادھر بھاگتی ہے۔ وہ نہیں جانتی کہ کس کے پیچھے جائے گی۔(حم م ن عن ابن عمر)

(۸۴۹) جس آدمی نے اپنی خشیت (خوف) کو اس کی اصل سے بڑھا چڑھا کر لوگوں کو دکھایا وہ منافق ہے۔(ابن النجار عن ابی ذر)

(۸۵۰) منافق اپنی آنکھوں کا مالک ہوتا ہے جیسے چاہتا ہے روتا ہے۔(فر عن علی)

(۸۵۱) تین خصلتیں جس کسی میں ہوں وہ منافق ہے اگرچہ روزہ رکھے، نماز ادا کرے، حج کرے اور عمرہ کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ وہ یہ ہیں کہ جو جب بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے وعدہ خلافی کرے اور جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے۔(رستہ فی الایمان وابوالشیخ فی التوبیخ عن انس)

(۸۵۲) میرے ساتھیوں میں بارہ منافق ہیں۔ ان میں سے آٹھ جنت میں داخل نہیں ہوں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں

فی سم الخیاط (حم م عن حذیفة)

853 - إن فی امتی اثنی عشر منافقا لا یدخلون الجنة ولا یجدون ریحها حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیة منهم تکفیهم الدبیلة سراج من النار یظهر تخرج فی اکتافهم حتی ینجم من صدورهم (م عن حذیفة)

854 - اخر عنی یا عمر انی خیرت بین امرین فاخترت قد قیل لی استغفر لهم أو لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر اللّٰہ لهم لو انی اعلم لو زدت علی السبعین غفر لهم لزدت (ت ن عن عمر)

855 - ما أظن فلانا وفلانا یعلمان من دیننا شیئا (ت خ عن عائشة)

856 - لا تقولوا للمنافق سیدنا فانه ان یکن سیدکم فقد اسخطتم ربکم (حم د ن عن بریدة)

857 - إذا قال الرجل للمنافق یا سیدنا فقد أغضب ربه (ك هب عن بریدة)

داخل ہو جائے۔ (حم م عن حذیفة)

(۸۵۳) میری امت میں بارہ منافق ہیں۔ وہ نہ ہی جنت میں داخل ہوں گے اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔ ان میں سے آٹھ کو تو پیٹ کا پھوڑا تمام کرے گا۔ ایک آگ کا چراغ ان کے کندھوں پر نمودار ہوگا حتیٰ کہ ان کے سینوں سے نکل جائے گا۔ (م عن حذیفة)

(۸۵۴) اے عمر! مجھ سے دور ہو جاؤ۔ مجھے دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا ہے تو میں نے اختیار کر لیا۔ مجھے کہا گیا ہے کہ ان کیلئے مغفرت طلب کرو یا مغفرت طلب نہ کرو۔ اگر تم ان کیلئے ستر مرتبہ بھی مغفرت طلب کرو گے تو اللہ تعالیٰ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا۔ اگر مجھے یہ علم ہو کہ اگر میں ستر سے زیادہ مرتبہ ان کیلئے مغفرت طلب کروں تو انہیں بخش دیا جائے گا تو میں ضرور اس سے زیادہ مرتبہ طلب کرتا۔ (ت ن عن عمر)

(۸۵۵) میرا نہیں گمان کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین میں سے کوئی چیز جانتے ہیں۔ (ت خ عن عائشة)

(۸۵۶) منافق کو یہ مت کہو کہ اے ہمارے سردار! کیونکہ اگر وہ تمہارا سردار بن گیا تو تم نے اپنے رب تعالیٰ کو ناراض کر لیا۔ (حم د ن عن بریدة)

(۸۵۷) جب کسی آدمی نے منافق کو ''اے ہمارے سردار'' کہا تو اس نے اپنے رب تعالیٰ کو غضبناک کیا۔ (ک ھب عن بریدة)

الاکمال

''الاکمال'' سے صفات منافقین کا بیان

858 - للمنافقین علامات یعرفون بها تحیتهم لعنة وطعامهم نهمة وغنیمتهم غلول لا یقربون المساجد إلا هجرا ولا یأتون الصلاة إلا دبرا مستکبرین لا یالفون ولا یؤلفون خشب

(۸۵۸) منافقین کی کچھ علامات ہیں جن سے انہیں پہچانا جا سکتا ہے۔ (وہ یہ ہیں) ان کا سلام لعنت، ان کا کھانا حرص اور ان کی غنیمت خیانت ہوتی ہے۔ مسجدوں کے قریب فحش گوئی کیلئے ہی جاتے ہیں اور نماز کیلئے اس وقت آتے ہیں جب اس کا وقت گزر جاتا ہے متکبر

بالليل سخب بالنهار (حم وابن نصر وأبو الشيخ وابن مردويه هب عن ابى هريرة)

859 - ثلاث فى المنافق إذا حدث كذب وإذا وعد اخلف وإذا أئتمن خان (طس والخرائطى فى مكارم الاخلاق عن جابر)

860 - ثلاث من كن فيه فهو منافق إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا ائتمن خان قال رجل يا رسول الله فإذا ذهب اثنتان وبقيت واحدة قال فان عليه شعبة من نفاق ما بقى فيه منهن شىء (ابن النجار عن ابى هريرة)

861 - ثلاث من كن فيه فهو منافق وإن صام وصلى وقال انى مؤمن إذا حدث كذب وإذا ائتمن خان وإذا وعد اخلف (ابن النجار عن انس الخرائطى فى مكارم الاخلاق عن ابى هريرة)

862 - من اعلام المنافق إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا ائتمنته خانك (طس عن أبى سعيد)

863 - من خلال المنافق إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا ائتمن خان فقيل يا رسول الله كيف قال المنافق إذا حدث وهو يحدث نفسه انه يكذب وإذا وعد وهو يحدث نفسه انه يخلف وإذا ائتمن وهو يحدث نفسه أنه يخون

بنتے ہوئے۔ نہ ہی وہ محبت کرتے ہیں اور نہ ہی ان سے محبت کی جاتی ہے۔ رات کو لکڑیوں کی طرح پڑے رہتے ہیں اور دن کو چلاتے پھرتے ہیں۔ (حم وابن نصر وابوالشیخ وابن مردویہ ھب عن ابی ہریرۃ)

(۸۵۹) یہ تین خصلتیں منافق میں ہوتی ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے۔ (طس والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر)

(۸۶۰) تین خصلتیں جس کسی میں ہوں وہ منافق ہے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے۔ ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو جب ان میں سے دو خصلتیں نہ رہیں اور ایک باقی رہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: ان میں سے جو چیز اس میں باقی رہے وہ اس پر نفاق کا ایک شعبہ ہے۔ (ابن النجار عن ابی ہریرۃ)

(۸۶۱) تین خصلتیں جس کسی میں ہوں وہ منافق ہے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز ادا کرے اور یہ کہے کہ میں مومن ہوں (وہ یہ ہیں) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب اسے امانت سونپی جائے تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ (ابن النجار عن انس)، (الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ)

(۸۶۲) منافق کی علامات میں سے یہ ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب تو اسے کوئی امانت سونپے تو تجھ سے خیانت کرے۔ (طس عن ابی سعید)

(۸۶۳) منافق کی خصلتوں میں سے یہ ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے، عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیسے ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ منافق جب بات کرتا ہے تو اپنے آپ سے کہتا ہے کہ وہ جھوٹ بولے گا، جب وعدہ کرتا ہے تو اپنے

(طب عن سلمان)

آپ سے کہتا ہے کہ وعدہ خلافی کرے گا اور جب اسے امانت دی جاتی ہے تو وہ اپنے آپ سے کہتا ہے کہ خیانت کرے گا۔ (طب عن سلمان)

864 - بيننا وبين المنافقين شهود العشاء والصبح لا يستطيعونهما (الشافعی ق عن عبد الرحمٰن بن حرملہ مرسلا)

(۸۶۴) ہمارے اور منافقین کے درمیان فرق کرنے والی چیز عشاء اور فجر کی نماز میں حاضر ہونا ہے۔ منافقین ان دونوں کی استطاعت نہیں رکھتے۔ (الشافعی ق عن عبدالرحمٰن بن حرملة مرسلاً)

865 - مثل المؤمن والمنافق والكافر كمثل رهط ثلاثة وقعوا إلى نهر فوقع المؤمن فقطع ثم وقع المنافق حتى إذا كاد ان يصل إلى المؤمن ناداه الكافر أن هلم إلى فانى أخشى عليك وناداه المؤمن أن هلم إلى فان عندى وعندى يحظى له ما عنده فمازال المنافق يتردد بينهما حتى اتى عليه اذى فغرقه وإن المنافق لم يزل فى شك وشبهة حتى اتى عليه الموت وهو كذلك (ابن جرير عن قتادة مرسلا)

(۸۶۵) مومن، منافق اور کافر کی مثال ان تین آدمیوں کی سی ہے جو ایک نہر پر گئے۔ چنانچہ مومن نہر میں گرا تو اس نے پار کر لی پھر منافق اس میں گرا حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ مومن کے پاس پہنچ جاتا کافر نے اسے آواز دی کہ میری طرف آؤ کیونکہ مجھے تجھ پر (جان کا) خدشہ ہے۔ اور مومن نے اسے آواز دی کہ میری طرف آؤ کیونکہ میرے پاس یہ ہے میرے پاس وہ ہے جو کچھ اس کے پاس تھے اس کیلئے اس کے حصے دینے لگا۔ تب منافق ان دونوں کے درمیان متردد رہتا ہے حتیٰ کہ اس پر ایک موج آئی تو اس نے اسے ڈبو دیا۔ منافق ہمیشہ شک وشبہے میں رہتا ہے حتیٰ کہ اسے موت آلیتی ہے اور وہ اسی طرح ہوتا ہے۔ (ابن جریر عن قتادة مرسلاً)

الباب الثانی

دوسرا باب

فى الاعتصام بالكتاب والسنة

کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنے کا بیان

866 - يا أيها الناس إنى تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتى اهل بيتى (ن عن جابر)

(۸۶۶) اے لوگو! میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم نے انہیں تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ وہ کتاب اللہ اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔ (ن عن جابر)

867 - ايها الناس قد تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا! كتاب الله وعترتى اهل بيتى (ت عن جابر)

(۸۶۷) اے لوگو! تحقیق میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم نے انہیں پکڑے رکھا تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ وہ کتاب اللہ اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔ (ت عن جابر)

868 - إنى تارك فيكم خليفتين كتاب الله حبل ممدود ما بين السماء والارض وعترتى

(۸۶۸) میں تم میں اپنے دو نائب چھوڑنے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک رسی ہے جو آسمان وزمین کے درمیان تنی ہوئی

اهل بيتى وانهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض (حم طب عن زيد بن ثابت)

ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ یہ دونوں ہرگز جدانہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ (حم طب عن زید بن ثابت)

869 - انى تارك فيكم ما إن تمسكتم به لن تضلوا بعدى أحدهما أعظم من الأخر كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى الارض وعترتى أهل بيتى ولن يتفرقا حتى يردا على الحوض فانظروا كيف تخلفونى فيهما (ت عن زيد بن أرقم)

(۸۶۹) میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ ان دونوں میں سے ایک دوسری سے عظیم ہے۔ کتاب اللہ ہے جو آسمان سے لے کر زمین تک تنی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ اور یہ دونوں ہرگز جدانہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ چنانچہ اب تم دیکھو کہ ان دونوں کے معاملے میں میرے کیسے جانشین ہوتے ہو۔ (ت عن زید بن ارقم)

870 - أوصيكم بتقوى اللّٰه والسمع والطاعة وإن أمر عليكم عبد حبشى فانه من يعش منكم بعدى فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتى وسنة الخلفاء المهديين الراشدين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وأياكم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة (حم د ت ه ك عن العرباض بن سارية)

(۸۷۰) میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، احکام کو غور سے سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ تم پر ایک حبشی غلام ہی حاکم بنا دیا جائے۔ کیونکہ میرے بعد جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ کثرت اختلاف دیکھے گا چنانچہ تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور ڈاڑھوں کے ساتھ اسے پکڑ لو اور دین میں نئے نئے کاموں سے بچنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (حم د ت ہ ک عن العرباض بن ساریۃ)

871 - خلفت فيكم شيئين لن تضلوا بعدهما كتاب الله وسنتى ولن يتفرقا حتى يردا على الحوض (أبو بكر الشافعى فى الغيلانيات عن ابى هريرة)

(۸۷۱) میں اپنے پیچھے تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ ان دونوں کے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنت۔ یہ دونوں ہرگز جدانہیں ہوں گی حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گی۔ (ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات عن ابی ہریرۃ)

872 - تركت فيكم شيئين لن تضلوا بعدهما كتاب الله وسنتى ولن يتفرقا حتى يردا على الحوض (ك عن أبى هريرة)

(۸۷۲) میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ ان کے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنت۔ یہ ہرگز جدانہیں ہوں گی حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گی۔ (ک عن ابی ہریرۃ)

873 - ألا هل عسى رجل يبلغه الحديث عنى وهو متكئ على أريكته فيقول بيننا وبينكم كتاب الله فما وجدنا فيه حلالا استحللناه وما وجدنا فيه حراما حرمناه وان ما حرم رسول الله كما حرم الله (ت عن المقدام بن معديكرب)

(۸۷۳) خبردار! عنقریب ایک ایسا آدمی جو کہ اپنے تکئے سے ٹیک لگائے ہوئے ہوگا اسے میری طرف سے حدیث پہنچے گی تو وہ کہے گا۔ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے چنانچہ ہم جو اس میں حلال پائیں گے اسے حلال گردانیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے اسے حرام ٹھہرائیں گے حالانکہ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام ٹھہرایا ہے وہ ویسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا۔ (ت عن المقدام بن معدیکرب)

874 - لا اعرفن ما يحدث أحدكم عنى الحديث وهو متكئ على أريكته فيقول أقرأ قرآنا ما قيل من قول حسن فأنا قلتهُ (ه عن أبى هريرة)

(۸۷۴) میں تمہیں ایسا نہ جانوں کہ تم میں سے کوئی کسی سے میری حدیث بیان کرے اور وہ اپنے تکئے پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو چنانچہ کہے کہ میں قرآن کریم پڑھوں گا جو کوئی اچھی بات کہی گئی ہے تو وہی میں کہوں گا۔ (ہ عن ابی ہریرۃ)

875 - لاألفين أحدكم متكئا على أريكته يأتيه الامر من أمرى مما امرت به أو نهيت عنه فيقول لاادرى ما وجدناه فى كتاب الله اتبعناه (حم د ت ه ك عن أبى رافع)

(۸۷۵) میں تم میں سے کسی کو ایسا نہ دیکھوں کہ وہ اپنے تکئے پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اس کے پاس میرے ان احکام میں سے کوئی حکم آئے کہ جن کے کرنے کا حکم مجھے دیا گیا ہے یا اس سے روکا گیا ہے تو وہ یہ کہے کہ میں نہیں جانتا۔ جو حکم ہم کتاب اللہ میں پائیں گے اسی کی پیروی کریں گے۔ (حم د ت ہ ک عن ابی رافع)

876 - ألا إنى أوتيت الكتاب ومثله معه ألا يوشك رجل شبعان على أريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فاحلوه وما وجدتم فيه من حرام فحرموه الا لا يحل لكم لحم الحمار الاهلى ولا كل ذى ناب من السباع ولا لقطة معاهد الا ان يستغنى عنها صاحبها ومن نزل بقوم فعليهم ان يقروه فان لم يقروه فله ان يغصبهم بمثل قراه (حم د عن المقدام بن معديكرب)

(۸۷۶) جان لو! مجھے کتاب دی گئی اور اسی جیسی چیز اس کے ساتھ دی گئی ہے۔ خبردار! عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسند پر تکیہ لگائے کہے گا کہ تم پر یہ قرآن کریم لازم ہے۔ چنانچہ اس میں جو حلال پاؤ تو اسے حلال رکھو اور جو تم اس میں حرام پاؤ تو اسے حرام ٹھہراؤ۔ خبردار! تمہارے لئے گھریلو گدھوں اور ہر دانت والے درندے کا گوشت حلال نہیں ہے اور نہ ہی اس کافر کی گری پڑی چیز حلال ہے جس سے معاہدہ کیا گیا ہو سوائے اس صورت کے کہ اس کا مالک اس سے بے نیاز ہو (یعنی اسے اس کی کوئی ضرورت نہ ہو) اور جو آدمی کسی قوم کے ہاں ٹھہرے تو ان پر اس کی ضیافت کرنا لازم ہے۔ اگر وہ اس کی ضیافت نہ کریں تو اس آدمی کیلئے ان سے ضیافت کے سامان جتنا سامان زبردستی

لینا جائز ہے۔ (حم د عن المقدام بن معدیکرب)

877 - أيحسب أحدكم متكئا على أريكته إن الله تعالىٰ لم يحرم شيئا إلا ما في هذا القرآن ألا وإني والله قد أمرت ووعظت ونهيت عن أشياء إنها كمثل القرآن أو أكثر وإن الله تعالىٰ لم يحل لكم أن تدخلوا بيوت اهل الكتاب الا باذن ولاضرب نسائهم ولا أكل ثمارهم إذا أعطوكم الذي عليهم (د عن العرباض)

(۸۷۷) کیا تم میں سے کوئی اپنے تکئے پر ٹیک لگائے یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہی چیز ہی حرام قرار دی ہے جو قرآن کریم میں ہے۔ خبردار! قسم بخدا! میں نے کچھ چیزوں کا حکم دیا اور نصیحت کی اور کچھ چیزوں سے روکا ہے وہ قرآن کریم کی طرح ہی ہے یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال نہیں کیا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں بغیر اجازت کے داخل ہو جاؤ اور ان کی عورتوں کو پیٹنا بھی حلال نہیں کیا اور جب وہ جو کچھ ان پر لازم تھا وہ کچھ تمہیں دے دیں تو ان کے پھلوں کا کھانا بھی حلال نہیں کیا۔ (د عن العرباض)

878 - يوشك أن يقعد الرجل متكئا على أريكته يحدث بحديث من حديثي فيقول بيننا وبينكم كتاب الله فما وجدنا فيه من حلال استحللناه وما وجدنا فيه من حرام حرمناه ألا وإن ما حرم رسول الله مثل ما حرم الله (حم ه ك عن المقداد)

(۸۷۸) قریب ہے کہ ایک آدمی اپنے تکئے پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوگا۔ میری حدیثوں میں سے ایک حدیث اس سے بیان کی جائے گی تو وہ کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ ہم اس میں جو حلال پائیں گے اسے حلال گردانیں گے اور اس میں جو حرام پائیں گے اسے حرام ٹھہرائیں گے حالانکہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ کی مانند ہے۔ (حم ہ ک عن المقداد)

879 - أيتلعب بكتاب الله وانا بين أظهركم (م عن محمود بن لبيد)

(۸۷۹) کیا کتاب اللہ کے ساتھ کھیلا کودا جائے گا حالانکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ (م عن محمود بن لبید)

880 - القائم بسنتي عند فساد امتي له اجر شهيد (ك في تاريخه عن محمد بن عجلان عن أبيه)

(۸۸۰) میری امت کے فساد کے وقت میری سنت پر قائم رہنے والے کیلئے شہید کا اجر ہوگا۔ (ک فی تاریخہ عن محمد بن عجلان عن ابیہ)

881 - ما أمرتكم به فخذوه وما نهيتكم عنه فانتهوا (ه عن ابي هريرة)

(۸۸۱) جس کام کا میں تمہیں حکم دوں اسے پکڑ لو اور جس سے روکوں اس سے رک جاؤ (باز رہو)۔ (ہ عن ابی ہریرۃ)

882 - من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقه الاسلام من عنقه (حم د ك عن أبي ذر)

(۸۸۲) جو آدمی ایک بالشت جماعت (مسلمین) سے جدا ہوا تو اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اتار دیا۔ (حم د ک عن ابی ذر)

883 - إنها ستكون فتنة قيل فما المخرج

(۸۸۳) عنقریب ایک فتنہ ظہور پذیر ہوگا۔ عرض کی گئی کہ اس

منها قال كتاب الله فيه نبأ من قبلكم وخبر من بعدكم وحكم ما بينكم هو الفصل ليس بالهزل من تركه من جبار قصمه الله ومن ابتغى الهدى من غيره اضله الله وهو حبل الله المتين وهو الذكر الحكيم وهو الصراط المستقيم هو الذى لا تزيغ به الاهواء ولا تشبع منه العلماء ولا تلتبس به الالسن ولا يخلق عن الرد ولا تنقضى عجائبه هو الذى لم تنته الجن إذ سمعته عن أن قالوا إنا سمعنا قرآنا عجبا يهدى إلى الرشد من قال به صدق ومن حكم به عدل ومن عمل به أجر ومن دعا إليه هدى إلى صراط مستقيم (ت عن علي)

سے نکلنے کا کیا طریقہ ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: کتاب اللہ۔ اس میں تم سے پہلوں اور بعد والوں کی خبریں اور جو کچھ تمہارے درمیان ہے اس کا حکم ہے۔ وہ حق اور باطل میں جدائی کرنے والا ہے۔ کچھ ٹھٹا مذاق نہیں سراسر سچ ہے، جس نے اسے غرور کی وجہ سے چھوڑا اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑ دے گا اور جس نے اس کے علاوہ کسی سے ہدایت چاہی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کردے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے، وہ ایسا شرف ہے جو مستحکم اور اختلاف سے خالی ہے، وہ سیدھی راہ ہے، وہ وہ ہے کہ جسے اہل خواہش کی خواہشیں بدل نہ سکیں گی، علماء کرام اس سے سیر نہیں ہوتے، دوسری زبانیں اس کے مشابہہ نہیں ہوسکتیں، بار بار پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا اور اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔ وہ قرآن کریم وہ ہے کہ جب جنات نے اسے سنا تو یہ کہنے سے نہ رک سکے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے۔ جو اس کے ذریعے کوئی بات کرتا ہے وہ سچ کہتا ہے، جو اس کے ذریعے فیصلہ کرتا ہے وہ انصاف کرتا ہے، جو اس پر عمل کرتا ہے اسے اجر دیا جاتا ہے اور جو اس کی طرف بلاتا ہے اس کی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے۔ (ت عن علی)

884 - أبشروا فان هذا القرآن طرفه بيد الله وطرفه بايديكم فتمسكوا به فانكم لن تهلكوا ولن تضلوا بعده ابدا (طب عن جبير)

(۸۸۴) تمہیں بشارت ہو! اس قرآن کریم کا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے چنانچہ اسے مضبوطی سے تھام لو کیونکہ اس کے بعد تم ہرگز کبھی بھی ہلاک نہیں ہوگے اور نہ گمراہ ہوگے۔ (طب عن جبیر)

885 - أتانى جبريل فقال يا محمد إن الأمة مفتونة بعدك قلت له فما المخرج يا جبريل قال كتاب الله فيه نبأ ما قبلكم وخبر ما بعدكم وحكم ما بينكم وهو حبل الله المتين وهو الصراط المستقيم وهو قول فصل ليس بالهزل إن القرآن لايليه من جبار فيعمل بغيره إلا قصمه

(۸۸۵) جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے بعد امت فتنہ میں پڑے گی۔ میں نے انہیں کہا کہ اس سے نکلنے کا کیا طریقہ ہے۔ اے جبریل! تو انہوں نے جواب دیا کہ کتاب اللہ۔ اس میں تم سے پہلے اور بعد کی خبر ہے اور جو کچھ تمہارے درمیان ہے اس کا حکم ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے، سیدھی راہ ہے، حق اور باطل

الله ولا يبتغى علما سواه إلا أضله الله ولا يخلق عن رده وهو الذى لا تفنى عجائبه من يقل به يصدق ومن يحكم به يعدل ومن يعمل به يؤجر ومن يقسم به يقسط (حم عن على)

میں جدائی کرنے والا قول ہے، کچھ ٹھٹا مذاق نہیں بلکہ سراسر سچ ہے، جو آدمی غرور کی وجہ سے اس کے نزدیک نہیں جاتا اور اس کے علاوہ کسی اور پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑ دیتا ہے اور جو اس کے علاوہ کسی سے علم طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دیتا ہے، قرآن کریم بار بار پڑھنے کی وجہ سے پرانا نہیں ہوتا، وہ وہ ہے کہ جس کے عجائبات فنا نہیں ہوتے، جو اس کے ذریعے سے بات کرتا ہے وہ سچ کہتا ہے، جو اس کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے وہ انصاف کرتا ہے، جو اس پر عمل کرتا ہے اسے اجر عطا کیا جاتا ہے اور جو اس کے ساتھ تقسیم کرتا ہے وہ برابر برابر بانٹتا ہے۔ (حم عن علی)

886 - اقرؤا كما علمتم فانما أهلك من كان قبلكم اختلافهم على أنبيائهم (ابن جرير فى تفسيره عن ابن مسعود)

(۸۸۶) جیسے تمہیں سکھایا گیا ہے اسی طرح پڑھو۔ کیونکہ تم سے پہلوں کو ان کے اپنے انبیاء کرام پر اختلاف نے ہلاک کیا۔ (ابن جریر فی تفسیرہ عن ابن مسعود)

887 - أما إنه لم تهلك الامم قبلكم حتى وقعوا فى مثل هذا يضربون القرآن بعضه ببعض ما كان من حلال فاحلوه وما كان من حرام فحرموه وما كان من متشابه فامنوا به (طب عن ابن عمرو)

(۸۸۷) سنو! تم سے پہلے امتیں تب ہی ہلاک ہوئیں جب وہ اس طرح کے کام میں پڑ گئیں، وہ قرآن کریم کے ایک حصے کو دوسرے حصے کے مخالف کرنے لگے۔ جو حلال ہے اسے حلال رکھو، جو حرام ہے اسے حرام ٹھہراؤ اور جو متشابہ ہے اس پر ایمان لاؤ۔ (طب عن ابن عمرو)

888 - إن أحبكم إلى وأقربكم منى الذى يلحقنى على العهد الذى فارقنى عليه (ع عن أبى ذر)

(۸۸۸) تم میں سے مجھے زیادہ پسندیدہ اور میرے زیادہ نزدیک وہ آدمی ہے جو مجھ سے اسی عہد پر ملے جس عہد پر وہ مجھ سے جدا ہوا تھا۔ (ع عن ابی ذر)

889 - إن بنى اسرائيل كتبوا كتابا فاتبعوه وتركوا التوراة (طب عن أبى موسى)

(۸۸۹) بنی اسرائیل نے ایک کتاب لکھی چنانچہ اس کی پیروی کی اور تورات کو چھوڑ دیا۔ (طب عن ابی موسیٰ)

890 - لا تختلفوا فان من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا (خ عن ابن مسعود)

(۸۹۰) اختلاف میں مت پڑو کیونکہ جو تم سے پہلے تھے وہ اختلاف میں پڑے چنانچہ ہلاک ہو گئے۔ (خ، عن ابن مسعود)

891 - لا تختلفوا فتختلف قلوبكم (حم د ن عن البراء)

(۸۹۱) اختلاف میں مت پڑو ورنہ تمہارے دل بھی اختلاف میں پڑ جائیں گے۔ (حم د ن عن البراء)

892 - مثلی کمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولها جعل الفراش وهذه الدواب التی یقعن فی النار یقعن فیها وجعل یحجزهن ویغلبنه فیقتحمن فیها فذلک مثلی ومثلکم أنا آخذ بحجزکم عن النار هلم عن النار هلم عن النار فتغلبونی فتقتحمون فیها (حم ق ت عن ابی هریرة)

(۸۹۲) میری مثال اس آدمی کی مثال ہے جس نے آگ روشن کی جب اس آگ نے اردگرد کو روشن کر دیا تو یہ پروانے اور حشرات الارض جو آگ میں گرتے ہیں اس آگ میں گرنے لگے اور وہ آدمی انہیں ہٹانے لگا البتہ وہ اس پر غالب آ کر اس میں گرنے لگے۔ یہی میری اور تمہاری مثال ہے۔ میں تمہیں تمہاری کمروں سے تھام کر آگ سے ہٹاتا ہوں کہ آگ سے دور رہو آگ سے دور رہو تم مجھ پر غالب آ کر اس میں گرتے ہو۔ (حم ق ت عن ابی ہریرۃ)

893 - مثل ما بعثنی اللّٰه به من الهدی والعلم کمثل الغیث الکثیر أصاب أرضا فکان منها نقیة قبلت الماء وأنبتت الکلأ والعشب الکثیر وکانت منها أجادب امسکت الماء فنفع اللّٰه بها الناس فشربوا منها وسقوا ورعوا واصاب طائفة منها أخری إنما هی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلأ فذلک مثل من فقه فی دین اللّٰه ونفعه ما بعثنی اللّٰه به فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل هدی اللّٰه الذی ارسلت به (ق عن أبی موسی)

(۸۹۳) اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت اور علم عطاء کر کے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال کثیر بادل کی مثال ہے۔ وہ ایک زمین پر برسا تو اس میں سے کچھ زمین پاکیزہ تھی اس نے پانی کو چوس لیا (قبول کیا) اور چارہ اور بکثرت گھاس اگائی۔ اس زمین میں سے کچھ زمین خشک اور سخت تھی اس نے پانی روک لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے لوگوں کو نفع پہنچایا چنانچہ اس سے انہوں نے خود بھی پیا اور پلایا بھی اور خوب سیر ہوئے۔ اس زمین میں سے ایک اور ٹکڑا چٹیل تھا جو کہ نہ ہی پانی روکتا ہے اور نہ ہی گھاس اُگاتا ہے۔ یہی ہے مثال اس آدمی کی جس نے اللہ تعالیٰ کے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کر کے مبعوث فرمایا۔ اس سے اسے نفع حاصل ہوا چنانچہ اس نے خود بھی علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور اس آدمی کی مثال کہ جس نے اس کیلئے سر ہی نہ اٹھایا اور جو ہدایت مجھے دے کر بھیجا گیا اس ہدایت الٰہی کو قبول نہ کیا۔ (ق عن ابی موسیٰ)

894 - أما بعد أیها الناس فانما أنا بشر یوشک ان یأتی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم ثقلین اولهما کتاب اللّٰه فیه الهدی والنور من استمسک به وأخذ به کان علی الهدی ومن أخطأه ضل فخذوا بکتاب اللّٰه تعالٰی واستمسکوا به واهل بیتی أذکرکم اللّٰه فی اهل

(۸۹۴) امابعد! اے لوگو! میں بھی انسان ہوں۔ قریب ہے کہ میرے رب تعالیٰ کا پیامبر آ جائے تو میں اسے لبیک کہوں۔ میں تم میں دو نفیس چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ ان میں سے پہلی کتاب اللہ ہے۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ جس آدمی نے اسے تھام لیا اور پکڑ لیا تو وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اس سے چوک گیا تو وہ گمراہ ہو جائے گا چنانچہ کتاب اللہ کو پکڑ لو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ اور دوسری

بیتی (حم وعبد بن حمید م عن زید بن ارقم)

میرے اہل بیت ہیں۔ میں اپنے اہل بیت کے معاملے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔ (حم وعبد بن حمید م عن زید بن ارقم)

895 - احب الادیان إلی اللّٰـه الحنیفیة السمحة (حم خد طب عن ابن عباس)

(۸۹۵) اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام ادیان سے زیادہ پسندیدہ دین حنیف ہے جو کہ سیدھا سادہ آسان ہے۔ (حم خد طب عن ابن عباس)

896 - بعثت بالحنیفیة السمحة ومن خالف سنتی فلیس منی (خط عن جابر)

(۸۹۶) مجھے سیدھی سادی آسان شریعت دے کر بھیجا گیا ہے اور جس آدمی نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ (خط عن جابر)

897 - إذا ذکر اصحابی فامسکوا وإذا ذکرت النجوم فامسکوا وإذا ذکر القدر فامسکوا (طب عن ابن مسعود وعن ثوبان عد عن عمر)

(۸۹۷) جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو خاموش رہو، جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو خاموش رہو اور جب تقدیر کا ذکر کیا جائے تو بھی خاموش رہو۔ (طب عن ابن مسعود وعن ثوبان)، (عد عن عمر)

898 - إذا سمعتم الحدیث عنی تعرفه قلوبکم وتلین له أشعارکم وأبشارکم وترون أنه منکم قریب فانا أولاکم به وإذا سمعتم الحدیث عنی تنکره قلوبکم وتنفر منه أشعارکم وأبشارکم وترون انه بعید منکم فانا أبعدکم منه (حم ع ابی اسید أو أبی حمید)

(۸۹۸) جب تم میری طرف سے کوئی حدیث سنو جسے تمہارے دل پہچانتے ہوں اور اس کیلئے تمہارے بال اور پیشانیاں نرم ہو جائیں اور تمہارا خیال یہ ہو کہ وہ تمہارے قریب ہے تو اس صورت میں میں تم سے زیادہ اس کے قریب ہوں اور جب تم میری طرف سے کوئی حدیث سنو جس کا تمہارے دل انکار کرتے ہوں اور اس سے تمہارے بال اور پیشانیاں اعراض کرتی ہوں اور تمہارا خیال یہ ہو کہ وہ تم سے دور ہے تو اس صورت میں میں تم سے زیادہ اس سے دور ہوں۔ (حم عن ابی اسید "او" ابی حمید)

899 - إذا ظهرت البدع ولعن آخر هٰذه الامة اولها فمن کان عنده علم فلینشره فان کاتم العلم یومئذ ککاتم ما انزل اللّٰه علیٰ محمد (ابن عساکر عن معاذ)

(۸۹۹) جب بدعات ظاہر ہوں اور اس امت کے اگلے لوگ پچھلوں پر لعنت کریں تو جس آدمی کے پاس علم ہو وہ اسے پھیلائے کیونکہ اس دن علم کو چھپانے والا ایسے ہے جیسے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے اس کو چھپانے والا ہو۔ (ابن عساکر عن معاذ)

900 - إذا کان آخر الزمان واختلفت

(۹۰۰) جب آخری زمانہ ہو اور خواہشات مختلف ہو جائیں تو

الاهواء فعليكم بدين اهل البادية والنساء (حب في الضعفاء فر عن ابن عمر)

تم پر خانہ بدوشوں (جنگل میں رہنے والوں) اور عورتوں کا دین لازم ہے۔ (حب فی الضعفاء فر عن ابن عمر)

901 - إذا لعن آخر هذه الامة اولها فمن كتم حديثا فقد كتم ما انزل الله عزوجل عليّ (ه عن جابر)

(۹۰۱) جب اس امت کے اگلے لوگ پچھلوں پر لعنت کریں تو (اس وقت) جس نے حدیث چھپائی تو اس نے وہ کچھ چھپایا جو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے۔ (ہ عن جابر)

902 - أطيعوني ما كنت بين اظهركم وعليكم بكتاب الله أحلوا حلاله وحرموا حرامه (طب عن عوف بن مالك)

(۹۰۲) جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں میری اطاعت کرو اور تم پر کتاب اللہ لازم ہے اس کے حلال کردہ کو حلال جانو اور اس کے حرام کردہ کو حرام ٹھہراؤ۔ (طب عن عوف بن مالک)

903 - اعرضوا حديثي على كتاب الله فان وافقه فهو مني وانا قلته (طب عن ثوبان)

(۹۰۳) میری حدیث کو کتاب اللہ پر پیش کرو اگر تو اس کے موافق ہو تو وہ میری طرف سے ہی ہے اور میں نے وہ کہی ہے۔ (طب عن ثوبان)

904 - اعلم يا بلال أنه من احيا سنة من سنتي قد اميتت بعدى كان له من الاجر مثل من عمل بها من غير أن ينقص من أجورهم شيئا ومن ابتدع بدعة ضلالة لا يرضاها الله ورسوله كان عليه مثل آثام من عمل بها لا ينقص ذلك من اوزار الناس شيئا (ت عن عوف بن مالك)

(۹۰۴) اے بلال! جان لے جس آدمی نے میری سنتوں میں سے وہ سنت زندہ کی جو کہ میرے بعد مردہ ہو چکی تھی تو اس کیلئے اتنا اجر ہوگا جتنے آدمیوں نے اس پر عمل کیا اس کے اجر کی مقدار، بغیر اس کے کہ ان کے اجروں میں بھی کوئی چیز کم نہ ہوگی اور جس آدمی نے گمراہ کن بدعت ایجاد کی جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول راضی نہ ہو تو اس پر جتنے آدمیوں نے عمل کیا ان کے گناہوں کی مقدار اس پر گناہ ہوگا اور یہ چیز لوگوں کے گناہوں میں سے کسی چیز کو کم نہیں کرے گی۔ (ت عن عوف بن مالک)

905 - إن أمتي لن تجتمع على ضلالة فإذا رأيتم اختلافا فعليكم بالسواد الاعظم (ه عن أنس)

(۹۰۵) میری امت ہرگز گمراہی پر متفق نہیں ہوگی۔ چنانچہ جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر سواد اعظم (جماعت اعظم) کو پکڑنا لازم ہے۔ (ہ عن انس)

906 - السنة سنتان من نبي أو من إمام عادل (فر عن ابن عباس)

(۹۰۶) سنت دو قسم کی ہے۔ ایک سنت نبی کی اور امام عادل کی سنت۔ (فر عن ابن عباس)

907 - صاحب السنة ان عمل خيرا قبل منه وإن خلط غفر له (خط في المؤتلف عن ابن

(۹۰۷) صاحب سنت اگر بھلائی کا کام کرے تو اس سے قبول کیا جائے گا اور اگر خلط ملط کر دے تو اسے بخش دیا جائے گا۔ (خط فی

عمر)

908 - إنما هلك من كان قبلكم باختلافهم في الكتاب (م عن ابن عمرو)

909 - إنكم اليوم على دين واني مكاثر بكم الامم فلا تمشوا بعدى القهقرى (حم عن جابر)

910 - مثلى ومثل ما بعثنى الله به كمثل رجل أتى قوما فقال يا قوم إني رأيت الجيش بعيني وإني أنا النذير العريان فالنجاء النجاء فاطاعه طائفة من قوم فادلجوا وانطلقوا على مهلهم فنجوا وكذبته طائفة منهم فاصبحوا مكانهم فصبّحهم الجيش فأهلكهم واجتاحهم فذلك مثل من أطاعني واتبع ما جئت به ومثل من عصاني وكذب بما جئت به من الحق (ق عن ابى موسى)

911 - تعمل هذه الامة برهة من كتاب الله ثم تعمل برهة بسنة رسول الله ثم تعمل بالرأى فإذا عملوا بالرأى فقد ضلوا واضلوا (ع عن أبى هريرة)

912 - ذرونى ما تركتكم فانما هلك من كان قبلكم بكثرة سؤالهم واختلافهم على أنبيائهم فإذا أمرتكم بشيء فاتوا منه ما استطعتم وإذا نهيتكم عن شيء فدعوه (حم م ن ه عن أبى

الموتلف عن ابن عمر)

(۹۰۸) تم سے پہلی امتیں کتاب میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔(م عن ابن عمرو)

(۹۰۹) آج کے دن تم سب ایک دین پر ہو اور میں تمہاری وجہ سے دیگر امتوں پر فخر کروں گا چنانچہ میرے بعد الٹے پاؤں مت پھر جانا۔(حم عن جابر)

(۹۱۰) میری مثال اور جو کچھ دے کر مجھے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس آیا اور کہا: اے قوم! میں نے دشمن کا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں بالکل عریاں (واضح) ڈرانے والا ہوں چنانچہ نجات ڈھونڈو! نجات ڈھونڈو۔ تو اس قوم کے ایک گروہ نے اس کی اطاعت کی تو وہ رات کی تاریکی میں نکل کھڑے ہوئے اور ٹھہر ٹھہر کر چلتے رہے چنانچہ انہوں نے نجات پائی۔ جبکہ ان میں سے ایک گروہ نے اسے جھٹلایا تو انہوں نے اپنے مکانوں میں صبح کی۔ صبح کے وقت انہیں دشمن کے لشکر نے آلیا چنانچہ انہیں ہلاک کر دیا اور برباد کر دیا۔ تو یہی ہے مثال اس آدمی کی کہ جس نے میری اطاعت کی اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی اور اس آدمی کی مثال کہ جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔(ق عن ابی موسیٰ)

(۹۱۱) یہ امت ایک عرصہ کتاب اللہ پر عمل کرے گی پھر ایک عرصہ سنت رسول پر عمل کرے گی پھر رائے پر عمل کرے گی چنانچہ جب وہ رائے پر عمل کریں تو وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔(ع عن ابی ہریرۃ)

(۹۱۲) جو میں تمہیں چھوڑ دوں اس کے معاملے میں تم مجھے چھوڑے رکھو کیونکہ تم سے پہلی امتیں بکثرت سوال کرنے اور اپنے انبیاء پر اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئیں چنانچہ جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اس میں سے جتنی کی استطاعت رکھتے ہو وہ سرانجام

هريرة)

دو اور جب میں تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو اسے چھوڑ دو۔ (حم م ن ہ عن ابی ہریرۃ)

913 - سالت ربی فیما یختلف فیه أصحابی من بعدی فأوحی إلی یا محمد إن أصحابك عندی بمنزلة النجوم فی السماء بعضها أضوا من بعض فمن أخذ بشیء مما هم علیه من اختلافهم فهو عندی علی هدی (السجزی فی الابانة وابن عساکر عن عمر)

(۹۱۳) میں نے اپنے رب تعالیٰ سے ان امور کے بارے میں سوال کیا کہ جن میں میرے بعد میرے صحابہ کرام اختلاف کریں تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی نازل فرمائی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے صحابہ کرام میرے ہاں آسمان میں ستاروں کے قائمقام ہیں۔ ان میں سے بعض بعض سے زیادہ روشن ہیں۔ تو جس آدمی نے ان میں سے کوئی چیز پکڑی کہ جس پر ان کا اختلاف تھا تو وہ آدمی میرے ہاں ہدایت پر ہوگا۔ (السجزی فی الابانۃ وابن عساکر عن عمر)

914 - لم یزل امر بنی اسرائیل معتدلا حتی نشأ فیهم المولدون وابناء سبایا الامم التی کانت بنو اسرائیل تسبیها فقالوا بالرای فضلوا واضلوا (طب عن ابن عمرو)

(۹۱۴) بنی اسرائیل کا معاملہ معتدل رہا حتیٰ کہ ان میں مولدون اور دیگر امتوں کی قیدی عورتوں کے بیٹوں نے نشوونما پائی ان عورتوں کو بنی اسرائیل نے قید کیا تھا تو ان لوگوں نے رائے پر عمل کیا چنانچہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ (طب عن ابن عمرو)

915 - ستکون بعدی هنات وهنات فمن رأیتموه فارق الجماعة أو یرید أن یفرق أمر امة محمد کائنا من کان فاقتلوه فان ید الله علی الجماعة وإن الشیطان مع من فارق الجماعة یرکض (ن حب عن عرفجة)

(۹۱۵) میرے بعد عنقریب شر اور فساد ہوں گے چنانچہ جس آدمی کو تم دیکھو کہ جماعت سے الگ ہوگیا ہے یا اس کا یہ ارادہ ہے کہ کسی بھی طرح امت محمدی کے معاملے میں پھوٹ ڈالے تو اسے قتل کردو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہوتا ہے جو جماعت سے الگ ہوتا ہے۔ وہ لات مارتا ہے۔ (ن حب عن عرفجۃ)

916 - اذهبتم من عندی جمیعا وجئتم متفرقین إنما اهلك من کان قبلکم الفرقة (حم عن سعد)

(۹۱۶) کیا تم میرے پاس سے اکٹھے جاؤ گے اور جدا جدا آؤ گے۔ تم سے پہلوں کو اس فرقہ بازی نے ہی ہلاک کیا تھا۔ (حم عن سعد)

917 - ضرب الله مثلا صراطا مستقیما وعلی جنبتی الصراط سوران فیهما ابواب مفتحة وعلی الابواب ستور مرخاة وعلی باب الصراط داع یقول یا أیها الناس ادخلوا الصراط

(۹۱۷) اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان فرمائی ہے اور اس راستے کی دونوں اطراف دو دیواریں ہیں ان میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور ان دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں۔ اس راستے کے دروازے پر ایک پکارنے والا ہے جو کہتا ہے کہ اے لوگو!

جميعا ولا تتعوجوا وداع يدعو من فوق الصراط فإذا أراد الانسان أن يفتح شيئا من تلك الابواب قال ويحك لا تفتحه فانك إن تفتحه تلجه فالصراط الاسلام والسوران حدود الله والابواب المفتحة محارم الله وذلك الداعي على راس الصراط كتاب الله والداعي من فوق واعظ الله في قلب كل مسلم (حم ك عن النواس)

اس راستے پر سب چلے جاؤ اور ادھر ادھر مت مڑو اور ایک پکارنے والا اس راستے کے اوپر سے پکارتا ہے۔ چنانچہ جب انسان ان دروازوں میں سے کسی کو کھولنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ پکارنے والا کہتا ہے کہ تجھ پر افسوس! اسے مت کھول کیونکہ اگر تو نے اسے کھول لیا تو تُو اس کے اندر داخل ہو جائے گا۔ لہٰذا وہ راستہ اسلام، وہ دو دیواریں حدود اللہ، وہ دروازے جو کھلے ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے محارم، راستے کے سرے پر پکارنے والا قرآن کریم ہے اور راستے کے اوپر سے پکارنے والا اللہ تعالیٰ کا وہ واعظ ہے جو ہر مسلمان کے دل میں ہے۔ (حم ک عن، نواس)

918 - قد تركتكم على البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدي إلا هالك ومن يعش منكم فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بما عرفتم من سنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ وعليكم بالطاعة وإن عبدا حبشيا فانما المؤمن كالجمل الانف حيثما قيد انقاد (حم ه ك عن عرباض)

(۹۱۸) میں نے تمہیں ملت بیضاء پر چھوڑا ہے اس کی رات اس کے دن کی مانند ہے۔ اس سے وہی رخ پھیرے گا جو کہ ہلاک ہونے والا ہے۔ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ عنقریب بکثرت اختلاف دیکھے گا تو تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت جسے تم جانتے ہو وہ لازم ہے اس کو ڈاڑھوں کے ساتھ پکڑ لو اور تم پر اطاعت کرنا لازم ہے اگرچہ کوئی حبشی غلام ہی امیر کیوں نہ ہو۔ مومن تو اس اونٹ کی مانند ہوتا ہے جس کی ناک زخمی ہو اسے جہاں بھی کھینچا جائے پیچھے پیچھے آتا ہے۔ (حم ہ ک عن عرباض)

919 - كتاب الله هو حبل الله الممدود من السماء إلى الارض (ش وابن جرير عن ابى سعيد)

(۹۱۹) کتاب اللہ! وہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہے۔ (ش وابن جریر عن ابی سعید)

920 - كل شرط ليس في كتاب الله فهو باطل وان كان مائة شرط (البزار طب عن ابن عباس)

(۹۲۰) ہر وہ شرط جو کہ کتاب اللہ میں موجود نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔ (البزار طب عن ابن عباس)

921 - كيف انتم إذا كنتم من دينكم مثل القمر ليلة البدر لا يبصره منكم الا البصير (ابن عساكر عن ابى هريرة)

(۹۲۱) اس وقت تم کیسے ہوگے جب تم اپنے دین سے چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگے۔ تم میں سے وہی اسے دیکھ سکتا ہے جو بصارت والا ہو۔ (ابن عساکر عن ابی ہریرۃ)

922 - كيف بكم إذا كنتم من دينكم

(۹۲۲) اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم اپنے دین سے

كرؤية الهلال (ابن عساكر عن ابى هريرة)

چاند کے دیکھنے کی مانند ہوگے۔(ابن عساکر عن ابی ہریرۃ)

923 - لو نزل موسى فاتبعتموه وتركتمونى لضللتم انا حظكم من النبيين وأنتم حظى من الامم (هب عن عبد الله بن الحارث)

(۹۲۳) اگر موسیٰ علیہ السلام نازل ہوں تو تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم ضرور گمراہ ہو جاؤ گے۔ میں انبیاء کرام میں سے تمہارا حصہ ہوں اور تم امتوں میں سے میرا حصہ ہو۔(ھب عن عبداللہ بن حارث)

924 - ليأتين على أمتى ما أتى على بنى اسرائيل حذو النعل بالنعل حتى ان كان منهم من اتى امه علانية لكان فى امتى من يصنع ذلك وإن بنى إسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملة وتفترق امتى على ثلاث وسبعين ملة كلهم فى النار الا واحدة قالوا من هى يا رسول الله قال ما انا عليه واصحابى (ق عن ابن عمر)

(۹۲۴) میری امت کو بھی وہی معاملہ پیش آئے گا جو بنی اسرائیل کو پیش آیا اسی طرح جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر کاٹی جاتی ہے حتیٰ کہ اگر بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا تو میری امت میں سے بھی کوئی ایسا ہوگا جو یہ کام کرے گا۔اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے جبکہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی وہ سب کے سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک فرقے کے۔صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سا ہے؟ تو فرمایا کہ: جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔(ق عن ابن عمر)

925 - ما اختلفت امة بعد نبيها الا ظهر أهل باطلها على أهل حقها (طس عن عمر)

(۹۲۵) جس امت نے بھی اپنے نبی کے بعد اختلاف کیا تو اس امت کے باطل لوگ اہل حق پر غالب آگئے۔(طب عن عمر)

926 - من اتبع كتاب الله هداه من الضلال ووقاه سوء الحساب يوم القيامة (طس عن ابن عباس)

(۹۲۶) جس آدمی نے کتاب اللہ کی پیروی کی وہ اسے گمراہی سے ہدایت عطا کرے گی اور قیامت کے دن اسے برے حساب کتاب سے بچائے گی۔(طس عن ابن عباس)

927 - من اجل سلطان الله اجله الله يوم القيامة (طب عن ابى بكرة)

(۹۲۷) جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کی حجت کی بڑائی بیان کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے بزرگی عطا فرمائے گا۔(طب عن ابی بکرۃ)

928 - من أهان سلطان الله فى الارض اهانه الله (ت عن ابى بكرة)

(۹۲۸) جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کی حجت کو زمین میں رسوا کیا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل وخوار کرے گا۔(طب عن ابی بکرۃ)

929 - من احيا سنتى فقد احبنى ومن احبنى كان معى فى الجنة (السجزى عن انس)

(۹۲۹) جس آدمی نے میری سنت زندہ کی تو اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔(السجزی عن انس)

930 - من اخذ بسنتي فهو مني ومن رغب عن سنتي فليس مني (ابن عساكر عن ابن عمر)

(۹۳۰) جس نے میری سنت کو پکڑا وہ مجھ میں سے ہے اور جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ (ابن عساکر عن ابن عمر)

931 - من تمسك بالسنة دخل الجنة (قط في الافراد عن عائشة)

(۹۳۱) جس نے سنت کو مضبوطی سے تھام لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (قط فی الافراد عن عائشۃ)

932 - المتمسك بسنتي عند فساد امتي له اجر شهيد (طس عن ابي هريرة)

(۹۳۲) میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے کیلئے شہید کا اجر ہوگا۔ (طس عن ابی ہریرۃ)

933 - المتمسك بسنتي عند اختلاف امتي كالقابض على الجمر (الحكيم عن ابن مسعود)

(۹۳۳) میری امت کے اختلاف کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامنے والا ایسے ہے جیسے انگلیوں کے سروں سے انگارہ پکڑنے والا۔ (الحکیم عن ابن مسعود)

934 - يا ايها الناس لاتعلقوا علي بواحدة ما احللت الا ما احل الله وما حرمت الا ما حرم الله تعالى (ابن سعد عن عائشة)

(۹۳۴) اے لوگو! مجھ پر کسی بھی چیز کی ریجھ مت کرو۔ میں نے وہی حلال کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور میں نے اسے ہی حرام ٹھہرایا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے۔ (ابن سعد عن عائشۃ)

935 - ما اختلط حبي بقلب عبد الا حرم الله جسده على النار (حل عن ابن عمر)

(۹۳۵) میری محبت جس بندے کے دل سے بھی مل گئی اللہ تعالیٰ اس کا جسم دوزخ پر حرام فرمادے گا۔ (حل عن ابن عمر)

936 - ابشروا أليس تشهدون أن لا إله إلا الله واني رسول الله وأن هذا القرآن سبب طرفه بيد الله وطرفه بايديكم فتمسكوا به فانكم لن تضلوا ولن تهلكوا بعده ابدا (ش طب حب عن ابي شريح الخزاعي)

(۹۳۶) تمہیں خوشخبری ہو! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور یہ قرآن کریم ایک رسی ہے جس کا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے چنانچہ اسے مضبوطی سے تھام لو کیونکہ اس کے بعد تم نہ کبھی گمراہ ہوگے اور نہ ہی کبھی ہلاک ہوگے۔ (ش طب حب عن ابی شریح الخزاعی)

937 - إن الشيطان قد يئس أن يعبد بارضكم ولكن رضي أن يطاع فيما سوى ذلك مما تخافون من أعمالكم فاحذروا اني قد تركت فيكم ما إن أعتصمتم به فلن تضلوا ابدا

(۹۳۷) شیطان لعین اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ اسے تمہاری سرزمین میں پوجا جائے لیکن اس بات پر راضی ہے کہ اس کے علاوہ اپنے اعمال میں سے جن سے تم ڈرتے ہو ان میں اس کی اطاعت کی جائے گی۔ چنانچہ محتاط رہو۔ میں تم میں وہ چھوڑے جارہا

كتاب الله وسنة نبيكم ان كل مسلم اخو المسلم المسلمون اخوة ولا يحل لامرء من مال اخيه الا ما اعطاه عن طيب نفس ولا تظلموا ولا ترجعوا بعدى كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض (ك عن ابن عباس)

ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگے۔ وہ کتاب اللہ اور تمہارے نبی کی سنت ہے۔ ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کسی آدمی کیلئے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں ہے مگر وہی جو وہ اپنی خوشی سے دے اور ظلم مت کرو اور میرے بعد پھر کافروں کی طرح نہ ہو جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ (ک عن ابن عباس)

938 - إنى تارك فيكم كتاب الله هو حبل الله من اتبعه كان على الهدى ومن تركه كان على الضلالة (ش حب عن زيد بن ارقم)

(۹۳۸) میں تم میں اللہ تعالیٰ کی کتاب چھوڑے جا رہا ہوں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جس نے اس کی پیروی کی وہ ہدایت پر ہوگا اور جس نے اسے چھوڑا وہ گمراہی پر ہوگا۔ (ش حب عن زید بن ارقم)

939 - انى تارك فيكم ما إن تمسكتم به لن تضلوا بعده كتاب الله سبب طرفه بيد الله وطرفه بايديكم وعترتى اهل بيتى وانهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض (البارودى عن ابى سعيد)

(۹۳۹) میں تم میں وہ چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو اس کے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ وہ کتاب اللہ ہے جو ایک رسی ہے اس کا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ (الباوردی عن ابی سعید)

940 - انى اوشك أن ادعى فاجيب وانى تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتى كتاب الله حبل ممدود من السمٰء إلى الارض وعترتى أهل بيتى وإن اللطيف الخبير خبرنى أنهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض فانظروا كيف تخلفونى فيهما (ش وابن سعد حم ع عن ابى سعيد)

(۹۴۰) قریب ہے کہ مجھے بلا لیا جائے تو میں لبیک کہوں۔ میں تم میں دو نفیس چیزیں کتاب اللہ اور اپنی عترت چھوڑے جا رہا ہوں۔ کتاب اللہ ایک رسی ہے جو آسمان سے لے کر زمین تک تنی ہوئی ہے اور میری عترت میرے اہل بیت ہیں۔ مہربان و خبیر اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ چنانچہ تم دیکھو کہ ان دونوں کے معاملے میں میرے کیسے جانشین بنتے ہو۔ (ش وابن سعد حم ع عن ابی سعید)

941 - انى تارك فيكم ما إن تمسكتم به بعدى لن تضلوا كتاب الله وعترتى اهل بيتى وانهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض (عبد بن حميد وابن الانبارى عن زيد بن ثابت)

(۹۴۱) میں تم میں وہ چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر میرے بعد تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ وہ کتاب اللہ اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔ یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔

(عبد بن حمید وابن الانباری عن زید بن ثابت)

942 - انی لکم فرط انکم واردون علی الحوض عرضه ما بین صنعاء إلی بصری فیه عدد الکواکب من قدحان الذهب والفضة فانظروا کیف تخلفونی فی الثقلین قیل وما الثقلان یا رسول اللّٰه قال الاکبر کتاب اللّٰه سبب طرفه بید اللّٰه وطرفه بایدیکم فتمسکوا به لن تزلوا ولا تضلوا والاصغر عترتی وانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض وسالت لهما ذٰلك ربی ولا تقدموهما فتهلکوا ولا تعلموهما فانهما اعلم منکم (طب عن زید بن ثابت)

(۹۴۲) میں تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ تم میرے پاس حوض کوثر پر حاضر ہو گے۔ اس کی چوڑائی صنعا سے لے کر بصریٰ تک کے درمیانی فاصلے جتنی ہے اور اس میں ستاروں کی تعداد جتنے سونے اور چاندی کے پیالے ہیں۔ چنانچہ تم دیکھو کہ دو نفیس چیزوں کے معاملے میں میرے کیسے جانشین بنتے ہو۔ عرض کی گئی کہ وہ دو نفیس چیزیں کیا ہیں؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو ارشاد فرمایا کہ: بڑی چیز کتاب اللہ ہے وہ رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے چنانچہ اسے مضبوطی سے تھام لو تم ہرگز نہیں پھسلو گے اور نہ ہی گمراہ ہو گے اور چھوٹی چیز میری عترت ہے۔ یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ اور یہ چیز ان کیلئے میں نے اپنے رب تعالیٰ سے مانگی ہے اور ان سے آگے مت بڑھو کہ تم ہلاک ہو جاؤ اور انہیں مت سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ علم والے ہیں۔ (طب عن زید بن ثابت)

943 - إنی تارك فیکم خلیفتین کتاب اللّٰه حبل ممدود ما بین السماء والارض وعترتی اهل بیتی وإنهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (حم طب ص عن زید بن ثابت طب عن زید بن ارقم)

(۹۴۳) میں تم میں دو نائب چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک کتاب اللہ ہے۔ یہ ایک رسی ہے جو کہ آسمان سے لے کر زمین تک تنی ہوئی ہے اور دوسری میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔ یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ (حم طب ص عن زید بن ثابت)، (طب عن زید بن ارقم)

944 - انی قد خلفت فیکم ما لن تضلوا بعدهما ما اخذتم بهما أو عملتم بهما کتاب اللّٰه وسنتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (ق عن ابی هریرة)

(۹۴۴) میں اپنے پیچھے تم میں وہ چھوڑے جا رہا ہوں کہ ان کے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے جب تک کہ تم نے انہیں تھامے رکھا یا ان پر عمل کیا۔ وہ کتاب اللہ اور میری سنت ہے اور یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ (ق عن ابی ہریرۃ)

945 - ایها الناس انی تارك فیکم ما إن أخذتم به لن تضلوا بعدی أمرین أحدهما أکبر

(۹۴۵) اے لوگو! میں تم میں وہ چھوڑے جا رہا ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہو گے وہ دو

من الاٰخر كتاب الله حبل ممدود ما بين السماء والارض وعترتی اهل بيتی وأنهما لن يتفرقا حتی يردا علی الحوض (ع طب عن ابی سعيد)

معاملے ہیں۔ ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا ہے۔ ایک کتاب اللہ تعالیٰ ہے وہ ایک رسی ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان تنی ہوئی ہے اور دوسری میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔ یہ دونوں جدا نہیں ہوں گی حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ (ع طب عن ابی سعید)

946 - ايها الناس انی تارك فيكم امرين لن تضلوا ان اتبعتموهما كتاب الله واهل بيتی عترتی تعلمون انی اولی بالمؤمنين من انفسهم من كنت مولاه فعلی مولاه (ك عن زيد بن ارقم)

(۹۴۶) اے لوگو! میں تم میں دو معاملے چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر تم ان دونوں کی پیروی کرو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ کتاب اللہ اور میرے اہل بیت یعنی میری عترت ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں مومنوں کے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں۔ جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولیٰ ہے۔ (ک عن زید بن ارقم)

947 - تركت فيكم ما لن تضلوا ان اعتصمتم كتاب الله وعترتی اهل بيتی (ش والخطيب فی المتفق والمفترق عن جابر)

(۹۴۷) میں تم میں وہ چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم (اسے) تھامے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ کتاب اللہ اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔ (ش والخطیب فی المتفق والمفترق عن جابر)

948 - كأنی قد دعيت فاجبت انی تارك فيكم الثقلين كتاب الله حبل ممدود من السماء إلی الارض وعترتی اهل بيتی وإنهما لن يتفرقا حتی يردا علی الحوض فانظروا كيف تخلفونی فيهما (ع طب عن أبی سعيد)

(۹۴۸) گویا کہ مجھے بلا لیا گیا ہے چنانچہ میں نے لبیک کہا ہے۔ میں تم میں دو نفیس چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک کتاب اللہ ہے۔ وہ رسی ہے جو آسمان سے لے کر زمین تک تنی ہوئی ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ چنانچہ تم دیکھو کہ ان دونوں کے معاملے میں میرے کیسے جانشین بنتے ہو۔ (ع طب عن ابی سعید)

949 - كأنی قد دعيت فاجبت انی تارك فيكم الثقلين أحدهما اكبر من الاٰخر كتاب الله وعترتی اهل بيتی فانظروا كيف تخلفونی فيهما فانهما لن يتفرقا حتی يردا علی الحوض ان الله مولای وانا ولی كل مؤمن من كنت مولاه فعلی

(۹۴۹) گویا کہ مجھے بلا لیا گیا ہے چنانچہ میں نے لبیک کہا ہے۔ میں تم میں دو نفیس چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ وہ کتاب اللہ اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔ چنانچہ تم دیکھو کہ ان کے معاملے میں میرے کیسے جانشین بنتے ہو کیونکہ یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس

مولاه اللّٰهم وال من والاه وعاد من عاداه (طب ك عن ابى الطفيل عن زيد بن أرقم)

حاضر ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولیٰ ہے۔ اے اللہ! جو اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ (طب ک عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم)

950 - يا ايها الناس انى تارك فيكم ما ان اعتصمتم به فلن تضلوا ابدا كتاب الله وسنة نبيه (ق عن ابن عباس)

(۹۵۰) اے لوگو! میں تم میں وہ چھوڑے جا رہا ہوں کہ جب تک تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی بھی ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ کتاب اللہ اور اس کے نبی کی سنت ہے۔ (ق عن ابن عباس)

951 - كتاب اللّٰه وسنتى لن يتفرقا حتى يردا على الحوض (أبو نصر السجزى فى الابانة وقال غريب جدا عن ابى هريرة)

(۹۵۱) کتاب اللہ اور میری سنت ہرگز جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ (ابونصر السجزی فی الابانۃ وقال غریب جدا عن ابی ہریرۃ)

952 - كتاب الله هو حبل الله الممدود من السماء إلى الارض (ش وابن جرير عن ابى سعيد)

(۹۵۲) کتاب اللہ! وہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو آسمان سے لے کر زمین تک تنی ہوئی ہے۔ (ش وابن جریر عن ابی سعید)

953 - انى لاأجد لنبى الا نصف عمر الذى كان قبله وانى اوشك أن أدعى فاجيب فما انتم قائلون قالوا نصحت قال أليس تشهدون ان لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وإن الجنة حق وان النار حق وان البعث بعد الموت حق قالوا نشهد قال وأنا أشهد معكم ألا هل تسمعون فانى فرطكم على الحوض وأنتم واردون على الحوض وان عرضه أبعد ما بين صنعاء وبصرى فيه اقداح عدد النجوم من فضة فانظروا كيف تخلفونى فى الثقلين قالوا وما الثقلان يا رسول الله قال كتاب الله طرفه بيد اللّٰه وطرفه بأيديكم فاستمسكوا به ولا تضلوا والآخر عترتى وأن اللطيف الخبير نبأنى أنهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض فسالت ذلك

(۹۵۳) میں کسی نبی کیلئے نہیں پاتا مگر وہی نصف عمر جو کہ اس سے پہلے تھی اور قریب ہے کہ مجھے بلاوا آجائے تو میں لبیک کہوں۔ چنانچہ تم کیا کہنے والے ہو (یعنی میرے بارے میں کیا کہو گے) صحابہ کرام نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر خواہی کی۔ تو ارشاد فرمایا کہ: کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا حق ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ: میں بھی تمہارے ساتھ گواہی دیتا ہوں۔ خبردار! کیا تم سنتے ہو۔ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تم حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو گے۔ اس کی چوڑائی صنعا اور بصریٰ کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔ اس میں ستاروں کی تعداد جتنے چاندی کے پیالے ہیں۔ چنانچہ تم دیکھو کہ دو نفیس چیزوں کے معاملے میں میرے کیسے جانشین بنتے ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ دو

لهـمـا ربـى فـلا تقدموهما فتهلكوا ولا تقصروا عنهـمـا فتهلكوا ولا تعلموهم فانهم أعلم منكم مـن كنت أولى به من نفسه فعلي وليه اللّهم وال من والاه عاد من عاداه (طب عن أبى الطفيل عن زيد بن أرقم)

نفیس چیزیں کیا ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ: ایک کتاب اللہ ہے اس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور ایک سرا تمہارے ہاتھ میں ہے چنانچہ اسے مضبوطی سے تھام لو اور گمراہ مت ہو جاؤ۔ جبکہ دوسری میری عترت ہے۔ مہربان وخبیر اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں جدا نہیں ہوں گی حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گی۔ میں نے ان کیلئے اپنے رب تعالیٰ سے دعا کی ہے۔ لہٰذا ان سے آگے مت بڑھو کہ ہلاک ہو جاؤ اور ان سے دور بھی مت رہو کہ ہلاک ہو جاؤ اور انہیں مت سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ علم والی ہیں۔ جس آدمی کی جان سے زیادہ میں اس کے قریب ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے والی ہیں۔ اے اللہ! جو (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ (طب عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم)

954 - يـا أيهـا الناس انى قد نبأنى اللطيف الخبير إنه لن يعمر نبى إلا نصف عمر الذى يليه مـن قبلـه وانى قد يوشك أن أدعى فاجيب وانى مسؤول وإنكم مسؤولون فما انتم قائلون قالوا نشهـد انك قـد بـلـغت وجاهدت ونصحت قال أليـس تشهـدون أن لا إلـه إلا الـلّه وأن محمدا عبده ورسـولـه وأن جنتـه حق ونـاره حق وأن الـموت حق وأن البـعـث حق بعد الموت وأن السـاعة آتية لا ريـب فيها وأن اللّه يبعث من فى القـبـور يـا أيهـا الـنـاس إن اللّه مولاى وأنا مولى المؤمنين اولى بهم من أنفسهم فمن كنت مولاه فهـذا مـولاه يعنى عليا اللّهم وال من والاه وعاد مـن عاداه يـا أيهـا الـنـاس إنـى فـرطـكم وانكم واردون على الحوض أعرض ما بين بصرى إلى

(۹۵۴) اے لوگو! مجھے مہربان وخبیر رب تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ کسی نبی کو اس عمر کا نصف حصہ ہی عمر دی جاتی ہے جو کہ اس سے پہلے اسے ملی ہو اور قریب ہے کہ مجھے بلاوا آجائے تو میں لبیک کہوں۔ مجھ سے بھی پوچھا جائے گا اور تم سے بھی پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرام نے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پہنچا دیا اور انتہاء درجے کی کوشش کی اور خیر خواہی کی۔ تو ارشاد فرمایا کہ: کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کی جنت حق، دوزخ حق، موت حق، موت کے بعد زندہ کیا جانا حق ہے اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور جو بھی قبروں میں ہے اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مومنین کا مولیٰ ہوں ان کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہوں۔ چنانچہ جس کا میں مولیٰ ہوں یہ اس کا مولیٰ ہے یعنی (علی رضی اللہ عنہ)۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو بھی اسے

صنعاء فيه عدد النجوم قدحان من فضة وإني سائلكم حين تردون علي عن الثقلين فانظروا كيف تخلفوني فيهما الثقل الاكبر كتاب الله عزوجل سبب طرفه بيد الله وطرفه بأيديكم فاستمسكوا به لا تضلوا ولا تبدلوا وعترتي اهل بيتي فانه قد نبأني اللطيف الخبير أنهما لن ينقضيا حتى يردا علي الحوض (الحكيم طب عن أبي الطفيل عن حذيفة بن أسيد)

دوست رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ اے لوگو! میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تم حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہوگے۔ وہ حوض بصریٰ سے لے کر صنعا تک کے درمیانی فاصلے جتنا چوڑا ہے۔ اس میں ستاروں کی تعداد جتنے چاندی کے پیالے ہیں اور جب تم حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہوگے تو میں تم سے دو نفیس چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا۔ چنانچہ تم دیکھو کہ ان کے معاملے میں میرے کیسے جانشین بنتے ہو۔ بڑی نفیس چیز کتاب اللہ ہے وہ رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور ایک سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے لہٰذا اسے مضبوطی سے تھام لو نہ ہی گمراہ ہو جاؤ اور نہ ہی دین تبدیل کرو اور دوسری چیز میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔ مجھے مہربان وخبیر رب تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ختم نہیں ہوں گی حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ (الحکیم طب عن ابی الطفیل عن حذیفۃ بن اسید)

955 - يا ايها الناس إنه لم يبعث نبي قط الا عاش نصف ما عاش الذي قبله واني اوشك أن أدعى فاجيب واني تارك فيكم ما لن تضلوا بعده كتاب الله (طب عن زيد بن أرقم)

(۹۵۵) اے لوگو! کسی نبی کو بھی مبعوث نہیں کیا گیا مگر اس نے اتنی زندگی کا نصف حصہ ہی زندہ گزارا جتنی اس نے اس سے پہلے زندگی گزاری اور قریب ہے کہ مجھے بلاوا آجائے تو میں لبیک کہوں۔ میں تم میں وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ جس کے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ وہ کتاب اللہ ہے۔ (طب عن زید بن ارقم)

956 - أطيعوني ما دمت بين أظهركم فإذا ذهبت فعليكم بكتاب الله أحلوا حلاله وحرموا حرامه فانه سيأتي زمان يسرى على القرآن في ليلة فيسلخ من القلوب والمصاحف (الديلمي عن معاذ)

(۹۵۶) جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں میری اطاعت کرو اور جب میں چلا جاؤں تو تم پر کتاب اللہ کا پکڑنا لازم ہے اس کے حلال کردہ کو حلال جانو اور اس کے حرام کردہ کو حرام ٹھہراؤ۔ کیونکہ ایک زمانہ عنقریب ایسا آئے گا کہ ایک رات میں قرآن کریم کو دیکھا جائے گا تو وہ دلوں اور صحیفوں سے نکل جائے گا۔ (الدیلمی عن معاذ)

957 - أنا محمد النبي الامي أنا محمد النبي الامي انا محمد النبي الامي ولا نبي بعدي أوتيت فواتح الكلم وخواتمه وجوامعه وعلمت

(۹۵۷) میں محمد نبی امی ہوں! میں محمد نبی امی ہوں! میں محمد نبی امی ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مجھے کلمات کا اوائل اور ان کا آخر اور جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں اور

كم خزنة النار وحملة العرش وتجوّز بي وعوفيت امتي فاسمعوا واطيعوا ما دمت فيكم فإذا ذهب بي فعليكم بكتاب الله أحلوا حلاله وحرموا حرامه (حم عن ابن عمر)

مجھے بتایا گیا ہے کہ دوزخ کے خازن کتنے ہیں، حاملین عرش کتنے ہیں اور مجھے عافیت دی گئی ہے اور میری امت کو بھی عافیت دی گئی ہے۔ چنانچہ خوب غور سے سنو اور اطاعت کرو جب تک کہ میں تم میں موجود ہوں اور جب میں چلا جاؤں تو تم پر کتاب اللہ کا پکڑنا لازم ہے اس کے حلال کردہ کو حلال جانو اور حرام کردہ کو حرام ٹھہراؤ۔ (حم عن ابن عمر)

958 - إن أفضل الحديث كتاب الله وأحسن الهدى هدى محمد صلى الله عليه وسلم وشر الامور محدثاتها وكل بدعة ضلالة ومن ترك مالا فلاهله ومن ترك دينا أو ضياعا فعلي (طس عن جابر)

(۹۵۸) سب سے افضل بات (کلام) کتاب اللہ اور سب سے بہتر ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے اور تمام امور میں سے برے وہ جو دین میں نئی باتیں نکالی گئی ہوں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور جو آدمی ترکہ میں مال چھوڑے وہ اس کے اہل و عیال کا ہے اور جو آدمی ترکہ میں قرض یا بال بچے چھوڑے تو وے میرے ذمے ہے۔ (طس عن جابر)

959 - اصدق الحديث كتاب الله واحسن الهدى هدى محمد صلى الله عليه وآله وسلّم وشر الامور محدثاتها وكل بدعة ضلالة (حم عن ابن مسعود)

(۹۵۹) سب سے سچی بات کتاب اللہ ہے، سب سے بہتر ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے اور تمام امور میں سے برے وہ ہیں جو دین میں نئی باتیں نکالی گئی ہوں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (حم عن ابن مسعود)

960 - اعملوا بكتاب الله فما أشتبه عليكم فاسألوا اهل العلم يخبروكم وآمنوا بالتوراة والانجيل وآمنوا بالفرقان فان فيه البيان وهو الشافع وهو المشفع والماحل والمصدق (ك عن معقل بن يسار)

(۹۶۰) کتاب اللہ پر عمل کرو۔ جو تم پر مشتبہ ہو جائے تو اہل علم سے پوچھو وہ تمہیں بتائیں گے اور تورات اور انجیل پر ایمان لاؤ اور فرقان (حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب قرآن مجید) ایمان لاؤ کیونکہ اس میں (ہر چیز کا) بیان ہے اور وہ سفارش کرنے والا، سفارش قبول کئے جانے والا (جو اس پر عمل نہیں کرتا اس کی) چغلی کھانے والا ہے اور اس کی بات سچ مانی جائے گی۔ (ک عن معقل بن یسار)

961 - اعملوا بالقرآن احلوا حلاله وحرموا حرامه واقتدوا به ولا تكفروا بشيء منه وما تشابه عليكم منه فردوه إلى الله عزوجل وإلى أولي العلم من بعدي كيما يخبروكم

(۹۶۱) قرآن کریم پر عمل کرو۔ اس کے حلال کردہ کو حلال جانو اور حرام کردہ کو حرام ٹھہراؤ، اس کی پیروی کرو اور اس میں سے کسی چیز کا انکار مت کرو اور جو اس میں سے تم پر متشابہ ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ اور میرے بعد اہل علم کی طرف پھیر دو تاکہ وہ تمہیں بتا دیں اور تورات،

وآمنوا بالتوراة والانجيل والزبور وما أوتى النبيون من ربهم وليسعكم القرآن وما فيه من البيان فانه شافع مشفع وماحل مصدق ألا وإن لكل آية نورا يوم القيامة الا وإنى أعطيت سورة البقرة من الذكر الاول واعطيت طه والطواسين من ألواح موسى وأعطيت فاتحة الكتاب وخواتيم سوره البقرة من كنز تحت العرش واعطيت المفصل نافلة (محمد بن نصر طب ك ق كر عن معقل بن يسار)

962 - عليكم بالقرآن فانه كلام رب العالمين هو منه فامنوا بمتشابهه واعتبروا بأمثاله (الديلمى عن جابر فيه الكديمى) أبهذا أمرتم ولهذا خلقتم أن تضربوا كتاب الله بعضا ببعض انظروا ما أمرتم به فاتبعوه وما نهيتم عنه فانتهوا (نصر المقدسى فى الحجة عن ابن عمرو)

963 - أبهذا أمرتم أو بهذا عنيتم انما هلك الذين من قبلكم باشباه هذا ضربوا كتاب الله بعضه ببعض أمركم الله بامر فاتبعوا ونهاكم عن شىء فانتهوا (قط فى الافراد والشيرازى فى الالقاب عن انس) أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى قوما يتراجعون فى القدر قال فذكره)

964 - أبهذا أمرتم أم بهذا ارسلت اليكم انما هلك من كان قبلكم حين تنازعوا فى هذا

انجیل، زبور اور جو کچھ انبیاء کرام کو ان کے رب تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ قرآن کریم اور جو کچھ اس میں بیان میں سے ہے وہ تمہیں کفایت کرے گا کیونکہ یہ سفارش کرنے والا ہے ایسی سفارش جو قبول کی جائے گی اور چغلی کھانے والا ہے اس کی بات کی تصدیق کی جائے گی۔ خبردار! قیامت کے دن ہر آیت کیلئے نور ہوگا، سورہ بقرہ مجھے ذکر اول سے عطا کی گئی۔ سورہ طٰہٰ اور طٰس والی سورتیں موسیٰ علیہ السلام کی الواح سے عطا کی گئیں، سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری آیات ایک ایسے خزانے سے عطا کی گئیں جو کہ عرش الٰہی کے نیچے ہے جبکہ مفصل سورتیں بطور نفل (یعنی عطیہ یا ان کا ثواب الگ سے ملے گا) دی گئیں۔ (محمد بن نصر طب ک ق کر عن معقل بن یسار)

(۹۶۲) قرآن کریم کو لازم پکڑو کیونکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے جو کہ اسی سے ہے۔ چنانچہ اس کی متشابہ آیات پر ایمان لاؤ اور اس کی امثال سے عبرت حاصل کرو۔ (الدیلمی عن جابر) "وفیہ الکدیمی"۔ کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے اور کیا تمہیں اس کیلئے تخلیق کیا گیا ہے کہ کتاب اللہ کے ایک حصے کو دوسرے کے مخالف کرو۔ دیکھو! غور کرو! جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور جس سے تمہیں روکا گیا ہے اس سے باز رہو۔ (نصر المقدسی فی الحجۃ عن ابن عمرو)

(۹۶۳) کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے یا تمہیں اس فکر میں ڈالا گیا ہے۔ تم سے پہلی امتیں اسی جیسے کاموں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ انہوں نے کتاب اللہ کے ایک حصے کو دوسرے کے مخالف کیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک حکم دیا ہے تو اس کی پیروی کرو اور جن چیزوں سے روکا ہے تو ان سے باز رہو۔ (قط فی الافراد والشیرازی فی الالقاب عن انس) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ تقدیر کے بارے میں آپس میں گفتگو کر رہے ہیں تو ارشاد فرمایا:

(۹۶۴) کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے یا اس کے ساتھ مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ تم سے پہلے لوگ اس وقت ہلاک ہوئے

الامر عزمت عليكم أن لا تنازعوا فيه (ت حسن عن أبى هريرة)

جب انہوں نے اس معاملے میں باہم جھگڑا کیا۔ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اس بارے میں باہم مت جھگڑو۔ (ت حسن عن ابی ہریرۃ)

965 - أبهذا بعثتم أم بهذا أمرتم ألا لا ترجعوا بعدى كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض (بز وابن الضريس طس عن أبى سعيد مثله)

(۹۶۵) کیا تمہیں اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے یا کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ خبردار! میرے بعد کافروں کی طرح مت ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔ (بزوابن الضریس طس عن ابی سعید مثلہ)

966 - إنما هلك من كان قبلكم بهذا ضربوا كتاب الله بعضه بعضا وإنما نزل كتاب الله يصدق بعضه بعضا ولا يكذب بعضه بعضا ما علمتم فيه فقولوا وما جهلتم فكلوه إلى عالمه (هب عن ابن عمرو)

(۹۶۶) تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ انہوں نے کتاب اللہ کے ایک حصے کو دوسرے حصے کے مخالف کیا حالانکہ کتاب اللہ اس طرح نازل ہوئی کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرتا ہے۔ ایک حصہ دوسرے حصے کو جھٹلاتا نہیں ہے جو کچھ اس میں سے تم جان لو تو وہ کہہ دو اور جس سے ناواقف رہو اسے اس کے جاننے والے کے سپرد کردو۔ (ھب عن ابن عمرو)

967 - إنما أهلك من كان قبلكم الاختلاف (حب ك عن ابن مسعود)

(۹۶۷) تم سے پہلے لوگوں کو اختلاف نے ہلاک کیا۔ (حب ک عن ابن مسعود)

968 - ذرونى ما تركتكم فانما أهلك من كان قبلكم اختلافهم على أنبيائهم فما أمرتكم به من شىء فاتوا منه ما استطعتم وما نهيتكم عنه فاجتنبوه ما استطعتم (طس عن أبى هريرة)

(۹۶۸) جس معاملے میں میں تمہیں چھوڑ دوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو۔ تم سے پہلے لوگوں کو ان کے اپنے انبیاء کرام پر اختلاف کرنے نے ہلاک کیا۔ چنانچہ جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں اس میں سے حتیٰ المقدور بجالاؤ اور جس سے تمہیں روکوں اس سے حتیٰ المقدور اجتناب کرو۔ (طس عن ابی ہریرۃ)

969 - ذرونى ما تركتكم فانما هلك من كان قبلكم بكثرة سؤالهم واختلافهم على أنبيائهم فما أمرتكم به من شىء فاتوا منه ما استطعتم وما نهيتكم عنه فانتهوا (طس عن المغيرة)

(۹۶۹) جس معاملے میں میں تمہیں چھوڑ دوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو ان کے بکثرت سوال کرنے اور اپنے انبیاء کرام پر اختلاف کرنے نے ہلاک کیا چنانچہ جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں اس میں سے حتیٰ المقدور سرانجام دو اور جس سے تمہیں روکوں اس سے باز رہو۔ (طس عن المغیرۃ)

970 - ذرونى ما تركتكم فانما هلك من كان قبلكم بسؤالهم واختلافهم على أنبيائهم

(۹۷۰) جس معاملے میں میں تمہیں چھوڑ دوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو ان کے بکثرت سوال کرنے

فما أمرتم به فاتوا منه ما استطعتم وما نهيتم عنه فانتهوا وما أخبرتكم به أنه من عند الله فهو لا شك فيه (حب عن أبي هريرة)

اور اپنے انبیاء کرام پر اختلاف کرنے نے ہلاک کیا چنانچہ جو میں تمہیں حکم دوں اس میں سے حتیٰ المقدور بجالاؤ اور جس سے تمہیں روکوں اس سے باز رہو اور جس کے بارے میں میں تمہیں بتاؤں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ (حب عن ابی ہریرۃ)

971 - لو أني أحرم عليكم لاحترقتم وإن تحريم الاشياء لا تطيقه الجبال (طب عن سمرة)

(۹۷۱) اگر میں تم پر حرام قرار دوں تو تم ضرور جل جاؤ گے۔ چیزوں کو حرام قرار دینے کی طاقت پہاڑ بھی نہیں رکھتے۔ (طب عن سمرۃ)

972 - سيكون ناس من امتي يضربون القرآن بعضه ببعض ليبطلوه ويتبعون ما تشابه منه ويزعمون أن لهم في أمر ربهم سبيلا ولكل دين مجوس وهم مجوس أمتي و كلاب النار (ابن عساكر عن البحتري بن عبيد عن أبيه عن أبي هريرة والبحتري متروك)

(۹۷۲) عنقریب میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ایک حصے کو دوسرے حصے کے مخالف کریں گے تاکہ اسے باطل ٹھہرادیں اور اس میں سے متشابہ آیات کی پیروی کرتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کیلئے ان کے رب تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کا کوئی راستہ ہے اور ہر دین کیلئے مجوسی ہوتے ہیں۔ وہ لوگ میری امت کے مجوسی اور دوزخ کے کتے ہیں۔ (ابن عساکر عن البحتری بن عبید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ (''والبحتری متروک''۔

973 - ما لكم تضربون كتاب الله بعضه ببعض بهذا هلك من كان قبلكم (حم عن ابن عمر)

(۹۷۳) تمہیں کیا ہے کہ کتاب اللہ کے ایک حصے کو دوسرے حصے کے مخالف کرتے ہو۔ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔ (حم عن ابن عمر)

974 - مهلا يا قوم بهذا هلكت الامم من قبلكم باختلافهم على أنبيائهم وضربهم الكتب بعضها ببعض إن القرآن لم ينزل يكذب بعضه بعضا بل يصدق بعضه بعضا فما عرفتم منه فاعملوا وما جهلتم منه فردوه إلى عالمه (حم عن ابن عمرو)

(۹۷۴) اے لوگو! ٹھہر جاؤ! باز آجاؤ! تم سے پہلے والی امتیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ انہوں نے اپنے انبیاء کرام پر اختلاف کیا اور الہامی کتابوں کے ایک حصے کو دوسرے حصے کے مخالف کیا۔ قرآن کریم اس طرح نازل نہیں ہوا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو جھٹلائے بلکہ یہ تو ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے چنانچہ جو تم اس میں سے جان لو اس پر عمل کرو اور جس سے ناواقف رہو اسے اس کے جاننے والے کی طرف پھیر دو۔ (حم عن ابن عمرو)

975 - إذا رأيتم الذين يتبعون ما تشابه منه

(۹۷۵) جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کریم کی متشابہ

فاولئك الذين سمى الله فاحذروهم (حم خ م د ن ه عن عائشة)

آیات کی پیروی کرتے ہیں تو وہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے نام لیا ہے چنانچہ ان سے محتاط رہو۔ (حم خ م د ن ہ عن عائشۃ)

976 - إن الله عزوجل فرض فرائض فلا تضيعوها وحد حدودا فلا تعتدوها وحرم أشياء فلا تقربوها وترك أشياء غير نسيان رحمة لكم فلا تبحثوا عنها (طب حل ق عن أبى ثعلبة الخشنى)

(۹۷۶) اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تو انہیں تلف مت کرو، کچھ حدود مقرر کی ہیں تو ان سے تجاوز مت کرو، کچھ چیزیں حرام قرار دی ہیں تو ان کے قریب مت جاؤ اور کچھ چیزیں بغیر بھولے تمہارے لئے رحمت کے طور پر ترک فرمادی ہیں تو ان کے بارے میں بحث مت کرو۔ (طب حل ق عن ابی الثعلبۃ الخشنی)

977 - إن الله عزوجل افترض فرائض فلا تضيعوها وحد حدودا فلا تعتدوها وسكت عن كثير من غير نسيان فلا تكلفوها رحمة لكم فاقبلوها (طس عن أبى الدرداء)

(۹۷۷) اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر فرمائے ہیں تو انہیں تلف مت کرو، کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں تو ان سے تجاوز مت کرو اور بہت سی چیزوں سے بغیر بھولے خاموشی اختیار فرمائی ہے تو ان کی مشقت مت اٹھاؤ۔ وہ تمہارے لئے رحمت کے طور پر ہیں تو اس رحمت کی طرف میلان رکھو۔ (طس عن ابی الدرداء)

978 - أيحسب أحدكم متكئا على أريكته أن الله تعالى لم يحرم شيئا إلا ما فى هذا ألا وإنى قد أمرت ووعظت ونهيت عن أشياء وإنها كمثل القرآن أو أكثر وإن الله عزوجل لم يحل لكم ان تدخلوا بيوت أهل الكتاب إلا باذن ولا ضرب نسائهم ولا أكل ثمارهم إذا أعطوكم الذى عليهم (د ق عن العرباض بن سارية)

(۹۷۸) کیا تم میں سے کوئی اپنے تکئے پر ٹیک لگائے ہوئے یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہی چیزیں حرام کی ہیں جو اس (قرآن کریم) میں ہیں۔ خبردار! میں نے حکم بھی دیا ہے، نصیحت بھی کی ہے اور کچھ چیزوں سے روکا بھی ہے اور وہ قرآن کریم کی طرح ہی ہیں یا اس سے بھی زیادہ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اہل کتاب کے گھروں میں سوائے اجازت کے داخل ہونا حلال نہیں فرمایا اور نہ ہی ان کی عورتوں کو پیٹنا اور جب وہ جوان پر لازم تھا تمہیں عطا کردیں تو ان کے پھل کھانا بھی حلال نہیں کیا۔ (د ق عن العرباض بن ساریۃ)

979 - عسى أحدكم إن يكذبنى وهو متكئ على أريكته يبلغه الحديث عنى فيقول ما قال ذا رسول الله دع هذا وهات ما فى القرآن (أبو نصر السجزى فى الابانة وقال غريب عن جابر أبو نصر عن أبى سعيد)

(۹۷۹) قریب ہے کہ تم میں سے ایک آدمی اس حال میں کہ وہ اپنے تکئے سے ٹیک لگائے ہوئے ہوگا وہ مجھے جھٹلائے گا۔ اسے میری طرف سے حدیث پہنچے گی تو وہ کہے گا کہ یہ رسول اللہ کا فرمان نہیں ہے اسے چھوڑ دو اور جو کچھ قرآن کریم میں ہے وہ پکڑ لو۔ (ابونصر السجزی فی الابانۃ) ''وقال غریب عن جابر'' (ابونصر عن ابی سعید)

980 - ماذا يحل لكم من أموال المعاهدين

(۹۸۰) وہ کافر جن سے معاہدہ کیا گیا ہو ان کے اموال بغیر

بغير حقها يقولون ما وجدنا في كتاب الله من حلال أحللناه وما وجدنا فيه من حرام حرمناه ألا وإني أحرم أموال المعاهدين وكل ذي ناب من السباع وما سخر من الدواب إلا ما سمى الله عزوجل (طب عن المقدام)

ان کے حق کے کون ہے جس نے تمہارے لئے حلال کئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو ہم کتاب اللہ میں حلال پائیں گے اسے ہم بھی حلال جانیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے اسے ہم حرام ٹھہرائیں گے، خبردار! میں ان کافروں کا مال حرام قرار دیتا ہوں جن سے معاہدہ کیا گیا ہو اور ہر دانتوں والے درندے حرام کئے ہیں اور جو چوپاؤں میں سے مسخر کئے گئے مگر جن کا اللہ تعالیٰ نے نام لیا ہے (وہ حلال ہیں)۔ (طب عن المقدام)

981 - لا أعرفن أحدا منكم اتاه عني وهو متكئ على أريكته يقول اتلوا علي به قرآنا ما جائكم عني من خير قلته أو لم أقله فاني أقوله وما أتاكم عني من شر فاني لاأقول الشر (حم عن ابي هريرة)

(۹۸۱) میں تم میں سے کسی ایک کو نہ جانوں کہ اسے میری طرف سے کوئی بات پہنچے اور وہ اپنے تکئے پر ٹیک لگائے ہوئے کہے کہ اس کی بجائے میرے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کرو۔ میری طرف سے کوئی اچھی بات تمہارے پاس آئے میں نے اسے کہا ہے یا نہیں کہا تو میں اسے کہتا ہوں اور تمہارے پاس میری طرف سے کوئی بری بات آئے تو میں بری بات بالکل نہیں کہتا۔ (حم عن ابی ہریرۃ)

982 - يوشك أحدكم أن يقول هذا كتاب الله ما كان فيه من حلال حللناه وما كان فيه من حرام حرمناه ألا من بلغه حديث فكذبه فقد كذب الله ورسوله والذي حدثه (أبو نصر السجزي في الابانة عن جابر)

(۹۸۲) قریب ہے کہ تم میں سے کوئی ایک یہ کہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ جو اس میں حلال ہے اسے ہم حلال جانیں گے اور جو اس میں حرام ہے اسے ہم حرام ٹھہرائیں گے۔ خبردار! جسے کوئی حدیث پہنچے تو وہ اسے جھٹلادے تو اس نے اللہ تعالیٰ اسکے رسول اور جس نے وہ حدیث بیان کی ان سب کو جھٹلایا۔ (ابونصر السجزی فی الابانۃ عن جابر)

983 - إني والله لا يمسك الناس على بشيء وإني لاأحل إلا ما أحل في كتابه ولا أحرم الا ما حرم الله في كتابه (الشافعي وابن سعد ق عن عقبة بن عمير الليثي مرسلا)

(۹۸۳) قسم بخدا! لوگوں کو ہر حال میں میری رتجھ نہیں کرنی چاہئے۔ میں اسی چیز کو حلال کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور اسی چیز کو حرام کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہے۔ (الشافعی وابن سعد ق عن عقبۃ بن عمیر اللیثی مرسلاً)

984 - لا يمسكن الناس على شيئا إني لاأحل إلا ما أحل الله في كتابه ولا أحرم إلا ما حرم الله في كتابه (الشافعي وابن سعد ق عن عقبة)

(۹۸۴) لوگ ہر چیز میں میری رتجھ نہ کریں کیونکہ میں اسی چیز کو حلال کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور اسی چیز کو حرام کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہے۔ (الشافعی وابن سعد ق عن عقبۃ)

985 - لا تمسكوا على شيئا فاني لا أحل إلا ما أحل الله في كتابه ولا أحرم إلا ما حرم الله في كتابه (طس عن عائشة)

(۹۸۵) ہر چیز میں میری ریجھ مت کرو کیونکہ میں اسی چیز کو حلال کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور اسی چیز کو حرام کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہے۔ (طس عن عائشۃ)

986 - لا يمسكن الناس على شيئا وإني لأحل لهم إلا ما أحل الله ولا احرم عليهم إلا ما حرم الله (الشافعي ق في المعرفة عن طاووس مرسلا)

(۹۸۶) لوگوں کو کسی چیز میں میری ریجھ نہیں کرنی چاہئے۔ میں ان کیلئے وہی حلال کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور ان پر وہی حرام کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ (الشافعی ق فی المعرفۃ عن طاؤس مرسلاً)

987 - يا ايها الناس أنزل الله كتابه على لسان نبيه واحل حلاله وحرم حرامه فما احل في كتابه على لسان نبيه فهو حلال إلى يوم القيامة وما حرم في كتابه على لسان نبيه فهو حرام إلى يوم القيامة (أبو نصر السجزي في الابانة وقال حسن غريب عن انس بن عمير الليثي مرسلا)

(۹۸۷) اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اپنے نبی کی زبان پر اتاری اور اس کے حلال کو حلال کیا اور اس کے حرام کو حرام کیا۔ تو جو اس نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان پر حلال کیا تو وہ قیامت کے دن تک حلال ہے اور جو اس نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان پر حرام کیا تو وہ قیامت کے دن تک حرام ہے۔ (ابونصر السجزی فی الابانۃ (وقال حسن غریب، (عن انس بن عمیر اللیثی مرسلاً)

988 - ألا إن رحى الاسلام دائرة قيل فكيف نصنع يا رسول الله قال اعرضوا حديثي على الكتاب فما وافقه فهو مني وانا قلته (طب وسمويه عن ثوبان)

(۹۸۸) خبردار! اسلام کی چکی گھوم رہی ہے۔ عرض کی گئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو ہم کیا کریں؟ تو ارشاد فرمایا کہ: میری حدیث کو کتاب اللہ پر پیش کرو تو جو اس کے موافق ہو وہ مجھ سے ہے اور میں نے وہ کہی ہے۔ (طب وسمویہ عن ثوبان)

989 - سئلت اليهود عن موسى فاكثروا فيه وزادوا ونقصوا حتى كفروا وإنه ستفشو عني احاديث فما أتاكم من حديثي فاقرؤوا كتاب الله واعتبروه فما وافق كتاب الله فانا قلته وما لم يوافق كتاب الله فلم اقله (طب عن ابن عمر)

(۹۸۹) یہودیوں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس میں بہت کثرت کی اور اضافہ کیا اور کمی کی حتیٰ کہ کفر کیا۔ عنقریب میری طرف سے بہت سی احادیث پھیلیں گی۔ تو تمہارے پاس میری جو حدیث آئے تب کتاب اللہ پڑھو اور اس کا اعتبار کرو چنانچہ جو حدیث کتاب اللہ کے موافق ہو تو وہ میں نے کہی ہے اور جو کتاب اللہ کے موافق نہ ہو تو وہ میں نے نہیں کہی۔ (طب عن ابن عمر)

990 - ستكون عنى رواة يروون الحديث فاعرضوه على القرآن فان وافق القرآن فخذوها والا فدعوها (ابن عساكر عن على)

991 - عليكم بكتاب الله وسترجعون إلى قوم يحبون الحديث عنى ومن قال على ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار فمن حفظ شيئا فليحدث به (ابن الضريس عن عقبة بن عامر حم ك عن ابى موسى الغافقى)

992 - عليكم بكتاب الله فانكم سترجعون إلى قوم يشتهون الحديث عنى فمن عقل شيئا فليحدث به ومن افترى على فليتبوأ مقعدا وبيتا من جهنم (طب عن مالك بن عبد الله الغافقى)

993 - ألا إنها ستكون فتنة قيل ما المخرج منها يا رسول الله قال كتاب الله فيه نبأ من قبلكم وخبر ما بعدكم وحكم ما بينكم هو الفصل ليس بالهزل من تركه من جبار قصمه الله ومن ابتغى الهدى فى غيره اضله الله وهو حبل الله المتين وهو الذكر الحكيم وهو الصراط المستقيم وهو الذى لا تزيغ به الاهواء ولا تلتبس به الالسنة ولا تشبع منه العلماء ولا يخلق عن كثرة الرد ولا تنقضى عجائبه هو الذى لم تنته الجن إذ سمعته حتى قالوا إنا سمعنا قرآنا عجبا يهدى إلى الرشد فامنا به من قال به صدق ومن عمل به اجر ومن حكم به عدل ومن دعا إليه هدى إلى صراط مستقيم (ش ت

(۹۹۰) عنقریب بہت سے راوی میری طرف سے حدیث روایت کریں گے تو اسے قرآن کریم پر پیش کرو اگر تو قرآن کریم کے موافق ہو تو وہ لے لو وگرنہ اسے چھوڑ دو۔ (ابن عساکر عن علی)

(۹۹۱) تم پر کتاب اللہ کا پکڑنا لازم ہے اور عنقریب تم ایسی قوم کی طرف لوٹو گے جو میری طرف سے حدیث کو پسند کرتے ہیں اور جس نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہیں کہی تو اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالیا۔ تو جسے کوئی چیز یاد ہو اسے وہ بیان کر دینی چاہئے۔ (ابن الضریس عن عقبۃ بن عامر حم ک عن ابی موسیٰ الغافقی)

(۹۹۲) تم پر کتاب اللہ کا پکڑنا لازم ہے کیونکہ عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس لوٹو گے جو میری طرف سے حدیث کی خواہش رکھتے ہیں۔ تو جسے کسی چیز کی سمجھ بوجھ ہو تو اسے وہ بیان کرنی چاہئے اور جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو اس نے جہنم میں ٹھکانہ اور گھر بنا لیا۔ (طب عن مالک بن عبداللہ الغافقی)

(۹۹۳) خبردار! عنقریب فتنہ وقوع پذیر ہوگا۔ عرض کی گئی کہ اس سے نکلنے کا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا طریقہ ہے؟ تو فرمایا: کتاب اللہ۔ اس میں تم سے پہلوں اور بعد والوں کی خبر اور جو کچھ تمہارے درمیان ہے اس کا حکم ہے۔ وہ حق اور باطل میں جدائی کرنے والا ہے کچھ ٹھٹا مذاق نہیں سراسر سچ ہے جس نے اسے غرور کی وجہ سے چھوڑا اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑ دے گا اور جس نے اس کے علاوہ کسی سے ہدایت چاہی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے وہ ایسا شرف ہے جو مستحکم اور اختلاف سے خالی ہے وہ سیدھی راہ ہے۔ وہ وہ ہے کہ جسے اہل خواہش کی خواہشیں بدل نہ سکیں، علماء اس سے سیر نہیں ہوتے، بکثرت بار بار پڑھے جانے سے پرانا نہیں ہوتا، اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔ وہ وہ ہے کہ جسے سن کر جنات یہ کہنے سے نہ رک سکے کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے۔ جو اس کے ذریعے بات کرتا ہے وہ سچ کہتا ہے،

وضعفه عن علی)

جواس پر عمل کرتا ہے اسے اجر دیا جاتا ہے، جواس کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے وہ انصاف کرتا ہے اور جو اس کی طرف بلاتا ہے اسے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دی جاتی ہے۔ (ش ت وضعفہ عن علی)

994 - يأتي على الناس زمان لا تطاق المعيشة فيهم إلا بالمعصية حتى يكذب الرجل ويحلف فإذا كان ذلك الزمان فعليكم بالهرب قيل يا رسول الله وإلى أين المهرب قال إلى الله وإلى كتابه وإلى سنة نبيه (الديلمي عن انس)

(۹۹۴) لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں معیشت (زندگی گزارنے کا ذریعہ) نافرمانی (گناہ) کے ساتھ ہی آزاد ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی کو جھٹلایا جائے گا اور اس سے قسم لی جائے گی تو جب وہ زمانہ ہو تو تم پر بھاگ جانا لازم ہے۔ تو عرض کی گئی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کی طرف بھاگ کر جائیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کی طرف۔ (الدیلمی عن انس)

995 - ما بال اقوام يشرفون المترفين ويستخفون بالعابدين ويعملون بالقرآن ما وافق أهواء هم وما خالف تركوه فعند ذلك يؤمنون ببعض الكتاب ويكفرون ببعض يسعون فيما يدرك بغير سعي من القدر والمقدور والاجل المكتوب والرزق المقسوم ولا يسعون فيما لا يدرك إلا بالسعي من الجزاء الموفور والسعي المشكور والتجارة التي لاتبور (طب وابن منده في غرائب شعبه حل هب والخطيب عن ابن مسعود واورده ابن الجوزي في الموضوعات)

(۹۹۵) لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ عیش وعشرت میں ڈوبے ہوؤں کو بزرگی دیتے ہیں اور عبادت گزاروں کو حقیر جانتے ہیں اور قرآن کریم کے اس حصے پر عمل کرتے ہیں جو ان کی خواہشات کے موافق ہو اور جو مخالف ہو اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت وہ کتاب الٰہی کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہیں اور ایک حصے کا انکار کرتے ہیں۔ وہ تقدیر، مقدر، لکھی گئی عمر اور تقسیم شدہ رزق میں سے اس میں کوشش کرتے ہیں جو بغیر کوشش کے بھی پالیا جاتا ہے اور پوری کی گئی جزاء، ایسی کوشش جس کا بدل دیا گیا ہو اور وہ تجارت جو کساد بازاری کا شکار نہیں ہوتی اس میں سے کسی میں کوشش نہیں کرتے جو کہ کوشش کے ساتھ ہی پائی جا سکتی ہے۔ (طب وابن مندہ فی غرائب شعبہ حل هب والخطیب عن ابن مسعود)، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات۔

996 - من اتبع كتاب الله هداه الله من الضلالة ووقاه سوء الحساب يوم القيامة وذلك إن الله يقول فمن اتبع هداى فلا يضل ولا يشقى (طس عن ابن عباس)

(۹۹۶) جو آدمی کتاب اللہ کی پیروی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے گمراہی سے ہدایت عطا فرماتا ہے اور قیامت کے دن اسے برے حساب کتاب سے بچائے گا اور یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "فمن اتبع هدای فلا یضل ولا یشقی"، (طٰہٰ ۱۲۳) تو جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ بھٹکے (گمراہ ہو) اور نہ بد بخت ہو۔ (طس عن ابن عباس)

997 - يا حذيفة عليك بكتاب الله فتعلمه

(۹۹۷) اے حذیفہ! تجھ پر کتاب اللہ کا پکڑنا لازم ہے چنانچہ تو

واتبع ما فيه (هب عن حذيفة)

998 - مهما أوتيتم من كتاب الله فالعمل به لا عذر لاحد فى تركه فان لم يكن فى كتاب الله فسنة منى ماضية فان لم تكن سنة منى فما قال أصحابى إن أصحابى بمنزلة النجوم فى السماء فايها أخذتم اهتديتم واختلاف اصحابى لكم رحمة (ق فى المدخل وابو نصر السجزى فى الابانة وقال غريب والخطيب وابن عساكر والديلمى عن سليمان ابن أبى كريمة عن جويبر عن الضحاك عن ابن عباس وسليمان ضعيف وكذا جويبر)

999 - ما هٰذه الكتب التى يبلغنى أنكم تكتبونها أكتاب مع كتاب الله يوشك أن يغضب الله لكتابه فسيرى عليه ليلا فلا يترك فى ورقة ولا قلب عنه حرفا إلا ذهب به من أراد الله به خيرا أبقى فى قلبه لا إله إلا الله (طس عن ابن عباس وابن عمر)

1000 - يا أيها الناس ما هٰذا الكتاب الذى تكتبون أكتاب مع كتاب الله يوشك أن يغضب الله لكتابه فلا يدع فى ورق ولا فى يد أحد منه شيئا إلا أذهبه قالوا يا رسول الله فكيف بالمؤمنين والمؤمنات يومئذ قال من أراد الله به خيرا أبقى الله فى قلبه لا إله إلا الله (ابن عساكر عن ابن عمر)

اسے سیکھ اور جو کچھ اس میں ہے اس کی پیروی کر۔ (ھب عن حذیفۃ)

(۹۹۸) جب تمہیں کتاب اللہ میں سے کچھ دیا جائے تو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ اس کے ترک کرنے میں کسی کیلئے کوئی عذر نہیں۔ اگر کتاب اللہ میں موجود نہ ہو تو میری طرف سے سنت ماضیہ ہے۔ اگر میری طرف سے بھی سنت موجود نہ ہو تو جو کچھ میرے صحابہ کرام کہیں اس پر عمل کرنا چاہئے۔ میرے صحابہ کرام آسمان میں ستاروں کی مانند ہیں تم جس کو بھی پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کرام کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔ (ق فی المدخل وابو نصر السجزی فی الابانۃ)، (وقال غریب)، (والخطیب و ابن عساکر والدیلمی عن سلیمان ابن ابی کریمۃ عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس) ''وسلیمان ضعیف وکذا جویبر''۔

(۹۹۹) یہ کتابیں کیا ہیں جن کے متعلق مجھے پتہ چلا ہے کہ تم انہیں لکھتے ہو۔ کیا کتاب اللہ کے ساتھ ایک اور کتاب ہے؟ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کیلئے غضب ناک ہو تو اس پر ایک رات ایسی دیکھی جائے گی کہ کسی کاغذ اور کسی دل میں اس کا ایک حرف بھی نہیں چھوڑا جائے گا مگر یہ کہ اسے اٹھا لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرمائے گا اس کے دل میں ''لا الٰہ الا اللہ'' باقی رکھے گا۔ (طس عن ابن عباس وابن عمر)

(۱۰۰۰) اے لوگو! یہ کتاب کیا ہے جو تم لکھتے ہو۔ کیا کتاب اللہ کے ساتھ ایک کتاب ہے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کیلئے غضب ناک ہوگا تو کسی کاغذ میں اور کسی ہاتھ میں اس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑے گا مگر یہ کہ لے جائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس دن مومن مردوں اور مومن عورتوں کا کیا حال ہوگا؟ تو ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرمائے گا اس کے دل میں ''لا الٰہ الا اللہ'' (کلمہ طیبہ) باقی رکھے گا۔ (ابن عساکر عن ابن عمر)

1001 - لا تكتبوا عني إلا القرآن فمن كتب عني غير القرآن فليمحه وحدثوا عن بني اسرائيل ولا حرج ومن كذب على فليتبوأ مقعده من النار (بز عن أبي هريرة)

(۱۰۰۱) میری طرف سے صرف قرآن کریم ہی لکھو۔ جس آدمی نے قرآن کریم کے علاوہ کچھ میری طرف سے لکھا ہے تو وہ اسے مٹا دے اور بنی اسرائیل کی سچی حکایات بیان کیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔ (بزعن ابی ہریرۃ)

1002 - لا تسألوا اهل الكتاب عن شيء فاني أخاف أن يخبروكم بالصدق فتكذبوهم أو يخبروكم بالكذب فتصدقوهم عليكم بالقرآن فان فيه نبأ من قبلكم وخبر ما بعدكم وفصل ما بينكم (ابن عساكر عن ابن مسعود)

(۱۰۰۲) اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں مت پوچھو کیونکہ مجھے یہ خدشہ ہے کہ وہ تم سے سچ بیان کریں گے تو تم انہیں جھٹلاؤ گے یا وہ تم سے جھوٹ بیان کریں گے تو تم ان کی تصدیق کرو گے۔ تم پر قرآن کریم پکڑنا لازم ہے کیونکہ اس میں تم سے پہلوں کے واقعات، تم سے بعد والوں کی خبریں اور جو کچھ تمہارے درمیان ہے اس کا قطعی حکم ہے۔ (ابن عساکرعن ابن مسعود)

1003 - لا تسألوا أهل الكتاب عن شيء فانهم لن يهدوكم وقد ضلوا إما أن تصدقوا بباطل وتكذبوا بحق والا لو كان موسى حيا بين أظهركم ماحل له إلا أن يتبعني (هب والديلمي وابو نصر السجزى في الابانة عن جابر)

(۱۰۰۳) تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں مت پوچھو کیونکہ وہ ہرگز تمہیں ہدایت نہیں دیں گے جبکہ وہ خود گمراہ ہو چکے ہیں۔ یا تو تم باطل کی تصدیق کرو گے یا حق کو جھٹلاؤ گے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان زندہ ہوتے تو ان کیلئے بھی میری اتباع کرنا ہی حلال ہوتا۔ (هب والدیلمی وابونصر السجزی فی الابانۃ عن جابر)

1004 - لا تحملوا دينكم على مسائلة اهل الكتاب فانهم قد ضلوا وأضلوا من كان قبلكم ضلالا مبينا (ابن عساكر عن ابى اسلم الحمصي عن مالك عن الزهرى عن أنس)

(۱۰۰۴) اپنے دین کو اہل کتاب سے سوال کرنے پر نہ لادو کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے تم سے پہلوں کو کھلی گمراہی میں مبتلا کیا۔ (ابن عساکر عن ابی اسلم الحمصی عن مالک عن الزہری عن انس)

1005 - أمتهوكون فيها يا ابن الخطاب والذى نفسي بيده لقد جئتكم بها بيضاء نقية لا تسألوهم عن شيء فيخبروكم بحق فتكذبونه وبباطل فتصدقونه والذى نفسي بيده لو أن موسى كان حيا ما وسعه إلا أن يتبعني (حم ه عن ابن عباس) إن عمر اتى النبى بكتاب اصابه من

(۱۰۰۵) اے ابن خطاب! کیا تم بے پرواہی سے اس میں جا پڑنے والے ہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارے پاس نورانی سفید صاف شریعت لے کر آیا ہوں۔ ان سے کسی چیز کے بارے میں مت پوچھو کہ وہ تم سے حق بیان کریں تو تم اسے جھٹلا دو اور باطل بیان کریں تو تم اس کی تصدیق کر دو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔

بعض اهل الكتاب فغضب قال فذكره)

اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری ہی اتباع کرنی پڑتی۔(حم ہ عن ابن عباس) کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک کتاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جو انہوں نے کسی اہل کتاب سے حاصل کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا تو ارشاد فرمایا:

1006 - لتهوكون كما تهوكت اليهود والنصارى لقد جئتكم بها بيضاء نقية لو كان موسى حيا ما وسعه إلا اتباعي (حب عن جابر)

(۱۰۰۶) کیا تم بے پرواہ ہو کر ہلاکت میں جا پڑنے والے ہو جیسے یہود و نصاریٰ پڑ گئے تھے۔ میں تمہارے پاس نورانی سفید صاف شریعت لے کر آیا ہوں۔ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع ہی کرنی پڑتی۔(حب عن جابر)

1007 - والذى نفس محمد بيده لو أصبح فيكم موسى ثم اتبعتموه وتركتمونى لضللتم ضلالا بعيدا ألا إنكم حظى من الامم وانا حظكم من الانبياء (ابن سعد حم والحاكم فى الكنى طب هب عن عبد الله بن ثابت الانصارى طب عن ابى الدرداء هب عن عبد الله بن الحارث)

(۱۰۰۷) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان آجائیں پھر تم ان کی اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم بہت دور کی گمراہی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ خبردار! تم تمام امتوں میں سے میرا حصہ ہو اور میں تمام انبیاء کرام میں سے تمہارا نصیب ہوں۔(ابن سعد حم والحاکم فی الکنی طب هب عن عبداللہ بن ثابت الانصاری)، (طب عن ابی الدرداء هب عن عبداللہ بن الحارث)

1008 - والذى نفس محمد بيده لو بدأ لكم موسى فاتبعتموه وتركتمونى لضللتم عن سواء السبيل ولو كان حيا وأدرك نبوتى لاتبعنى (الدارمى عن جابر)

(۱۰۰۸) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے لئے ظاہر ہو جائیں تو تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے۔ اگر وہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو میری ہی اتباع کرتے۔(الدارمی عن جابر)

1009 - والذى نفسى بيده لو أتاكم يوسف وأنا بينكم فاتبعتموه وتركتمونى لضللتم (عب هب عن الزهرى مرسلا)

(۱۰۰۹) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر یوسف علیہ السلام اس حال میں تمہارے پاس آئیں کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم ضرور گمراہ ہو جاؤ گے۔(عب هب عن الزہری) مرسلاً)

1010 - اتبعونى تكونوا بيوتا وهاجروا تورثوا أبناء كم مجدا (العسكرى فى الامثال

(۱۰۱۰) میری پیروی کرو تم گھروں والے ہو جاؤ گے اور ہجرت کرو تم اپنے آباؤ اجداد کی بزرگی کے وارث بن جاؤ گے۔

عن أنس وفيه العباس بن بكار)

1011 - إنما مثلي ومثلكم ومثل الانبياء كمثل قوم سلكوا مفازة غبراء لا يدرون ما قطعوا منها أكثر أم ما بقي فحسر ظهورهم ونفد زادهم وسقطوا بين ظهراني المفازه فأيقنوا بالهلكة فبينما هم كذلك إذ خرج عليهم رجل في حلة يقطر رأسه فقالوا إن هذا لحديث عهد بالريف فانتهى إليهم فقال ما لكم يا هؤلاء قالوا ما ترى حسر ظهرنا ونفد زادنا وسقطنا بين ظهراني المفازة ولا ندرى ما قطعنا منه أكثر أم ما بقي علينا قال ما تجعلون لي إن أوردتكم ماء روى ورياضا خضرا قالوا نجعل لك حكمك قال تجعلون لي عهودكم ومواثيقكم أن لا تعصوني فجعلوا له عهودهم ومواثيقهم أن لا يعصوه فما بهم فاوردهم رياضا خضرا وماء روى فمكث يسيرا فقال هلموا إلى رياض أعشب من رياضكم وماء أروى من مائكم فقال جل القوم ما قدرنا على هذا حتى كدنا ألا نقدر عليه وقالت طائفة منهم ألستم قد جعلتم لهذا الرجل عهودكم ومواثيقكم أن لاتعصوه وقد صدقكم في أول حديثه وآخر حديثه مثل اوله فراح وراحوا معه فأوردهم رياضا خضرا وماء روى واتى الأخرين العدو من تحت ليلتهم فأصبحوا ما بين قتيل وأسير (الرامهرمزي في الامثال كر عن ابن المبارك قال بلغنا عن الحسن وقال كر هذا مرسل وفيه انقطاع عن ابن المبارك

(العسکری فی الامثال عن انس)''وفیہ العباس بن بکار)

(۱۰۱۱) میری، تمہاری اور دیگر انبیاء کرام کی مثل ان لوگوں کی مثال ہے جو ایک جنگل میں جا رہے تھے جس سے نکلنے کا راستہ انہیں معلوم نہ تھا۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ جو سفر انہوں نے طے کیا وہ زیادہ ہے یا جو باقی رہتا ہے وہ زیادہ ہے۔ تو ان کی سواریاں تھکن کا شکار ہوگئیں، زادِ راہ ختم ہوگیا اور وہ اس جنگل کے بیچوں بیچ گر گئے تب انہیں اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا۔ وہ اسی حالت میں تھے کہ اچانک ایک آدمی حلہ پہنے ہوئے ان کے پاس آیا اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ آدمی ابھی ابھی سرسبز وشاداب اور آباد زمین سے آیا ہے چنانچہ وہ اس کے پاس گئے۔ تو اس نے کہا کہ لوگو! تمہیں کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ کیا تو ہماری سواریوں کی تھکن، ہمارے زادِ راہ کے ختم ہونے اور جنگل کے بیچوں بیچ ہمارے گرنے کو نہیں دیکھ رہا اور ہمیں یہ بھی پتہ نہیں کہ جو سفر ہم نے طے کرلیا ہے وہ زیادہ ہے یا جو ہم پر باقی ہے وہ زیادہ ہے۔ تو اس آدمی نے کہا کہ تم میرے لئے کیا کروگے اگر میں تمہیں سیر کرنے والے پانی اور سرسبز وشاداب چمن میں لے جاؤں؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم تیرے لئے تیرا ہی حکم بنائیں گے (یعنی جو تو کہے وہ قبول کریں گے) تو اس نے کہا کہ کیا تم میرے لئے اپنے وعدے اور میثاق بناتے ہو کہ میری نافرمانی نہیں کروگے۔ تب انہوں نے اپنے وعدے اور میثاق اس کیلئے بنادیئے کہ وہ اس کی نافرمانی نہیں کریں گے چاہے کچھ ہو۔ تو وہ آدمی انہیں سرسبز چمن اور سیر کرنے والے پانی پر لے گیا۔ پھر تھوڑی دیر ٹھہرا اور کہا کہ ایسے باغوں کی طرف چلو جو تمہارے اس باغ سے زیادہ سرسبز وشاداب ہے اور اس پانی کی طرف چلو جو تمہارے پانی سے زیادہ سیر کرنے والا ہے۔ تو لوگوں کے اکثر حصے نے کہا کہ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے حتیٰ کہ قریب ہے کہ ہم اس کی طاقت نہیں رکھیں گے جبکہ ان میں سے ایک گروہ نے کہا کہ کیا تم نے اپنے وعدے اور میثاق اس آدمی کیلئے نہیں بنائے تھے کہ اس کی نافرمانی نہیں کروگے اور اس نے اپنی پہلی بات میں بھی تم سے سچ

والحسن)

کہا تھا اور اس کی دوسری بات بھی پہلی کی طرح ہوگی۔ تو وہ آدمی چل نکلا اور وہ گروہ بھی اس کے ساتھ چلا تو اس نے انہیں سرسبز باغ اور سیر کرنے والے پانی پر پہنچا دیا جبکہ جو دوسرے لوگ تھے رات کو دشمن نے انہیں آلیا تو انہوں نے اس حال میں صبح کی کہ ان میں سے کچھ مقتول تھے اور کچھ قیدی تھے۔ (الرامھر مزی فی الامثال کرعن ابن المبارک قال بلغنا عن الحسن)، (وقال کرھذا مرسل وفیہ انقطاع عن ابن المبارک والحسن)

1012 - إنـه أتاني الليلة آتيان ملكان فقعد واحـد عـنـد رأسـي والأخـر عند رجلي قـال أحـدهـما للأخر اضرب مثله ومثل امته فقال إن مثلـه ومثل أمته كمثل قوم سفر انتهوا إلى رأس مـفـازة فـلـم يكن معهم من الزاد ما يقطعون به الـمفازة ولا يرجعون فبينما هم كذٰلك إذ أتاهم رجل مـرجـل فـي حـلـة حبرة فـقـال أرايتم إن أوردت بـكـم رياضا معشبة وحياضا رواء فاكلوا وشـربـوا وسـمنوا فقال لهم ألم آتكم على تلك الـحال فقلت لكم فصدقتكم فقالوا بلى فقال ان بين ايديكم ارضا اعشب من هٰذا وحياضا اروى مـن هٰذه فاتبعونى فقال طائفة صدق والله لنتبعن وقـال طـائـفـة قـد رضينا بهذه نقيم عليه (ك عن سمرة)

(۱۰۱۲) رات کو دو آنے والے فرشتے میرے پاس آئے۔ ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کی اور اس کی امت کی مثال بیان کر۔ تو اس نے کہا کہ اس کی اور اس کی امت کی مثال مسافر قوم کی مثال ہے۔ وہ ایک جنگل کے کنارے پر پہنچے تب نہ ہی ان کے پاس زادِراہ تھا کہ اس کے ساتھ وہ جنگل طے کر لیتے اور نہ ہی واپس لوٹ سکتے تھے۔ وہ اسی حالت میں تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا جو پیادہ پا تھا اور اس نے حبری حلہ پہن رکھا تھا۔ تو اس نے کہا کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں سرسبز وشاداب باغ اور سیری والے حوضوں پر حاضر کروں۔ چنانچہ انہوں نے کھایا پیا اور موٹے طاقتور ہوگئے۔ تب اس آدمی نے انہیں کہا کہ کیا میں تمہیں اس حالت پر نہیں لایا۔ میں نے تمہیں جو کہا اسے سچ کر دکھایا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں! ایسی ہی بات ہے۔ تب اس نے کہا کہ تمہارے سامنے آگے اس سے زیادہ سرسبز وشاداب جگہ اور اس سے زیادہ سیری کرنے والے حوض ہیں چنانچہ میری پیروی کرو تو ایک گروہ نے کہا۔ سچ ہے، قسم بخدا! ہم ضرور پیروی کریں گے جبکہ ایک گروہ نے کہا کہ ہم اسی پر راضی ہیں یہیں قیام کریں گے۔ (ک عن سمرۃ)

1013 - ألا أخبركم عنى وعن ملائكة ربى البـارحة حـفـوا بى عند راسى وعند رجلى وعن يـمـيـنـى وعن يسارى فقالوا يا محمد تنام عينك

(۱۰۱۳) کیا میں تمہیں اپنے بارے میں اور اپنے رب تعالیٰ کے ان فرشتوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو گزشتہ رات میرے پاس آئے۔ انہوں نے مجھے گھیر لیا، ایک میرے سر کے پاس ایک پاؤں

ولا ينام قلبك فليفعل قلبك ما نقول فقال بعضهم لبعض اضربوا لمحمد مثلا قال مثله كمثل رجل بنى دارا وبعث داعيا يدعو فمن أجاب الداعى دخل الدار وأكل مما فيها ومن لم يجب الداعى لم يدخل الدار ولم يأكل مما فيها وسخط السيد عليه فالله السيد ومحمد الداعى فمن اجاب محمدا دخل الجنة وأكل مما فيها ومن لم يجب محمدا لم يدخل الجنة ولم يأكل مما فيها (ك فى تاريخه والديلمى عن عبد الرحمٰن بن سمرة)

کے پاس، ایک دائیں طرف اور ایک میرے بائیں طرف تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی آنکھ سوتی ہے اور دل نہیں سوتا چنانچہ جو ہم کہیں اسے آپ کے دل کو سمجھ لینا چاہئے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مثال بیان کرو۔ تو اس نے کہا۔ ان کی مثال اس آدمی کی مثال ہے جس نے ایک گھر تعمیر کیا اور ایک دعوت دینے والا دعوت دینے کیلئے بھیجا۔ چنانچہ جس آدمی نے دعوت دینے والے کو لبیک کہا وہ اس گھر میں داخل ہوگا اور جو کچھ اس میں ہے وہ کھائے گا اور جس آدمی نے دعوت دینے والے کی پکار پر لبیک نہ کہا تو وہ نہ ہی اس گھر میں داخل ہوگا اور نہ ہی جو کچھ اس میں ہے وہ کھائے گا اور سردار اس پر غضبناک ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سردار، محمد صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دینے والے ہیں تو جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو کچھ اس میں ہے وہ کھائے گا اور جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک نہ کہا وہ نہ ہی جنت میں داخل ہوگا اور نہ ہی اس میں جو کچھ ہے وہ کھائے گا۔ (ک فی تاریخہ والدیلمی عن عبدالرحمٰن بن سمرۃ)

1014 - بينا أنا بين النائم واليقظان إذا أتانى ملكان فقال أحدهما إن له مثلا فاضرب له مثلا فقال سيد بنى دارا واتخذ مأدبة وبعث مناديا فالسيد الله والدار الجنة والمأدبة الاسلام والداعى محمد (الرامهرمزى فى الامثال عن جويبر عن الضحاك أو غيره مرسلا)

(۱۰۱۴) جبکہ میں سونے جاگنے کی درمیانی حالت میں تھا میرے پاس دو فرشتے آئے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اس کیلئے ایک مثال ہے تو وہ مثال بیان کر۔ تو اس دوسرے فرشتے نے کہا کہ ایک سردار نے گھر تعمیر کیا اور دعوت کی اور ایک منادی کو بھیجا۔ چنانچہ وہ سردار اللہ رب العزت ہے، وہ گھر جنت ہے، وہ دعوت اسلام ہے اور داعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

1015 - قيل لى لتنم عينك وليعقل قلبك ولتسمع اذنك فنامت عينى وعقل قلبى وسمعت اذنى ثم قيل سيد بنى دارا ثم صنع مأدبة وارسل داعيا فمن اجاب الداعى دخل الدار وأكل من المادبة ورضى عنه السيد ومن

(۱۰۱۵) مجھ سے کہا گیا کہ آپ کی آنکھ سونی چاہئے، دل کو سمجھنا چاہئے اور کانوں کو سننا چاہئے۔ تو میری آنکھ سوگئی اور میرے دل نے سمجھ لیا اور میرے کانوں نے سن لیا۔ پھر کہا گیا کہ ایک سردار نے گھر تعمیر کیا پھر دعوت تیار کی اور ایک دعوت دینے والا بھیجا تو جس نے دعوت دینے والے کو لبیک کہا وہ اس گھر میں داخل ہوگا اور دعوت

لم يجب الداعی لم يدخل الدار ولم يا كل من المادبة ولم يرض عنه السيد فالله السيد والدار الاسلام والمأدبة الجنة والداعی محمد (ابن جرير عن ابی قلابة مرسلا طب عن ابی قلابه عن عطية عن ربيعة الجرشی)

کھائے گا اور سردار اس سے راضی ہوگا جبکہ جس نے دعوت دینے والے کو لبیک نہ کہا وہ اس گھر میں داخل نہیں ہوگا نہ ہی دعوت کھائے گا اور نہ ہی اس سے سردار راضی ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ وہ سردار ہے، وہ گھر اسلام ہے۔ دعوت جنت ہے اور دعوت دینے والا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (ابن جریر عن ابی قلابۃ) مرسلاً۔) طب عن ابی قلابۃ عن عطیۃ عن ربیعۃ الجرشی)

1016 - قيل لی يا محمد لتنم عينك ولتسمع أذنك وليع قلبك فنامت عينی ووعی قلبی وسمعت اذنی (ابن سعد عن ابی بكر ابن عبد الله ابن ابی مريم مرسلا)

(۱۰۱۶) مجھ سے کہا گیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی آنکھ سونی چاہئے، آپ کے کانوں کو سننا چاہئے اور آپ کے دل کو سن کر یاد رکھنا چاہئے۔ چنانچہ میری آنکھ سوئی، میرے دل نے یاد رکھا اور میرے کانوں نے سنا۔ (ابن سعد عن ابی بکر بن عبداللہ بن ابی مریم) مرسلاً۔

1017 - سيد بنی دارا واتخذ مادبة وبعث داعيا فالسيد الجبار والمأدبة القرآن والدار الجنة والداعی انا فانا اسمی فی القرآن محمد وفی الانجيل احمد وفی التوراة احيد وانما سميت أحيد لانی أحيد عن امتی جهنم فأحبوا العرب بكل قلوبكم (عد ابن عساكر عن ابن عباس وفيه اسحق بن بشر متروك)

(۱۰۱۷) ایک سردار نے گھر تعمیر کیا اور دعوت تیار کی اور ایک داعی بھیجا چنانچہ سردار جبار رب تعالیٰ ہے، دعوت قرآن ہے، وہ گھر جنت ہے اور داعی میں ہوں۔ میرا نام قرآن کریم میں محمد، انجیل میں احمد اور تورات میں احید ہے اور مجھے احید کا نام اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ میں اپنی امت سے دوزخ کو ہٹا دوں گا۔ عرب کو اپنے تمام دلوں کا محبوب بنالو۔ (عد ابن عساکر عن ابن عباس) وفیہ اسحٰق بن بشر متروک۔

1018 - يا ايها الناس تدرون ما مثلی ومثلكم انما مثلی ومثلكم مثل قوم خافوا عدوا يأتيهم فبعثوا رجلا يتراء ی لهم فبينما هم كذلك أبصر العدو فاقبل لينذرهم وخشی ليدر كهم العدو قبل أن ينذر قومه فاهوی بثوبه ايها الناس أتيتم ثلاث مرات (حم والرؤيانی ص عن عبد الله بن يزيد)

(۱۰۱۸) اے لوگو! تم جانتے ہو کہ میری اور تمہاری کیا مثال ہے؟ میری اور تمہاری مثال اس قوم کی مثال ہے کہ جو اپنی طرف آنے والے دشمن سے خوفزدہ ہوئے چنانچہ انہوں نے ایک آدمی کو بھیجا کہ جو ان کیلئے دشمن کو دیکھے۔ وہ اسی حالت میں تھے کہ اس آدمی نے وہ دشمن دیکھ لیا۔ تو وہ انہیں خبر دینے کیلئے آیا اور اسے اس بات کا خدشہ ہوا کہ اس کے اپنی قوم کو ڈرانے سے پہلے ہی دشمن انہیں نہ آلے چنانچہ اس نے کپڑے کے ساتھ اشارہ کیا کہ اے لوگو! دشمن تمہارے پاس آ گیا ہے۔ تین مرتبہ ایسا کہا۔ (حم والرؤیانی ص عن عبداللہ بن یزیدؓ)

1019 - آمركم بثلاث وأنهاكم عن ثلاث آمركم أن لا تشركوا بالله شيئا وأن تعتصموا بالطاعة جميعا حتى ياتيكم امر من الله وانتم على ذلك وأن تناصحوا ولاة الامر من الذين يامرونكم بامر الله وأنهاكم عن قيل وقال وكثرة السؤال واضاعة المال (طب عن عمر بن مالك الانصارى)

(۱۰۱۹) میں تمہیں تین باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تین باتوں سے روکتا ہوں میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور تم سب اطاعت کو مضبوطی سے تھام لو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم تمہارے پاس آجائے اور تم اسی حالت پر ہو اور جو حکام تمہیں احکام الٰہی کا حکم دیتے ہیں ان سے خیرخواہی کرنا (ان کی نصیحت قبول کرنا) اور میں تمہیں لایعنی گفتگو (قیل وقال) بکثرت سوال کرنے اور مال ضائع کرنے سے روکتا ہوں۔ (طب عن عمر بن مالک الانصاری)

1020 - إن الله تعالى رضى لكم ثلاثا وكره لكم ثلاثا رضى لكم أن تعبدوه ولا تشركوا به شيئا وأن تعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا وتسمعوا وتطيعوا لمن ولى الله أمركم وكره لكم قيل وقال وكثرة السؤال واضاعة المال (البغوى عن ابن جعدية)

(۱۰۲۰) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزیں پسند فرمائیں اور تین چیزیں ناپسند فرمائیں۔ تمہارے لئے یہ پسند فرمایا کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے بازی میں مت پڑو اور غور سے سنو اور اطاعت کرو اس آدمی کی کہ جس کے سپرد اللہ تعالیٰ نے تمہارا معاملہ کیا ہے اور تمہارے لئے لایعنی گفتگو بکثرت سوال کرنے اور مال کے ضائع کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ (البغوی عن ابن جعدیۃ)

1021 - اثنان خير من واحد وثلاثة خير من اثنين وأربعة خير من ثلاثة فعليكم بالجماعة فان يد الله على الجماعة ولم يجمع الله عزوجل امتى الا على هدى واعلموا أن كل شاطن هوى فى النار (كر عن البحترى إبن عبيد عن أبيه عن أبى هريرة)

(۱۰۲۱) دو آدمی ایک سے بہتر ہیں، تین دو سے بہتر ہیں اور چار آدمی تین سے بہتر ہیں۔ چنانچہ تم پر جماعت لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ میری امت کو فقط ہدایت پر ہی جمع فرمائے گا اور جان لو کہ ہر ایک حق کے خلاف خواہش آگ میں جائے گی۔

(کر عن البحتری بن عبید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ)

1022 - إن الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم يأخذ الشاة الشاذة القاصية والناحية وإياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة والمسجد (عب حم عن معاذ)

(۱۰۲۲) شیطان بکریوں کے بھیڑیے کے مانند انسان کا بھیڑیا ہے۔ وہ اس بکری کو پکڑ لیتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہوگئی ہو دور رہ گئی ہو ایک کونے میں رہ گئی ہو۔ پھوٹ سے بچو اور جماعت (مراد جماعت مسلمین ہے) عوام اور مسجد کو لازم پکڑو۔ (عب حم عن معاذ)

1023 - الشيطان ذئب الانسان كذئب

(۱۰۲۳) شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا

الغنم يأخذ الشاة الشاذة والقاصية والناحية فعليكم بالجماعة والالفة والعامة والمساجد وإياكم والشعاب (طب والسجزى فى الابانة عن معاذ)

1024 - أيها الناس عليكم بالجماعة وإياكم والفرقة (حم عن رجل)

1025 - لن تجتمع امتى على ضلالة أبدا فعليكم بالجماعة وإن يد الله على الجماعة (طب عن ابن عمر)

1026 - لا يجمع الله عزوجل أمر امتى على ضلالة أبدا اتبعوا السواد الاعظم يد الله على الجماعة من شذ شذ فى النار (الحكيم وابن جرير ك عن ابن عمر ك عن ابن عباس)

1027 - يد الله على الجماعة والشيطان مع من خالف الجماعة يركض (طب عن عرفجة)

1028 - يد الله على الجماعة فإذا اشتذ الشاذ منهم اختطفه الشيطان كما يختطف الذئب الشاة الشاذة من الغنم (طب وابن قانع قط فى الافراد وأبو نعيم فى المعرفة عن اسامة بن شريك)

1029 - من سره أن يسكن بحبوحة الجنة فليلزم الجماعة فان الشيطان مع الواحد وهو من الاثنين ابعد (الديلمى عن ابن عمر)

1030 - من عمل لله فى الجماعة فاصاب

ہوتا ہے وہ ریوڑ سے علیحدہ ہونے والی، دور رہ جانے والی اور کونے میں رہ جانے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے۔ چنانچہ تم پر جماعت، الفت، عوام اور مساجد لازم ہیں جبکہ پھوٹ سے بچو۔ (طب والسجزی فی الابانۃ عن معاذ)

(۱۰۲۴) اے لوگو! تم پر جماعت لازم ہے اور تفرقے سے بچو۔ (حم عن رجل)

(۱۰۲۵) میری امت کبھی بھی ہرگز گمراہی پر متفق نہیں ہوگی۔ چنانچہ تم پر جماعت لازم ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ (طب عن ابن عمر)

(۱۰۲۶) اللہ تعالیٰ میری امت کا معاملہ کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔ سواد اعظم کی اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے وہ اکیلا رہ کر دوزخ میں گیا۔ (الحکیم وابن جریر ک عن ابن عمر)، (ک عن ابن عباس)

(۱۰۲۷) اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور شیطان اس آدمی کے ساتھ جو کہ جماعت کا مخالف ہوتا ہے لات مارتا ہے۔ (طب عن عرفجۃ)

(۱۰۲۸) اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ چنانچہ جب ان میں سے الگ ہونے والا الگ ہوتا ہے تو شیطان اسے اچک لیتا ہے جیسے بھیڑیا ریوڑ سے الگ ہونے والی بکری کو اچک لیتا ہے۔ (طب وابن قانع قط فی الافراد وابونعیم فی المعرفۃ عن اسامۃ بن شریک)

(۱۰۲۹) جس آدمی کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ جنت کے دریچے میں ٹھہرے تو اسے جماعت لازم پکڑنی چاہئے کیونکہ شیطان ایک آدمی کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ دو آدمیوں سے دور رہتا ہے۔ (الدیلمی عن ابن عمر)

(۱۰۳۰) جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جماعت کے

قبل اللّٰه تعالیٰ منه وإن أخطا غفر الله له ومن يبتغي الفرقة فاصاب لم يتقبل اللّٰه منه وإن أخطا فليتبوأ مقعده من النار (طب عن ابن عباس)

بارے میں کام کیا تو درست کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے قبول فرمائے گا اور اگر خطا کی تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا اور جس آدمی نے جدائی (تفریق) چاہی تو ٹھیک رائے دی تو اللہ تعالیٰ اس سے قبول نہیں فرمائے گا اور اگر خطاء کی تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ بنالے۔(طب عن ابن عباس)

1031 - من خرج من الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه حتى يراجعه ومن مات وليس عليه إمام جماعة فان موتته موتة جاهلية (ك عن ابن عمر)

(۱۰۳۱) جو آدمی جماعت سے ایک بالشت کی مقدار نکلا تو اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اتار دیا حتیٰ کہ پھر اس کی طرف لوٹ آئے اور جسے اس حال میں موت آئی کہ اس پر کوئی امامِ جماعت نہ تھا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے (یعنی وہ جاہلیت پر مرا)۔(ک عن ابن عمر)

1032 - من شق عصا المسلمين والمسلمون في اسلام رامح فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه (الرامهرمزى فى الامثال طب والخطيب فى المتفق والمفترق عن ابن عباس)

(۱۰۳۲) جس آدمی نے اس حال میں مسلمانوں کی جماعت میں پھوٹ ڈالی جبکہ مسلمان اسلام کے دفاع میں نیزہ بازی کر رہے تھے تو اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اتار دیا۔(الرامهرمزی فی الامثال طب والخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عباس)

1033 - من فارق المسلمين قيد شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه ومن مات ليس عليه امام فميتته ميتة الجاهلية ومن مات تحت راية عمية يدعو إلى عصيبة أو ينصر عصيبة فقتله جاهلية (طب عن ابن عباس)

(۱۰۳۳) جو مسلمانوں سے ایک بالشت کی مقدار الگ ہوا تو اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اتار دیا اور جو آدمی اس حال میں مرا کہ اس پر کوئی امام نہ تھا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور جو آدمی ایک اندھا دھند جھنڈے کے تلے لڑ کر مرے جو کہ عصبیت کی دعوت دیتا ہو یا عصبیت کی مدد کرتا ہو تو اس کا قتل ہونا (اس کی موت) جاہلیت کی موت ہے۔(طب عن ابن عباس)

1034 - من فارق جماعة المسلمين شبرا اخرج من عنقه ربقة الاسلام والمخالفين بالويتهم يتناولونها يوم القيامة من وراء ظهورهم ومن مات من غير إمام جماعة مات ميتة جاهلية (ك عن ابن عمر)

(۱۰۳۴) جو آدمی مسلمانوں کی جماعت سے ایک بالشت الگ ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیا اور مسلمانوں کے جھنڈوں کے مخالفوں کو قیامت کے دن ان کی پشتوں کے پیچھے سے پکڑا جائے گا اور جو آدمی بغیر جماعت کے امام کے مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔(ک عن ابن عمر)

1035 - من فارق الجماعة شبرا دخل النار (ك عن معاوية)

(۱۰۳۵) جو آدمی جماعت سے ایک بالشت الگ ہوا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔(ک عن معاویۃ)

1036 - من فارق امته أو عاد اعرابيا بعد هجرته فلا حجة له (ك عن ابن عمر)

(۱۰۳۶) جو آدمی اپنی قوم سے الگ ہوا اور ہجرت کے بعد بدو بن کر لوٹ آئے تو اس کیلئے کوئی حجت نہیں ہے۔ (ک عن ابن عمر)

1037 - من فارق الجماعة واستذل الامارة لقى الله ولا وجه له عنده (حم ك عن حذيفة)

(۱۰۳۷) جو جماعت سے الگ ہوا اور جس نے حکومت (اسلامیہ) کو ذلیل ورسوا کرنا چاہا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عزت و بزرگی نہ ہوگی۔ (حم ک عن حذیفۃ)

1038 - من فارق الجماعة شبرا فارق الاسلام (ن عن حذيفة)

(۱۰۳۸) جو آدمی جماعت سے ایک بالشت الگ ہوا وہ اسلام سے الگ ہوا۔ (ن عن حذیفۃ)

1039 - من فارق الجماعة فهو فی النار علی وجهه لان اللّٰه تعالیٰ یقول أمن یجیب المضطر إذا دعاه ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض فالخلافة من اللّٰه فان کان خیرا فهو یذهب به وإن کان شرا فهو یؤخذ به علیك أنت بالطاعة فیما امرك اللّٰه تعالیٰ (ط عن سعد بن عبادة)

(۱۰۳۹) جو آدمی جماعت سے الگ ہو وہ دوزخ میں منہ کے بل جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

''امن یجیب المضطر اذا دعاه ویکشف السّوء ویجعلکم خلفاء الارض'' (النمل ۶۲) ترجمہ: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے۔ چنانچہ خلافت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ تو اگر وہ بہتر ہو تو اس سے لے لیا جائیگا اور اگر برا ہو تو اس سے مواخذہ ہوگا تجھ پر ان کاموں میں اطاعت لازم ہے جن کا تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ (ط عن سعد بن عبادۃ)

1040 - من فارق الجماعة فاقتلوه (الخطیب عن ابن مسعود)

(۱۰۴۰) جو آدمی جماعت سے الگ ہو اسے قتل کر دو۔ (الخطیب عن ابن مسعود)

1041 - من فرق بین امتی وهم جمیع فاضربوا رأسه کائنا من کان (ش طب عن أسامة بن شریك)

(۱۰۴۱) جس نے میری امت میں اس وقت تفرقہ ڈالا جبکہ وہ اکٹھے تھے تو اس کا سر کاٹ دو جو ہوتا ہے ہونے دو۔ (ش طب عن اسامۃ بن شریک)

1042 - من قاتل علی الخلافة فاقتلوه کائنا من کان (الدیلمی عن أبی ذر)

(۱۰۴۲) جس آدمی نے خلافت کے خلاف جنگ کی اسے قتل کر دو جو ہوتا ہے ہونے دو۔ (الدیلمی عن ابی ذر)

1043 - من بلغه عنی حدیث فکذب به فقد کذب ثلاثة کذب اللّٰه ورسوله والذی

(۱۰۴۳) جسے میری کوئی حدیث پہنچی تو اس نے اسے جھٹلا دیا تو اس نے تین کو جھٹلایا۔ اللہ تعالیٰ کو، اس کے رسول کو اور جس نے وہ

حدث به (طس وابن عساكر عن جابر)

1044 - من قال فى الدين برأيه فقد اتهمنى (أبو نعيم عن جابر)

1045 - لا تقيسوا الدين فان الدين لا يقاس واول من قاس إبليس (الديلمى عن على)

1046 - من قاس حديثى برأيه فقد اتهمنى (الديلمى عن انس)

1047 - من تكلم بالرأى فقد اتهمنى فى الدين (الديلمى عن انس)

1048 - افترقت بنو اسرائيل على إحدى وسبعين فرقة وتزيد أمتى عليها فرقة ليس فيها فرقة اضر على امتى من قوم يقيسون الدين برأيهم فيحلون ما حرم الله ويحرمون ما احل الله (طب عد حل كر عن عوف بن مالك وضعف)

1049 - إن بنى اسرائيل تفرقت إحدى وسبعين فرقة فهلك سبعون فرقة وخلصت فرقة واحدة وإن امتى ستفترق على اثنتين وسبعين فرقة تهلك احدى وسبعون وتخلص فرقة قيل يا رسول الله من تلك الفرقة قال الجماعة الجماعة (حم عن انس)

1050 - إن أهل الكتابين افترقوا فى دينهم على ثنتين وسبعين ملة وإن هذه الامة ستفترق على ثلاث وسبعين ملة كلها فى النار إلا واحدة وهى الجماعة وإنها ستخرج من امتى اقوام تتجارى بهم تلك الاهواء كما يتجارى الكلب

بیان کی ان سب کو جھٹلایا۔ (طس وابن عساکر عن جابر)

(۱۰۴۴) جس نے دین میں اپنی رائے سے کوئی بات کی تو اس نے مجھ پر تہمت لگائی۔ (ابونعیم عن جابر)

(۱۰۴۵) دین کو قیاس مت کرو کیونکہ دین قیاس نہیں کیا جاتا اور سب سے پہلے ابلیس لعین نے قیاس کیا۔ (الدیلمی عن علی)

(۱۰۴۶) جس نے میری حدیث کو اپنی رائے پر قیاس کیا تو اس نے مجھ پر تہمت لگائی۔ (الدیلمی عن انس)

(۱۰۴۷) جس نے (دین میں) رائے سے کلام کیا تو اس نے دین کے معاملے میں مجھ پر تہمت لگائی۔ (الدیلمی عن انس)

(۱۰۴۸) بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹے۔ جبکہ میری امت اس پر ایک فرقہ زیادہ کرے گی۔ اس میں سے کوئی فرقہ میری امت پر ان لوگوں سے زیادہ نقصان دہ نہیں ہے جو دین کو اپنی رائے پر قیاس کرتے ہیں چنانچہ جو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے حلال کرتے ہیں اور جو حلال کیا ہے اسے حرام کرتے ہیں۔ (طب عد حل کر عن عوف بن مالک وضعف)

(۱۰۴۹) بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹے تھے تو ستر فرقے ہلاک ہوئے اور صرف ایک فرقے نے نجات پائی جبکہ میری امت عنقریب بہتر فرقوں میں بٹے گی تو اکہتر فرقے ہلاک ہوں گے اور ایک فرقہ نجات پائے گا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ فرقہ کون سا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ جماعت! جماعت (یعنی جو قرآن وحدیث کے پابند لوگ ہوں گے)۔ (حم عن انس)

(۱۰۵۰) اہل کتاب نے اپنے دین کو بہتر ملتوں (فرقوں) میں بانٹ لیا تھا اور یہ امت عنقریب تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب کے سب دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک فرقے کے اور وہ جماعت (اہلسنت) ہے۔ عنقریب میری امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے کہ ان میں یہ خواہشیں اور آرزوئیں ایسے پھیلیں گی جیسے کلب کی

بصاحبه فلا يبقى منهم عرق ولا مفصل إلا دخله (حم طب ك عن معاويه)

بیماری بیمار میں پھیل جاتی ہے (یعنی دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو بیماری ہوتی ہے اسے کلب کہتے ہیں) تو ان کی کوئی رگ اور جوڑ باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (حم طب ک عن معاویۃ)

1051 - افترقت بنو اسرائيل على احدى وسبعين ملة ولن تذهب الليالى ولا الايام حتى تفترق امتى على مثلها وكل فرقة منها فى النار إلا واحدة وهى الجماعة (عبد بن حميد عن سعد بن أبى وقاص)

(۱۰۵۱) بنی اسرائیل اکہتر ملتوں میں بٹے تھے اور کچھ راتیں اور دن نہیں گزریں گے حتیٰ کہ میری امت بھی اتنے ہی فرقوں میں بٹ جائے گی اور ان میں سے ہر فرقہ دوزخ میں جائے گا سوائے ایک فرقے کے۔ وہ جماعت (مسلمین) ہے۔ (عبد بن حمید عن سعد بن ابی وقاص)

1052 - تفترق امتى على نيف وسبعين فرقة أضرها على امتى قوم يقيسون الامور برأيهم فيحلون الحرام ويحرمون الحلال (كر عن عوف بن مالك)

(۱۰۵۲) میری امت ستر سے زائد فرقوں میں بٹے گی۔ ان میں سے سب سے زیادہ میری امت کیلئے نقصان دہ وہ لوگ ہوں گے جو کہ احکام کو اپنی رائے پر قیاس کرتے ہیں چنانچہ حرام کو حلال کرتے ہیں اور حلال کو حرام کرتے ہیں۔ (کرعن عوف بن مالک)

1053 - تفترق امتى على ثلاث وسبعين فرقة كلهن فى النار الا واحدة ما أنا عليه اليوم واصحابى (طس عن انس)

(۱۰۵۳) میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ سوائے ایک فرقے کے سب دوزخ میں جائیں گے۔ وہ فرقہ وہ ہے جس پر آج میں اور میرے صحابہ کرام ہیں۔ (طس عن انس)

1054 - تفترق امتى على ثلاث وسبعين فرقة أعظمها فتنة على امتى قوم يقيسون الامور برأيهم فيحلون الحرام ويحرمون الحلال (طب عن عوف بن مالك)

(۱۰۵۴) میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ ان میں سے میری امت پر فتنہ کے لحاظ سے سب سے بڑا فرقہ وہ ہے جو احکام کو اپنی رائے پر قیاس کرتے ہیں چنانچہ حرام کو حلال کرتے ہیں اور حلال کو حرام کرتے ہیں۔ (طب عن عوف بن مالک)

1055 - جاء كم جبرئيل يتعاهد دينكم لتسلكن سنن من قبلكم حذو النعل بالنعل ولتاخذن بمثل اخذهم إن شبرا فشبرا وإن ذراعا فذراعا وإن باعا فباعا حتى لو دخلوا فى جحر ضب دخلتم فيه ألا إن بنى إسرائيل افترقت على موسى سبعين فرقة كلها ضالة إلا فرقة واحدة الاسلام وجماعتهم ثم انكم تكونون على ثنتين

(۱۰۵۵) جبرائیل علیہ السلام تمہارے پاس تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ تم بھی اپنے سے پہلوں کے طریقوں پر چلو گے اسی طرح جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر کاٹی جاتی ہے اور تم بھی انہیں کی روش اور سیرت اختیار کرو گے اگر ایک بالشت تو ایک بالشت، اگر ایک بازو تو ایک بازو اور اگر دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کی مقدار تو دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کی مقدار، حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے کسی سوراخ میں بھی داخل ہوئے تھے تو تم بھی اس میں داخل ہوگے۔ خبردار! بنی اسرائیل نے

وسبعين فرقة كلها ضالة إلا واحدة الاسلام وجماعتهم (طب ك عن كثير بن عبد الله عن أبيه عن جده)

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ستر فرقے الگ کردیئے وہ سب کے سب گمراہ تھے سوائے ایک فرقے کے یعنی اسلام اوراس کی جماعت۔ پھر تم بہتر فرقے ہوگے سب کے سب گمراہ ہوں گے سوائے ایک کے یعنی اسلام اوراس کی جماعت۔ (طب ک عن کثیر بن عبداللہ بن ابیہ عن جدہ)

1056 - سيأتي على أمتي ما أتى على بني اسرائيل مثلا بمثل حذو النعل بالنعل حتى لو كان فيهم من نكح أمه علانية كان في امتي مثله إن بني إسرائيل تفرقوا على اثنتين وسبعين ملة وستفترق امتي على ثلاث وسبعين ملة كلها في النار غير واحدة قيل وما تلك الواحدة قال ما أنا عليه اليوم واصحابي (ك وابن عساكر عن ابن عمرو)

(۱۰۵۶) عنقریب میری امت پر بھی وہی زمانہ آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا تھا بالکل اسی طرح برابر سرا بر جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر کاٹی جاتی ہے حتیٰ کہ اگران میں کوئی ایسا آدمی تھا کہ جس نے اعلانیہ اپنی ماں سے نکاح کیا تو میری امت میں بھی اس جیسا ہوگا۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹے تھے اور عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ سب کے سب دوزخی ہوں گے سوائے ایک فرقے کے۔ عرض کی گئی وہ ایک کونسا ہے؟ توارشاد فرمایا کہ: آج جس پر میں اور میرے صحابہ کرام ہیں۔ (ک وابن عساکر عن ابن عمرو)

1057 - لتسلكن سنن من كان قبلكم إن بني اسرائيل افترقت على موسى سبعين فرقة كلها ضالة إلا فرقة واحدة الإسلام وجماعتهم ثم إنها افترقت على عيسى احدى وسبعين فرقة كلها ضالة إلا واحدة الاسلام وجماعتهم وإنكم تكونون على ثنتين وسبعين فرقة كلها ضالة إلا الإسلام وجماعتهم (ك عن كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف عن ابيه عن جده)

(۱۰۵۷) تم ضرور اپنے سے پہلوں کے طریقوں پر چلو گے۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ستر فرقے جدا کئے۔ وہ سب کے سب گمراہ تھے سوائے ایک فرقے کے یعنی اسلام اوران کی جماعت۔ اورتم بھی بہتر فرقوں پر ہوگے سب کے سب گمراہ ہوں گے سوائے اسلام اوران کی جماعت کے۔ (ک عن کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ)

1058 - لقد تركتكم على البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدي إلا هالك ومن يعش منكم فسيرى إختلافا كثيرا فعليكم بما عرفتم من سنتي وسنة الخلفاء المهدين الراشدين وعليكم بالطاعة وإن كان عبدا حبشيا عضوا عليها بالنواجذ فانما المؤمن كالجمل الانف

(۱۰۵۸) میں تمہیں نورانی شریعت پر چھوڑے جا رہا ہوں۔ اس کی رات اس کے دن کی مانند ہے۔ میرے بعد فقط ہلاک ہونے والا ہی اس سے منہ موڑے گا اور تم میں سے جو زندہ رہا وہ عنقریب بکثرت اختلاف دیکھے گا چنانچہ تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت میں سے وہ سنت لازم ہے جو تم جانتے ہو اور تم پر اطاعت لازم ہے اگر چہ کوئی حبشی غلام ہو۔ اطاعت کو ڈاڑھوں کے

حيثما قيد انقاد (حم طب عن العرباض)

ساتھ پکڑ لو کیونکہ مومن اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کے ناک میں زخم ہوا سے جہاں بھی کھینچ کر لے جایا جائے پیچھے پیچھے آتا ہے۔ (حم طب عن العرباض)

1059 - يا معشر قريش إنكم الولاة بعدى لهذا الامر ولا تموتن إلا وأنتم مسلمون واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا ولا تكونوا كالذين تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاء تهم البينات وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة وذلك دين القيمة يا معشر قريش احفظوني فى اصحابى وأبنائهم رحم الله الانصار وأبناء الانصار وأبناء أبناء الانصار (طب عن كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف عن أبيه عن جده)

(۱۰۵۹) اے گروہ قریش! تم میرے بعد اس معاملے کے والی ہوگے۔ تمہیں مسلمان ہونے کی حالت میں ہی موت آئے اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے بازی میں مت پڑو اور ان کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے تفرقہ پھیلایا اور بعد اس کے کہ ان کے پاس واضح نشانیاں آگئیں انہوں نے اختلاف کیا اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں نرے اس پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہوکر اور نماز قائم اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔ اے گروہ قریش! میرے صحابہ کرام کے معاملے میں میری محافظت کرنا اور ان کے بیٹوں کے معاملے میں بھی۔ اے اللہ! انصار، ان کے بیٹے اور ان کے بیٹوں کے بیٹوں پر رحم فرما۔ (طب عن کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ)

1060 - أعهد اليكم أن تقيموا الصلاة وتؤتوا الزكاة وتحجوا البيت الحرام وتصوموا رمضان فان فيه ليلة خير الف شهر وتحرموا دم المسلم ماله والمعاهد الا بحقه وتعتصموا بالله والطاعة (هب عن قره بن دعموص)

(۱۰۶۰) میں تم سے اس بات کا عہد لیتا ہوں کہ تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، خانہ کعبہ کا حج کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ کیونکہ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے اور حرام کرو مسلمان کا خون اور اس کا مال اور معاہد کا فر کو بھی مگر اس کے حق سے اور اللہ تعالیٰ اور اطاعت کو لازم پکڑو۔ (هب عن قرعة بن دعموص)

1061 - أعهد اليكم أن تتقوا الله وتلزموا سنتى وسنة الخلفاء الهادية المهدية فعضوا عليها بالنواجذ وإن استعمل عليكم عبد حبشى فاسمعوا له وأطيعوا فان كل بدعة ضلالة (البغوى من طريق سعيد بن خيثم عن شيخ من اهل الشام)

(۱۰۶۱) میں تم سے اس بات کا عہد لیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اور ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم پکڑو چنانچہ اسے مضبوطی کے ساتھ ڈاڑھوں کے ذریعے پکڑ لو اور اگر کوئی حبشی غلام تمہارا حاکم بنا دیا جائے تو اس کی بات غور سے سنو اور اطاعت کرو۔ چنانچہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ (البغوی من طریق سعید بن خیثم عن شیخ من اہل الشام)

1062 - إنكم اليوم على دين واني مكاثر بكم الامم فلا تمشوا بعد القهقرى (حم عن جابر)

1063 - إنكم أمة مرحومة معافاة فاستقيموا وخذوا طاقة الامر (طب عن ابى مالك الاشعرى)

1064 - إن أقربكم منى مجلسا يوم القيامة من خرج من الدنيا كهيئته يوم تركته عليه (حم وابن سعد وهناد حل ق طب عن ابى ذر)

1065 - أنتم اليوم على بيّنة من ربكم تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتجاهدون فى سبيل اللّٰه ثم تظهر فيكم السكرتان سكرة العيش وسكرة الجهل وستحولون إلى غير ذٰلك يفشو فيكم حب الدنيا فإذا كنتم كذٰلك لم تأمروا بالمعروف ولم تنهوا عن المنكر و لم تجاهدوا فى سبيل اللّٰه والقائلون يومئذ بالكتاب والسنة فى السر والعلانية السابقون الاولون (الحكيم عن الصلت بن طريف عن شيخ من اهل المداين)

1066 - أنتم اليوم على بينة من ربكم تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتجاهدون فى اللّٰه ثم يظهر فيكم السكرتان سكرة الجهل وسكرة حب العيش وستحولون عن ذٰلك فلا تأمرون بالمعروف و لا تنهون عن منكر ولا تجاهدون فى اللّٰه القائمون يومئذ بالكتاب والسنة لهم اجر خمسين صديقا قالوا

(۱۰۶۲) آج کے دن تم ایک (خالص) دین پر ہو اور میں دیگر امتوں پر تمہاری وجہ سے فخر کروں گا چنانچہ ایسا نہ ہو کہ بعدازاں الٹے پاؤں پھر جاؤ۔ (حم عن جابر)

(۱۰۶۳) تم ایسی امت ہو کہ جس پر رحم بھی کیا گیا ہے اور بخش بھی دیا گیا ہے۔ چنانچہ استقامت اختیار کرو اور طاقت وقدرت کے مطابق احکام پر عمل کرو۔ (طب عن ابی مالک الاشعری)

(۱۰۶۴) قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ آدمی بیٹھا ہوگا جو دنیا سے اسی حالت میں گیا کہ جس دن کی حالت میں میں نے اسے چھوڑا تھا۔ (حم وابن سعد وهناد حل ق طب عن ابی ذر)

(۱۰۶۵) آج کے دن تم اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہو۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہو پھر تمہارے درمیان دو نشے ظاہر ہوں گے۔ زندگی کا نشہ اور جہالت کا نشہ اور عنقریب تم اس کے علاوہ اور چیز کی طرف پھیرے جاؤ گے کہ تم میں دنیا کی محبت پھیل جائے گی۔ چنانچہ جب تم اسی حالت میں ہوگے تو تم نیکی کا حکم نہیں دو گے، برائی سے نہیں روکو گے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد نہیں کرو گے اور اس دن جو لوگ ظاہراً اور پوشیدہ طور پر کتاب وسنت کو تھامے ہوئے ہوں گے وہی آگے بڑھنے والے پہلے آنے والے ہیں۔ (السابقون الاولون)، (الحکیم عن الصلت بن طریف عن شیخ من اہل مداین)

(۱۰۶۶) آج کے دن تم اپنے رب تعالیٰ کی جانب سے روشن دلیل پر ہو تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہو پھر تم میں دو نشے ظاہر ہوں گے۔ جہالت کا نشہ اور زندگی کی محبت کا نشہ اور عنقریب تمہیں اس سے پھیر لیا جائے گا چنانچہ تم نیکی کا حکم نہیں دو گے، برائی سے نہیں روکو گے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد نہیں کرو گے۔ اس دن کتاب وسنت پر ثابت قدم رہنے والوں کیلئے پچاس صدیقوں کا اجر ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ

یـا رسـول الـلّٰه منا أو منهم قال لا بل منكم (حل عن انس حل عن معاذ)

صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے یا ان میں سے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: نہیں بلکہ تم میں سے۔ (مراد یہ ہے کہ ان کیلئے اتنا اجر ہوگا جتنا تم میں سے پچاس صدیقوں کا ہے)۔ (حل عن انس)، (حل عن معاذ)

1067 - الـمتمسك بسنتي عند فساد امتي له اجر شهيد (طس حل عن ابي هريرة)

(۱۰۶۷) میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے کیلئے شہید جتنا اجر ہوگا۔ (طس حل عن ابی ہریرۃ)

1068 - مـن أكـرم سـلـطان اللّٰه في الدنيا اكـرمه اللّٰه يوم القيامة ومن أهان سلطان اللّٰه في الـدنيـا اهانه اللّٰه يوم القيامة (حم خ في التاريخ والرؤياني طب عن أبي بكرة)

(۱۰۶۸) جس نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حجت کو معزز کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عزتوں سے نوازے گا اور جس نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حجت کو رسوا کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ذلیل وخوار کرے گا۔ (حم خ فی التاریخ والرؤیانی طب عن ابی بکرۃ)

1069 - مـن أهـان سـلـطان اللّٰه في الارض أهـانـه الـلّٰـه ومـن اكـرم سلطان اللّٰه في الارض أكرمه اللّٰه عزوجل (طب عن ابي بكرة)

(۱۰۶۹) جس نے زمین میں اللہ تعالیٰ کی حجت کو رسوا کیا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل وخوار کرے گا اور جس نے زمین میں اللہ تعالیٰ کی حجت کو معزز کیا اللہ تعالیٰ اسے عزتوں سے نوازے گا۔ (طب عن ابی بکرۃ)

1070 - مـن مشـي إلـى سـلـطان اللّٰه ليذله اذلـه الـلّٰـه يوم القيامة مع ما ذخر له من العذاب (السجزي في الابانة عن ابن عباس)

(۱۰۷۰) جو آدمی اللہ تعالیٰ کی حجت کو رسوا کرنے کیلئے اس کی طرف چلا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ذلیل وخوار کرے گا اس کے ساتھ ساتھ اس کیلئے جو عذاب ذخیرہ کیا گیا ہے وہ علیحدہ ہے۔ (السجزی فی الابانۃ عن ابن عباس)

1071 - أول فـرقة تسيـر إلى السـاطان في الارض لتذلـه يـذلهـم الـلّٰـه قبل يوم القيـامة (الديلمي عن حذيفة)

(۱۰۷۱) وہ پہلا گروہ جو اللہ تعالیٰ کی حجت کو زمین میں رسوا کرنے کے لئے چلا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سے پہلے ہی ذلیل وخوار فرمائے گا۔ (الدیلمی عن حذیفۃ)

1072 - والـذي نفسي بيده لتدخلن الجنة كـلـكم إلا من أبي وشرد اللّٰه شراد البعير قيل يا رسـول الـلّٰـه ومـن يابى أن يدخل الجنة قال من اطـاعني دخل الجنة ومن عصاني فقد ابى ولفظ طس دخل النار (طس حب عن ابي سعيد)

(۱۰۷۲) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب کے سب جنت میں داخل ہوگے سوائے اس آدمی کے کہ جس نے انکار کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایسے بھاگ نکلا جیسے اونٹ بھاگ جاتا ہے۔ عرض کی گئی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون ہے وہ بدبخت جو جنت میں داخل ہونے سے انکار کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔ ''ولفظ طس'' وہ

1073 - لا تكفروا اهل ملتكم وإن عملوا الكبائر وصلوا خلف كل امام وصلوا على كل ميت وجاهدوا مع كل امير (ابن عمثليق فى جزئه وابن النجار عن واثلة)

1074 - لا تكفروا احدا من أهل القبلة بذنب وان عملوا الكبائر وصلوا مع كل امام وجاهدوا مع كل امير (طس عن عائشة)

1075 - رحم الله من كف لسانه عن اهل القبلة الا بأحسن ما يقدر عليه (ابن ابى الدنيا فى الصمت عن هشام بن عروة معضلا)

1076 - خذوا العطايا ما دام عطاء فإذا صار رشو ة على الدين فلا تأخذوه ولستم بتاركيه يمنعكم الفقر والحاجة ألا إن الكتاب والسلطان سيفترقان فلا تفارقوا الكتاب ألا إنه سيكون عليكم أمراء يقضون لانفسهم ما لا يقضون إن عصيتموهم قتلوكم وإن اطعتموهم أضلوكم قالوا يا رسول الله كيف نصنع قال كما صنع اصحاب عيسى بن مريم نشروا بالمناشير وحملوا على الخشب وموت فى طاعة الله خير من حياة فى معصية الله (طب عن معاذ)

1077 - خذوا العطاء ما دام عطاء فإذا كان

دوزخ میں داخل ہوگا۔ (طس حب عن ابی سعید)

(۱۰۷۳) اپنی ملت والوں کی تکفیر مت کرو (یعنی انہیں کافر مت کہو) اگرچہ کبیرہ گناہ کریں اور ہر امام کے پیچھے نماز ادا کرلیا کرو اور ہر میت کی نماز جنازہ ادا کیا کرو اور ہر امیر کے ساتھ (یعنی اس کے جھنڈے تلے) جہاد کیا کرو۔ (ابن عمثلیق فی جزئہ وابن النجار عن واثلۃ)

(۱۰۷۴) اہل قبلہ میں سے کسی کو بھی گناہ کی وجہ سے کافر مت گردانو اگرچہ وہ کبیرہ گناہ کریں اور ہر امام کے ساتھ نماز ادا کرلیا کر . اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کیا کرو۔ (طس عن عائشۃ)

(۱۰۷۵) اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے اہل قبلہ سے اپنی زبان اٹھالی (یعنی ان کے متعلق گفتگو کرنے سے رک گیا) مگر یہ کہ اس بہترین طریقے سے ہی گفتگو کی کہ جس کی اسے طاقت تھی۔ (ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ھشام بن عروۃ) معضلاً۔

(۱۰۷۶) عطیات (تحائف وغیرہ) جب تک عطیہ رہیں لے لو اور جب دین میں رشوت بن جائیں تو مت لو حالانکہ تم اسے چھوڑنے والے نہیں ہو تمہیں مفلسی اور ضرورت روک لیتی ہے۔ خبردار! کتاب الٰہی اور حجت الٰہی عنقریب جدا ہو جائیں گی چنانچہ کتاب اللہ سے الگ مت ہونا۔ خبردار! عنقریب تم پر ایسے حاکم ہوں گے کہ جن کو لازم نہیں کیا گیا ہوگا وہ اپنے لئے لازم کرلیں گے اگر تم نے ان کی نافرمانی کی تو وہ تمہیں قتل کردیں گے اور اگر تم نے ان کی فرمانبرداری کی تو وہ تمہیں گمراہ کردیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم کیا کریں؟ تو ارشاد فرمایا کہ: جیسے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھیوں نے کیا تھا انہیں آریوں سے چیر دیا گیا تھا اور صلیبوں پہ لٹکا دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں موت آنا اس زندگی سے بہتر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں گزرے۔ (طب عن معاذ)

(۱۰۷۷) عطیات جب تک عطیہ رہیں لے لو اور جب وہ

إنما هو رشا فاتركوه ولا أراكم تفعلون يحملكم على ذلك الفقر والحاجة ألا وإن رحى بنى مرج قد دارت وإن رحى الاسلام دائرة وان الكتاب والسلطان سيفترقان فدوروا مع الكتاب حيث دار وستكون عليكم ائمة إن اطعتموهم اضلوكم وإن عصيتموهم قتلوكم قالوا فكيف نصنع يا رسول الله قال كونوا كاصحاب عيسى نصبوا على الخشب ونشروا بالمناشير موت فى طاعة خير من حياة فى معصية (ابن عساكر عن ابن مسعود)

رشوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو حالانکہ میرا نہیں خیال کہ تم ایسا کرو گے اس پر تمہیں مفلسی اور ضرورت ابھارے گی۔ خبردار! بنو مرج کی چکی گھوم چکی اور اسلام کی چکی گھوم رہی ہے اور کتاب الٰہی اور حجت الٰہی عنقریب جدا ہو جائیں گی تو جہاں تک گھوم سکو کتاب اللہ کے ساتھ گھومو۔ عنقریب تمہارے اوپر ایسے امام (حاکم) ہوں گے کہ اگر تم نے ان کی فرمانبرداری کی تو وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے اور اگر ان کی نافرمانی کی تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم کیا کریں گے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ساتھیوں کی طرح ہو جانا۔ انہیں صلیبوں پر لٹکایا گیا اور آریوں کے ساتھ چیرا گیا۔ اطاعت (الٰہی) میں موت آنا اس زندگی سے بہتر ہے جو نافرمانی میں گزرے۔ (ابن عساکر عن ابن مسعود)

1078 - ثلاث من السنة الصلاة خلف كل امام لك صلاتك وعليه اثمه والجهاد مع كل امير لك جهادك وعليه شره والصلاة على كل ميت من اهل التوحيد وان كان قاتل نفسه (قط والديلمى عن ابن مسعود)

(۱۰۷۸) تین چیزیں سنت ہیں۔ ہر امام کے پیچھے نماز ادا کرنا کیونکہ تیرے لئے تیری نماز ہوگی اور اس پر اس کا گناہ ہوگا۔ ہر امیر کے ساتھ جہاد کرنا کیونکہ تیرے لئے تیرا جہاد ہوگا اور اس پر اس کا شر ہوگا اور اہل توحید میں سے ہر ایک کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا اگرچہ اس نے خودکشی کی ہو۔ (قط والدیلمی عن ابن مسعود)

1079 - لا ثول الا بعمل ولا قول ولا عمل إلا بنية ولا قول ولا عمل ولا نية إلا باحياء السنة (الديلمى عن على)

(۱۰۷۹) بغیر عمل کے کوئی قول، بغیر نیت کے کوئی قول اور عمل اور بغیر احیاء سنت کے کوئی قول، عمل اور نیت قابل قبول نہیں۔ (الدیلمی عن علی)

1080 - لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه متبعا لما جئت به (الحكيم وأبو نصر السجزى فى الابانة وقال حسن غريب والخطيب عن ابن عمرو)

(۱۰۸۰) تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائیں۔ (الحکیم وابونصر السجزی فی الابانۃ وقال حسن غریب والخطیب عن ابن عمرو)

1081 - من تناول امرا بمعصيتى كان أفوت لما رجا واقرب لمجيئ ما اتقى (تمام وابن عساكر عن عبد الله بن بشر المازنى)

(۱۰۸۱) جس نے میری نافرمانی کا کوئی کام کیا تو وہ اس چیز کو سب سے زیادہ فوت کرنے والا ہوتا ہے جس کی اس نے امید کی اور جس چیز سے وہ ڈرتا ہے اسے بہت زیادہ قریب لانے والا ہوتا

ہے۔(تمام وابن عساکر عن عبداللہ بن بشر المازنی)

1082 - إن احاديثي ينسخ بعضها بعضا كنسخ القرآن (الديلمي عن ابن عمر)

(۱۰۸۲) میری احادیث اسی طرح ایک دوسرے کو منسوخ کرتی ہیں جیسے قرآن کریم منسوخ کرتا ہے۔(الدیلمی عن ابن عمر)۔

1083 - إن أحمق الحمق واضل الضلال قوم رغبوا عما جاء به نبيهم إلى نبي غير نبيهم وإلى امة غير امتهم (الديلمي عن يحيى بن جعده عن ابى هريرة)

(۱۰۸۳) سب احمقوں سے بڑھ کر احمق اور سب گمراہوں سے بڑھ کر گمراہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نبی کی لائی ہوئی شریعت سے اپنے نبی کے علاوہ کسی اور نبی اور اپنی امت کے علاوہ کسی اور امت کی طرف اعراض کیا۔(الدیلمی عن یحییٰ بن جعدۃ عن ابی ہریرۃ)

1084 - إن بني اسرائيل اختلفوا فلم يزل اختلافهم بينهم حتى بعثوا حكمين فضلا وأضلا وإن هذه الامة ستختلف فلا يزال اختلافهم بينهم حتى يبعثوا حكمين ضلا وضل من اتبعهما (ق عن علي)

(۱۰۸۴) بنی اسرائیل نے اختلاف کیا تو ان کا اختلاف ہمیشہ ان کے درمیان رہا حتیٰ کہ ان کے پاس دو فیصلہ کنندگان بھیجے گئے تو وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔عنقریب یہ امت بھی اختلاف کرے گی تو ان کا اختلاف ہمیشہ ان کے درمیان رہے گا حتیٰ کہ ان کے پاس بھی دو فیصلہ کنندگان بھیجے جائیں گے وہ دونوں گمراہ ہوں گے اور جو ان کی پیروی کرے گا وہ بھی گمراہ ہوگا۔(ق عن علی)

1085 - إن بني اسرائيل كتبوا كتابا فاتبعوه وتركوا التوراة (طب عن أبى موسى)

(۱۰۸۵) بنی اسرائیل نے ایک کتاب لکھی چنانچہ انہوں نے اس کی پیروی کی اور تورات شریف کو چھوڑ دیا۔(طب عن ابی موسیٰ)

1086 - إذا رأيتم شابا ياخذ بزى المسلم بتقصيره وتشميره فذاك من خياركم وإذا رأيتم طويل الشاربين يسحب ثيابه فذاك من أشراركم (الديلمى عن أبى أمامة)

(۱۰۸۶) جب تم ایسا نوجوان دیکھو جو کپڑے کو چھوٹا رکھ کر اور پنڈلیوں سے اوپر رکھ کر مسلمانوں کی وضع قطع اختیار کرتا ہے تو وہ تم میں سے اچھے لوگوں میں سے ہے اور جب تم لمبی مونچھوں والے کو دیکھو جو اپنے کپڑے تکبر کی وجہ سے کھینچتا ہے تو وہ تم میں سے برے لوگوں میں سے ہے۔(الدیلمی عن ابی امامۃ)

1087 - ما اخبرتكم إنه من عند الله فهو الذى لا يشك فيه (البزار عن ابى هريرة)

(۱۰۸۷) جس کے بارے میں میں تمہیں بتاؤں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ وہ ہے کہ جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔(البزار عن ابی ہریرۃ)

1088 - إن السامع المطيع لا حجة عليه وإن السامع العاصي لا حجة له (طس ص عن معاوية)

(۱۰۸۸) غور سے سننے اور اطاعت کرنے والے کے خلاف کوئی حجت نہیں ہوگی جبکہ سننے والے اور نافرمانی کرنے والے کیلئے کوئی حجت نہیں ہوگی۔(طس ص عن معاویۃ)

فصل فی البدع

1089 - الامر المفظع والحمل المضلع والشر الذی لا ینقطع اظهار البدع (طب عن الحکم بن عمیر)

1090 - أصحاب البدع کلاب النار (أبو حاتم الخزاعی فی جزئه عن أبی أمامة)

1091 - أهل البدع شر الخلق والخلیقة (حل عن انس)

1092 - عمل قلیل فی سنة خیر من عمل کثیر فی بدعة (الرافعی عن ابی هریرة فر ص عن ابن مسعود)

1093 - لیس منا من عمل بسنة غیرنا (فرعن ابن عباس)

1094 - ما احدث قوم بدعة إلا رفع مثلها من السنة (حم عن غضیف بن الحارث)

1095 - ما من أحد یحدث فی هٰذه الامة حدثا لم یکن فیموت حتیٰ یصیبه ذٰلك (طب عن ابن عباس)

1096 - ما من امة ابتدعت بعد نبیها فی دینها بدعة إلا أضاعت مثلها من السنة (طب ص عن غضیف بن الحارث)

1097 - من احدث فی امرنا هٰذا ما لیس منه فهو رد (ق ع د ہ عن عائشة)

1098 - من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام (طب ص عن عبد اللّٰه بن بشیر)

بدعت کے بیان میں فصل

(۱۰۸۹) حد سے زیادہ قبیح کام، ایسا بھاری بوجھ جو پسلیاں توڑ دے اور ایسا برا کام جو ختم نہیں ہوتا دین میں بدعتیں نکالنا ہے۔ (طب عن الحکم بن عمیر)

(۱۰۹۰) بدعتی آگ (دوزخ) کے کتے ہیں۔ (ابو حاتم الخزاعی فی جزئہ عن ابی امامۃ)

(۱۰۹۱) بدعتی لوگ آدمیوں اور جانوروں میں بدتر ہیں۔ (حل عن انس)

(۱۰۹۲) وہ تھوڑا عمل جو سنت میں ہو اس کثیر عمل سے بہتر ہے جو بدعت میں ہو۔ (الرافعی عن ابی ہریرۃ)، (فرص عن ابن مسعود)

(۱۰۹۳) وہ آدمی ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے علاوہ کسی اور کی سنت پر عمل کیا۔ (فرعن ابن عباس)

(۱۰۹۴) کوئی قوم جو بدعت نکالتی ہے تو اسی جیسی سنت اٹھالی جاتی ہے۔ (حم عن غضیف بن الحارث)

(۱۰۹۵) جو کوئی بھی اس امت میں ایسا نیا کام نکالتا ہے جو کہ پہلے نہیں تھا تو وہ نہیں مرتا حتیٰ کہ اسے اس کی آفت پہنچتی ہے۔ (طب عن ابن عباس)

(۱۰۹۶) جس امت نے بھی اپنے نبی کے بعد اپنے دین میں بدعت نکالی اس نے اسی جیسی سنت ضائع کر دی۔ (طب ص عن غضیف بن الحارث)

(۱۰۹۷) جس نے ہمارے اس معاملے میں کوئی ایسا نیا کام نکالا جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ (کام) مردود ہے۔ (ق ع د ہ عن عائشۃ)

(۱۰۹۸) جس آدمی نے بدعتی کی توقیر کی تو اس نے اسلام کے گرانے پر مدد کی۔ (طب ص عن عبداللہ بن بشیر)

1099 - ابى اللّه ان يقبل عمل صاحب بدعة حتى يدع بدعته (ه وابن عاصم فى السنة عن ابن عباس)

1100 - إذا مات صاحب بدعة فقد فتح فى الاسلام فتحا (خط فر ص عن انس)

1101 - إن اللّه احتجر التوبة على صاحب كل بدعة (ابن قيل طس هب ع والضياء عن انس)

1102 - إن الاسلام يشيع ثم تكون له فترة فمن كانت فترته إلى غلو وبدعة فاولئك اهل النار (طب عن ابن عباس وعائشة

1103 - ما ظهر اهل بدعة إلا أظهر اللّه فيهم حجة على لسان من شاء من خلقه (ك فى تاريخه عن ابن عباس)

1104 - لا يقبل اللّه لصاحب بدعة صلاة ولا صوما ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين (ه عن حذيفة

1105 - من صنع امرا على غير امرنا فهو رد (د عن عائشة

1106 - ما من داع دعا رجلا إلى شىء الا كان معه موقوفا يوم القيامة لازما به لا يفارقه وان دعا رجل رجلا (تخ والدارمى ت ك عن انس ه عن ابى هريرد)

1107 - لا خزام ولا زمام ولا سياحة ولا تبتل ولا ترهب فى الاسلام (هب عن طاوس

(۱۰۹۹) اللہ تعالیٰ نے بدعتی کا عمل قبول کرنے سے انکار فرمایا ہے حتیٰ کہ وہ اپنی بدعت چھوڑ نہ دے۔ (ہ وابن عاصم فی السنۃ عن ابن عباس)

(۱۱۰۰) جب کوئی بدعتی مرتا ہے تو اسلام میں فتح کا ایک باب کھول دیا جاتا ہے۔ (خط فرص عن انس)

(۱۱۰۱) اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی پر توبہ روک لی ہے (یعنی اسے توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوگی)۔ (ابن قیل طس ھب ع والضیاء عن انس)

(۱۱۰۲) اسلام پھیلے گا پھر اس کا ٹھہراؤ ہوگا تو جس آدمی کا ٹھہراؤ غلو بازی اور بدعت کی طرف ہو تو وہ لوگ دوزخی ہیں۔ (طب عن ابن عباس وعائشۃ)

(۱۱۰۳) جو بدعتی بھی ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس کی زبان پر چاہے گا ان میں حجت ظاہر فرمادے گا۔ (ک فی تاریخہ عن ابن عباس)

(۱۱۰۴) اللہ تعالیٰ بدعتی کی نماز، روزہ، صدقہ، حج، عمرہ، جہاد نہ توبہ اور نہ ہی فدیہ قبول فرمائے گا۔ وہ اسلام سے ایسے نکل جائے گا جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ (ہ عن حذیفۃ)

(۱۱۰۵) جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے معاملے کے مطابق نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ (د عن عائشۃ)

(۱۱۰۶) جس داعی نے بھی کسی آدمی کو کسی چیز کی طرف بلایا تو قیامت کے دن وہ اس کے ساتھ ٹھہری ہوگی، اس سے چمٹی ہوئی ہوگی اس سے جدا نہیں ہوگی اگرچہ کسی آدمی نے کسی آدمی کو بھی بلایا ہو۔ (تخ والدارمی ت ک عن انس)، (ہ عن ابی ہریرۃ)

(۱۱۰۷) ناک میں چھلے ڈالنا، ہنسلی میں سوراخ کرنا، بے فائدہ سیاحت کرنا، عورتوں سے الگ رہنا اور ترکِ دنیا اسلام میں

مرسلا)

البدع والرفض من الاكمال

1108 - اتبعوا ولا تبتدعوا فقد كفيتم (طب عن ابن مسعود)

1109 - إياكم والبدع فان كل بدعة ضلالة وكل ضلالة تسير إلى النار (كر عن رجل)

1110 - إن العبد إذا عمل بالبدعة خلاه الشيطان والعبادة والقى عليه الخشوع والبكاء (أبو نصر عن انس)

1111 - إن الله تعالى لا يقبل لصاحب بدعة صوما ولا صلاة ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا حتى يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين (الديلمي عن انس)

1112 - إن الله تعالى احتجب التوبة (هب) وفى لفظ حجب التوبة (4 عب) وفى لفظ احتجر التوبة عن كل صاحب بدعة (ابن قيل فى جزئه هب أبو نصر السجزى فى الابانه كر وابن النجار عن انس)

1113 - من عمل ببدعة خلاه الشيطان فى العبادة والقى عليه الخشوع والبكاء (الديلمى عن انس)

1114 - من غش امتى فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين قالوا يا رسول الله وما الغش قال أن يبتدع لهم بدعة فيعملوا بها

نہیں ہے۔(ھب عن طاؤس) مرسلاً۔

''الاکمال'' سے بدعت اور رافضیت کا بیان

(۱۱۰۸) دین کی پیروی کرو اور بدعتیں مت نکالو تو تمہیں یہ کافی ہوگا۔(طب عن ابن مسعود)

(۱۱۰۹) بدعتوں سے بچو، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ کی طرف جاتی ہے۔(کرعن رجل)

(۱۱۱۰) جب کوئی بندہ بدعت پر عمل کرتا ہے تو شیطان اور عبادت اسے تنہا چھوڑ دیتے ہیں اور اس پر خشوع وخضوع اور رونا ڈال دیا جاتا ہے۔(ابونصر عن انس)

(۱۱۱۱) اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ، نماز، صدقہ (مراد زکوٰۃ)، حج، عمرہ اور نہ ہی توبہ اور نہ ہی فدیہ قبول فرمائے گا حتیٰ کہ وہ اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔(الدیلمی عن انس)

(۱۱۱۲) اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی سے توبہ چھپالی ہے۔(ھب وفی لفظ ''حجب التوبۃ'' ۴عب وفی لفظ ''احتجر التوبۃ عن کل صاحب بدعۃ)، ابن قیل فی جزئہ ھب ابونصر السجزی فی الابانۃ کروابن النجار عن انس)

(۱۱۱۳) جو آدمی بدعت پر عمل کرتا ہے تو شیطان اسے عبادت میں تنہا چھوڑ دیتا ہے اور اس پر خشوع وخضوع اور رونا دھونا ڈال دیتا ہے۔(الدیلمی عن انس)

(۱۱۱۴) جس نے میری امت کو دھوکہ دیا تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت، صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ دھوکہ کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: ان کیلئے کوئی

(قط فی الافراد عن انس)

1115 - لا يذهب من السنة شيء حتى يظهر من البدعة مثله حتى تذهب السنة وتظهر البدعة حتى يستوفى البدعة من لايعرف السنة فمن احيا ميتا من سنتى قد اميتت كان له اجرها واجر من عمل بها من غير أن ينقص من اجورهم شيئا ومن أبدع بدعة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها لا ينتقص من اوزارهم شيئا (ابن الجوزی فی الواهيات عن ابن عباس)

بدعت نکالے تو وہ اس پر عمل کریں۔ (قط فی الافراد عن انس)

(۱۱۱۵) سنت میں سے کوئی بھی چیز ختم نہیں ہوتی حتیٰ کہ اسی کی مثل بدعت ظاہر ہو جاتی ہے حتیٰ کہ سنت ختم ہو جاتی ہے اور بدعت ظاہر ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ آدمی جسے سنت کی پہچان نہیں ہوتی وہ اس بدعت کو پورا لے لیتا ہے۔ چنانچہ جس نے میری سنت میں سے مردہ سنت کو زندہ کیا جو کہ پہلے مر چکی تھی تو اس کیلئے اس کا اجر اور جتنے لوگوں نے اس پر عمل کیا ان کے اجر کی مقدار اجر ہوگا بغیر اس کے کہ ان کے اجروں میں سے کسی چیز کی کمی ہو اور جس نے کوئی بدعت نکالی تو اس پر اس کا گناہ اور جتنے لوگوں نے اس پر عمل کیا ان کے گناہ کی مقدار گناہ ہوگا بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں سے کسی چیز کی کمی ہو۔ (ابن الجوزی فی الواھیات عن ابن عباس)

1116 - من احدث حدثا أو آوى محدثا أو ادعى إلى غير ابيه أو تولى غير مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيامة صرفا ولا عدلا (ت عن ثوبان طب عن ابن عباس)

(۱۱۱۶) جس نے دین میں کوئی نئی بات نکالی یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دیا یا اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی یا جو غلام اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی کو والی بنائے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی توبہ اور فدیہ قبول نہیں فرمائے گا۔ (ت عن ثوبان، طب عن ابن عباس)

1117 - من احدث حدثا في هذه الامة لم يكن يموت حتى يصيبه ذلك الحدث (طس والخطيب فى المتفق والمفترق عن ابن عباس)

(۱۱۱۷) جس نے اس امت میں کوئی نئی بات نکالی تو اسے موت نہیں آئے گی حتیٰ کہ اسے وہی نئی بات پیش آئے گی۔ (طس و الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عباس)

1118 - من خالف جماعة المسلمين شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه (ك عن ابى ذر)

(۱۱۱۸) جس نے ایک بالشت بھی جماعت مسلمین کی مخالفت کی تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیا۔ (ک عن ابی ذر)

1119 - من مشى إلى صاحب بدعة ليوقره فقد اعان على هدم الاسلام (طب حل عن معاذ)

(۱۱۱۹) جو آدمی بدعتی کی طرف اس کی توقیر و تعظیم کیلئے چلا تو اس نے اسلام کے گرانے میں مدد کی۔ (طب حل عن معاذ)

1120 - يجيء قوم يميتون السنة ويوغلون فى الدين فعلى اولئك لعنة الله ولعنة اللاعنين والملائكة والناس اجمعين (الديلمى

(۱۱۲۰) کچھ لوگ آئیں گے وہ سنت کو مردہ کریں گے اور دین میں غلو سے کام لیں گے تو انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، لعنت کرنے والوں کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت

عن ابی هريرة)

1121 - أهل البدع كلاب اهل النار (قط فى الافراد عن أبى أمامة)

1122 - أهل البدع شر الخلق والخليقة (حل وابن عساكر عن انس)

1123 - إنك وشيعتك فى الجنة وسياتى قوم لهم نبز يقال لهم الرافضة فإذا لقيتموهم فاقتلوهم فانهم مشركون (حل عن على)

1124 - يكون قوم فى آخر الزمان يسمون الرافضة يرفضون الاسلام ويلفظونه فاقتلوهم فانهم مشركون (عبد بن حميد طب عن ابن عباس)

1125 - ما تقولون فى قوم تدخل قادتهم الجنة واتباعهم النار قالوا يا رسول الله وإن عملوا بمثل أعمالهم قال وإن عملوا بمثل أعمالهم يدخل هؤلاء بما سبق لهم الجنة ويدخل هؤلاء بما احدثوا النار (سمويه عن جندب البجلى)

ہوگی۔(الدیلمی عن ابی ہریرۃ)

(۱۱۲۱) بدعتی دوزخ کے کتے ہیں۔ (قط فی الافراد عن ابی امامۃ)

(۱۱۲۲) بدعتی لوگ آدمیوں اور جانوروں میں بدتر ہیں۔ (حل وابن عساکر عن انس)

(۱۱۲۳) تو اور تیرا گروہ جنت میں جائے گا اور عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کا ایک لقب ہوگا انہیں رافضی کہا جائے گا چنانچہ جب تم ان سے ملوتو انہیں قتل کردو کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔ (حل عن علی)

(۱۱۲۴) اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جنہیں رافضی کا نام دیا جائے گا وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے اور اسے پھینک دیں گے چنانچہ انہیں قتل کردو کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔ (عبد بن حمید طب عن ابن عباس)

(۱۱۲۵) ایسے لوگوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو کہ جن کے قائد تو جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے پیروکار دوزخ میں جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگرچہ ان کے اعمال جیسے عمل کریں؟ تو ارشاد فرمایا: ہاں! اگرچہ ان کے اعمال جیسے عمل کریں۔ وہ اپنے ان اعمال کی بناء پر جنت میں داخل ہوں گے جو انہوں نے پہلے آگے بھیجے تھے جبکہ وہ اپنے ان اعمال کی بناء پر دوزخ میں داخل ہوں گے جو انہوں نے دین میں نئے نکالے۔ (سمویہ عن جندب البجلی)

الباب الثالث

فی لواحق کتاب الایمان

وفیه ستة فصول

الفصل الاول

فی الصفات

1126 - إن يمين الله ملأى لا يغيضها نفقة سحاء الليل والنهار أرأيتهم ما انفق منذ خلق السموات والارض فانه لم يغض ما فی يمينه وعرشه علی الماء وبيده الاخری القبض يرفع ويخفض (حم ق عن ابی هريرة)

1127 - يد الله ملأى لا يغيضها نفقة سحاء الليل والنهار أرايتم ما انفق منذ خلق السموات والارض فانه لم يغض ما فی يده وكان عرشه علی الماء وبيده الاخری الميزان يخفض ويرفع (حم ق ت عن ابی هريرة)

1128 - ويحك إنه لا يستشفع بالله علی أحد إن شاء والله أعظم من ذٰلك ويحك أتدری ما الله إن الله فوق عرشه وعرشه علی سمواته وارضه مثل القبة وانه ليئط به اطيط الرحل بالراكب (د عن جبير بن مطعم)

تیسرا باب

کتاب الایمان کے ملحقات کا بیان

اس میں چھ فصلیں ہیں۔

پہلی فصل

صفات کے بیان میں

(۱۱۲۶) اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات دن خرچ کرنا اسے نہیں گھٹاتا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمایا تب سے کتنا خرچ فرمایا ہے تو اس سے جو اس کے دائیں ہاتھ میں ہے وہ بالکل نہیں کم ہوا اور اس کا عرش پانی کے اوپر ہے جبکہ اس کے دوسرے ہاتھ میں قبض (یعنی مارنا) ہے کبھی بلند فرماتا ہے کبھی پست فرماتا ہے۔ (حم ق عن ابی ہریرۃ)

(۱۱۲۷) اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ دن رات خرچ کرنا اسے نہیں گھٹاتا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمایا ہے کتنا خرچ فرمایا تو اس نے جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اسے بالکل نہیں گھٹایا اور اس کا عرش پانی کے اوپر تھا۔ جبکہ اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے کبھی پست فرماتا ہے کبھی بلند فرماتا ہے۔ (حم ق ت عن ابی ہریرۃ)

(۱۱۲۸) تجھ پر افسوس! اللہ تعالیٰ سے کسی کی سفارش کی درخواست نہیں کی جائے گی اگر وہ چاہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت عظیم ہے۔ تجھ پر افسوس! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر تشریف فرما ہے، اس کا عرش اس کے آسمانوں پر ہے اور اس کی زمین گنبد کی مانند ہے۔ وہ عرش پروردگار کے اس پر بیٹھنے کی وجہ سے ایسے چر چر کرتا ہے جیسے زین سوار کے نیچے چر چر کرتی ہے۔ (د عن جبیر بن مطعم)

1129 - يقول الله من عمل حسنة فله عشر امثالها أو ازيد ومن عمل سيئة فجزاؤها مثلها أو اغفر ومن عمل قراب الارض خطيئة ثم لقيني لا يشرك بي شيئا جعلت له مثلها مغفرة ومن اقترب إلى شبرا اقتربت إليه ذراعا ومن اقترب إلى ذراعا اقتربت إليه باعا ومن اتاني يمشي اتيته هرولة (حم م ه عن ابى ذر)

(۱۱۲۹) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جس آدمی نے ایک نیکی کی تو اس کیلئے اسی جیسی دس نیکیاں ہوں گی یا میں اضافہ فرماؤں گا اور جس نے برائی کی تو اس کی جزاء اسی جیسی ہوگی یا میں بخش دوں گا۔ اور جس آدمی نے زمین بھر خطائیں کیں پھر مجھے اس حال میں ملا کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو میں اس کیلئے اسی جیسی (یعنی زمین بھر) مغفرت بنا ڈالوں گا اور جو آدمی ایک بالشت میرے قریب ہوا میں ایک بازو اس کے قریب ہوں گا اور جو ایک بازو میرے قریب ہوا میں دو ہاتھوں کی لمبائی کی مقدار اس کے قریب ہوں گا اور جو پیدل چلتے ہوئے میری طرف آیا میں دوڑتے ہوئے اس کی طرف جاؤں گا۔ (حم م ہ عن ابی ذر)

1130 - قال الله تعالى يا ابن آدم إن ذكرتني في نفسك ذكرتك في نفسي وإن ذكرتني في ملأ ذكرتك في ملأ خير منهم وإن دنوت مني شبرا دنوت منك ذرعا وإن دنوت مني ذراعا دنوت منك باعا وإن أتيتني تمشي اتيتك هرولة (ت عن انس)

(۱۱۳۰) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! اگر تو نے مجھے اپنے دل میں یاد کیا تو میں بھی تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا۔ اگر تو مجھے کسی جماعت میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر جماعت میں یاد کروں گا۔ اگر تو ایک بالشت میرے قریب ہوگا تو میں ایک بازو تیرے قریب ہوں گا، اگر تو ایک بازو میرے قریب ہوگا تو میں دو ہاتھوں کی مقدار تیرے قریب ہوں گا اور اگر تو چلتے ہوئے میرے پاس آیا تو میں دوڑتے ہوئے تیرے پاس آؤں گا۔ (ت عن انس)

1131 - يقول الله تعالى انا عند ظن عبدى بى وانا معه إذا ذكرني فان ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي وان ذكرني في ملأ ذكرته في ملأ خير منهم وإن تقرب إلى شبرا تقربت إليه ذراعا وإن تقرب إلى ذراعا تقربت إليه باعا وإن اتاني يمشي اتيته هرولة (حم ق ت ه عن ابى هريرة)

(۱۱۳۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر اس نے مجھے اپنے دل میں یاد کیا تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر اس نے مجھے کسی جماعت میں یاد کیا تو میں اسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کروں گا، اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوا تو میں ایک بازو اس کے قریب ہوں گا، اگر وہ ایک بازو میرے قریب ہوا تو میں دونوں ہاتھوں (یعنی بازوؤں) کی مقدار اس کے قریب ہوں گا اور اگر وہ پیدل چلتا ہوا میری طرف آیا تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاؤں گا۔ (حم ق ت ہ عن ابی ہریرۃ)

1132 - يقول الله أنا عند ظن عبدي بي وأنا معه حين يذكرني والله لله أفرح بتوبة عبده من أحدكم يجد ضالته بالفلاة ومن تقرب إلي شبرا تقربت إليه ذراعا ومن تقرب إلي ذرعا تقربت إليه باعا وإذا أقبل إلي يمشي اقبلت إليه هرولة (م عن ابی هريرة)

(۱۱۳۲) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ قسم بخدا! اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو جنگل میں اپنی گمشدہ سواری ملنے سے ہوتی ہے اور جو آدمی ایک بالشت میرے قریب آئے میں ایک بازو کی مقدار اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک بازو کی مقدار میرے قریب آئے میں دونوں بازوؤں کی مقدار اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ پیدل چلتے ہوئے میری طرف آتا ہے تو میں دوڑتے ہوئے اس کی طرف جاتا ہوں۔ (م عن ابی ہریرۃ)

1133 - قال الله تعالىٰ إذا تقرب إلي العبد شبرا تقربت إليه ذراعا وإذا تقرب إلي ذراعا تقربت إليه باعا وإذا اتاني يمشي اتيته هرولة (خ عن انس وعن أبي هريرة طب عن سلمان)

(۱۱۳۳) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب بندہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک بازو کی مقدار اس کے قریب جاتا ہوں اور جب وہ ایک بازو میرے قریب آتا ہے تو میں دو بازوؤں کی مقدار اس کے قریب جاتا ہوں اور جب وہ پیدل چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس جاتا ہوں۔ (خ عن انس وعن ابی ہریرۃ)، (طب عن سلمان)

1134 - قال الله تعالىٰ يا ابن آدم قم إلي امش اليك وامش إلي اهرول اليك (حم عن رجل)

(۱۱۳۴) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو میری طرف اٹھ کھڑا ہو میں تیری طرف چل کر آؤں گا، تو میری طرف چل کر آ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔ (حم عن رجل)

1135 - إن الله تعالىٰ لاينام ولا ينبغي له ان ينام يخفض القسط ويرفعه يرفع إليه عمل الليل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل الليل حجابه النور لو كشفها لاحرقت سبحات وجهه ما انتهى إليه بصره من خلقه (م ه عن ابی موسی)

(۱۱۳۵) اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ ہی اسے سونا روا ہے۔ وہ ترازو کو جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے۔ رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے اس کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کا حجاب نور ہے۔ اگر وہ اس کو کھول دے تو اس کے چہرہ کی شعاعیں جہاں تک اس کی مخلوق پر اس کی نگاہ جاتی ہے سب کو جلادیں۔ (م ہ عن ابی موسیٰ)

الاكمال

1136 - إذا قاتل احدكم اخاه فليتق الوجه (حم عن ابى سعيد)

1137 - إذا قاتل احدكم فليتق الوجه فان اللّٰه عزوجل خلق آدم على صور ة وجهه (طب فى السنة عن ابى هريرة)

1138 - إذا قاتل احدكم فليجتنب الوجه فان اللّٰه تعالىٰ خلق آدم على صورته (م عن ابى هريرة عبد بن حميد عن ابى سعيد)

1139 - إذا قاتل احدكم فليجتنب الوجه فان صور ة الانسان على صورة وجه الرحمٰن (طب فى السنة عن ابى هريرة)

1140 - إذا قاتل أحدكم فليجتنب الوجه (عب حم وعبد بن حميد ع قط فى الافراد ص عن ابى سعيد)

1141 - إذا ضرب احدكم فليجتنب الوجه ولا يقل قبح اللّٰه وجهك ووجه من اشبه وجهك فان اللّٰه عزوجل خلق آدم على صورته (عب حم قط فى الصفات طب السنة كر عن ابى هريرة)

1142 - إذا ضرب احدكم فليجتنب الوجه فان صورة الانسان على صورة الرحمٰن (قط فى الصفات عن ابى هريرة)

1143 - إذا ضربتم فاتقوا الوجه فان اللّٰه تعالىٰ خلق آدم على صورته (عب عن قتادة مرسلا)

’’الاکمال‘‘ سے صفات کا بیان

(۱۱۳۶) جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے جنگ کرے تو چہرے کو بچائے۔ (حم عن ابی سعید)

(۱۱۳۷) جب تم میں سے کوئی جنگ کرے تو چہرے کو بچائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے چہرہ مبارک کی شکل وصورت پر تخلیق فرمایا۔ (طب فی السنۃ عن ابی ہریرۃ)

(۱۱۳۸) جب تم میں سے کوئی جنگ کرے تو چہرے سے اجتناب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر تخلیق فرمایا ہے۔ (م عن ابی ہریرۃ)، (عبد بن حمید عن ابی سعید)

(۱۱۳۹) جب تم میں سے کوئی جنگ کرے تو چہرے سے اجتناب کرے کیونکہ انسان کی شکل وصورت رحمٰن رب تعالیٰ کے چہرہ انور کی صورت پر ہے۔ (طب فی السنۃ عن ابی ہریرۃ)

(۱۱۴۰) جب تم میں سے کوئی جنگ کرے تو چہرے سے اجتناب کرے۔ (حب حم وعبد بن حمید ع قط فی الافراد ص عن ابی سعید)

(۱۱۴۱) جب تم میں سے کوئی (ہاتھ سے) مارے تو چہرے سے اجتناب کرے اور یہ مت کہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے چہرے اور جس کے مشابہہ تیرا چہرہ ہے اس کے چہرے کو قبیح کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر تخلیق فرمایا ہے۔ (عب حم قط فی الصفات طب فی السنۃ کر عن ابی ہریرۃ)

(۱۱۴۲) جب تم میں سے کوئی مارے تو چہرے سے اجتناب کرے کیونکہ انسان کی شکل وصورت رحمٰن رب تعالیٰ کی شکل و صورت پر ہے۔ (قط فی الصفات عن ابی ہریرۃ)

(۱۱۴۳) جب تم مارو تو چہرہ بچاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر تخلیق فرمایا ہے۔ (عب عن قتادۃ مرسلاً)

1144 - لا تقبحوا الوجه فان الله خلق آدم على صورته وفى لفظ على صورة الرحمٰن (قط فى الصفات عن ابن عمر)

(۱۱۴۴) چہرے کو قبیح مت ٹھہراؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر تخلیق فرمایا ہے۔ "وفی لفظ" رحمٰن رب تعالیٰ کی صورت پر۔ (قط فی الصفات عن ابن عمر)

1145 - لا تقبحوا الوجه فان ابن آدم على صورة الرحمٰن (طب كر ك عن ابن عمر)

(۱۱۴۵) چہرے کو قبیح مت ٹھہراؤ کیونکہ ابنِ آدم رحمٰن رب تعالیٰ کی شکل وصورت ہے۔ (طب کرک عن ابن عمر)

1146 - لا يقولن أحدكم لاخيه قبح الله وجهك ووجه من اشبه وجهك فان الله عزوجل خلق آدم على صورته (طب فى السنة عن ابى هريرة والخطيب عن ابن عمر)

(۱۱۴۶) تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو یہ نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تیرا چہرہ اور جس کا چہرہ تیرے چہرے کے مشابہہ ہے اسے قبیح کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر تخلیق فرمایا ہے۔ (طب فی السنۃ عن ابی ہریرۃ)، (الخطیب عن ابن عمر)

1147 - رأيت ربى فى احسن صورة فقال لى يا محمد اتدرى فيم يختصم الملأ الاعلى فقلت يا رب فى الكفارات قال وما الكفارات قلت ابلاغ الوضوء اماكنه على الكراهيات والمشى على الاقدام إلى الصلاة وانتظار الصلاة بعد الصلاة (طب عن عبيد الله بن ابى رافع عن ابيه)

(۱۱۴۷) میں نے اپنے رب تعالیٰ کو بہت پیاری صورت میں دیکھا۔ تو اس نے مجھے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! عرش کے معزز فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ تو میں نے عرض کی: اے میرے رب العزت! کفارات کے بارے میں۔ تو فرمایا کہ: کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی کہ تکلیف اور مشقت کے باوجود اچھی طرح پورا وضو کرنا، نماز ادا کرنے کیلئے قدموں پر چل کر جانا اور ایک نماز ادا کرنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ (طب عن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیہ)

1148 - رأيت ربى فى صورة شاب له وفرة (طب فى السنة عن ابن عباس ونقل عن ابى زرعة انه قال هو حديث صحيح قلت وهو محمول على رؤية المنام وكل الحديث السابق كالاتى)

(۱۱۴۸) میں نے اپنے رب تعالیٰ کو ایک نوجوان کی شکل و صورت میں دیکھا۔ اس کے بال کانوں کی لو تک تھے۔ (طب فی السنۃ عن ابن عباس) "ونقل عن ابی زرعۃ انہ قال، ہو حدیث صحیح، قلت، یہ خواب میں دیکھنے پر محمول ہے اور ہر گزشتہ حدیث جس میں دیکھنے کا ذکر ہے وہ آنے والی حدیث کی مانند ہے۔

1149 - رأيت ربى فى المنام فى صورة شاب موفر فى الخضر عليه نعلان من ذهب وعلى وجه فراش من ذهب (طب فى السنة عن ام الطفيل)

(۱۱۴۹) میں نے خواب میں اپنے رب تعالیٰ کو سبز لباس والے ایسے نوجوان کی صورت میں دیکھا کہ جس کے بال کانوں کی لو تک تھے اس نے سونے کی دو جوتیاں پہن رکھی تھیں اور اس کے چہرہ مبارک پر سونے کے پروانے تھے۔ (طب فی السنۃ عن ام الطفیل)

1150 - رأيت ربي في حظيرة من الفردوس في صورة شاب عليه تاج يلتمع البصر (طب في السنة عن معاذ بن عفراء)

(۱۱۵۰) میں نے اپنے رب تعالیٰ کو جنت الفردوس کے احاطہ میں ایک نوجوان کی صورت میں دیکھا۔ اس پر ایک ایسا تاج تھا جو نگاہ کو اچک لیتا ہے (اپنی چمک دمک کی وجہ سے)۔ (طب فی السنۃ عن معاذ بن عفراء)

1151 - ان الله تعالى يقول من أهان لي وليا فقد بارزني بالعداوة ابن آدم لن تدرك ما عندي إلا باداء ما افترضت عليك ولا يزال عبدي يتقرب إلي بالنوافل حتى احبه فاكون انا سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ولسانه الذي ينطق به وقلبه الذي يعقل به فإذا دعاني اجبته وإذا سألني اعطيته وإذا استنصرني نصرته واحب ما تعبد لي عبدي به النصح لي (طب حل في الطب عن ابي امامة)

(۱۱۵۱) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: جس آدمی نے میرے ولی (دوست) کو رسوا کیا اس نے مجھے دشمنی کی دعوت دی۔ اے ابن آدم! جو کچھ میرے پاس ہے اسے تو اسی صورت میں حاصل کر سکتا ہے کہ جو کچھ میں نے تجھ پر فرض کیا ہے اس کی ادائیگی کرے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ چنانچہ میں اس کی وہ سماعت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے، اس کی وہ بصارت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے، اس کی وہ زبان بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ بولتا ہے اور اس کا وہ دل بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سمجھ بوجھ لیتا ہے، چنانچہ جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں، جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور جب مجھ سے مدد مانگتا ہے تو میں اس کی مدد کرتا ہوں اور میرا بندہ جو عبادت میری کرتا ہے اس میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ میرے نزدیک میرے لئے خیر خواہی ہے۔ (طب حل فی الطب عن ابی امامۃ)

1152 - قال الله تعالى من اخاف لي وليا فقد بارزني بالمحاربة و ما تقرب إلي عبدي المؤمن بمثل اداء ما افترضت عليه ولا يزال عبدي المؤمن يتنفل حتى احبه ومن احببته كنت له سمعا وبصرا ويدا ومؤيدا ان سألني اعطيته وإن دعاني اجبته وما ترددت في شيء انا فاعله ماترددت في قبض نفس عبدي المؤمن يكره الموت وأنا اكره مساءته ولابد له منه وإن من

(۱۱۵۲) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے میرے کسی ولی کو خوفزدہ کیا تو اس نے مجھے جنگ کی دعوت دی۔ میرا مومن بندہ اس سے بڑھ کر کسی چیز سے میرا قرب حاصل نہیں کرتا جتنا ان فرائض کی ادائیگی سے حاصل کرتا ہے جو میں نے اس پر فرض کئے ہیں اور میرا مومن بندہ نفل ادا کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور میں جس سے محبت کرتا ہوں اس کی سماعت، بصارت، ہاتھ اور تائید کنندہ بن جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو عطا کرتا ہوں، اگر مجھے پکارے تو اسے جواب دیتا ہوں اور میں جو کام کرنے

عبادی المؤمنین لمن یشتهی الباب من العبادة فاکفه عنه لئلا یدخله عجب فیفسده ذٰلك وان من عبادی المؤمنین لمن لا یصلحه الا الغنی ولو افقرته لافسده وان من عبادی المؤمنین لمن لا یصلحه الا الفقر ولو بسطت له لافسده ذٰلك وإن من عبادی المؤمنین لمن لا یصلحه إلا الصحة ولو اسقمته لافسده ذٰلك وإن من عبادی المؤمنین لمن لا یصلحه الا السقم ولو صححته لافسده ذٰلك انی ادبر عبادی بعلمی بقلوبهم انی علیم خبیر (ابن عساکر عن انس وفیه الحسن بن یحیی الخشنی)

والا ہوتا ہوں اس میں سے اتنا کسی چیز میں تردد نہیں کرتا جتنا اپنے اس بندۂ مومن کی جان قبض کرنے میں کرتا ہوں جو موت کو ناپسند کرتا ہے۔ حالانکہ میں اس کی بری حالت کو ناپسند کرتا ہوں اور اس کیلئے اس سے کوئی چارہ کار نہیں ہوتا۔ میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو عبادت کے دروازے کی خواہش رکھتے ہیں تو میں انہیں اس سے روک دیتا ہوں تاکہ اس میں خود پسندی نہ آجائے اور اسے خراب کردے اور میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں ان کیلئے تونگری ہی مناسب ہوتی ہے اور اگر میں انہیں مفلس بناتا تو وہ اسے خراب کردیتی۔ میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ ان کیلئے مفلسی ہی مناسب ہوتی ہے اور اگر میں انہیں کشادگی عطا کرتا تو انہیں خراب کردیتی۔ میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ ان کیلئے صحت ہی مناسب ہوتی ہے اور اگر میں انہیں بیمار کردیتا تو انہیں خراب کردیتی اور میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں بیماری ہی مناسب ہوتی ہے اور اگر میں صحت دیتا تو وہ انہیں خراب کردیتی۔ میں اپنے بندوں کے معاملات کی تدبیر ان کے دلوں کے متعلق اپنے علم کی بناء پر کرتا ہوں بیشک میں جاننے والا خبر رکھنے والا ہوں۔ (ابن عساکر عن انس) "وفیہ الحسن بن یحییٰ الخشنی"۔

1153 - قال اللّٰه تعالٰی من آذی لی ولیا فقد استحل محاربتی و ما تقرب إلی عبدی بمثل أداء الفرائض وما یزال العبد یتقرب إلی بالنوافل حتی احبه فإذا احببته کنت عینه التی یبصر بها واذنه التی یسمع بها ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها وفؤاده الذی یعقل به ولسانه الذی یتکلم به إن دعانی اجبته وإن سألنی اعطیته و ما ترددت عن شیء أنا فاعله ترددی عن وفاته وذاك لانه یکره الموت وأنا

(۱۱۵۳) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی کو اذیت دی تو اس نے میری جنگ کو حلال کیا۔ میرا بندہ میرا اتنا قرب کسی طرح حاصل نہیں کرتا جتنا فرائض کی ادائیگی سے حاصل کرتا ہے اور وہ بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ چنانچہ جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے۔ وہ کان بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے، وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے، وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے، وہ دل بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سمجھ بوجھ

أكره مساء ته (حم والحكيم ع طس وابو نعيم في الطب ق في الزهد وابن عساكر عن عائشة)

حاصل کرتا ہے اور وہ زبان بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ بولتا ہے۔ اگر وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں، اگر مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور جو کام بھی میں کرنے والا ہوتا ہوں اس میں سے کسی چیز میں بھی اتنا تردد نہیں کرتا جتنا بندۂ مومن کو وفات دینے میں کرتا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی بری حالت کو ناپسند کرتا ہوں۔ (حم والحکیم ع طس وابونعیم فی الطب ق فی الزہد وابن عساکر عن عائشۃ)

1154 - قال الله تعالىٰ ما تقرب إلى عبدى بمثل اداء فرائضى وإنه ليتقرب إلى بالنوافل حتى احبه فإذا أحببته كنت رجله التى يمشى بها ويده التى يبطش بها ولسانه الذى ينطق به وقلبه الذى يعقل به إن سألنى أعطيته وإن دعانى اجبته (ابن السنى فى الطب عن سمويه)

(۱۱۵۴) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرا اتنا قرب کسی طرح حاصل نہیں کرتا جتنا میرے فرائض کی ادائیگی سے حاصل کرتا ہے اور نوافل کے ذریعے وہ میرا اتنا قرب حاصل کر لیتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ چنانچہ جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے، وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے، وہ زبان بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ بولتا ہے اور وہ دل بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سمجھ بوجھ حاصل کرتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ (ابن السنی فی الطب عن سمویہ)

1155 - قال الله عزوجل ما تحبب إلى عبدى باحب إلى من اداء ما افترضت عليه (الخطيب وابن عساكر عن على)

(۱۱۵۵) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندے پر جو چیزیں فرض کی ہیں ان کی ادائیگی کے ساتھ وہ جتنا میرا محبوب بنتا ہے اتنا کسی چیز سے نہیں بنتا۔ (الخطیب وابن عساکر عن علی)

1156 - يقول الله تعالىٰ من أهان لى وليا فقد بارزنى بالمحاربة وانى لاسرع شىء إلى نصرة اوليائى انى لاغضب لهم كما يغضب الليث الحرب وما ترددت عن شىء انا فاعله ترددى عن قبض روح عبدى المؤمن وهو يكره الموت واكره مساء ته ولابد له منه وما تعبدنى

(۱۱۵۶) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی کو رسوا کیا تو اس نے مجھے جنگ کی دعوت دی۔ میں اپنے اولیاء کی مدد کی طرف بہت تیزی کرتا ہوں۔ میں ان کیلئے (یعنی ان کی وجہ سے) اسی طرح غضب ناک ہوتا ہوں جیسے غصہ ور شیر غضبناک ہوتا ہے اور جو کام میں کرنے والا ہوتا ہوں اس میں سے کسی چیز میں اتنا تردد نہیں کرتا جتنا اپنے مومن بندے کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں جبکہ وہ

عبدی المؤمن بمثل الزهد فی الدنيا ولاتقرب إلی عبدی المؤمن بمثل اداء ما افترضت عليه ولا يزال عبدی يتقرب إلی بالنوافل حتی احبه فإذا احببته كنت له سمعا وبصرا ويدا ومؤيدا ان سألنی اعطيته وإن دعانی استجبت له وان من عبادی المؤمنين لمن سألنی من العبادة فاكفه عنه ولو اعطيته اياه لدخله العجب وافسده ذٰلك وإن من عبادی المؤمنين لمن لا يصلحه إلا الغنی ولو أفقرته لافسده ذٰلك وإن من عبادی المؤمنين لمن لايصلحه إلا الفقر ولو اغنيته لافسده ذٰلك وإن من عبادی المؤمنين لمن لا يصلحه إلا الصحة ولو اسقمته لافسده ذٰلك وإن من عبادی المؤمنين لمن لا يصلحه الا السقم ولو اصححته لافسده ذٰلك وانی ادبر لعبادی بعلمی بقلوبهم انی عليم خبير (ابن ابی الدنيا فی كتاب الاولياء والحكيم وابن مردويه حل فی الاسماء وابن عساكر عن انس)

1157 - يقول الله تبارك وتعالٰی من عادی لی وليا فقد ناصبنی بالمحاربة وما ترددت عن

موت کو ناپسند کرتا ہو اور میں اس کی بری حالت کو ناپسند کرتا ہوں اور اس کیلئے اس سے کوئی چارہ کار نہیں ہوتا۔ اور میرے مومن بندے نے دنیا میں زہد اختیار کرنے کی مثل میری کوئی عبادت نہیں کی۔ میرے مومن بندے نے میرا اتنا قرب کسی طرح حاصل نہیں کیا جتنا ان فرائض کی ادائیگی سے حاصل کیا ہے جو میں نے اس پر لازم کئے ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ چنانچہ جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کی سماعت، بصارت، ہاتھ (مددگار بھی مراد لے سکتے ہیں) اور تائید کنندہ بن جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اگر مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو شرف قبولیت بخشتا ہوں اور میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جنہوں نے مجھ سے عبادت کا سوال کیا تو میں نے انہیں اس سے روک دیا۔ اگر میں نے انہیں وہ عطا کر دیا ہوتا تو اس میں خود پسندی داخل ہو جاتی اور وہ اسے خراب کر ڈالتی۔ میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ تونگری ہی ان کیلئے مناسب ہے۔ اگر میں انہیں مفلس کر دیتا تو مفلسی انہیں خراب کر دیتی۔ میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ مفلسی ہی ان کیلئے مناسب ہے اگر میں انہیں امیر کر دیتا تو امیری انہیں خراب کر دیتی، میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ صحت ہی ان کیلئے مناسب ہے اگر میں انہیں بیمار کر دیتا تو بیماری انہیں خراب کر دیتی اور میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کیلئے بیماری ہی مناسب ہے اگر میں انہیں صحت مند رکھتا تو وہ تندرستی انہیں خراب کر دیتی اور میں اپنے بندوں کے معاملات کی تدبیر ان کے دلوں کے متعلق اپنے علم کی بناء پر کرتا ہوں اور بیشک میں جاننے والا خبر رکھنے والا ہوں۔ (ابن ابی الدنیا فی کتاب الاولیاء والحکیم وابن مردویہ حل فی الاسماء وابن عساکر عن انس)

(۱۱۵۷) اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو اس نے مجھ سے جنگ کرنے کی

شیء انا فاعله کترددی عن موت المؤمن یکره واکره مساء ته وربما سألنی ولیی المؤمن الغنی فاصرفه إلی الفقر ولو صرفته إلی الغنی لکان شرا له وربما سألنی ولیی المؤمن الفقر فاصرفه إلی الغنی ولو صرفته إلی الفقر لکان شرا له ان اللّٰه تعالٰی یقول وعزتی وجلالی وعلوی وبهائی وجمالی وارتفاع مکانی لا یؤثر عبد هوای علی هوی نفسه إلا أثبت أجله عند بصره وضمنت السماء والارض رزقه وکنت له من وراء تجارة کل تاجر (طب عن ابن عباس)

ٹھانی۔ اور میں کوئی کام کرنے والا ہوتا ہوں تو اس میں سے کسی چیز میں اتنا تردد نہیں کرتا جتنا اس مومن کی موت میں تردد کرتا ہوں جو موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی بری حالت کو ناپسند کرتا ہوں۔ بعض اوقات میرا ولی مومن مجھ سے تونگری کا سوال کرتا ہے تو میں اسے مفلسی کی طرف پھیر دیتا ہوں اگر میں اسے تونگری کی طرف پھیر دوں تو وہ اس کیلئے برا ہوگا۔ بعض اوقات میرا ولی مومن مجھ سے مفلسی کا سوال کرتا ہے تو میں اسے تونگری کی طرف پھیر دیتا ہوں اگر میں اسے مفلسی کی طرف پھیر دیتا تو وہ اس کیلئے برا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے میری عزت، جلال، بلندی، فخر، جمال اور میرے مکان کی بلندی کی قسم! کوئی بندہ میری خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو اس کی موت اس کی نگاہ کے سامنے ٹھہر جاتی ہے، آسمان و زمین اس کے رزق کے ضامن بن جاتے ہیں اور میں ہر تاجر کی تجارت کے پیچھے اس کا نگہبان ہو جاتا ہوں۔ (طب عن ابن عباس)

1158 - یمین اللّٰه عزوجل طباق السموات والارض (الدیلمی عن ابی امامة وشداد بن اوس معا)

(۱۱۵۸) اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ تمام آسمانوں اور زمین کو ڈھانپے ہوئے ہے۔ (الدیلمی عن ابی امامۃ وشداد بن اوس معاً)

1159 - یمین اللّٰه ملأی لا یغیضها نفقة سحاء اللیل والنهار أرایتم ما أنفق منذ خلق السموات والارض فانه لم ینقص ما فی یمینه وعرشه علی الماء وبیده الاخری المیزان یخفض ویرفع (قط فی الصفات عن ابی هریرة)

(۱۱۵۹) اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ دن رات خرچ کرنا اسے کم نہیں کرتا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمایا ہے کتنا خرچ کر چکا ہوگا تو اس نے جو کچھ اس کے دائیں ہاتھ میں ہے اس میں بالکل کمی نہیں کی اور اس کا عرش پانی کے اوپر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے۔ کبھی پست کرتا ہے کبھی بلند کرتا ہے۔ (قط فی الصفات عن ابی ہریرۃ)

1160 - إن قلوب بنی آدم بین اصبعین من اصابع الرحمٰن کقلب واحد یقول بها هکذا (ك عن جابر)

(۱۱۶۰) تمام بنی آدم کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی مانند ہیں۔ وہ انہیں اس طرح جھکاتا ہے۔ (ک عن جابر)

1161 - إن قلوب بنی آدم بین أصبعین من

(۱۱۶۱) تمام بنی آدم کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو

أصابع الله كقلب واحد فإذا شاء صرفه وإذا شاء بصره (ابن جرير عن أبي ذر)

انگلیوں کے درمیان ایک دل کی مانند ہیں چنانچہ وہ جب چاہتا ہے اسے پھیر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے اسے بینائی عطا فرماتا ہے۔ (ابن جریر عن ابی ذر)

1162 - ما من آدمي الا قلبه بين اصبعين من اصابع الرحمٰن إن شاء أن يزيغه أزاغه وان شاء أن يقيمه اقامه وكل يوم الميزان بيد الله يرفع اقواما ويضع آخرين إلى يوم القيامة (طب عن نعيم بن هماز

(۱۱۶۲) ہر انسان کا دل رب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے اگر وہ اسے جھکانا چاہتا ہے تو جھکا دیتا ہے اور اگر وہ اسے قائم فرمانا چاہتا ہے تو قائم فرما دیتا ہے اور ہر دن ترازو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کچھ لوگوں کا درجہ بلند کرتا ہے اور کچھ لوگوں . درجہ قیامت کے دن تک کیلئے کم کرتا ہے۔ (طب عن نعیم بن ھماز)

1163 - يا ام سلمة انه ليس آدمي الا وقلبه بين اصبعين من اصابع الله فمن شاء اقام ومن شاء ازاغ (ت ام سلمة)

(۱۱۶۳) اے ام سلمہ! ہر ایک انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے چنانچہ جسے چاہتا ہے قائم فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے جھکا دیتا ہے (راہ حق سے موڑ دیتا ہے)۔ (ت عن ام سلمۃ)

1164 - ما من قلب الا وهو معلق بين اصبعين من اصابع الرحمٰن إذا شاء أن يقيمه اقامه وإذا شاء أن يزيغه أزاغه والميزان بيد الرحمٰن يرفع اقواما ويضع آخرين إلى يوم القيامة (حم ه ك طب عن النواس بن سمعان)

(۱۱۶۴) ہر ایک دل رب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان معلق ہے (لٹکا ہوا ہے) جب وہ اسے قائم فرمانا چاہتا ہے تو قائم فرما دیتا ہے اور جب اسے جھکانا چاہتا ہے تو جھکا دیتا ہے۔ جبکہ ترازو رب رحمٰن کے ہاتھ میں ہے قیامت کے دن تک کیلئے کچھ لوگوں کا درجہ بلند کرتا ہے اور کچھ لوگوں کا کم کرتا ہے۔ (حم ہ ک طب عن النواس بن سمعان)

1165 - الموازين بيد الله يرفع قوما ويضع قوما وقلب ابن آدم بين اصبعين من اصابع الرحمٰن إذا شاء ازاغه وإذا شاء اقامه (ابن جرير الديلمي عن سمرة بن فاتك الاسدي)

(۱۱۶۵) ترازو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ کچھ لوگوں کا درجہ بلند کرتا ہے اور کچھ لوگوں کا کم کرتا ہے اور ابن آدم کا دل رب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے جب چاہتا ہے اسے جھکا دیتا ہے اور جب چاہتا ہے قائم فرما دیتا ہے۔ (ابن جریر الدیلمی عن سمرۃ بن فاتک الاسدی)

1166 - الميزان بيد الله يرفع قوما ويضع قوما وقلب ابن آدم بين أصبعين من أصابع الرب عزوجل إذا شاء أزاغه وإذا شاء اقامه (ابن قانع

(۱۱۶۶) ترازو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگوں کا درجہ بلند کرتا ہے اور کچھ لوگوں کا کم کرتا ہے اور ابن آدم کا دل رب تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے وہ جب چاہتا ہے اسے

طب وابن مندة فی غرائب شعبة والدیلمی وابن عساكر عن سبرة وقيل سمرة بن فاتك اخى خريم بن فاتك ك عن النواس بن سمعان)

جھکا دیتا ہے اور جب چاہتا ہے اسے قائم فرما دیتا ہے۔ (ابن قانع طب وابن مندة فی غرائب شعبہ والدیلمی وابن عساکر عن سبرة) ''وقیل سمرة بن فاتک اخی خریم بن فاتک'' (ک عن النواس بن سمعان)

1167 - لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة قدمه فتنزوى بعضها إلى بعض وتقول قط قط وعزتك وكرمك ولا يزال فى الجنة فضل حتى ينشئ اللّٰه خلقا آخر فيسكنهم فى فضول الجنة (حم وعبد بن حميد حم م ت حسن غريب ن وابو عوانة حب عن انس)

(۱۱۶۷) لگاتار جہنم میں جہنمی پھینکے جاتے رہیں گے اور وہ کہتی رہے گی کہ کیا کوئی اور ہے؟ حتیٰ کہ اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم مبارک رکھے گا تو اس کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے حصے سے مل جائے گا اور وہ عرض کرے گی۔ تیری عزت اور کرم کی قسم! بس بس! اور جنت میں جگہ باقی بچتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا فرمائے گا چنانچہ انہیں جنت کے باقی ماندہ حصوں میں ٹھہرائے گا۔ (حم وعبد بن حمید حم م ت حسن غریب)، (ن وابوعوانة حب عن انس)

1168 - إن جهنم تسال المزيد حتى يضع الجبار فيها قدمه فينزوى بعضها إلى بعض وتقول قط قط (قط فى الصفات عن ابى)

(۱۱۶۸) جہنم مزید آدمی مانگتی رہے گی حتیٰ کہ رب جبار اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس کا ایک حصہ دوسرے حصے سے مل جائے گا اور وہ عرض کرے گی، بس بس!۔ (قط فی الصفات عن ابی ہریرة)

1169 - لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول هل من مزيد حتى يضع الجبار فيها قدمه فهنالك تنزوى وتقول قط قط (قط فى الصفات عن ابى هريره)

(۱۱۶۹) جہنم میں جہنمی پھینکے جاتے رہیں گے اور وہ کہتی رہے گی کہ کیا کچھ اور ہے؟ حتیٰ کہ رب جبار اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس وقت وہ سمٹ جائے گی اور عرض کرے گی، بس بس!۔ (قط فی الصفات عن ابی ہریرة)

1170 - يلقى فى النار وتقول هل من مزيد حتى يضع فيها قدمه وتقول قط قط (قط فى الصفات عن انس)

(۱۱۷۰) لوگ دوزخ میں پھینکے جائیں گے اور وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور ہے؟ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا اور وہ عرض کرے گی، بس بس۔ (قط فی الصفات عن انس)

1171 - يلقى فى النار أهلها وتقول هل من مزيد حتى يأتيها تبارك وتعالىٰ فيضع فيها قدمه فتنزوى وتقول قط قط (قط فى الصفات عن ابى هريرة)

(۱۱۷۱) دوزخی دوزخ میں پھینکے جائیں گے اور وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور ہے؟ حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تشریف لائے گا تو اس میں اپنا قدم رکھے گا۔ تب وہ سمٹ جائے گی اور عرض کرے گی بس بس۔ (قط فی الصفات عن ابی ہریرة)

1172 - قال اللّٰه تعالىٰ يا ابن آدم قم إلى امش اليك وامش إلى اهرول اليك (حم عن

(۱۱۷۲) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو میری طرف اٹھ کھڑا ہو میں تیری طرف پیدل چل کر آؤں گا، تو میری طرف

رجل)

1173 - قال اللّٰه تعالٰی یا ابن آدم ان ذكرتني في نفسك ذكرتك في نفسي وإن ذكرتني في ملأ ذكرتك في ملأ خير منه وإن دنوت مني شبرا دنوت منك ذراعا وان دنوت مني ذراعا دنوت منك باعا وان اتيتني تمشي اتيتك هرولة (حم وعبد بن حميد عن انس)

1174 - قال ربكم عزوجل الحسنة بعشر والسيئة بواحدة أو اغفرها ومن لقيني بقراب الارض خطيئة لا يشرك بي لقيته بقراب الارض مغفرة ومن هم بحسنة فلم يعملها كتبت له حسنة ومن هم بسيئة فلم يعملها لم يكتب عليه شيء ومن تقرب مني شبرا تقربت منه ذراعا ومن تقرب مني ذراعا تقربت منه باعا (طب عن ابي ذر)

1175 - من تقرب إلى الله شبرا تقرب إليه ذراعا ومن تقرب إلى الله ذراعا تقرب إليه باعا ومن اقبل إلى الله ماشيا اقبل الله إليه مهرولا والله أعلى وأجل والله أعلى وأجل (ابن ابي خيثمة والبغوی وابن السكن وابو نعيم في المعرفة عن ابي زياد الغفاری وماله غيره طب وابو نعيم والحسن بن سفيان عن ابي ذر)

پیدل چل کر آئیں تیری طرف بھاگ کر آؤں گا۔ (حم عن رجل)

(۱۱۷۳) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اور اگر تو نے مجھے کسی جماعت میں یاد کیا تو میں تجھے اس سے بہتر جماعت میں یاد کروں گا۔ اگر تو ایک بالشت میرے قریب ہوا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ایک ہاتھ میرے قریب ہوا تو میں دونوں ہاتھوں کی لمبائی کی مقدار تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو پیدل چلتے ہوئے میرے پاس آیا تو میں بھاگتے ہوئے تیرے پاس جاؤں گا۔ (حم وعبد بن حمید عن انس)

(۱۱۷۴) تمہارا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور ایک برائی کے بدلے ایک برائی لکھی جائے گی یا میں وہ بھی بخش دوں گا۔ جو آدمی مجھ سے زمین بھر خطائیں لے کر ملا جبکہ اس نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا تھا تو میں اسے زمین بھر مغفرت لے کر ملوں گا اور جس آدمی نے نیکی کا ارادہ کیا البتہ وہ نیکی سرانجام نہ دی تو اس کیلئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور جس نے برائی کا ارادہ کیا البتہ وہ برائی سرانجام نہ دی تو اس پر کوئی چیز نہیں لکھی جائے گی اور جو آدمی ایک بالشت میرے قریب ہوا میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوں گا اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوا میں دونوں ہاتھوں کی مقدار اس کے قریب ہوں گا۔ (طب عن ابی ذر)

(۱۱۷۵) جو آدمی ایک بالشت اللہ تعالیٰ کے قریب ہوا۔ اللہ تعالیٰ ایک ہاتھ اس کے قریب ہوگا اور جو ایک ہاتھ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوا اللہ تعالیٰ دونوں ہاتھوں کی مقدار اس کے قریب ہوگا اور جو آدمی پیدل چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف آیا۔ اللہ تعالیٰ بھاگتے ہوئے اس کی طرف آئے گا اور اللہ تعالیٰ بلند وبالا اور عظیم تر ہے، اللہ تعالیٰ بلند وبالا اور عظیم تر ہے۔ (ابن ابی خیثمۃ والبغوی وابن السکن و ابونعیم فی المعرفۃ عن ابی الزناد الغفاری) ''ومالہ غیرہ''۔ (طب و

ابونعیم والحسن بن سفیان عن ابی ذر)

1176 - من تقرب إلى الله شبرا تقرب إليه ذراعا ومن تقرب إلى الله ذراعا تقرب إليه باعا ومن أتاه يمشي أتاه هرولة (حم عن ابی سعید)

(۱۱۷۶) جو آدمی ایک بالشت اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہے اور جو آدمی ایک ہاتھ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دونوں ہاتھوں کی مقدار اس کے قریب ہوتا ہے اور جو آدمی پیدل چلتے ہوئے اس کی طرف آتا ہے وہ بھاگتے ہوئے اس کی طرف آتا ہے۔ (حم عن ابی سعید)

1177 - يقول الله يا ابن آدم ان ذكرتني في نفسك ذكرتك في نفسي وإن ذكرتني في ملأ ذكرتك في ملأ أفضل منهم واكرم وان دنوت مني شبرا دنوت منك ذراعا وان دنوت مني ذراعا دنوت منك باعا وان مشيت إلي هرولت اليك (ابن شاهين في الترغيب عن ابن عباس وفيه معمر بن زائدة قال العقيلي لا يتابع على حديثه)

(۱۱۷۷) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اور اگر تو نے مجھے کسی جماعت میں یاد کیا تو میں تجھے اس سے افضل اور معزز جماعت میں یاد کروں گا۔ اگر تو ایک بالشت میرے قریب ہوا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب ہوں گا، اگر تو ایک ہاتھ میرے قریب ہوا تو میں دونوں ہاتھوں کی مقدار تیرے قریب ہوں گا اور اگر تو میری طرف پیدل چلا تو میں تیری طرف دوڑوں گا۔ (ابن شاہین فی الترغیب عن ابن عباس) ''وفیہ معمر بن زائدۃ قال العقیلی لا یتابع علی حدیثہ''۔

1178 - يقول الله إذا تقرب مني عبدي شبرا تقربت منه ذراعا وإذا تقرب مني ذراعا تقربت منه باعا وإذا اتاني ماشيا اتيته هرولة (ط حم خ عن قتادة خ عن التيمي عن انس عن ابي هريرة)

(۱۱۷۸) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی مقدار اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ پیدل چلتے ہوئے میرے پاس آتا ہے تو میں بھاگ کر اس کے پاس جاتا ہوں۔ (ط حم خ عن قتادہ)، (خ عن التیمی عن انس عن ابی ہریرۃ)

1179 - يقول الله عزوجل ابن آدم قم إلي امش اليك وامش إلي اهرول اليك ابن آدم إن دنوت مني شبرا دنوت منك ذرعا وان دنوت مني ذراعا دنوت منك باعا ابن آدم ان حدثت نفسك بحسنة فلم تعملها كتبتها لك حسنة وان عملتها كتبتها لك عشرا وان هممت بسيئة

(۱۱۷۹) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو میری طرف اٹھ کھڑا ہو میں تیری طرف پیدل چل پڑوں گا، تو میری طرف پیدل چل تیری طرف بھاگوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو ایک بالشت میرے قریب ہوا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب ہوں گا اور اگر تو ایک ہاتھ میرے قریب ہوا تو میں دونوں ہاتھوں کی مقدار تیرے قریب ہوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو نے اپنے آپ سے نیکی کا ارادہ کیا تو تو نے

فحجزك عنها هيبتي كتبتها لك حسنة واحدة وان عملتها كتبتها لك سيئة (ك وابن النجار عن أبي ذر)

اس پر عمل نہ کیا تو میں تیرے لئے ایک نیکی لکھ دوں گا اور اگر تو نے اس پر عمل کیا تو میں تیرے لئے دس نیکیاں لکھوں گا اور اگر تو نے برائی کا ارادہ کیا تو میری ہیبت نے تجھے اس سے روک دیا تو میں تیرے لئے ایک نیکی لکھوں گا اور اگر تو نے وہ برائی سرانجام دی تو میں تیرے لئے ایک ہی برائی لکھوں گا۔ (ک وابن النجار عن ابی ذر)

1180 - ان اللّٰه ليضحك من اياس العباد وقنوطهم وقرب الرحمة لهم (الخطيب عن عائشة

(۱۱۸۰) اللہ تعالیٰ بندوں کی مایوسی، ان کی ناامیدی اور رحمت کے ان کے قریب ہونے سے مسکراتا ہے۔ (الخطیب عن عائشۃ)

1181 - كان في عماء تحته هواء ثم خلق عرشه على الماء (ابن جرير وابو الشيخ فيّ العظمة عن ابى رزين) قال قلت يا رسول اللّٰه اين كان ربنا قبل أن يخلق السموات والارض قال فذكره)

(۱۱۸۱) وہ عماء (یعنی ابر یا خلا یا ایسے امر میں کہ جسے سمجھنے سے عقل انسانی قاصر ہے) میں تھا اس کے نیچے ہوا تھی پھر اس نے اپنا عرش پانی پر تخلیق فرمایا۔ (ابن جریر وابوالشیخ فی العظمۃ عن ابی رزین) فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا رب تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تخلیق کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ تو ارشاد فرمایا۔

فرع في النهى عن الكلام في ذات اللّٰه تعالىٰ من الاكمال

''الاکمال'' سے ذات باری تعالیٰ کے بارے میں کلام کرنے کی نہی کا بیان

1182 - لا تقوم الساعة حتى تكون خصومتهم في ربهم (أبو نصر والديلمي عن ابى هريرة)

(۱۱۸۲) قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ لوگوں کا جھگڑا اپنے رب تعالیٰ کے بارے میں ہوگا۔ (ابونصر والدیلمی عن ابی ہریرۃ)

1183 - لا تقوم الساعة حتى يكفروا باللّٰه جهرا وذلك عند كلامهم في ربهم (ك في تاريخه طس عن ابى هريرة)

(۱۱۸۳) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ لوگ ببانگِ دہل (بآواز بلند) اللہ تعالیٰ کو نہیں جھٹلائیں گے اور یہ اس وقت ہوگا جب وہ اپنے رب تعالیٰ کے بارے میں گفتگو کریں گے۔ (ک فی تاریخہ طس عن ابی ہریرۃ)

1184 - يوشك قلوب الناس ان تمتلئ شرا حتى يخرج الشر فضلا بين الناس ما تجد قلبا يدخله لا يزال الناس يتساء لون عن كل شيء

(۱۱۸۴) قریب ہے کہ لوگوں کے دل شر سے بھرپور ہو جائیں گے حتیٰ کہ شر لوگوں کے درمیان سے اس طرح زائد ہو کر نکلے گا کہ وہ کوئی ایسا دل نہیں پائے گا جس میں داخل ہو۔ لوگ ہر چیز کے

حتی یقولوا لو کان اللّٰه قبل کل شیء فما کان قبل اللّٰه فإذا قالوا لکم ذٰلك فقولوا کان اللّٰه قبل کل شیء ولیس قبله شیء وهو الاٰخر بعد کل شیء ولیس بعده شیء وهو الظاهر فوق کل شیء ولیس فوقه شیء وهو الباطن دون کل شیء ولیس دونه شیء وهو بکل شیء علیم فان هم اعادوا المسألة فابصقوا فی وجوههم فان لم ینتهوا فاقتلوهم (الدیلمی عن ابی سعید)

بارے میں سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے پہلے تھا تو اللہ تعالیٰ سے پہلے کیا تھا؟ چنانچہ جب وہ تمہیں یہ بات کہیں تو تم یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے پہلے تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ وہ ہر چیز کے بعد آخری ہوگا اس کے بعد کوئی چیز نہ ہوگی۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے اس پر کوئی چیز غالب نہیں (یا یہ کہ وہ ہر چیز پر بلند ہے اس پر کوئی چیز بلند نہیں) وہ ہر چیز سے بڑھ کر پوشیدہ ہے اس سے بڑھ کر کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اگر وہ دوبارہ یہی سوال کریں تو ان کے مونہوں میں تھوک دو اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو انہیں قتل کردو۔ (الدیلمی عن ابی سعید)

الفصل الثانی

فی قلة الاسلام وغربته

1185 - لینقضن الاسلام عروة عروة (حم عن فیزوز الدیلمی)

1186 - لینقضن الاسلام عروة عروة فکلما انتقضت عروة تشبث الناس بالتی تلیها فاولهن نقضا الحکم وآخرهن الصلاة (حم حب ك عن ابی امامة)

1187 - ان الاسلام بدأ جذعا ثم ثنیا ثم رباعیا ثم سدیسا ثم بازلا (حم عن رجل)

1188 - ان الاسلام بدأ غریبا وسیعود غریبا کما بدأ فطوبی للغرباء (م ہ عن ابی ھریرة ن ہ عن ابن مسعود ہ عن انس طب عن سلمان وسھل بن سعد وابن عباس)

1189 - ان الاسلام بدأ غریبا وسیعود کما بدأ ویارز بین المسجدین کما تأرز الحیة فی

دوسری فصل

اسلام کی قلت اور غریب الوطنی کا بیان

(۱۱۸۵) اسلام کنڈہ در کنڈہ ٹوٹتا جائے گا۔ (حم عن فیروز الدیلمی)

(۱۱۸۶) اسلام ضرور کنڈہ در کنڈہ ٹوٹتا جائے گا تو جب بھی ایک کنڈہ ٹوٹے گا لوگ اس سے نیچے والے کنڈے سے لٹک جائیں گے۔ چنانچہ سب سے پہلے حکمت ٹوٹے گی اور سب سے آخر میں نماز۔ (حم حب ک عن ابی امامۃ)

(۱۱۸۷) اسلام کمسنی کی حالت میں شروع ہوا پھر دو سالہ ہوا پھر چار سالہ پھر چھ سالہ اور پھر بھرپور نوجوان ہوا۔ (حم عن رجل)

(۱۱۸۸) شروع میں اسلام کمزور تھا اور عنقریب جیسے شروع میں تھا ویسے ہی دوبارہ کمزور ہو جائے گا۔ چنانچہ کمزوروں کو مبارکباد ہے۔ (م ہ عن ابی ہریرۃ ن ہ عن ابن مسعود، ہ عن انس)، (طب عن سلمان وسھل بن سعد وابن عباس)

(۱۱۸۹) شروع میں اسلام کمزور تھا اور عنقریب جیسے شروع میں تھا ویسے ہی دوبارہ ہو جائے گا اور دونوں مسجدوں کے درمیان

جحرها (م عن ابن عمر)

(مکہ و مدینہ) اس طرح سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل (سوراخ) میں سمٹ جاتا ہے۔ (م عن ابن عمر)

1190 - انِ الدین لیأرز إلی الحجاز کما تأرز الحیة إلی جحرها ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الاروية من راس الجبل ان الدين بدأ غريبا ويرجع غريبا فطوبى للغرباء الذين يصلحون ما افسد الناس بعدى من سنتى (ت عن عمرو بن عوف المزنى)

(۱۱۹۰) دین (اسلام) اس طرح حجاز مقدس کی طرف سمٹ جائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے اور دین اسلام اس طرح حجاز مقدس میں پناہ لے گا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ شروع میں دین اسلام کمزور تھا اور کمزوری کی طرف لوٹ جائے گا چنانچہ مبارکباد ہے ان کمزوروں کو جو میری سنت کی اصلاح کرتے ہیں جسے لوگوں نے میرے بعد خراب کر دیا تھا۔ (ت عن عمرو بن عوف المزنی)

1191 - ان الدين سيرجع إلى حيث خرج إلى مكة (ابن النجار عن ابى هريرة)

(۱۱۹۱) عنقریب دین جہاں سے نکلا تھا وہیں سے مکہ مکرمہ کی طرف لوٹ جائے گا۔ (ابن النجار عن ابی ہریرۃ)

1192 - طلب الحق غربة (ابن عساكر عن على)

(۱۱۹۲) حق کی تلاش غربت پر مبنی ہے۔ (ابن عساکر عن علی)

1193 - ان الايمان ليأرز إلى المدينة كما تأرز إلى جحرها

(حم ق ه عن ابى هريرة)

(۱۱۹۳) ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا جیسے (سانپ) اپنے سوراخ کی طرف سمٹ جاتا ہے۔ (حم ق ہ عن ابی ہریرۃ)

الاکمال

"الاکمال" سے اسلام کی قلت وغربت کا بیان

1194 - ان الاسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا فطوبى للغرباء قالوا يا رسول الله وما الغرباء قال الذين يصلحون عند فساد الناس (طب عن سهل بن سعد طب وابو نصر السجزى فى الابانة عن عبد الرحمٰن بن سنة

(۱۱۹۴) شروع میں اسلام کمزور تھا اور عنقریب دوبارہ کمزور ہو جائے گا چنانچہ کمزوروں کیلئے مبارکباد ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کمزور کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ: لوگوں کے فساد کے وقت اصلاح کرنے والے۔ (طب عن سہل بن سعد)، (طب وابونصر السجزی فی الابانۃ عن عبدالرحمٰن بن سنۃ)

1195 - ان الاسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا فطوبى للغرباء بين يدى الساعة (نعيم بن حماد فى الفتن عن مجاهد مرسلا)

(۱۱۹۵) اسلام شروع میں کمزور تھا اور عنقریب دوبارہ کمزور ہو جائے گا چنانچہ قیامت کے وقت مبارکباد ہے کمزوروں کیلئے۔ (نعیم بن حماد فی الفتن عن مجاہد) مرسلاً۔

1196 - ان الايمان بدأ غريبا وسيعود كما

(۱۱۹۶) ایمان شروع میں کمزور تھا اور عنقریب جیسے شروع ہوا

بدأ فطوبى يومئذ للغرباء إذا فسد الناس والذى نفس ابى القاسم بيده ليأرز الايمان بين هذين المسجدين كما تأرز الحية فى جحرها (حم ص عن سعد بن ابى وقاص)

تھا دوبارہ ویسا ہی ہو جائے گا تو اس دن مبارکباد ہے کمزوروں کیلئے جبکہ لوگ بگڑ جائیں گے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں ابوالقاسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ایمان ان دونوں مسجدوں کے درمیان اس طرح سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ آتا ہے۔(حم ص عن سعد بن ابی وقاص)

1197 - بدأ الاسلام غريبا ثم يعود كما بدأ فطوبى للغرباء الذين يصلحون إذا فسد الناس والذى نفسى بيده لينحازن الايمان إلى المدينة كما يحوز السيل والذى نفسى بيده ليأرزن الاسلام ما بين المسجدين كما تأرز الحية إلى جحرها (عبد الرحمٰن بن سنة الاسجعى

(۱۱۹۷) اسلام شروع میں کمزور تھا پھر جیسے شروع میں تھا ویسے ہی دوبارہ ہو جائے گا چنانچہ کمزوروں کیلئے بارکباد ہے جو اس وقت اصلاح کریں گے جب لوگ بگڑ جائیں گے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ایمان اسی طرح مدینہ منورہ کی طرف ہانک لیا جائے گا جیسے سیلاب ہانکتا ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اسلام ان دونوں مسجدوں کے درمیان اسی طرح سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹ جاتا ہے۔(عبدالرحمٰن بن سنۃ الاشجعی)

1198 - ليأرزن الاسلام إلى ما بين مكة والمدينة كما تأرز الحية إلى جحرها فبينما هم كذلك إذا استغاثت العرب باعرابها فخرج كالصالح ممن مضى وخير من بقى حتى يلتقون هم والروم فيقتتلون (طب عن عبد الرحمٰن بن سنة)

(۱۱۹۸) اسلام ضرور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس طرح سمٹ جائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔وہ مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ عرب اس کے افضل و اعلیٰ لوگوں سے فریاد کرے گا تو وہ گزشتہ لوگوں میں سے اصلاح کرنے والے اور باقی ماندہ میں سے بہتر آدمی کی مانند نکلے گا۔حتیٰ کہ وہ اور رومی آمنے سامنے آئیں گے اور باہم جنگ لڑیں گے۔
(طب عن عبدالرحمٰن بن سنۃ)

1199 - يوشك ان ينطوى الاسلام فى كل بلد إلى المدينة كما تنطوى الحية إلى جحرها (الرامهرمزى فى الامثال عن ابى هريرة)

(۱۱۹۹) قریب ہے کہ اسلام ہر شہر سے مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹ جاتا ہے۔
(الرمہرمزی فی الامثال عن ابی ہریرۃ)

1200 - ليأرز الاسلام كما يأرز السيل الدمن (الخطيب عن عائشة)

(۱۲۰۰) اسلام سمٹ جائے گا جس طرح سیلاب کوڑے کچرے کو سمیٹ لیتا ہے۔(الخطیب عن عائشۃ)

الفصل الثالث

فی خطرات القلب وتقلبه

1201 - القلب ملك وله جنود فإذا صلح الملك صلحت جنوده وإذا فسد الملك فسدت جنوده والاذنان قمع والعينان مسلحة واللسان ترجمان واليدان جناحان والرجلان بريد والكبد رحمة والطحال ضحك والكليتان مكر والرئة نفس (هب عن ابى هريرة)

1202 - العينان دليلان والاذنان قمعان واللسان ترجمان واليدان جناحان والرجلان بريدان والكبد رحمة والطحال ضحك والرئة نفس والكليتان مكر والقلب ملك فإذا صلح الملك صلحت رعيته وإذا فسد الملك فسدت رعيته (أبو الشيخ فی العظمة وابو نعيم فی الطب عن ابی سعيد الحكيم عن عائشة)

1203 - ان للّٰه تعالیٰ آنية من اهل الارض وآنية ربكم قلوب عباده الصالحين واحبها إليه الينها وارقها (طب عن ابن عيينه)

1204 - يدخل الجنّة اقوام افئدتهم مثل افئدة الطير (حم م عن ابی هريرة)

1205 - ما من القلوب الا وله سحابة كسحابة القمر بينما القمر يضئ إذ علته سحابة فاظلم إذ تجلت (طس عن علی)

1206 - إنما سمی القلب من تقلبه انما

تیسری فصل

دل کے وسوسے اور اس کے پھرنے کا بیان

(۱۲۰۱) دل ایک بادشاہ ہے اور اس کا ایک لشکر ہے۔ چنانچہ جب بادشاہ درست ہوگا تو اس کا لشکر بھی درست ہوگا اور جب بادشاہ بگڑ جائے گا تو اس کا لشکر بھی بگڑ جائے گا اور کان قیف، آنکھیں چوکیدار، زبان ترجمان، ہاتھ پر (پنکھ)، پاؤں ایلچی، جگر رحمت تا مسکراہٹ، گردے مکروفریب اور پھیپھڑے سانس ہوتے ہیں۔ (ھب عن ابی ہریرۃ)

(۱۲۰۲) آنکھیں رہنما، کان قیف، زبان ترجمان، ہاتھ پنکھ، پاؤں ایلچی، جگر رحمت، تلی مسکراہٹ، پھیپھڑے سانس، گردے مکروفریب اور دل بادشاہ ہوتا ہے۔ چنانچہ جب بادشاہ درست ہوگا تو اس کی رعایا بھی درست ہوگی اور جب بادشاہ بگڑ جائے گا تو اس کی رعایا بھی بگڑ جائے گی۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ ابونعیم فی الطب عن ابی سعید)، (الحکیم عن عائشۃ)

(۱۲۰۳) اہل زمین میں اللہ تعالیٰ کے برتن ہیں اور تمہارے رب تعالیٰ کے برتن اس کے نیک بندوں کے دل ہیں اور اس کے ہاں ان میں سے پسندیدہ وہ ہیں جو ان میں سے نرم اور رقیق ہیں۔ (طب عن ابن عیینۃ)

(۱۲۰۴) جنت میں کچھ ایسے لوگ داخل ہوں کہ جن کے دل پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے۔ (حم م عن ابی ہریرۃ)

(۱۲۰۵) ہر دل کیلئے ایک ابر ہوتا ہے جیسے چاند کا ابر ہوتا ہے جبکہ چاند روشن ہوتا ہے اس پر ابر چھا جاتا ہے چنانچہ وہ تاریک ہو جاتا ہے تو اچانک ابر چھٹ جاتا ہے۔ (طس عن علی)

(۱۲۰۶) دل (قلبٌ) کو اس کے پھرنے اور پلٹنے کی بناء پر

مثل القلب مثل ريشة بالفلاة تعلقت في اصل شجرة تقلبها الريح ظهر البطن (طب عن ابی موسى)

دل (قلب) کا نام دیا گیا ہے۔ دل کی مثال وسیع میدان میں ایک پنکھ کی مثال ہے جو کہ درخت کی جڑ سے معلّق ہوتا ہے ہوائیں اس کو الٹ پلٹ رہی ہوں۔ (طب عن ابی موسیٰ)

1207 - مثل القلب مثل الريشة تقلبها الرياح بفلاة (ه عن ابی موسى)

(۱۲۰۷) دل کی مثال ایک پنکھ کی مثال ہے جسے ہوائیں وسیع میدان میں الٹ پلٹ رہی ہوتی ہیں۔ (ہ عن ابی موسیٰ)

1208 - لقلب ابن آدم اشد تقلبا من القدر إذا استجمعت غليانا (حم ك عن المقداد بن الاسود)

(۱۲۰۸) ابن آدم کا دل اس ہنڈیا سے زیادہ الٹ پلٹ ہوتا ہے جو خوب جوش مار رہی ہے۔ (حم ک عن المقداد بن الاسود)

1209 - قلب ابن آدم مثل العصفور تتقلب في اليوم سبع مرات (هب عن ابی عبيدة بن الجراح)

(۱۲۰۹) ابن آدم کا دل چڑیا کی مانند ہوتا ہے وہ ایک دن میں سات بار پلٹتی ہے۔ (ھب عن ابی عبیدہ بن الجراح)

1210 - إن قلب ابن آدم مثل العصفور تتقلب في اليوم سبع مرات (ابن ابی الدنيا في الاخلاص ك هب عن ابی عبيدة)

(۱۲۱۰) تحقیق ابن آدم کا دل چڑیا کی مانند ہوتا ہے وہ ایک دن میں سات بار پلٹتی ہے۔ (ابن ابی الدنیا فی الاخلاص، ک ھب عن ابی عبیدہ)

1211 - ما من قلب الا وهو معلق بين اصبعين من اصابع الرحمٰن ان شاء اقامه وان شاء ازاغه والميزان بيد الرحمٰن يرفع اقواما ويخفض آخرين إلى يوم القيامة (حم ه ك عن النواس)

(۱۲۱۱) ہر ایک دل رب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان معلّق ہے اگر چاہے تو اسے قائم فرما دیتا ہے اور اگر چاہے تو اسے جھکا دیتا ہے۔ جبکہ ترازو رب رحمٰن کے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگوں کا درجہ بلند کرتا ہے اور کچھ لوگوں کا کم کرتا ہے۔ قیامت کے دن تک کیلئے۔ (حم ہ ک عن النواس)

1212 - ان القلوب بين اصبعين من أصابع الرحمٰن يقلبها (حم ت ك عن انس)

(۱۲۱۲) تمام دل رب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ انہیں الٹ پلٹ کرتا ہے۔ (حم ت ک عن انس)

1213 - إن قلوب بنی آدم كلها بين أصبعين من أصابع الرحمٰن كقلب واحد يصرفه كيف شاء (حم م عن ابن عمر)

(۱۲۱۳) بنی آدم کے تمام کے تمام دل رب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی مانند ہیں وہ اسے جیسے چاہتا ہے پھیرتا ہے۔ (حم م عن ابن عمر)

1214 - يا ام سلمة إنه ليس آدمی الا وقلبه بين اصبعين من اصابع الله فمن شاء اقام ومن شاء ازاغ (ت عن ام سلمة)

(۱۲۱۴) اے ام سلمہ! ہر آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے چنانچہ وہ جسے چاہتا ہے قائم فرما دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے جھکا دیتا ہے (موڑ دیتا ہے)۔ (ت عن ام سلمۃ)

1215 - من كان له قلب صالح تحنن الله

(۱۲۱۵) جس آدمی کا دل صالح ہو اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا

عليه (الحكيم عن يزيد)

1216 - ليس الاعمى من يعمى بصره انما الاعمى من تعمى بصيرته (الحكيم هب عن عبد الله بن جراد)

1217 - والذى نفسى بيده لو كنتم تكونون فى بيوتكم على الحالة التى تكونون عليها عندى لصافحتكم الملائكة ولاظلتكم باجنحتها ولكن يا حنظلة ساعة وساعة (حم ت ه عن حنظلة الاسدى)

ہے۔(الحکیم عن یزید)

(۱۲۱۶) اندھا وہ نہیں ہے کہ جس کی بصارت اندھی ہے بلکہ اندھا تو وہ ہے کہ جس کی بصیرت (دل کی بینائی) اندھی ہے۔(الحکیم هب عن عبداللہ بن جراد)

(۱۲۱۷) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم اپنے گھروں میں بھی اسی حالت پر ہو جاؤ کہ جس حالت پر میرے پاس ہوتے ہو تو ضرور فرشتے تم سے مصافحہ کریں اور تمہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیں لیکن اے حنظلہ ایک گھڑی اور ایک گھڑی (یعنی یہ حالت تو فقط ایک گھڑی رہتی ہے)۔(حم ت ہ عن حنظلۃ الاسدی)

الاكمال

"الاکمال" سے دل کے وساوس اور پلٹنے کا بیان

1218 - إذا طاب قلب المرء طاب جسده وإذا خبث القلب خبث الجسد (ابن السنى وابو نعيم فى الطب عن أبى هريرة)

1219 - إن فى الرجل مضغة إذا صحت صح لها سائر جسده وإن سقمت سقم لها سائر جسده قلبه (ابن السنى وابو نعيم فى الطب هب عن النعمان بن بشير)

(۱۲۱۸) جب آدمی کا دل پاک صاف ہو جاتا ہے تو اس کا جسم بھی پاک صاف ہو جاتا ہے اور جب دل ناپاک ہو جاتا ہے تو جسم بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔(ابن السنی ابونعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ)

(۱۲۱۹) آدمی میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہوتا ہے جب وہ درست ہو جائے تو اس کی وجہ سے اس کا سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی وجہ سے اس کا سارا جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ وہ گوشت کا لوتھڑا اس کا دل ہوتا ہے۔(ابن السنی وابونعیم فی الطب هب عن النعمان بن بشیر)

1220 - إن لله عزوجل فى ارضه آنية واحب آنية الله إليه ما رق وصفا وآنية الله فى الارض قلوب العباد الصالحين (حل عن ابى امامة)

1221 - إن لله تعالىٰ فى الارض أوانى ألا وهى القلوب فاحبها إلى الله أرقها وأصفاها وأصلبها أرقها للاخوان وأصفاها من الذنوب

(۱۲۲۰) زمین میں اللہ تعالیٰ کے برتن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ترین برتن وہ ہیں جو نرم اور صاف ہوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے برتن نیک بندوں کے دل ہیں۔(حل عن ابی امامۃ)

(۱۲۲۱) زمین میں اللہ تعالیٰ کے برتن ہیں۔ جان لو! وہ دل ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے پسندیدہ ترین وہ ہیں جو ان میں سے نرم، صاف اور سخت ہوں۔ بھائیوں کیلئے نرم،

وأصلبها في ذات الله (الحكيم عن سهل بن سعد)

1222 - القلوب اربعة قلب اجرد فيه مثل السراج يزهر وقلب اغلف مربوط على غلافه وقلب منكوس وقلب مصفح فاما القلب الاجرد فقلب المؤمن سراجه فيه نوره واما القلب الاغلف فقلب الكافر واما القلب المنكوس فقلب المنافق عرف ثم انكر واما القلب المصفح فقلب فيه ايمان ونفاق ومثل الايمان فيه كمثل البقلة يمدها الماء الطيب ومثل النفاق كمثل القرحة يمدها القيح والدم فاى المدتين غلبت على الاخرى غلبت عليه (حم طس عن ابى سعيد وصحح ش عن حذيفة موقوفا ابن ابى حاتم عن سلمان موقوفا)

1223 - ما من القلوب قلب إلا وله سحابة كسحابة القمر بينما القمر يضئ إذا علته سحابة إذ تجلت (طس عن علی)

1224 - مثل هذا القلب مثل ريشة بفلاة من الارض تقلبها الرياح ظهر البطن (طب هب عن ابى موسى)

1225 - مثل القلب كمثل ريشة بارض فلاة تقلبها الرياح

(هب وابن النجار عن انس)

گناہوں سے صاف اور ذات باری تعالیٰ کے بارے میں سخت ہوں۔ (الحکیم عن سھل بن سعد)

(۱۲۲۲) دل چار طرح کے ہوتے ہیں۔ایک وہ دل ہے جو بری خصلتوں سے خالی ہے۔اس میں چراغ کی مانند نور ایمان چمک رہا ہے، دوسرا وہ دل جس پر غلاف چڑھا ہوا ہے وہ اپنے غلاف پر بندھا ہوا ہے، تیسرا وہ دل جو اوندھا پڑا ہوا ہے اور چوتھا وہ دل جو دورخہ ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ دل جو بری خصلتوں سے خالی ہوتا ہے وہ مومن کا دل ہوتا ہے اس کا چراغ اس میں اس کا نور (ایمان) ہوتا ہے اور غلاف چڑھا دل کافر کا دل ہوتا ہے اور اوندھا پڑا دل منافق کا دل ہوتا ہے۔اس نے دین حق کو پہچانا پھر انکار کیا جبکہ دورخہ دل وہ ہوتا ہے کہ جس میں ایمان اور نفاق دونوں موجود ہوں اور اس میں ایمان کی مثال ترکاری کی سی مثال ہے جسے پاکیزہ پانی کھینچتا ہے (یعنی دراز کرتا ہے) جبکہ نفاق کی مثال پھوڑے یا زخم کی مثال ہے جسے پیپ اور خون کھینچتا ہے چنانچہ ان دونوں کھچاؤ میں سے جو دوسرے پر غالب آجائے وہی اس آدمی پر غالب آجاتا ہے۔ (حم طس عن ابی سعید) "وصحح" (ش عن حذیفۃ) "موقوفاً" (ابن ابی حاتم عن سلمان) موقوفاً۔

(۱۲۲۳) تمام دلوں میں سے ہر دل کیلئے ایک ابر ہوتا ہے جیسے چاند کا ابر ہوتا ہے جبکہ وہ چاند روشن ہوتا ہے تو اچانک اس پر ابر چھا جاتا ہے پھر اچانک ہی ابر چھٹ جاتا ہے)۔ (طس عن علی)

(۱۲۲۴) اس دل کی مثال وسیع میدان میں پڑے پنکھ کی مثال ہے۔ ہوائیں اسے الٹ پلٹ رہی ہوتی ہیں۔ (طب هب عن ابی موسیٰ)

(۱۲۲۵) دل کی مثال ایسے ہے جیسے وسیع میدان میں ایک پنکھ پڑا ہو۔ ہوائیں اسے پلٹتی ہیں۔

(هب وابن النجار عن انس)

الفصل الرابع

فی الشیطان ووسوسته

1226 - إن أحدكم يأتيه الشيطان فيقول من خلقك فيقول الله فيقول من خلق الله فإذا وجد أحدكم ذلك فليقل آمنت بالله ورسوله فان ذلك يذهب عنه (حم عن عائشة)

1227 - قال الله تعالى إن امتك لا تزال تقول ما كذا ما كذا حتى يقولوا هذا الله خلق الخلق فمن خلق الله (حم م عن انس)

1228 - لن يبرح الناس يتساء لون هذا الله خالق كل شيء فمن خلق الله (خ عن انس)

1229 - إن للشيطان كحلا ولعوقا ونشوقا فاما لعوقه فالكذب واما نشوقه فالغضب واما كحله فالنوم (هب عن انس)

1230 - إن للشيطان كحلا ولعوقا فإذا كحل الانسان من كحله نامت عيناه عن الذكر وإذا لعقه من لعوقه ذرب لسانه بالشر (ابن ابى الدنيا فى مكائد الشيطان طب عب عن سمرة)

1231 - يأتى الشيطان أحدكم فيقول من خلق كذا من خلق كذا حتى يقولوا من خلق

چوتھی فصل

شیطان اوراس کے وسوسہ کا بیان

(۱۲۲۶) تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ تجھے کس نے پیدا کیا؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ پھر شیطان کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ چنانچہ جب تم میں سے کوئی یہ بات محسوس کرے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا کیونکہ یہ چیز اس بات کو زائل کر دیتی ہے۔ (حم عن عائشۃ)

(۱۲۲۷) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تمہاری امت یہ کہتی رہے گی کہ یہ کیسے ہے؟ یہ کیسے ہے؟ حتیٰ کہ وہ یہ کہیں گے کہ اس اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو تخلیق فرمایا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے تخلیق فرمایا۔ (حم م عن انس)

(۱۲۲۸) لوگ پے درپے سوال کرتے جائیں گے کہ یہ کہیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کا تخلیق فرمانے والا ہے تو اللہ تعالیٰ کو کس نے تخلیق کیا۔ (خ عن انس)

(۱۲۲۹) شیطان کیلئے سرمہ، چاٹنے کی دوا اور سونگھنے کی دوا بھی ہے۔ چنانچہ اس کی چاٹنے کی دوا جھوٹ، سونگھنے کی دوا غصہ اور سرمہ نیند ہے۔ (ھب عن انس)

(۱۲۳۰) شیطان کیلئے سرمہ اور چاٹنے کی دوا ہے چنانچہ جب وہ انسان کو اپنا سرمہ لگاتا ہے تو اس کی آنکھیں ذکر الٰہی سے غافل ہو جاتی ہیں اور جب وہ اسے اپنی چاٹنے کی دوا چٹاتا ہے تو اس کی زبان شر کے معاملے میں بہت تیز ہو جاتی ہے۔ (ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان طب عن عن سمرۃ)

(۱۲۳۱) شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو کہتا ہے کہ اس چیز کو کس نے تخلیق کیا؟ اس چیز کو کس نے تخلیق کیا؟ حتیٰ کہ وہ یہ

ربك فإذا بلغه فليستعذ بالله ولينته (ق عن ابى هريرة)

کہتا ہے کہ تیرے رب تعالیٰ کو کس نے تخلیق کیا؟ چنانچہ جب وہ اس بات پر پہنچے تو انسان کو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے اور ایسی باتوں سے باز رہنا چاہئے۔(ق عن ابی ہریرۃ)

1232 - يوشك الناس يتساءلون حتى يقول قائلهم هذا الله خلق الخلق فمن خلق الله فإذا قالوا ذلك فقولوا الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ثم ليتفل عن يساره ثلاثا وليستعذ بالله من الشيطان الرجيم (د وابن السنى عن ابى هريرة)

(۱۲۳۲) قریب ہے کہ لوگ باہم سوال کریں گے حتیٰ کہ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ اس اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو تخلیق فرمایا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے تخلیق فرمایا۔ چنانچہ جب وہ یہ بات کہیں تو تم یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ یکتا ہے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے، پھر تین مرتبہ بائیں جانب تھوکے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے۔(د وابن السنی عن ابی ہریرۃ)

1233 - يأتى احدكم الشيطان فيقول من خلق السماء فيقول الله فيقول من خلق الارض فيقول الله فيقول من خلق الله فإذا وجد ذلك احدكم فليقل آمنت بالله ورسوله (طب عن ابن عمر)

(۱۲۳۳) تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ آسمان کو کس نے تخلیق کیا؟ تو وہ آدمی جواب دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے، تو وہ کہتا ہے کہ زمین کو کس نے تخلیق کیا؟ وہ آدمی جواب دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ تب وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے تخلیق کیا؟ چنانچہ جب تم میں سے کوئی یہ بات محسوس کرے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔(طب عن ابن عمر)

1234 - إن الشيطان يأتى أحدكم فيقول من خلقك فيقول الله فيقول فمن خلق الله فإذا وجد أحدكم ذلك فليقل آمنت بالله ورسله فان ذلك يذهب عنه (ابن ابى الدنيا فى مكايد الشيطان عن عائشة)

(۱۲۳۴) شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو کہتا ہے کہ تجھے کس نے تخلیق کیا؟ تو وہ آدمی جواب دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے، تو وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے تخلیق کیا؟ چنانچہ جب تم میں سے کوئی یہ بات محسوس کرے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا کیونکہ یہ بات اسے دور ہٹا دیتی ہے۔
(ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان عن عائشۃ)

1235 - إن للشيطان مصالى وفخوخا وإن من مصاليه وفخوخه البطر بنعم الله والفخر بعطاء الله والكبر على عباد الله واتباع الهوى فى غير ذات الله (ابن عساكر عن النعمان بن

(۱۲۳۵) شیطان کے پاس پھندے اور جال میں ہیں اور اس کے پھندوں اور جالوں میں سے یہ چیزیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اترانا، اللہ تعالیٰ کی عطا پر فخر کرنا، اللہ تعالیٰ کے بندوں پر تکبر جتانا اور ذات باری تعالیٰ کے علاوہ کسی اور معاملے میں خواہشات کی

بشير)

پیروی کرنا۔ (ابن عساکر عن النعمان بن بشیر)

1236 - إن للشيطان لمة بابن آدم وللملك لمة فاما لمة الشيطان فايعاد بالشر وتكذيب بالحق وأما لمة الملك فايعاد بالخير وتصديق بالحق فمن وجد ذلك فليعلم أنه من الله فليحمد الله ومن وجد الاخرى فليتعوذ بالله من الشيطان

(ت ن حب عن ابن مسعود)

(۱۲۳۶) ابن آدم کے دل میں ایک خیال شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور ایک خیال فرشتے کی طرف سے ہوتا ہے۔ چنانچہ شیطان کی طرف سے خیال یہ ہوتا ہے کہ شر کو عادت بنالینا اور حق بات کو جھٹلانا جبکہ فرشتے کی طرف سے خیال یہ ہوتا ہے کہ بھلائی کو عادت بنالینا اور حق بات کی تصدیق کرنا۔ چنانچہ جو آدمی یہ خیال پائے تو اسے جان لینا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنی چاہئے اور جو آدمی دوسرا خیال پائے تو اسے شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے۔ (ت ن حب عن ابن مسعود)

1237 - لا يزال الناس يتساءلون حتى يقال هذا خلق الله الخلق فمن خلق الله فمن وجد من ذلك شيئا فليقل آمنت بالله ورسوله (د عن ابى هريرة)

(۱۲۳۷) لوگ باہم سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ کہا جائے گا کہ یہ مخلوقات اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں تو اللہ تعالیٰ کو کس نے تخلیق کیا؟ چنانچہ جس آدمی کو اس جیسا کوئی معاملہ پیش آئے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ (د عن ابی ہریرۃ)

1238 - ما منكم من احد إلا وقد وكل به قرينه من الجن وقرينه من الملائكة قالوا واياك قال واياى إلا أن الله اعانني عليه فاسلم فلا يأمرني الا بخير

(حم م عن ابن مسعود)

(۱۲۳۸) تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس پر ایک ہمزاد جن اور ایک ہمزاد فرشتہ معین نہ ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی، کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ہے؟ تو ارشاد فرمایا، ہاں! میرے ساتھ بھی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا ہے اور مجھے بھلائی کا ہی حکم دیتا ہے۔ (حم م عن ابن مسعود)

1239 - ما منكم من أحد إلا ومعه شيطان قالوا وأنت يا رسول الله قال وأنا إلا أن الله اعانني عليه فاسلم (م عن عائشة)

(۱۲۳۹) تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس کے ساتھ ایک شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ تو ارشاد فرمایا، ہاں! میرے ساتھ بھی ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی ہے چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ (م عن عائشۃ)

1240 - لا تقل تعس الشيطان فانه يعظم حتى يصير مثل البيت ويقول بقوتى صرعته ولكن قل بسم الله فانك إذا قلت ذلك تصاغر

(۱۲۴۰) یہ مت کہہ کہ شیطان منہ کے بل گرا کیونکہ وہ بڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ گھر کی مانند ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اپنی قوت سے اسے پچھاڑ ڈالا۔ البتہ یہ کہہ کہ ''بسم اللہ'' اللہ تعالیٰ کے نام

الشيطان حتى يصير مثل الذباب (حم د ن ك عن والد ابى المليح)

سے ابتداء۔ کیونکہ جب تو یہ کہے گا تو شیطان چھوٹا بن جاتا ہے حتیٰ کہ وہ مکھی کی مانند ہو جاتا ہے۔ (حم دن ک عن والد ابی المليح)

1241 - من وجد من هذا الوسواس فليقل آمنت بالله ورسوله ثلاثا فان ذلك يذهب عنه (ابن السنى عن عائشة)

(۱۲۴۱) جو کوئی ان وسوسوں میں سے کچھ محسوس کرے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا تین مرتبہ یہ کہنا چاہئے کیونکہ یہ اس وسوسے کو دور ہٹا دیتا ہے (زائل کر دیتا ہے)۔ (ابن السنی عن عائشۃ)

1242 - إن الشيطان قد يئس أن يعبده المصلون ولكن فى التحريش بينهم (حم م ت عن جابر)

(۱۲۴۲) شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی اس کی پوجا کریں گے البتہ اب وہ یہ کرے گا کہ انہیں آپس میں ایک دوسرے پر ابھارے گا (جھگڑا فساد کرائے گا)۔ (حم م ت عن جابر)

الاكمال

"الاکمال" سے شیطان اور اس کے وسوسے کا بیان

1243 - إن الشيطان يأتى احدكم فيقول من خلق السماء فيقول الله فيقول من خلق الارض فيقول الله فيقول من خلق الله فإذا وجد ذلك احدكم فليقل آمنت بالله ورسوله (طب عن ابن عمر)

(۱۲۴۳) شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو کہتا ہے کہ آسمان کو کس نے تخلیق کیا؟ تو وہ آدمی جواب دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ تو وہ کہتا ہے کہ زمین کو کس نے تخلیق کیا؟ تو وہ آدمی جواب دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ تب وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے تخلیق کیا؟ چنانچہ جب تم میں سے کوئی یہ بات محسوس کرے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ (طب عن ابن عمر)

1244 - إن رجالا سترتفع بهم المسألة حتى يقولوا الله خلق الخلق فمن خلقه (طب عن ابى هريرة)

(۱۲۴۴) عنقریب لوگوں میں ایک مسئلہ اٹھ کھڑا ہوگا حتیٰ کہ وہ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو تخلیق فرمایا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے تخلیق کیا۔ (طب عن ابی ہریرۃ)

1245 - قال الله تعالىٰ إن امتك لا يزالون يقولون ما كذا ما كذا حتى يقولوا هذا الله خلق الخلق فمن خلق الله (حم م وابو عوانة عن انس)

(۱۲۴۵) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تمہاری امت کے لوگ کہتے رہیں گے کہ یہ کیا ہے؟ یہ کیسے ہے؟ حتیٰ کہ وہ یہ کہیں گے کہ اس اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو تخلیق فرمایا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے تخلیق کیا۔ (حم م وابو عوانۃ عن انس)

1246 - لن يدع الشيطان أن يأتى احدكم فيقول من خلق السموات والارض فيقول الله

(۱۲۴۶) شیطان ہرگز یہ کام نہیں چھوڑے گا کہ وہ تم میں سے کسی کے پاس آئے گا تو کہے گا کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے تخلیق

فيقول فمن خلقك فيقول الله فيقول فمن خلق الله فإذا احس احدكم بذلك فليقل آمنت بالله ورسوله (حب عن عائشة)

کیا؟ تو وہ آدمی جواب دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تو وہ کہے گا کہ تجھے کس نے تخلیق کیا؟ وہ جواب دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے۔تب وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے تخلیق کیا؟ چنانچہ جب تم میں سے کوئی یہ بات محسوس کرے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔(حب عن عائشۃ)

1247 - لا يزال الناس يقولون كان الله قبل كل شيء فما كان قبله (ن عن المحرر بن ابى هريرة عن ابيه وضعف)

(۱۲۴۷) لوگ یہ کہتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے پہلے تھا تو اس سے پہلے کیا کچھ تھا۔ (ن عن المحرر بن ابی ہریرۃ عن ابیہ)"وضعف"۔

1248 - لا يزال الناس يسالون عن كل شيء حتى يقولوا هذا الله قبل كل شيء فما كان قبل الله فان قالوا لكم ذلك فقولوا هو الاول قبل كل شيء وهو الأخر فليس بعده شيء وهو الظاهر فوق كل شيء وهو الباطن دون كل شيء وهو بكل شيء عليم (أبو الشيخ فى العظمة عن ابن عمر وبى سعيد معا)

(۱۲۴۸) لوگ ہر چیز کے بارے میں سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ وہ یہ کہیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے پہلے تھا تو اللہ تعالیٰ سے پہلے کیا تھا۔اگر وہ تم سے یہ بات کہیں تو تم یہ کہو کہ وہ ہر چیز سے پہلے پہلا ہے اور وہی آخری ہے اس کے بعد کوئی چیز نہیں،وہ ہر ایک چیز پر بلند ہے،وہ ہر چیز سے بڑھ کر پوشیدہ ہے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(ابوالشیخ فی العظمۃ عن ابن عمر وابی سعید معاً)

1249 - لا يزال الناس يسالون حتى يقولوا كان الله قبل كل شيء فما كان قبله (حم كر عن ابى هريرة)

(۱۲۴۹) لوگ سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے پہلے تھا تو اس سے پہلے کیا چیز تھی۔(حم کر عن ابی ہریرۃ)

1250 - لا يزال الناس يسالون عن كل شيء حتى يسالوا من خلق الله عزوجل (سمويه عن انس)

(۱۲۵۰) لوگ ہر چیز کے بارے میں پوچھتے رہیں گے حتیٰ کہ وہ یہ پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے تخلیق کیا۔(سمویہ عن انس)

1251 - يأتي الشيطان الانسان فيقول من خلق السموات فيقول الله فيقول من خلق الارض فيقول الله حتى يقول فمن خلق الله فإذا وجد أحدكم ذلك فليقل آمنت بالله ورسله (حم وعبد بن حميد طب عن خزيمة بن ثابت طب عن ابن عمرو)

(۱۲۵۱) شیطان انسان کے پاس آتا ہے تو کہتا ہے کہ آسمانوں کو کس نے تخلیق کیا؟ وہ انسان جواب دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے۔تو وہ کہتا ہے کہ زمین کو کس نے تخلیق کیا؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے۔حتیٰ کہ وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے تخلیق کیا؟ تو جب تم میں سے کوئی یہ بات محسوس کرے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔(حم وعبد بن حمید طب

عن خزیمۃ بن ثابت)، (طب عن ابن عمرو)

1252 - إنما يختبر بهذا المؤمن (ع عن عائشة) قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوسوسة فكبر ثلاثا ثم قال فذكره)

(۱۲۵۲) اس کے ساتھ مومن کی آزمائش ہوتی ہے۔ (ع عن عائشۃ) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وسوسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار تکبیر کہی پھر ارشاد فرمایا۔

1253 - ذاك صريح الايمان ان الشيطان يأتي العبد فيما دون ذٰلك فان عصم منه وقع فيما هنالك (ن عن عمار بن ابى الحسن المازنى عن عمه عبد الله بن زيد بن عاصم) ان الناس سالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوسوسة التى يجدها احدهم لان يسقط عن الثريا احب إليه أن يتكلم به قال فذكره وصحح)

(۱۲۵۳) یہ صریح ایمان ہے۔ شیطان بندے کے پاس اس سے بھی کمتر چیز لے کر آتا ہے اگر اسے اس سے بچالیا جائے تو وہ اس کے پاس والی میں گر پڑتا ہے۔ (ن عن عمار بن ابی الحسن المازنی عن عمہ عبداللہ بن زید بن عاصم) فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وسوسہ کے بارے میں پوچھا جسے ان میں سے کوئی محسوس کرتا ہے اس کے نزدیک اس وسوسے کے بارے میں کلام کرنے سے زیادہ ثریا سے گرنا پسندیدہ ہوتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”وصحح“۔

1254 - ذاك محض الايمان (حم عن عائشة) قالت شكوا إلى النبى صلى الله عليه وآله وسلّم ما يجدون من الوسوسة قال فذكره (ع عن انس طب عن ابن مسعود)

(۱۲۵۴) یہ خالص ایمان ہے۔ (حم عن عائشۃ) فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام نے جو وہ وسوسہ محسوس کرتے تھے اس کی شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (ع عن انس)، (طب عن ابن مسعود)

1255 - ذاك صريح الايمان (م د ن عن ابى هريرة طس عن ابن عباس)

(۱۲۵۵) یہ تو صریح ایمان ہے۔ (م دن عن ابی ہریرۃ)، (طس عن ابن عباس)

1256 - لا يلقى ذٰلك الكلام الا مؤمن (طس عن ام سلمة) ان رجلا قال يا رسول الله انى احدث نفسى بالشىء لو تكلمت به لاحبطت اجرى قال فذكره)

(۱۲۵۶) یہ کلام فقط مومن کے دل میں ہی آتا ہے۔ (طس عن ام سلمۃ) فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے دل میں ایک ایسی چیز آتی ہے کہ اگر میں وہ بول دوں تو میں اپنا اجر ضائع کر ڈالوں۔ تو ارشاد فرمایا:

1257 - الله اكبر الحمد لله الذى رد كيده إلى الوسوسة (حم د عن ابن عباس)

(۱۲۵۷) اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے شیطان کے مکر وفریب کو وسوسہ کی طرف لوٹا دیا۔ (حم د عن ابن عباس)

1258 - الحمد لله الذی لم یقدره منکم الا علی الوسوسة (ط طب هب عن ابن عباس)

(۱۲۵۸) تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے شیطان کو تم میں سے فقط وسوسہ پر قدرت دی۔ (طب ھب عن ابن عباس)

1259 - الحمد لله ان الشیطان قد ایس ان یعبد بارضی هذه ولکن قد رضی بالمحقرات من اعمالکم (طب عن معاذ) قال قلت یا رسول الله انه لیعرض فی نفسی الشیء لان اکون حممة احب إلی من أن أتکلم به قال فذکره)

(۱۲۵۹) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ میری اس زمین میں اس کی پوجا کی جائے البتہ تمہارے اعمال میں سے جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو وہ ان سے راضی ہے (طب عن معاذ) فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے دل میں ایک ایسی چیز آتی ہے کہ اس کے متعلق بولنے سے میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ بات ہے کہ میں کوئلہ بن جاؤں۔ تو ارشاد فرمایا:

1260 - الوسوسة محض الایمان (محمد بن عفان الاذرعی فی کتاب الوسوسة عن إبراهیم

(۱۲۶۰) وسوسہ خالص ایمان ہے۔ (محمد بن عفان الاذرعی فی کتاب الوسوسۃ عن ابراہیم)

1261 - الوسوسة فی الصلاة من الدین من صریح الایمان ولا تکاد تخطئ مؤمنا (الاوزاعی عن عقیل بن مدرك السلمی)

(۱۲۶۱) نماز کے دوران وسوسہ دین میں سے صریح ایمان ہے اور وہ مومن کو بھلاتا نہیں ہے۔ (الاوزاعی عن عقیل بن مدرک السلمی)

1262 - إن إبلیس له خرطوم کخرطوم الکلب واضعه علی قلب ابن آدم یذکره الشهوات واللذات ویأتیه بالآمانی ویأتیه بالوسوسة علی قلبه لیشککه فی ربه فإذا قال العبد اعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطان الرجیم واعوذ بالله ان یحضرون إن الله هو السمیع العلیم خنس الخرطوم عن القلب (الدیلمی عن معاذ)

(۱۲۶۲) کتے کی تھوتھنی کی مانند شیطان کی بھی سونڈ ہوتی ہے وہ اسے ابن آدم کے دل پر رکھے ہوئے ہے وہ اسے نفسانی خواہشات و لذات یاد دلاتا ہے، اسے جھوٹی آرزوئیں دلاتا ہے اور اس کے دل پر وسوسہ لے کر آتا ہے تاکہ اسے اپنے رب تعالیٰ کے بارے میں شک میں ڈال دے۔ چنانچہ جب وہ بندہ یہ کہے گا کہ میں اللہ تعالیٰ سمیع و علیم کی شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ حاضر ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے تب وہ سونڈ دل سے پیچھے ہٹ جاتی ہے۔ (الدیلمی عن معاذ)

1263 - إن للوسواس خطما کخطم الطائر فإذا غفل ابن آدم وضع ذلك المنقار فی اذن القلب یوسوس فان ابن آدم ذکر الله عز وجل نکص وخنس فذلك سمی الوسواس (ابن

(۱۲۶۳) وسوسوں کی ناک سی ہوتی ہے جیسے پرندے کی ناک ہوتی ہے۔ چنانچہ جب ابن آدم غافل ہوتا ہے تو وہ چونچ دل کے کانوں میں ڈال کر وسوسہ پیدا کیا جاتا ہے۔ تو جب ابن آدم اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو وہ چونچ پیچھے پلٹ جاتی ہے اور پیچھے ہٹ جاتی

شاهين فی الترغيب فی الذكر عن انس وهو ضعيف)

ہے۔تو اسے وسواس کا نام دیا گیا ہے۔(ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن انس) ''وھوضعیف''۔

1264 - لكل قلب وسواس فإذا فتق الوسواس حجاب القلب نطق به اللسان واخذ به العبد وإذا لم يفتق القلب ولم ينطق به اللسان فلا حرج (الديلمی وابن عساكر عن عائشة وفيه محمد بن سليمان بن ابی كريمة قال عق حدث ببواطيل لا أصل لها)

(۱۲۶۴) ہر دل کے وسوسے ہوتے ہیں۔چنانچہ جب وسوسہ دل کا پردہ پھاڑ ڈالتا ہے تو زبان وہ بولتی ہے اور بندہ اس کے باعث پکڑ لیا جاتا ہے اور جب وہ دل کو نہ پھاڑے اور زبان وہ نہ بولے تو کچھ حرج نہیں (الدیلمی وابن عساکر عن عائشۃ وفیہ محمد بن سلیمان بن ابی کریمۃ قال عق حدث ببواطیل لا اصل لھا)

1265 - إن الشيطان يأتی احدكم وهو فی صلاته حتى يفتح مقعدته فيخيل إليه إنه احدث ولم يحدث فإذا وجد احدكم ذٰلك فلا ينصرف حتى يسمع صوت ذٰلك باذنه أو يجد ريح ذٰلك بانفه (طب عن ابن عباس)

(۱۲۶۵) تم میں سے کوئی نماز ادا کر رہا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے حتیٰ کہ اس کی دبر کا سوراخ کھولتا ہے تو اسے یہ خیال آتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے حالانکہ اس کا وضو نہیں ٹوٹا ہوتا۔ چنانچہ جب تم میں سے کوئی یہ بات محسوس کرے تو نماز چھوڑ کر تب تک واپس نہ پھرے جب تک کہ اس کی آواز اپنے کانوں سے نہ سن لے یا اس کی بو اپنی ناک سے محسوس نہ کر لے۔(طب عن ابن عباس)

1266 - إن الشيطان يأتی احدكم فينقر عند عجانه فلا يخرجن حتى يسمع صوتا أو يجد ريحا أو يفعل ذٰلك متعمدا

(طب عن ابن عباس)

(۱۲۶۶) شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو اس کی دبر کے پاس پھونکتا ہے تو وہ ہرگز نماز سے باہر نہ نکلے حتیٰ کہ آواز نہ سن لے یا بو نہ پالے یا یہ کام جان بوجھ کر نہ کر لے۔

(طب عن ابن عباس)

1267 - إن أحدكم إذا كان فی الصلاة جاء الشيطان فايس به كما يئس الرجل بدابته فإذا سكن له اضرط بين اليتيه ليفتنه عن الصلاة فإذا وجد احدكم شيئا من ذٰلك فاشكل عليه أخرج منه شیء ام لا فلا يخرجن من المسجد حتى يسمع صوتا أو يجد ريحا (حم عن ابی هريرة)

(۱۲۶۷) جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں ہوتا ہے تو شیطان آجاتا ہے تو وہ اس سے ایسے ناامید ہو جاتا ہے جیسے کوئی آدمی اپنی سواری سے مایوس ہو جاتا ہے۔چنانچہ جب وہ آدمی اس کیلئے پر سکون ہو جاتا ہے تو وہ اس کی سرینوں کے درمیان گوز مارتا ہے تاکہ اسے نماز سے فتنہ میں ڈال دے۔چنانچہ جب تم میں سے کوئی اس میں سے کوئی چیز محسوس کرے البتہ اس پر یہ اشکال ہو کہ اس سے کوئی چیز نکلی ہے یا نہیں نکلی تو اس صورت میں وہ ہرگز مسجد سے باہر نہ نکلے حتیٰ کہ آواز نہ سن لے یا بو محسوس نہ کرے۔(حم عن ابی ہریرۃ)

1268 - إن احدكم إذا كان فی المسجد جاء الشيطان فايس منه كما يئس الرجل بدابته فإذا سكن له زنقه والجمه (حم وابو الشيخ فی الثواب عن ابی هريرة)

(۱۲۶۸) جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے۔ تو وہ اس آدمی سے ایسے مایوس ہو جاتا ہے جیسے کوئی آدمی اپنی سواری سے مایوس ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب وہ اس کیلئے پر سکون ہو جاتا ہے (ٹھہر جاتا ہے) تو وہ اسے منہ بند لگا لیتا ہے اور لگام ڈال لیتا ہے۔ (حم وابوالشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ)

1269 - إذا وجدت ذلك يعنی الوسوسة فارفع اصبعك السبابة اليمنی فاطعنه فی فخذك اليمنی وقل بسم الله فانه سكين الشيطان (الحكيم والباوردی طب عن ابی المليح عن ابيه)

(۱۲۶۹) جب تو یہ بات یعنی وسوسہ محسوس کرے تو اپنی داہنی انگشت شہادت بلند کر اور اپنی داہنی ران میں مار اور بسم اللہ کہہ کیونکہ یہ شیطان کی چھری ہے۔

(الحکیم والباوردی طب عن ابی الملیح عن ابیہ)

1270 - لا تقل تعس الشيطان فانك إذا قلت ذلك تعاظم فانه يعظم حتی يصير مثل البيت ويقول بقوتی صرعته ولكن قل بسم الله فانك إذا قلت ذلك تصاغر حتی يصير مثل الذباب (حم د ن ع والباوردی طب وابن السنی فی عمل اليوم والليلة ك قط فی الافراد ص عن ابی المليح عن ابيه حم والبغوی حب عن ابی تميمة الهجيمی عن رديف النبی صلی الله عليه وآله)

(۱۲۷۰) یہ مت کہہ کہ شیطان منہ کے بل گرا کیونکہ جب تو یہ کہے گا تو بڑھے گا بڑائی جتائے گا تو وہ بڑھے گا حتیٰ کہ گھر کی مانند ہو جائے گا اور کہے گا کہ میں نے اپنی قوت کے ساتھ اسے گرایا۔ البتہ یہ کہہ کہ ''بسم اللہ'' کیونکہ جب تو یہ کہے گا تو وہ چھوٹا بن جائے گا حتیٰ کہ مکھی کی مانند ہو جائے گا۔ (حم د ن ع والباوردی طب و ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ ک قطنی الافراد عن ابی الملیح عن ابیہ)، (حم والبغوی حب عن ابی تمیمۃ الھجیمی عن ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

1271 - ليس منكم من احد إلا وقد وكل به قرينه من الشيطان قالوا وانت يا رسول الله قال نعم ولكن الله اعاننی عليه فاسلم (حم ع طب ص عن ابن عباس)

(۱۲۷۱) تم میں سے کوئی ایک ایسا نہیں ہے کہ جس کے ساتھ اس کا ایک ہمزاد شیطان معیّن نہ ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ہے؟ تو ارشاد فرمایا ہاں! میرے ساتھ بھی ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ (حم ع طب ص عن ابن عباس)

1272 - ما من احد الا جعل معه قرين من الجن قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا أنا إلا أن الله تعالی اعاننی عليه فاسلم فلا يأمرنی الا

(۱۲۷۲) ہر ایک کے ساتھ جنوں میں سے ایک ہمزاد مقرر کیا گیا ہے صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ہے؟ تو ارشاد فرمایا: ہاں! میرے ساتھ بھی

بخیر (طب عن المغیرة)

ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی تو وہ مسلمان ہوگیا چنانچہ مجھے فقط بھلائی کا ہی حکم دیتا ہے۔ (طب عن المغیر ۃ)

1273 - ما منكم من أحد إلا وله شيطان قالوا ولك يا رسول الله قال ولي ولكن الله اعانني عليه فاسلم وما منكم من احد يدخله عمله الجنة قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا أنا إلا إن يتغمدني الله برحمته (حب والبغوی وابن قانع طب عن شريك بن طارق) قال البغوی لااعلم له غيره)

(۱۲۷۳) تم میں سے کوئی ایک ایسا نہیں ہے کہ جس کا شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے؟ تو ارشاد فرمایا: ہاں! میرا بھی ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی تو وہ مسلمان ہوگیا اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ اسے اس کا عمل جنت میں داخل کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ بھی نہیں؟ تو ارشاد فرمایا: ہاں! میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔ (حب والبغوی وابن قانع طب عن شریک بن طارق) "قال البغوی لا اعلم له غیره"۔

1274 - ما من عبد يخرج من بيته الا كان بين حفافين من خلق الله كلهم باسط يده فاغر فاه يريد هلكته ولولا ما قدر الله به من الحفظة لاهلكوه وتقول الحفظة اليكم اليكم حتى ياذن الله عزوجل فيه فيدرؤون عنه ما لم يقدر عليه فی اللوح المحفوظ ولا يدرؤون عنه شيئا مما قدر عليه ولو تراء ی لابن آدم ما وكل به من الشياطين لتراء ی له فی السهل والجبل بمنزلة الذباب على الجيفة (الديلمی عن ابن عمرو)

(۱۲۷۴) جو بندہ بھی اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو اس کے گرد اگرد اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہوتی ہے۔ وہ سب کے سب اپنے ہاتھ پھیلائے اور منہ کھولے ہوئے ہوتے ہیں اور اس بندے کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا کہ جو محافظ فرشتے اللہ تعالیٰ نے اس بندے پر مقرر فرمائے ہیں تو وہ ضرور اسے ہلاک کر دیتے۔ وہ محافظ فرشتے کہتے ہیں کہ پیچھے ہٹو! دور رہو! حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے معاملے میں اجازت دے دے چنانچہ وہ اس سے ہر وہ چیز دور ہٹاتے رہتے ہیں جو کہ لوح محفوظ میں اس پر تقدیر میں نہیں لکھی گئی ہوتی اور جو چیز اس پر تقدیر میں لکھ دی گئی ہوتی ہے وہ اس سے دور نہیں ہٹاتے۔ اگر جو شیطان ابن آدم پر معین کئے گئے ہیں وہ اس کیلئے ظاہر ہو جائیں تو وہ انہیں وادیوں اور پہاڑوں میں ایسے دیکھے گا جیسے مردار پر مکھیاں ہوتی ہیں۔ (الدیلمی عن ابن عمرو)

1275 - وكل بالمؤمن ستون وثلاثمائة ملك يذبون عنه ما لم يقدر عليه من ذلك للنظر تسعة املاك يذبون عنه كما يذبون قصعة العسل

(۱۲۷۵) مؤمن پر تین سو ساٹھ فرشتے معین کئے گئے ہیں وہ اس سے ہر وہ چیز دفع کرتے ہیں جو اس کے مقدر میں نہیں لکھی گئی ہوتی۔ ان میں سے نظر کیلئے نو فرشتے ہیں وہ اس سے اس طرح

من الذباب في اليوم الصائف وما لو بدأ لكم لرايتموهم على كل جبل وسهل كلهم باسط يده فاغر فاه وما لو وكل العبد فيه إلى نفسه طرفة عين خطفته الشياطين (ابن ابى الدنيا فى مكايد الشيطان وابن قانع طب عن ابى امامة)

(شیطانوں کو) دفع کرتے ہیں جیسے شدید گرمی والے دن میں شہد کے پیالے کو مکھیوں سے دور ہٹاتے ہیں اور اگر وہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائیں تو تم انہیں ہر پہاڑ اور میدان پر دیکھ لو۔ وہ سب کے سب اپنے ہاتھ پھیلائے اور منہ کھولے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگر اس دوران ایک لمحہ کیلئے بھی بندے کو اس کی اپنی ذات کے حوالے کر دیا جائے تو شیطان اسے اُچک لیں گے۔ (ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان وابن قانع طب عن ابی امامۃ)

1276 - إن الشيطان كان يلقى على شرر النار ليفتنني عن الصلاة فتناولته فلو اخذته ما انفلت منى حتى يناط إلى سارية من سوارى المسجد ينظر إليه ولدان اهل المدينة (طب عب حم والباوردى ص عن جابر بن سمرة)

(۱۲۷۶) شیطان مجھ پر آگ کے انگارے ڈالا کرتا تھا تاکہ مجھے نماز سے فتنہ میں ڈال دے چنانچہ میں نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اگر میں اسے پکڑ لیتا تو وہ مجھ سے چھٹکارا نہ پاتا حتیٰ کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے لٹکا دیا جاتا۔ اہل مدینہ منورہ کے بچے اس کی طرف دیکھتے۔ (طب عب حم والباوردی ص عن جابر بن سمرۃ)

1277 - إن الشيطان اراد أن يمر بين يدى فخنقته حتى وجدت برد لسانه على يدى وايم الله لولا ما سبق إليه اخى سليمان لارتبط إلى سارية من سوارى المسجد حتى تطيف به ولدان اهل المدينة (قط طب ق عن جابر بن سمرة)

(۱۲۷۷) شیطان نے میرے سامنے سے گزرنے کا ارادہ کیا تو میں نے اس کا گلا گھونٹ لیا حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔ قسم بخدا! اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا اس کی طرف سبقت نہ لے گئی ہوتی تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا گیا ہوتا۔ اہل مدینہ منورہ کے بچے اس کے گرد گھومتے۔ (قط طب ق عن جابر بن سمرۃ)

1278 - ان عدو الله ابليس جاء بشهاب من نار ليجعله في وجهى فقلت اعوذ بالله منك ثلاث مرات ثم قلت العنك بلعنة الله التامة فلم يستاخر ثلاث مرات ثم اردت اخذه والله لولا دعوة اخينا سليمان لاصبح موثقا يلعب به ولدان اهل المدينة (م ن عن ابى الدرداء)

(۱۲۷۸) اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس لعین آگ کا ایک شعلہ لایا تاکہ وہ میرے چہرے پر مارے تو میں نے تین مرتبہ یہ کہا کہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر میں نے یہ کہا کہ میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی کامل لعنت بھیجتا ہوں۔ تین مرتبہ تو وہ پیچھے نہ ہٹا پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا۔ قسم بخدا! اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ بندھا ہوا صبح کرتا۔ اس کے ساتھ اہل مدینہ منورہ کے بچے کھیلتے۔ (م ن عن ابی الدرداء)

1279 - ذاك شيطان القى على قدمى

(۱۲۷۹) اس شیطان نے میرے پاؤں پر آگ کا انگارہ ڈالا

شرارا من النار ليفتنني عن صلاتي وقد انتهرته ولو اخذته لنيط إلى سارية من سوارى المسجد حتى يطيف به ولدان اهل المدينة (طب عن جابر بن سمرة) قال صلى النبي صلى الله عليه وآله وسلّم الصبح فجعل ينتهر شيئا قدامه فلما انصرف سألناه قال فذكره)

تا کہ مجھے میری نماز سے فتنے میں ڈال دے اور میں نے اسے جھڑک دیا۔ اگر میں اسے پکڑ لیتا تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے لٹکا دیا گیا ہوتا حتیٰ کہ اہل مدینہ منورہ کے بچے اس کے گرد گھومتے۔ (طب عن جابر بن سمرة) فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر ادا فرمائی تو اپنے سامنے سے کسی چیز کو جھڑکنے لگے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما کر پیچھے مڑے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو ارشاد فرمایا:

1280 - لقد اتاني شيطان فنازعني ثم نازعني فاخذت بحلقه فو الذي بعثني بالحق ما ارسلته حتى وجدت برد لسانه على يدى ولولا دعوة سليمان اصبح طريحا في المسجد (ابن ابى الدنيا فى مكايد الشيطان عن الشعبى مرسلا)

(۱۲۸۰) شیطان میرے پاس آیا تو مجھ سے جھگڑا پھر مجھ سے جھگڑا تو میں نے اس کو حلق سے پکڑ لیا تو قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں نے اسے تب تک نہ چھوڑا جب تک کہ اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر محسوس نہ کر لی۔ اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کو مسجد میں پھینکا ہوا ہوتا۔ (ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان عن الشعبی) مرسلاً۔

1281 - لو رأيتموني وابليس فاهويت بيدى فمازلت اخنقه حتى وجدت برد لعابه بين اصبعي هاتين ولولا دعوة اخي سليمان لاصبح مربوطا بسارية من سوارى المسجد يتلاعب به صبيان المدينة فمن استطاع منكم أن لا يحول بينه وبين القبلة احد فليفعل (حم عن ابى سعيد)

(۱۲۸۱) کاش! تم مجھے اور ابلیس لعین کو دیکھتے۔ میں نے اپنے ہاتھ اس کی طرف بڑھائے چنانچہ میں اس کا گلا گھونٹتا رہا حتیٰ کہ میں نے اس کی تھوک کی ٹھنڈک اپنی ان دونوں انگلیوں کے درمیان محسوس کی اور اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے بندھا ہوا ہوتا۔ مدینہ منورہ کے بچے اس سے کھیلتے کودتے۔ چنانچہ جو تم میں سے اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اس کے اور قبلہ کے درمیان حائل نہ ہو تو اسے ایسے ہی کرنا چاہئے۔ (حم عن ابی سعید)

1282 - مر على الشيطان فتناولته فاخذته فخنقته حتى وجدت برد لسانه على يدى وقال اوجعتني اوجعتني ولولا دعاء سليمان لاصبح مناطا إلى اسطوانة من اساطين المسجد ينظر إليه ولدان اهل المدينة (حم ق عن ابن مسعود)

(۱۲۸۲) شیطان میرے پاس سے گزرا تو میں نے ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑ لیا اور اس کا گلا گھونٹا حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر محسوس کی اور اس نے کہا کہ تو نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی، تو نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی۔ اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے

لٹکے ہوئے صبح کرتا۔ اہل مدینہ منورہ کے بچے اس کی طرف دیکھتے۔ (حم ق عن ابن مسعود)

1283 - جاء الشيطان فانتهرته ولو اخذته لربطته إلى سارية من سوارى المسجد حتى يطوف به ولدان اهل المدينة (ك عن عتبه ابن مسعود)

(۱۲۸۳) شیطان آیا تو میں نے اسے جھڑک کر بھگا دیا۔ اگر میں اسے پکڑ لیتا تو اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیتا حتیٰ کہ اہل مدینہ منورہ کے بچے اس کے گرد گھومتے۔ (ک عن عتبۃ ابن مسعود)

1284 - خرجت لصلاة الصبح فلقيني شيطان في السدة سدة المسجد فزحمني حتى انى لاجد مس شعره فاستمكنت منه فخنقته حتى انى لاجد برد لسانه على يدى فلولا دعوة اخى سليمان لاصبح مقتولا ينظرون إليه (عبد بن حميد وابن مردويه عن ابى سعيد)

(۱۲۸۴) میں نماز فجر ادا کرنے کیلئے نکلا تو مسجد کے گرد ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے کے پاس شیطان مجھے ملا تو اس نے مجھے دھکیلا حتیٰ کہ میں نے اس کے بالوں کا لمس محسوس کیا تو میں اس پر غالب آ گیا اور اس کا گلا گھونٹا حتیٰ کہ اس کی زبان کی ٹھنڈک میں نے اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔ اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کو مقتول پڑا ہوتا لوگ اس کی طرف دیکھتے۔ (عبد بن حمید و ابن مردویہ عن ابی سعید)

1285 - إذا أصبح إبليس بعث جنوده فيقول من اضل اليوم مسلما البسته التاج فيجيؤون فيقول هذا لم ازل به حتى طلق امراته فيقول يوشك أن يتزوج ويجئ هذا فيقول لم ازل به اليوم حتى عق والديه فيقول يوشك ان يبر ويجئ هذا فيقول لم أزل به حتى أشرك فيقول أنت أنت ويلبسه التاج

(طب ك عن أبي موسىٰ)

(۱۲۸۵) جب ابلیس لعین صبح کرتا ہے تو اپنا لشکر بھیجتا ہے اور کہتا ہے کہ جو چیلا آج کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اسے تاج پہناؤں گا۔ پھر وہ چیلے آتے ہیں۔ تو یہ چیلا کہتا ہے کہ میں اس مسلمان کے ساتھ لگا رہا حتیٰ کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ تو شیطان کہتا ہے کہ قریب ہے کہ وہ نکاح کر لے۔ پھر یہ چیلا آتا ہے تو کہتا ہے کہ میں آج اس (مسلمان) کے ساتھ رہا حتیٰ کہ اس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی۔ تو شیطان کہتا ہے کہ قریب ہے کہ وہ نیک سلوک کرے، پھر یہ چیلا آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس مسلمان کے ساتھ لگا رہا حتیٰ کہ اس نے شرک کیا۔ تب شیطان کہتا ہے کہ ہاں! تو ہی ہے تو ہی ہے اور اسے تاج پہناتا ہے۔ (طب ک عن ابی موسیٰ)

1286 - إن إبليس ليضع عرشه على البحر دونه الحجب يتشبه بالله عزوجل ثم يبعث جنوده فيقول من لفلان الادمى فيقوم اثنان

(۱۲۸۶) ابلیس لعین اپنا تخت سمندر کے اوپر رکھتا ہے۔ اس کے آگے حجابات ہوتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔ پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے تب کہتا ہے کہ فلاں آدمی کو کون قابو

فيقول قد اجلتكما سنة فان اغويتماه وضعت عنكما البعث وإلا صلبتكما (طب وابن عساكر عن ابی ريحانة)

کرے گا۔ تو دو چیلے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو ابلیس کہتا ہے کہ میں نے تمہیں ایک سال کی مہلت دی اگر تم دونوں نے اسے گمراہ کرلیا تو میں بھیجے جانے کا بوجھ تم سے اتارلوں گا ورنہ تمہیں سولی چڑھا دوں گا۔ (طب وابن عساکر عن ابی ریحانۃ)

الفصل الخامس

فی ذم اخلاق الجاهلية والتفاخر بالاباء

پانچویں فصل

عادات جاہلیت اور آباؤ اجداد پر فخر جتلانے کی مذمت کا بیان

1287 - إذا سمعتم من يتعزى بعزاء الجاهلية فاعضوه ولا تكنوا (حم ن حب طب والضياء عن ابی)

(۱۲۸۷) جب تم کسی آدمی کو سنو کہ زمانہ جاہلیت کی طرح اپنے باپ دادا کا نام لے کر اترائے یا فریاد کرے تو اسے صاف لفظوں میں یوں گالی دو، ارے جا! اپنے باپ کا لوڑا پکڑ۔ شرمگاہ کہہ کر کنایہ مت کرو۔ (حم ن حب طب والضیاء عن ابی)

1288 - إذا رأيتم الرجل يتعزى بعزاء الجاهلية فاعضوه بهن آباه ولا تكنوا (حم ت عن ابی)

(۱۲۸۸) جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ زمانۂ جاہلیت کی طرح اپنے باپ دادا کا نام لے کر اتراتا ہے تو اسے صاف لفظوں میں یوں گالی دو، ارے جا! اپنے آباؤ اجداد کا لوڑا پکڑ اور شرمگاہ کہہ کر کنایہ مت کرو۔ (حم ت عن ابی)

1289 - من انتسب إلى تسعة آباء كفار يريد بهم عزا وكرما كان عاشرهم فی النار (حم د عن ابی ريحانة)

(۱۲۸۹) جس آدمی نے عزت وکرامت کی خواہش سے خود کو نو کافر آباؤ اجداد کی طرف منسوب کیا تو دوزخ میں وہ ان کا دسواں ہوگا۔ (حم د عن ابی ریحانۃ)

1290 - ان الله قد اذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالاباء مؤمن تقی وفاجر شقی انتم بنو آدم وآدم من تراب ليدعن رجال فخرهم باقوام انما هم من فحم جهنم أو ليكونن اهون على الله من الجعلان التی تدفع بانفها النتن (حم د عن ابی هريرة)

(۱۲۹۰) اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانۂ جاہلیت کا گھمنڈ اور آباؤ اجداد پر فخر کرنا چھڑا دیا۔ مومن متقی ہوتا ہے اور بدکار بدبخت ہوتا ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم (علیہ السلام) کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔ لوگوں کو اپنی قوموں پر اترانا چھوڑ دینا چاہئے وہ تو جہنم کا کوئلہ ہیں یا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس گبریلے کیڑے سے بھی زیادہ حقیر ہو جائیں گے جو اپنی ناک کے ساتھ بدبودار گندگی دور ہٹاتا تا

1291 - لينتهين اقوام يفتخرون بابائهم الذين ماتوا انما هم فحم جهنم أو ليكونن اهون على الله من الجعل الذى يدهده الخرا بانفه ان الله اذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالاباء انما هو مؤمن تقى وفاجر شقى الناس كلهم بنو آدم و آدم خلق من تراب (ت عن ابى هريرة)

1292 - يا ايها الناس إن الله قد اذهب عنكم عبية الجاهلية وتعاظمها بابائها فالناس رجلان رجل بر تقى كريم على الله وفاجر شقى هين على الله والناس بنو آدم وخلق الله آدم من تراب (ت عن ابن عمر)

1293 - انتسب رجلان على عهد موسى فقال احدهما انا فلان ابن فلان حتى عد تسعة فمن انت لا ام لك قال انا فلان ابن فلان ابن الاسلام فأوحى الله إلى موسى أن قل لهذين المنتسبين اما انت ايها المنتسب إلى تسعة فى النار فانت عاشرهم واما انت ايها المنتسب إلى اثنين فى الجنة فانت ثالثهما فى الجنة (ن هب والضياء عن ابى)

الاكمال

1294 - انتسب رجلان من بنى اسرائيل على عهد موسى احدهما كافر والآخر مسلم

ہے۔(حم دعن ابی ہریرۃ)

(۱۲۹۱) لوگوں کو اپنے آباؤ اجداد پر اترانے سے باز آجانا چاہئے جو مر چکے ہیں کیونکہ وہ تو جہنم کا کوئلہ ہیں وگرنہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس گبریلے کیڑے سے بھی زیادہ حقیر ہو جائیں گے جو اپنی ناک کے ساتھ گوہ (پائخانہ، گندگی) دھکیلتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانۂ جاہلیت کا گھمنڈ اور آباؤ اجداد پر اترانا چھڑا دیا وہ یا تو مومن متقی ہوگا اور یا بدکار بدبخت ہوگا۔لوگ سب کے سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے تخلیق کیے گئے تھے۔(ت عن ابی ہریرۃ)

(۱۲۹۲) اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانۂ جاہلیت کا گھمنڈ اور آباؤ اجداد پر اترانا چھڑا دیا چنانچہ آدمی دو قسم کے ہیں ایک آدمی جو نیک متقی اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز ہے اور دوسرا بدکار بدبخت اللہ تعالیٰ کے ہاں حقیر ہے۔تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے تخلیق فرمایا۔(ت عن ابن عمر)

(۱۲۹۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں دو آدمیوں نے اپنا نسب بیان کیا تو ان دونوں میں سے ایک نے یہ کہا کہ میں فلاں بن فلاں بن فلاں حتیٰ کہ اس نے نو باپ شمار کیے اور دوسرے سے کہا کہ تو ہلاک ہو! تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں فلاں بن فلاں بن اسلام ہوں۔تب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ ان دونوں نسب بیان کرنے والوں سے کہئے کہ اے تُو جس نے خود کو نو آدمیوں کی طرف منسوب کیا جو دوزخی ہیں پس تو ان کا دسواں ہے اور تو جس نے خود کو دو کی طرف منسوب کیا جو جنتی ہیں چنانچہ جنت میں تو ان کا تیسرا ہے۔(ن ھب والضیاء عن ابی)

الاکمال

(۱۲۹۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں بنی اسرائیل میں سے دو آدمیوں نے اپنا نسب بیان کیا۔ان میں سے ایک کافر تھا

فانتسب الكافر إلى تسعة آباء فقال مسلم انا فلان ابن فلان وبرئت من سواهم فخرج منادى موسى ايها المنتسبان قد قضى بينكما ثم قال ايها الكافر اما انت فانتسبت إلى تسعة آباء وانت عاشرهم فى النار واما انت ايها المسلم فقصرت على ابوين مسلمين وتبرات ممن سواهم فانت من أهل الاسلام وبرئت ممن سواهم (هب عن معاذ)

اور دوسرا مسلمان تھا۔ چنانچہ کافر نے خود کو نو باپوں کی طرف منسوب کیا۔ تب مسلمان نے کہا کہ میں فلاں بن فلاں ہوں اور ان کے علاوہ سے میں بری الذمہ ہوں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ندا دیتے ہوئے نکلے کہ اے دونوں نسب بیان کرنے والو! تم دونوں کے درمیان فیصلہ کیا جا چکا۔ پھر یہ کہا، اے کافر! تو نے خود کو نو باپوں کی طرف منسوب کیا اور تو ان کا دسواں دوزخ میں ہے اور اے مسلمان! تو نے دو مسلمان آباء پر اقتصار کیا اور ان کے علاوہ سے برأت کا اظہار کیا چنانچہ تو اہل اسلام میں سے ہے اور ان کے علاوہ سے بری الذمہ ہے۔ (هب عن معاذ)

1295 انتسب رجلان من بنى اسرائيل على عهد موسى احدهما مسلم والآخر مشرك فقال انا فلان ابن فلان حتى عد تسعة آباء ثم قال لصاحبه انتسب لا ام لك فقال انا فلان ابن فلان وانا برء مما وراء ذلك فنادى موسى فى الناس فجمعهم ثم قال قد قضى بينكما اما انت الذى انتسبت إلى تسعة آباء فانت توفيهم العاشر فى النار واما انت الذى انتسبت إلى ابويك فانت امرؤ من اهل الاسلام (طب عن معاذ)

(۱۲۹۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں بنی اسرائیل میں سے دو آدمیوں نے اپنا نسب بیان کیا۔ ان میں سے ایک مسلمان اور دوسرا مشرک تھا تو اس مشرک نے کہا کہ میں فلاں بن فلاں۔ حتیٰ کہ اس نے نو باپ شمار کئے پھر اپنے ساتھی سے کہا کہ تو ہلاک ہو! اپنا نسب بیان کر۔ تو اس نے کہا کہ میں فلاں بن فلاں ہوں اور جو ان سے اوپر تھے میں ان سے بری الذمہ ہوں۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں میں ندا دی اور انہیں جمع کیا پھر فرمایا کہ: تم دونوں کے درمیان فیصلہ کیا جا چکا، تُو کہ جس نے خود کو نو باپوں کی طرف منسوب کیا تو تُو دوزخ میں ان کی تعداد دس کرے گا اور تُو کہ جس نے خود کو اپنے والدین کی طرف منسوب کیا تو تُو اہل اسلام میں سے ایک آدمی ہے۔ (طب عن معاذ)

1296 - إن انسابكم هذه ليست بسباب على احد وانما انتم بنو آدم كطف الصاع أن تملئوه ليس لاحد على احد فضل الا بدين أو عمل صالح حسب امرء ان يكون فاحشا بذيا بخيلا جبانا (حم وابن جرير طب عن عقبة بن عامر)

(۱۲۹۶) تمہارے یہ نسب کسی پر عار کا باعث نہیں بلکہ تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو جو ماپ سے کم ہو کہ تم اسے بھر دو۔ کسی کو کسی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں مگر دین یا نیک عمل کے باعث۔ آدمی کو یہی (شر) کافی ہے کہ وہ فحش گو، گالی بکنے والا، کنجوس اور بزدل ہو۔ (حم وابن جریر طب عن عقبۃ بن عامر)

1297 - ان انسابكم هذه ليست بمسبة

(۱۲۹۷) تمہارے یہ نسب کسی پر عار یا شرمندگی کا باعث نہیں

علی احد کلکم بنو آدم لیس لاحد علی احد فضل الا بدین أو تقوی اللّٰہ و کفی بالرجل أن یکون بذیئا فاحشا بخیلا (ھب عن عقبة بن عامر)

بلکہ تم سب تو آدم علیہ السلام کی اولاد ہو۔ کسی کیلئے فضیلت نہیں ہے مگر دین یا اللہ تعالیٰ کے خوف کے باعث۔ آدمی کو یہی بات کافی ہے کہ وہ بکواسی، فحش گو اور کنجوس ہو۔ (ھب عن عقبۃ بن عامر)

1298 - من اتصل بالقبائل فاعضوه بهن ابيه ولا تكنوا (ش عن ابی)

(۱۲۹۸) جو آدمی زمانۂ جاہلیت کی رسم کے مطابق قبیلوں پر اترائے یا ان سے فریاد کرے تو اسے اس طرح صاف صاف گالی دو کہ ارے جا! اپنے باپ کا لوڑا پکڑ۔ شرمگاہ کہہ کر کنایہ مت کرو۔ (ش عن ابی)

1299 - من تعزى بعزاء الجاهلية فاعضوه بهن ابيه ولا تكنوا (حم ز حب والرؤيانی فی الافراد عن ابی)

(۱۲۹۹) جو آدمی زمانہ جاہلیت کی طرح اپنے باپ دادا کا نام لے کر اتراتا ہے تو اسے صاف صاف یہ گالی دو کہ ارے جا! اپنے باپ کا لوڑا پکڑ۔ شرمگاہ کہہ کر کنایہ مت کرو۔ (حم ز حب والرؤیانی فی الافراد عن ابی)

1300 - لا تفتخروا بابائكم الذين ماتوا فی الجاهلية فو الذی نفسی بيده لما يدفع هذا الجعل بانفه خير منهم (طب هب عن ابن عباس)

(۱۳۰۰) اپنے ان آباؤ اجداد پر فخر مت کرو جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ گبریلا کیڑا جو اپنی ناک کے ساتھ گوہ (گندگی) دھکیلتا ہے وہ ان سے بہتر ہے۔ (طب ھب عن ابن عباس)

1301 - لا تفتخروا بابائكم الذين ماتوا فی الجاهلية فو الذی نفسی بيده لما يد هده الجعل بمنخره خير من آبائهم الذين ماتوا فی الجاهلية (ط حم عن ابن عباس)

(۱۳۰۱) اپنے ان آباؤ اجداد پر فخر مت کرو جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گئے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہ گبریلا کیڑا جو اپنی ناک سے گندگی دھکیلتا ہے وہ تمہارے ان آباؤ اجداد سے بہتر ہے جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے۔ (ط حم عن ابن عباس)

الفصل السادس

چھٹی فصل

فی المتفرقات

متفرق احادیث کا بیان

1302 - كل مولود يولد على الفطرة حتى يعرب عنه لسانه فابواه يهودانه أو ينصرانه أو يمجسانه (ع طب هق عن الاسود بن سريع)

(۱۳۰۲) ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے وہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کی زبان اس کی طرف سے بات کرتی ہے تو اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔ (ع طب ھق عن

الاسود ابن سریع)

1303 - كل مولود يولد على الفطرة فابواه يهودانه وينصرانه ويشركانه قيل فمن هلك قبل ذٰلك قال الله اعلم بما كانوا عاملين (ت عن ابى هريرة)

(۱۳۰۳) ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مشرک بناتے ہیں۔عرض کی گئی کہ جو اس سے پہلے ہی ہلاک ہو جائے (اس کا کیا حکم ہے؟) تو ارشاد فرمایا کہ: جو کچھ وہ کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ اسے سب سے بہتر جانتا ہے۔(ت عن ابی ہریرۃ)

1304 - ما من مولود إلا ولد على الفطرة فابواه يهودانه وينصرانه ويمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء (ق د عن ابى هريرة)

(۱۳۰۴) ہر ایک پیدا ہونے والا بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں جیسا کہ چوپایہ پورے اعضاء والا بچہ جنتی ہے کیا تم کوئی جانور نکٹا یا کنکٹا پیدا ہوتے دیکھتے ہو۔(ق د عن ابی ہریرۃ)

1305 - لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن ولا يقتل حين يقتل وهو مؤمن (حم ن خ عن ابن عباس)

(۱۳۰۵) زانی ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا (یعنی جب وہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے)، چور ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا، شرابی ایمان کی حالت میں شراب نہیں پیتا اور قاتل ایمان کی حالت میں قتل نہیں کرتا (یعنی ان سب افعال کے وقت مومن کا ایمان اس سے نکل جاتا ہے بعد ازاں پھر لوٹ آتا ہے)۔(حم ن خ عن ابن عباس)

1306 - لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشرب وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن و لا ينتهب نهبة ذات شرف يرفع الناس إليه فيها ابصارهم حين ينتهبها وهو مؤمن (حم ق ن ه عن ابى هريرة زاد حم م ولا يغل حين يغل وهو مؤمن فاياكم إياكم)

(۱۳۰۶) جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا، شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں شراب نہیں پیتا، چور جب چوری کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا اور کوئی لٹیرا جب قیمت دار مال کو اس حالت میں لوٹے کہ لوگ اس کی طرف نگاہیں اٹھائے دیکھ رہے ہوں تو وہ مومن نہیں ہوتا جب لوٹتا ہے۔(حم ق ن ہ عن ابی ہریرۃ) ''زاد حم م'' اور خیانت کرنے والا جب خیانت کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں خیانت نہیں کرتا۔چنانچہ بچو! بچو!

1307 - لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن

(۱۳۰۷) زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا، چور جب چوری کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں چوری نہیں

ولا یشرب الخمر حین یشربها وھو مؤمن والتوبة معروضة بعد (م 3 عن ابی ھریرة)

1308 - مثل الایمان مثل القمیص تقمصه مرة وتنزعه مرة (ابن قانع عن معدان)

1309 - ان الایمان لیخلق فی جوف احدکم کما یخلق الثوب فاسألوا اللّٰہ ان یجدد الایمان فی قلوبکم (طب ك عن ابن عمر)

1310 - ان اللّٰہ تعالٰی خلق خلقه فی ظلمة فالقی علیھم من نوره فمن اصابه من ذٰلك النور یومئذ اھتدی ومن اخطاه ضل

(حم ت ك عن ابن عمر)

1311 - اسلمت علی اسلفت من خیر

(حم ق عن حکیم بن حزام)

1312 - لو آمن بی عشرة من الیھود لآمن بی الیھود (خ عن ابی ھریرة)

1313 - من بلغه عن اللّٰہ فضیلة فلم یصدق بھا لم ینلھا (طس عن انس)

1314 - ان اللّٰہ ھو الحکیم والیه الحکم

(د ن حب ك عن ھانیء بن یزید)

1315 - ان اللّٰہ تعالٰی صانع کل صانع وصنعته (خ فی خلق افعال العباد ك والبیھقی فی الاسماء عن حذیفة)

1316 - کان الرجل قبلکم یؤخذ فیحفر له الارض فیجعل فیھا فیجاء بالمنشار فیوضع علی رأسه فیشق باثنین ما یصده ذٰلك عن دینه

کرتا اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں شراب نہیں پیتا اور گناہ کے بعد توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ (م ۳ عن ابی ہریرۃ)

(۱۳۰۸) ایمان کی مثال قمیض کی مثال ہے۔ اسے تو ایک مرتبہ پہنتا ہے اور دوسری مرتبہ اتار دیتا ہے۔ (ابن قانع عن معدان)

(۱۳۰۹) ایمان تم میں سے ہر ایک کے پیٹ میں اس طرح بوسیدہ ہو جاتا ہے جیسے کپڑا بوسیدہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ وہ ایمان کو تمہارے دلوں میں تروتازہ نیا کرے۔ (طب ک عن ابن عمر)

(۱۳۱۰) اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں تخلیق فرمایا تو ان پر اپنا نور ڈالا چنانچہ جسے اس دن اس نور سے حصہ مل گیا وہ ہدایت پا گیا اور جس سے وہ نور چُوک گیا وہ گمراہ ہو گیا۔

(حم ت ک عن ابن عمر)

(۱۳۱۱) پیچھے سے ہی جو بھلائی تجھے حاصل ہوئی تھی اس کی بنیاد پر تو مسلمان ہوا ہے۔ (حم ق عن حکیم بن حزام)

(۱۳۱۲) اگر یہودیوں میں سے دس آدمی مجھ پر ایمان لے آئیں تو تمام یہودی مجھ پر ایمان لے آئیں گے۔ (خ عن ابی ہریرۃ)

(۱۳۱۳) جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فضیلت پہنچے تو وہ اس کی تصدیق نہ کرے تو اسے حاصل نہیں کر پائے گا۔ (طب عن انس)

(۱۳۱۴) اللہ تعالیٰ ہی حکیم ہے اور حکمت اسی کی ہے۔ (دن حب ک عن ھانی بن یزید)

(۱۳۱۵) اللہ تعالیٰ ہر کاریگر اور اس کی کاریگری کا کاریگر (مراد خالق) ہے۔ (خ فی خلق افعال العباد، ک والبیہقی فی الاسماء عن حذیفۃ)

(۱۳۱۶) تم سے پہلے ایک آدمی کو پکڑا جاتا تھا، اس کیلئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور اسے اس میں گاڑ دیا جاتا تب آری لائی جاتی اور اس کے سر پر رکھ کر اسے دو ٹکڑوں میں چیر دیا جاتا تھا تو یہ کام اسے اس

ویمشط بامشاط الحدید مما دون لحمه من عظم أو عصب ما یصده ذٰلك عن دینه واللّٰه لیتمن اللّٰه هٰذا الامر حتی یسیر الراکب من صنعاء إلی حضرموت لا یخاف الا اللّٰه والذئب علی غنمه ولکنکم تستعجلون (حم خ د ت عن خباب)

کے دین سے برگشتہ نہیں کرتا تھا اور اسے لوہے کی کنگھیاں پھیری جاتی تھیں جو گوشت کو ہڈیوں یا پٹھوں سے جدا کر دیتی تھیں تو یہ چیز اسے اس کے دین سے برگشتہ نہیں کرتی تھی۔ قسم بخدا! اللہ تعالیٰ اس معاملے (مراد تکمیل دین) کی ضرور تکمیل فرمائے گا حتیٰ کہ ایک سوار صنعا سے لے کر حضر موت تک چلے گا اسے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا خوف نہیں ہوگا اور سوائے بھیڑیئے کے اپنی بکریوں پر خوف کے علاوہ کوئی خوف نہیں ہوگا لیکن تم بہت عجلت چاہتے ہو۔ (حم خ دت عن خباب)

1317 - اذهب فاغتسل بماء وسدر والق عنك شعر الکفر (طب عن واثله)

(۱۳۱۷) چلا جا! پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کر اور خود سے کفر کے بال گرا دے۔ (طب عن واثلۃ)

1318 - ألق عنك شعر الکفر واختتن (حم د عن ابی کلیب)

(۱۳۱۸) خود پر سے کفر کے بال گرا دے اور ختنہ کر۔ (حم د عن ابن کلیب)

الاکمال

الاکمال

1319 - انما الایمان بمنزلة القمیص یقمصه الرجل مرة وینزعه مرة اخری (الحکیم وابن مردویه عن عتبه بن عبد اللّٰه بن خالد بن معدان عن ابیه عن جده)

(۱۳۱۹) ایمان قمیص کے قائمقام ہوتا ہے۔ آدمی اسے ایک مرتبہ پہنتا ہے اور دوسری مرتبہ اتار دیتا ہے۔ (الحکیم وابن مردویہ عن عتبۃ بن عبداللہ بن خالد بن معدان عن ابیہ عن جدہ)

1320 - لا یزنی العبد حین یزنی وهو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وهو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربها وهو مؤمن ولا یقتل وهو مؤمن (عق حم خ ن عن ابن عباس وزاد عب و لا ینهب النهبة وهو مؤمن)

(۱۳۲۰) جب بندہ زنا کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا، چور جب چوری کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا، شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں شراب نہیں پیتا اور قاتل ایمان کی حالت میں قتل نہیں کرتا۔ (عق حم خ ن عن ابن عباس ''وزاد عب'' اور لٹیرا ایمان کی حالت میں نہیں لوٹتا)

1321 - لا یزنی الزانی حین یزنی وهو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وهو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربها وهو مؤمن (طس عن عائشة بز عن ابی سعید)

(۱۳۲۱) زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا، چور جب چوری کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں شراب نہیں پیتا۔ (طس عن عائشۃ، بز عن ابی سعید)

1322 - لا يزني الرجل وهو مؤمن ولا يشرب الخمر وهو مؤمن ينزع منه الايمان ولا يعود إليه حتى يتوب فإذا تاب عاد إليه (حل عن ابی هريرة)

(۱۳۲۲) آدمی ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور ایمان کی حالت میں شراب نہیں پیتا۔ اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور تب تک واپس اس کی طرف نہیں لوٹتا جب تک کہ وہ توبہ نہ کرلے اور جب وہ توبہ کرلیتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔ (حل عن ابی ہریرۃ)

1323 - لا يزني الرجل وهو مؤمن ولا يسرق وهو مؤمن ولا ينتهب نهبة ذات شرف وهو مؤمن فان تاب تاب الله عليه (بز طب والخطيب من طريق عكرمة عن ابن عباس وابی هريرة وابن عمر)

(۱۳۲۳) آدمی ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا، ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا اور ایمان کی حالت میں قیمت دار مال نہیں لوٹتا چنانچہ جب وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرماتا ہے۔ (بز طب والخطیب من طریق عکرمۃ عن ابن عباس وابی ہریرۃ و ابن عمر)

1324 - لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن يخرج منه الايمان فان تاب رجع إليه (طس عن ابی سعيد)

(۱۳۲۴) زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا، چور جب چوری کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں شراب نہیں پیتا۔ ایمان اس سے نکل جاتا ہے اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔ (طس عن ابی سعید)

1325 - لا يسرق السارق وهو مؤمن ولا يزني الزاني وهو مؤمن الايمان أكرم على الله من ذلك (بز عن ابی هريرة)

(۱۳۲۵) چور ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا اور زانی ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا۔ ایمان اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ معزز ہوتا ہے۔ (بز عن ابی ہریرۃ)

1325 - من زنى خرج من الايمان ومن شرب الخمر غير مكره خرج من الايمان ومن انتهب نهبة يستشرفها الناس خرج من الايمان (ابن قانع عن شريك غير منسوب)

(۱۳۲۶) جو آدمی زنا کرتا ہے وہ دائرہ ایمان سے نکل جاتا ہے، جو آدمی شراب پیتا ہے جبکہ اسے کسی نے زبردستی بھی نہ کی ہو تو وہ دائرہ ایمان سے نکل جاتا ہے اور جو آدمی اس طرح مال لوٹتا ہے کہ لوگ اس کی طرف نگاہیں اٹھائے دیکھ رہے ہوں تو وہ بھی دائرہ ایمان سے نکل جاتا ہے۔ (ابن قانع عن شریک "غیر منسوب")

1327 - مثل المؤمن والايمان كمثل الفرس في آخيته يجول ثم يرجع في آخيته وان المؤمن يسهو ثم يرجع إلى الايمان فاطعموا طعامكم الاتقياء واولوا معروفكم المؤمنين (ابن

(۱۳۲۷) مومن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی مثال ہے جو اپنے کنڈے سے بندھا ہوا ہو۔ وہ گھومتا پھرتا ہے پھر اپنے کنڈے کی طرف لوٹ آتا ہے اور مومن بھول بیٹھتا ہے پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔ چنانچہ اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنی نیکیاں مومنین

المبارك حم ع حب حل هب ص عن ابی سعید)

1328 - مثل المؤمن والايمان كمثل الفرس فی آخیته یجول ثم یرجع إلى آخیته وكذلك المؤمن يقترف ما يقترف ثم يرجع إلى الايمان فاطعموا طعامكم الابرار وخصوا بمعروفكم المؤمنين (الرامهرمزی عن ابن عمر وسنده صحيح)

1329 - لا يخرج المؤمن من ايمانه ذنب كما لا يخرج الكافر من كفره احسان (الديلمی عن انس)

1330 - ايها الناس اتقوا الله واصبروا فو الله ان كان الرجل من المؤمنين قبلكم ليوضع المنشار على رأسه فيشق باثنين وما يرتد عن دينه اتقوا الله عزوجل فاتح لكم وصانع (طب ك عن خباب)

1331 - من احب الله ورسوله صادقا غير كاذب ولقی المؤمنين فاحبهم وكان امر الجاهلية عنده كمنزلة نار القی فيها فقد طعم طعم الايمان أو قال فقد بلغ ذروة الايمان (طب عن المقداد بن الاسود)

1332 - كل مولود يولد من والد كافر أو مسلم فانه يولد على الفطرة على الاسلام كلهم ولكن الشياطين اتتهم فاجتالتهم عن دينهم فهودتهم ونصرتهم ومجستهم وامرتهم ان يشركوا بالله ما لم ينزل به سلطانا (الحكيم عن انس)

کے لئے بناؤ۔(ابن المبارک حم ع حب حل هب ص عن ابی سعید)

(۱۳۲۸) مومن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی مثال ہے جو اپنے کنڈے سے بندھا ہوا ہو۔ وہ گھومتا پھرتا ہے پھر اپنے کنڈے کی طرف لوٹ آتا ہے اور اسی طرح مومن جو گناہ کرتا ہے وہ کرتا ہے پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔ چنانچہ اپنا کھانا نیک لوگوں کو کھلاؤ اور اپنی نیکیوں (یعنی اچھا برتاؤ) کے ساتھ مومنین کو خاص کرو۔ (الرامھر مزی عن ابن عمر)''وسندہ صحیح''۔

(۱۳۲۹) گناہ مومن کو اس کے ایمان سے نہیں نکالتا جیسے بھلائی کافر کو اس کے کفر سے نہیں نکالتی۔
(الدیلمی عن انس)

(۱۳۳۰) اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر کرو۔قسم بخدا! تم سے پہلے مومنین میں سے ایک آدمی کے سر پر آری رکھ کر اسے دو ٹکڑوں میں چیر دیا جاتا تھا تو وہ اپنے دین سے نہیں پھرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو، وہ تمہارے لئے راستے کھولنے والا اور کاریگری فرمانے والا ہے۔(طب ک عن خباب)

(۱۳۳۱) جس آدمی نے سچے دل سے بغیر جھٹلائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت اور مومنین سے ملا تو ان سے بھی محبت کی اور جاہلیت کا معاملہ اس کے نزدیک اس آگ کے قائمقام ہے جس میں اسے پھینکا جائے تو ایسے آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا'' یا یہ فرمایا کہ''تو وہ ایمان کی چوٹی پر پہنچ گیا۔(طب عن المقداد بن الاسود)

(۱۳۳۲) ہر بچہ خواہ کافر باپ کا پیدا کردہ ہو چاہے مسلمان کا ہو تو وہ سب کے سب فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتے ہیں البتہ شیطان ان کے پاس آتے ہیں تو انہیں ان کے دین سے گمراہ کرتے ہیں چنانچہ انہیں یہودی، نصرانی اور مجوسی بناتے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا حکم دیتے ہیں جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے کوئی حجت نازل نہیں کی ہوتی۔(الحکیم عن انس)

1333 - كل انسان تلده امه على الفطرة ابواه يهودانه أو ينصرانه أو يمجسانه فان كانا مسلمين فمسلم كل انسان تلده امه يلكزه الشيطان فى خضيتيه الا مريم وابنها (هب عن ابى هريرة)

(۱۳۳۳) ہر انسان کی ماں اسے فطرت اسلام پر پیدا کرتی ہے۔ یہ تو والدین ہیں جو اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔ اگر والدین مسلمان ہوں تو وہ بھی مسلمان ہوگا۔ ہر انسان کی والدہ اسے جنتی ہے تو شیطان اس کے خصیوں میں گھونسا مارتا ہے سوائے حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے کے۔ (ھب عن ابی ہریرۃ)

1334 - ما من مولود يولد الا الفطرة وابواه يهودانه وينصرانه كما تنتجون الابل فهل تجدون فيها جدعاء حتى تكونوا انتم تجدعونها قالوا يا رسول الله أرأيت من يموت صغيرا قال الله اعلم بما كانوا عاملين

(حم عن ابى هريرة)

(۱۳۳۴) ہر ایک پیدا ہونے والا بچہ فطرت اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے اور اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بناتے ہیں جیسا کہ اونٹ پورے اعضاء والا بچہ جنتے ہیں تو کیا تم اس میں سے کوئی نکٹا یا کنکٹا پاتے ہو حتیٰ کہ تم خود اسے نکٹا یا کنکٹا کرتے ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے بارے میں کیا خیال ہے جو بچپنے میں ہی فوت ہو جائے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ کرنے والے تھے اس کے بارے میں۔ (حم عن ابی ہریرۃ)

1335 - إن من افضل ايمان المرء ان يعلم ان الله معه حيث كان (هب عن عبادة بن الصامت)

(۱۳۳۵) آدمی کا افضل ایمان یہ ہے کہ وہ یہ جان لے کہ وہ جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے۔ (ھب عن عبادۃ بن الصامت)

1336 - أن افضل ايمان العبد أن يعلم العبد أن الله معه حيث كان (الحكيم عن عبادة بن الصامت)

(۱۳۳۶) بندے کا افضل ایمان یہ ہے کہ وہ بندہ یہ جان لے کہ وہ جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے۔ (الحکیم عن عبادۃ بن الصامت)

1337 - اسلمت على ما سبق لك من الاجر (ك عنه)

(۱۳۳۷) اپنے سابقہ اجر کی بنیاد پر تو نے اسلام قبول کیا۔ (ک عن عبادۃ بن الصامت)

1338 - اسلمت على ما فرط لك من الاجر (طب عن صعصعه بن ناجيد)

(۱۳۳۸) اپنے پیش خیمہ اجر کی بنیاد پر تو نے اسلام قبول کیا۔ (طب عن صعصعۃ بن ناجیۃ)

1339 - ان الله عزوجل اشتد غضبه على اليهود أن قالوا عزير ابن الله واشتد غضبه على النصارى ان قالوا المسيح ابن الله وان الله اشتد غضبه على من أراق دمي وآذاني فى

(۱۳۳۹) اللہ تعالیٰ کا غضب یہودیوں پر بہت شدید ہوا کہ انہوں نے کہا: عزیر (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور اس کا غضب نصرانیوں پر شدید ہوا کہ انہوں نے کہا: مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور اللہ تعالیٰ کا غضب اس آدمی پر بھی

عترتی (ابن النجار عن ابی سعید)

شدید ہوگا جس نے میرا خون بہایا اور میری عترت یعنی اہلبیت کے معاملے میں مجھے تکلیف دی۔ (ابن النجار عن ابی سعید)

1340 - لم یبق من طواغیت الجاهلية الا ذو الخلصة (طب عن جرير)

(۱۳۴۰) زمانہ جاہلیت کے بتوں میں سے فقط ذوالخلصہ والے ہی باقی رہیں گے۔ (طب عن جریر)

1341 - ليبلغن هذا الامر ما بلغ الليل والنهار ولا يترك الله عزوجل بيت مدر ولا وبر إلا ادخله الله هذا الدين يعز عزيزا أو يذل ذليلا عزا يعز الله به الاسلام وذلا يذل الله به الكفر (حم طب ك ق ص عن تميم)

(۱۳۴۱) جہاں تک دن اور رات پہنچتی ہے وہاں تک یہ معاملہ (دین اسلام) بھی ضرور پہنچے گا اور اللہ تعالیٰ کوئی کچا پکا گھر نہیں چھوڑے گا مگر اس میں یہ دین معزز کی عزت اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ داخل فرمادے گا۔ ایسی عزت جس کے باعث اللہ تعالیٰ اسلام کو معزز بنائے گا اور ایسی ذلت جس کے باعث اللہ تعالیٰ کفر کو ذلیل فرمائے گا۔ (حم طب ک ق ص عن تمیم)

1342 - ليس من اتى الاسلام طائعا كمن عصب رأسه بالسيف (أبو نعيم عن انس)

(۱۳۴۲) وہ آدمی جو بخوشی اسلام قبول کرے وہ اس آدمی کی مانند نہیں کہ جس کے سر پر تلوار سے چرکہ لگایا جائے۔ (ابونعیم عن انس)

1343 - لو آمن بی عشرة من احبار اليهود لآمن بی كل يهودی علی وجه الارض (حم عن ابی هريرة)

(۱۳۴۳) اگر یہودیوں میں سے دس یہودی عالم (حبر) مجھ پر ایمان لے آئیں تو روئے زمین پر تمام یہودی مجھ پر ایمان لے آئیں گے۔ (حم عن ابی ہریرۃ)

1344 - من سمع بی من يهودی أو نصرانی ثم لم يتبعنی فهو فی النار (قط فی الافراد عن ابن مسعود)

(۱۳۴۴) جس یہودی یا نصرانی نے میرا پیغام سنا پھر میری اتباع نہ کی تو وہ دوزخ میں جائے گا۔
(قط فی الافراد عن ابن مسعود)

1345 - من سمع بی من امتی أو يهودی أو نصرانی فلم يؤمن بی لم يدخل الجنة (حم وابن جرير طب عن ابی موسی)

(۱۳۴۵) میری امت میں سے جس کسی نے یا یہودی یا نصرانی نے میرا پیغام سنا پھر مجھ پر ایمان نہ لایا تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (حم وابن جریر طب عن ابی موسیٰ)

1346 - لا يقولن احدكم للمرء لا يعرفه خليلی حتی يعلم انه مؤمن (الديلمی عن ابن عباس)

(۱۳۴۶) تم میں سے کوئی کسی ایسے آدمی کو کہ جسے پہچانتا نہ ہو یہ نہ کہے کہ اے میرے دوست (خلیل)! حتیٰ کہ اسے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ وہ مومن ہے۔ (الدیلمی عن ابن عباس)

1347 - يا اخا تنوخ انی كتبت بكتاب إلی كسری فمزقه والله يمزقه ويمزق ملكه

(۱۳۴۷) اے اخا تنوخ! میں نے کسریٰ کی طرف ایک خط لکھا تو اس نے وہ پھاڑ ڈالا۔ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کی بادشاہت کو پھاڑ

وكتبت إلى النجاشي بصحيفة فخرقها والله مخرقه ومخرق ملكه وكتبت إلى صاحبك بصحيفة فامسكها فلن يزال الناس يجدون منه باسا ما دام في العيش صفوة (حم عن التنوخي رسول هرقل)

1348 - يا قتادة اغتسل بماء وسدر واحلق عنك شعر الكفر (عن قتادة الرهاوى)

1349 - اغتسل بماء وسدر واحلق عنك شعر الكفر (طص حل عن واثلة)

1350 - يا واثلة اذهب فاغتسل عنك شعر الكفر واغتسل بماء وسدر (تمام وابن عساكر عن واثلة)

ڈالے گا، میں نے نجاشی کی طرف ایک صحیفہ لکھا تو اس نے اسے پھاڑ ڈالا۔ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کی بادشاہت کو پھاڑ ڈالے گا اور ایک صحیفہ میں نے تیرے ساتھی (تیرے آقا) کی طرف لکھا تو اس نے اسے روک رکھا تو لوگ اس سے تب تک تکلیف پاتے رہیں گے جب تک زندگی میں کچھ عمدگی ہے۔ (حم عن التنوخی رسول ہرقل)

(۱۳۴۸) اے قتادہ! پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کر اور خود پر سے کفر کے بال مونڈ دے۔ (عن قتادہ الرھاوی)

(۱۳۴۹) پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کر اور خود پر سے کفر کے بال مونڈ دے۔ (طص حل عن واثلۃ)

(۱۳۵۰) اے واثلہ! جا، خود پر سے کفر کے بال دھو ڈال اور پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کر۔ (تمام وابن عساکر عن واثلۃ)

كتاب الايمان والاسلام

من قسم الافعال

وفيه اربعة ابواب الباب

الاوّل

في حقيقتهما ومجازهما

وفيه ثلاثة فصول

الفصل الاول

في حقيقة الايمان

1351 - (من مسند عمر رضى الله عنه) عن يحيى بن يعمر عن ابن عمر قال حدثني عمر بن الخطاب انه كان عند رسول الله صلى الله

کتاب الایمان والاسلام

قسم افعال کا بیان

اس میں چار ابواب ہیں۔

پہلا باب

ایمان واسلام کی حقیقت ومجاز کا بیان

اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل

ایمان کی حقیقت کا بیان

(۱۳۵۱) (من مسند عمر رضی اللہ عنہ) عن یحییٰ بن یعمر عن ابن عمر، فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ صلی اللہ

عليه و آله وسلّم فجاء ه رجل عليه ثوبان ابيضان مقوم حسن النحو و الناحية فقال ادنو منك يا رسول الله فقال ادن فلم يزل يدنو حتى كانت ركبته عند ركبة رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال اسالك قال سل قال اخبرني عن الاسلام قال شهادة أن لا اله الا الله وأني رسول الله واقام الصلاة وايتاء الزكاة وحج البيت وصوم رمضان قال فإذا فعلت ذلك فانا مسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قال الرجل صدقت فجعلنا نعجب من قوله لرسول الله صلى الله عليه وسلم صدقت كانه اعلم منه ثم قال يا رسول الله اخبرني عن الايمان قال أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله والبعث بعد الموت والجنة والنار وتؤمن بالقدر خيره وشره قال فإذا فعلت ذلك فانا مؤمن قال نعم قال صدقت قال فاخبرني عن الساعة قال ما المسؤول عنها باعلم من السائل هن خمس لا يعلمهن الا الله ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث الأية فقال الرجل صدقت (ط)

1352 - عن عمر قال الايمان بالنية

علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اس نے دو سفید کپڑے پہن رکھے تھے وہ اچھی حالت، اچھی کلام اور اچھے پہلو والا تھا۔ تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو جاؤں، تو ارشاد فرمایا کہ: قریب ہو جا۔ تو وہ قریب ہوتا رہا حتیٰ کہ اس کا گھٹنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے کے پاس ہو گیا پھر اس نے کہا کہ: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کروں گا تو ارشاد فرمایا کہ: سوال کرو، اس نے کہا کہ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے، تو فرمایا کہ: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، خانہ کعبہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ اس نے کہا کہ جب میں ایسا کروں گا تو میں مسلمان ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو اس آدمی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔ تو ہم اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنے سے تعجب کرنے لگے کہ ''آپ نے سچ کہا'' گویا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جانتا ہے۔ پھر اس نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے۔ تو ارشاد فرمایا کہ: تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر اور جنت اور دوزخ پر ایمان لائے اور اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لائے۔ اس نے کہا کہ جب میں ایسا کروں تو میں مومن ہوں، تو ارشاد فرمایا: ہاں! تو اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے تو ارشاد فرمایا کہ: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس کے بارے میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔ وہ پانچ چیزیں ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ''اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے اور وہی بارش برساتا ہے۔ تب اس آدمی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔ (ط)

(۱۳۵۲) عن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ایمان نیت اور

واللسان والهجرة بالنفس والمال (قط فى الافراد قال تفرد به أبو عصمة نوح بن مريم وهو كذاب)

1353 - عن محارب بن دثار عن عمر قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا اتاه رجل ابيض الثياب طيب الريح فوضع يده على ركبة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم فقال يا رسول الله ما الايمان قال ان تؤمن بالله واليوم الأخر والملائكة والكتاب والنبيين والجنة والنار وبالقدر خيره وشره قال فإذا فعلت ذٰلك فانا مؤمن قال نعم قال صدقت فتعجبنا من قوله لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم صدقت قال فما الاسلام قال تقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتحج البيت وتصوم رمضان وتغتسل من الجنابة قال فإذا فعلت ذٰلك فانا مسلم قال نعم قال صدقت فتعجبنا من قوله لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم صدقت قال فما الاحسان قال تعمل لله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال صدقت قال فمتى الساعة قال ما المسؤول عنها باعلم من السائل قال صدقت ثم أدبر وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم على بالرجل فالتمسوه فلم يقدروا عليه فقال هٰذا جبرئيل جاء كم ليريكم دينكم وما اتانى فى صورة قط الا عرفته قبل مرتى هٰذه (رسته فى الايمان)

زبان کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ ہجرت جان اور مال کے ساتھ ہوتی ہے۔(قط فی الافراد قال تفرد بہ ابو عصمۃ نوح بن مریم وھو کذاب)

(۱۳۵۳) عن محارب بن دثار عن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفید کپڑوں والا عمدہ خوشبو والا ایک آدمی آیا تو اس نے اپنا ہاتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے پر رکھا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ، تو اللہ تعالیٰ، یوم آخرت، فرشتوں، کتابوں، نبیوں، جنت، دوزخ اور اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لائے۔اس نے کہا کہ جب میں ایسا کروں تو میں مومن ہوں؟ تو فرمایا: ہاں! تو اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔تو ہم نے اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہنے پر تعجب کیا کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا“۔پھر اس نے کہا کہ اسلام کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، خانہ کعبہ کا حج کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور غسل جنابت کرے۔اس نے کہا کہ جب میں ایسا کروں تو میں مسلمان ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔تو ہم نے اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہنے پر تعجب کیا کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا“۔پھر اس نے کہا کہ احسان کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ، تو اس طرح اللہ تعالیٰ کیلئے عمل کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔اس نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔پھر اس نے کہا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو ارشاد فرمایا کہ: جس سے اس کے بارے میں پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔تو اس نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔پھر واپس چلا گیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اس آدمی کو میرے پاس لاؤ۔صحابہ کرام نے اسے تلاش

کیا تو اسے تلاش نہ کر سکے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے تمہارے پاس تمہیں تمہارا دین دکھانے آئے تھے اور اس دفعہ سے پہلے وہ جس شکل میں بھی میرے پاس آئے تھے میں نے انہیں پہچان لیا تھا۔(رستہ فی الایمان)

1354 - عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال بينا نحن جلوس عند النبی صلی الله عليه و آله وسلّم فی اناس إذ جاء رجل ليس عليه سحناء السفر وليس من اهل البلد حتی ورك بين يدی رسول الله صلی الله عليه وسلم كما يجلس احدنا فی الصلاة ثم وضع يده علی ركبتی رسول الله صلی الله عليه و آله وسلّم فقال يا محمد ما الاسلام قال الاسلام أن تشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله وأن تقيم الصلاة وتؤتی الزكاة وتحج البيت وتعتمر وتغتسل من الجنابة وتتم الوضوء وتصوم رمضان قال فان فعلت هذا فانا مسلم قال نعم قال صدقت يا محمد قال ما الايمان قال الايمان أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله وتؤمن بالجنة والنار والميزان وتؤمن بالبعث بعد الموت وتؤمن بالقدر خيره وشره قال فإذا فعلت هذا فانا مؤمن قال نعم قال صدقت (اللالكائی ق فی البعث)

(۱۳۵۴) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم کچھ لوگوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اس پر نہ کوئی سفر کی علامت تھی اور نہ ہی وہ اس شہر والوں میں سے تھا حتیٰ کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرین پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا جیسے ہم میں سے کوئی نماز کے دوران بیٹھتا ہے، پھر اس نے اپنا ہاتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھا اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، خانہ کعبہ کا حج کرے، عمرہ کرے، غسل جنابت کرے، وضو مکمل کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔اس نے کہا کہ اگر میں یہ کروں تو میں مسلمان ہوں؟ فرمایا: ہاں! تو اس نے کہا۔اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو نے سچ کہا۔پھر کہا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، تو جنت اور دوزخ پر ایمان لائے اور میزان (عمل) پر ایمان لائے۔موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر اور اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لائے۔اس نے کہا کہ جب میں یہ کروں تو میں مومن ہوں؟ فرمایا، ہاں! تو اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔(اللالکائی ق فی البعث)

1355 - عن عمر ان رجلا شابا عليه ثياب بياض وذلك فی آخر عمر رسول الله صلی الله

(۱۳۵۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے اخیر میں ایک نوجوان جس نے

علیـه و آلـه وسلّم اتاه فقال انت رسول الله قال نـعـم قال ادنو منك قال ادن منى فوضع يده على ركبتيـه فقال انت رسول الله قال نعم مرتين قال مـا الاسلام قال ان تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك لـه وان مـحـمـدا رسول اللـه وتقيم الـصلاة وتؤتى الزكاة وتـصـوم رمضان وتحج البيت قال فما الايمان قال تؤمن بالله وملائكته وكتبـه ورسله واليوم الأخر والقدر كله قال فما الاحسـان قـال تعبد الله كانك تراه فان كنت لا تـراه فـانه يراك قال فإذا فعلت ذلك فانا محسن قـال نـعـم قـال عمر وحدثنى نبى الله صلى الله عليه وآله وسلّم أن موسى عليه الصلاة والسلام لـقـى آدم فـقال انت آدم الذى خلقك الله بيده واسـجـد لك مـلائـكتـه ولـولا الذى ركبت لم يدخل احد من ولدك النار قال انت موسى الذى اصـطـفـاك الله برسالته وبكلامه فكيف تلومنى فـى امر قد كان كتب على قبل أن أخلق فتحاجا فحج آدم موسى (ابن جرير)

سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پھر اس نے کہا کہ میں آپ کے قریب ہو جاؤں؟ فرمایا، قریب آؤ، تو اس نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھا پھر کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ ہاں! فرمایا، تب اس نے کہا کہ اسلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے۔ پھر اس نے کہا کہ ایمان کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں، یوم آخرت اور ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لائے۔ تو اس نے کہا کہ احسان کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ تب اس نے کہا کہ جب میں یہ کروں تو میں محسن ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا کہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت آدم علیہ السلام سے ملے تو کہا کہ تو آدم ہے کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے تخلیق فرمایا اور اس کے فرشتوں نے تجھے سجدہ کیا۔ اگر وہ لغزش جس کا تو نے ارتکاب کیا وہ نہ ہوتی تو تیری اولاد میں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہ ہوتا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ تو موسیٰ ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کیلئے منتخب فرمایا اور اپنے کلام کیلئے چنا۔ تو کیسے مجھے اس معاملے میں ملامت کرتا ہے جو میری تخلیق سے پہلے ہی مجھ پر لکھ دیا گیا تھا۔ چنانچہ ان دونوں نے بحث کی تو حضرت آدم علیہ السلام بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام

پر غالب آئے۔(ابن جریر)

1356 - (ومن مسند علی رضی الله عنه) عن علی قال الایمان منذ بعث الله آدم شهادة ان لا اله الا الله والاقرار بما جاء من عند الله لكل قوم ما جاء هم من شريعة ومنهاج ولايكون المقر تاركا ولكنه مضيع (ابن جرير فی تفسيره)

(۱۳۵۶)(من مسند علی رضی اللہ عنہ) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے ایمان اس بات کی گواہی دینے کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آیا اس کا اقرار کرنے کا نام ہے۔ ہر قوم کیلئے وہی شریعت اور راستہ ہے جو ان کے پاس آیا اور اقرار کرنے والا اسے چھوڑنے والا نہیں ہوتا البتہ ضائع کرنے والا ہوتا ہے۔(ابن جریر فی تفسیرہ)

1357 - عن علی قال سالت النبی صلی الله عليه وآله وسلّم عن الايمان ما هو قال معرفة بالقلب واقرار باللسان وعمل بالاركان (أبو عمرو بن حمدان فی فوائده)

(۱۳۵۷) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: دل کے ساتھ معرفت حاصل کرنا، زبان کے ساتھ اقرار کرنا اور ارکان پر عمل کرنے کا نام ایمان ہے۔(ابوعمرو بن حمدان فی فوائدہ)

1358 - عن علی قال قال صلی الله عليه وآله وسلّم الايمان اقرار باللسان وعقد بالقلوب وعمل بالجوارح والاركان وهو يزيد وينقص (ابن مردويه وسنده ضعيف)

(۱۳۵۸) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ایمان زبان سے اقرار کرنے، دل سے پختہ عہد کرنے اور تمام اعضاء کے ساتھ اور ارکان پر عمل کرنے کا نام ہے اور وہ زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے۔(ابن مردویہ) ''وسندہ ضعیف''۔

1359 - (من مسند علقمة بن سويد بن علقمة بن الحارث عن ابی سليمان الدارانی قال سمعت علقمة بن سويد بن علقمة بن الحارث يقول) سمعت جدی علقمة بن الحارث يقول قدمت علی رسول الله صلی الله عليه وآله وسلّم وانا سابع سبعة من قومی فسلمنا علی رسول الله صلی الله عليه وآله وسلّم فرد علينا فكلمناه فاعجبه كلامنا وقال ما انتم قلنا مؤمنون

(۱۳۵۹)(من مسند علقمۃ) ابن سوید بن علقمۃ بن الحارث عن ابی سلیمان الدارانی فرماتے ہیں کہ میں نے عقلمہ بن سوید بن علقمہ بن الحارث کو کہتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ: میں نے اپنے دادا جان علمقہ بن الحارث کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں اپنی قوم میں سے سات مسلمان ہونے والوں میں سے ساتواں تھا۔ چنانچہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کا جواب دیا۔ تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی تو

قال لكل قول حقيقة فما حقيقة ايمانكم ؟ قلنا خمس عشرة خصلة خمس امرتنا بها وخمس أمرتنا بها رسلك وخمس تخلقنا بها فى الجاهلية ونحن عليها إلى الآن إلا أن تنهانا يا رسول الله قال وما الخمس التى أمرتكم بها قلنا امرتنا أن نؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسوله والقدر خيره وشره قال وما الخمس التى أمرتكم بها رسلى قلنا أمرتنا رسلك أن نشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له وانك عبده ورسوله ونقيم الصلاة المكتوبة ونؤدى الزكاة المفروضة ونصوم شهر رمضان ونحج البيت إن استطعنا إليه السبيل قال وما الخصال التى تخلقتم بها فى الجاهلية ؟ قلنا الشكر عند الرخاء والصبر عند البلاء والصدق فى مواطن اللقاء والرضاء بمر القضاء وترك الشماتة بالمصيبة إذا حلت بالاعداء فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم فقهاء ادباء كادوا أن يكونوا انبياء من خصال ما اشرفها وتبسم الينا ثم قال اوصيكم بخمس خصال ليكمل الله لكم خصال الخير لا تجمعوا ما لا تأكلون ولاتبنوا ما لا تسكنون ولا تنافسوا فيما غدا عنه تزولون واتقوا الله الذى إليه تحشرون وعليه تقدمون وارغبوا فيما إليه تصيرون وفيه تخلدون (ك)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری گفتگو سے بہت تعجب ہوا تو ارشاد فرمایا کہ: تم کیا ہو؟ ہم نے عرض کی کہ مومن ہیں۔ تو فرمایا کہ: ہر قوم کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ ہم نے عرض کی کہ پندرہ خصلتیں ہیں، پانچ خصلتوں کا ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، پانچ کا حکم ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدوں نے دیا اور پانچ ہم نے زمانہ جاہلیت میں اپنائی تھیں اور ہم اب تک ان پر عمل پیرا ہیں مگر یہ کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روک دیں تو چھوڑ دیں گے۔ تو ارشاد فرمایا کہ: جن پانچ کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے وہ کون سی ہیں؟ ہم نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور اچھی بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لائیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ: جن پانچ کا تمہیں میرے قاصدوں نے حکم دیا تھا وہ کونسی ہیں؟ ہم نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، فرض نمازیں ادا کریں، فرض زکوٰۃ ادا کریں، ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھیں اور خانہ کعبہ کا حج کریں بشرطیکہ اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ تو ارشاد فرمایا کہ: وہ خصلتیں کونسی ہیں جنہیں تم نے زمانہ جاہلیت میں اپنایا تھا؟ ہم نے عرض کی کہ خوشحالی کے وقت شکر ادا کرنا، مصیبت کے وقت صبر کرنا، دشمن سے ملاقات کے مواقع پر سچا رہنا، قضاء الٰہی کی کڑواہٹ پر راضی رہنا اور جب کوئی مصیبت نازل ہو تو دشمنوں کو گالیاں دینے سے باز رہنا۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: فقہاء وادیب ہیں قریب ہے کہ وہ ان خصلتوں کی وجہ سے جو کہ کتنی ہی قدر ومنزلت والی ہیں۔ انبیاء بن جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف تبسم فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ: میں پانچ خصلتوں

کی تمہیں وصیت کرتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ خیر کی خصلتیں تمہارے لئے جمع فرمادے۔ جو تم کھاتے نہیں اسے جمع مت کرو، جس میں تم نے رہائش نہیں رکھنی وہ تعمیر مت کرو، اس میں رغبت مت کرو کل جس سے تم نے چلے جانا ہے، اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف تم جمع کئے جاؤ گے اور اس کی بارگاہ میں پیش کئے جاؤ گے اور اس میں رغبت رکھو جس کی طرف تم جاؤ گے اور جس میں ہمیشہ رہو گے۔ (ک)

1360 - عن ابی موسی قال اتی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلّم جبریل فی صورة اعرابی ورسول الله صلی الله علیه و آله وسلّم لا یعرفه فقال یا محمد ما الایمان قال ان تؤمن بالله والیوم الأخر والملائکة والکتاب والنبیین والبعث بعد الموت والقدر خیره وشره قال فإذا فعلت ذلك فانا مؤمن قال نعم قال صدقت قال فما الاسلام قال أن تشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله وتقیم الصلاة وتؤتی الزکاة وتحج البیت وتصوم شهر رمضان قال فإذا فعلت ذلك فانا مسلم قال نعم قال صدقت قال فما الاحسان قال ان تعبد الله کانك تراه فان لم تکن تراه فهو یراك قال صدقت ثم انصرف فالتفت النبی صلی الله علیه و آله وسلّم یطلب الرجل فلم یقدر علیه فقال النبی صلی الله علیه و آله وسلّم هذا جبرئیل جاء کم یعلمکم دینکم وفی لفظ أمر دینکم (کر)

(۱۳۶۰) عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام ایک بدو کی شکل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نہ پہچانا تو انہوں نے کہا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: تو اللہ تعالیٰ، یوم آخرت، فرشتوں، کتاب، انبیاء کرام، موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور اچھی بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لائے۔ تو انہوں نے کہا کہ: جب میں ایسا کروں تو میں مومن ہوں؟ فرمایا: ہاں! تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔ پھر کہا کہ اسلام کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، خانہ کعبہ کا حج کرے اور ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ تو انہوں نے کہا کہ جب میں ایسا کروں تو میں مسلمان ہوں؟ تو فرمایا: ہاں! انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔ پھر یہ کہا کہ احسان کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔ پھر وہ واپس چلے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کو تلاش کرنے کیلئے متوجہ ہوئے تو اسے تلاش نہ کر سکے۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے تمہارے پاس تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے ''وفی لفظ'' تمہارے دین کا معاملہ سکھانے آئے تھے۔ (کر)

الفصل الثانی

فی حقیقة الاسلام

1361 - (من مسند الصديق رضى الله عنه) عن ابن سيرين قال ان ابا بكر وعمر كانا يعلمان الناس الاسلام تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة التى افترض الله عليك لوقتها فان فى تفريطها الهلكة وتؤدى الزكاة طيبة بها نفسك وتصوم رمضان وتسمع وتطيع لمن ولى الامر (عب ش ورسته فى الايمان وابن جرير)

1362 - (ومن مسند عمر رضى الله عنه) عن الحسن قال جاء اعرابى إلى عمر فقال يا امير المؤمنين علمنى الدين قال تشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتحج البيت وتصوم رمضان وعليك بالعلانية واياك والسر واياك وكل شيء يستحيا منه فانك ان لقيت الله فقل امرنى بهذا عمر (هب والاصبهانى فى الحجة قال هب قال خ هذا مرسل لان الحسن لم يدرك عمر وما هو بارساله اصح من حديث سعيد بن عبد الرحمٰن الجمحى الاتى فى مسند ابن عمر)

1363 - عن عمر قال عرى الايمان اربع الصلاة والزكاة والجهاد والأمانة (ش)

دوسری فصل

اسلام کی حقیقت کا بیان

(۱۳۶۱) (من مسند الصديق رضى الله عنه) عن ابن سیرین رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں کو اسلام کی تعلیم دیا کرتے تھے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے اور وہ نماز جو اللہ تعالیٰ نے تجھ پر فرض کی ہے اسے اس کے وقت پر ادا کرے کیونکہ اس میں کمی کرنے یا اسے چھوڑ دینے میں ہلاکت ہے، زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور جس آدمی کے سپرد معاملہ حکومت کیا گیا ہو اس کی بات غور سے سنے اور اطاعت کرے۔ (عب ش ورستہ فی الایمان وابن جریر)

(۱۳۶۲) (من مسند عمر رضی اللہ عنہ) عن الحسن! فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی، امیر المومنین! مجھے دین سکھایئے، تو انہوں نے فرمایا کہ: تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، خانہ کعبہ کا حج کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ تجھ پر ایمان ظاہر کرنا لازم ہے چھپانے سے بچ۔ ہر وہ چیز جس سے شرمندگی دلائی جاتی ہے اس سے بچ۔ کیونکہ اگر تیری ملاقات اللہ تعالیٰ سے ہو تو اس سے عرض کر دینا کہ مجھے اس بات کا حکم عمر (رضی اللہ عنہ) نے دیا تھا۔ (ھب والاصبھانی فی الحجہ) قال ھب قال خ ھذا مرسل لان الحسن لم یدرک عمر وما ھو بارسالہ اصح من حدیث سعید بن عبدالرحمٰن الجمحی الآتی فی مسند ابن عمر)

(۱۳۶۳) عن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ایمان کے کنڈے چار ہیں۔ نماز، زکوٰۃ جہاد اور امانت۔ (ش)

1364 - عن الحسن قال جاء اعرابى إلى عمر فقال يا امير المؤمنين علمنى الدين قال تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتحج البيت وتصوم رمضان وعليك بالعلانية واياك والسر وكلما يستحيا منه وإذا لقيت الله فقل امرنى بهذا عمر ثم قال يا عبد الله خذ بهذا فإذا لقيت الله فقل ما بدأ لك (عد هب واللالكائى)

(۱۳۶۴) عن الحسن، فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے عرض کی، امیر المومنین! مجھے دین سکھایئے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ: تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، خانہ کعبہ کا حج کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور تجھ پر ایمان ظاہر کرنا لازم ہے چھپانے سے بچ اور ہر اس چیز سے بچ جس سے شرمندگی دلائی جاتی ہے اور جب تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو یہ عرض کرنا کہ اس کا مجھے عمر (رضی اللہ عنہ) نے حکم دیا تھا، پھر یہ فرمایا کہ: اے اللہ کے بندے! اسے تھام لے اور جب تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو جو کچھ تیرے لئے ظاہر ہو وہ کہنا۔ (عدھب وللالکائی)

1365 - عن عمر قال عرى الاسلام اربعة أقام الصلاة لميقاتها واداء الزكاة طيبة بها نفسك وصلة الرحم وايتاء العهد فمن ترك منهن شيئا ترك عروة من الاسلام (أبو يعلى الخليلى فى جزء من حديثه)

(۱۳۶۵) عن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ اسلام کے کنڈے چار ہیں۔ نماز کو اس کے اوقات پر قائم کرنا، خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرنا، صلہ رحمی کرنا اور وعدہ بجالانا۔ چنانچہ جس آدمی نے ان میں سے ایک چیز چھوڑی اس نے اسلام کا ایک کنڈہ چھوڑ دیا۔ (ابو یعلیٰ الخلیلی فی جزء من حدیثہ)

1366 - (ومن مسند على رضى الله عنه عن اسمٰعيل بن يحيى التيمى عن سفيان بن سعيد عن الحارث عن على وعن الاوزاعى عن يحيى بن ابى كثير عن سعيد بن المسيب عن على وعن ابن جريج) عن ابى الزبير عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم بنى الاسلام على ثلاث اهل لا إله إلا الله لا تكفروهم بذنب ولا تشهدوا لهم بشرك ومعرفة المقادير خيرها وشرها من الله والجهاد ماض إلى يوم القيامة منذ بعث الله محمدا إلى آخر عصابة من

(۱۳۶۶) (من مسند علی رضی اللہ عنہ) عن اسماعیل بن یحییٰ التیمی عن سفیان بن سعید عن الحارث عن علی۔ وعن الاوزاعی وعن یحییٰ بن ابی کثیر عن سعید بن المسیب عن علی۔ وعن ابن جریج عن ابی الزبیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔ لا الٰہ الا اللہ والوں کو گناہ کے باعث کافر مت گردانو اور نہ ہی ان کیلئے شرک کی گواہی دو۔ اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیروں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاننا اور جہاد جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے تب سے لے کر مسلمانوں کی آخری جماعت تک قیامت کے دن تک جاری رہے گا کسی ظالم کا ظلم اور کسی منصف کا انصاف اسے نہیں

المسلمين لا ينقض ذٰلك جور جائر ولا عدل عادل (طس وقال لم يروه عن الثورى وابن جريج والاوزاعى الا اسمٰعيل)

توڑے گا۔ (طس) وقال لم یروہ عن الثوری وابن جریج والاوزاعی الا اسماعیل۔

1367 - عن على قال انما الايمان ثلاثة اثافي الايمان والصلاة والجماعة فلا تقبل صلاة الا بالايمان فمن آمن صلى ومن صلى جامع ومن فارق الجماعة قدر شبر خلع ربقة الاسلام من عنقه (ش فى الايمان واللالكائى)

(۱۳۶۷) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ایمان کے چولہے کے تین پتھر ہیں۔ ایمان نماز اور جماعت۔ چنانچہ بغیر ایمان کے نماز قبول نہیں ہوتی تو جو ایمان قبول کرے گا وہ نماز ادا کرے، اور جو نماز ادا کرے وہ جماعت (اتفاق) اختیار کرے اور جس آدمی نے ایک بالشت جماعت (مسلمین) سے جدائی اختیار کی تو اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اتار دیا۔ (ش فی الایمان واللالکائی)

1368 - (عن الحارث) عن على عن النبى صلى اللّٰه عليه وآله وسلّم قال الصلاة عماد الايمان والجهاد سنام العمل والزكاة يثبت ذٰلك ثلاث مرات (أبو نعيم فى عواليه)

(۱۳۶۸) عن الحارث عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم! ارشاد فرمایا کہ: نماز دین کا ستون ہے، بیداری عمل کی کوہان ہے اور زکوٰۃ اسے ثابت کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ (ابونعیم فی عوالیہ)

1369 - (ومن مسند انس بن مالك) عن انس ان شيخا اعرابيا يقال له علقمة بن علاثة جاء إلى النبى صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا رسول اللّٰه انى شيخ كبير وانى لااستطيع ان اتعلم القرآن ولكنى اشهد ان لا اله الا اللّٰه واشهد ان محمدا عبده ورسوله حق اليقين فلما مضى الشيخ قال النبى صلى الله عليه وآله وسلّم فقه الرجل أو فقه صاحبكم (كر)

(۱۳۶۹) (من مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ) عن انس رضی اللہ عنہ! ایک اعرابی بوڑھا جسے علقمہ بن علاثہ کہا جاتا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک بوڑھا آدمی ہوں۔ میں قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا البتہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں یہ چیز حق الیقین ہے۔ تو جب وہ بوڑھا چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اس آدمی کو سمجھ بوجھ حاصل ہوگئی یا تمہارا ساتھی سمجھ بوجھ حاصل کر گیا۔ (کر)

1370 - عن انس قال كنا نهينا ان نسال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم عن شىء فكان يعجبنا أن يأتيه الرجل من اهل البادية فيسأله ونحن نسمع فاتاه رجل فقال يا محمد

(۱۳۷۰) عن انس رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے سے روکا جاتا تھا تو ہمیں یہ بات خوش کرتی تھی کہ کوئی بدوی آدمی آئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے اور ہم سن رہے ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اتانا رسولك فزعم انك تزعم ان الله ارسلك قال صدق فقال فمن خلق السماء قال الله قال فمن خلق الارض قال الله قال فمن نصب هذه الجبال قال الله قال فمن جعل فيه هده المنافع قال الله قال فبالذى خلق السموات والارض ونصب الجبال وجعل هذه المنافع الله ارسلك قال نعم قال وزعم رسولك أن علينا خمس صلوات في يومنا وليلنا قال صدق قال بالذى ارسلك الله امرك بهذا ؟ قال نعم قال وزعم رسولك أن علينا صوم شهر في سنتنا قال صدق قال فبالذى ارسلك الله امرك بهذا قال نعم قال والذى بعثك بالحق نبيا لا ازيد عليهن و لا أنقص منهن فلما مضى قال لئن صدق ليدخلن الجنة (كر)

پاس ایک آدمی آیا۔اس نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارے پاس آپ کا قاصد آیا تو اس کا خیال ہے کہ آپ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔تو فرمایا: سچ کہا ہے۔تو اس آدمی نے کہا کہ آسمان کو کس نے تخلیق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے۔تو اس نے کہا کہ زمین کو کس نے تخلیق کیا ہے، آپ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے۔اس نے کہا کہ ان پہاڑوں کو کس نے نصب فرمایا ہے؟ تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔تو اس نے کہا کہ ان میں یہ منافع کس نے رکھے ہیں؟ تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔تو اس نے کہا کہ قسم اس ذات کی جس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمایا، پہاڑوں کو نصب فرمایا اور یہ منافع بنائے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ہاں! تو اس نے کہا کہ آپ کے قاصد کا خیال ہے کہ ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اس نے سچ کہا۔تو اس نے کہا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا۔کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے۔فرمایا ہاں! تو اس نے کہا کہ آپ کے قاصد کا خیال ہے کہ ہم پر سال میں ایک ماہ روزے فرض ہیں۔آپ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا ہے۔تو اس نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ فرمایا۔ہاں! تب اس نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث فرمایا میں نہ ہی ان چیزوں پر کچھ بڑھاؤں گا اور نہ ہی ان میں کمی کروں گا۔تو جب وہ چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔(کر)

1371 - تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت وتحب للناس ما تحب لنفسك وتكره لهم ما تكره لنفسك (طب

(۱۳۷۱) تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، خانہ کعبہ کا حج کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی لوگوں کیلئے بھی

عن جرير) قال جاء رجل إلى النبى صلى الله عليه و آله وسلّم فسأله عن الاسلام قال فذكره)

پسند کرے اور جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے وہی لوگوں کیلئے بھی ناپسند کرے۔ (طب عن جریر) فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1372 - (ومن مسند جرير) عن جرير قال جاء اعرابى إلى النبى صلى الله عليه و آله وسلّم فقال علمنى الاسلام قال تشهد ان لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت وتحب للنّاس ما تحب لنفسك وتكره لهم ما تكره لنفسك

(ابن جرير)

(۱۳۷۲) (من مسند جریر) عن جریر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، خانہ کعبہ کا حج کرے، لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ان کیلئے بھی وہی ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔ (ابن جریر)

1373 - (ومن مسند حكيم بن معاوية النميرى) عن الحكيم بن معاوية انه اتى النبى صلى الله عليه و آله وسلم فقال يا رسول الله بم ارسلك ربنا قال أن تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وكل مسلم من مسلم حرام يا حكيم بن معاوية هذا دينك اينما تكن يكفك (أبو نعيم)

(۱۳۷۳) (من مسند حکیم بن معاویۃ النمیری) عن حکیم بن معاویۃ رضی اللہ عنہ! کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے رب تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا چیز دے کر بھیجا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور ہر مسلمان پر دوسرا مسلمان حرام ہے۔ اے حکیم بن معاویہ! یہ تیرا دین ہے۔ تو جہاں بھی ہوگا یہ تیری کفالت کرے گا۔ (ابونعیم)

1374 - (ومن مسند سرّاقة بن مالك) عن المغيرة بن سعد بن الاخزم عن ابيه أو عن عمه قال اتيت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلّم أريد أن أسأله فقيل لى هو بعرفة فاستقبلته فاخذت بزمام الناقة فصاح بى أناس من أصحابه فقال دعوه فارب ما جاء به فقلت يا رسول الله

(۱۳۷۴) (من مند سراقۃ بن مالک) عن المغیرۃ بن سعد بن الاخزم عن ابیہ او عن عمہ! فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے کے ارادے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو مجھے کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرفات میں ہیں۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے میری

دلني على عمل يقربني من الجنة ويباعدني من النار فقال ان كنت اوجزت في الخطبة فقد اعظمت واطولت فسكت ساعة ثم رفع رأسه إلى السماء فنظر فقال تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان وتحب للناس ما تحب أن يأتوا اليك وما كرهت أن يأتوك اليك فدع الناس منه خل زمام الناقة (ابن جرير)

نگہبانی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اسے چھوڑ دو اس کو کچھ ضرورت ہے اچھا کہتا کیا ہے؟ تو میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی فرمائیے جو مجھے جنت کے قریب کردے اور دوزخ سے دور کردے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اگرچہ تو نے خطاب مختصر کیا ہے البتہ تو نے بہت عظیم اور طویل بات کہی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور دیکھا۔ تب ارشاد فرمایا کہ: تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرے جو تو پسند کرتا ہے کہ وہ تیرے پاس لائیں اور جو تو ناپسند کرے کہ لوگ وہ تیرے پاس لائیں تو اس کو لوگوں سے دور رکھ۔ بس! اب اونٹنی کی مہار چھوڑ دے۔ (ابن جریر)

1375 - (ومن مسند عبد الله بن الشخير) عن عبد الله بن عامر المنتفق قال وصف لي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم فطلبته بمكة فقيل هو بمنى أوبعرفات فانطلقت إليه فاخذت بخطام راحلته فقلت شيئان اسالك عنهما ما ينجيني من النار ويدخلني الجنة فنظر إلى السماء وقال لئن كنت اوجزت المسألة لقد اعظمت وطولت اعبد الله ولا تشرك به شيئا وأقم الصلاة المكتوبة وأد الزكاة المفروضة وصم رمضان وما تحب ان يفعله بك الناس فافعله بهم وما تكره أن يأتي الناس فذر الناس منه خل سبيل الراحلة (الديلمي)

(۱۳۷۵) (من مسند عبداللہ بن الشخیر) عن عبداللہ بن عامر المنتفق! فرماتے ہیں کہ میرے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کئے گئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں تلاش کیا۔ تو مجھے کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ یا عرفات کے مقام پر ہوں گے۔ تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی مہار پکڑ لی اور عرض کی۔ دو چیزوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا ہوں ایک وہ جو مجھے دوزخ سے نجات دلا دے اور دوسری وہ جو مجھے جنت میں داخل کردے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ: کاش! تو مختصر مسئلہ پوچھتا البتہ تو نے بہت عظیم اور طویل بات کہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہرا، فرض نمازیں قائم کر، فرض زکوٰۃ ادا کر، رمضان المبارک کے روزے رکھ، جو تو پسند کرتا ہے کہ دوسرے لوگ تیرے ساتھ کریں وہی ان کے ساتھ بھی کر اور جو تو ناپسند کرتا ہے کہ لوگ تیرے پاس لائیں تو اس سے لوگوں کو

1376 - (ومن مسند ابن عمر) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم الدين خمسٌ لا يقبل الله منهن شيئا دون شيء شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله والايمان بالله وملائكته وكتبه ورسله والجنة والنار والحياة بعد الموت هذه واحدة والصلوات الخمس عمود الاسلام لا يقبل الله الايمان الا بالصلاة والزكاة ومن فعل هذا ثم جاء رمضان فترك صيامه متعمدا لم يقبل الله الايمان ومن فعل هؤلاء الاربع ثم تيسر له الحج ولم يحج ولم يحج عنه بعض اهله لم يقبل الله منه الايمان ولا الصلاة ولا الزكاة ولا صيام رمضان ألا إن الحج فريضة من فرائض الله ولن يقبل الله شيئا من فرائضه دون بعض (ابن جرير وسنده ضعيف)

1377 - (ومن مسند عبد الرحمٰن بن غنم الاشعری) عن عبد الرحمٰن ابن غنم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أنه اتاه جبريل فی صورة لم يعرفه فيها حتى وضع يده على ركبتی رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم فقال يا رسول الله ما الاسلام قال الاسلام أن تسلم وجهك لله وتشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وتقيم الصلاة وتؤتی الزكاة قال فاذا

بھی بچا۔ بس! سواری کا راستہ چھوڑ دے۔ (الدیلمی)

(۱۳۷۶) (من مسند ابن عمر) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: دین پانچ چیزوں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے کوئی ایک چیز دوسری کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، جنت، دوزخ اور موت کے بعد زندگی پر ایمان لانا۔ یہ ایک چیز ہے اور پانچ نمازیں اسلام کے ستون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نماز اور زکوٰۃ کے بغیر ایمان قبول نہیں فرماتا۔ اور جس نے یہ کیا پھر رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو اس نے اس کے روزے جان بوجھ کر چھوڑ دیئے تو اللہ تعالیٰ ایمان قبول نہیں فرمائے گا اور جس آدمی نے یہ چاروں کام کر لئے پھر اس کیلئے حج کرنا آسان کر دیا گیا تو اس نے حج نہ کیا اور نہ ہی اس کی طرف سے اس کے کسی گھر والے نے حج کیا تو اللہ تعالیٰ نہ ہی اس سے ایمان قبول فرمائے گا نہ ہی نماز، نہ زکوٰۃ اور نہ ہی رمضان کے روزے، جان لو! حج اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک فریضہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرائض میں سے کوئی چیز دوسری چیز کے بغیر قبول ہرگز نہیں فرمائے گا۔ (ابن جریر) ''وسندہ ضعیف''۔

(۱۳۷۷) (من مسند عبدالرحمٰن بن غنم الاشعری) عن عبدالرحمٰن بن غنم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام ایسی شکل میں آئے کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نہ پہچانا حتیٰ کہ انہوں نے اپنا ہاتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اسلام یہ ہے کہ تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کیلئے جھکا دے اور گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے اور

فعلت ذلك فقد اسلمت قال نعم قال صدقت فما الايمان يا رسول الله قال الايمان تؤمن بالله واليوم الأخر والملائكة والكتاب والنبيين وبالموت والحياة بعد الموت والحساب والميزان والجنة والنار والقدر كله خيره وشره قال فإذا فعلت ذلك فقد آمنت فقال نعم قال صدقت قال فما الاحسان يا رسول الله قال تخشى الله كانك تراه فانك ان لا تك تراه فانه يراك قال فإذا فعلت ذلك فقد احسنت قال نعم قال صدقت قال فمتى الساعة يا رسول الله قال سبحان الله سبحان الله خمس من الغيب لا يعلمهن الا الله ما المسؤول عنهن باعلم بهن من السائل ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم ما في الارحام وما تدرى نفس ما ذا تكسب غدا وما تدرى نفس بأيّ ارض تموت وان شئت اخبرتك بعلم ما قبلها إذا ولدت الامة ربتها وتطاول البنيان ورايت الحفاة العالة على رقاب الناس قال ومن هم يا رسول الله عريب ثم ولى الرجل فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم اين السائل قالوا ما راينا طريقه بعد قال ذاكم جبريل يعلمكم دينكم وما جاء نى قط الا عرفته الا اليوم (كر)

زکوٰۃ ادا کرے۔ تو انہوں نے کہا کہ جب میں ایسا کروں تو میں مسلمان ہوں؟ فرمایا: ہاں! تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، یوم آخرت، فرشتوں، کتاب، انبیاء کرام، موت، موت کے بعد زندگی، حساب، میزان، جنت، دوزخ اور اچھی بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لائے۔ تو انہوں نے کہا کہ جب میں ایسا کروں تو میں مومن ہوں؟ فرمایا، ہاں! تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔ پھر یہ کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! احسان کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: تو اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ جب میں ایسا کروں تو میں نے احسان کیا؟ فرمایا۔ ہاں! تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔ پھر یہ کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب ہے تو فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے! اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے! پانچ چیزیں غیب سے تعلق رکھتی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جس سے ان کے بارے میں پوچھا گیا ہے وہ ان کے متعلق پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ کونسی زمین میں اسے موت آئے گی اور اگر تو چاہے تو قیامت سے پہلے کی علامتیں میں تجھ سے بیان کروں۔ جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی، بڑی بڑی عمارتیں ہوں گی اور تو ننگے پاؤں والوں کو دیکھے گا کہ لوگوں کی گردنوں پر بلند ہیں (یعنی حاکم بنے بیٹھے ہیں) تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! وہ کون ہیں؟ یہی عربی باشندے! پھر وہ آدمی واپس مڑ گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: سائل کہاں ہے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کی کہ ہم نے بعد ازاں اس کی راہ نہیں دیکھی۔ تو فرمایا کہ: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے تمہیں تمہارا

دین سکھانے آئے تھے۔ اور وہ جب بھی میرے پاس آئے میں نے انہیں پہچان لیا تھا سوائے آج کے دن کے۔ (کر)

1378 - (ومن مسند معوية بن حيدة) عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال أتيت النبى صلى الله عليه وآله وسلّم فقلت يا رسول الله ما جئتك حتى حلفت بعدد أصابعى هذه أن لااتبعك ولا اتبع دينك فانى اتيت امرا لااعقل شيئا الا ما علمنى الله ورسوله وانى اسالك بم بعثك ربك الينا ؟ قال اجلس ثم قال بالاسلام فقلت وما آية الاسلام ؟ قال تشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتفارق الشرك وان كل مسلم على كل مسلم حرام أخوان نصيران لا يقبل من مشرك اشرك مع اسلامه عملا وان ربى داعى فسائلى هل بلغت عبادى فليبلغ شاهدكم غائبكم وانكم تدعون مفدما على افواهكم بالفدام فاول ما يسال عن احدكم فخذه وكفه قلت يا رسول الله فهذا ديننا قال نعم واينما تكن يكفك وإنكم تحشرون على وجوهكم وعلى اقدامكم وركبانا (هب)

(۱۳۷۸) (من مسند معوية بن حيدة) عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ! فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں آیا جب تک کہ میں نے اپنی ان انگلیوں کی تعداد کے مطابق قسم نہ کھالی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اتباع نہیں کروں گا کیونکہ مجھے ایک ایسا معاملہ پیش آیا ہے کہ مجھے کوئی چیز سمجھ نہیں آتی سوائے اس کے کہ جو مجھے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول سکھادے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے رب تعالیٰ نے کس چیز کے ساتھ آپ کو ہماری طرف مبعوث کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ! پھر فرمایا کہ اسلام کے ساتھ۔ میں نے عرض کی کہ اسلام کی علامت کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، شرک سے دور رہے اور ہر مسلمان ہر مسلمان پر حرام ہے۔ وہ دونوں مددگار بھائی ہیں۔ اس مشرک سے کہ جس نے اپنے اسلام لانے کے باوجود شرک کیا کوئی عمل قبول نہیں کیا جائیگا اور میرے رب تعالیٰ نے مجھے داعی بنا کر بھیجا ہے تو وہ مجھ سے پوچھے گا کہ کیا تو نے میرے بندوں کو پیغام پہنچادیا چنانچہ تم میں سے جو حاضر ہے وہ غائب کو پیغام پہنچادے اور تمہیں بلایا جائے گا اس حال میں کہ تمہارے منہ فدام (منہ بندھن) سے بند ہوں گے تو وہ پہلی چیز جس سے تم میں سے کسی کے بارے میں پوچھا جائے گا وہ اس کی ران اور ہتھیلی ہوگی۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ہمارا دین ہے۔ فرمایا، ہاں! تو جہاں بھی ہوگا یہ تجھے کافی ہوگا اور تمہارا حشر تمہارے مونہوں پر، تمہارے قدموں پر اور سواری کی حالت میں ہوگا۔

1379 - (عن عروة بن رويم) عن معاوية بن حكيم القشيري انه قدم على النبي صلى الله عليه وآله وسلّم فقال والذي بعثك بالحق ودين الحق ما تخلصت اليك حتى حلفت لقومي عدد هؤلاء يعني عدد انامل كفيه بالله لا اتبعك ولا اؤمن بك ولا اصدقك واني اسالك بالله بم بعثك قال بالاسلام قال وما الاسلام ؟ قال أن تسلم وجهك لله وان تخلى له نفسك قال فما حق ازواجنا علينا قال اطعم إذا طعمت واكس إذا كسيت ولا تضرب الوجه و لاتقبحه ولا تهجر الا في البيت كيف وقد افضى بعضكم إلى بعض واخذن منكم ميثاقا غليظا ثم اشار بيده قبل الشام فقال ههنا تحشرون ههنا تحشرون ركبانا ورجالا وعلى وجوهكم الفدام اوّل شيء يعرب عن احدكم فخذه (كر)

(یعنی کچھ لوگ منہ کے بل میدان حشر میں لے جائے جائیں گے کچھ قدموں پر اور کچھ سواری پر)۔(ھب)

(۱۳۷۹) عن عروۃ بن رویم عن معویۃ بن حکیم القشیری! کہتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کی، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے کی راہ تب تک نہیں پائی جب تک کہ میں نے اپنی قوم کیلئے اپنی ہتھیلی کی پوروں کی تعداد جتنی اللہ تعالیٰ کی قسمیں نہیں کھالیں کہ میں آپ کی اتباع نہیں کروں گا، نہ ہی آپ پر ایمان لاؤں گا اور نہ ہی آپ کی تصدیق کروں گا۔ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ اس نے آپ کو کس چیز کے ساتھ مبعوث کیا؟ تو فرمایا، اسلام کے ساتھ۔ میں نے عرض کی کہ اسلام کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کیلئے جھکا دے اور اپنے آپ کو اس کی رضا مندی کیلئے شرک سے جدا کرلے۔ میں نے کہا کہ ہماری بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے؟ تو فرمایا کہ: جب تو خود کھائے تو اسے بھی کھلا، جب تو خود پہنے اسے بھی پہنا اور چہرے پر مت مار اور نہ ہی اسے برا گردان (یعنی بدصورت مت کہہ یا گالی گلوچ مت کر) اور اس سے الگ مت ہو مگر گھر میں ہی (یعنی اگر اس سے الگ ہونا ہے تو بستر پر مت سلایہ نہیں کہ گھر سے باہر نکال دے) ایسا کیسے ہے حالانکہ تم نے ایک دوسرے سے سکون حاصل کیا ہے (مراد ہمبستری ہے) اور انہوں نے تم سے پختہ عہد لیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ وہاں تمہارا حشر ہوگا۔ وہاں تمہارا حشر ہوگا سواری کی حالت میں، پیدل اور تمہارے چہروں پر منہ بندھن ہوں گے وہ پہلی چیز جو تم میں سے کسی کے بارے میں بولے گی وہ اس کی ران ہوگی۔ (کر)

1380 - عن قتادة قال ذكر لنا ان عمر بن

(۱۳۸۰) عن قتادۃ! فرماتے ہیں کہ ہم سے ذکر کیا گیا کہ

الخطاب كان يقول عروة الاسلام شهادة ان لا الـه الا الـلّٰه واقام الصلاة وايتاء الزكاة والطاعة لمن ولاه اللّٰه من المسلمين

(رسته فى الايمان)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اسلام کا کنڈہ یہ چیزیں ہیں اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور مسلمانوں میں سے جسے اللہ تعالیٰ نے حاکم بنایا ہے اس کی اطاعت کرنا۔ (رستہ فی الایمان)

1381 - عـن سـويد بن حجير قال اخبرنى قال لقيت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلّم بيـن عرفة والمزدلفة فاخذت بخطام ناقته فقلت ماذا يقربنى من الجنة ويباعدنى من النار فقال اما والـلّٰـه ان كـنـت اوجزت المسالة لقد اعظمت واطولـت أقـم الـصـلاة المكتوبة واد الـزكاة الـمـفروضة واحجج البيت وما احببت ان يفعل بك الناس فافعله بهم وما كرهت ان يفعله الناس بك فدع الناس منه خل خطام الناقة (ابن جرير)

(۱۳۸۱) عن سوید بن حجیر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں عرفات اور مزدلفہ کے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور عرض کی، کیا؟ مجھے جنت کے قریب کرے گی اور دوزخ سے دور کرے گی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم بخدا! تو نے سوال تو بہت مختصر کیا ہے البتہ تو نے بہت عظیم اور طویل بات پوچھی ہے۔ فرض نمازیں قائم کر، فرض زکوٰۃ ادا کر، خانہ کعبہ کا حج کر اور جو تو پسند کرتا ہے کہ لوگ تیرے ساتھ کریں وہی ان کے ساتھ بھی کر اور جو تو ناپسند کرتا ہے کہ لوگ تیرے ساتھ کریں تو اسے ان لوگوں سے دور رکھ۔ بس! اونٹنی کی مہار چھوڑ دے۔ (ابن جریر)

الفصل الثالث

تیسری فصل

فى مجاز الايمان والشعب

ایمان کے مجازی معنیٰ اور شعبوں کا بیان

1382 - مـسـنـد عـمـر رضى اللّٰه عنه) عن سـعـيـد بن المسيب رضى اللّٰه عنه قال جاء عمر إلـى الـنبى صلى اللّٰه عليه وآله وسلّم فقال واللّٰه لاحبك فقال النبى صلى اللّٰه عليه وآله وسلّم لن يـؤمـن احـدكـم حتى أكون احب إليه من نفسه واهـلـه قال عمر واللّٰه لانت احب إلى من نفسى واهلى (العدني ورسته فى الايمان)

(۱۳۸۲) (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عن سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی، قسم بخدا! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تم میں سے کوئی ہرگز اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کی جان اور گھر والوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، قسم بخدا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میری جان اور گھر والوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ (العدنی ورستہ فی الایمان)

1383 - (ومن مسند علی کرم اللّٰہ وجهه) عن العلاء بن عبد الرحمٰن قال قام رجل إلی علی بن ابی طالب فقال یا امیر المؤمنین ما الایمان قال الایمان علی أربع دعائم علی الصبر والعدل والیقین والجهاد (هب)

1384 - عن قبیصة بن جابر الاسدی قال قام رجل إلی علی فقال یا امیر المؤمنین ما الایمان قال الایمان علی اربع دعائم علی الصبر والیقین والجهاد والعدل فالصبر علی اربع شعب علی الشوق والشفقة والزهادة والرقب فمن اشتاق إلی الجنة سلا عن الشهوات ومن اشفق عن النار رجع عن المحرمات ومن ابصر بالدنیا تهاون بالمصائبات ومن ارتقب الموت سارع إلی الخیرات والیقین علی اربع شعب علی تبصر ة الفطنة وتأول الحکمة وموعظة العبرة وسنة الاولین فمن تبصر فی الفطنة تأول الحکمة ومن تأول الحکمة عرف العبرة ومن عرف العبرة فکأنما کان فی الاولین والعدل علی اربع شعب علی غائص الفهم وزهرة العلم وشریعة الحکم وروضة الحلم فمن فهم فسر جمیع العلم ومن علم عرف شرائع الحکم ومن احکم لم یفرط امره وعاش فی الناس وهو فی راحة والجهاد علی اربع شعب امر بمعروف ونهی عن المنکر والصدق فی المواطن وشنآن الفاسقین فمن امر بالمعروف شد ظهر المؤمن ومن نهی عن المنکر ارغم انف المنافق ومن

(۱۳۸۳) (من مسند علی رضی اللہ عنہ) عن العلاء بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں کھڑا ہوا اور عرض کی۔ امیر المومنین! ایمان کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ ایمان چار ستونوں پر قائم ہے، صبر پر، عدل وانصاف پر، یقین پر اور جہاد پر۔ (ھب)

(۱۳۸۴) عن قبیصة بن جابر الاسدی! فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں کھڑا ہوا اور عرض کی۔ امیر المومنین! ایمان کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: ایمان چار ستونوں پر قائم ہے۔ صبر پر، یقین پر، جہاد پر اور عدل وانصاف پر چنانچہ صبر کی چار شاخیں ہیں، رغبت، خوف، بے رغبتی اور نگہبانی۔ تو جو آدمی جنت کی رغبت رکھتا ہے وہ خواہشات کو بھول جاتا ہے، جو دوزخ سے ڈرتا ہے وہ حرام کردہ چیزوں سے منہ موڑ لیتا ہے، جو دنیا سے عقل حاصل کرے وہ مصائب کو حقیر جانتا ہے اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ نیکیوں کی طرف جلدی کرتا ہے۔ یقین کی بھی چار شاخیں ہیں۔ فطانت کا غور وفکر، حکمت کی تفسیر، عبرت کی نصیحت اور پہلوں کا طریقہ۔ تو جو آدمی فطانت میں غور وفکر کرتا ہے وہ حکمت کی تفسیر کرتا ہے جو حکمت کی تفسیر کرتا ہے وہ عبرت کو پہچان لیتا ہے اور جو عبرت کو پہچان لیتا ہے گویا کہ وہ پہلوں میں سے ہو گیا، عدل و انصاف کی چار شاخیں ہیں۔ فہم وفراست کا غور وفکر، علم کی چمک، حکم کا راستہ اور بردباری کا باغیچہ۔ تو جو فہم وفراست حاصل کر لیتا ہے وہ تمام علم کی تفسیر کرتا ہے اور جو علم حاصل کرتا ہے وہ حکم کے راستے پہچان لیتا ہے اور جو حکمت حاصل کر لیتا ہے اس کا معاملہ افراط وتفریط کا شکار نہیں ہوتا اور وہ لوگوں میں اس طرح زندگی گزارتا ہے کہ راحت میں رہتا ہے۔ جبکہ جہاد کی بھی چار شاخیں ہیں۔ نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، دشمن سے ملاقات کے وقت سچا رہنا (پیٹھ نہ پھیرنا) اور فاسقوں سے کینہ ودشمنی رکھنا تو جو آدمی نیکی کا حکم دیتا ہے وہ مومن کی پشت مضبوط کرتا ہے، جو برائی سے روکتا ہے وہ منافق کی ناک خاک آلود کرتا ہے، جو دشمن سے

صدق فی المواطن قضی ما علیه ومن شنآ الفاسقین وغضب للّٰه غضب اللّٰه له فقام السائل عند هٰذا فقبل راس علی (ابن ابی الدنیا فی الامر بالمعروف والنهی عن المنکر واللالکائی کر)

ملاقات کے وقت سچا رہتا ہے وہ جو کچھ اس پر لازم تھا اسے پورا کر دیتا ہے اور جو فاسقوں سے کینہ و دشمنی رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کیلئے غضبناک ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے غضبناک ہوتا ہے۔ تب وہ سوال کرنے والا اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو اس نے بوسہ دیا۔

(ابن ابی الدنیا فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر واللا لکائی، کر)

1385 - عن خلاس بن عمرو قال کنا جلوسا عند علی بن ابی طالب إذا اتاه رجل من خزاعة فقال یا امیر المؤمنین هل سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ینعت الاسلام قال نعم سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول بنی الاسلام علی أربعة ارکان علی الصبر والیقین والجهاد والعدل والصبر اربع شعب الشوق والشفقة والزهادة والترقب فمن اشتاق إلی الجنة سلا عن الشهوات ومن اشفق عن النار رجع عن المحرمات ومن زهد فی الدنیا تهاون بالمصیبات ومن ارتقب الموت سارع فی الخیرات ولليقین اربع شعب تبصرة الفطنة وتأول الحکمة ومعرفة العبرة واتباع السنة فمن ابصر الفطنة تأول الحکمة ومن تأول الحکمة عرف العبرة ومن عرف العبرة اتبع السنة فمن اتبع السنة فکأنما کان فی الأولین وللجهاد اربع شعب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر والصدق فی المواطن وشنآن الفاسقین فمن امر بالمعروف شد ظهر المؤمن ومن نهی عن المنکر ارغم انف المنافقین ومن صدق فی المواطن قضی الذی علیه واحرز دینه ومن شنا

(۱۳۸۵) عن خلاس بن عمرو رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس خزاعہ قبیلے کا ایک آدمی آیا۔ اس نے عرض کی۔ امیر المومنین! کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کے اوصاف بیان کرتے سنا ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں! میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اسلام کی بنیاد چار ارکان پر ہے۔ صبر، یقین، جہاد اور عدل پر۔ صبر کی چار شاخیں ہیں، شوق، خوف، بے رغبتی اور انتظار۔ تو جو آدمی جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ خواہشات کو بھول جاتا ہے، جو دوزخ سے ڈرتا ہے وہ حرام کردہ چیزوں سے منہ موڑ لیتا ہے، جو دنیا سے بے رغبتی رکھتا ہے وہ مصائب کو حقیر جانتا ہے اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ نیکیوں کی طرف جلدی کرتا ہے۔ یقین کی بھی چار شاخیں ہیں، فطانت کا غور، حکمت کی تفسیر، عبرت کی پہچان اور اتباع سنت۔ تو جو آدمی فطانت میں غور کرتا ہے وہ حکمت کی تفسیر کرتا ہے جو حکمت کی تفسیر کرتا ہے وہ عبرت کو پہچان لیتا ہے جو عبرت کو پہچان لیتا ہے وہ سنت کی اتباع کرتا ہے اور جو سنت کی اتباع کرتا ہے تو وہ گویا کہ پہلوں میں سے ہو جاتا ہے۔ جہاد کی بھی چار شاخیں ہیں نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، دشمن سے ملاقات کے وقت سچا رہنا اور فاسقوں سے کینہ و دشمنی رکھنا۔ تو جو آدمی نیکی کا حکم دیتا ہے وہ مومن کی پشت مضبوط کرتا ہے جو برائی سے روکتا ہے وہ منافقوں کی ناک خاک آلود کرتا ہے، جو دشمن سے ملاقات کے وقت سچا رہتا ہے وہ جو اس پر لازم تھا اسے پورا ادا کر دیتا ہے اور اپنے دین کو بچا لیتا ہے اور جو فاسقوں سے کینہ و دشمنی رکھتا

الفاسقين فقد غضب لله ومن غضب لله يغضب الله له وللعدل اربع شعب غوص المفهم وزهرة العلم وشرائع الحكم وروضة الحلم فمن غاص المفهم فسر مجمل العلم ومن وعى زهرة العلم عرف شرائع الحكم ومن ورد روضة الحلم لم يفرط فى امره وعاش فى الناس وهو فى راحة (حل وقال كذا رواه خلاس بن عمرو مرفوعا ورواه الحارث عن على مرفوعا مختصرا ورواه قبيصة بن جابر عن على من قوله ورواه العلاء بن عبد الرحمٰن عن على من قوله)

ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کیلئے غضبناک ہوا اور جو اللہ تعالیٰ کیلئے غضبناک ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے غضبناک ہوتا ہے۔ جبکہ عدل کی بھی چار شاخیں ہیں۔ فہم وفراست کی غوطہ خوری (غور وفکر) علم کی چمک حکم کے راستے اور بردباری کا باغیچہ۔ تو جو آدمی فہم وفراست میں غور وفکر کرتا ہے وہ علم کے پوشیدہ حصوں کی تقسیم کرتا ہے اور جو علم کی چمک جمع کرتا ہے وہ حکم کے راستے پہچان لیتا ہے اور جو بردباری کے باغیچہ میں اترتا ہے اس کے معاملے میں افراط وتفریط نہیں ہوتی اور وہ اس حال میں لوگوں میں زندگی گزارتا ہے کہ راحت میں ہوتا ہے۔ (حل) وقال كذا رواه خلاس بن عمرو مرفوعاً، ورواه الحارث عن علی مرفوعاً مختصرًا ورواه قبيصة بن جابر عن علی من قوله ورواه العلاء بن عبدالرحمٰن عن علی من قوله۔

1386 - (مسند اياس بن سهل الجهنى) عن اياس بن سهل الجهنى قال قال معاذ يا نبى الله أى الايمان افضل قال تحب لله وتبغض لله وتعمل لسانك فى ذكر الله (ابن مندة وابو نعيم وقال ذكره بعض المتأخرين فى الصحابة وهو فيما أراه من التابعين)

(۱۳۸۶) (مسند اياس بن سهل الجهنى) عن اياس بن سهل الجهنی! فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا ایمان افضل ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: تو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے محبت کرے، اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے (کسی سے) بغض رکھے اور اپنی زبان کو ذکر الٰہی میں مشغول رکھے۔ (ابن مندة وابونعیم) وقال ذكره بعض المتاخرين فى الصحابة وهو فيما اراه من التابعين۔

1387 - (ومن مسند البراء بن عازب) عن البراء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل أى عرى الايمان اوثق فقال الحب لله والبغض لله (هب)

(۱۳۸۷) (من مسند البراء بن عازب رضی اللہ عنہ) عن البراء رضی اللہ عنہ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ایمان کا مضبوط ترین کنڈہ کونسا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے بغض رکھنا۔ (ھب)

1388 - (ومن مسند جابر عن محمد بن المنكدر) عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الايمان قال الصبر والسماحة (ع هب)

(۱۳۸۸) (من مسند جابر رضی اللہ عنہ) عن محمد بن المنكدر عن جابر رضی اللہ عنہ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا کہ صبر اور سخاوت۔ (ع ھب)

1389 - (عن الحسن) عن جابر قال قيل يا رسول اللّٰه أى الاعمال افضل قال الصبر والسماحة (ع هب)

(۱۳۸۹) عن الحسن عن جابر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ عرض کی گئی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسے اعمال افضل ہیں؟ تو فرمایا صبر اور سخاوت۔ (ع هب)

1390 - عن الحسن ايضا قال الايمان الصبر والسماحة الصبر عن محارم الله واداء فرائض الله (هب)

(۱۳۹۰) عن الحسن ایضاً! ارشاد فرمایا کہ ایمان صبر اور سخاوت کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے صبر کرنا اور اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ چیزوں کو ادا کرنا۔ (هب)

1391 - (ومن مسند ابن عباس) عن ابن عباس انه صلى الله عليه وسلم قال لابى ذر يا ابا ذر أى عرى الايمان اوثق قال الله ورسوله اعلم قال الموالاة فى الله والحب لله والبغض فى الله (هب)

(۱۳۹۱) (من مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما! انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا، اے ابوذر رضی اللہ عنہ! ایمان کا مضبوط ترین کنڈہ کونسا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ (بہرحال) انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا میں دوستی کرنا، اللہ تعالیٰ کی رضا میں محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں بغض رکھنا۔ (هب)

1392 - (عن مجاهد) عن ابن عباس انه قال عاد فى الله ووال فى الله فانه لا ينال ولاية اللّٰه الا بذاك ولا يجد رجل طعم الايمان وإن كثرت صلاته وصيامه حتى يكون كذلك (هب)

(۱۳۹۲) عن مجاہد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما! انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا میں ہی دشمنی اختیار کر اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں ہی دوستی اختیار کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی دوستی اسی سے ہی حاصل ہوتی ہے اور کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کا ذائقہ حاصل نہیں کرسکتا اگرچہ اس کی نمازیں اور روزے بکثرت ہوں جب تک کہ وہ اسی طرح نہیں ہوجاتا۔ (هب)

1393 - (ومن مسند عمار) عن عمار قال ثلاث من كن فيه استكمل الايمان أو ثلاث من كمال الايمان الانفاق من الاقتار والانصاف من نفسك وبذل السلام للعالم (ابن جرير)

(۱۳۹۳) (من مسند عمار رضی اللہ عنہ) عن عمار رضی اللہ عنہ! انہوں نے فرمایا کہ: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس آدمی میں ہوں اس نے ایمان کامل کرلیا یا تین چیزیں ایمان کے کمال میں سے ہیں۔ تنگی کے وقت (راہ خدا میں) خرچ کرنا، اپنی ذات سے انصاف کرنا اور سارے جہان کیلئے سلام خرچ کرنا (یعنی سب کو سلام کہنا)۔ (ابن جریر)

1394 - عن عمار قال ثلاث من كن فيه فقد استكمل الايمان الانفاق من الاقتار ان ينفق وهو يحسن بالله الظن والانصاف من نفسك ان

(۱۳۹۴) عن عمار رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ جس آدمی میں تین چیزیں ہوں اس نے ایمان کامل کرلیا۔ تنگی کے وقت خرچ کرنا، آدمی اس حال میں خرچ کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو۔

لا تذهب بالرجل إلى السلطان حتى تنصفه وبذل السلام للعالم (ابن جرير)

اپنی ذات سے انصاف کرنا کہ کسی آدمی کو بادشاہ کے پاس نہ لے جائے تاکہ تو اس سے انصاف کرے اور تمام لوگوں کو سلام کہنا۔ (ابن جریر)

1395 - عن عمار قال ثلاث من الايمان من جمعهن جمع الايمان الانفاق من الاقتار تنفق وانت تعلم أن الله سيخلفك وانصاف الناس منك لا تلجئهم إلى قاض وبذل السلام للعالم (كر)

(۱۳۹۵) عن عمار رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ایمان میں سے ہیں۔ جس نے انہیں جمع کرلیا اس نے ایمان جمع کرلیا۔ تنگی کے وقت خرچ کرنا، تو اس حال میں خرچ کرے کہ تو جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ عنقریب تجھے عوض عطا فرمائے گا۔ لوگوں کا تجھ سے انصاف پانا تو انہیں قاضی کے سپرد نہ کرے اور تمام لوگوں کو سلام کہنا۔ (کر)

1396 - (ومن مسند عمير بن قتادة الليثى) عن عبد الله بن عبيد الليثى عن ابيه عن جده قال بينما انا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ جاءه رجل فقال يا رسول الله ما الايمان قال الصبر والسماحة قال يا رسول الله فأىّ الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانه ويده قال يا رسول الله فأىّ الهجرة افضل قال من هجر السوء قال يا رسول الله فأىّ الجهاد افضل قال من اهريق دمه وعقر جواده قال يا رسول الله فأىّ الصدقة افضل قال جهد المقل قال يا رسول الله فأىّ الصلاة أفضل قال طول القنوت (طب هب)

(۱۳۹۶) (من مسند عمیر بن قتادۃ اللیثی) عن عبد اللہ بن عبید اللیثی عن ابیہ عن جدہ! فرماتے ہیں کہ جبکہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: صبر اور سخاوت۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا اسلام افضل ہے؟ تو فرمایا کہ: جس آدمی کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسی ہجرت افضل ہے؟ تو فرمایا کہ: جو آدمی برائی چھوڑ دے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا جہاد افضل ہے؟ تو فرمایا کہ: جس آدمی کا خون بہا دیا جائے اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں۔ اس نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا صدقہ افضل ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: وہ جو کم مال والا بقدر گنجائش اپنی طاقت کے مطابق نکالے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسی نماز افضل ہے؟ تو فرمایا کہ: جس میں قیام لمبا ہو۔ (طب هب)

1397 - عن ابى الدرداء قال ذروة الايمان أربع الصبر للحكم والرضاء بالقضاء والاخلاص للتوكل والاستسلام للرب (كر)

(۱۳۹۷) عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ایمان کی چوٹی چار چیزیں ہیں۔ حکم (الٰہی) پر صبر کرنا، قضاء (الٰہی) سے راضی ہونا، توکل کیلئے خلوص ہونا اور اللہ تعالیٰ کو سب کام سونپ دینا۔ (کر)

1398 - عن ابى رزين قال قلت يا رسول

(۱۳۹۸) عن ابی رزین رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے

اللّٰه ما الایمان قال أن تعبد اللّٰه ولا تشرك به شیئا ویکون اللّٰه ورسوله أحب مما سواهما وتکون أن تحرق بالنار احب الیك من أن تشرك باللّٰه شیئا وتحب غیر ذی نسب لا تحبه الا للّٰه فإذا فعلت ذٰلك فقد دخل حب الایمان فی قلبك كما دخل قلب الظمآن حب الماء فی الیوم القائظ (کر)

عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تجھے ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور آگ میں جل جانا تجھے اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہو کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائے اور کسی ایسے آدمی سے تو محبت کرے جو بڑے حسب نسب والا نہ ہو تو اس سے محبت فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرے۔ جب تو ایسا کرے گا تو تیرے دل میں ایمان کی محبت اس طرح داخل ہو جائے گی جیسے سخت گرمی کے دن پانی کی محبت پیاسے آدمی کے دل میں داخل ہو جاتی ہے۔ (کر)

1399 - عن ابی هریرة قال سئل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أی الایمان افضل قال ایمان باللّٰه قیل ثم ماذا قال الجهاد فی سبیل اللّٰه قیل ثم ماذا قال حج مبرور (ن ز)

(۱۳۹۹) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا ایمان افضل ہے؟ تو فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ عرض کی گی: پھر کونسا ہے؟ تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسی چیز ہے؟ تو فرمایا: مقبول حج۔ (ن ز)

الفصل الرابع

چوتھی فصل

فی فضل الشهادتین

شہادتین کی فضیلت کا بیان

1400 - (من مسند الصدیق) عن عثمان ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم حین توفی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حزنوا علیه حتی کاد بعضهم یوسوس وکنت منهم فقلت لابی بکر توفیّ اللّٰه نبیه صلی اللّٰه علیه وسلم قبل أن أسأله عن نجاة هذا الامر قال أبو بکر قد سألته عن ذٰلك فقال من قبل منی الکلمة التی عرضتها علی عمی فردها علی فهی له نجاة (ابن سعد ش حم ع فی الافراد عق هب ص)

(۱۴۰۰) (من مسند الصدیق رضی اللہ عنہ) عن عثمان رضی اللہ عنہ! کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو صحابہ کرام میں سے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے غمگین ہوئے حتیٰ کہ قریب تھا کہ ان میں سے کچھ وسوسے میں مبتلا ہو جاتے۔ میں بھی ان میں شامل تھا تو میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے ہی وصال دے دیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملے کی نجات کے متعلق پوچھتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کلمہ جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تو انہوں نے مجھ

پر لوٹا دیا تھا جو آدمی وہ مجھ سے قبول کرلے تو وہ اس کیلئے نجات کا باعث ہوگا۔ (ابن سعد ش حم ع فی الافراد عق ھب ص)

1401 - عن عثمان قال تمنيت أن أكون سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا ينجينا مما يلقى الشيطان فى انفسنا قال أبو بكر قد سألت عن ذلك قال ينجيكم عن ذلك ان تقولوا ما أمرت به عمى عند الموت أن يقوله فلم يفعله (حم ع ص)

(۱۴۰۱) عن عثمان رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میری یہ تمنا تھی کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھ لیتا کہ جو چیز شیطان ہمارے دلوں میں ڈال دیتا ہے اس سے کیسے نجات حاصل ہوتی ہے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس کے بارے میں پوچھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: تم وہی کہو جس کے کہنے کا حکم میں نے اپنے چچا کو ان کی موت کے وقت دیا تھا تو انہوں نے نہیں کہا تھا تو وہ تمہیں اس سے نجات دے دے گا۔ (حم ع ص)

1402 - عن ابى بكر قال قلت يا رسول الله ما نجاة هذا الامر الذى نحن فيه فقال من شهد أن لا إله إلا الله فهو له نجاة (ع وابن منيع عق قط فى الافراد)

(۱۴۰۲) عن ابی بکر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس معاملے میں کہ ہم ہیں اس سے نجات کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ اس کیلئے نجات کا باعث ہے۔ (ع وابن منیع عق قط فی الافراد)

1403 - عن ابى بكر قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج فناد فى الناس من شهد أن لا إله إلا الله وانى رسول الله وجبت له الجنة فخرجت فلقيني عمر فسألنى فاخبرته فقال عمر ارجع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقل له دع الناس يعملون فانى اخاف ان يتكلوا عليها فرجعت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته ما قال عمر فقال صدق عمر فامسكت (ع واللالكائى فى الذكر وفيه سويد بن عبد العزيز متروك قال الحافظ بن كثير الحديث غريب جدا من حديث ابى بكر والمحفوظ عن ابى هريرة)

(۱۴۰۳) عن ابی بکر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ باہر جا اور لوگوں میں منادی کر دے کہ جس آدمی نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔ تو میں باہر نکلا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ تو انہوں نے مجھ سے پوچھا میں نے ان سے (وہی بات) بیان کی۔ تب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ لوگوں کو عمل کرنے کیلئے چھوڑ دیں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے چنانچہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور جو کچھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: عمر

رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔ چنانچہ میں ٹھہر گیا (ع واللالکائی فی الذکر) وفیہ سوید بن عبدالعزیز متروک، قال الحافظ ابن کثیر الحدیث غریب جدا من حدیث ابی بکر الصدیق والمحفوظ عن ابی ہریرۃ۔

1404 - عنْ ابی بکر قال قلت یا رسول اللّٰہ فیم نجاۃ ھٰذا الامر قال فی الکلمۃ التی اردت علیھا عمی فابی شھادۃ أن لا الٰہ الا اللّٰہ وأن محمدا رسول اللّٰہ وفی لفظ وانی رسول اللّٰہ (طس وابو مسھر فی نسختہ)

(۱۴۰۴) عن ابی بکر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس چیز میں اس معاملے (وسوسۂ شیطانی) کی نجات ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ: اس کلمے میں جو کہ میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ ''وفی لفظ'' کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ (طس وابو مسھر فی نسختہ)

1405 - عن ابی وائل قال حدثت ان ابا بکر لقی طلحۃ بن عبید اللّٰہ فقال ما لی اراك واجما قال کلمۃ سمعتھا من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول إنھا موجبۃ فلم أسأل عنھا فقال أبو بکر أنا أعلمھا ھی لا إلہ الا اللّٰہ (ابن راھویہ ع وابن منیع قط فی الافراد وابو نعیم فی المعرفۃ ورجالہ ثقات)

(۱۴۰۵) عن ابی وائل رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو کہا کہ مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں خاموش دیکھتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا کہ ایک ایسا کلمہ ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ وہ جنت کو واجب کرنے والا ہے تو میں نے اس کے متعلق سوال نہ کیا (وہی میری خاموشی کا سبب ہے) تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسے بہت بہتر جانتا ہوں وہ ''لا الٰہ الا اللہ'' ہے۔ (ابن راھویہ ع وابن منیع قط فی الافراد وابونعیم فی المعرفۃ) ''ورجالہ ثقات''۔

1406 - عن ابی بکر قال قلت یا رسول اللّٰہ ما نجاۃ ھٰذا الامر قال منْ قبل الکلمۃ التی عرضتھا علی عمی فردھا فھی لہ نجاۃ (ع والمحاملی فی امالیہ)

(۱۴۰۶) عن ابی بکر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس معاملے کی نجات کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ کلمہ جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا تو انہوں نے وہ مجھے واپس لوٹا دیا تھا جس آدمی نے وہ کلمہ مجھ سے قبول کرلیا تو وہ اس کیلئے نجات کا باعث ہوگا۔ (ع والمحاملی فی امالیہ)

1407 - عن محمد بن جبیرانّ عمر مرّ علی عثمان فسلم علیہ فلم یرد علیہ فدخل علی

(۱۴۰۷) عن محمد بن جبیر رضی اللہ عنہ! کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں

ابی بکر فاشتکی ذٰلك إليه فقال أبو بكر ما منعك أن ترد علی اخيك قال والله ما سمعت وانا احدث نفسي قال أبو بكر فيماذا تحدث نفسك قال خلاف الشيطان فجعل يلقی فی نفسي اشياء ما أحب أني تكلمت بها وان لي ما علی الارض قلت فی نفسي حين القی الشيطان ذٰلك فی نفسی يا ليتني سالت رسول الله صلی الله عليه وسلم ما ينجينا من هٰذا الحديث الذی يلقي الشيطان فی انفسنا فقال أبو بكر والله لقد اشتكيت إلی رسول الله صلی الله عليه وسلم وسالته ما الذی ينجينا من هٰذا الحديث الذی يلقی الشيطان فی انفسنا فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ينجيكم من ذٰلك ان تقولوا مثل الذی امرت به عمي عند الموت فلم يفعل (ع قال البوصيری فی زوائد العشرة سنده حسن)

سلام کیا۔تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں سلام کا جواب نہ دیا۔تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے۔تو میں نے اس بات کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تجھے تیرے بھائی کے سلام کا جواب دینے سے کس چیز نے روکا؟ تو انہوں نے کہا کہ قسم بخدا! میں نے نہیں سنا میں تو اپنے آپ سے بات کر رہا تھا۔تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کس بارے میں تم اپنے آپ سے بات کر رہے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ شیطان کے خلاف! وہ میرے دل میں ایسی باتیں ڈالتا رہتا ہے کہ میں ان کے بارے میں کلام کرنا پسند نہیں کرتا چاہے جو کچھ زمین پر موجود ہے وہ میرا ہو جائے۔تو جب شیطان نے وہ باتیں میرے دل میں ڈالیں تو میں نے اپنے آپ سے کہا کہ کاش! میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیتا کہ جو بات شیطان ہمارے دلوں میں ڈالتا ہے اس سے نجات کیسے حاصل ہوتی ہے؟ تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: قسم بخدا! میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ جو بات شیطان ہمارے دلوں میں ڈالتا ہے اس سے نجات کیسے حاصل ہوتی ہے؟ تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہیں اس سے اس طرح نجات حاصل ہوگی کہ تم اسی طرح کہو جیسا کہ میں نے اپنے چچا کو ان کی موت کے وقت کہنے کا حکم دیا تھا تو انہوں نے نہیں کہا تھا۔(ع) قال البوصیری فی زوائد العشرۃ، سندہ حسن۔

1408 - عن ابی بکر الصديق قال سالت رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم عن كفارة أحداثنا قال شهادة أن لا إله إلا الله (أبو بكر الشافعي فی الغيلانيات)

(۱۴۰۸) عن ابی بکر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی نئی نئی باتوں (جو کہ دل میں آتی ہیں) کے کفارہ کے بارے میں پوچھا۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات)

1409 - (عن الزهری عن سعید بن المسیب عن عبد الله بن عمرو عن عثمان بن عفان) عن ابی بکر الصدیق قال قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم النجاۃ من هٰذا الامر ما الممت علیه عمی ابا طالب عند الموت شهادة أن لا اله الا الله (خط)

(۱۴۰۹) عن الزہری عن سعید بن المسیب عن عبداللہ بن عمرو عن عثمان بن عفان عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم! فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس معاملے (یعنی وسوسہ شیطانی) سے نجات وہی ہے جو میں نے اپنے چچا ابوطالب پر ان کی موت کے وقت پیش کی یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں (خط)

1410 - (ومن مسند عمر بن الخطاب) عن جابر بن عبد اللّٰہ قال سمعت عمر بن الخطاب یقول لطلحة بن عبید الله ما لی اراک قد شعثت واغبرت مذ توفی رسول الله صلی اللّٰہ علیه وسلم لعلک ساء تک أمارة ابن عمک قال معاذ الله ولکنی سمعت رسول الله صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول إنی لاعلم کلمة لا یقولها رجل عند حضرة الموت إلا وجد روحه لها روحا حین تخرج من جسده وکانت له نورا یوم القیامة فلم أسأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عنها و لااخبرنی بها فذٰلک الذی دخلنی قال عمر فانا اعلمها قال فلله الحمد فما هی قال هی الکلمة التی قالها لعمه لا اله الا الله قال صدقت (ش حم ن ع قط فی الافراد وابو نعیم فی المعرفة رواه حم ع ه ک وابو نعیم ص عن طلحة عن ابن عمر)

(۱۴۱۰) (من مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ) عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے سنا کہ، کیا وجہ ہے کہ میں تجھے پریشان حال اور پراگندہ حال دیکھتا ہوں جب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا ہے؟ شاید تجھے اپنے چچازاد بھائی کا حاکم بننا برا لگا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ! (ایسا ہرگز نہیں ہے) البتہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو آدمی بھی موت کے وقت وہ کلمہ کہے گا تو اس کی روح جب اس کے جسم سے نکلے گی تو اس کلمے کی راحت پائے گی اور قیامت کے دن وہ اس آدمی کیلئے نور ہوگا“ تب میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کلمے کے بارے میں نہیں پوچھا تھا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا تھا تو یہی وہ بات ہے جو میرے اندر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں وہ کلمہ جانتا ہوں تو انہوں نے کہا چنانچہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہی تمام تعریفیں ہے۔ وہ کلمہ کیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کلمہ وہی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا جان سے کہا تھا یعنی لا الہ الا اللہ تب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔ (ش حم ن ع قط فی الافراد وابونعیم فی المعرفۃ)، (رواہ حم ع ہ ک وابونعیم ص عن طلحۃ عن ابن عمر)

1411 - عن حمران أن عثمان قال سمعت

(۱۴۱۱) عن حمران رضی اللہ عنہ! کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انى لاعلم كلمة لا يقولها عبد حقا من قلبه يموت على ذلك الا حرمه الله على النار فقال عمر بن الخطاب أنا أحدثكم ما هى هى كلمة الاخلاص التى الزمها الله محمدا واصحابه وهى كلمة التقوى التى الاص عليها نبى الله عمه أبا طالب عند الموت شهادة ان لا اله الا الله (حم ع والشافعى وابن خزيمة حب ق ك فى البعث ص)

نے فرمایا کہ: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو کوئی بندہ سچے دل سے وہ کلمہ کہے اسی پر اسے موت آئے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو دوزخ پر حرام فرما دے گا"۔ تب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ وہ کلمہ کیا ہے۔ وہ کلمہ کلمۂ اخلاص ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر لازم کیا اور وہ کلمہ تقویٰ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب پر ان کی موت کے وقت بار بار دہرایا تھا یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (حم ع والشافعی وابن خزیمۃ حب ق ک فی البعث ص)

1412 - عن يحيى بن طلحة بن عبيد الله قال راى عمر طلحة بن عبيد الله حزينا فقال ما لك فقال انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لاعلم كلمة وفى لفظ كلمات لا يقولهن عبد عند الموت الا نفس عنه وفى لفظ إلا نفس الله عنه كربة واشرق لها لونه وراى ما يسره فما منعنى أن أسال عنها إلا القدرة عليها حتى مات فقال عمر انى لاعلم ما هى قال هل تعلم كلمة هى افضل من كلمة دعا إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم عمه عند الموت قال طلحة هى والله هى قال عمر لا اله الا الله (حم ع والجوهرى فى اماليه)

(۱۴۱۲) عن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو غمگین دیکھا تو کہا کہ تجھے کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "میں ایک ایسا کلمہ، ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ" کچھ ایسے کلمات جانتا ہوں کہ جنہیں کوئی بندہ موت کے وقت کہے گا تو اس سے دور کر دی جائے گی (دوزخ) "اور ایک روایت میں یہ ہے کہ" تو اس سے مشکل رفع کر دی جائے گی اور اس کے باعث اس کا رنگ چمک اٹھے گا اور جو چیز اس کی خوشی کا باعث ہے وہ دیکھ لے گا۔ تو اس کلمے کے بارے میں پوچھنے سے فقط مجھے تقدیر نے ہی روک دیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: میں وہ کلمہ جانتا ہوں کہ کیا ہے؟ کیا تو اس کلمے سے افضل کوئی کلمہ جانتا ہے جس کی طرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو ان کی موت کے وقت بلایا۔ تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہی ہے! قسم بخدا! وہی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: وہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔ (حم ع والجوہری فی امالیہ)

1413 - عن عمر قال امرنی رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أؤذن فی الناس أن من شهد أن لا اله إلا الله وحده لا شريك له مخلصا دخل الجنة فقلت يا رسول الله إذا يتكلوا قال فدعهم (ع وابن جرير حب ورواه البزار بلفظ قال دعهم يتكلوا عن سعدی زوج طلحة قالت مر عمر بطلحة بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما لك كئيبا اساء تك امرة ابن عمك قال لا ولكنی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انی لاعلم كلمة لا يقولها أحد عند موته إلا كانت نورا لصحيفته وإن جسده وروحه ليجدان بها روحا عند الموت فلم أسأله حتى توفی قال أنا أعلمها هی التی أراد عمه عليها ولو علم أن شيئا أنجى له منها لامره (ن ه والبغوی طب وابن خزيمة ع حب والمروزی فی الجنائز وابن مندة فی غرائب شعبة ص)

(۱۴۱۳) عن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں لوگوں میں یہ اعلان کردوں کہ جس آدمی نے خلوص کے ساتھ اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تب تو وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے تو ارشاد فرمایا کہ: تب انہیں چھوڑ دو۔ (ع وابن جریر حب) جبکہ بزار نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ ''انہیں بھروسہ کرنے کو چھوڑ دو''۔

عن سعدی زوج طلحہ رضی اللہ عنہما! فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو کہا۔ تجھے کیا ہے؟ تو پریشان رہتا ہے؟ کیا تجھے اپنے چچازاد بھائی کا حاکم بننا برا لگا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں! البتہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو کوئی بھی وہ اپنی موت کے وقت کہے گا تو وہ اس کے نامہ اعمال کیلئے نور ہوگا اور اس کا جسم اور اس کی روح اس کلمے کے باعث موت کے وقت راحت پائیں گے'' تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں نہ پوچھا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں وہ کلمہ جانتا ہوں۔ وہ کلمہ وہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ ان کیلئے قابلِ نجات کوئی چیز جانتے ہوتے تو انہیں اس کا حکم دیتے۔ (ن ہ والبغوی طب وابن حزیمۃ ع حب والمروزی فی الجنائز وابن مندۃ فی غرائب شعبۃ ص)

1414 - (ومن مسند انس بن مالك) عن انس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال لا إله إلا الله مخلصا دخل الجنة قال يا نبی

(۱۴۱۴) (من مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ) عن انس رضی اللہ عنہ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے خلوص کے ساتھ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

الله أفلا أبشر الناس قال إني أخاف أن يتكلوا (ابن النجار)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مجھے خوف ہے کہ وہ کہیں اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔ (ابن النجار)

1415 - (ومن مسند عبد الله بن سلام) عن عبد الله بن سلام قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم نداء وهو يشهد أن لا إله إلا الله فقال وأنا أشهد أن لا يشهد بها أحد إلا برء من النار (أبو الشيخ في الاذان)

(۱۴۱۵) (من مسند عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آواز یہ گواہی دیتی ہوئی سنی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ جس کسی نے بھی یہ گواہی دی وہ دوزخ سے نجات پا جائے گا۔ (ابوالشیخ فی الاذان)

1416 - عن يوسف بن عبد الله بن سلام عن ابيه قال بينا نحن نسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ سمع القوم وهم يقولون أي الاعمال أفضل يا رسول الله؟ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إيمان بالله وجهاد في سبيل الله وحج مبرور ثم سمع نداء في الوادي أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أشهد ولا يشهد بها أحد إلا برء من الشرك (كر)

(۱۴۱۶) عن یوسف بن عبداللہ بن سلام عن ابیہ! فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسے اعمال افضل ہیں؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اور مقبول حج۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی میں ایک یہ آواز سنی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں اور جس بندے کو بھی اس گواہی کے باعث ہدایت عطا ہوئی وہ شرک سے نجات پا جائے گا۔ (کر)

1417 - (ومن مسند عبد الله بن عمر) أن الله سيخلص رجلا من امتي على رؤوس الخلائق يوم القيامة فينشر عليه تسعة وتسعين سجلا كل سجل مثل مد البصر فيقول أتنكر من هذا شيئا أظلمك كتبتي الحافظون؟ فيقول لا يا رب فيقول أفلك عذر فيقول لا يا رب فيقول بلى عندنا لك حسنة وإنه لا ظلم عليك اليوم

(۱۴۱۷) (من مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک آدمی کو تمام مخلوقات کے سامنے چھٹکارا عطا فرمائے گا۔ چنانچہ اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے۔ ہر رجسٹر تا حد نگاہ پھیلا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے۔ کیا میرے یاد رکھنے والے کاتبوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ تو وہ عرض کرے گا۔ نہیں، اے میرے پروردگار! تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ، کیوں نہیں! ہمارے

فتخرج بطاقة فيها أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله فيقول احضر وزنك فيقول يا رب ما هٰذه البطاقة مع هٰذه السجلات فيقال فانك لا تظلم فتوضع البطاقة فى كفة والسجلات فى كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة ولا يثقل مع اسم الله تعالٰى شىء (حم ت حسن غريب ك هب عن ابن عمرو)

پاس تیری ایک نیکی ہے۔ آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ ایک ٹکڑا کاغذ کا نکالا جائیگا۔ اس پر ''اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ'' لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے وزن کے پاس حاضر ہو۔ وہ عرض کرے گا۔ اے پروردگار! یہ ٹکڑا ان رجسٹروں کے ساتھ کیا حیثیت رکھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ وہ ٹکڑا ایک پلڑے میں رکھا جائیگا اور ایک پلڑے میں وہ رجسٹر رکھے جائیں گے تو وہ رجسٹر ہلکے ہو جائیں گے او وہ ٹکڑا بھاری ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کے سامنے کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔ (حم، ت حسن غریب ک هب عن ابن عمرو)

1418 - (عن ابى الصلت الهروى حدثنا على بن موسى الرضى حدثنى ابى موسى حدثنى ابى جعفر حدثنى ابى محمد حدثنى ابى على حدثنى ابى الحسن حدثنى ابى على بن ابى طالب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سمعت جبريل يقول قال الله عزوجل أنا الله الذى لا إله إلا أنا يا عبادى فمن جاء منكم بشهادة أن لا إله إلا الله بالاخلاص دخل حصنى ومن دخل حصنى آمن من عذابى (كر)

(۱۴۱۸) عن ابی الصلت الھروی حدثنا علی بن موسیٰ الرضی حدثنی ابی موسیٰ حدثنی ابی جعفر حدثنی ابی محمد حدثنی ابی علی حدثنی ابی الحسن حدثنی ابی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے جبرائیل امین علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: میں وہ اللہ تعالیٰ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، اے میرے بندو! چنانچہ جو تم میں سے اس بات کی گواہی اخلاص کے ساتھ لے کر آیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ میری پناہ میں داخل ہو جائے گا اور جو میری پناہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے نجات پا جائے گا۔ (کر)

1419 - عن عتبان بن مالك قال اتيت النبى صلى الله عليه وسلم فقلت انى قد انكرت بصرى وإن السيول تحول بينى وبين مسجد قومى ولوددت انك جئت فصليت فى مسجد بيتى مكانا اتخذه مسجدا فقال النبى صلى الله عليه وسلم افعل إن شاء الله فمر النبى صلى الله عليه وسلم على ابى بكر فاستتبعه فانطلق معه

(۱۴۱۹) عن عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری نظر میں فرق آ گیا ہے (یعنی کمزور ہوگئی ہے) اور سیلاب میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہوگئے ہیں۔ میری یہ خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں اور میرے گھر کی مسجد میں ایسی جگہ نماز ادا فرمائیں کہ میں اسے مسجد بنالوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: انشاء اللہ! میں ایسے کروں گا۔ چنانچہ نبی کریم

فاستاذن فدخل فقال وهو قائم أين تريد أن أصلى ؟ فاشرت إليه حيث اريد ثم حبسناه على خزيرة صنعناه له فسمع به اهل الوادى يعنى أهل الدار فثابوا إليه حتى امتلأ البيت فقال اين مالك بن الدخشن أو الدخيشن فقال إن ذلك رجل منافق لا يحب الله ورسوله فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا تقل وهو يقول لا اله الا الله يبتغى بذلك وجه الله فقالوا يا رسول الله أما نحن فنرى وجهه وحديثه فى المنافقين فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا يقال وهو يقول لا اله الا الله يبتغى بذلك وجه الله قالوا بلى يا رسول الله قال فلن يوافى بها عبد يوم القيامة يقول لا اله الا الله يبتغى بذلك وجه الله الا حرم على النار (عب)

صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں اپنے پیچھے آنے کو کہا۔ تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر فرمایا کہ: تیرا کہاں ارادہ ہے کہ میں نماز ادا کروں؟ تو میں نے جہاں میرا ارادہ تھا اس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ کیا۔ پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلیم کھانے کیلئے روک لیا جو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تیار کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل وادی یعنی گھر والوں کو اس کی طرف بلایا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوئے حتیٰ کہ وہ گھر بھر گیا۔ تو ارشاد فرمایا کہ مالک بن دخشن یا دخیشن کہاں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ تو منافق آدمی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تو ایسا مت کہہ حالانکہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے اس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے۔ تو انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے تو اس کا چہرہ اور اس کی گفتگو منافقوں میں ہی دیکھی ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ایسا نہ کہا جائے حالانکہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے اس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں! تو ارشاد فرمایا کہ جو بندہ بھی قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ وہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہتا ہو اس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہو تو وہ دوزخ پر حرام ہوگا۔ (عب)

1420 - عن ايوب قال إن نبى الله صلى الله عليه وسلم أخبرنى أنه لايدخل النار احد يقول لا اله الا الله (كر)

(۱۴۲۰) عن ایوب رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا کہ جو کوئی بھی لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوگا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ (کر)

1421 - يا أبا ذر بشر الناس أنه من قال لا اله الا الله دخل الجنة (ط عنه)

(۱۴۲۱) اے ابوذر رضی اللہ عنہ! لوگوں کو خوشخبری دو کہ جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ط عنہ)

فضائل الایمان متفرقة

1422 - عن علی أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال کنا وانتم بنو عبد مناف فنحن وانتم الیوم بنو عبد اللّٰہ (الشیرازی فی الالقاب)

1423 - (من مسند حصین بن عوف الخثعمی) وافینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم الجمعة فسالنا من نحن فقلنا بنو عبد مناف فقال انتم بنو عبد اللّٰہ (طب عن جھم البلوی)

1424 - (من مسند الصدیق رضی اللّٰہ عنہ) عن طارق بن شھاب عن رافع ابن الطائی قال قال لی أبو بکر إن اللّٰہ بما بعث نبیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم دخل الناس فی الاسلام فمنھم من دخل فیہ فھداہ اللّٰہ ومنھم من اکرہ بالسیف فاجارھم اللّٰہ من الظلم وکلھم اعوان اللّٰہ وجیران اللّٰہ فی خفارة اللّٰہ وفی ذمة اللّٰہ ومن یظلم أحدا منھم فانہ یخفرن بہ (ابن راھویہ وابن ابی عاصم والبغوی وابن خزیمة)

1425 - (عن سعید بن عامر) عن جویریة بن اسماء قال اغلظ أبو بکر یوما لابی سفیان فقال لہ یا ابا بکر لابی سفیان تقول ھذہ المقالة قال یا أبت إن اللّٰہ رفع بالاسلام بیوتا ووضع فکان بیتی فیما رفع وبیت ابی سفیان فیما وضع

متفرق فضائل ایمان

(۱۴۲۲) عن علی رضی اللہ عنہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلے ہم اور تم بنوعبد مناف تھے جبکہ آج ہم اور تم بنو عبداللہ ہیں۔(الشیرازی فی الالقاب)

(۱۴۲۳) (من مسند حصین بن عوف الخثعمی رضی اللہ عنہ) جمعۃ المبارک کے دن ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کہ ہم کون ہیں؟ تو ہم نے عرض کی کہ بنوعبد مناف ہیں۔تو ارشاد فرمایا کہ: تم بنوعبداللہ ہو۔(طب عن جھم البلوی)

(۱۴۲۴) (من مسند الصدیق رضی اللہ عنہ) عن طارق بن شہاب عن رافع بن الطائی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وجہ سے مبعوث فرمایا کہ لوگ اسلام میں داخل ہوجائیں۔ چنانچہ ان میں سے کچھ اس میں داخل ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت عطا فرمائی اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جو تلوار کے ساتھ زبردستی کئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ظلم سے بچائے رکھا اور وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے مددگار (حمایتی) اور اس کے پڑوسی ہیں اللہ تعالیٰ کی پناہ اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہیں۔جس نے بھی ان میں سے کسی ایک پر ظلم کیا تو اس نے اس کی پناہ یا ذمے کو توڑ ڈالا۔(ابن راھویہ وابن ابی عاصم والبغوی وابن خزیمۃ)

(۱۴۵۲) عن سعید بن عامر عن جویریۃ بن اسماء رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے سخت کلامی کی۔ تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا (یعنی حضرت جویریہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ) اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! آپ حضرت

الله (كر)

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہہ رہے ہیں۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے محترم! اللہ تعالیٰ نے اسلام کے باعث کچھ گھروں کو بلند درجہ عطا فرمایا اور کچھ کا درجہ پست کیا۔تو میرا گھر ان گھروں میں سے تھا جن کا درجہ بڑھایا گیا اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا گھر ان گھروں میں سے تھا جن کا درجہ اللہ تعالیٰ نے پست کیا۔(کر)

1426 - عن أبی بشر جعفر بن ابی وحشية أن رجلا من خولان أسلم فاراده قومه على الكفر فالقوه فی النار فلم يحترق إلا أمكنة لم يكن فيما مضى يصيبها الوضوء فقدم على ابی بكر فقال له استغفر لی قال انت أحق قال أبو بكر إنك القيت فی النار فلم تحترق فاستغفر له ثم خرج إلى الشام فكانوا يشبهونه بابراهيم (كر)

(۱۴۲۶)عن ابی بشر جعفر بن ابی وحشیۃ رضی اللہ عنہ! کہ خولان قبیلہ میں سے ایک آدمی مسلمان ہوا تو اس کی قوم نے اسے کفر پر پھیرنا چاہا چنانچہ انہوں نے اسے آگ میں ڈال دیا تو آگ نے فقط وہی جگہ جلائی جس جگہ گزشتہ وقت میں وضو کا پانی نہیں پہنچا تھا۔تو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کہ میرے لئے مغفرت کی دعا کرو۔اس نے جواب دیا کہ آپ زیادہ حقدار ہیں کہ دعا کریں۔تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تجھے آگ میں پھینکا گیا تو اس نے تجھے نہ جلایا (اس لئے تو زیادہ حقدار ہے) چنانچہ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کیلئے مغفرت کی دعا کی پھر ملک شام کی طرف چلا گیا۔لوگ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ قرار دیتے تھے۔(کر)

1427 - عن شرحبيل بن مسلم الخولانی أن الاسود بن قيس بن ذی الخمار تنبا باليمن فبعث إلى أبی مسلم الخولانی فاتاه فقال أتشهد أنی رسول الله قال ما اسمع قال أتشهد محمدا رسول الله قال نعم فامر بنار عظيمة ثم القی أبا مسلم فيها فلم تضره فقيل للاسود بن قيس إن لم تنف هذا عنك أفسد عليك من أتبعك فأمره بالرحيل فقدم المدينة وقد قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف أبو بكر فاناخ راحلته بباب المسجد ودخل يصلی إلى سارية

(۱۴۲۷)عن شرحبیل بن مسلم الخولانی رضی اللہ عنہ! کہ اسود بن قیس بن ذی الخمار نے یمن میں دعویٰ نبوت کیا تو اس نے حضرت ابو مسلم الخولانی رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے تو اس نے کہا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نہیں سنا۔اس نے کہا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں! تو اس نے بہت بڑی آگ جلانے کا حکم دیا پھر حضرت ابو مسلم رضی اللہ عنہ کو اس میں پھینک دیا گیا، تو اس آگ نے آپ رضی اللہ عنہ کو کوئی نقصان نہ پہنچایا۔تب اسود بن قیس سے کہا گیا کہ اگر تو نے اسے اپنے پاس سے جلاوطن نہ کیا تو یہ تجھ پر تیرے پیروکار خراب کردے گا۔تو

فبصر به عمر بن الخطاب فقام إليه فقال ممن الرجل فقال من اهل اليمن فقال ما فعل الذى حرقه الكذاب قال ذاك عبد الله بن ثوب قال فنشدتك بالله انت هو قال اللّهم نعم فاعتنقه عمر وبكى ثم ذهب به واجلسه فيما بينه وبين ابى بكر الصديق فقال الحمد لله الذى لم يمتنى حتى أرانى فى أمة محمدا صلى الله عليه وسلم من صنع به كما صنع بابراهيم خليل الرحمٰن فلم تضره النار (كر)

اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو کوچ کر جانے کا حکم دے دیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لے آئے اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما چکے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بن چکے تھے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری مسجد کے دروازے پر بٹھائی اور اندر داخل ہو کر ایک کونے میں نماز پڑھنے لگے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آگئے اور کہا۔ یہ آدمی کس قبیلے سے ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اہل یمن میں سے ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس آدمی نے کیا کیا جسے کذاب نبی نے آگ میں جلایا تھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ عبداللہ بن ثوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تو وہی ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ قسم بخدا! میں ہی ہوں! تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے گلے لگایا اور رو پڑے پھر اسے ساتھ لے گئے اور اپنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان اسے بٹھایا۔ تب کہا کہ تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے مجھے موت نہ دی حتیٰ کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے وہ آدمی نہ دکھا دیا جس کے ساتھ اسی طرح کیا گیا جیسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تو آگ نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ (کر)

1428 - (ومن مسند عمر رضى الله عنه) عن مجاهد قال قال عمر انا فئة كل مسلم (الشافعى عب ش ق)

(۱۴۲۸) (من مسند عمر رضی اللہ عنہ) عن مجاہد رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: میں ہر مسلمان کی پناہ ہوں۔ (الشافعی عب ش ق)

1429 - (عن عقبة بن عامر) عن عمر بن الخطاب أن النبى صلى الله عليه وسلم قال من مات وهو موقن بالله فان للجنة ثمانية ابواب فيدخل من ايها شاء (ابن مردويه)

(۱۴۲۹) عن عقبۃ بن عامر عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما! کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس آدمی کو اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتا ہو تو جنت کے آٹھ دروازے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (ابن مردویہ)

1430 - (ومن مسند على رضى الله عنه)

(۱۴۳۰) (من مسند علی رضی اللہ عنہ) عن علی رضی اللہ عنہ!

عن علی قال افصح الناس وأعلمهم باللّٰه عزوجل اشد الناس حبا وتعظیما لحرمة اهل لا إله إلا اللّٰه (حل)

فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے فصیح ترین اوران سب میں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جاننے والا وہ آدمی ہے جو تمام لوگوں سے زیادہ ''لا الٰہ الا اللہ'' والوں کی حرمت کی تعظیم اور محبت رکھتا ہے۔ (حل)

1431 - (ومن مسند انس بن مالك) خرج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ومعاذ بالباب فقال یا معاذ قال لبیك یا رسول اللّٰه قال من مات لا یشرك باللّٰه شیئا دخل الجنة قال معاذ ألا أخبر الناس قال لا دعهم فلیتنافسوا فی الاعمال فانی أخاف أن یتکلوا (حل)

(۱۴۳۱) (من مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (غلام حاضر ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس آدمی کو اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ کیا میں لوگوں کو نہ بتادوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! انہیں چھوڑ دو کہ اعمال میں رغبت کریں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ (حل)

1432 - عن معاذ بن جبل کان ردیف النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقال بشر الناس أنه من مات لا یشرك باللّٰه شیئا دخل الجنة فقال أنی أخشی أن یتکلوا علیها قال فلا (حل ع)

(۱۴۳۲) عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: لوگوں کو خوشخبری دے دو کہ جو اس حال میں مرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ مجھے خدشہ ہے کہ وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: پھر رہنے دو۔ (حل ع)

1433 - عن أنس قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ما جزاء من أنعم اللّٰه علیه بالتوحید الا الجنة (ابن النجار)

(۱۴۳۳) عن انس رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس آدمی پر اللہ تعالیٰ نے توحید کا انعام فرمایا اس کی جزا سوائے جنت کے کچھ نہیں۔ (ابن النجار)

1434 - (ومن مسند بشر بن سحیم الغفاری) عن بشر بن سحیم قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انطلق فناد فی الناس أنه لایدخل الجنة إلا نفس مسلمة وفی لفظ إلا

(۱۴۳۴) (من مسند بشر بن سحیم الغفاری رضی اللہ عنہ) عن بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جاؤ اور لوگوں میں اعلان کردے کہ جنت میں فقط مسلمان جان ہی داخل ہوگی'' ایک روایت میں یہ ہے کہ ''صرف

مؤمن وإن أيام التشريق أيام أكل وشرب فلا تصوموهن (ط وابن جرير وابو نعيم كر)

مومن ہی داخل ہوگا اور ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں چنانچہ ان دنوں روزہ مت رکھو۔ (ط وابن جریر وابونعیم کر)

1435 - عن بشر بن سحيم قال خطب النبى صلى اللّٰه عليه وسلم أيام الحج فقال إنه لايدخل الجنة إلا نفس مسلمة وفى لفظ إلا مؤمن فان هٰذه أيام أكل وشرب يعنى أيام التشريق (ابن جرير)

(۱۴۳۵) عن بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے دنوں میں خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا کہ: جنت میں فقط مسلمان جان ہی داخل ہوگی۔ (ایک روایت) صرف مومن ہی داخل ہوگا اور یہ ایام کھانے پینے کے ہیں یعنی ایام تشریق۔ (ابن جریر)

1436 - (ومن مسند جابر بن عبد اللّٰه) عن جابر بن عبد اللّٰه قال جاء رجل إلى النبى صلى اللّٰه عليه وسلم فقال يا رسول اللّٰه ما الموجبتان ؟ قال من مات لا يشرك باللّٰه شيئا دخل الجنة ومن مات يشرك باللّٰه شيئا دخل النار (الديلمى)

(۱۴۳۶) (من مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دوواجب کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا ہے تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (الدیلمی)

1437 - (ومن مسند الجارود بن المعلى) عن الجارود العبدى قال أتيت النبى صلى اللّٰه عليه وسلم فقلت إن لى دينا فان تركت دينى ودخلت فى دينك فلى ان لا يعذبنى اللّٰه فى الأخرة قال نعم (أبو نعيم)

(۱۴۳۷) (من مسند الجارود بن المعلی) عن الجارود العبدی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرا ایک دین ہے اگر میں اپنا دین چھوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں داخل ہو جاؤں تو کیا میرے لئے یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آخرت میں عذاب نہ دے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں! (ابونعیم)

1438 - (ومن مسند عبد اللّٰه بن عمرو) عن عبد اللّٰه بن عمرو قال قام رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فينا خطيبا فقال من سره أن يزحزح عن النار ويدخل الجنة فليدركه موته وهو يؤمن باللّٰه واليوم الأخر وليأت إلى الناس

(۱۴۳۸) (من مسند عبداللہ بن عمرو) عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ: جسے یہ بات خوش کرتی ہے کہ وہ دوزخ سے دور ہو اور جنت میں داخل ہو تو اسے اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان

ما یحب أن یؤتی إلیه (ابن جریر)

1439 - (ومن مسند عقبة بن عامر الجهنی) عن عقبة بن عامر الجهنی قال کنا مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی بعض أسفاره وکان علی کل رجل منا رعیة الابل یوما فکان الیوم الذی أرعی فیه فانصرفت فبصرت بالنبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی حلقة یحدثهم فسعیت إلیه فادرکته یقول من توضأ فاحسن وضوءه ثم رکع رکعتین یرید بهما وجه اللّٰه غفر اللّٰه له ما کان قبلهما من الذنوب فکبرت فإذا رجل یضرب علی کتفی فالتفت فإذا هو أبوبکر الصدیق فقال له التی قبلها یا ابن عامر افضل منها قلت وما هی قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من قال لا اله الا اللّٰه یصدق لسانه قلبه دخل من أی ابواب الجنة الثمانیة شاء

(ابن النجار)

1440 - عن عقبة بن عامر قال جئت فی اثنی عشر راکبا حتی حللنا برسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال اصحابی من یرعی لنا ابلنا وننطلق فنقتبس من نبی اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فإذا أراح ورحنا اقتبسناه مما سمعنا من رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ففعلت ذلک

رکھتا ہو اور لوگوں کے پاس وہی چیز لائے جو وہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے پاس لائیں۔ (ابن جریر)

(۱۴۳۹) (من مسند عقبۃ بن عامر الجھنی) عن عقبۃ بن عامر الجھنی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں تھے اور ہم میں سے ہر ایک کے ذمے ایک دن اونٹ چرانا تھا تو جس دن میں نے اونٹ چرائے تھے اس دن میں واپس لوٹا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے حلقے میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے گفتگو فرمارہے تھے۔ چنانچہ میں دوڑتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے پالیا کہ جس آدمی نے وضو کیا تو اپنا وضو بہت اچھا کیا پھر دو رکعتیں ادا کیں ان سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ گناہ بخش دے گا جو ان دو رکعتوں سے پہلے تھے۔ تو میں نے تکبیر بلند کی، تو ایک آدمی نے میرے کندھے پر ہاتھ مارا۔ میں نے توجہ کی تو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے ابن عامر! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات اس سے پہلے ارشاد فرمائی تھی وہ اس سے افضل ہے! میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس آدمی نے اس طرح ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا کہ اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرتی ہو تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ (ابن النجار)

(۱۴۴۰) عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں بارہ سواروں کے ساتھ مل کر آیا حتیٰ کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پڑاؤ کیا تو میرے ساتھیوں نے کہا کہ کون آدمی ہمارے لئے ہمارے اونٹ چرائے گا اور ہم جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حاصل کریں۔ چنانچہ جب وہ شام کو آجائے اور ہم بھی آجائیں تو جو دین کی باتیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

أياما ثم فكرت في نفسي فقلت لعلي مغبون يسمع أصحابي ما لم أسمع ويتعلمون ما لم أتعلم من نبي الله صلى الله عليه وسلم فحضرت يوما فسمعت رجلا يقول قال نبي الله صلى الله عليه وسلم من توضأ كاملا كان من خطيئته كيوم ولدته امه فعجبت لذلك فقال عمر بن الخطاب فكيف لو سمعت الكلام الاول كنت أشد عجبا فقلت أردد علي جعلني الله فداك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات لا يشرك بالله شيئا فتح الله له ابواب الجنة يدخل من أيها شاء ولها ثمانية أبواب فخرج علينا رسول الله فجلست مستقبله فصرف وجهه عني حتى فعل ذلك مرارا فلما كانت الرابعة قلت يا نبي الله بأبي أنت وأمي لم تصرف وجهك عني فاقبل علي فقال أو أحد أحب أليك أم اثنا عشر فلما رأيت ذلك رجعت إلى اصحابي (كر)

سنتے وہ اس کو بتلا دیتے۔ تو میں نے کچھ دن اسی طرح کیا پھر میں نے دل میں سوچا کہ شاید میں نقصان اٹھا رہا ہوں میرے ساتھی وہ کچھ سنتے ہیں جو میں نہیں سنتا اور جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ سیکھتے ہیں میں نہیں سیکھتا۔ چنانچہ ایک دن میں حاضر ہوا تو ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کامل وضو کیا تو وہ اپنی خطاؤں سے ایسے (پاک) ہوجائے گا جیسے اس کا وہ دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنا۔ تو اس بات سے مجھے تعجب ہوا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اگر تو اس سے پہلا کلام سن لیتا تو تیری کیا حالت ہوتی تجھے تو بہت زیادہ تعجب ہوتا۔ میں نے کہا کہ وہ مجھ پر دہرایئے۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جسے اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کے دروازے کھول دے گا وہ جس سے چاہے داخل ہوجائے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک مجھ سے پھیر لیا حتیٰ کہ کئی دفعہ ایسا کیا تو جب چوتھی دفعہ تھی تو میں نے عرض کی، یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! آپ کیوں مجھ سے چہرہ انور پھیرتے ہیں؟ تو آپ نے میری طرف منہ کر کے فرمایا کہ: کیا ایک آدمی تجھے زیادہ پسند ہے یا بارہ آدمی۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ آیا۔ (کر)

1441 - عن عمرو بن مرة الجهني قال جاء رجل من قضاعة إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أرايت إن شهدت أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله وصليت الصلاة الخمس

(۱۴۴۱) عن عمرو بن مرّة الجہنی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ قضاعہ قبیلے کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

وادیت الزكاة وصمت رمضان وقمته فممن أنا ؟ قال انت من الصديقين والشهداء وفى لفظ من مات على هذا كان من الصديقين والشهداء (ابن مندة كر وابن الجارود

آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، پانچ نمازیں ادا کروں، زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان المبارک کے روزے رکھوں اور اس میں قیام کروں تو میں کن میں سے ہوں گا؟ تو ارشاد فرمایا کہ: تو صدیقوں اور شہیدوں میں سے ہوگا۔ (ایک روایت میں اس طرح ہے) کہ جو اس حالت پر فوت ہوا وہ صدیقوں اور شہیدوں میں سے ہوگا۔ (ابن مندۃ کروابن الجارود)

1442 - (ومن مسند كعب بن مالك) عن كعب بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثه والاوس بن الحدثان فى أيام التشريق فناديا أن لايدخل الجنة إلا مؤمن وأيام منى وفى لفظ وأيام التشريق أيام أكل وشرب (ابن جرير وابو نعيم)

(۱۴۴۲) (من مند کعب بن مالک) عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ! کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور اوس بن حدثان رضی اللہ عنہما کو ایام تشریق میں بھیجا تو ان دونوں نے اعلان کیا کہ جنت میں فقط مومن ہی داخل ہوگا اور ایام منیٰ (ایک روایت میں) ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔ (ابن جریر وابونعیم)

1443 - (ومن مسند معاذ بن جبل) عن معاذ بن جبل قال كنت ردف النبى صلى الله عليه وسلم على حمار يقال له عفير فقال يا معاذ هل تدرى ما حق الله على العباد قال الله ورسوله أعلم قال حق الله على العباد أن يعبدوه و لا يشركوا به شيئا وحقهم على الله أن لا يعذب من لا يشرك به شيئا فقلت يا رسول الله أفلا أبشر الناس قال لا تبشرهم فيتكلوا (كر)

(۱۴۴۳) (من مند معاذ بن جبل) عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں عفیر نامی درازگوش (گدھے) پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے معاذ! تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ان کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے جو آدمی اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ دوں؟ تو ارشاد فرمایا کہ: انہیں خوشخبری مت دینا وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ (کر)

1444 - (ومن مسند ابى ثعلبة الخشنى) عن ابى ثعلبة الخشنى قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فى غزاة له فدخل المسجد فصلى فيه ركعتين وكان يعجبه إذا قدم من سفر

(۱۴۴۴) (من مند ابی ثعلبۃ الخشنی) عن ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرتی تھی کہ جب

أن يـدخـل الـمسـجد فيصلى فيه ركعتين ويثنى بـفاطمة ثم يأتى أزواجه فقدم من سفره مرة فاتى فاطمة فبدا بها قبل بيوت أزواجه فاستقبلته على باب البيت فاطمة فجعلت تقبل وجهه وفى لفظ فاه وعينيه وتبكى فقال لها رسول الله صلى الله عـلـيـه وسـلم ما يبكيك قالت اراك يا رسول الله قـد شـحـب لـونك واخـلـولقت ثيابك فقال لها رسـول الـلّـه صـلـى الله عليه وسلم يا فاطمة لا تبـكـى فـان الله بعث أباك على أمر لا يبقى على ظهـر الارض بيـت مـدر ولا وبـر ولا شعر إلا أدخلـه الـلّـه به عزا أو ذلا حتى يبلغ حيث يبلغ الليل (طب حل ك)

کسی سفر سے واپس آئیں تو مسجد میں داخل ہوں اور دو رکعتیں اس میں ادا فرمائیں اور حضرت فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کے پاس واپس مڑیں پھر اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس جائیں۔تو ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفر سے واپس تشریف لائے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کے حجروں کی طرف جانے سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا سے ابتداء فرمائی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے گھر کے دروازے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو بوسہ دینے لگیں (ایک روایت میں اس طرح ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک اور چشمان مبارک کو بوسہ دینے لگیں اور رونے لگیں۔تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ: تجھے کس نے رلایا؟ تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ کا رنگ بدلا ہوا ہے اور آپ کے کپڑے بوسیدہ ہیں۔تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا، اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! مت رو! اللہ تعالیٰ نے تیرے والد گرامی کو ایسے معاملے پر بھیجا ہے کہ زمین پر کوئی کچا پکا گھر اور بال ایسا نہیں ہے کہ جس پر وہ معاملہ (یعنی دین اسلام) عزت یا ذلت کی حالت میں داخل نہ ہو جائے حتیٰ کہ وہ وہاں پہنچے گا جہاں رات پہنچتی ہے۔(طب حل ک)

1445 - (ومن مسند أبى الدرداء عن كثير بـن عبـد الـلّـه عن ابى ادريس) عن ابى الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أقام الصلاة وآتى الزكاة ومـات لا يشرك بالله شيئا كـان حـقـا على الله ان يغفر له هاجر أو مات فى بـلـده وفى لفظ فى مولده قال فقلنا يا رسول الله الا نـخبر بها الناس فيستبشروا قال إن فى الجنة

(۱۴۴۵) (من مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ) عن کثیر بن عبداللہ عن ابی ادریس عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور اس حال میں اسے موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اسے بخش دے خواہ وہ ہجرت کرے یا اپنے شہر میں ہی مرجائے۔(ایک روایت میں ہے کہ) خواہ اپنی جائے پیدائش میں ہی مرجائے۔ فرماتے ہیں کہ ہم

مائة درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض اعدها الله للمجاهدين في سبيل الله ولولا أن أشق على المؤمنين ولا اجد ما احملهم عليه ولا تطيب انفسهم ان يتخلفوا بعدي ما قعدت خلف سرية ولوددت أني أن أقتل ثم احيى ثم اقتل (ن طب كر)

نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم یہ بات لوگوں سے بیان نہ کریں تا کہ وہ خوشخبری حاصل کریں۔ تو ارشاد فرمایا کہ: جنت میں سو درجات ہیں ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کیلئے تیار فرمائی ہے۔ اگر مومنین پر یہ بات مشقت کا باعث نہ ہوتی اور میں ایسا نہ پاتا جو میں انہیں اس پر ابھارتا اور نہ ہی ان کے دل خوش ہوتے کہ وہ میرے بعد پیچھے بیٹھے رہیں تو میں کسی جنگ سے پیچھے نہ رہتا اور میری خواہش ہے کہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔ (ن طب کر)

1446 - عن ابى الدرداء أنه قال عند موته إنه لم يكن يمنعنى أن أحدثكم إلا أن تسترسلوا انى ابشركم أنه من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة (كر)

(۱۴۴۶) عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا کہ: مجھے تم سے حدیث بیان کرنے سے فقط اس بات نے روکا تھا کہ کہیں تم اس پر بھروسہ نہ کر بیٹھو میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ جسے اس حال میں موت آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (کر)

1447 - (مسند بديل بن ورقاء قال ابن ابى عاصم حدثنا عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن بشر بن عبد الله عن ابيه عبد الله بن سلمة ابن بديل بن ورقاء حدثنى ابى عن ابيه عبد الرحمٰن عن ابيه محمد بن بشر بن عبد الله) عن ابيه عبد الله بن سلمة عن ابيه سلمة قال دفع إلى ابى بديل بن ورقاء كتابا فقال يا بنى هٰذا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فان توقنوا به فلن تزالوا بخير مادام فيكم بسم الله)

(۱۴۴۷) (من مسند بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ) قال ابن ابی عاصم ثنا عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن بشر بن عبداللہ عن ابیہ عبداللہ بن سلمۃ بن بدیل بن ورقاء حدثنی ابی عن ابیہ عبدالرحمٰن عن ابیہ محمد بن بشر بن عبداللہ عن ابیہ عن عبداللہ بن سلمۃ عن ابیہ سلمۃ رضی اللہ عنہم! فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ نے میری طرف ایک کتاب بھیجی اور فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب ہے۔ اگر تم نے اس پر پختہ یقین رکھا تو جب تک یہ تم میں رہے گی تم ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہو گے۔ (بسم اللہ:

1448 - عن تميم الدارى قال كان النبى صلى الله عليه وسلم فى مسيرة فقال انا مدلجون فلا يرحل معنا مضعف ولا مصعب

(۱۴۴۸) عن تمیم الداری رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ ارشاد فرمایا کہ: ہم رات کو چلیں گے چنانچہ وہ آدمی ہمارے ساتھ کوچ نہ کرے جس کا جانور کمزور ہو اور

فارتحل رجل على ناقة صعبة فصرعته فاندقت فخذه فمات فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلاة عليه ثم امر بلالا فنادى إن الجنة لا تحل لعاص (حم طب ك عن زياد بن نعيم)

نہ ہی شریر جانور والا کوچ کرے۔ تو ایک آدمی نے ایک شریر اونٹنی پر کوچ کی تو اس نے اسے زمین پر گرا دیا تو اس کی ران ٹوٹ گئی اور وہ مرگیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کا حکم فرمایا، پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اعلان کیا کہ جنت نافرمان کیلئے حلال نہیں ہے۔ (حم طب ک عن زیاد بن نعیم)

1449 - عن عمارة بن حزم عن رسول الله صلى الله عليه و آله وسلّم قال اربع من جاء بهن مع الايمان كان من المسلمين ومن لم يات بواحدة لم تنفعه الثلاثة قلت لعمارة بن حزم ما هن قال الصلاة و الزكاة وصوم رمضان والحج (كر)

(۱۴۴۹) عن عمارة بن حزم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جو آدمی ایمان کے ساتھ وہ لے کر آیا تو وہ مسلمانوں میں سے ہوگا اور جو ان میں سے ایک نہ لایا تو باقی تین اسے کوئی نفع نہیں دیں گی۔ میں نے حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کونسی ہیں؟ تو فرمایا کہ نماز، زکوٰۃ، رمضان المبارک کے روزے اور حج۔ (کر)

1450 - عن معاذ قال كنت ردف النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا معاذ ألا تسألنى إذا خلوت معى قلت الله ورسوله أعلم قال يا معاذ هل تدرى ما حق الله على العباد قلت الله ورسوله اعلم قال ان يعبدوه ولا يشركوا به شيئا قال فهل تدرى ما حق العباد على الله إذا فعلوا ذلك قلت الله ورسوله اعلم قال يدخلهم الجنة (كر)

(۱۴۵۰) عن معاذ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! جبکہ تو میرے ساتھ تنہا ہے کیا مجھ سے سوال نہیں کرے گا۔ میں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ: وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ: کیا تو جانتا ہے کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے، جب وہ ایسا کریں؟ میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو فرمایا کہ: انہیں جنت میں داخل فرمائے۔ (کر)

1451 - عن ابن المنتفق ويكنى ابا المنتفق قال وصف لى رسول الله صلى الله عليه وسلم وحلى لى فطلبته بمكة فقيل لى هو بمنى فاتيته بمنى فقيل لى بعرفات فانطلقت إليه فزاحمت عليه فقيل لى اليك عن طريق رسول الله صلى

(۱۴۵۱) عن ابن المنتفق رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالمنتفق ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کئے گئے اور وہ مجھے بہت شیریں لگے تو میں نے مکہ مکرمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو مجھے کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ کے مقام پر ہیں۔ تو میں منیٰ کے مقام پر

الله عليه وسلم فقال دعوا الرجل فزاحمت عليه حتى خلصت إليه فاخذت بخطام راحلته أو قال زمامها حتى التقت اعناق راحلتينا فما وزعني رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت اثنتان اسالك عنهما ما ينجيني من النار ويدخلني الجنة فنظر إلى السماء ثم أقبل بوجهه فقال لئن كنت اوجزت في المسألة لقد أعظمت وأطولت فاعقل عني تعبد الله ولا تشرك به شيئا وأقم الصلاة المكتوبة واد الزكاة المفروضة وصم رمضان وحج البيت واعتمر وما تحب أن يفعله بك الناس فافعله بهم وما تكره ان يأتي اليك الناس فذر الناس منه ثم خل سبيل الراحلة (حم وابن جرير والبغوي طب)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو مجھے کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات کے مقام پر ہیں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل پڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہجوم کر دیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اس آدمی کو چھوڑ دو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہجوم کیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی مہار ’’یا یہ فرمایا کہ‘‘ لگام پکڑ لی حتیٰ کہ ہماری سواریوں کی گردنیں ایک دوسرے سے مل گئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہ روکا۔ میں نے عرض کی کہ دو چیزیں ہیں ان کے بارے میں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا ہوں۔ وہ کون سی چیز ہے جو مجھے دوزخ سے نجات دے اور مجھے جنت میں داخل کر دے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھا پھر میری طرف چہرہ کیا اور فرمایا کہ اگرچہ تو نے مختصر مسئلہ پوچھا ہے البتہ تو نے بہت عظیم اور طویل بات کہی ہے۔ چنانچہ مجھ سے سمجھ لے۔ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے، فرض نماز ادا کرے، فرض زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، خانہ کعبہ کا حج کرے، عمرہ کرے، جو تو پسند کرتا ہے کہ لوگ تیرے ساتھ کریں تو بھی ان کے ساتھ وہی کر اور جو تو ناپسند کرتا ہے کہ لوگ تیرے پاس لائیں اس سے لوگوں کو بچا۔ پھر سواری کا راستہ چھوڑ دے۔ (حم وابن جریر والبغوی طب)

1452 - عن ابي هريرة تراءى الناس الهلال ذات ليلة فقالوا ما احسنه ما انيقه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف انتم إذا كنتم في دينكم مثل القمر ليلة البدر لا يبصره منكم الا البصير (كر والديلمي وسنده لا باس به)

(۱۴۵۲) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ! ایک رات لوگوں نے چاند دیکھنا شروع کیا تو انہوں نے کہا کہ چاند کتنا ہی خوبصورت ہے کتنا ہی صاف شفاف ہے! تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اس وقت تم کیسے ہوگے جب تم اپنے دین میں ایسے ہوگے جیسے چودھویں رات کو چاند ہوتا ہے۔ اسے فقط بصیرت و بینائی والا ہی تم میں سے دیکھ سکتا ہے۔ (کر والدیلمی) ’’وسندہ لا باس بہ‘‘۔

الفصل الخامس

فی حکم الاسلام حکم الشهادتین

من مسند اوْس بن اوس الثقفی

1453 - عن اوس بن اوس الثقفی قال دخل علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن فی قبة فی مسجد فاتاه رجل فساره بشیء لا ندری ما یقول فقال اذهب قل لهم یقتلوه ثم دعاه فقال لعله یشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله فقال نعم فقال اذهب فقل لهم یرسلوه فانی امرت ان أقاتل الناس حتی یشهدوا أن لا اله الا الله وانی رسول الله فإذا قالوها حرمت علی دماؤهم وأموالهم الا بحقها وکان حسابهم علی الله (ط حم والدارمی والطحاوی)

1454 - عن عبد الله بن عدی الانصاری أن رسول الله صلی الله علیه وسلم بینما هو جالس بین ظهرانی الناس جاءه رجل یستاذنه ان یساره فی قتل رجل من المنافقین فجهر رسول الله صلی الله علیه وسلم بکلامه فقال ألیس یشهد ان لا اله الا الله قال بلی ولا شهادة

پانچویں فصل

اسلام کے حکم کا بیان

شہادتین کے حکم کا بیان

(۱۴۵۳) (من مسند اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ) عن اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ اس وقت ہم مسجد کی محراب میں تھے تو ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی میں کوئی بات کی۔ ہم نہیں جانتے کہ اس نے کیا کہا۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جا چلا جا! انہیں کہہ کہ اسے قتل کر دیں۔ پھر اس آدمی کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ ہوسکتا ہے وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس آدمی نے کہا: ہاں! تو ارشاد فرمایا کہ جا اور انہیں کہہ کہ اسے چھوڑ دیں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ چنانچہ جب انہوں نے یہ کہہ لیا تو مجھ پر ان کے خون اور ان کے مال حرام ہو گئے۔ سوائے ان کے حق کے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ (طحم والدارمی والطحاوی)

(۱۴۵۴) عن عبداللہ بن عدی الانصاری رضی اللہ عنہ! کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے تو ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے منافقین میں سے ایک آدمی کے قتل کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چپکے سے بات کرنے کی اجازت طلب کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بآواز بلند کلام کیا اور ارشاد فرمایا کہ کیا وہ اس بات کی گواہی

لـه قـال أليس يشهد انى رسول الله قال بلى ولا شهـادة له قال أليس يصلى قال بلى ولا صلاة له قال اولئك الذين نهيت عنهم (عب والحسن بن سفيان)

نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔اس نے کہا کیوں نہیں! البتہ اس کی گواہی کا کوئی اعتبار نہیں تو فرمایا کہ کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔اس نے عرض کی، کیوں نہیں! البتہ اس کی گواہی کا کوئی اعتبار نہیں تو ارشاد فرمایا کہ کیا وہ نماز ادا نہیں کرتا۔اس نے عرض کی کیوں نہیں! البتہ اس کی نماز کا کوئی اعتبار نہیں تو ارشاد فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں مجھے روکا گیا ہے۔(عب والحسن بن سفیان)

1455 - (ومـن مسـنـد مـن لـم يسـم) عن النعمان بن سالم عن رجل قال دخل علينا رسول الـلّـه صـلـى الـلّـه عـلـيـه وسلم ونحن فى قبة المسجد فاخذ بعمود القبة فجعل يحدثنا إذ جاء ه رجـل فساره ما ادرى ما ساره فقال النبى صلى الـلّـه عـلـيـه وسـلـم اذهبـوا به فاقتلوه فلما قفى الـرجـل دعـاه فقال لعله يقول لا اله الا الله قال أجـل قال النبى صلى الله عليه وسلم اذهب فقل لهـم يرسلوه فانه اوحي إلى ان اقاتل الناس حتى يـقـولـوا لا الـه الا الـلّـه فإذا قالوا لا اله الا الله حـرمـت على دماؤهم وأموالهم الا بالحق وكان حسابهم على الله (عب)

(۱۴۵۵)(من مسند من لم یسم) عن النعمان بن سالم عن رجل! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم مسجد کی محراب میں تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محراب کے ستون کو پکڑا اور ہم سے گفتگو فرمانے لگے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی میں بات کی۔میں نہیں جانتا کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سرگوشی کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے جا کر قتل کر دو۔جب وہ آدمی واپس مڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ ہوسکتا ہے وہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو۔اس آدمی نے عرض کی۔یقیناً! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا! انہیں کہہ کہ اسے چھوڑ دیں کیونکہ میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں تو جب وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں تو ان کے خون اور اموال مجھ پر سوائے حق کے حرام ہو گئے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔(عب)

1456 - عـن أسامة بن زيد قال بعثنا رسول الـلّـه صـلـى الـلّـه عليه وسلم فى سرية فصبحنا الـحـرقـات من جهينة فادركت رجلا فقال لا اله الا الـلّـه فطعنته فوقع فى نفسى من ذلك فذكرته للنبى صلى الله عليه وسلم فقال النبى صلى الله

(۱۴۵۶) عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو ہم نے جہینہ قبیلے کے پاس حرقات قبیلے میں صبح کی۔تب مجھے ایک آدمی ملا۔اس نے کہا لا الٰہ الا اللہ۔میں نے اسے نیزہ مار دیا تو اس سے میرے دل میں پریشانی پیدا ہوئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ

عليه وسلم قال لا اله الا الله وقتلته قلت يا رسول الله قالها خوفا من السلاح قال أفلا شققت عن قلبه حتى تعلم من اجل ذلك قالها ام لا من لك بلا اله الا الله يوم القيامة فما زال يكررها حتى تمنيت اسلمت يومئذ (طس حم خ م والعدنى د ن وابو عوانة والطحاوى حب ك ق)

بات بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور تو نے اسے قتل کر دیا! میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے ہتھیار کے خوف سے ایسا کہا تھا تو ارشاد فرمایا کہ تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا حتیٰ کہ تو جان لیتا کہ اس نے اسی وجہ سے کہا تھا یا نہیں۔ قیامت کے دن تو لا الٰہ الا اللہ کا کیا کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ دہراتے رہے حتیٰ کہ میں نے آرزو کی کہ میں آج کے دن ہی مسلمان ہوا ہوتا۔ (طس حم خ م والعدنی د ن وابو عوانۃ والطحاوی حب ک ق)

1457 - وعنه قال حملت على رجل فقطعت يده فقال لا اله الا الله فاجهزت عليه فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أقتلته بعد ما قال لا اله الا الله ؟ كيف تصنع بلا اله الا الله يوم القيامة فرددها مرارا حتى تمنيت انى لم اكن اسلمت الا تلك الساعة (قط والبزار وقال لا يعلم أبو عبد الرحمٰن السلمى عن اسامة غيره)

(۱۴۵۷) عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی پر ہتھیار اٹھایا (حملہ کیا) اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا تو اس نے کہا لا الٰہ الا اللہ۔ میں نے اس کا کام تمام کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو ارشاد فرمایا کہ اس کے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد کیا تو نے اسے قتل کر دیا؟ قیامت کے دن تو لا الٰہ الا اللہ کا کیا کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار یہ دہرایا حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کہ میں اسی گھڑی ہی مسلمان ہوا ہوتا۔ (قط والبزار وقال لایعلم ابوعبدالرحمٰن السلمی عن اسامۃ غیرہ۔

1458 - عن اسامة بن زيد قال ادركت مرداس بن نهيك انا ورجل من الانصار فلما شهرنا عليه السيف قال اشهد ان لا اله الا الله فلم ننزع عنه حتى قتلناه فلما قدمنا على النبى صلى الله عليه وسلم اخبرناه بخبره فقال يا اسامة من لك بلا اله الا الله فقلت يا رسول الله انما قالها تعوذا من القتل قال من لك يا اسامة بلا اله الا الله فو الذى بعثه بالحق ما زال يرددها على حتى لوددت أن ما مضى من اسلامى لم يكن لى وانى اسلمت يومئذ و لم اقتله فقلت

(۱۴۵۸) عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور ایک انصاری آدمی نے مرداس بن نہیک کو جا لیا۔ جب ہم نے اس پر تلوار سونتی تو اس نے کہا کہ "اشهد ان لا الٰہ الا اللہ" ہم اس سے نہ رکے حتیٰ کہ اسے قتل کر دیا۔ جب ہم واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا واقعہ بیان کیا تو ارشاد فرمایا: اے اسامہ! تو لا الٰہ الا اللہ کا کیا کرے گا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے قتل سے بچنے کیلئے یہ کہا تھا تو ارشاد فرمایا: اے اسامہ! تو لا الٰہ الا اللہ کا کیا کرے گا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ بات مجھ پر

انی اعطی اللہ عهدا ان لا اقتل رجلا يقول لا اله الا اللہ ابدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعدی یا اسامة قلت بعدك (كر)

دہراتے رہے حتیٰ کہ میں نے خواہش کی کہ میرا گزشتہ اسلام میرے لئے نہ ہوتا اور میں آج کے دن ہی مسلمان ہوا ہوتا اور میں نے اسے قتل نہ کیا ہوتا۔ تب میں نے عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ کبھی کسی ایسے آدمی کو قتل نہیں کروں گا جو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو۔ تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اسامہ! میرے بعد بھی، میں نے عرض کی آپ کے بعد بھی۔ (کر)

1459 - عن ابی موسى قال ما خصم ابغض إلى لقاء يوم القيامة من رجل تشخب اوداجه دما يحبسني عن ميزان القسط فيقول يا رب سل عبدك مم قتلني ولا استطيع ان اقول كان كافرا فيقول انت اعلم بعبدي مني (نعيم)

(۱۴۵۹) عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک قیامت کے دن ملاقات کے لحاظ سے اس آدمی سے زیادہ ناپسندیدہ مدمقابل (دشمن) کوئی نہیں ہے کہ جس کی گردن کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا وہ مجھے میزان عدل کے پاس روک لے گا اور کہے گا اے پروردگار! اپنے بندے سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا؟ اور اس وقت میں یہ نہیں کہہ سکوں گا کہ وہ کافر تھا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو میرے بندے کو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے؟ (نعیم)

1460 - (ومن مسند عقبة بن مالك) بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فاغارت على قوم فشذ رجل من القوم فاتبعه رجل من اهل السرية معه السيف شاهره فقال الشاذ من القوم انی مسلم فضربه فقتله فنمى الحديث إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال فيه قولا شديدا فبينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب إذ قال القائل يا رسول الله ما قال الذى قال الا تعوذا من القتل فاعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وعمن قبله من الناس ثم قال الثانية يا رسول الله ما قال الذى قال الا تعوذا عن القتل فاعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وعمن قبله من الناس واخذ فى

(۱۴۶۰) (من مسند عقبۃ بن مالک رحمۃ اللہ علیہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستۂ فوج بھیجا تو اس نے ایک قوم پر حملہ کیا۔ اس قوم میں سے ایک آدمی الگ ہوگیا تو فوج والوں میں سے ایک آدمی اس کے پیچھے لگ گیا۔ اس کے پاس تلوار تھی اس نے اسے سونت لیا تو جو آدمی قوم سے الگ ہوا تھا اس نے کہا کہ میں مسلمان ہوں تو اس نے تلوار مار کر اس آدمی کو قتل کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں بہت سخت کلام فرمایا جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک کہنے والے نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے جو کچھ کہا تھا وہ فقط قتل سے بچنے کیلئے کہا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اور جو اس کی جانب لوگ تھے ان سے منہ موڑ لیا۔ پھر اس آدمی نے دوسری بار عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے جو کچھ کہا تھا وہ فقط قتل سے بچنے کیلئے کہا تھا تو رسول

خطبته ثم لم يصبر ان قال الثالثة يا رسول اللّٰه ما قال الذى قال الا تعوذا من القتل فاقبل عليه رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم تعرف المساءة فى وجهه ثم قال ان اللّٰه ابى على لمن قتل مؤمنا قالها ثلاثا (خط فى المتفق والمفترق)

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اور جو اس کی جانب لوگ تھے ا سے منہ موڑ لیا اور خطبہ جاری رکھا۔ پھر اس آدمی سے صبر نہ ہوا اور ا نے تیسری مرتبہ کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے جو کچھ کہا وہ فقط قتل سے بچنے کیلئے کہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ک طرف توجہ فرمائی، ناراضگی اور ناپسندیدگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہ انور پر عیاں تھی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومن کو قتل کرنیوا لے انکار فرمایا ہے۔ (یعنی اس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا) آپ صلی علیہ وسلم نے تین دفعہ یہ فرمایا۔ (خط فی المتفق والمفترق)

1461 - عن المقداد قلت يا رسول اللّٰه ارايت ان اختلفت انا ورجل من المشركين ضربتين فقطع يدى فلما هويت إليه لاضربه قال لا اله الا اللّٰه اقتله أم أدعه قال دعه قلت وإن قطع يدى قال وإن فعل فراجعته مرتين أو ثلاثا فقال النبى صلى اللّٰه عليه وسلم ان قتلته بعد ان قال لا اله الا اللّٰه فانت مثله قبل ان يقولها وهو مثلك قبل ان تقتله (الشافعى عب ش حم د ن)

(۱۴۶۱) عن المقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے کہ اگر میں نے اور مشرکین میں سے ایک آدمی نے ایک دوسرے کو زخمی کیا تو اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا جب میں نے تلوار کی ضرب اسے مارنے کیلئے ہاتھ جھکایا تو اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔ کیا میں اسے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں؟ فرمایا۔ اسے چھوڑ دے۔ میں نے عرض کی۔ اگر چہ اس نے میرا ہاتھ بھی کاٹ ڈالا ہو۔ فرمایا: اگر چہ اس نے ایسا کیا ہو تو میں نے دوسری اور تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے اسے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا تو تو اسی طرح ہو جائیگا جیسے وہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے پہلے تھا اور تیرے قتل کرنے پر وہ تیری طرح ہو جائیگا۔ (الشافعی عب ش حم دن)

الارتداد وأحكامه

ارتداد اور اس کے احکام کا بیان

1462 - (ومن مسند عمر رضى اللّٰه عنه) عن عبد الرحمٰن القارى قال قدم على عمر بن الخطاب رجل من قبل ابى موسى فسأله عن الناس فاخبره ثم قال هل كان فيكم من مغربة خبر؟ فقال نعم رجل كفر بعد اسلامه قال فما

(۱۴۶۲) (من مسند عمر رضی اللہ عنہ) عن عبدالرحمٰن القاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے لوگوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی دور دراز

فعلتهم به قال قربناه فضربنا عنقه قال عمر فهل حبستموه ثلاثا واطعمتموه كل يوم رغيفا واستتبتموه لعله يتوب ويراجع امر الله ؟ اللّٰهم انى لم احضر ولم آمر ولم ارض إذ بلغنى (مالك والشافعي عب وابو عبيد فى الغريب ق)

ملکوں کی خبر ہے؟ تو اس نے جواب دیا: ہاں! ایک آدمی مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہم نے جلدی سے اس کی گردن اڑادی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم نے اسے تین دن قید رکھا اور ہر دن اسے روٹی کھلائی اور اسے توبہ کرنے کو کہا۔ شاید وہ توبہ کر لیتا اور واپس اللہ تعالیٰ کے حکم پر لوٹ آتا؟ اے اللہ! نہ ہی میں وہاں حاضر ہوا نہ ہی میں نے حکم دیا اور جب مجھے اس بات کا پتہ چلا تو نہ ہی راضی ہوا۔ (مالک والشافعی عب وابوعبید فی الغریب ق)

1463 - عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كتب عمرو بن العاص إلى عمر يساله عن رجل اسلم ثم كفر ثم اسلم ثم كفر حتى فعل ذلك مرارا أيقبل منه الاسلام فكتب إليه عمر أن أقبل منه الاسلام ما قبل الله منهم اعرض عليه الاسلام فان قبل فاتركه والا فاضرب عنقه (مسدد وابن عبد الحكم)

(۱۴۶۳) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ! فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھنے کیلئے مکتوب لکھا کہ جو مسلمان ہوا پھر کافر ہوا پھر مسلمان ہوا پھر کافر ہوا حتیٰ کہ اس نے کئی دفعہ ایسے کیا تو کیا اس سے اسلام قبول کیا جائیگا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف یہ لکھ کر بھیجا کہ جب تک اللہ تعالیٰ ان سے قبول فرماتا ہے تو بھی اس سے اسلام قبول کر۔ اس پر اسلام پیش کر اگر تو وہ قبول کر لے تو اس کو چھوڑ دے اور اگر نہ کرے تو اس کی گردن اتار دے۔ (مسدد وابن عبدالحکم)

1464 - عن انس قال بعثنى أبو موسى بفتح إلى عمر فسألنى عمر وكان ستة نفر من بكر بن وائل قد ارتدوا عن الاسلام ولحقوا بالمشركين فقال ما فعل النفر من بكر بن وائل قلت يا امير المؤمنين قوم قد ارتدوا عن الاسلام ولحقوا بالمشركين ما سبيلهم الا القتل فقال عمر لان اكون اخذتهم سلما احب إلى مما طلعت عليه الشمس من صفراء وبيضاء قلت يا امير المؤمنين وما كنت صانعا بهم لو اخذتهم

(۱۴۶۴) عن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے مدد یا فتح کا پیغام دے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا اس وقت بکر بن وائل قبیلہ کے چھ آدمی اسلام سے مرتد ہو کر مشرکوں کے ساتھ مل گئے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بکر بن وائل قبیلہ کے گروہ نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی: امیر المومنین! وہ لوگ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکوں کے ساتھ مل گئے ہیں۔ سوائے قتل کے ان کیلئے اور کوئی راہ نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کو سلامت پکڑ لینا میرے نزدیک اس سونے چاندی سے زیادہ پسندیدہ ہے جس پر

قال لی کنت عارضا علیهم الباب الذی خرجوا منه أن یدخلوا فیه فان فعلوا ذٰلك قبلت منهم والا استودعتهم السجن (عب)

سورج طلوع ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: امیر المومنین! اگر آپ نے انہیں پکڑ لیا تو ان کے ساتھ کیا کریں گے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے جواب دیا کہ میں ان پر وہی دروازہ پیش کروں گا جس سے وہ نکل گئے ہیں کہ اس میں داخل ہو جائیں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا تو میں ان سے قبول کرلوں گا ورنہ انہیں قید میں ڈال دوں گا۔ (عب)

1465 - عن یحیی بن سعید أن عمر بن الخطاب باع المرتدة بدومة الجندل من غیر اهل دینها (عب)

(۱۴۶۵) عن یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ! حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دومۃ الجندل کے مقام پر ایک مرتد عورت کو اس کے دین کے علاوہ والوں کو فروخت کیا۔ (عب)

1466 - (ومن مسند عثمان رضی اللّٰه عنه) عن ابن شهاب ان عثمان بن عفان کان یقول من کفر بعد ایمانه طائعا فانه یقتل (ق)

(۱۴۶۶) (من مسند عثمان رضی اللہ عنہ) عن ابن شہاب رضی اللہ عنہ! حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو آدمی اپنے ایمان کے بعد خوشی خوشی کافر ہوا اسے قتل کیا جائیگا۔ (ق)

1467 - عن سلیمان بن موسی قال کان عثمان بن عفان یدعو المرتد ثلاث مرات ثم یقتله (ق)

(۱۴۶۷) عن سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مرتد آدمی کو تین دفعہ (توبہ یا اسلام قبول کرنے کی) دعوت دیا کرتے تھے پھر اسے قتل کرتے تھے۔ (ق)

1468 - عن سلیمان بن موسی انه بلغه عن عثمان بن عفان أن انسانا کفر بعد ایمانه فدعاه إلی الاسلام ثلاثا فابی فقتله (عب ق)

(۱۴۶۸) عن سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ انہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات پہنچی کہ ایک انسان اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے تین مرتبہ دعوت اسلام دی تو اس آدمی نے انکار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کردیا۔ (عب ق)

1469 - عن عبد اللّٰه بن مسعود قال اخذ ابن مسعود قوما ارتدوا عن الاسلام من اهل العراق فکتب فیهم إلی عثمان فکتب إلیه أن اعرض علیهم دین الحق وشهادة أن لا اله الا اللّٰه فان قبلوها فخل عنهم وان لم یقبلوها فاقتلهم (عب ق)

(۱۴۶۹) عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اہل عراق میں سے کچھ لوگ پکڑے جو کہ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے تو ان کے بارے میں پوچھنے کیلئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب مکتوب بھیجا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ جواب لکھا کہ ان پر دین حق پیش کرو اور لا الٰہ الا اللہ کی گواہی پیش کرو۔ اگر تو اسے قبول کرلیں تو انہیں چھوڑ دو اور اگر قبول نہ کریں تو انہیں قتل کردو۔ (عب ق)

1470 - عن ابی عثمان النهدی، ان علیا استتاب رجلا کفر بعد اسلامه شهرا فابی فقتله (عب)

(۱۴۷۰) عن ابی عثمان النہدی رضی اللہ عنہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے آدمی کو جو کہ اسلام قبول کرنے کے بعد کافر ہوا ایک ماہ توبہ کی ترغیب دی تو اس نے انکار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ (عب)

1471 - عن علی قال يستتاب المرتد ثلاثا فان عاد قتل (ق)

(۱۴۷۱) عن علی رضی اللہ عنہ! مرتد آدمی کو تین دن توبہ کی ترغیب دلائی جائے گی۔ اگر وہ لوٹ جائے بار بار کرے (یعنی پھر مرتد ہو جائے) تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ (ق)

1472 - عن ابی الطفيل قال كنت فی الجيش الذی بعثهم علی بن ابی طالب إلی بنی ناجية فانتهينا إليهم فوجدناهم علی ثلاث فرق فقال الامير لفرقة منهم ما انتم ؟ قالوا نحن قوم كنا نصاری فاسلمنا فثبتنا علی إسلامنا وقال للثانية : ما انتم ؟ قالوا نحن قوم كنا نصاری فثبتنا علی نصرانيتنا وقال للثالثة : ما انتم ؟ قالوا نحن قوم كنا نصاری فاسلمنا فرجعنا علی نصرانيتنا فلم نر دينا افضل من ديننا فقال لهم : اسلموا فابوا فقال : لاصحابه إذا مسحت راسی ثلاث مرات فشدوا عليهم ففعلوا فقتلوا المقاتلة وسبوا الذرية فجئ بالذراری إلی علی وجاء مسقلة بن هبيرة فاشتراهم بمأتی الف فجاء بمأئة الف إلی علی فابی علی ان يقبل فانطلق مسقلة بدراهمه وعمد مسقلة إليهم فاعتقهم ولحق بمعاوية فقيل لعلی ألا تأخذ الذرية فقال لا فلم يعرض لهم (ق)

(۱۴۷۲) عن ابی الطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس لشکر میں شامل تھا جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنو ناجیہ قبیلے کی طرف بھیجا تھا تو ہم وہاں پہنچے تو ہم نے انہیں تین گروہوں میں پایا۔ امیر المومنین نے ان میں سے ایک گروہ سے کہا کہ تم کیا ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم وہ لوگ تھے کہ ہم نصرانی تھے تو ہم نے اسلام قبول کیا اور اپنے اسلام پر ثابت قدم رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دوسرے گروہ سے کہا کہ تم کیا ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم نصرانی تھے تو اپنی نصرانیت پر ثابت قدم رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تیسرے گروہ سے کہا کہ تم کیا ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم نصرانی تھے تو اسلام لائے پھر اپنی نصرانیت پر لوٹ گئے۔ چنانچہ ہم اپنے دین سے افضل کوئی دین نہیں دیکھتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا کہ اسلام قبول کرلو تو انہوں نے انکار کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جب میں اپنے سر پر تین بار ہاتھ پھیروں تو تم ان پر سختی سے حملہ کر دینا تو انہوں نے ایسا ہی کیا چنانچہ جنگ لڑنے والوں کو قتل کر ڈالا اور بچوں کو قید کر لیا۔ ان بچوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو مستقلہ بن ھبیرہ آیا اور اس نے بیس ہزار درہموں کے عوض انہیں خریدا۔ وہ دس ہزار درہم لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا (یعنی بطورِ تشکر) تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تو مستقلہ اپنے درہم لے کر چلا گیا اور اس نے ان بچوں کا قصد کیا چنانچہ انہیں آزاد کر دیا اور چیخنے چلانے والی کے

ساتھ مل گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کہ کیا آپ بچوں کو قید نہیں کریں گے۔ فرمایا: نہیں! تو ان سے کوئی تعرض نہ کیا گیا۔ (ق)

1473 - عن عبد الملك بن عمير قال شهدت عليا اتى باخي بني عجل المستورد بن قبيصة تنصر بعد اسلامه فقال له علي ما حدثت عنك ؟ قال ما حدثت عني قال حدثت عنك انك تنصرت قال انا على دين المسيح فقال له علي وانا على دين المسيح فقال علىّ ما تقول فيه فتكلم بكلام خفي علىّ علي فقال علي طؤوه فوطئ حتى مات قلت للذى يليني ما قال قال المسيح ربه (قط ق)

(۱۴۷۳) عن عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ بنو عجل قبیلہ کے بھائی مستورد بن قبیصہ کے پاس آئے وہ اسلام قبول کرنے کے بعد نصرانی ہوگیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کہ تیرے بارے میں مجھ سے کیا بیان کیا گیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرے بارے میں آپ سے کیا بیان کیا گیا ہے؟ تو فرمایا کہ مجھ سے تیرے بارے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ تو نصرانی ہوگیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے دین پر ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا میں بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے دین پر ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو ان کے بارے میں کیا کہتا ہے تو اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخفی بات کی۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے روند ڈالو تو اسے روندا گیا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ تو جو آدمی قریب تھا۔ میں نے اسے کہا کہ اس نے کیا کہا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ اس نے کہا تھا کہ مسیح اس کا رب ہے۔ (قط ق)

1474 - عن ابي موسى قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم انا ومعاذ إلى اليمن فأتاني ذات يوم وعندي يهودي قد كان مسلما فرجع عن الاسلام إلى اليهودية فقال لا انزل حتى تضرب عنقه وكان أبو موسى دعاه اربعين يوما (ش)

(۱۴۷۴) عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک دن میرے پاس آئے۔ میرے پاس ایک یہودی تھا۔ وہ مسلمان ہو چکا تھا تو اس نے اسلام سے یہودیت کی طرف رجوع کر لیا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تب تک نہیں اتروں گا جب تک آپ اس کی گردن نہیں اڑائیں گے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے چالیس دن اسے دعوت (اسلام) دی تھی۔ (ش)

1475 - (ومن مسند ابي بكر الصديق رضى الله عنه) عن طاوس قال قطع النبي صلى الله عليه وسلم لعيينة بن حصين ارضا فلما ارتد

(۱۴۷۵) (من مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ) عن طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصین کو کچھ زمین دی تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ اسلام

عن الاسلام بعد النبي صلى الله عليه وسلم قبض منه فلما جاء فاسلم كتب له كتابا فدفعه عيينة إلى عمر فشقه والقاه وقال انما كان لو انك لم ترجع عن الاسلام فاما إذ ارتددت فليس لك شيء فذهب عيينه إلى ابى بكر فقال أما أنت الامير ام عمر قال بل هو إن شاء الله قال فانه لما قرأ كتابك شقه والقاه فقال أبو بكر أما إنه لم يالنى واياك خيرا (عب)

سے مرتد ہوگیا تو اس سے وہ زمین لے لی گئی۔ پھر جب وہ آیا اور اس نے اسلام قبول کیا تو اس کیلئے ایک کتاب (مکتوب) لکھ دی گئی تو عیینہ نے وہ کتاب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دی۔ انہوں نے اسے پھاڑا اور پھینک دیا اور کہا کہ یہ تو تب تھا کہ اگر تو اسلام سے نہ پھرتا جب تو مرتد ہوگیا تو تیرے لئے کوئی چیز نہیں۔ تب عیینہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا کہ امیر آپ ہیں یا عمر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انشاء اللہ! وہ بعد میں ہوگا۔ تو اس نے کہا کہ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کا مکتوب پھاڑ ڈالا ہے اور پھینک دیا ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے میری اور تمہاری بھلائی میں ذرا بھی کوتاہی نہیں کی۔ (عب)

1476 - عن معمر بن قتادة قال تسبى لمرتدة وتباع كذلك فعل ابو بكر بنساء اهل الردة باعهن (عب)

(۱۴۷۶) عن معمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مرتد عورت کو قید کیا جائیگا اور فروخت کیا جائیگا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدوں کی عورتوں کے ساتھ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں فروخت کیا۔ (عب)

1477 - عن يزيد بن ابى مالك الدمشقى ان ابا بكر الصديق قتل امرأة يقال لها ام قرفه فى الردة (ص ق).

(۱۴۷۷) عن یزید بن ابی مالک الدمشقی رضی اللہ عنہ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارتداد کی صورت میں ایک عورت ام قرفہ نامی کو قتل کیا۔ (ص ق)

1478 - عن سعيد بن عبد العزيز التنوخى ان امرأة يقال لها أم قرفه كفرت بعد اسلامها فاستتابها أبو بكر فلم تتب فقتلها (قط ق)

(۱۴۷۸) عن سعید بن عبدالعزیز التنوخی رضی اللہ عنہ کہ ایک عورت ام قرفہ نامی اپنے اسلام لانے کے بعد کافر ہوگئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے توبہ کی ترغیب دی تو اس نے توبہ نہ کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ (قط ق)

احكام متفرقة

متفرق احکام

1479 - (من مسند عمر رضى الله عنه) عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن عمر قال له ما لنا من الناس ما قال رسول الله صلى الله

(۱۴۷۹) (من مسند عمر رضی اللہ عنہ) عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ! کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ ہمارے لئے لوگوں کے معاملے میں یہی ہے جو رسول اکرم صلی اللہ

عليه وسلم ان يقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة ويصوموا رمضان ويخلى بينهم وبين ربهم (أبو محمد بن عبد الله بن عطاء الابراهيمى فى كتاب الصلاة)

1480 - عن ابى عون محمد بن عبيد الثقفى عن عمر وعلى قالا اذا اسلم وله ارض وضعنا عنه الجزية واخذنا منه خراجها (ش)

1481 - عن عمر قال إذا كان للمشرك مملوك فاسلم انتزع منه فبيع للمسلمين ورد ثمنه على صاحبه (ش)

1482 - عن عمر قال لا كنيسة فى الاسلام ولا خصاء (أبو عبيدة)

1483 - عن ابى امامة ان عمر بن الخطاب قال ادبوا الخيل واياك واخلاق الاعاجم ومجاورة الخنازير وان يرفع بين اظهركم الصليب (أبو عبيدة)

1484 عن عمرو بن دينار ان شيخا من أهل الشام اخبره عن عمر بن الخطاب انه دفن امرأة من أهل الكتاب حبلى من مسلم فى مقبرة المسلمين من اجل ولدها (عب ش ق)

1485 - (ومن مسند ابن عمر) عن عمر قال بعث النبى صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد إلى بنى جذيمة فدعاهم إلى الاسلام فلم

علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز قائم کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں۔ رمضان المبارک کے روزے رکھیں اور ان کے اور ان کے رب تعالیٰ کے درمیان معاملہ چھوڑ دیا جائے۔ (ابومحمد بن عبداللہ بن عطاء الابراہیمی فی کتاب الصلاۃ)

(۱۴۸۰) عن ابی عون محمد بن عبید الثقفی رضی اللہ عنہ، عن عمر وعلی رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان ہوا اور اس کی زمین ہوتو ہم اس سے جزیہ اٹھا دیں گے اور اس سے اس ز[illegible] خراج وصول کریں گے۔ (ش)

(۱۴۸۱) عن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی مشرک کا مملوک غلام ہوتو وہ مسلمان ہو جائے تو وہ اس مشرک سے چھین لیا جائیگا اور مسلمانوں کیلئے اسے فروخت کیا جائیگا جبکہ اس کی قیمت فروخت اس کے مالک کو دے دی جائیگی۔ (ش)

(۱۴۸۲) عن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں کوئی کنیسہ (یعنی یہود ونصاریٰ کی عبادتگاہ) نہیں اور نہ ہی خصی ہونا ہے۔ (ابوعبیدۃ)

(۱۴۸۳) عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ! حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گھوڑوں کو ادب سکھلاؤ عجمیوں کی عادات اور خنزیروں کے پڑوس سے بچو اور اس بات سے کہ تمہارے درمیان صلیب بلند کی جائے۔ (ابوعبیدۃ)

(۱۴۸۴) عن عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کہ اہل شام میں سے ایک شیخ نے انہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے یہ بیان کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اہل کتاب میں سے ایک عورت جو کہ ایک مسلمان سے حاملہ تھی اسے اس کے بچے کی وجہ سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا۔ (عب ش ق)

(۱۴۸۵) (من مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ) عن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ قبیلے کی طرف بھیجا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں

يحسنوا ان يقولوا اسلمنا فجعلوا يقولون صبأنا صبأنا فجعل خالد بهم قتلا واسرا ودفع إلى كل رجل منا اسيرا حتى إذ كان يوما امرنا خالد ان يقتل كل منا اسيره فقلت والله لا اقتل اسيرى ولا يقتل رجل من اصحابى اسيره فقدمنا على النبى صلى الله عليه وسلم فذكر له صنيع خالد فقال النبى صلى الله عليه وسلم ورفع يديه اللّهم انى ابرأ اليك مما صنع خالد اللّهم انى ابرأ اليك مما صنع خالد (عب)

اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے یہ اچھا نہ سمجھا کہ یہ کہیں کہ ہم مسلمان ہوئے (اسلمنا) چنانچہ وہ یہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنا دین چھوڑا ہم نے اپنا دین چھوڑا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا اور ہم میں سے ہر ایک آدمی کے حوالے ایک قیدی کیا حتیٰ کہ جب دن ہوا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنا قیدی قتل کر دے۔ تب میں نے کہا کہ قسم بخدا! میں اپنا قیدی قتل نہیں کروں گا اور نہ ہی میرے ساتھیوں میں سے کوئی اپنا قیدی قتل کرے گا۔ چنانچہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی کارگزاری بیان کی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند کر کے فرمایا۔ اے اللہ! جو خالد نے کیا میں اس سے تیری بارگاہ میں برائت کا اظہار کرتا ہوں۔ اے اللہ! جو کچھ خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔ (عب)

1486 - (ومن مسند ابى الدرداء) عن ابى الدرداء قال الايمان يزيد وينقص (كر)

(۱۴۸۶) (من مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ) عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ (کر)

1487 - (ومن مسند أبو طويل) عن ابى طويل سطر الممدود انه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أرايت رجلا عمل الذنوب كلها فلم يترك منها شيئا وهو فى ذٰلك لم يترك حاجة ولا داجة إلا اقتطعها بيمينه فهل لذٰلك من توبة قال فهل اسلمت قال اما انا فاشهد أن لا الٰه الا الله وحده لا شريك له وانك رسوله قال نعم قال الله اكبر فمازال يكبر حتى توارى (كر)

(۱۴۸۷) (من مسند ابی طویل رضی اللہ عنہ) عن ابی طویل سطر الممدود رضی اللہ عنہ! وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ کا کیا خیال ہے ایک آدمی نے تمام گناہ کیے تو ان میں سے کوئی چیز نہ چھوڑی اور اس معاملے میں اس نے کوئی چھوٹا بڑا گناہ نہ چھوڑا اگر یہ کہ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیا تو کیا اس کیلئے توبہ ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ کیا تو نے اسلام قبول کیا ہے؟ اس نے عرض کی میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور آپ اس کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! (اس کیلئے توبہ ہے) تو اس نے کہا اللہ اکبر! وہ یہی کہتا رہا حتیٰ کہ چھپ گیا۔ (کر)

1488 - (مسند على رضى الله عنه) عن

(۱۴۸۸) (مسند علی رضی اللہ عنہ) عن ابی الھیاج الاسدی

ابی الھیاج الاسدی قال قال علی ابعثك علی ما بعثنی علیه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أن لا تدع تمثالا فی بیت الا طمسته ولا قبرا مشرفا الا سویته (ط حم والعدنی ص د ت والدورقی وابن جریر)

رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تجھے اسی بات پر بھیجتا ہوں جس پر مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ کسی گھر میں کوئی مورت (مجسمہ) نہ چھوڑنا مگر یہ کہ اسے مٹاڈالنا اور نہ ہی کوئی بلند وبالا قبر چھوڑنا مگر یہ کہ اسے زمین کے برابر کر دینا۔ (طحم والعدنی ص دت والدورقی وابن جریر)

1489 - (مسند طلق بن علی) خرجنا وفدا إلی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فاخبرناه ان بارضنا بیعة لنا فاستوهبناه فضل طهوره فدعا بماء فتوضأ ثم مضمض ثم جعله لنا فی اداوة فقال اخرجوا به معكم فإذا قدمتم بلدكم فاكسروا بیعتكم وانضحوا مكانها بالماء واتخذوها مسجدا (ش)

(۱۴۸۹) (مسند طلق بن علی رضی اللہ عنہ) ہم ایک وفد کی صورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ ہماری زمین پر ہمارا ایک گرجا ہے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی مانگا تو آپ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا۔ پھر کلی فرمائی۔ پھر وہ ہمارے لئے ایک برتن (لوٹا وغیرہ) میں ڈال دیا اور ارشاد فرمایا کہ یہ پانی اپنے ساتھ لے جاؤ جب تم اپنے شہر پہنچو تو اپنا گرجا توڑ دینا اور اس کی جگہ پر یہ پانی چھڑکنا اور اس جگہ مسجد بنانا۔ (ش)

1490 - عن ابن عباس فی النصرانیة تكون تحت النصرانی فتسلم قبل ان یدخل بها قال یفرق بینهما ولا صداق لها (عب)

(۱۴۹۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نصرانی عورت کے بارے میں مروی ہے کہ جو کسی نصرانی مرد کی زوجیت میں تھی تو مرد کے اس کے ساتھ دخول کرنے سے پہلے وہ مسلمان ہو گئی تو فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان تفریق (جدائی) ڈال دی جائیگی اور اس عورت کیلئے کوئی مہر نہیں ہوگا۔ (عب)

1491 - عن ابن جریج قال سالت عطاء أبلغك أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اقر الناس علی ما ادركهم علیه قبل الاسلام من طلاق أو نكاح أو میراث قال ما بلغنا الا ذلك (عب)

(۱۴۹۱) عن ابن جریج رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو اس بارے میں کوئی بات پہنچی ہے کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق، نکاح اور میراث میں سے جس پر لوگوں کو اسلام سے قبل پایا اسی پر ہی برقرار رکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہمیں فقط یہی تو پہنچا ہے۔ (عب)

1492 - عن عكرمة مولی ابن عباس قال فرق الاسلام بین اربع وبین بعولتهن حبیبه بنت ابی طلحة بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار

(۱۴۹۲) عن عکرمۃ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ اسلام نے چار عورتوں اور ان کے شوہروں کے درمیان تفریق ڈالی۔ حبیبہ بنت ابی طلحہ بن عبد العزیٰ بن عثمان بن عبد الدار یہ خلف

كانت عند خلف بن سعد بن عامر بن بياضة الخزاعي فخلف عليها الاسود بن خلف وفاختة بنت الاسود بن عبد المطلب بن اسد كانت عند امية بن خلف فخلف عليها أبو قيس بن الاسلت من الانصار ومليكة بنت خارج بن سنان بن ابى خارج كانت عند زبان بن سنان فخلف عليها منظور بن زبان بن سنان وجاء الاسلام وعند قيس بن حارث بن عميرة الاسدى ثمان نسوة فقال النبى صلى الله عليه وسلم طلق وامسك اربعا وجاء الاسلام وعند صفوان بن امية بن خلف ست نسوة وعند عروة بن مسعود عشر نسوة وعند سفيان بن عبد الله الثقفى تسع نسوة وعند ابى سفيان بن حرب ست نسوة (عب)

بن سعد بن عامر بن بیاضہ الخزاعی کے پاس تھی تو اسود بن خلف اس پر جانشین بنا۔ فاختہ بنت اسود بن عبدالمطلب بن اسد! یہ امیہ بن خلف کے پاس تھی تو اس پر ابوقیس بن الاسلت انصاری قائم مقام بنا۔ ملیکہ بنت خارج بن سنان بن ابی خارج یہ زبان بن سنان کے پاس تھی تو منظور بن وبان بن سنان اس پر جانشین بنا تھا (اسلام نے ان کے درمیان تفریق ڈال دی) اور اسلام آیا تو قیس بن حارث بن عمیرۃ الاسدی کے پاس آٹھ بیویاں تھیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طلاق دے اور چار ٹھہرا لے۔ اسلام آیا تو صفوان بن امیہ بن خلف کے پاس چھ عورتیں، عروہ بن مسعود کے پاس دس، سفیان بن عبداللہ الثقفی کے پاس نو اور ابوسفیان بن حرب کے پاس چھ عورتیں تھیں۔ (عب)

الفصل السادس

فی البیعة من مسند عمر رضی اللہ عنہ

1493 - عن عبد الله بن عكيم قال بايعت عمر بيدى هذه على السمع والطاعة فيما استطعت (ابن سعد)

1494 - عن عمير بن عطية الليثى قال اتيت عمر بن الخطاب فقلت يا امير المؤمنين ارفع يدك رفعها الله ابايعك على سنة الله وسنة رسوله فرفع يده فضحك فقال هى لنا عليكم ولكم علينا (ابن سعد)

چھٹی فصل

بیعت کے بیان میں

(۱۴۹۳) (من مسند عمر رضی اللہ عنہ) عن عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ: فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اس ہاتھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی ہے اس بات پر کہ حتی المقدور سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔ (ابن سعد)

(۱۴۹۴) عن عمیر بن عطیۃ اللیثی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ امیر المومنین! اپنا ہاتھ بلند فرمائیے! اللہ تعالیٰ اسے بلند فرمائے، میں آپ سے سنت الٰہی اور اس کے رسول کی سنت پر بیعت کروں گا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بلند فرمایا۔ مسکرائے اور فرمایا کہ وہی

ہمارے لئے تم پر اور تمہارے لئے ہم پر لازم ہے۔(ابن سعد)

1495 - عن انس بن مالك قال قدمت المدينة وقد مات أبو بكر واستخلف عمر فقلت لعمر ارفع يدك ابايعك على ما بايعت عليه صاحبك قبلك على السمع والطاعه ما استطعت (ط وابن سعد ش)

(۱۴۹۵) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وصال فرما چکے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنا ہاتھ بلند کیجئے میں آپ سے اسی بات پر بیعت کرتا ہوں جس پر میں نے آپ کے ساتھی سے بیعت کی تھی یعنی حتی المقدور سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔(ط وابن سعد ش)

1496 - عن بشر بن قحيف قال أتيت عمر بن الخطاب فقلت يا امير المؤمنين إنى أتيتك أبايعك فقال أليس قد بايعت اميرى فقد بايعتنى (ابن سعد)

(۱۴۹۶) عن بشر بن قحیف رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی۔ امیر المومنین! میں آپ کے پاس آپ سے بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا ایسا ہی نہیں ہے کہ تو نے میرے امیر سے بیعت کی تھی چنانچہ تو نے مجھ سے ہی بیعت کی۔(ابن سعد)

1497 - عن بشر بن قحيف أن عمر اتاه رجل فبايعه فقال ابايعك فيما رضيت وفيما كرهت فقال عمر لا بل فيما استطعت (ابن سعد)

(۱۴۹۷) عن بشر بن قحیف رضی اللہ عنہ کہ ایک آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے اسے بیعت کیا تو اس آدمی نے کہا کہ میں آپ سے ہر اس معاملے میں بیعت کرتا ہوں جو مجھے پسند ہے اور جو ناپسند ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! بلکہ جتنی تو طاقت رکھتا ہے اتنے معاملے میں ہی (ابن سعد)

1498 - عن بشر بن قحيف قال شهدت عمر بن الخطاب وهو يطعم فجاء ه رجل فقال إنى اريد أن ابايعك فقال أو ما بايعت اميرى قال بلى قال إذا بايعت اميرى فقد بايعتنى قال انى أريد أن تمس يدى يدك فاخذ عظما وقال يا عباد الله اعرقوا فجعل يعرقه والقاه فمسح يده احداهما على الاخرى ثم قال ابايعك على السمع والطاعة (ابن جرير)

(۱۴۹۸) عن بشر بن قحیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کھانا تناول فرماتے دیکھا تو ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ میں آپ سے بیعت کرنا چاہتا ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے میرے امیر سے بیعت نہیں کی۔ اس نے جواب دیا کہ کیوں نہیں! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تو نے میرے امیر سے بیعت کر لی تو تو نے مجھ سے بیعت کر لی۔ اس نے عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھو جائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہڈی پکڑی اور فرمایا اے اللہ کے بندو! ہڈی پر سے گوشت نوچ

کر کھاؤ چنانچہ آپ اس ہڈی سے گوشت نوچ کر کھانے لگے اور اسے پھینکا تو ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر پھیرا۔ پھر فرمایا کہ میں تجھ سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتا ہوں۔ (ابن جریر)

1499 - عن ام عطية قالت لما قدم النبى صلى الله عليه وسلم جمع نساء الانصار فى بيت ثم بعث الينا عمر فقام فسلم فرددنا السلام فقال انى رسول رسول الله اليكم قلنا مرحبا برسول الله وبرسول رسول الله فقال أتبايعننى على أن لا تزنين ولا تسرقن ولا تقتلن اولادكن ولا تاتين ببهتان تفترينه بين أيديكن وأرجلكن ولا تعصين فى معروف قلنا نعم فمددنا أيدينا من داخل البيت ومد يده من خارجه وامرنا أن نخرج الحيض والعواتق فى العيدين ونهانا عن اتباع الجنائز ولا جمعه علينا فقيل فما المعروف الذى نهين عنه قال النياحة (ابن سعد وعبد بن حميد والكجى فى سننه ع طب وابن مردويه ق ص)

(۱۴۹۹) عن ام عطیۃ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری عورتوں کو ایک گھر میں اکٹھا کیا پھر ہماری طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو وہ اٹھے اور سلام کہا تو ہم نے انہیں سلام کا جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد بن کر تمہاری طرف آیا ہوں تو ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو خوش آمدید! تب انہوں نے کہا کہ کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتی ہو کہ تم زنا نہیں کرو گی، چوری نہیں کرو گی۔ اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گی، کوئی ایسا بہتان نہیں لاؤ گی جسے تم نے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان گھڑا ہو اور نیکی کے کام میں نافرمانی نہیں کرو گی۔ ہم نے کہا ہاں! چنانچہ ہم نے گھر کے اندر سے ہاتھ پھیلائے جبکہ انہوں نے گھر کے باہر سے اپنا ہاتھ پھیلایا اور ہمیں حکم دیا کہ دونوں عیدوں میں حیض والی اور جوان عورتیں بھی عیدگاہ میں حاضر ہوں اور ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے منع کیا اور ہم پر کوئی جمعہ (نماز جمعہ) فرض نہیں۔ تب پوچھا گیا کہ وہ کونسی معروف بات ہے جس سے انہیں روکا گیا ہے تو کہا کہ نوحہ کرنا (ابن سعد وعبد بن حمید والکجی فی سننہ ع طب وابن مردویہ ق ص)

1500 - (ومن مسند عثمان رضى الله عنه) عن سليم أبى عامر أن وفد الحمراء اتوا عثمان فبايعوه على ان لا يشركوا بالله شيئا ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة ويصوموا رمضان ويدعوا عيد المجوس فلما قالوا نعم بايعهم (حم فى السنة)

(۱۵۰۰) (من مسند عثمان رضی اللہ عنہ) عن سلیم ابی عامر رضی اللہ عنہ! کہ حمراء کا وفد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس بات پر بیعت کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ نماز قائم کریں گے۔ زکوٰۃ ادا کریں گے۔ رمضان المبارک کے روزے رکھیں گے اور مجوسیوں کی عید چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ جب انہوں نے ہاں کہی تو آپ رضی

1501 - (ومن مسند اسود بن خلف الخزاعی) عن محمد بن الاسود بن خلف أن أباه حدثه عند قرن عصلقة قال فرأيت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فجاء الرجال والنساء والصغار والکبار فبایعوہ علی الاسلام والشهادة قال عبد اللّٰہ بن عثمان بن خثیم قلت وما الشهادة فأخبرنی محمد بن الاسود قال الشهادة أن لا إلہ إلا اللّٰہ وأن محمدا رسول اللّٰہ (حم والبغوی وابن السکن ك وابو نعیم)

اللہ عنہ نے انہیں بیعت کیا۔ (حم فی السنۃ)

(۱۵۰۱) (من مسند اسود بن خلف الخزاعی رضی اللہ عنہ) عن محمد بن الاسود بن خلف رضی اللہ عنہ کہ آپ کے والد گرامی نے قرن عصقلہ کے مقام پر آپ سے بیان کیا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو بیعت کرتے دیکھا چنانچہ مرد، عورتیں، بچے اور بوڑھے سب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اسلام اور شہادت (گواہی) پر بیعت کی۔ عبداللہ بن عثمان بن خثیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ شہادت سے کیا مراد ہے؟ تو مجھ سے محمد بن اسود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ فرمایا: شہادت اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (حم والبغوی وابن السکن ک وابونعیم)

1502 - (ومن مسند انس بن مالك) عن انس قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدی هذہ علی السمع والطاعة فیما استطعت (ابن جریر)

(۱۵۰۲) (من مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ) عن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اس ہاتھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ سنوں گا اور اطاعت کروں گا ان امور میں کہ جن کی میں استطاعت رکھتا ہوں۔ (ابن جریر)

1503 - (ومن مسند جریر) عن جریر قال بایعنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مثل ما بایع علیه النساء فمن مات لم یات منهن شیئا ضمن له الجنة ومن مات وقد اتی منهن وقد اقیم علیه الحد فهو کفارته ومن مات واتی شیئا فستر علیه فعلی اللہ حسابهٗ (ابن جریر طب)

(۱۵۰۳) (من مسند جریر رضی اللہ عنہ) عن جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی جیسے امور پر بیعت کی جیسے امور پر عورتوں نے بیعت کی۔ چنانچہ جسے اس حال میں موت آئی کہ اس نے ان میں سے کوئی چیز بھی سرانجام نہ دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کیلئے جنت کے ضامن ہوں گے۔ جسے اس حال میں موت آئی کہ اس نے ان میں سے کوئی چیز سرانجام دی اور اس پر اس کی حد قائم کردی گئی تو وہ حد اس کیلئے کفارہ ہوگی اور جو کوئی ان میں سے کوئی چیز سرانجام دے تو اس پر پردہ ڈال دیا جائے تو اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔ (ابن جریر۔ طب)

1504 - عن جریر قال بایعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصلاة والنصح لکل

(۱۵۰۴) عن جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز اور ہر مسلمان سے خیر خواہی پر بیعت

مسلم (ابن جریر)

1505 - عن جرير قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم أبايعه على الاسلام فقال والنصح لكل مسلم (ابن جرير)

1506 - عن جرير قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت ابايعك على السمع والطاعة فيما احببت وفيما كرهت فقال النبي صلى الله عليه وسلم أتستطيع ذلك أو تطيق ذلك فاحترز قل فيما استطعت فقلت فيما استطعت فبايعني والنصح للمسلمين (ابن جرير)

1507 - عن جرير قال قلت يا رسول الله ابسط يدك فلنبايعك واشترط فانت أعلم بالشرط مني قال أبايعك على أن تعبد الله لا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتنصح للمسلمين وتفارق الشرك (ابن جرير)

1508 - عن جرير أن النبي صلى الله عليه وسلم بايعه على ان ينصح للمسلم ويقاتل الكافر (ابن جرير)

1509 - عن جرير قال بايعت النبي صلى

فرمایا۔ (ابن جریر)

(۱۵۰۵) عن جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کیلئے حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان کیلئے خیر خواہی پر بھی بیعت کرو۔ (ابن جریر)

(۱۵۰۶) عن جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان امور میں سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتا ہوں جنہیں میں پسند کرتا ہوں اور ناپسند کرتا ہوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اس کی استطاعت رکھتا ہے یا کیا تو اس کی طاقت رکھتا ہے؟ اس سے بچ۔ یہ کہہ کہ ان میں کہ جن کی میں استطاعت رکھتا ہوں۔ چنانچہ میں نے کہا کہ ان امور میں کہ جن کی میں استطاعت رکھتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیعت فرمایا اور مسلمانوں کیلئے خیر خواہی پر بھی بیعت فرمائی۔ (ابن جریر)

(۱۵۰۷) عن جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا ہاتھ پھیلائیے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کریں گے اور شرط بھی لگائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے زیادہ شرط کے بارے میں جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس بات پر بیعت کرتا ہوں کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، مسلمانوں سے خیر خواہی کرے اور شرک سے جدا رہے۔ (ابن جریر)

(۱۵۰۸) عن جریر رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات پر بیعت کیا کہ وہ مسلمان سے خیر خواہی کرے اور کافر سے دشمنی/ جنگ کرے۔ (ابن جریر)

(۱۵۰۹) عن جریر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے نبی

اللّٰـه عـليه وسلم على أقام الصلاة وايتاء الزكاة والنصح لكل مسلم (ابن جرير)

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان سے خیر خواہی پر بیعت کی۔ (ابن جریر)

1510 - عـن جـريـر قال بايعت النبى صلى اللّٰـه عـليه وسلم علٰى السمع والطاعة والنصح للمسلمين (ابن جرير)

(۱۵۱۰) عن جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے اور مسلمانوں کیلئے خیر خواہی پر بیعت کی۔ (ابن جریر)

1511 - عن جرير اتى النبى صلى الله عليه وسـلـم فـقال مد يدك يا جرير فقال على مه قال ان تسلم وجهك لله والنصيحة لكل مسلم فاذن لـه وكـان رجـلا عـاقـلا فقال يا رسول الله فيما استطعت و فكانت رخصة للناس بعده (طب)

(۱۵۱۱) عن جریر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: اے جریر! اپنا ہاتھ پھیلا۔ انہوں نے عرض کی کہ کس بات پر؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس بات پر کہ تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دے اور ہر مسلمان کیلئے خیر خواہی اختیار کرے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی اور وہ بہت عقلمند آدمی تھے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان امور میں کہ جن کی میں استطاعت رکھتا ہوں۔ چنانچہ ان کے بعد یہ لوگوں کیلئے رخصت بن گئی۔ (طب)

1512 - (ومـن مـسـنـد سـهـل بـن سـعـد الساعدى) عـن سهل بن سعد قال بايعت النبى صـلـى الـلّٰـه عـلـيـه وسـلـم انا وابوذر وعبادة بن الـصـامـت وابـو سـعـيـد الـخدرى ومحمد بن مسلمة وسادس على أن لا تأخذنا فى الله لومة لائم واما السادس فاستقاله فاقاله (الشاشى كر)

(۱۵۱۲) (من مند سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ) عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے، ابوذر، عبادہ بن صامت، ابوسعید خدری، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور ایک چھٹے آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے (احکام کے) معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔ جہاں تک چھٹے آدمی کا تعلق ہے تو اس نے بیعت فسخ کرنے کو کہا چنانچہ اس نے فسخ کردی۔ (الشاشی۔کر)

1513 - (ومـن مـسـنـد عبّادة بن الصامت) عن عبادة بـن الـولـيد بن عبادة بن الصامت قال بـايـعـنـا رسـول الله صلى الله عليه وسلم على السـمـع والـطـاعـة فى العسر واليسر والمنشط والـمكره والاثرة علينا وان لا ننازع الامر اهله وان نقول الحق حيثما كنا لا نخاف فى الله لومة

(۱۵۱۳) (من مند عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ) عن عبادۃ بن الولید بن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ اس بات پر کہ تنگی، آسانی، خوشی، ناخوشی اور گو ہم پر بلا استحقاق دوسروں کو فضیلت دی جائے ہر حال میں احکام سنیں اور اطاعت کریں گے اور حکومت اس کے اہل سے نہیں چھینیں گے اور جہاں بھی ہوں حق بات کہیں گے

لائم (ش وابن جرير والخطيب في المتفق والمفترق)

اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔ (ش وابن جریر والخطیب فی المتفق والمفترق)

1514 - عن عبادة بن الصامت قال كنا احد عشر رجلا في العقبة الاولى فبايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بيعة النساء قبل ان يفرض علينا الحرب بايعناه على ان لا نشرك بالله شيئا ولانسرق ولا نزني ولاناتي ببهتان نفتريه بين أيدينا وأرجلنا ولا نقتل أولادنا ولا نعصيه في معروف فمن وفى فله الجنة ومن غشي شيئا فأمره إلى الله ان شاء عذبه وان شاء غفر له ثم انصرفوا العام المقبل عن بيعتهم (ابن اسحاق وابن جرير كر)

(۱۵۱۴) عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ بیعت عقبہ اولیٰ کے موقع پر ہم گیارہ آدمی تھے تو ہم نے ہم پر جہاد فرض ہونے سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں والی بیعت کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے، ایسا کوئی بہتان نہیں لائیں گے جسے ہم نے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان گھڑا ہو، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے اور نیکی کے کام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہیں کریں گے چنانچہ جو آدمی اس اقرار کو پورا کرے تو اس کیلئے جنت ہے اور جس سے ان میں سے کوئی گناہ سرزد ہوا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔ پھر آئندہ سال وہ اپنی بیعت سے لوٹ گئے پھر گئے۔ (ابن اسحاق وابن جریر کر)

1515 - عن عبادة بن الصامت قال انا من النقباء الذين بايعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال بايعنا على ان لانشرك بالله شيئا ولانسرق و لا نزني ولا نقتل النفس التي حرم الله الا بالحق ولاننهب ولا نعصي بالجنة إن فعلنا ذلك فان غشينا من ذلك شيئا كان قضاؤه إلى الله (م)

(۱۵۱۵) عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں ان نقیبوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور فرماتے ہیں کہ ہم نے اس بات پر بیعت کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے، وہ جان جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اسے سوائے حق شرعی کے قتل نہیں کریں گے، مال نہیں لوٹیں گے اور نافرمانی نہیں کریں گے۔ اگر ہم اس بات پر عمل پیرا ہوں گے تو جنت حاصل ہوگی اور اگر ان میں سے کوئی چیز ہم سے سرزد ہوئی تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ (م)

1516 - عن عبادة بن الصامت قال اخذ علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم كما اخذ على النساء أن لا تشركوا بالله شيئا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادكم ولا يعضه بعضكم بعضا ولا

(۱۵۱۶) عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی ویسے ہی اقرار لیا جیسے عورتوں سے اقرار لیا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کرو گے۔ تم میں

تعصوني في معروف آمركم به فمن اصاب منكم حدا فعجلت له العقوبة وفي لفظ عقوبته فهو كفارة ومن اخزت عقوبته فأمره إلى الله إن شاء عذبه وانْ شاء غفر له وفي لفظ وان شاء رحمه (الرؤياني وابن جرير كر)

سے کوئی ایک دوسرے پر طوفان نہ جوڑے گا (یعنی ایسی چغل خوری جس سے لوگوں میں دشمنی پڑے) اور اس نیکی میں میری نافرمانی نہیں کرو گے جس کا میں تمہیں حکم دوں۔ چنانچہ تم میں سے جس کو حد شرعی لاحق ہو تو اسے جلد ہی سزا دے دی جائے۔ ''ایک روایت میں ہے کہ'' اسے جلد ہی اس کی سزا دے دی جائے تو وہ کفارہ ہوگا اور جس کی سزا موخر کر دی جائے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے' چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے بخش دے۔ ''ایک روایت میں ہے کہ'' چاہے تو اس پر رحم فرمائے۔ (الرؤیانی وابن جریر کر)

1517 - عن عبادة بن الصامت قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال بايعوني على ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا فمن وفى منكم فاجره على الله ومن أصاب من ذلك شيئا فعوقب به كان كفارة له ومن أصاب من ذلك شيئا فستره الله كان إلى الله إن شاء عذبه وإن شاء غفر له (ابن جرير)

(۱۵۱۷) عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے' چوری نہیں کرو گے اور زنا نہیں کرو گے تو جس نے ان باتوں کو تم میں سے پورا کیا تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور جسے ان میں سے کوئی چیز لاحق ہوئی تو اسے سزا دے دی گئی تو وہ اس کیلئے کفارہ ہوگا اور جسے ان میں سے کوئی چیز لاحق ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اسے چھپا لیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے بخش دے۔ (ابن جریر)

1518 - (ومن مسند ابن عمر رضى الله عنه) عن ابن عمر قال كنا إذا بايعنا النبي صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة يلقننا هو فيما استطعت (ابن جرير) ●

(۱۵۱۸) (من مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے کے اقرار پر بیعت کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات کی تلقین کرتے تھے کہ ''ان امور میں کہ جن کی میں استطاعت رکھتا ہوں'' (ان میں بیعت کرتا ہوں' یہ کہنے کی تلقین فرماتے تھے) (ابن جریر)

1519 - عن ابن عمر قال كنا نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة فيقول لنا فيما استطعتم (ن)

(۱۵۱۹) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے کے اقرار پر بیعت کیا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ فرمایا کرتے تھے کہ (یہ کہو

1520 - (ومن مسند عتبة بن عبد السلمی)
عن عتبة بن عبد قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع بيعات خمس على الطاعة واثنتين على المحبة (البغوی وابو نعيم كر)

1521 - (ومن مسند عقيل بن ابی طالب
عن ابی اسحاق السبيعی عن الشعبی وعن عبد الملك بن عمير عن عبد الله بن عمر عن عقيل بن ابی طالب ومحمد بن عبد الله بن اخی الزهری) عن الزهری ان العباس بن عبد المطلب مر بالنبی صلى الله عليه وسلم وهو يكلم النقباء ويكلمونه فعرف صوت صلى الله عليه وسلم فنزل وعقل راحلته ثم قال لهم يا معشر الاوس والخزرج هذا إبن أخی وهو أحب الناس إلی فان كنتم صدقتموه و آمنتم به واردتم اخراجه معكم فانی اريد ان آخذ عليكم موثقا تطمئن به نفسی ولا تخذلوه ولا تغروه فان جيرانكم اليهود وهم لكم عدو ولا آمن مكرهم عليه فقال اسعد بن زرارة وشق عليه قول العباس حين اتهم عليه اسعد واصحابه يا رسول الله ايذن لی فلنجبه غير مخشنين لصدرك ولا متعرضين لشیء مما تكره الا تصديقا لإجابتنا إياك وايمانا بك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجيبوه غير متهمين فقال اسعد بن زرارة واقبل على النبی صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان لكل دعوة سبيلا ان لين وان شدة

کہ) ان امور میں کہ جن کی تم استطاعت رکھتے ہو۔ (ن)

(۱۵۲۰) (من مسند عتبۃ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ) عن عتبۃ بن عبد رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سات بیعتیں کیں۔ ان میں سے پانچ اطاعت کرنے پر تھیں اور دو محبت کرنے پر تھیں۔ (البغوی وابونعیم کر)

(۱۵۲۱) (من مسند عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) عن ابی اسحاق السبیعی عن الشعبی وعن عبد الملک بن عمیر عن عبد اللہ بن عمر عن عقیل بن ابی طالب ومحمد بن عبد اللہ ابن اخی الزہری عن الزہری! حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نقیبوں سے گفتگو فرما رہے تھے اور وہ آپ سے گفتگو کر رہے تھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پہچان لی تو سواری سے اتر پڑے اور سواری باندھ کر ان نقیبوں سے کہا۔ اے گروہ اوس وخزرج! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر تو تم اس کی تصدیق کرو گے اس پر ایمان لاؤ گے اور اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہو تو میں تم سے مضبوط اقرار لینا چاہتا ہوں کہ جس سے میرا دل مطمئن ہو جائے اور تم اسے رسوا نہیں کرو گے اور نہ ہی اسے دھوکہ دو گے (ہلاکت میں ڈالو گے) کیونکہ تمہارے پڑوسی یہودی ہیں اور وہ تمہارے دشمن ہیں اور میں اس پر ان کے مکروفریب سے بے خوف نہیں ہوں۔ تب حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ بولے درآنحالیکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت اسعد رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں پر تہمت لگائی گئی تو ان پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بات بہت گراں گزری چنانچہ انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ ہم اسے جواب دیں جو نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ اقدس پر سخت ہو اور نہ ہی ایسی کسی چیز سے تعرض کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہو مگر یہ کہ ہماری آپ صلی

وقد دعوتنا اليوم إلى دعوة متجهمة للناس متوعرة عليهم دعوتنا إلى ترك ديننا واتباعك إلى دينك وتلك مرتبة صعبة فاجبناك إلى ذٰلك ودعوتنا إلى قطع ما بيننا وبين الناس من الجوار والارحام والقريب والبعيد وتلك رتبة صعبة فاجبناك إلى ذٰلك ودعوتنا ونحن جماعة فى عز ومنعة لا يطمع فينا احد ان يراس علينا رجل من غيرنا قد افرده قومه و اسلمه اعمامه وتلك رتبة صعبة فاجبناك إلى ذٰلك وكل هؤلاء الرتب مكروهة عند الناس الا من عزم الله على رشده والتمس الخير فى عواقبها وقد اجبناك إلى ذٰلك بالسنتنا وصدورنا ايمانا بما جئت به وتصديقا بمعرفة ثبتت فى قلوبنا نبايعك على ذٰلك ونبايع اللّٰه ربنا وربك يد الله فوق ايدينا ودماؤنا دون دمك وايدينا دون يدك نمنعك مما نمنع منه انفسنا وابناء نا ونساء نا فان نف بذلك فبالله نفى ونحن به اسعد وان نغدر فبالله نغدر ونحن به اشقى هٰذا الصدق منا يا رسول الله والله المستعان ثم اقبل على العباس بن عبد المطلب بوجهه واما انت ايها المعترض لنا القول دون النبى صلى الله عليه وسلم فالله اعلم بما اردت بذلك ذكرت انه ابن اخيك وانه احب الناس اليك فنحن قد قطعنا القريب والبعيد وذا الرحم ونشهد انه رسول اللّٰه ارسله من عنده ليس بكذاب وان ما جاء به لا يشبه كلام البشر واما ما ذكرت انك لا تطمئن الينا فى امره حتى تأخذ

اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی تصدیق ہو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے بغیر تہمت لگائے جواب دو تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کر کے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہر دعوت کی کوئی نہ کوئی راہ ہوتی ہے خواہ نرم ہو خواہ سخت اور آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک ایسی دعوت کی طرف بلایا ہے جو لوگوں کیلئے ترشروئی کا باعث اور ان پر بہت دشوار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہمارے دین چھوڑنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی طرف کرنے کی دعوت دی اور یہ بہت مشکل مرتبہ ہے تو ہم نے اس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو لوگوں اور ہمارے درمیان پڑوس‘ قرابت ناطے‘ قریب وبعید سب کچھ چھوڑنے کی طرف بلایا اور یہ ایک مشکل مرتبہ ہے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حالت میں دعوت دی کہ ہم عزت وقوت میں ایک جماعت تھے ہم میں سے کوئی اس بات کی خواہش نہیں کرتا تھا کہ ہم پر ہمارے علاوہ میں سے کوئی ایسا آدمی سردار بنا دیا جائے جسے اس کو قوم نے اکیلا چھوڑ دیا ہے اور تکلیف کے وقت اسے اس کے چچاؤں نے چھوڑ دیا ہے اور یہ بہت مشکل مرتبہ ہے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہا اور یہ تمام مرتبے لوگوں کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ جس کی رشد وہدایت کا عزم فرما لے اور اس کے انجام میں خیر تلاش کرے اور ہم نے اپنی زبانوں اور سینوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین پر ایمان لا کر اور اس معرفت کی تصدیق کر کے جو ہمارے دلوں میں ثبت ہو چکی ہے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ جو کہ ہمارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہے اس سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا

مو اثيقنا فهذه خصلة لا نردها على احد لرسول الله صلى الله عليه وسلم فخذ ما شئت ثم التفت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله خذ لنفسك ما شئت واشترط لربك ما شئت فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشترط لربي أن تعبدوه ولا تشركوا به شيئا ولنفسي ان تمنعوني مما تمنعون منه انفسكم وابناء كم ونساء كم وقالوا فذلك لك يا رسول الله (أبو نعيم)

ہاتھ ہمارے ہاتھوں کے اوپر ہے اور ہمارے خون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کے آگے/قریب ہیں اور ہمارے ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے آگے ہیں۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اس چیز سے محفوظ رکھیں گے جس سے اپنی جانوں، اپنے بیٹوں اور اپنی عورتوں کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس اقرار کو پورا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے گئے اقرار کو پورا کریں گے اور اس سے ہم خوش قسمت ہوں گے اور ہم دھوکہ دیں گے (خیانت کریں گے) تو اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیں گے اور اس سے ہم بدبخت ہوں گے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جانب سے یہی سچ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر مددگار ہے۔ پھر حضرت اسعد رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی طرف کیا اور کہا کہ تو کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہم پر اعتراض کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بات کو زیادہ بہتر جانتا ہے جس کا تو نے اس اعتراض سے ارادہ کیا ہے تو نے یہ ذکر کیا ہے کہ یہ تمہارے بھائی کے بیٹے ہیں اور تجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں تو ہم نے قریب و بعید اور ذی رحم رشتے دار سب چھوڑ دیئے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سے (دین دے کر) بھیجا ہے۔ جھوٹے بالکل نہیں ہیں اور جو کلام یہ لے کر آئے ہیں وہ انسان کے کلام کے مشابہ نہیں ہے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے جو تو نے ذکر کی ہے کہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں ہم سے مطمئن نہیں ہوگا حتیٰ کہ ہم سے مضبوط اقرار نہ لے لے تو یہ ایک ایسی خصلت ہے جسے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کسی ایک پر بھی نہیں لوٹائیں گے (رد کریں گے) چنانچہ جو اقرار تو لینا چاہتا ہے لے لے۔ پھر حضرت اسعد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنے آپ کیلئے جو اقرار لینا چاہتے ہیں لے لیں اور جو اپنے رب تعالیٰ کیلئے شرط لگانا

چاہتے ہیں وہ بخشی لگالیں۔تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے رب تعالیٰ کیلئے یہ شرط لگاتا ہوں کہ تم اسی کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور اپنے لئے یہ کہ تم اس چیز سے میری حفاظت کرو گے جس سے تم اپنی جانوں اپنے بیٹوں اور اپنی عورتوں کی حفاظت کرتے ہو۔ان سب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہے۔(ابونعیم)

1522 - (ومن مسند عوف بن مالك الاشجعي) عن عوف بن مالك الاشجعي قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم تسعة أو ثمانية أو سبعة فقال ألا تبايعون رسول الله صلى الله عليه وسلم فرددها ثلاث مرات فقدمنا فبايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله قد بايعناك فعلى أى شيء نبايعك فقال على ان تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا والصلوات الخمس واسر كلمة خفية ان لا تسألوا الناس شيئا قال فلقد رأيت بعض اولئك النفر يسقط سوطه فما يقول لاحدينا وله اياه (الرؤياني وابن جرير كر)

(۱۵۲۲) (من مسند عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ) عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو یا آٹھ یا سات آدمی تھے تو ارشاد فرمایا کہ کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرو گے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی چنانچہ ہم آگے بڑھے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔تب ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ سے بیعت کی ہے تو ہم کس چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات پر کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے پانچ نمازیں ادا کرو گے اور ایک مخفی کلمہ چپکے چپکے فرمایا کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے۔تو میں نے اس گروہ کے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا کوڑا گرا تو اس نے ہم میں سے کسی سے پکڑانے کیلئے نہیں کہا حالانکہ اس کے پاس وہی ایک تھا۔(الرؤیانی وابن جریر کر)

1523 - (ومن مسند مالك بن عبد الله الخزاعي عن ابى عثمان مالك) عن مجاشع بن مسعود قال أتيت النبى صلى الله عليه وسلم انا واخى فقلت يا رسول الله بايعنا على الهجرة قال مضت الهجره لاهلها فقلت على ما نبايعك يا رسول الله قال على الاسلام والجهاد قال

(۱۵۲۳) (من مسند مالک بن عبداللہ الخزاعی رضی اللہ عنہ) عن ابی عثمان مالک عن مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے ہجرت پر بیعت کیجئے تو فرمایا کہ ہجرت والوں کی ہجرت پوری ہوگئی۔تب میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہم کس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

فلقيت اخاه فسألته فقال صادق مجاشع (ش)

سے بیعت کریں گے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اسلام اور جہاد پر۔ ابوعثمان مالک کہتے ہیں کہ میں ان کے بھائی سے ملا تو ان سے یہ سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ مجاشع رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔ (ش)

1524 - (من مراسيل الشعبى) عن الشعبى قال انطلق العباس مع النبى صلى الله عليه وسلم إلى الانصار فقال تكلموا و لا تطيلوا الخطبة إن عليكم عيونا وانى اخشى عليكم كفار قريش فتكلم رجل منهم يكنى أبا أمامة وكان خطيبهم يومئذ وهو اسعد بن زرارة فقال للنبى صلى الله عليه وسلم سلنا لربك وسلنا لنفسك وسلنا لاصحابك وما الثواب على ذلك فقال النبى صلى الله عليه وسلم أسالكم لربى أن تعبدوه ولا تشركوا به شيئا ولنفسى ان تؤمنوا بى وتمنعونى مما تمنعون منه أنفسكم وأسالكم لاصحابى المواساة فى ذات ايديكم قالوا فما لنا إذا فعلنا ذلك قال لكم على الله الجنة (ش كر)

(۱۵۲۴) (من مراسیل الشعبی) عن الشعبی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے پاس گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم گفتگو کرو البتہ خطبہ طویل مت کرو۔ تم پر دھیان رکھنا لازم ہے اور مجھے تم پر کفار قریش کا خدشہ ہے تو ان (انصار) میں سے ایک آدمی جس کی کنیت ابوامامہ تھی وہ بولا اور اس دن وہ ان کا خطیب تھا اس کا نام اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ تھا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم سے اپنے رب تعالیٰ کیلئے اپنے آپ کیلئے اور اپنے ساتھیوں کیلئے سوال کیجئے اور اس پر ثواب کیا ہوگا؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے اپنے رب تعالیٰ کیلئے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اسی کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ اپنے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم مجھ پر ایمان لاؤ گے اور جس چیز سے تم اپنے آپ کو بچاتے ہو مجھے بھی اس سے بچاؤ گے اور اپنے ساتھیوں کیلئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم آپس میں غمخواری کرو گے۔ تب انہوں نے عرض کی کہ جب ہم ایسا کریں گے تو ہمارے لئے کیا ہوگا؟ تو ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمے جنت ہوگی۔ (ش کر)

1525 - (من مراسيل عروة) عن عروة قال اخذ العباس بن عبد المطلب بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فى العقبة حين وافاه السبعون على الانصار فاخذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم واشترط له وذلك والله فى غرة الاسلام واوله من قبل ان يعبد الله احد علانية (كر)

(۱۵۲۵) (من مراسیل عروۃ رضی اللہ عنہ) عن عروۃ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بیعت عقبہ کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ستر انصاری آئے اور انصار کے پاس گئے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اقرار لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے شرط لگائی اور قسم بخدا وہ اسلام کی ابتداء اور شروع کا دور تھا اس سے پہلے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کی

کھلم کھلا عبادت کرتا۔ (کر)

1526 - عن جابر قال انما كانت بيعة الشجرة فی عثمان بن عفان خاصة قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ان قتلوه لانابذهم فبايعناه ولم نبايعه على الموت ولكنا بايعناه على ان لا نفر ونحن الف وثلاث مائة (عق كر)

(۱۵۲۶) عن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درخت والی بیعت (بیعت رضوان) خصوصی طور پر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے معاملے میں تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انہوں نے اسے قتل کیا تو میں ان (کفار) سے اعلان جنگ کردوں گا چنانچہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی البتہ نے موت پر بیعت نہ کی بلکہ اس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کی کہ ہم پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے نہیں۔ ہم اس وقت تیرہ سو کی تعداد میں تھے۔ (عق کر)

1527 - عن محمد بن عثمان بن حوشب عن ابيه عن جده قال لما أن أظهر اللّٰهُ عزوجل محمدا صلى اللّٰه عليه وسلم انتدبت إليه مع الناس فی اربعين فارسا مع عبد شر فقدموا عليه المدينة فقال ايكم محمد قالوا هٰذا قال ما الذی جئتنا به فان يك حقا اتبعناك قال تقيموا الصلاة وتؤتوا الزكاة وتحقنوا الدماء وتامروا بالمعروف وتنهوا عن المنكر قال عبد شر ان هٰذا لحسن جميل مد يدك ابايعك فقال النبی صلى اللّٰه عليه وسلم ما اسمك قال عبد شر قال انت عبد خير وكتب معه الجواب إلى حوشب ذی ظليم فامن (ابن منده كر) قال كر ادرك ذو ظليم النبی صلى اللّٰه عليه وسلم ولم يره وراسله النبی صلى اللّٰه عليه وسلم بجرير بن عبد اللّٰه وروى عن النبی صلى اللّٰه عليه وسلم مرسلا ثم روى عن احمد بن محمد ابن عيسى قال فی الطبقة العليا التی تلی اصحاب رسول اللّٰه صلى

(۱۵۲۷) عن محمد بن عثمان بن حوشب عن ابیہ عن جدہ! فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ عطا فرمایا تو میں نے بھی چالیس شہسواروں کے ساتھ عبد شر کی معیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلاوا قبول کیا تو وہ سب مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو کہا کہ تم میں سے محمد (فداک امی وابی) کون ہے؟ صحابہ کرام نے کہا کہ یہ ہیں۔ عبد شر نے کہا کہ وہ کیا چیز ہے جو آپ ہمارے پاس لائے ہیں۔ اگر تو وہ حق ہوگی تو ہم آپ کی اتباع کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو خون محفوظ رکھو نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ عبد شر نے کہا کہ یہ تو بہت عمدہ خوبصورت ہے۔ اپنا ہاتھ بڑھائیے میں آپ سے بیعت کرتا ہوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ عبد شر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو عبد خیر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ حوشب ذی ظلیم کی طرف جواب لکھ کر بھیجا تو وہ بھی ایمان لے آیا (ابن مندة۔ کر) قال كر ادرك ذوظليم النبی صلى اللّٰه عليه وسلم ولم يره وراسله النبی صلى اللّٰه عليه وسلم بجرير بن عبداللّٰه وروى عن النبی مرسلًا ثم روى عن

اللّٰـه عـلـيـه وسـلـم من أهل حمص ذى ظليم الالهانى قدم على ابى بكر وقد كان النبى نعته له فعرف أبو بكر صلى الله عليه وسلم النعت الذى نعت له رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه)

احمد بن محمد بن عيسىٰ. قال فى الطبقة العليا التى تلى اصحاب رسول الله من اهل حمص ذى ظليم الالهانى قدم على ابى بكر او قدكان النبى صلى الله عليه وسلم نعته له فعرف ابوبكر النعت الذى نعت له رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه.

1528 - عن إياس بن سلمة عن ابيه قال بعثت قريش خارجة بن كرز يطلع لهم طليعة فرجع حامدا يحسن الثناء فقالوا انك اعرابى قعقعوا لك السلاح فطار فؤادك فما دريت ما قيل لك وما قلت ثم ارسلوا عروة بن مسعود فجاء فقال يا محمد ما هٰذا الحديث تدعو إلى ذات اللّٰه ثم جئت قومك بأوباش الناس من تعرف ومن لا تعرف لتقطع ارحامهم وتستحل حرمهم ودماءهم واموالهم فقال انى لم آت قومى الا لاصل ارحامهم يبدلهم الله بدين خير من دينهم ومعاش خير من معاشهم فرجع حامدا يحسن الثناء قال سلمة فاشتد البلاء على من كان فى يد المشركين من المسلمين فدعا رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم عمر فقال يا عمر هل انت مبلغ عنى اخوانكم من اسارى المسلمين قال لا يا رسول الله والله ما لى بمكة من عشيرة غيرى اكثر عشيرة منى فدعا عثمان فارسله إليهم فخرج عثمان على راحلته حتى جاء عسكر المشركين فعبثوا به واساء وا له القول ثم اجاره ابان بن سعيد بن العاص ابن عمه وحمله على السرج وردفه فلما قدم قال يا ابن

(۱۵۲۸) عن ایاس بن سلمۃ عن ابیہ فرماتے ہیں کہ قریش نے خارجہ بن کرز کو اپنے لئے جاسوسی کرنے کیلئے بھیجا تو وہ تعریف کرتے ہوئے لوٹا۔ بہت اچھی تعریف کر رہا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ تو بدو (گنوار) ہے۔ انہوں نے تجھے اپنے ہتھیاروں کی کھڑ کھڑاہٹ سنائی تو تیرا دل اڑ گیا۔ چنانچہ تجھے پتہ ہی نہ چلا کہ تجھ سے کیا کہا گیا اور تو نے کیا کہا۔ پھر انہوں نے عروہ بن مسعود کو بھیجا تو وہ آیا اور اس نے کہا۔ اے محمد (فداہ امی وابی) یہ کیا بات ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف بلاتا ہے پھر اپنی قوم کے پاس اوباش لوگوں کے ساتھ جاتے ہو ہر اس آدمی کے پاس جسے تم جانتے ہو اور جسے تم نہیں جانتے تا کہ ان کے ناطے توڑ دو اور ان کے کنبے' خون اور اموال حلال ٹھہراؤ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی قوم کے پاس فقط ان کے ناطے جوڑنے کیلئے آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دین کو اس سے بہتر دین اور ان کے معاش کو اس سے بہتر معاش سے بدل دے۔ چنانچہ وہ بھی بہترین تعریف کرتے ہوئے واپس لوٹے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تب جو مسلمان مشرکین کے پاس تھے ان پر مصائب شدید ہو گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: اے عمر! (رضی اللہ عنہ) کیا تو میری طرف سے اپنے مسلمان قیدی بھائیوں کو پیغام پہنچائے گا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں! قسم بخدا! مکہ مکرمہ میں مجھ سے بڑھ کر خاندان والا میرے علاوہ کوئی خاندان نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں ان کی طرف بھیجا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی

عم ما لی اراك متخشعا اسبل و كان ازاره إلى نصف ساقيه فقال له عثمان هكذا آزرة صاحبنا فلم يدع بمكة احدا من اسارى المسلمين الا بلغهم ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سلمة فبينا نحن قائلون نادى منادى رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس البيعة البيعة نزل روح القدس فسرنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو تحت شجرة سمرة فبايعناه وذلك قول الله لقد رضى الله على المؤمنين إذ يبايعونك تحت الشجرة قال فبايع لعثمان احدى يديه على الاخرى فقال الناس هنيئا لابى عبد الله يطوف بالبيت ونحن ههنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو مكث كذا و كذا سنة ما طاف حتى اطوف (ش)

سواری پر نکلے حتیٰ کہ مشرکین کے لشکر میں آ گئے تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بار بار فساد پر ابھارا اور آپ کو بہت بری بری باتیں کیں پھر آپ رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے ابان بن سعید بن عاص نے آپ کو پناہ دی اور آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے زین پر بٹھایا۔ جب آگے بڑھا تو کہا اے چچا کے بیٹے! کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں بہت عاجز اور ازار لٹکا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ آپ کی ازار نصف پنڈلی تک تھی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کہ ہمارے صاحب کی ازار مبارک اسی طرح ہے۔ چنانچہ آپ نے مکہ مکرمہ میں تمام مسلمان قیدیوں کو وہ پیغام پہنچا دیا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جبکہ ہم دوپہر کو قیلولہ کر رہے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یہ ندا دی۔ اے لوگو! بیعت کیلئے آؤ! بیعت کیلئے آؤ! روح القدس اتر آئے! تو ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کیکر کے درخت کے نیچے تھے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسی کے بارے میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "لقد رضی اللہ علی المومنین اذ یبایعونك تحت الشجرة" (الفتح ۱۸) ترجمہ: "بیشک اللہ تعالیٰ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس درخت کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے"۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیلئے اپنے ایک ہاتھ مبارک کو دوسرے پر رکھ کر بیعت کی تو لوگوں نے کہا کہ ابوعبداللہ کو مبارک ہو! وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے اور ہم یہاں بیٹھے ہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اتنے اتنے سال ٹھہر جاتے تو طواف تب تک نہ کرتے جب تک کہ میں طواف نہ کر لیتا۔ (ش)

1529 - عن ابی عقیل زهرة بن معبد عن جده عبد الله بن هشام و كان قد ادرك النبى صلى الله عليه وسلم وذهبت به امه زينب بنت جميل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

(۱۵۲۹) عن ابی عقیل زہرۃ بن معبد عن جدہ عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ! حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ زینب بنت جمیل رضی اللہ عنہ آپ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ

فقالت یا رسول اللّٰہ بایعه فقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم هذا صغیر ومسح رأسه ودعا له وکان یضحی بالشاة الواحدة عن جمیع اهله (کر)

وسلم کی خدمت میں لے گئی تو عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسے بیعت فرمائیے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو چھوٹا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کیلئے دعا فرمائی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی دیا کرتے تھے۔(کر)

1530 - عن عقبة بن عمرو الانصاری قال وعدنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اصل العقبة الاضحی ونحن سبعون رجلا انی من اصغرهم فاتانا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه فقال اوجزوا فی الخطبة فانی اخاف علیکم کفار قریش قلنا یا رسول اللّٰه سلنا لربك وسلنا لنفسك وسلنا لاصحابك واخبرنا ماالثواب علی اللّٰه عزوجل وعلیك فقال اسالکم لربی ان تؤمنوا به و لا تشرکوا به شیئا وأسألکم ان تطیعونی أهدکم سبیل الرشاد واسالکم لی ولاصحابی ان تواسونا فی ذات ایدیکم وان تمنعونا مما منعتم منه انفسکم فإذا فعلتم ذلك فلکم علی اللّٰه الجنة وعلی فمددنا ایدینا فبایعناه (ش کر)

(۱۵۳۰) عن عقبۃ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یوم اضحیٰ کو اصل بیعت عقبہ کا وعدہ کیا۔ہم ستر آدمی تھے۔ میں ان سب میں سے کم عمر تھا۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا کہ مختصر بات کرو کیونکہ مجھے تم پر کفار قریش کا ڈر ہے۔ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے اپنے رب تعالیٰ کیلئے اپنے آپ کیلئے اور اپنے ساتھیوں کیلئے سوال کیجئے اور ہمیں یہ بھی بتائیے کہ اللہ تعالیٰ پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا ثواب لازم ہوگا؟ تو ارشاد فرمایا کہ میں تم سے اپنے رب تعالیٰ کیلئے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور میں تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میری اطاعت کرو میں تمہاری رہنمائی رشد و ہدایت کی راہ کی جانب کروں گا اور میں اپنے اور اپنے ساتھیوں کیلئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم ہمیں اپنی ہر چیز میں برابر رکھو گے (غمخواری کرو گے) اور جس سے تم اپنے آپ کو بچاتے ہو اس سے ہمیں بھی محفوظ رکھو۔ چنانچہ جب تم ایسا کرو گے تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ اور میرے ذمے جنت ہوگی۔ تب ہم نے ہاتھ پھیلائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔(ش کر)

1531 - عن الشعبی قال اول من بایع النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بیعة الرضوان تحت الشجرة أبو سنان بن وهب الاسدی اتی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقال ابایعك فقال له

(۱۵۳۱) عن الشعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ پہلے آدمی کہ جنہوں نے درخت کے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت رضوان کی وہ ابوسنان بن وہب الاسدی رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو عرض کی کہ میں آپ

رسول الله صلى الله عليه وسلم على م تبايعني قال ابايعك على ما في نفسك فبايعه فاتاه رجل آخر فقال ابايعك على ما بايعك عليه أبو سنان فبايعه ثم تتابع الناس فبايعوه بعد (ش)

صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ کس چیز پر تم مجھ سے بیعت کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ اس چیز پر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتا ہوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیعت کیا۔ تب ایک اور آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کرتا ہوں جس پر آپ سے ابوسنان نے بیعت کی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی بیعت کیا۔ پھر لگاتار لوگ آنے لگے تو بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیعت کیا۔ (ش)

الفصل السابع

في الايمان بالقدر

1532 - (ومن مسند الصديق رضى الله عنه) عن طلحة بن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن ابى بكر الصديق عن ابيه قال سمعت ابى يذكر ان اباه سمع ابا بكر الصديق يقول قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم يارسول الله العمل على ما فرغ منه ام على امر مؤتنف قال بل على امر قد فرغ منه قال ففيم العمل يا رسول الله قال كل ميسر لما خلق له (حم طب وابو زكريا بن منده في جزء من روى عن النبى صلى الله عليه وسلم هو وولده وولد ولده)

ساتویں فصل

ایمان بالقدر کا بیان

(۱۵۳۲) (من مسند الصدیق رضی اللہ عنہ) عن طلحۃ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ عن ابیہ! فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی کو ذکر کرتے سنا ہے کہ ان کے والد گرامی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ! کیا عمل کی بنیاد اس پر ہے کہ جس سے فارغ ہوا جاچکا ہے یا کسی نئے حکم پر ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس حکم پر ہے جس سے فارغ ہوا جاچکا ہے۔ عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو پھر عمل کس میں ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ہر ایک کیلئے وہی کچھ آسان کیا جائیگا جس کیلئے اسے تخلیق کیا گیا۔ (حم طب وابوزکریا بن مندۃ فی جزء من روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھو وولدہٗ وولد ولدہ)

1533 - عن ابن عمر قال جاء رجل إلى أبى بكر قال أرايت الزنا بقدر ؟ قال نعم قال الله قدره ثم يعذبني به قال نعم يا ابن اللخناء اما

(۱۵۳۳) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ کیا زنا کا تعلق بھی تقدیر کے ساتھ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ

واللّٰہ لو کان عندی انسان لامرته ان یجأ انفک
(ابن شاهین و اللالكائی معا فی السنة)

نے فرمایاہاں تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے خود اسے تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ پھر بھی اس کی وجہ سے مجھے عذاب دے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! اے بدبودار شرمگاہ والی عورت کے بیٹے! خبردار! قسم بخدا! اگر میرے پاس کوئی انسان ہوتا تو میں اسے حکم دیتا کہ وہ تیری ناک پر مارے۔ (ابن شاہین واللالکائی معافی السنۃ)

1534 - عن عبد الرحمٰن بن سابط قال قال أبو بكر الصديق خلق الله الخلق فكانوا فی قبضته قال لمن فی يمينه ادخلوا الجنة بسلام وقال لمن فی يده الاخرى ادخلوا النار ولا ابالی فذهبت إلى يوم القيامة (حسين بن اصرم فی الاستقامة واللالكائی فی السنة)

(۱۵۳۴) عن عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق تخلیق فرمائی تو وہ سب اللہ تعالیٰ کی مٹھی میں آ گئے تو جو اللہ تعالیٰ کی دائیں مٹھی میں تھے۔ انہیں فرمایا کہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ اور جو دوسرے ہاتھ میں تھے انہیں فرمایا کہ دوزخ میں داخل ہو جاؤ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں چنانچہ قیامت کے دن تک وہ مخلوق جائے گی۔ (حسین بن اصرم فی الاستقامۃ واللالکائی فی السنۃ)

1535 - (عن محمد بن عكاشة الكرمانی قال انبانا والله عبد الرزاق قال انبانا والله سلمة قال انبانا والله عبد الله بن كعب انبانا والله عبد اللّٰه بن عباس ثنا والله علی بن ابی طالب) انا واللّٰه أبو بكر الصديق قال سمعت والله من حبيبی محمد صلى الله عليه وسلم قال سمعت واللّٰه من جبريل قال سمعت والله من ميكائيل قال سمعت والله من اسرافيل قال سمعت والله من الرقيع قال سمعت والله من اللوح المحفوظ قال سمعت والله من القلم قال سمعت والله الرب تبارك وتعالى يقول انی انا الله لا إله إلا أنا فمن آمن بی ولم يؤمن بالقدر خيره وشره فليلتمس ربا غيری فلست له برب

(۱۵۳۵) عن محمد بن عکاشہ الکرمانی فرماتے ہیں کہ واللہ! ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی۔ فرمایا: واللہ! ہمیں سلمہ نے خبر دی۔ فرمایا: واللہ! ہمیں عبداللہ بن کعب نے خبر دی۔ فرمایا: واللہ! ہمیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ واللہ! ہم سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ واللہ! ہمیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ فرمایا: واللہ! میں نے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرمایا: واللہ! میں نے جبرائیل علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا: واللہ! میں نے میکائیل علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا: واللہ! میں نے اسرافیل علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا: واللہ! میں نے آسمان سے سنا۔ فرمایا: واللہ! میں نے لوح محفوظ سے سنا۔ فرمایا: واللہ! میں نے قلم سے سنا۔ فرمایا: واللہ! میں نے رب تبارک وتعالیٰ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو جو مجھ پر ایمان لایا اور اچھی بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہ لایا تو وہ میرے علاوہ کوئی اور رب ڈھونڈ لے۔ میں اس کا رب نہیں

ہوں۔ (الحافظ ابوالحسین علی بن الفضل المقدسی فی مسلسلاته) و محمد بن عکاشة کذاب. واخرجه ابوالقاسم محمد بن عبدالواحد الغافقی فی جزء ما اجتمع فی سنده اربعة من الصحابة وقال عقبة قال المحدث ابوالقاسم بن بشکوال هٰذا حدیث شریف انتظم فی اسناده اربعة من الصحابة وهم ابوبکر و علی وابن عباس واختلف فی صحبة عبداللّٰہ بن کعب بن مالك وهی صحیحة عندنا فهو رابع اربعة من الصحابة نظمهم الاسناد وهٰذا عزیز الوجود انتهی۔

1536 - عن عبد الله بن شداد قال قال أبو بكر الصديق خلق الله قبضتين فقال لهؤلاء ادخلوا الجنة هنيئا ولهؤلاء ادخلوا النار ولا أبالي (حسين فی الاستقامة)

(۱۵۳۶) عن عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو مٹھی مخلوق تخلیق فرمائی تو ان سے فرمایا کہ تم خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جاؤ اور ان سے فرمایا کہ تم دوزخ میں داخل ہو جاؤ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ (حسین فی الاستقامة)

1537 - عن عائشة قالت كان لابی بكر دعاء يدعو به إذا اصبح وامسى يقول اللّٰهم اجعل خير عمری آخره وخير عملی خواتمه وخير ايامی يوم القاك فقيل يا ابا بكر أتدعو بهذا الدعاء وانت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وثانی اثنين فی الغار قال ان العبد ليعمل حقبا من دهره بعمل اهل الجنة فيختم له بعمل اهل النار وان العبد ليعمل بعمل اهل النار حقبا فيختم له بعمل اهل الجنة (حسين)

(۱۵۳۷) عن عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک خاص دعا تھی جو وہ صبح اور شام کے وقت مانگا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کہتے تھے "اللھم اجعل خیر عمری آخرہ و خیر عملی خواتمه و خیرا یامی یوم القاك"۔ یعنی اے اللہ! میری عمر کا بہتر حصہ اس کا آخری حصہ بنا۔ میرے عمل کا بہتر حصہ اس کا خاتمہ بنا اور میرے دنوں میں سے بہتر دن وہ بنا جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں گا تو آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ اے ابوبکر! کیا آپ بھی یہ دعا مانگتے ہیں حالانکہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور غار میں دو میں سے دوسرے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک بندہ اپنی عمر کا لمبا عرصہ جنتیوں والے کام کرتا ہے تو اس کا خاتمہ دوزخیوں والے کام پر ہوتا ہے اور ایک بندہ لمبا عرصہ دوزخیوں والے کام کرتا ہے تو اس کا

1538 - (سفيان بن عيينة فى جامعه) عن عمرو بن دينار أن أبا بكر الصديق قام على المنبر فقال ان الله خلق الخلق فكانوا قبضتين فقال للتى فى يمينه ادخلوا الجنة هنيئا وقال للتى فى اليد الاخرى ادخلوا النار ولا ابالى)

1539 - (ومن مسند عمر رضى الله عنه) عن يحيى بن يعمر قال كان اول من قال فى القدر بالبصرة معبد الجهنى فانطلقت انا وحميد بن عبد الرحمٰن الحميرى حاجين أو معتمرين فقلنا لو لقينا احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألناه عما يقول هؤلاء فى القدر فوافق لنا عبد الله بن عمر بن الخطاب داخلا المسجد فاكتنفته انا وصاحبى احدنا عن يمينه والأخر عن شماله فظننت ان صاحبى سيكل الامر إلى فقلت ابا عبد الرحمٰن انه قد ظهر قبلنا اناس يقرؤون القرآن يتفقرون العلم وذكر من شانهم وانهم يزعمون أن لا قدر وأن الامر انف قال إذا لقيت اولئك فاخبرهم انى برئ منهم وانهم برآء منى والذى يحلف به عبد الله بن عمر لو ان لاحدهم مثل احد ذهبا فانفقه ما قبل الله منه حتى يؤمن بالقدر ثم قال حدثنى ابى عمر بن الخطاب قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم إذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا

خاتمہ جنتیوں والے کام پر ہوتا ہے۔(حسین)

(١٥٣٨)(سفیان بن عیینہ فی جامعہ)عن عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق تخلیق فرمائی تو تمام مخلوق دو مٹھیاں ہوئی تو جو مخلوق اللہ تعالیٰ کی دائیں مٹھی میں تھی، اسے فرمایا: خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جاؤ اور جو مخلوق دوسرے ہاتھ میں تھی اسے فرمایا کہ دوزخ میں داخل ہو جاؤ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

(١٥٣٩)(من مسند عمر رضی اللہ عنہ)عن یحییٰ بن یعمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ پہلا آدمی جس نے تقدیر کے بارے میں بصرہ میں کلام کیا وہ معبد الجہنی تھا تو میں اور حمید بن عبدالرحمٰن الحمیری حج کرنے یا عمرہ کرنے گئے تو ہم نے کہا اگر ہمیں صحابہ کرام میں سے کوئی آدمی ملا تو ہم اس سے اس بارے میں پوچھیں گے جو یہ لوگ تقدیر کے بارے میں کہتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمیں مسجد میں داخل ہوتے ہوئے مل گئے تو میں نے اور میرے ساتھی نے انہیں گھیر لیا۔ ہم میں سے ایک ان کے دائیں جانب ہو گیا اور دوسرا بائیں جانب ہو گیا۔ تب میں نے یہ گمان کیا کہ میرا ساتھی وہ معاملہ میرے حوالے ہی کرے گا تو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہماری جانب کچھ لوگ ظاہر ہوئے ہیں وہ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ علم کے بہت متلاشی ہیں اور ان کے دیگر کام بیان کئے اور وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ تقدیر کچھ نہیں اور دنیا کا معاملہ انسان کے اختیار میں ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تو ان لوگوں سے ملے تو انہیں بتانا کہ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی عبداللہ بن عمر قسم کھاتا ہے۔ اگر ان میں سے کسی کے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے وہ تب تک قبول نہیں فرمائے گا جب تک کہ وہ تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔ پھر فرمایا کہ

يرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس إلى النبى صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه إلى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد اخبرنى عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت إليه سبيلا قال صدقت فعجبنا له يسأله ويصدقه قال فاخبرنى عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الأخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فاخبرنى عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال فاخبرنى عن الساعة قال ما المسؤول عنها باعلم من السائل قال فاخبرنى عن اماراتها قال أن تلد المرأة ربتها وأن ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشآء يتطاولون فى البنيان ثم انطلق فلبثت مليا ثم قال يا عمر أتدرى من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبريل اتاكم يعلمكم دينكم (ش حم م د ت ن ه وابن جرير وابن خزيمة وابو عوانة حب ق فى الدلائل) وفى رواية ابن خزيمة و حب أن تقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتحج وتعتمر وتغتسل من الجنابة وان تتم الوضوء وتصوم رمضان وفى رواية حب ولكن أن شئت نبأتك عن أشراطها إذا رأيت العالة من الحفاة العراة يتطاولون فى البنيان وكانوا ملوكا

میرے والد گرامی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن جبکہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ اچانک ایک آدمی بہت سفید کپڑوں والا بہت سیاہ بالوں والا ہمارے سامنے نمودار ہوا۔ اس پر نہ ہی کوئی سفر کی علامت نظر آتی تھی اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا حتیٰ کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے گھٹنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ٹیک لئے اور اپنی ہتھیلیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں پر رکھیں اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اگر حج پر جانے کا زادراہ رکھتا ہے تو حج کرے تو اس آدمی نے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔ ہمیں اس سے بہت تعجب ہوا کہ خود ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا ہے اور خود ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان لائے اور اچھی بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لائے۔ اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔ پھر کہا کہ مجھے احسان کے بارے میں بتائیے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ اس کے بارے میں نہیں جانتا تو اس نے کہا کہ مجھے اس کی علامات کے

قيل ما العالة الحفاة العراة قال العرب وإذا رأيت الامة تـلـد ربتها وذٰلك من اشراط الساعة ولفظ ت فـلـقيـنـي الـنبي صلى الله عليه وسلم بثلاث فـقـال يـا عـمـر أتـدرى من السائل ذاك جبريل اتـاكم يعلمكم مقالة دينكم وفي لفظ ق وولدت الامـاء اربـابهـن ثم قال علي بالرجل فطلبوه فلم يـروا شيئا فلبث يوما أو يومين أو ثلاثة ثم قال يا ابن الخطاب أتدرى من السائل عن كذا و كذا)

بارے میں بتائیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی اور تو دیکھے گا کہ ننگے پاؤں والے ننگے بدن والے بدحال بکریاں چرانے والے بڑی بڑی عمارتیں بنائیں گے۔ پھر وہ آدمی چلا گیا تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تو جانتا ہے کہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ تمہارے پاس تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ (ش حم م د ت ن ہ وابن جرير وابن خزيمة وابوعوانة حب ق فی الدلائل)

''وفي رواية ابن خزيمة وحب''۔ کہ تو نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے، حج کرے، عمرہ کرے، غسل جنابت کرے اور یہ کہ تو مکمل وضو کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ (یعنی یہ اضافہ ہے)

''وفي رواية حب'' لیکن اگر تو چاہے تو میں تجھ سے قیامت کی شرطیں بیان کرتا ہوں۔ جب تو ننگے پاؤں والے بکریاں چرانے والے بدحال لوگوں کو دیکھے کہ بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرتے ہیں اور وہ بادشاہ بن گئے ہیں۔ عرض کی گئی کہ بدحال ننگے پاؤں والے بکریوں کے چرواہے کیا ہیں؟ فرمایا: عرب اور جب تو دیکھے کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دیتی ہے اور یہ قیامت کی شرطوں میں سے ہے۔

''ولفظ ت'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیسرے دن مجھ سے ملے تو فرمایا: اے عمر! تو جانتا ہے کہ وہ سائل کون تھا؟ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے تمہارے پاس تمہیں تمہارے دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

''وفي لفظ ق'' اور لونڈیاں اپنی مالکوں کو جنم دیں گی پھر ارشاد فرمایا کہ وہ آدمی میرے پاس لاؤ تو صحابہ کرام نے اسے تلاش

1540 - عن عمر قال قال رجل من مزينة أو جهينة يا رسول الله فيم نعمل أفي شيء قد خلا ومضى أو شيء يستانف الان قال في شيء قد خلا ومضى فقال الرجل أو بعض القوم ففيم العمل قال إن أهل الجنة ميسرون لعمل اهل الجنة وإن اهل النار ميسرون لعمل اهل النار (حم د والشاشي ص)

1541 - عن عمر قال قلت يا رسول الله أرايت ما نعمل فيه امر مبتدع أو مبتدا أو ما قد فرغ منه قال فيما قد فرغ منه قلنا أفلانتكل قال فاعمل يا ابن الخطاب فكل ميسر لما خلق له ومن كان من أهل السعادة فانه يعمل بالسعادة أو للسعادة واما من كان من اهل الشقاوة فانه يعمل بالشقاء أو للشقاوة (ط حم ورواه مسدد إلى قوله وقد فرغ منه وزاد قلت ففيم العمل قال لا ينال إلا بالعمل قلت إذا نجتهد والشاشي قط في الافراد وعثمان بن سعيد الدارمي في الرد على الجهمية ص خ في خلق افعال العباد ابن جرير وحسين في الاستقامة)

کیا تو انہوں نے کوئی چیز نہ دیکھی۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یا دو یا تین دن ٹھہرے۔ پھر فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تو جانتا ہے کہ وہ سائل کون تھا جو فلاں فلاں چیز کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

(۱۵۴۰) عن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مزینہ یا جہینہ قبیلے کے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کس میں عمل کرتے ہیں۔ کیا اس چیز میں جو کہ گزر چکی ہے اور نافذ ہو چکی ہے یا اس چیز میں کہ جواب نئے سرے سے کی جائیگی؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس چیز میں کہ جو گزر چکی ہے اور نافذ ہو چکی ہے تو اس آدمی یا قوم کے کسی آدمی نے کہا کہ تب کس میں عمل ہوا تو ارشاد فرمایا کہ جنتیوں کیلئے جنتیوں والے کام آسان کئے جائیں گے جبکہ دوزخیوں کیلئے دوزخیوں والے کام آسان کئے جائیں گے۔ (حم د والشاشی، ص)

(۱۵۴۱) عن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے کہ ہم جس میں عمل کرتے ہیں کیا وہ بالکل نیا ایجاد کیا گیا معاملہ ہوتا ہے یا جس کی ابتدا کی گئی یا جس سے فارغ ہوا جا چکا ہوتا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس میں کہ جس سے فارغ ہوا جا چکا ہوتا ہے تو ہم نے عرض کی کہ کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کرلیں؟ تو فرمایا: اے ابن خطاب! عمل کر۔ ہر ایک کیلئے وہی کچھ آسان کیا جائیگا جس کیلئے اسے تخلیق کیا گیا ہے۔ جو آدمی خوش بختوں میں سے ہوگا تو وہ خوش بختی کا کام کرے گا یا خوش بختی کے لیے کام کرے گا اور جو آدمی بد بختوں میں سے ہوگا تو وہ بد بختی کا کام کرے گا یا بد بختی کیلئے کام کرے گا۔ (ط حم، ورواہ مسدد الی قولہ "وقد فرغ منہ" وزاد "میں نے عرض کی کہ تب عمل کس میں ہوا؟ تو فرمایا کہ فقط عمل سے ہی کچھ حاصل ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ تب تو ہم خوب کوشش کریں گے"۔ والشاشی قط فی الافراد وعثمان بن سعید الدارمی فی الرد علی الجہمیۃ ص خ فی خلق افعال العباد۔ ابن جریر وحسین فی الاستقامۃ)

1542 - عن عمر لما نزلت فمنهم شقی وسعيد سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا نبی الله فعلی ما نعمل على شیء قد فرغ منه أو على شيء لم يفرغ منه قال بل على شیء قد فرغ منه وجرت به الاقلام يا عمر ولكن كل لما خلق له (ت وقال حديث حسن غريب ع وابن جرير وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشيخ وابن مردوية)

(۱۵۴۲) عن عمر رضی اللہ عنہ! جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "فمنهم شقیّ و سعید" چنانچہ ان میں سے کوئی بد بخت اور کوئی خوش بخت ہوگا"۔ تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کی۔ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو ہم کس پر عمل کریں گے کیا اس چیز پر کہ جس سے فراغت ہو چکی ہے یا اس چیز پر کہ جس سے فراغت نہیں ہوئی؟ تو فرمایا کہ اس چیز پر کہ جس سے فراغت ہو چکی ہے اور جسے قلموں نے لکھ دیا ہے۔ اے عمر! لیکن ہر ایک کیلئے وہی کچھ ہوگا جس کیلئے اسے تخلیق کیا گیا ہے۔ (ت وقال حدیث حسن غریب۔ ع وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ وابن مردویہ)

1543 - عن عمر أنه خطب بالجابية فحمد الله واثنى عليه ثم قال من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له فقال له قس بين يديه كلمة بالفارسية فقال عمر لمترجم يترجم له ما يقول قال يزعم ان الله لا يضل احدا فقال عمر كذبت يا عدو الله بل الله خلقك وهو اضلك وهو يدخلك النار ان شاء الله ولو لاولت عقدا لضربت عنقك ثم قال ان الله لما خلق آدم نثر ذريته فكتب اهل الجنة وما هم عاملون واهل النار وما هم عاملون ثم قال هؤلاء لهذه وهؤلاء لهذه فتفرق الناس ويختلفون فی القدر

(۱۵۴۳) عن عمر رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر خطبہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر فرمایا جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔ اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ فرمادے تو اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا تو ایک پادری جو آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے تھا اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے فارسی میں کوئی بات کہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس ترجمان سے جو کہ آپ کیلئے ترجمانی کرتا تھا یہ کہا کہ یہ کیا کہتا ہے؟ تو ترجمان نے کہا کہ اس کا یہ گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے دشمن! تو نے جھوٹ بولا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تجھے تخلیق کیا اور اس نے تجھے گمراہ کیا اور وہ انشاءاللہ تجھے دوزخ میں داخل فرمائے گا اور اگر ایک ضعیف سا وعدہ نہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا تو اس کی اولاد پھیلادی چنانچہ جنتی لکھ دیئے اور یہ بھی کہ وہ کیا کام کریں گے اور دوزخی لکھ دیئے اور یہ بھی کہ وہ کیا کام کریں گے۔ پھر فرمایا کہ یہ اس کیلئے ہیں اور یہ اس کیلئے ہیں تو لوگ جدا ہو گئے اور وہ تقدیر میں اختلاف کرتے ہیں۔ (دفی کتاب القدریۃ وابن جریر وابن ابی حاتم وابوالشیخ وابوالقاسم بن بشران فی

امالیہ وعثمان بن سعید الدارمی فی الرد علی الجھیمۃ وابن مندہ فی غرائب شعبہ وحسین فی الاستقامۃ واللالکائی فی السنۃ والاصبھانی فی الحجۃ وابن خسرو فی مسند ابی حنیفۃ)

1544 - عن عبد الرحمٰن بن ابزی قال اتی عمر فقیل له ان ناسا يتكلمون فی القدر فقام خطيبا فقال يا ايها الناس انما هلك من كان قبلكم من الامم فی امر القدر والذی نفس عمر بيده لااسمع برجلين يتكلمان فيه الا ضربت اعناقهما فاحجم الناس فما تكلم احد حتى ظهر نابغة بالشام زمن الحجاج (حسين فی الاستقامة واللالكائی كر)

(۱۵۴۴) عن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان سے کہا گیا کہ کچھ لوگ تقدیر کے بارے میں کلام کرتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلی جو امتیں تھیں وہ تقدیر کے معاملے میں ہی ہلاک ہوئیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں عمر کی جان ہے۔ میں دو آدمیوں کو تقدیر کے بارے میں گفتگو کرتے نہیں سنوں گا مگر یہ کہ میں ان دونوں کی گردنیں اڑا دوں گا۔ چنانچہ سب لوگ پیچھے ہٹ گئے اور کسی نے بھی (تقدیر کے معاملے میں) بات نہ کی حتیٰ کہ حجاج کے زمانے میں شام میں نابغہ نامی آدمی نمودار ہوا۔ (حسین فی الاستقامۃ واللالکائی۔ کر)

1545 - عن عمر قال كل شیء بقدر حتى العجز والكيس (سفيان)

(۱۵۴۵) عن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہر چیز تقدیر کے ساتھ ہے حتیٰ کہ عاجزی اور دانائی بھی۔ (سفیان)

1546 - عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن موسى قال يا رب ارنا آدم الذی اخرجنا ونفسه من الجنة فاراه الله آدم فقال انت ابونا آدم ؟ فقال له آدم نعم قال انت الذی نفخ الله فيك من روحه وعلمك الاسماء كلها وامر الملائكة فسجدوا لك قال نعم قال فما حملك على أن أخرجتنا ونفسك من الجنة فقال له آدم ومن انت ؟ قال انا موسى قال انت نبی بنی اسرائيل الذی كلمك الله من وراء حجاب لم يجعل بينك وبينه رسولا من خلقه ؟ قال نعم قال فما وجدت

(۱۵۴۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اے رب تعالیٰ! ہمیں وہ آدم تو دکھا جس نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت آدم علیہ السلام دکھائے تو انہوں نے کہا کہ تو ہمارا والد آدم ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے انہیں جواب دیا۔ ہاں! تو انہوں نے کہا تو وہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے تجھ میں روح پھونکی اور تمام کے تمام اسماء تجھے سکھائے اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے تجھے سجدہ کیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا۔ ہاں! تو انہوں نے کہا کہ کس چیز نے تجھے اس بات پر مجبور کیا کہ تو نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے انہیں کہا کہ تو کون ہے؟ انہوں نے

أن ذٰلك كان في كتاب الله قبل أخلق قال نعم قال فيم تلومني في شيء سبق فيه القضاء قبلي؟ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذٰلك فحج آدم موسى (د وابن ابى عاصم فى السنة وابن جرير وابن خزيمة وابو عوانة والشاشي وابن مندة في الرد على الجهمية والاجرى في الثمانين والاصبهاني في الحجة ص)

جواب دیا کہ میں موسیٰ ہوں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ تو ہی بنی اسرائیل کا وہ نبی ہے کہ تجھ سے اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے سے کلام فرمایا۔ اس طرح کہ تیرے اور اپنے درمیان اپنی مخلوق میں سے کوئی قاصد نہ بنایا۔ انہوں نے کہا ہاں! تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ کیا تو نے یہ نہیں پایا کہ یہ چیز میری تخلیق سے پہلے ہی کتاب اللہ میں موجود تھی؟ انہوں نے کہا ہاں! تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ تب تو کس چیز میں مجھے ملامت کر رہا ہے۔ ایسی چیز میں کہ جس میں مجھ سے پہلے ہی فیصلہ سبقت لے چکا تھا؟ اس جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تب حضرت آدم علیہ السلام بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔ (د وابن ابی عاصم فی السنة وابن جریر وابن خزیمة وابوعوانة والشاشی وابن مندة فی الرد علی الجھمیة والاجری فی الثمانین والاصبھانی فی الحجة ص)

1547 - عن عمر قال انا وجدنا هٰذا الامر قد فرغ الله منه قبل أن يخلق الخلق والمال قد قسم قبل أن يجمع والناس يجرون على مقادير الله ولن تموت نفس إلا ولله الحجة عليها إن شاء أن يعذبها عذبها وإن شاء أن يغفر لها غفر لها (حسين في الاستقامة)

(۱۵۴۷) عن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ معاملہ ایسا جانا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے مخلوق کو تخلیق کرنے سے پہلے ہی فارغ ہو چکا ہے اور مال تقسیم کیا جا چکا ہے قبل اس کے کہ اسے جمع کیا جاتا اور لوگ اللہ تعالیٰ کی تقدیروں پر گزر رہے ہیں اور کسی جان کو موت نہیں آئیگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کیلئے اس کے خلاف حجت ہوگی اگر اسے عذاب دینا چاہے گا تو عذاب دے گا اور اگر اسے بخشنا چاہے گا تو بخش دے گا۔ (حسین فی الاستقامة)

1548 - (ومن مسند علي رضي الله عنه) عن علي قال كنا في جنازة في بقيع الغرقد فاتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس وجلسنا حوله ومعه مخصرة ينكت بها ثم رفع بصره فقال ما منكم من نفس منفوسة الا وقد كتب مقعدها من الجنة والنار إلا قد كتبت شقية أو سعيدة فقال القوم يا رسول الله افلا نمكث

(۱۵۴۸) (من مسند علی رضی اللہ عنہ) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں جنت البقیع میں موجود تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھڑی تھی اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کرید رہے تھے۔ پھر اپنی نگاہ اٹھائی اور ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی سانس لینے والی جان نہیں ہے مگر یہ کہ جنت اور دوزخ میں اس کا ٹھکانہ لکھ دیا

علی کتابنا وندع العمل فمن کان من اهل السعادة فسیصیر إلی السعادة ومن کان من اهل الشقاوة فسیصیر إلی الشقاوة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل اعملوا فکل میسر أما من کان من أهل الشقاوة فانه میسر لعمل أهل الشقاوة واما من کان من أهل السعادة فانه میسر لعمل اهل السعادة ثم قرأ فاما من أعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسره للیسری (ط حم خ م د ت ن ہ وخشیش فی الاستقامة ع حب هب)

گیا ہے مگر یہ کہ یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ بدبخت ہے یا خوش بخت۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اپنی کتابوں (یعنی اپنے لکھے گئے) پر ہی نہ ٹھہرے رہیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں تو جو خوش بختوں میں سے ہوگا وہ عنقریب خوش بختی کی طرف چلا جائیگا اور جو بدبختوں میں سے ہوگا وہ عنقریب بدبختی کی طرف چلا جائیگا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہیں ہے بلکہ عمل کرو۔ ہر ایک کیلئے آسان کیا جائیگا جو بدبختوں میں سے ہوگا تو اس کیلئے بدبختوں کے عمل آسان کئے جائیں گے اور جو خوش بختوں میں سے ہوگا تو اس کیلئے خوش بختوں کے عمل آسان کئے جائیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ "فاما من اعطی واتقی و صدق بالحسنی فسنیسّرهٗ للیسری" (اللیل ۵،۷) ترجمہ: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ جانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کریں گے۔ (طب حم خ م د ت ن ہ وخشیش فی الاستقامة ع حب هب)

1549 - عن علی قال صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فحمد اللہ واثنی علیه وقال کتاب کتب اللہ فیه اهل الجنة باسمائهم وانسابهم فیجمل علیهم لا یزاد فیهم ولا ینقص منهم إلی یوم القیامة ثم قال کتاب کتب اللہ فیه اهل النار باسمائهم وانسابهم فیجمل علیهم لا یزاد فیهم ولا ینقص منهم إلی یوم القیامة صاحب الجنة مختوم له بعمل أهل الجنة وإن عمل أی عمل وصاحب النار مختوم له بعمل أهل النار وإن عمل أی عمل وقد یسلك باهل السعادة طریق الشقاء حتی یقال ما اشبههم بهم بل هم منهم وتدرکهم السعادة

(۱۵۴۹) عن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ ایک کتاب ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے نام اور ان کے خاندانوں (باپ دادا) کے نام لکھ دیئے ہیں تو ان کی میزان جوڑ دی گئی ہے قیامت کے دن تک نہ ان میں اضافہ ہوگا اور نہ ہی کمی ہوگی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ایک کتاب ہے اس میں جہنمیوں کے نام اور ان کے خاندانوں کے نام اللہ تعالیٰ نے لکھ دیئے ہیں تو ان کی میزان جوڑ دی گئی (یعنی ٹوٹل آخر میں دے دیا گیا ہے) تو قیامت کے دن تک نہ ہی ان میں اضافہ ہوگا اور نہ ہی کمی ہوگی۔ جنتی آدمی کا خاتمہ جنتیوں کے عمل پر ہوگا اگرچہ کوئی سا بھی عمل کرے اور دوزخی آدمی کا خاتمہ دوزخیوں کے عمل پر ہوگا۔ اگرچہ کوئی سا بھی عمل کرے۔ بعض اوقات خوش بختوں کو بدبختی کی راہ پر چلایا جاتا ہے حتیٰ کہ یہ کہا جاتا

فتستنقذهم وقا، يسلك باهل الشقاء طريق السعادة حتى يقال ما اشبههم بهم بل هم منهم ويدركهم الشقاء فيستخرجهم من كتبه الله سعيدا فى ام الكتاب لم يخرجه من الدنيا حتى يستعمله بعمل يسعده به قبل موته ولو بفواق ناقة ومن كتبه الله فى الكتاب شقيا لم يخرجه من الدنيا حتى يستعمله بعمل يشقى به قبل موته ولو بفواق ناقة والاعمال بخواتمها (طس وابو سهل الجنديسابورى فى الخامس من حديثه)

ہے کہ وہ ان کے کتنے ہی مشابہ ہیں بلکہ وہ انہی میں سے ہیں اور انہیں خوش بختی آلیتی ہے چنانچہ وہ انہیں چھڑا لیتی ہے (نجات دلا دیتی ہے) اور بعض اوقات بدبختوں کو خوش بختی کی راہ پر چلایا جاتا ہے حتیٰ کہ یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ان کے کتنے ہی مشابہ ہیں بلکہ وہ انہی میں سے ہیں اور بدبختی انہیں آلیتی ہے چنانچہ انہیں نکال لے جاتی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے ام الکتاب میں خوش بخت لکھ دیا ہے اسے اللہ تعالیٰ دنیا سے تب تک نہیں نکالے گا جب تک کہ اس سے ایسا کام نہ لے لے جو اسے موت سے پہلے خوش بخت بنا دے۔ اگرچہ اتنی ہی دیر کہ جتنی دیر میں دوسری بار اونٹنی دوہی جاتی ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے ام الکتاب میں بدبخت لکھ دیا ہے اسے دنیا سے تب تک نہیں نکالے گا جب تک کہ اس سے ایسا کام نہ لے لے جو اسے موت سے پہلے بدبخت بنا دے۔ اگرچہ اتنی ہی دیر کہ جتنی دیر میں اونٹنی دوسری بار دوہی جاتی ہے اور اعمال کا دارومدار ان کے خاتمہ پر ہے۔ (طس وابوسہل الجندیسابوری فی الخامس من حدیثہ)

1550 - عن الشعبى أن عليا خطب فقال لسه، منا من لم يؤمن بالقدر خيره وشره (ابن بشران)

(۱۵۵۰) عن الشعبی رضی اللہ عنہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا کہ وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہے جو اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہیں لاتا۔ (ابن بشران)

1551 - عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلّم والله ما من نفس منفوسة إلا قد كتب لها من الله شقاء أو سعادة فقام رجل فقال يا رسول الله ففيم إذا العمل ؟ قال اعملوا فكل ميسر لما خلق له (ابن ابى عاصم فى السنة)

(۱۵۵۱) عن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم بخدا! کوئی سانس لینے والی جان نہیں ہے مگر یہ کہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدبختی یا خوش بختی لکھ دی گئی ہے تو ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تب عمل کس چیز میں ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ عمل کرو۔ ہر ایک کیلئے وہی کچھ آسان کیا جائیگا جس کیلئے اسے تخلیق کیا گیا ہے۔ (ابن ابی عاصم فی السنۃ)

1552 - عن على قال ان الله يدفع الامر المبرم (جعفر الفريابى فى الذكر)

(۱۵۵۲) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قضائے مبرم کو ہٹا دیتا ہے۔ (جعفر الفریابی فی الذکر)

1553 - عن علی إن أحدكم لن يخلص الايمان إلى قلبه حتى يستيقن يقينا غير ظن أن ما أصابه لم يكن ليخطئه وما أخطأه لم يكن ليصيبه ويقر بالقدر كله (اللالكائی)

(۱۵۵۳) عن علی رضی اللہ عنہ کہ تم میں سے کسی آدمی کے دل تک ایمان تب تک ہرگز نہیں پہنچے گا جب تک کہ اسے پختہ یقین جس میں شک نہ ہو حاصل نہ ہو جائے کہ جو کچھ اسے پہنچا وہ اس سے چوکنے والا نہیں تھا اور جو کچھ اس سے چوک گیا وہ اسے پہنچنے والا نہیں تھا اور جب تک کہ وہ ہر قسم کی تقدیر کا اقرار نہ کرے۔ (اللالکائی)

1554 - عن علی انه ذكر عنده القدر يوما فادخل اصبعيه السبابة والوسطى فی فيه فرقم بها باطن يده فقال أشهد أن هاتين الرقمتين كانتا فی علم الكتاب (اللالكائی)

(۱۵۵۴) عن علی رضی اللہ عنہ کہ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تقدیر کا ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی دو انگلیاں یعنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی اپنے منہ میں ڈالی اور ان سے اپنے ہاتھ کے پیٹ پر لکیر کھینچی اور ارشاد فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ دونوں لکیریں کتاب کے علم میں تھیں۔ (اللالکائی)

1555 - عن جعفر بن محمد عن أبيه قال قيل لعلی بن ابی طالب إن ههنا رجلا يتكلم فی المشيئة فقال يا عبد الله خلقك الله لما شاء أو لما شئت قال لما شاء قال فيمرضك إذا شاء أو إذا شئت قال بل إذا شاء قال فيميتك إذا شاء أو إذا شئت قال إذا شاء قال فيدخلك حيث شاء أو حيث شئت قال فقال والله لو قلت غير هذا لضربت الذی فيه عيناك بالسيف ثم تلا علی وما تشاؤون إلا أن يشاء الله هو اهل التقوى واهل المغفرة (ابن ابی حاتم والاصبهانی واللالكائی والخلعی فی الخلعيات)

(۱۵۵۵) عن جعفر بن محمد عن ابیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ یہاں ایک آدمی ہے جو مشیت کے بارے میں گفتگو کرتا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ نے تجھے تخلیق کیا جب اس نے چاہا یا جب تو نے چاہا؟ اس نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تجھے بیمار کرے گا جب وہ چاہے گا یا جب تو چاہے گا؟ اس نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تجھے موت دے گا جب وہ چاہے گا یا جب تو چاہے گا؟ اس نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تجھے داخل فرمائے گا جہاں وہ چاہے گا یا جہاں تو چاہے گا؟ اس نے کہا کہ جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم بخدا! اگر تو اس کے علاوہ کوئی جواب دیتا تو میں اس جگہ کہ جہاں تیری آنکھیں ہیں اسے تلوار سے اڑا دیتا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ "وما یذکرون الا ان یشاء اللہ ھو اھل التقویٰ واھل المغفرۃ" (المدثر ۵۶) ترجمہ: اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر جب اللہ تعالیٰ چاہے وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اس کی شان ہے مغفرت

1556 - (عن محمد بن زكريا العلائی ثنا العباس بن بكار حدثنا ابو بكر الهذلی) عن عكرمة قال لما قدم علی من صفين قام إليه شيخ من اصحابه يا امير المؤمنين اخبرنا عن مسيرنا إلی الشام بقضاء وقدر فقال والذی خلق الحبة وبرأ النسمة ما قطعنا واديا ولا علونا تلعة الا بقضاء وقدر فقال الشيخ عند الله احتسب عنائی فقال علی بل عظم الله اجركم فی مسيركم وانتم مصعدون وفی منحدركم وانتم منحدرون وما كنتم فی شیء من أموركم مكرهين ولا إليها مضطرين فقال الشيخ كيف يا امير المؤمنين والقضاء والقدر ساقنا إليها فقال ويحك لعلك ظننته قضاء لازما وقدرا حاتما لو كان ذلك لسقط الوعد والوعيد وبطل الثواب والعقاب ولا اتت لائمة من الله لمذنب ولا محمدة من الله لمحسن ولا كان المحسن اولی بثواب الاحسان من المذنب ذلك مقال احزاب عبدة الاوثان وجنود الشيطان وخصماء الرحمٰن وهم قدرية هذه الامة ومجوسها ولكن الله امر بالخير تخييرا ونهی عن الشر تحذيرا ولم يعص مغلوبا ولم يطع مكرها ولا يملك تفويضا ولا خلق السماوات والارض وما اری فيهما من عجائب آياتهما باطلا ذلك ظن الذين كفروا فويل للذين كفروا من النار فقال الشيخ يا امير المؤمنين فما كان القضاء والقدر الذی كان فيه

فرمانا۔(ابن ابی حاتم والاصبهانی واللالکائی والخلعی فی الخلعیات)

(۱۵۵۶) عن محمد بن زکریا العلائی ثنا العباس بن بکار ثنا ابوبکر الهذلی عن عکرمۃ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین کے مقام سے لوٹے تو آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک بوڑھا اٹھ کر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہنے لگا۔ امیر المومنین! ہمیں ہمارے ملک شام کی طرف سفر کرنے کے بارے میں قضاء وقدر کے ساتھ بتائیے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ تخلیق کیا اور جاندار کو پیدا کیا۔ ہم نے کوئی وادی طے نہیں کی اور نہ ہی کسی ٹیلے پر چڑھے مگر قضاء وقدر کے ساتھ ہی' تو اس بوڑھے نے کہا کہ میں اپنی تکلیف کا ثواب اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے چلنے میں تمہارا اجر عظیم فرمائے درآنحالیکہ تم اوپر چڑھ رہے تھے اور تمہارے نیچے اترنے میں تمہارا اجر عظیم فرمائے درآنحالیکہ تم نیچے اتر رہے تھے اور تم اپنے معاملات میں سے کسی چیز میں زبردستی نہیں کئے گئے تھے اور نہ ہی اس کی طرف تم مجبور کئے گئے تھے تو اس بوڑھے نے کہا امیر المومنین! کیسے! حالانکہ قضاء وقدر نے ہمیں ان کی طرف ہانکا تھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ افسوس ہے تجھ پر! شاید تو نے اسے ایسی قضاء گمان کیا جو لازم ہے اور ایسی تقدیر گمان کیا جو حتمی ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو وعدہ اور وعید تو ساقط ہو جاتے اور ثواب وعقاب (سزا) باطل ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے گنہگار کیلئے ملامت نہ آتی اور نیکوکار کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعریف نہ آتی اور نیکوکار نیکی کے ثواب کا گنہگار سے زیادہ حقدار نہ ہوتا۔ یہ تو بتوں کے پجاریوں کے گروہ' شیطان کے لشکروں اور رب رحمٰن کے دشمنوں کی گفتگو ہے (یعنی جو کچھ تو نے کہا ہے) اور وہ سب اس امت کے قدریہ اور مجوسی ہیں۔ یہ بات نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا حکم اختیار کے طور پر دیا۔ برائی سے منع کیا بطور ڈراوے کے (تنبیہ کے)

مسيرنا ومنصرفنا قال ذلك امر الله وحكمته ثم قرأ على وقضى ربك أن لا تعبدوا إلا إياه (كر والعلائى وشيخه كذابان)

اوراس کی نافرمانی مغلوب ہو کر نہیں کی جاتی نہ ہی اس کی اطاعت زبردستی کی جاتی ہے اور وہ ہر کام بندے کے سپرد کر کے مالک نہیں بناتا اور اس نے آسمانوں اور زمین اور جوان دونوں میں ان کی نشانیوں کے عجائبات دکھائی دیتے ہیں انہیں باطل تخلیق نہیں فرمایا۔ یہ تو ان کا گمان ہے جو کافر ہوئے تو جو کافر ہوئے ان کیلئے آگ سے ہلاکت ہے تو اس بوڑھے نے کہا: امیر المومنین! تو وہ قضاء وقدر کیا تھی کہ جس میں ہمارا سفر کرنا اور واپس لوٹنا تھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم اور اس کی حکمت ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "قضى ربك الا تعبدوا الاایاه" (الاسراء ۲۳) ترجمہ: اور تمہارے رب تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو (کر) "والعلائى و شيخه كذابان"

1557 - عن الحارث قال جاء رجل إلى على فقال يا امير المؤمنين اخبرنى عن القدر قال طريق مظلم لا تسلكه قال يا امير المؤمنين اخبرنى عن القدر قال بحر عميق لا تلجه قال يا امير المؤمنين اخبرنى عن القدر قال سر الله قد خفى عليك فلا تفشه قال يا امير المؤمنين اخبرنى عن القدر قال يا أيها السائل ان الله خالقك كما شاء أو كما شئت ؟ قال بل كما شاء قال فيستعملك كما شاء أو كما شئت قال بل كما شاء قال فيبعثك يوم القيامة كما شاء أو كما شئت قال بل كما شاء قال ايها السائل ألست تسال الله ربك العافية قال بلى قال فمن أى شىء تسأله العافية أمن البلاء الذى ابتلاك به ام من البلاء الذى ابتلاك به غيره قال من البلاء الذى ابتلانى به قال يا أيها السائل تقول لا حول

(۱۵۵۷) عن الحارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا: امیر المومنین! مجھے تقدیر کے بارے میں بتائیے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تاریک راہ ہے اس پر مت چل۔ اس نے کہا امیر المومنین! مجھے تقدیر کے بارے میں بتائیے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گہرا سمندر ہے اس میں مت گھس۔ اس نے کہا کہ امیر المومنین! مجھے تقدیر کے بارے میں بتائیے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا راز ہے جو تجھ پر مخفی ہے اسے افشاء مت کر۔ اس نے کہا امیر المومنین! مجھے تقدیر کے بارے میں بتائیے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے سائل! اللہ تعالیٰ تجھے تخلیق فرمانے والا ہے جیسے وہ چاہے یا جیسے تو چاہے؟ اس نے کہا کہ جیسے اللہ تعالیٰ چاہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تجھ سے کام لے گا جیسے وہ چاہے یا جیسے تو چاہے؟ اس نے کہا کہ جیسے اللہ تعالیٰ چاہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن وہ تجھے دوبارہ زندہ فرمائے گا جیسے وہ چاہے گا یا جیسے تو چاہے گا؟ اس نے کہا کہ جیسے وہ چاہے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سائل! کیا تو اپنے پروردگار

ولا قوة الا بمن قال الا بالله العلی العظیم قال فتعلم ما فی تفسیرها قال تعلمنی مما علمك یا امیر المؤمنین قال إن تفسیرها لا یقدر علی طاعة اللّٰه ولا یکون له قوة فی معصیة اللّٰه فی الامرین جمیعا الا باللّٰه ایها السائل ألك مع اللّٰه مشیئة فان قلت لك دون اللّٰه مشیئة فقد اکتفیت بها عن مشیئة اللّٰه وإن زعمت أن لك فوق اللّٰه مشیئة فقد ادعیت مع اللّٰه شرکا فی مشیئته أیها السائل إن اللّٰه یشج ویداوی فمنه الدواء ومنه الداء أعقلت عن اللّٰه امره ؟ قال نعم قال علی الآن أسلم أخوکم فقوموا فصافحوه ثم قال علی لو أن عندی رجلا من القدریة لاخذت برقبته ثم لا ازال أجاها حتی اقطعها فانهم یهود هٰذه الامة ونصاراها ومجوسها (کر)

اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال نہیں کرتا؟ اس نے کہا: کیوں نہیں! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو کس چیز سے عافیت کا سوال اس سے کرتا ہے کیا اس مصیبت سے کہ جس میں اس نے تجھے مبتلا کیا ہے یا اس مصیبت سے کہ جس میں تیرے علاوہ کسی اور کو مبتلا کیا ہے؟ اس نے کہا کہ اس مصیبت سے کہ جس میں اس نے مجھے مبتلا کیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے سائل! تو کہتا ہے کہ برائی دفع کرنے کا حیلہ اور بھلائی حاصل کرنے کی قوت نہیں ہے مگر اسے ہی جو یہ کہے کہ ''سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے جو کہ بلند و برتر اور عظیم ہے''۔ تو تو جانتا ہے کہ اس کی تفسیر میں کیا ہے؟ اس نے کہا امیر المومنین! جو کچھ آپ کو سکھایا گیا ہے وہ مجھے بھی سکھا دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قدرت حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اسے قوت حاصل ہو گی مگر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ان دونوں معاملوں میں قوت و قدرت ہو گی۔ اے سائل! کیا اللہ تعالیٰ کے مقابل تجھے بھی مشیت حاصل ہے۔ اگر تو کہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تجھے مشیت حاصل ہے تو تو نے اسے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے مستغنی کر دیا اور اگر تیرا یہ گمان ہو کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر تجھے مشیت حاصل ہے تو تو نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی مشیت میں کسی شریک کا دعویٰ کیا۔ اے سائل! اللہ تعالیٰ زخمی کرتا ہے اور علاج بھی کرتا ہے تو اسی کی طرف سے دواء ہے اور اسی کی طرف سے بیماری ہے۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کا معاملہ سمجھ لیا؟ اس نے کہا ہاں۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب تمہارا بھائی مسلمان ہو گیا ہے۔ چنانچہ اٹھو اور اس سے مصافحہ کرو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس کوئی قدری آدمی ہوتا تو میں اس کی گردن پکڑ لیتا۔ پھر میں اس کی گردن پر مارتا رہوں گا حتیٰ کہ اسے کاٹ ڈالوں گا کیونکہ وہ اس امت کے یہودی، نصرانی اور مجوسی ہیں۔ (کر)

1558 - عن علی قال لکل عبد حفظة

(۱۵۵۸) عن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر بندے کیلئے

يحفظونه لا يخر عليه حائط أو يتردى فى بئر أو تصيبه دابة حتى إذا جاء القدر الذى قدر له خلت عنه الحفظة فأصابه ما شاء الله ان يصيبه (د فى القدر)

محافظ فرشتے مقرر ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس آدمی پر کوئی دیوار نہیں گرتی' نہ ہی وہ کسی کنویں میں گرتا ہے اور نہ ہی اسے کوئی جانور مصیبت پہنچاتا ہے حتیٰ کہ جب وہ تقدیر جو اس کیلئے لکھ دی گئی ہوتی ہے وہ آجاتی ہے تو وہ محافظ فرشتے اسے تنہا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے جو مصیبت پہنچانا چاہتا ہے وہ اسے پہنچ جاتی ہے۔ (دفی القدر)

1559 - عن ابى نصير قال كنا جلوسا حول الاشعث بن قيس إذ جاء رجل بيده عنزة فلم نعرفه وعرفه فقال يا امير المؤمنين قال نعم قال تخرج هذه الساعة وانت رجل محارب قال إن على من الله جنة حصينة فإذا جاء القدر لم يغن شيئا انه ليس من الناس احد الا وقد وكل به ملك فلا تريده دابة ولا شىء الا قال اتقه اتقه فإذا جاء القدر خلى عنه (د فى القدر)

(۱۵۵۹) عن ابی نصیر فرماتے ہیں کہ ہم حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کے اردگرد بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اس کے ہاتھ برچھی تھی تو ہم نے اسے نہ پہچانا۔ البتہ حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے اسے پہچان لیا تو انہوں نے کہا۔ آپ امیر المومنین ہیں تو اس آدمی نے جواب دیا ہاں۔ حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ اس وقت باہر نکلے ہیں حالانکہ آپ دشمنی والے آدمی ہیں تو اس آدمی نے کہا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت مضبوط ڈھال ہے۔ جب تقدیر آجائیگی تو کوئی چیز بے نیاز نہیں کرے گی۔ لوگوں میں سے ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر ہے چنانچہ کوئی بھی جانور یا کوئی چیز اس آدمی کا قصد کرتی ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ اس سے بچ اور جب تقدیر آجائے گی تو وہ فرشتہ اسے انتہا چھوڑ دے گا۔ (دفی القدر کر)

1560 - عن يعلى بن مرة قال كان على يخرج بالليل إلى المسجد يصلى تطوعا فجئنا نحرسه فلما فرغ اتانا فقال ما يجلسكم ؟ قلنا نحرسك فقال أمن أهل السماء تحرسون أم من أهل الارض ؟ قلنا بل من أهل الارض قال إنه لا يكون فى الارض شىء حتى يقضى فى السماء وليس من أحد إلا وقد وكل به ملكان يدفعان عنه ويكلانه حتى يجئ قدره فإذا جاء قدره خليا بينه وبين قدره وإن على من الله جنة حصينة فإذا جاء أجلى كشف عنى وانه لا يجد طعم

(۱۵۶۰) عن یعلیٰ بن مرۃ! فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رات کے وقت مسجد میں تشریف لے جاتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نفل نماز ادا فرماتے تھے تو ہم آپ رضی اللہ عنہ کی حفاظت کیلئے آگئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کس کیلئے بیٹھے ہوئے ہو؟ ہم نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرتے رہے ہیں تو فرمایا کہ کیا تم آسمان والوں سے حفاظت کرتے ہو یا زمین والوں سے؟ ہم نے کہا کہ زمین والوں سے تو فرمایا کہ زمین میں تب تک کوئی چیز نہیں ہوگی جب تک کہ آسمان میں فیصلہ نہ کر دیا جائے اور ہر ایک آدمی کے ساتھ دو فرشتے مقرر کئے گئے ہیں وہ اس کا دفاع کرتے ہیں اور اس کی نگہبانی کرتے

الایمان حتی یعلم أن ما أصابه لم یکن لیخطئه وما اخطاه لم یکن لیصیبه (د فی القدر وخشیش فی الاستقامة کر)

ہیں حتیٰ کہ اس کی تقدیر آ جاتی ہے تو جب اس کی تقدیر آ جاتی ہے تو وہ اس کے اور اس کی تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں اور مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت مضبوط ڈھال ہے جب میری موت کا وقت آ جائیگا تو وہ مجھ سے وہ ڈھال ہٹا دے گا اور آدمی اس وقت تک ایمان کا ذائقہ نہیں پا سکتا جب تک کہ یہ نہ جان لے کہ جو کچھ اسے پہنچا وہ اس سے چوکنے والا نہیں تھا اور جو چوک گیا وہ اسے پہنچنے والا نہیں تھا۔ (د فی القدر وخشیش فی الاستقامۃ کر)

1561 - عن قتادة قال : إن آخر لیلة اتت علی علی جعل لا یستقر فارتاب به اهله فجعل یدس بعضهم إلی بعض حتی اجمعوا فناشدوه قال إنه لیس من عبد إلا ومعه ملکان یدفعان عنه ما لم یقدر أو قال ما لم یات القدر فإذا اتی القدر خلیا بینه وبین القدر ثم خرج إلی المسجد فقتل (د فی القدر کر)

(۱۵۶۱) عن قتادہ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جو آخری رات آئی۔ اس رات آپ رضی اللہ عنہ قرار نہیں پاتے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کو آپ پر شک پڑ گیا تو وہ ایک دوسرے سے پوشیدہ کرنے لگے۔ حتیٰ کہ وہ سب اکٹھے ہوئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو قسم دی (کہ ٹھہرے رہیں) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی بندہ ہے اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کا دفاع کرتے ہیں۔ تب تک جب تک کہ تقدیر میں نہیں لکھا ہوتا یا یہ فرمایا کہ جب تک تقدیر نہیں آتی تو جب تقدیر آ جاتی ہے تو وہ اس بندے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لے گئے تو قتل کر دیئے گئے۔ (د فی القدر کر)

1562 - عن ابی مجلز قال جاء رجل إلی علی وهو یصلی فی المسجد فقال احترس فان ناسا من مراد یریدون قتلك فقال إن مع الرجل ملکین یحفظانه مما لم یقدر فإذا جاء القدر خلوا بینه وبینه وان الاجل جنة حصینة (ابن سعد کر)

(۱۵۶۲) عن ابی مجلز فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں نماز ادا فرما رہے تھے تو اس نے کہا کہ اپنی نگہبانی کیجئے کیونکہ مراد قبیلہ کے کچھ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں وہ اس کی ہر اس چیز سے حفاظت کرتے ہیں جو کہ تقدیر میں نہیں لکھی گئی ہوتی اور جب تقدیر آ جاتی ہے تو وہ اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں اور موت ایک بہت مضبوط ڈھال ہے۔ (ابن سعد کر)

1563 - (عن محمد بن إدریس الشافعی

(۱۵۶۳) عن محمد بن ادریس الشافعی عن یحییٰ بن سلیم عن جعفر بن

عن يحيى بن سليم عن جعفر بن محمد) عن ابيه عبد اللّٰه بن جعفر عن على بن ابى طالب أنه خطب الناس يوما فقال فى خطبته وأعجب ما فى الانسان قلبه وله مواد من الحكمة واضداد من خلافها فان سنح له الرجاء اوله الطمع وإن هاج به الطمع اهلكه الحرص وان ملكه اليأس قتله الأسف وإن عرض له الغضب اشتد به الغيظ وإن أسعد بالرضا نسى التحفظ وإن ناله الخوف شغله الحزن وإن أصابته مصيبة قصمه الجزع وان افاد مالا اطغاه الغنى وان عضته فاقة شغله البلاء وان جهده الجوع قعد به الضعف فكل تقصير به مضر وكل افراط له مفسد قال فقام إليه رجل ممن كان شهد معه الجمل فقال يا امير المؤمنين اخبرنا عن القدر فقال بحر عميق فلا تلجه قال يا امير المؤمنين اخبرنا عن القدر قال سر اللّٰه فلا تتكلفه قال يا امير المؤمنين اخبرنا عن القدر قال اما إذ أبيت فانه أمر بين أمرين لا جبر ولا تفويض قال يا امير المؤمنين إن فلانا يقول بالاستطاعة وهو حاضرك فقال على به فاقاموه فلما رآه سل سيفه قدر أربع أصابع فقال الاستطاعة تملكها مع اللّٰه أو من دون اللّٰه وإياك ان تقول احدهما فترتد فاضرب عنقك قال فما اقول يا امير المؤمنين قال قل املكها باللّٰه الذى ان شاء ملكنيها (حل)

محمد عن ابیہ عبداللہ بن جعفر عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ! ایک دن آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطبہ ارشاد فرمایا تو خطبے میں یہ کہا کہ انسان میں جو کچھ ہے اس میں سے عجیب ترین اس کا دل ہوتا ہے۔ اس کیلئے حکمت کا مواد اور حکمت کے خلاف کی اضداد ہوتی ہیں۔ اگر اس کیلئے امید ظاہر ہو تو اسے طمع اور لالچ دیوانہ کر دیتا ہے۔ اگر طمع اس میں جوش مارتا ہے تو حرص اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ اگر مایوسی اس پر غالب آ جائے تو غم اسے قتل کر دیتا ہے۔ اگر غضب اس کیلئے ظاہر ہو تو اس کا غ شدید ہو جاتا ہے اور اگر وہ رضامندی کے ساتھ موافقت کرے تو تحفظ کو بھول جاتا ہے۔ اگر خوف اسے آ لے تو رنج اسے مصروف رکھتا ہے۔ اگر کوئی مصیبت اسے پہنچے تو رونا دھونا اس کی پیٹھ توڑ دیتا ہے۔ اگر اسے مال حاصل ہو تو امیری اسے سرکش بنا دیتی ہے۔ اگر اسے فاقہ کاٹ کھائے تو بلاء اسے مصروف رکھتی ہے اور اگر بھوک اسے تکلیف میں ڈالے تو کمزوری اسے بٹھا دیتی ہے چنانچہ ہر کمی اس کے حق میں نقصان دہ ہے اور ہر زیادتی اس کیلئے بگاڑ کا باعث ہے۔ تب ایک آدمی جو کہ جنگ جمل کے موقع پر آپ کے ساتھ تھا' وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہا۔ امیر المومنین! ہمیں تقدیر کے بارے میں بتائیے؟ تو فرمایا: بہت گہرا سمندر ہے۔ اس میں مت گھس۔ اس نے کہا: امیر المومنین! ہمیں تقدیر کے بارے میں بتائیے؟ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا راز ہے اس کا تکلف مت کر۔ اس نے کہا: امیر المومنین! ہمیں تقدیر کے بارے میں بتائیے؟ تو فرمایا: خبردار! کیونکر میں انکار کروں گا۔ (یا یہ کہ تو باز کیوں نہیں آتا) یہ دو امروں کے درمیان ایک امر ہے نہ ہی بندہ مجبور محض ہے اور نہ ہی سب کچھ اس کے سپرد ہے۔ اس نے کہا: امیر المومنین! فلاں آدمی تو فقط استطاعت کی بات کرتا ہے اور وہ آپ کے پاس حاضر ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے فوراً کھڑا کرو۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے چار انگلیوں کی مقدار تلوار سونت لی اور ارشاد فرمایا کہ استطاعت کا مالک تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے بغیر

ہوتا ہے اوران دونوں میں سے کوئی ایک بات کہنے سے بچنا کہ تو مرتد ہو جائیگا اور میں تیری گردن اڑا دوں گا تو اس نے کہا امیر المومنین: تب میں کیا کہوں؟ تو فرمایا کہ یہ کہہ۔ میں اس اللہ رب العزت سے استطاعت کا مالک ہوتا ہوں جو اگر چاہے تو مجھے اس کا مالک بنادے۔ (حل)

1564 - عن يحيى بن ابى كثير قال قيل لعلى الا نحرسك فقال حرس امرا اجله (حل)

(۱۵۶۴) عن یحیٰی بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا ہم آپ کی نگہبانی نہ کریں؟ تو ارشاد فرمایا کہ آدمی کی موت اس کی حفاظت کرتی ہے۔ (حل)

1565 - (ومن مسند ابى بن كعب) عن ابى الاسود الدؤلى انه اتى إلى عمران بن حصين فقال انى خاصمت اهل القدر حتى اخرجونى فهل عندك من حديث لعل الله ان ينفعنى به ؟ قال لعلى إن حدثتك حديثا تياس عليه اذنك صار كانك لم تسمعه قال : ما جئت لذلك قال فان الله تبارك وتعالى لو عذب أهل السموات السبع واهل الارضين السبع عذبهم وهو غير ظالم لهم ولو ادخلهم فى رحمته لكانت رحمته اوسع من ذنوبهم كما قال يعذب من يشاء ويرحم من يشاء فمن عذب فهو الحق ومن رحم فهو الحق ولو كانت الجبال ذهبا أو ورقا فانفقها فى سبيل الله ولم يؤمن بالقدر خيره وشره لم ينفعك كذا واخرج فاسال قال فخرجت إلى المسجد فإذا بعبد الله بن مسعود وابى بن كعب فسألتهما فقال عبد الله بن مسعود يا ابى اخبره قال ابى بل انت يا ابا عبد الرحمن اخبره فجاء بمثل حديث عمران بن حصين لم يزد قليلا ولا كثيرا كانه يسمع قوله

(۱۵۶۵) (من مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) عن ابی الاسود الدولی! حضرت ابوالاسود رضی اللہ عنہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ میں قدریہ فرقے والوں سے جھگڑتا رہوں گا حتیٰ کہ وہ مجھے نکال دیں تو کیا آپ کے پاس کوئی حدیث ہے۔ شاید مجھے اللہ تعالیٰ اس کے باعث کچھ فائدہ دے؟ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں تجھ سے کوئی حدیث بیان کروں تو اس پر اپنے کان مایوس کر لینا اس طرح ہو گویا کہ تو نے اسے سنا ہی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس لئے تو نہیں آیا تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ سات آسمان والوں اور سات زمین والوں کو عذاب دے تو وہ انہیں اس حال میں عذاب دے گا کہ وہ ان کیلئے ظالم نہیں ہوگا اور اگر انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمالے تو اس کی رحمت ان کے گناہوں سے بہت وسیع ہوگی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "یعذب من یشاء و یرحم من یشاء" (العنکبوت ۲۱) یعنی جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس پر رحم فرماتا ہے۔ چنانچہ جسے عذاب دیا گیا تو وہ بھی حق ہے اور جس پر رحم کیا گیا تو وہ بھی حق ہے اور اگر تمام پہاڑ سونا اور چاندی ہوتے تو تو انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے۔ البتہ اچھی بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہ لائے تو تجھے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ اب نکل جا اور کسی سے پوچھ لے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد کی طرف نکل گیا تو میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

ثم قال یا ابی أکذٰلک تقول قال نعم (ابن جریر)

1566 - (ومن مسند اکثم بن الجون الخزاعی عن ابی نهیک عن شبل بن خلید المزنی) عن اکثم بن ابی الجون قال قلنا یا رسول اللّٰه فلان لجرئ فی القتال قال هو من اهل النار قلنا یا رسول اللّٰه إذا کان فلان فی عبادته واجتهاده ولین جانبه فی النار فاین نحن ؟ قال انما ذٰلک إخبات النفاق وهو فی النار قال کنا نتحفظ علیه فی القتال کان لا یمر به فارس ولا راجل الا وثب علیه فکثر علیه جراحه فاتینا النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقلنا یا رسول اللّٰه استشهد فلان قال هو فی النار فلما اشتد الم جراحه اخذ سیفه فوضعه بین ثدییه ثم اتکا علیه حتی خرج من ظهره فاتیت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقلت أشهد أنکَ رسول اللّٰه فقال لی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان الرجل لیعمل بعمل أهل الجنة وإنه لمن أهل النار وإن الرجل لیعمل بعمل أهل النار وإنه لمن أهل الجنة تدرکه الشقوة والسعادة عند خروج نفسه فیختم له بها (ابن منده طب وابو نعیم)

اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو میں نے ان دونوں سے سوال کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسے تم بتاؤ تو حضرت ابی نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ہی اسے بتایئے تو انہوں نے بھی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی مانند حدیث بیان کی کوئی کمی بیشی نہ کی گویا کہ انہوں نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ کا قول سنا تھا۔ پھر یہ فرمایا کہ اے ابی! کیا تو بھی ایسے ہی کہتا ہے؟ انہوں نے کہا' ہاں! (ابن جریر)

(۱۵۶۶) (من مسند اکثم بن الجون الخزاعی رضی اللہ عنہ! عن ابی نهیک عن شبل بن خلید المزنی) عن اکثم بن ابی الجون رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں آدمی تو جنگ میں بہت بہادر ہوتا ہے تو فرمایا کہ وہ دوزخی ہے۔ ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب فلاں آدمی اپنی عبادت و ریاضت اور اپنے نرم پہلو کے باوجود دوزخ میں جائیگا تو ہم کہاں جائیں گے؟ تو فرمایا کہ یہ تو نفاق کی پوشدگی ہے اور وہ دوزخ میں جائیگا۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ ہم دوران جنگ اس پر نگاہ رکھنے لگے۔ وہ کسی بھی گھڑ سوار یا پیادے کے پاس سے گزرتا تو اس پر جھپٹ پڑتا چنانچہ اسے بہت زیادہ زخم لگ گئے۔ تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیا گیا تو فرمایا: وہ دوزخی ہے تو جب اس کے زخموں کی تکلیف بڑھی تو اس نے اپنی تلوار لی اور اسے اپنی چھاتی کے درمیان رکھا پھر اس پر ٹیک لگائی حتیٰ کہ وہ تلوار اس کی پشت سے نکل آئی۔ تب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ آدمی جنتیوں والے کام کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی دوزخیوں والے کام کرتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔ اسے بدبختی اور خوش بختی اس کی جان نکلتے وقت آلیتی

ہے۔ چنانچہ اس پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے۔ (ابن مندہ طب وابونعیم)

1567 - (ومن مسند انس بن مالك قال كر حدثنا أبو الحسن على بن مسلم الفقيه واخذ بلحيته ثنا عبد العزيز بن احمد واخذ بلحيته انبانا أبو عمرو عثمان بن ابى بكر واخذ بلحيته ثنا محمد بن اسحاق العبدى واخذ بلحيته انبانا احمد بن مهران واخذ بلحيته ثنا سليمان بن شعيب الكيسانى واخذ بلحيته حدثنا شهاب بن خراش واخذ بلحيته ثنا يزيد الرقاشى واخذ بلحيته) ثنا انس واخذ بلحيته قال سمعت رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم واخذ بلحيته يقول لا يؤمن العبد حتى يؤمن بالقدر خيره وشره وحلوه ومره وقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم على لحيته وقال: آمنت بالقدر خيره وشره وحلوه ومره إن المرء ليعمل بعمل اهل النار البرهة من دهره ثم يعرض له الجادة من جواد الجنة فيعمل بها حتى يموت عليها وذٰلك لما كتب له وان الرجل ليعمل بعمل اهل الجنة البرهة من دهره ثم تعرض له الجادة من جواد النار فيعمل بها حتى يموت عليها وذٰلك لما كتب له (طب عن الغرس بن عميره)

(۱۵۶۷) (من مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ) قال ''کر'' ہم سے ابوالحسن علی بن مسلم الفقیہ نے بیان فرمایا جبکہ انہوں نے اپنی داڑھی پکڑی ہوئی تھی کہ ہم سے عبدالعزیز بن احمد نے بیان فرمایا جبکہ انہوں نے اپنی داڑھی پکڑی ہوئی تھی کہ ہمیں ابوعمرو عثمان بن ابی بکر نے خبر دی جبکہ انہوں نے اپنی داڑھی پکڑی ہوئی تھی کہ ہم سے محمد بن اسحاق العبدی نے بیان فرمایا جبکہ انہوں نے اپنی داڑھی پکڑی ہوئی تھی کہ ہمیں احمد بن مہران نے خبر دی جبکہ انہوں نے اپنی داڑھی پکڑی ہوئی تھی کہ ہم سے سلیمان بن شعیب نے بیان فرمایا جبکہ انہوں نے اپنی داڑھی پکڑی ہوئی تھی کہ ہم سے شہاب بن خراش نے بیان فرمایا جبکہ انہوں نے اپنی داڑھی پکڑی ہوئی تھی کہ ہم سے یزید الرقاشی نے بیان فرمایا جبکہ انہوں نے اپنی داڑھی پکڑی ہوئی تھی کہ ہم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا جبکہ انہوں نے اپنی داڑھی پکڑی ہوئی تھی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک پکڑی ہوئی تھی کہ بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ اچھی، بری، میٹھی اور کڑوی ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہ لائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک مٹھی میں لی اور فرمایا کہ میں اچھی بری میٹھی اور کڑوی ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لاتا ہوں ایک آدمی اپنی عمر کا طویل عرصہ دوزخیوں والے کام کرتا ہے پھر جنت کی کوششوں میں سے ایک کوشش (یا جنت کی عمدہ باتوں میں سے ایک عمدہ بات) اسے پیش کی جاتی ہے تو وہ اس پر عمل کرتا ہے حتیٰ کہ اس پر فوت ہوتا ہے اور یہ وہی ہے جو اس کے لئے لکھ دیا گیا ہے اور ایک آدمی اپنی عمر کا طویل عرصہ جنتیوں والے کام کرتا ہے پھر دوزخ کی کوششوں میں سے ایک کوشش اسے پیش کی جاتی ہے تو وہ اس پر عمل کرتا ہے حتیٰ کہ اسی پر فوت ہوتا ہے اور یہ وہی ہے جو اس

کے لئے لکھ دیا گیا ہے۔ (طب عن العرس بن عمیرۃ)

1568 - عن ثوبان اجتمع اربعون من الصحابة ينظرون فی القدر والجبر فمنهم أبو بكر وعمر فنزل الروح الامين جبريل فقال: يا محمد اخرج على امتك فقد احدثوا فخرج عليهم فی ساعة لم يكن يخرج عليهم فی مثلها فانكروا ذلك وخرج عليهم ملتمعا لونه متوردة وجنتاه كانما تفقا بحب الرمان الحامض فنهضوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حاسرين اذرعهم ترعد اكفهم واذرعهم فقالوا تبنا إلى الله ورسوله فقال اولى لكم إن كدتم لتوجبون اتانی الروح الامين فقال اخرج إلى امتك يا محمد فقد احدثت (طب)

(۱۵۶۸) عن ثوبان رضی اللہ عنہ کہ چالیس صحابہ کرام جبر وقدر کے معاملے میں غور وفکر کرنے کیلئے جمع ہوئے ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے تو روح الامین حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: اے محمد (فداہ امی وابی) اپنی امت کے پاس جایئے انہوں نے تو دین میں نئی بات نکال لی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ان کے پاس تشریف لے گئے کہ جس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہیں لے جاتے تھے تو انہوں نے اس بات کو بہت عجیب سمجھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں ان کے پاس تشریف لے گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ (غصے کی وجہ سے) چمک رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک گلابی تھے گویا کہ ایک ترش انار کا دانہ ان پر پھوڑا گیا ہے تو وہ سب جلدی سے اس حال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اٹھ کھڑے ہوئے کہ انہوں نے بازو پھیلائے ہوئے تھے اور ان کی ہتھیلیاں اور بازو کانپ رہے تھے تب ان سب نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہلاک ہو جاؤ' قریب تھا کہ تم دوزخ واجب کر لیتے روح الامین میرے پاس تشریف لائے تھے تو انہوں نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے پاس جایئے انہوں نے تو دین میں نئی بات نکال لی ہے۔ (طب)

1569 - (ومن مسند زيد بن ثابت) عن ابن ابی ليلى قال اتيت ابی بن كعب فقلت وقع فی قلبی شیء من القدر فحدثنی بشیء يذهب به عنی قال إن الله تبارك وتعالى لو عذب أهل سمواته وأهل أرضه عذبهم وهو غير ظالم ولو رحمهم كانت رحمته خيرا لهم من أعمالهم ولو

(۱۵۶۹) (من مسند زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) عن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی پاس حاضر ہوا تو میں نے کہا کہ میرے دل میں تقدیر کے بارے میں ایک چیز آتی ہے تو مجھ سے کوئی ایسی چیز بیان کیجئے جو وہ مجھ سے دور ہٹا دے تو انہوں نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ اگر اپنے آسمان والوں اور اپنی زمین والوں کو عذاب دے تو وہ انہیں عذاب دے گا در آنحالیکہ وہ ان کے لئے

انفقت مثل جبل احد ذهبا فى سبيل الله ما تقبله الله منك حتى تؤمن بالقدر وتعلم أن ما أصابك لم يكن ليخطئك وما اخطأك لم يكن ليصيبك ولو مت على غير ذلك لدخلت النار فاتيت حذيفة فقال لى مثل ذلك فأتيت عبد الله بن مسعود فقال مثل ذلك فاتيت زيد بن ثابت فحدثنى عن النبى صلى الله عليه وسلم مثل ذلك

(ابن جرير)

ظالم نہیں ہوگا اور اگر ان پر رحم فرمائے تو اس کی رحمت ان کے لئے ان کے اعمال سے بہتر ہوگی اور اگر تو احد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ وہ تجھ سے تب تک قبول نہیں فرمائے گا جب تک کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لے آئے اور یہ نہ جان لے کہ جو کچھ تجھے پہنچا وہ تجھ سے چوکنے والا نہیں تھا اور جو کچھ تجھ سے چوک گیا وہ تجھے پہنچنے والا نہیں تھا اور اگر تو اس کے علاوہ کسی چیز پر فوت ہوا تو تو دوزخ میں داخل ہو گا تب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے بھی مجھے ایسے ہی کہا تو میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے بھی مجھے ایسے ہی کیا تو میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے ایسے ہی بیان کیا۔ (ابن جریر)

1570 - (ومن مسند سهل بن سعد الساعدى) عن سهل بن سعدان رجلا كان من اعظم المسلمين عناء عن المسلمين فى غزاة غزاها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظر إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من أحب أن ينظر إلى رجل من أهل النار فلينظر إلى هذا فاتبعه رجل من القوم وهو على تلك الحال من اشد الناس على المشركين حتى جرح فاستعجل الموت فجعل ذباب سيفه بين ثدييه حتى خرج من كتفيه فاقبل الرجل الذى كان معه إلى النبى صلى الله عليه وسلم مسرعا فقال اشهد أنك رسول الله فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ذاك قال قلت من أحب أن ينظر إلى رجل من أهل النار فلينظر إلى هذا وكان من اعظمنا عناء عن المسلمين فقلت انه

(۱۵۷۰) (ومن مسند سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ) عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ! کہ ایک غزوے میں جو کہ مسلمانوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں لڑا اس میں ایک آدمی مسلمانوں کی طرف سے حفاظت کرنے میں سب مسلمانوں سے بڑھ کر تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: جو آدمی یہ پسند کرتا ہو کہ کسی دوزخی آدمی کو دیکھے تو وہ اس آدمی کو دیکھ لے تب لوگوں میں سے ایک آدمی اس کے پیچھے چل پڑا وہ اسی حالت پر تمام لوگوں سے زیادہ مشرکین پر شدید حملے کر رہا تھا۔ حتیٰ کہ وہ زخمی ہوگیا تو اس نے موت کی جلدی کی چنانچہ اس نے اپنی تلوار کی دھار اپنی چھاتی کے درمیان رکھی حتیٰ کہ وہ اس کے کندھوں کے درمیان سے باہر نکل آئی تو جو آدمی اس کے ساتھ تھا وہ تیزی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور عرض کی میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا یہ کس وجہ سے کہا ہے؟ اس نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو یہ پسند کرتا ہو کہ کسی دوزخی

لا يموت على ذلك فلما جرح استعجل الموت فقتل نفسه فقال النبى صلى الله عليه وسلم أن العبد ليعمل عمل أهل الجنة وإنه لمن أهل النار ويعمل عمل أهلُ النار وإنه لمن أهل الجنة وانما الاعمال بالخواتيم (د)

آدمی کو دیکھے تو وہ اس آدمی کی طرف دیکھ لے اور وہ آدمی ہم میں سے سب سے بڑھ کر مسلمانوں کی طرف سے حفاظت کر رہا تھا تب میں نے کہا کہ یہ اس حالت میں تو فوت نہیں ہوگا چنانچہ جب وہ زخمی ہوا تو اس نے موت کی جلدی کی لہٰذا خودکشی کر لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جنتیوں والے کام کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے اور دوزخیوں والے کام کرتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے اعمال کا دارومدار خاتموں ہے۔ (د)

1571 - (ومن مسند عبادة بن الصامت) عن الوليد بن عبادة إن عبادة بن الصامت لما احتضر قال له ابنه عبد الرحمٰن يا ابتاه اوصنى قال يا بنى اتق الله ولن تتق الله حتى تؤمن بالله ولن تؤمن بالله حتى تؤمن بالقدر خيره وشره وتعلم أن ما أصابك لم يكن ليخطئك وما أخطاك لم يكن ليصيبك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول القدر على هذا من مات على غير هذا ادخله الله النار (كر)

(۱۵۷۱) (من مسند عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ) عن الولید بن عبادہ رضی اللہ عنہ! کہ جب حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ قریب المرگ ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: والد گرامی! مجھے وصیت فرمائیے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے ڈر اور تو تب تک اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرے گا جب تک تو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لائے گا اور تو تب تک اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لائے گا جب تک کہ تو اچھی بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہیں لائے گا اور یہ نہیں جان لے گا کہ جو کچھ تجھے پہنچا وہ تجھ سے چوکنے والا نہیں تھا اور جو تجھ سے چوک گیا وہ تجھے پہنچنے والا نہیں تھا، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تقدیر اسی پر منحصر ہے جو اس کے علاوہ کسی چیز یا بات پر فوت ہوا اسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں داخل کرے گا۔ (کر)

1572 - (ومن مسند ابن عمر) عن ابن عمر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو قابض على شيئين فى يده ففتح يده اليمنى ثم قال بسم الله الرحمٰن الرحيم كتاب من الرحمٰن الرحيم فيه أهل الجنة باعدادهم واحسابهم وانسابهم مجمل عليهم لا ينقص منهم احد ولا يزاد فيهم ثم فتح يده اليسرى

(۱۵۷۲) (من مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ میں دو چیزیں پکڑے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ کھولا پھر فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! ایک کتاب رحمٰن و رحیم رب تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس میں جنتیوں کی تعداد اور ان کا حسب و نسب دیا ہوا ہے ان کی میزان جوڑ دی گئی ہے نہ ہی ان میں سے کوئی کم ہوگا اور نہ ہی ان میں کوئی زیادہ ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فقال بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم كتاب من الرحمٰن الرحيم فيه اهل النار باعدادهم وأحسابهم وأنسابهم مجمل عليهم لا ينقص منهم ولا يزاد فيهم احد وقد يسلك بالاشقياء طريق أهل السعادة حتى يقال هم منهم هم هم ما أشبههم بهم ثم يدرك أحدهم شقاوة ولو قبل موته بفواق ناقة وقد يسلك بالسعداء طريق اهل الشقاء حتى يقال هم منهم هم هم ما اشبههم بهم ثم يدرك احدهم سعادته ولو قبل موته بفواق ناقة ثم قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم العمل بخواتيمه العمل بخواتيمه (ابن جرير)

اپنا بایاں ہاتھ کھولا اور فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! ایک کتاب رحمٰن و رحیم ربّ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس میں دوزخیوں کی تعداد اور ان کا حسب ونسب دیا ہوا ہے ان کی میزان جوڑ دی گئی ہے نہ ہی ان میں سے کوئی کم ہوگا اور نہ ہی ان میں سے کوئی زیادہ ہوگا بعض اوقات بد بختوں کو خوش بختوں کی راہ چلایا ہے حتیٰ کو یہ کہا جاتا ہے وہ ان میں سے ہیں بلکہ وہ وہی ہیں (یعنی خوش بخت ہی ہیں) وہ ان کے کتنے ہی مشابہہ ہیں پھر ان میں سے ایک کو بدبختی آلیتی ہے اگرچہ اس کی موت سے اتنی ہی دیر پہلے کہ جتنی دیر میں اونٹنی دو ہی جاتی ہے اور بعض اوقات خوش بختوں کو بدبختوں کی راہ چلایا جاتا ہے حتیٰ کہ یہ کہا جاتا ہے کہ وہ انہی میں سے ہیں بلکہ وہ وہی ہیں وہ کتنے ہی ان کے مشابہہ ہیں پھر ان میں سے ایک کو اس کی خوش بختی آلیتی ہے اگرچہ اس کی موت سے اتنی ہی دیر پہلے کہ جتنی دیر میں اونٹنی دو ہی جاتی ہے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمل کا دارومدار اسکے خاتمے پر ہے عمل کا دارومدار اس کے خاتمے پر ہے۔ (ابن جریر)

1573 - (ومن مسند عبد اللّٰه بن عمرو) عن عبد اللّٰه بن عمرو قال اول ما يكفأ الاسلام كما يكفأ الاناء قول الناس فى القدر (ش)

(۱۵۷۳) (من مسند عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ وہ پہلی چیز جو اسلام کو اس طرح اوندھا دے گی جیسے برتن اوندھایا جاتا ہے وہ لوگوں کا تقدیر کے بارے میں بات کرنا ہے۔ (ش)

1574 - عن ابن الديلمى قال قلت لعبد اللّٰه بن عمرو بلغنى أنك تقول : إن القلم قد جف فقال سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول إن اللّٰه خلق الناس فى ظلمة ثم أخذ نورا من نوره فالقاه عليهم فاصاب من شاء واخطا من شاء وقد علم من يخطئه ممن يصيبه فمن أصابه من نوره شىء اهتدى ومن أخطأه ضل فعند ذلك أقول إن القلم قد جف (ابن جرير)

(۱۵۷۴) عن ابن الدیلمی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قلم (تقدیر لکھ کر) خشک ہو چکی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو تاریکی میں تخلیق فرمایا پھر اپنے نور میں سے کچھ نور لیا تو وہ ان لوگوں پر پھینکا چنانچہ جسے چاہا اسے وہ نور پہنچا اور جسے چاہا اس سے چوک گیا اور جسے وہ نور پہنچا ان میں سے جس سے چوک گیا وہ اسے معلوم ہے چنانچہ جسے اللہ تعالیٰ کے نور

میں سے کچھ نور پہنچا وہ ہدایت پا گیا اور جس سے چوک گیا وہ گمراہ ہو گیا تو اس وقت میں کہتا ہوں کہ قلم خشک ہو چکی ہے۔ (ابن جریر)

1575 - (ومن مسند ابن مسعود) عن ابن مسعود قال : أربع قد فرغ منهن الخلق والخلق والرزق والاجل (كر)

(۱۵۷۵) (من مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے فراغت ہو چکی ہے تخلیق و عادات، رزق اور موت۔ (کر)

1576 - (عن راشد بن سعد) قال حدثني عبد الرحمٰن بن قتادة السلمي وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خلق الله آدم ثم اخذ الخلق من ظهره فقال هؤلاء في الجنة ولا أبالي وهؤلاء في النار ولا ابالي قال قائل يا رسول الله فعلى م نعمل قال على مواقع القدر (ابن جرير)

(۱۵۷۶) عن راشد بن سعد! فرماتے ہیں کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن قتادہ السلمی رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول تھے انہوں نے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا پھر ان کی پشت سے تمام مخلوق نکالی تو ارشاد فرمایا کہ یہ جنت میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ دوزخ میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ ایک کہنے والے نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تب ہم کس پر عمل کریں؟ تو فرمایا کہ تقدیر کے اترنے کی جگہ پر عمل کرو۔ (ابن جریر)

1577 - (ومن مسند محمد بن عطية بن عروة السعدي قال كر يقال ان له صحبة) عن عروة بن محمد السعدي عن ابيه ان رجلا من الانصار اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انى أريد أن أتزوج امرأة فادع لي فاعرض عنه ثلاث مرات كل ذلك يقول ثم التفت إليه فقال لو دعا لك اسرافيل وجبرائيل وميكائيل وحملة العرش وأنا فيهم ما تزوجت إلا المرأة التي كتبت لك (ابن مندة وقال غريب كر)

(۱۵۷۷) (من مسند محمد بن عطیہ بن عروۃ السعدی رضی اللہ عنہ) ''قال''۔ ''کر'' یہ کہا جاتا ہے کہ محمد بن عطیہ کو صحابیت کا شرف حاصل ہے''۔ عن عروۃ بن محمد السعدی عن ابیہ! کہا کہ ایک انصاری آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی میں ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرمائیں تین مرتبہ اس نے یہی کہا اور تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چہرہ پھیر لیا پھر اس کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: اگر تیرے لئے اسرافیل، جبرائیل، میکائیل اور حاملین عرش فرشتے سب دعا کریں اور میں بھی ان میں شامل ہوں تو تو اسی عورت سے شادی کرے گا جو تیرے لئے لکھ دی گئی ہے۔ (ابن مندۃ وقال غریب کر)

1578 - (ومن مسند ابى الدرداء عن الاوزاعي) عن حسان قال شكا أهل دمشق إلى ابى الدرداء قلة الثمار فقال إنكم أطلتم حيطانها

(۱۵۷۸) (من مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ) عن الاوزاعی عن حسان رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ دمشق والوں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے پھلوں کی کمی کی شکایت کی تو آپ رضی اللہ

واكثرتم حراسها فجاء ها الوباء من فوقها (ابن جرير)

عنہ نے فرمایا: تم نے ان کی دیواریں (مراد باغوں کی دیواریں) طویل کردی ہیں اوران کے محافظ زیادہ کردیئے ہیں تو ان پر وباء ان کے اوپر سے آتی ہیں۔ (ابن جریر)

1579 - عن ابی الدرداء أن عمر بن الخطاب قال يا رسول الله أرأيت ما نعمل أمر قد فرغ منه أو شيء نستأنفه قال امو قد فرغ منه قال: فكيف العمل بعد القضاء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن كل امرء مهيأ لما خلق له (ابن جرير)

(۱۵۷۹) عن أبي الدرداء رضی اللہ عنہ! کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے کہ جو کام ہم کرتے ہیں وہ ایسا معاملہ ہے کہ جس سے فارغ ہوا جاچکا ہے یا ایسی چیز ہے کہ جسے ہم نئے سرے سے سرانجام دیتے ہیں؟ تو فرمایا کہ ایسا معاملہ ہے جس سے فارغ ہوا جاچکا ہے تو انہوں نے عرض کی کہ قضاء کے بعد عمل کیا حیثیت رکھتا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک آدمی کو وہی کچھ مہیا کیا جاتا ہے جس کیلئے اسے تخلیق کیا گیا ہوتا ہے۔ (ابن جریر)

1580 - عن حسان بن عطية قال شكا أهل دمشق إلى أبي الدرداء قلة الثمر فقال إنكم أطلتم حيطانها وأكثرتم حراسها فأتاها الويل من فوقها (كر)

(۱۵۸۰) عن حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ دمشق والوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے پھلوں کی کمی کی شکایت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے ان کی دیواریں طویل کردی ہیں اوران کے محافظ زیادہ کردیئے ہیں تو انہیں ہلاکت ان کے اوپر سے آلیتی ہیں۔ (کر)

1581 - (ومن مسند ابی ذر) يا ابا ذر لاتيأس من رجل يكون على شر فيرجع إلى خير فيموت عليه ولا تأمن رجلا يكون على خير فيرجع إلى شر فيموت عليه ليشغلك عن الناس ما تعلم من نفسك (ابن السنى عن ابی ذر)

(۱۵۸۱) (من مسند ابی ذر رضی اللہ عنہ) اے ابوذر رضی اللہ عنہ! اس آدمی سے ناامید مت ہو جو کہ شر پر ہوتا ہے تو خیر کی طرف لوٹا آتا ہے چنانچہ اسی پر فوت ہوتا ہے اور اس آدمی سے بے خوف (مطمئن) مت ہو جو خیر پر ہوتا ہے شر کی طرف لوٹ آتا ہے تو اسے اسی پر موت آتی ہے چاہیے کہ تجھے وہی چیز لوگوں سے غافل رکھے جو تو اپنے بارے میں جانتا ہے۔ (ابن السنی عن ابی ذر)

1582 - (ومن مسند أبی هريرة) عن أبی هريرة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تحاج آدم وموسى فقال آدم لموسى انت موسى الذى اصطفاك الله على خلقه وبعثك

(۱۵۸۲) (من مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ! انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت آدم علیہ السلام وحضرت موسیٰ علیہ السلام نے باہم بحث کی تو حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام

برسالاته ثم صنعت الذی صنعت يعنی النفس الذی قتل فقال موسی لآدم وانت الذی خلقك الله بيده واسجد لك ملائکته واسکنك جنته ثم فعلت الذی فعلت فلولا ما فعلت لدخلت ذريتك الجنة فقال آدم لموسی أتلومنی فی امر قد قدر علی قبل ان اخلق فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم فحج آدم موسی ثلاثا (ابن شاهين فی الافراد وقال لايعرف هذا الکلام الا فی هذه الرواية فيما الزم آدم موسی قبل أن يلزم موسی آدم فی القتل کر)

سے کہا کہ تو موسیٰ ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق پر چنا اور اپنی رسالت دے کر تجھے مبعوث فرمایا پھر تو نے وہ کام کیا جو تو نے کیا یعنی وہ جان جو تو نے قتل کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا کہ تو وہ ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے تخلیق فرمایا اور اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا اور تجھے اپنی جنت میں ٹھہرایا پھر تو نے وہ کام کیا جو تو نے کیا اگر جو تو نے کام کیا وہ تو نے نہ کیا ہوتا تو تیری اولاد جنت میں داخل ہوتی۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تو مجھے اس معاملے میں ملامت کر رہا ہے جو میری تخلیق سے پہلے ہی میری تقدیر میں لکھ دیا گیا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بحث میں غالب آتے ہیں تین مرتبہ فرمایا: (ابن شاہین فی الافراد) وقال لايعرف هذا الکلام الا فی هذه الرواية فيما الزم آدم موسیٰ قبل ان يلزم موسیٰ آدم فی القتل۔

1583 - عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الله خلق الجنة وخلق لها اهلا بعشائرهم وقبائلهم لا يزاد فيهم رجل ولا ينقص منهم وخلق النار وخلق لها اهلا بعشائرهم وقبائلهم لا يزاد فيهم و لا ينقص منهم قيل يا رسول الله ففيم العمل قال اعملوا فکل ميسر لما خلق له (خط)

(۱۵۸۳) عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت تخلیق فرمائی اور اس کیلئے رہائشی تخلیق فرمائے ان کے خاندانوں اور ان کے قبیلوں کے ناموں کے ساتھ نہ ہی ان میں کوئی آدمی زیادہ ہوگا اور نہ ہی ان میں سے کوئی کم ہوگا اور دوزخ تخلیق فرمائی اور اس کے لئے رہائشی تخلیق فرمائے ان کے خاندان اور قبیلوں کے ناموں کے ساتھ نہ ہی ان میں اضافہ ہوگا اور نہ ہی ان میں کمی ہوگی۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تب عمل کس کھاتے ہے؟ ارشاد فرمایا: عمل کرو ہر ایک کے لئے وہی کچھ آسان کیا جائے گا جس کے لئے اسے تخلیق کیا گیا ہے۔ (خط)

1584 - يا أبا هريرة جف القلم بما أنت لاق فاختصر علی ذلك او ذر (خ ن عن ابی

(۱۵۸۴) اے ابو ہریرہ! (رضی اللہ عنہ) جو کچھ تجھ پر گزرنے والا ہے وہ لکھ کر قلم خشک ہو گیا چنانچہ خواہ اسی پر اختصار کر خواہ چھوڑ

هريره)

1585 - (ومن مسند ابن عباس) عن ابن عباس قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم فسمع ناسا من اصحابه يذكرون القدر فقال إنكم قد اخذتم فى شعبتين بعيدا تى الغور فيهما هلك اهل الكتاب من قبلكم ولقد اخرج يوما كتابا فقال وهو يقرأ هذا كتاب من الرحمٰن الرحيم فيه تسمية اهل النار باسمائهم وأسماء آبائهم وقبائلهم وعشائر مجمل على آخره لا ينقص منهم فريق فى الجنة وفريق فى السعير ثم اخرج كتابا آخر فقراه عليه كتاب من الرحمٰن الرحيم فيه تسمية اهل الجنة باسمائهم واسماء آبائهم وقبائلهم وعشائرهم مجمل على آخرهم لا ينقص منهم احد فريق فى الجنة وفريق فى السعير (ابن جرير)

1586 - عن ابن عباس قال: اردفنى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فاخلف يده وراء ظهره فقال يا غلام ألا اعلمك كلمات احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده أمامك جفت الاقلام ورفعت الصحف فإذا سالت فاسال الله وإذا استعنت فاستعن بالله والذى نفس محمد بيده لو جهدت الامة على أن يضروك بشىء لم يضروك الا بشىء قد كتبه الله عليك ولو أرادت أن تنفعك لم تنفعك الا بشىء قد كتبه

دے۔ (خ ن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

(۱۵۸۵) (من مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو صحابہ کرام میں سے کچھ لوگوں کو تقدیر کا تذکرہ کرتے سنا تو ارشاد فرمایا کہ تم ان دوگھاٹیوں میں پڑ گئے ہو جو بہت گہری ہیں تم سے پہلے اہل کتاب انہی میں ہلاک ہوئے تھے اور ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب نکالی تو اسے پڑھتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ یہ کتاب رحمٰن ورحیم ربّ تعالیٰ کی طرف سے ہے ان میں دوزخیوں کے نام ان کے آباؤ اجداد کے نام ان کے قبیلوں اور ان کے خاندانوں کے نام ہیں اس کے آخر میں میزان جوڑ دی گئی ہے ان میں سے کوئی بھی کم نہیں ہوگا۔ ایک گروہ جنت میں جائے گا اور ایک گروہ دہکتی آگ (دوزخ) میں جائے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور کتاب نکالی تو اسے ایسے پڑھا رحمٰن ورحیم ربّ تعالیٰ کی طرف سے کتاب ہے اس میں جنتیوں کے نام ان کے آباؤ اجداد کے نام ان کے قبیلوں اور خاندانوں کے نام ہیں۔ ان کے آخر میں میزان جوڑ دی گئی ہے ان میں سے کوئی کم نہیں ہوگا ایک گروہ جنت میں جائے گا اور ایک گروہ دہکتی آگ (دوزخ) میں جائے گا۔ (ابن جریر)

(۱۵۸۶) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر سوار کیا تو اپنا ہاتھ مبارک اپنی پشت مبارک کے پیچھے کیا تو ارشاد فرمایا: اے لڑکے! کیا میں تجھے کچھ کلمات نہ سکھاؤں تو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ وہ تجھے یاد رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کا خیال رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا قلمیں خشک ہوگئیں اور صحیفے اٹھالئے گئے چنانچہ جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب مدد مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر تمام امت اس بات کی کوشش کرے

الله لك (د)

کہ تجھے کسی چیز کا نقصان پہنچائیں تو وہ تجھے فقط اسی چیز کا نقصان ہی پہنچا سکیں گے جو کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر لکھ دیا ہے اور اگر تمام امت تجھے نفع پہنچانے کا ارادہ کرے تو تجھے اسی چیز کا ہی نفع پہنچا سکے گی جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دی ہے۔ (د)

1587 - عن ابن عمر قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التقى آدم وموسى فقال له موسى : انت آدم الذى خلقك الله بيده واسجد لك ملائكته وادخلك جنته ثم اخرجتنا منها فقال له آدم انت موسى الذى اصطفاك الله برسالته وقربك نجيا وانزل عليك التوراة فاسالك بالذى اعطاك ذلك بكم تجده كتب على قبل أن أخلق قال اجده كتب فى التوراة بالفى عام قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فحج آدم موسى فحج آدم موسى فحج آدم موسى)

(۱۵۸۷) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام وحضرت موسیٰ علیہ السلام کی باہم ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا کہ تو ہی وہ آدم ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے تخلیق فرمایا، اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا اور اپنی جنت میں تجھے داخل فرمایا پھر تو نے ہمیں اس سے نکال دیا تب حضرت آدم علیہ السلام نے انہیں جواب دیا تو ہی موسیٰ ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا اور تجھے قریب کر کے چپکے چپکے باتیں کی اور تجھ پر تورات نازل فرمائی میں تجھ سے اسی ذات کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس نے تجھے یہ سب عطا فرمایا کہ میری تخلیق سے کتنی دیر پہلے تو یہ پاتا ہے کہ مجھ پر لکھ دیا گیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں اسے پاتا ہوں کہ تورات شریف میں دو ہزار سال لکھا گیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔

1588 - (ومن مسند عمران بن حصين) عن عمران بن حصين قال قال رجل يا رسول الله أعلم اهل الجنة من أهل النار قال نعم قال ففيم العمل قال اعملوا فكل ميسر لما خلق له (كر)

(۱۵۸۸) (من مسند عمران بن حصین رضی اللہ عنہ) عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں: ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اہل جہنم میں سے اہل جنت کی آگاہی ہوگئی ہے؟ تو فرمایا: ہاں! اس نے عرض کی تب عمل کس میں ہے؟ تو فرمایا کہ عمل کرو، ہر ایک کے لئے وہی کچھ آسان کیا جائے گا جس کے لئے اسے تخلیق کیا گیا ہے۔ (کر)

1589 - عن ابی مجلز قال قال رجل لعلی احترس إن ناسا یریدون قتلك فقال إن مع كل رجل ملكان یحفظانه مما لا یقدر فإذا جاء القدر خلیا بینه وبینه وإن الاجل جنة حصینة (ابن جریر)

(۱۵۸۹) عن ابی مجلز رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنی نگہبانی کیجئے کیونکہ لوگ آپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کی ہر اس چیز سے حفاظت کرتے ہیں جو تقدیر میں نہیں لکھی گئی ہوتی اور جب تقدیر آ جاتی ہے تو وہ اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں اور موت ایک بہت مضبوط ڈھال ہے۔ (ابن جریر)

1590 - عن علی قل أیاكم والاستنان بالرجال فان الرجل یعمل بعمل اهل الجنة الزمن الطویل لو مات لقلت من اهل الجنة ثم ینقلب لعلم اللّٰه فیه فیعمل عمل اهل النار فیموت وهو من اهل النار وان الرجل لیعمل بعمل اهل النار الزمن الطویل فینقلب لعلم اللّٰه فیه فیعمل بعمل اهل الجنة فیموت وهو من اهل الجنة فان كنتم لابد فاعلین فبالاموات لا بالاحیاء (خشیش فی الاستقامة وابن عبد البر)

(۱۵۹۰) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ لوگوں کی پیروی کرنے سے بچو، کیونکہ ایک آدمی لمبا عرصہ جنتیوں والے کام کرتا ہے اگر وہ مرجاتا ہے تو تو کہتا ہے کہ یہ جنتیوں میں سے ہے پھر اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم کے موافق اسے پھیر دیا جاتا ہے تو وہ دوزخیوں والے کام کرتا ہے تو اس حال میں اسے موت آتی ہے کہ وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی لمبا عرصہ دوزخیوں والے کام کرتا ہے پھر اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم کے موافق اسے پھیر دیا جاتا ہے تو وہ جنتیوں والے کام کرتا ہے تو اس حال میں اسے موت آتی ہے کہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے اگر تم ضروری ہی یہ کرنا چاہتے ہو (یعنی پیروی کرنا چاہتے ہو) تو جو گزر گئے ان کی پیروی کرو۔ زندوں کی مت کرو۔ (خشیش فی الاستقامة وابن عبدالبر)

1591 - عن ذی اللحیة الكلابی قال سالت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم العمل فی امر مستانف أو امر قد فرغ منه قال بل فی امر قد فرغ منه قلت ففیم العمل قال اعملوا فكل میسر لما خلق له (عم طب)

(۱۵۹۱) عن ذی اللحیة الکلابی! فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا عمل اس معاملے میں ہوتا ہے کہ جو بالکل نئے سرے سے ہو یا اس معاملے میں کہ جس سے فارغ ہوا جا چکا ہوتا ہے؟ تو فرمایا کہ اس معاملے میں کہ جس سے فارغ ہوا جا چکا ہوتا ہے میں نے عرض کی کہ تب عمل کس میں ہوا، فرمایا: عمل کرو ہر ایک کے لئے وہی کچھ آسان کیا جائے گا، جس کے لئے اسے تخلیق کیا گیا ہے۔ (عم طب)

1592 - (ومن مسند رافع بن خدیج) عن

(۱۵۹۲) (من مسند رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ) عن عمرو بن

عمرو بن شعيب كنت عند سعيد بن المسيب جالسا فذكروا أن قوما يقولون قدر الله كل شيء إلا الاعمال فو الله ما رأيت سعيد بن المسيب غضب غضبا اشد منه حتى هم بالقيام ثم سكن فقال تكلموا إنه حدثني رافع بن خديج أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون قوم من امتي يكفرون بالله وبالقرآن وهم لا يشعرون كما كفرت اليهود والنصارى قلت جعلت فداءك يا رسول الله وكيف ذاك قال : يقرون ببعض القدر ويكفرون ببعضه قلت ثم ما يقولون قال يقولون : الخير من الله والشر من ابليس فيقرؤون على ذلك كتاب الله ويكفرون بالقرآن بعد الايمان والمعرفة فيما تلقى امتي منهم من العداوة والبغضاء والجدال اولئك زنادقة هذه الامة في زمانهم يكون ظلم السلطان فيأله من ظلم وحيف واثرة ثم يبعث الله طاعونا فيفني عامتهم ثم يكون الخسف فما اقل من ينجو منهم المؤمن يومئذ قليل فرحه شديد غمه ثم يكون المسخ فيمسخ الله عامة اولئك قردة وخنازير ثم يخرج الدجال على اثر ذلك ثم بكى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بكينا لبكائه قلنا ما يبكيك قال رحمة لهم الاستيصال لان فيهم المتعبد وفيهم المتهجد مع إنهم ليسوا بأول من سبق إلى هذا القول وضاق بحمله ذرعا إن عامة من هلك من بني اسرائيل بالتكذيب بالقدر فقال جعلت فداك يا رسول الله فقل لي

شعیب رضی اللہ عنہ! کہ میں حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو لوگوں نے ذکر کیا کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سوائے اعمال کے ہر چیز تقدیر میں لکھ دی ہے۔ (اعمال نہیں لکھے) تو قسم بخدا! میں نے اس سے بڑھ کر کبھی حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ کو شدید غصے میں نہیں دیکھا حتیٰ کہ انہوں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا پھر ٹھہر گئے اور فرمایا کہ تم بات کرو مجھ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کا انکار اس حال میں کریں گے کہ انہیں شعور ہی نہیں ہوگا جیسا کہ یہود ونصاریٰ نے انکار کیا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان جاؤں وہ کیسے؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ تقدیر کے کچھ حصے کا اقرار کریں گے اور کچھ کا انکار کریں گے میں نے عرض کی کہ پھر وہ کیا کہیں گے؟ تو فرمایا: وہ کہیں گے کہ بھلائی تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور برائی ابلیس لعین کی جانب سے ہے اس پر وہ کتاب اللہ پڑھیں گے (یعنی کتاب اللہ سے اس بات پر دلیل پیش کریں گے) اور ایمان ومعرفت کے بعد قرآن کریم کا ان معاملات میں انکار کریں گے جن میں میری امت ان سے دشمنی، سخت بغض اور جھگڑا پائے گی وہ لوگ اپنے زمانے میں اس امت کے زندیق ہوں گے حاکم کا ظلم ہوگا تو ہلاکت ہے اس کے لئے کہ جس کے لئے ظلم وستم اور بلا استحقاق فضیلت ہوگی پھر اللہ تعالیٰ طاعون بھیجے گا ان کے عام لوگوں کو فنا کر دیا جائے گا پھر دھنسنا ہوگا تو بہت ہی کم ہوں گے جو ان میں سے بچ پائیں گے اس دن مؤمن کی خوشی کم اور غم شدید ہوگا پھر مسخ (یعنی صورتیں بگاڑی جائیں گی) ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان کے عام لوگوں کی صورتیں بندروں اور خنزیروں میں بدل دے گا پھر اس کے فوراً بعد دجال لعین نکلے گا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ

فكيف الايمان بالقدر قال تؤمن بالله وحده وإنه لا يملك معه احد ضرا ولا نفعا وتؤمن بالجنة والنار وتعلم أن الله عزوجل خالقها قبل خلق الخلق ثم خلقهم فجعل من شاء منهم للجنة ومن شاء منهم للنار عدلا ذٰلك منه وكل يعمل لما فرغ له منه وهو صائر إلى ما فرغ منه فقلت صدق الله ورسوله (طب من طريقين عن عمر بن شعيب وفي الاول حجاج بن نصير ضعيف وفي الثاني ابن لهيعة فالحديث حسن ورواه الحارث ع من طريقين آخرين عنه ورواه خط في المتفق والمفترق من طريق الحارث وقال في اسناده من المجهولين غير واحد)

علیہ وسلم کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے، ہم نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس بات نے رُلایا، تو ارشاد فرمایا: رحمت ان کے لئے میل ملاپ کی متلاشی ہے کیونکہ ان میں عبادت گزار بھی ہوں گے اور تہجد ادا کرنے والے بھی ہوں گے باوجود اس کے کہ وہ پہلے نہیں ہیں کہ جن کی طرف یہ قول سبقت لے گیا اور جس کا اٹھانا بازوؤں پر دشوار ہو۔ بنی اسرائیل میں سے عام طور پر لوگ تقدیر کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تو راویٔ حدیث نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان جاؤں، مجھے بتایئے کہ تقدیر پر ایمان کیسے لایا جائے؟ تو ارشاد فرمایا کہ تو اس اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے جو کہ یکتا ہے اور اس بات پر کہ اس کے مقابل کوئی بھی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہے اور تو جنت و دوزخ پر ایمان لائے اور یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق تخلیق فرمانے سے پہلے انہیں (جنت و دوزخ کو) تخلیق فرمایا پھر تمام مخلوق تخلیق فرمائی تو ان میں سے جسے چاہا جنت کے لئے بنا دیا اور جسے چاہا دوزخ کے لئے بنا دیا یہ اس کی طرف سے عدل وانصاف پر مبنی ہے اور ہر ایک وہی کام کرے گا کہ جس سے اس (آدمی) کے لئے فراغت حاصل کی جا چکی ہے۔ تب میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ (طب من طریقین عن عمرو بن شعیب، وفی الاوّل حجاج بن نصیر ضعیف وفی الثانی ابن لہیعۃ فالحدیث حسن ورواہ الحارث ع من طریقین اخرین عنہ ورواہ خط فی المتفق والمفترق من طریق الحارث وقال فی اسنادہ من المجہولین غیر واحد)۔

فرع في القدرية

1593 - (من مسند علي رضي الله عنه) عن حاتم بن اسمٰعيل قال كنت عند جعفر بن محمد فاتاه نفر فقالوا يا ابن رسول الله حدثنا اينا شر كلاما قال هاتوا ما بدأ لكم قالوا أما

قدریہ کے بارے میں شاخ

(۱۵۹۳) (من مسند علی رضی اللہ عنہ) عن حاتم بن اسماعیل رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ کچھ لوگ ان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے بیان فرمائیں کہ از روئے کلام کون

أحدنا فقدری و أما الأخر فمرجئ و أما الثالث خارجی فقال حدثنی ابی محمد عن ابیه علی عن ابیه الحسین عن ابیه علی بن ابی طالب أنه سمع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول لابی أمامة الباهلی لا تجالس قدریا ولا مرجئا ولا خارجیا إنهم یکفئون الدین کما یکفا الاناء ویغلون کما غلت الیهود والنصاری ولکل أمة مجوس ومجوس هٰذه الامة القدریة فلا تشیعوهم ألا إنهم یمسخون قردة وخنازیر ولو لا ما وعدنی ربی أن لا یکون فی امتی خسف لخسف بهم فی الحیاة الدنیا وحدثنی ابی عن ابیه عن علی أنه سمع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول : إن الخوارج مرقوا من الدین کما یمرق السهم من الرمیة وهم یمسخون فی قبورهم کلابا ویحشرون یوم القیامة علی صور الکلاب وهم کلاب النار وحدثنی ابی عن ابیه عن علی أنه سمع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول صنفان من امتی لا تنالهم شفاعتی المرجئة والقدریة القدریة یقولون لا قدر وهم مجوس هٰذه الامة والمرجئة یفرقون بین القول والعمل وهم یهود هٰذه الامة (السلفی فی انتخاب حدیث القراء)

ہم میں سے بُرا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو کچھ تمہارے لئے ظاہر ہوا ہے وہ بات کرو، تو انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک قدری ہے دوسرا مرجئہ ہے اور تیسرا خارجی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے میرے والد گرامی حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت حسین علیہ السلام اور انہوں نے اپنے والد مکرم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قدریہ، مرجئہ اور خارجی آدمی سے ہمنشینی اختیار مت کرو وہ دین کو اس طرح اوندھا دیں گے جیسے برتن اوندھایا جاتا ہے اور اس طرح غلو بازی کریں گے جیسے یہود و نصاریٰ نے غلو کیا اور ہر امت کے لئے مجوسی تھے اور اس امت کے مجوسی قدریہ ہیں، چنانچہ ان کے جنازے کے پیچھے مت چلو، جان لو! ان کی صورتیں بندروں اور خنزیروں میں تبدیل کردی جائیں گی اور اگر وہ وعدہ نہ ہوتا جو میرے ربّ تعالیٰ نے مجھ سے کیا ہے کہ میری امت میں دھنسنا نہیں ہوگا تو انہیں دنیاوی زندگی میں ہی دھنسا دیا جاتا اور میرے والد گرامی نے مجھ سے اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہوئے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خارجی دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے اور انہیں ان کی قبروں میں کتے کی صورت میں بدل دیا جائے گا قیامت کے دن وہ کتوں کی شکلوں میں ہی قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور وہ آگ (دوزخ) کے کتے ہیں اور میرے والد گرامی نے مجھ سے اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت کے دو گروہوں کو میری شفاعت حاصل نہیں ہوگی وہ مرجۂ اور قدریہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ تقدیر کچھ نہیں، وہ اس امت کے مجوسی ہیں اور مرجۂ قول اور عمل کے درمیان تفریق کرتے ہیں اور اس امت کے یہودی ہیں۔ (السلفی فی انتخاب حدیث القراء)

1594 - عن علی قال لياتين على الناس زمان يكذبون على القدر تجيئ المرأة سوقا إلى حاجتها فترجع إلى منزلها وقد مسخ بعلها بتكذيبه القدر (اللالكائی)

(۱۵۹۴) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ تقدیر کو جھٹلائیں گے ایک عورت کسی ضرورت کے لئے بازار جائے گی تو وہ اپنے گھر واپس آئے گی تو اس کے خاوند کی شکل اس کے تقدیر کو جھٹلانے کے باعث تبدیل (مسخ) ہو چکی ہوگی۔ (اللا لکائی)

1595 - (ومن مسند عبد الله بن عمرو عن ابی الزاهرية) عن عبد الله بن عمرو بن العاص وكان النبی صلى الله عليه وسلم يفضل عبد الله على ابيه قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر حديثا فی القدرية (كر)

(۱۵۹۵) (من مسند عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور نبی کریم رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو ان کے والد گرامی پر فضیلت دیا کرتے تھے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدریہ کے بارے میں ایک بات ذکر کی۔ (کر)

1596 - (ومن مسند ابی هريرة) عن ابی هريرة قال قال رجل من الناس يا رسول الله ما العاديات ضبحا فاعرض عنه ثم رجع إليه من الغد فقال ما الموريات قدحا فاعرض عنه ثم رجع إليه الثالث فقال ما المغيرات صبحا فرفع العمامة والقلنسوة عن رأسه بمخصرته فوجده مفرعا عن رأسه فقال لو وجدته طاما رأسه لوضعت الذی فيه عيناه ففزع الملأ من قوله قالوا يا نبی الله ولم قال إنه سيكون اناس من امتی يضربون القرآن بعضه ببعض ليبطلوه ويتبعون ما تشابه منه ويزعمون أن لهم فی امر سبيلا ولكل دين مجوس وهم مجوس امتی

(۱۵۹۶) (من مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ''العادیات ضبحاً'' سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے رخ انور پھیر لیا پھر اگلے دن وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی ''الموریات قدحاً'' سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چہرہ مبارک پھیر لیا، پھر وہ تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی ''المغیر ات صبحاً'' سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھڑی مبارک کے ساتھ اس کے سر سے عمامہ اور ٹوپی ہٹائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پورے سر پر بال دیکھے تو فرمایا کہ اگر میں اسے مونڈے (کترے) ہوئے سر والا پاتا تو جس میں اس کی آنکھیں ہیں وہ مار دیتا (یعنی گردن اتار دیتا) تو تمام لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات سے گھبرا گئے انہوں نے عرض کی یا

وكلاب النار فكان يقول هم القدرية (كر وفيه البحترى بن عبيد ضعيف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کس وجہ سے ہے؟ تو فرمایا کہ عنقریب میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے مخالف کریں گے تا کہ اسے باطل ٹھہرائیں اور اس کی متشابہہ آیات کی پیروی کریں گے اور یہ گمان کریں گے کہ ان کے لئے اس معاملے میں کوئی راہ ہے اور ہر دین کے لئے مجوسی تھے وہ میری امت کے مجوسی اور آگ کے کتے ہیں تو کہا کرتے تھے کہ وہ لوگ قدریہ (فرقے والے) ہیں۔ (کر) وفیہ البحتری بن عبید ضعیف۔

1597 - (من مراسيل محمد بن كعب القرظى) عن محمد بن كعب قال والذى نفسى بيده ما انزلت هٰذه الأيات إلا فى أهل القدر "إن المجرمين فى ضلال وسعر إلى آخر الأية (كر)

(۱۵۹۷) (من مراسیل محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ) عن محمد بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ آیات فقط قدریہ فرقے والے کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ "ان المجرمين فى ضلال وسعر" الى اخر الاية" (القمر 47) ترجمہ: بیشک مجرم گمراہ اور دیوانے ہیں۔ (کر)

1598 - (ومن مراسيل مكحول) عن مكحول أنه قال لغيلان ويحك يا غيلان بلغنى أنه يكون فى هٰذه الامة رجل هو اضر عليه من الشيطان (د فى القدر كر)

(۱۵۹۸) (من مراسیل مکحول رضی اللہ عنہ) عن مکحول رضی اللہ عنہ انہوں نے حضرت غیلان رضی اللہ عنہ سے کہا: تعجب ہے تجھ پر اے غیلان! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اس امت میں ایک ایسا آدمی ہو گا جو اس پر شیطان سے زیادہ نقصان دہ ہوگا۔ (د فی القدر کر)

1599 - عن مكحول أنه قال ويحك يا غيلان إنى حدثت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون فى امتى رجل يقال له غيلان هو اضر على امتى من ابليس فاتق الله ولا تكونه إن الله كتب ما هو خالق وماالخلق عامل (د فى القدر)

(۱۵۹۹) عن مکحول رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ اے غیلان! تعجب ہے تجھ پر! مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ایک حدیث بیان کی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "عنقریب میری امت میں ایک آدمی ہوگا' اسے غیلان کے نام سے پکارا جائے گا' وہ میری امت پر ابلیس سے زیادہ نقصان دہ ہوگا' چنانچہ تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور وہی مت بن جا تا' اللہ تعالیٰ نے ہر وہ چیز لکھ دی ہے کہ جو وہ تخلیق فرمانے والا ہے اور جو کچھ مخلوق کرنے والی ہے۔ (د فی القدر)

الفصل الثامن

فی صفات المؤمنين

1600 - (من مسند عمر رضى الله عنه) عن عمر لا تجد المؤمن كذابا (ابن ابى الدنيا فى الصمت هب)

1601 -عن الحارث بن سويد أن رجلا أتى عمر فقال إنى أخاف أن أكون منافقا قال عمر ما خاف النفاق على نفسه منافق (ابن خسرو)

1602 - عن محمد بن سليم وهو أبو هلال قال سأل أبان الحسن وقال تخاف النفاق قال وما يؤمنني منه وقد خاف عمر بن الخطاب (جعفر الفريابى فى صفة المنافقين)

1603 - (ومن مسند على رضى الله عنه) عن على قال المؤمنون بعضهم لبعض نصحاء وادون وإن افترقت منازلهم والفجرة بعضهم لبعض غششة خونة وإن اجتمعت ابدانهم (الديلمى)

1604 - (ومن مسند نضلة بن عمرو الغفارى) عن محمد بن معن بن نضلة عن ابيه عن جده أنه لقى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمران ومعه شق إبل فحلب لرسول الله صلى الله عليه وسلم فى إناء فشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم شرب من إناء واحد ثم

آٹھویں فصل

مؤمنین کی صفات کے بیان میں

(۱۶۰۰) (من مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تو مؤمن کو جھوٹا نہیں پائے گا۔ (ابن ابی الدنیا فی الصمت هب)

(۱۶۰۱) عن الحارث بن سوید رضی اللہ عنہ! کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ مجھے ڈر ہے کہ میں منافق ہو جاؤں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منافق کو اپنے آپ پر نفاق کا ڈر نہیں ہوتا۔ (ابن خسرو)

(۱۶۰۲) عن محمد بن سلیم ابو ہلال رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اور کہا کہ آپ نفاق سے ڈرتے ہیں، تو انہوں نے جواب دیا کہ میں کیسے اس سے بے خوف ہو سکتا ہوں حالانکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اس سے ڈرتے تھے۔ (جعفر الفریابی فی صفۃ المنافقین)

(۱۶۰۳) (من مسند علی رضی اللہ عنہ) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ مؤمنین ایک دوسرے کے خیر خواہ اور محبّ ہوتے ہیں اگرچہ ان کے گھر جدا جدا ہوں جبکہ بدکار (فاجر) لوگ ایک دوسرے کے لئے فریبی (دغاباز) اور خیانت کرنے والے ہوتے ہیں اگرچہ ان کے جسم بھی ملے ہوئے ہوں۔ (الدیلمی)

(۱۶۰۴) (من مسند نضلۃ بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ) عن محمد بن معن بن نضلۃ عن ابیہ عن جدہ! کہ وہ مران کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے ان کے پاس تھوڑے سے اونٹ تھے تو انہوں نے ایک برتن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ دوہا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر اسی ایک برتن سے انہوں نے بھی پیا پھر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

قال يا رسول الله والذي بعثك بالحق إن كنت لاشرب سبعة فلا أشبع ولا امتلئ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن المؤمن يشرب في معي واحد وإن الكافر يشرب في سبعة امعاء (خ كر في تاريخة وابن مندة والبغوي)

قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: میں سات سات بار پیتا تھا تو نہ ہی سیر ہوتا تھا اور نہ ہی پیٹ بھرتا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ (خ کرنی تاریخہ وابن مندۃ والبغوی)

1605 - عن أبي امامة قال المؤمن في الدنيا بين اربعة بين مؤمن يحسده ومنافق يبغضه وكافر يقاتله وشيطان قد وكل به (كر)

(۱۶۰۵) عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ مؤمن دنیا میں چار چیزوں (مراد چار مصائب) کے درمیان ہوتا ہے وہ مؤمن جو اس سے حسد کرتا ہے وہ منافق جو اس سے بغض رکھتا ہے۔ وہ کافر جو اسے قتل کرتا ہے اور شیطان جو کہ اس پر مقرر کیا گیا ہے۔ (کر)

1606 - (ومن مسند ابن عمر) عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : إن مثل المؤمن كمثل النخلة إن صاحبته نفعك وإن شاورته نفعك وإن جالسته نفعك وكل شأنه منافع وكذلك النخلة كل شأنها منافع (هب)

(۱۶۰۶) (من مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی مثال کھجور کی مثال کی مانند ہے اگر تو اس کی معیت اختیار کرے گا تو تجھے نفع دے گا اگر تو اس سے مشورہ طلب کرے گا تو تجھے نفع دے گا اگر تو اس کی ہمنشینی اختیار کرے گا تو تجھے نفع دے گا اور اس کا ہر کام نفع بخش ہے اور اس طرح کھجور ہے اس کا بھی ہر کام نفع بخش ہے۔ (ہب)

1607 - عن جهجاه الغفاري قال قدمت في نفر من قومي يريدون الاسلام فحضروا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب فلما سلم قال ياخذ كل رجل بيد جليسه فلم يبق في المسجد غير رسول الله صلى الله عليه وسلم وغيري وكنت عظيما طويلا لا يقدم على احد فذهب بي رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى منزله فحلب لي عنزا فاتيت عليها حتى حلب لي سبع اعنز فاتيت عليها وقالت أم أيمن أجاع الله من أجاع رسول الله الليلة قال مه يا أم أيمن

(۱۶۰۷) عن جہجاہ الغفاری رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ اسلام قبول کرنے کے ارادہ سے آیا چنانچہ وہ سب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب میں شامل ہوئے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا کہ ہر آدمی اپنے ساتھ بیٹھے آدمی کا ہاتھ پکڑے (یعنی مہمانی کے لئے پکڑ کر لے جائے) تو مسجد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے علاوہ کوئی آدمی باقی نہ بچا میں اونچا لمبا تھا' میری طرف کوئی نہیں آتا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے گھر لے آئے تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک بکری دوہی تو میں نے وہ پورا کر دیا (مراد سارا پی لیا) حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے سات بکریاں دوہیں (سات

أكل رزقه ورزقنا على الله فاصبحوا فغدوا واجتمع هو واصحابه فجعل الرجل يخبر بما اتى إليه فقلت حلبت لي سبع اعنز فاتيت عليها وصنيع برمة فاتيت عليها فصلوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب فقال لياخذ كل رجل بيد جليسه فلم يبق في المسجد غير رسول الله صلى الله عليه وسلم وغيري وكنت عظيما طويلا لا يقدم على احد فذهب بي رسول الله صلى الله عليه وسلم فحلب لي عنزا فرويت وشبعت فقالت أم أيمن يا رسول الله أليس هذا ضيفنا فقال بلى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه أكل في معى مؤمن الليلة وأكل قبل ذلك في معى كافر الكافر ياكل في سبعة أمعاء والمؤمن ياكل في معى واحد (طب وابو نعيم)

1608 - عن علي قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن حلو يحب الحلاوة ومن حرمها على نفسه فقد عصى الله ورسوله لا تحرموا نعمة الله والطيبات على انفسكم وكلوا واشربوا واشكروا فان لم تفعلوا لزمتكم عقوبة الله عز وجل (الديلمي)

بکریوں کا دودھ نکال لیا) تو میں نے وہ بھی پورا کر دیا۔ اُم ایمن رضی اللہ عنہ نے کہا اس رات جس آدمی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا رکھا اللہ تعالیٰ اسے بھوکا رکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُم ایمن رضی اللہ عنہا! باز آجا اس نے اپنا رزق کھایا ہے اور ہمارا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے پھر انہوں نے صبح کی تو صبح کو حاضر ہوئے تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جمع ہوئے تو ایک آدمی بتانے لگا کہ جو کچھ اسے پیش کیا گیا تھا میں نے کہا کہ میرے لئے سات بکریاں دوہی گئیں تو میں نے وہ دودھ پورا کر دیا اور گوشت کی ایک ہانڈی تیار کی گئی تو میں نے وہ بھی پورا کر دیا پھر انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر آدمی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کا ہاتھ پکڑے تو مسجد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے علاوہ کوئی باقی نہ بچا میں اونچا لمبا تھا میری طرف کوئی نہیں آتا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ساتھ لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک بکری دوہی تو میں سیر ہو گیا اور میرا پیٹ بھر گیا تب اُم ایمن رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ ہمارا ہی مہمان نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں وہی ہے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس رات اس نے مؤمن آنت میں کھایا ہے جبکہ اس سے پہلے اس نے کافر آنت میں کھایا تھا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جبکہ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ (طب وابونعیم)

(۱۶۰۸) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن شیریں (میٹھا) ہوتا ہے وہ شیرینی پسند کرتا ہے اور جس آدمی نے اپنے پر شیرینی حرام کی تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی نعمت اور پاکیزہ چیزوں کو خود پر حرام مت کرو کھاؤ پیو اور شکر ادا کرو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی سزا لازم ہوگی۔ (الدیلمی)

صفات المنافقين

1609 - (من مسند حذيفة) عن حذيفة أنه قيل له ما النفاق قال الرجل يتكلم الاسلام ولا يعمل به (ابن جرير)

1610 - عن ابى يحيى قال سئل حذيفة من المنافق قال الذى يصف الاسلام ولا يعمل به (ش)

1611 - عن حذيفة قال المنافقون الذين فيكم اليوم شر من المنافقين الذين كانوا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم إن اولئك كانوا يسرون نفاقهم وإن هؤلاء اعلنوه (ش)

1612 - عن ابى البحترى قال قال رجل اللّهم اهلك المنافقين قال حذيفة لو هلكوا ما انتصفتم من عدوكم (ش)

1613 - (ومن مسند ابن عمر) عن مجاهد ان رجلا قدم على ابن عمر فقال له كيف انتم وابو انيس قال نحن وهو إذا لقيناه قلنا له ما يحب وإذا ولينا عنه قلنا غير ذٰلك قال ذاك ما كنا نعده نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من النفاق (كر)

1614 - (ومن مسند عبد الله بن عمرو) عن عبد الله بن عمر قال ثلاث إذا كن فى عبد

منافقین کی صفات کا بیان

(۱۶۰۹) (من مسند حذیفہ رضی اللہ عنہ) عن حذیفۃ! آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نفاق کیا ہے؟ تو فرمایا کہ آدمی اسلام کی بات تو کرتا ہے البتہ اس پر عمل نہیں کرتا۔ (ابن جریر)

(۱۶۱۰) عن ابی یحییٰ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ منافق کون ہے تو فرمایا کہ وہ آد جو اسلام سے پاکدامن تو بنتا ہے البتہ اس پر عمل نہیں کرتا۔ (ش)

(۱۶۱۱) عن حذیفہ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ آج جو لوگ تم میں منافق ہیں وہ ان منافقوں سے زیادہ بُرے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھے وہ تو اپنا نفاق چھپاتے تھے جبکہ انہوں نے تو اسے ظاہر کیا ہوا ہے۔ (ش)

(۱۶۱۲) عن ابی البختری رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! منافقوں کو ہلاک فرمادے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ ہلاک کردیئے گئے تو تم اپنے دشمنوں سے انتقام نہیں لے پاؤ گے۔ (ش)

(۱۶۱۳) (من مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ) عن مجاہد رضی اللہ عنہ! کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کہ تمہارا اور ابوانیس کا کیا حال ہے اس نے جواب دیا کہ ہماری اور اس کی یہ حالت ہے کہ جب ہم اسے ملتے ہیں تو اسے وہ کچھ کہتے ہیں جو وہ پسند کرتے ہیں اور جب اس سے پیٹھ پھیرتے ہیں تو اس کے علاوہ کچھ کہتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہی وہ چیز ہے جسے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نفاق میں سے شمار کرتے تھے۔ (کر)

(۱۶۱۴) (من مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) عن عبداللہ بن عمرو!! فرماتے ہیں کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جب وہ کسی بندے میں

فلا تتحرج أن تشهد أنه منافق إذا حدث كذب وإذا وعد اخلف وإذا اؤتمن خان ومن كان إذا حدث صدق : وإذا وعد انجز وإذا اؤتمن ادى فلا تتحرج ان تشهد عليه أنه مؤمن (ابن النجار)

ہوں تو تجھ پر اس بات کی گواہی دینے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ منافق ہے جب بات کرے تو وہ جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے جب اسے امانت سونپی جائے تو خیانت کرے اور جو آدمی ایسا ہو کہ جب بات کرے تو سچ بولے جب وعدہ کرے تو پورا کرے اور جب اسے امانت سونپی جائے تو ادائیگی کرے تو تیرا اس پر اس بات کی گواہی دینا کچھ حرج کا باعث نہیں کہ وہ مؤمن ہے۔ (ابن النجار)

1615 - (ومن مسند عمار) عن عمار قال : ثلاثة لا يستخف بحقهم إلا منافق بين نفاقه الامام المقسط ومعلم الخير وذو الشيبة فى الاسلام (كر)

(۱۶۱۵) (من مسند عمار رضی اللہ عنہ) عن عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ ان کے حق کو ہلکا نہیں کیا جائے گا سوائے اس منافق کے جو اپنے نفاق کے درمیان ہو وہ تین آدمی یہ ہیں عادل امام بھلائی کی تعلیم دینے والا اور جو آدمی اسلام میں بوڑھا ہوا ہو۔ (کر)

1616 - (عن سليم بن عامر) عن معاوية الهذلى وكان من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم قال إن المنافق ليصلى فيكذبه الله ويتصدق فيكذبه الله ويقاتل فيقتل فيجعل فى النار (ابن النجار)

(۱۶۱۶) عن سلیم بن عامر عن معاویۃ الہذلی رضی اللہ عنہ! حضرت معاویہ ہذلی رضی اللہ عنہ صحابی رسول تھے، فرماتے ہیں کہ منافق نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جھٹلاتا ہے وہ صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جھٹلاتا ہے اور وہ جنگ لڑتا ہے تو قتل کر دیا جاتا ہے تو دوزخ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ (ابن النجار)

1617 - عن صلة بن زفر قال : قلنا لحذيفة كيف عرفت امر المنافقين ولم يعرفه احد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا أبو بكر ولا عمر قال انى كنت اسير خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فنام على راحلته فسمعت ناسا يقولون لو طرحناه على راحلته فاندقت عنقه فاسترحنا منه فسرت بينهم وبينه فجعلت اقرأ وارفع صوتى حتى انتبه النبى صلى الله عليه وسلم قال : من هذا ؟ قلت حذيفة قال : صلى الله عليه وسلم هؤلاء قلت

(۱۶۱۷) عن صلۃ بن زفر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رضی اللہ عنہ نے کیسے منافقوں کا معاملہ جان لیا حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے نہ ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے جانا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سو گئے تو میں نے کچھ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اگر ہم اسے اس کی سواری سے نیچے پھینک دیں تو اس کی گردن ٹوٹ جائے گی تب ہم اس سے راحت پالیں گے چنانچہ میں ان منافقوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چلنے لگا اور تلاوت کرنے لگا اور

فلان وفلان حتى عددتهم قال : وسمعت ما قالوا
قلت : نعم ولذلك سرت بينك وبينهم قال : أما
إنهم منافقون فلان وفلان لا تخبرن احدا (طب)

اپنی آواز بلند کرنے لگا حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی' حذیفہ ہوں۔ فرمایا: وہ کون ہیں؟ میں نے عرض کی کہ فلاں اور فلاں حتیٰ کہ میں نے انہیں شمار کیا' تو ارشاد فرمایا کہ جوانہوں نے کہا ہے وہ تو نے سنا؟ میں نے عرض کی ہاں! اور اسی وجہ سے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے درمیان چلا ہوں تو ارشاد فرمایا: سنو! وہ منافق ہیں فلاں اور فلاں! کسی کو بتانا مت! (طب)

1618 - عن حذيفة قال : مر بى عمر بن الخطاب وانا جالس فى المسجد فقال لى : يا حذيفة إن فلانا قد مات فاشهده ثم مضى حتى إذا كاد أن يخرج من المسجد التفت إلى فرآنى وانا جالس فعرف فرجع إلى فقال : يا حذيفة انشدك الله أمن القوم انا ؟ قلت : اللهم لا ولن ابرء احدا بعدك فرايت عينى عمر جاء تا (كر)

(۱۶۱۸) عن حذیفہ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے مجھے کہا: اے حذیفہ! فلاں آدمی فوت ہو گیا ہے تو اس کے جنازے میں شرکت کر' پھر آپ رضی اللہ عنہ آگے چلے گئے حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ مسجد سے باہر نکل جاتے وہ میری طرف متوجہ ہوئے تو مجھے بیٹھا ہوا دیکھا تب انہوں نے (اندرونی معاملہ) جان لیا تو واپس میرے پاس لوٹ آئے اور کہا: اے حذیفہ! میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میں تو منافقوں میں سے نہیں؟ تو میں نے کہا: قسم بخدا! نہیں البتہ آپ کے بعد میں کسی کی برائت کا اظہار ہرگز نہیں کروں گا تو میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں (خوشی سے) بھر آئیں۔ (کر)

الباب الثانى

فى الاعتصام بالكتاب والسنة

1619 - (من مسند الصديق رضى الله عنه) عن عبيد الله بن ابى زيد قال : كان ابن عباس إذا سئل عن الامر فان كان فى القرآن اخبر به وإن لم يكن فى القرآن وكان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبر به ، فان لم يكن

دوسرا باب:

کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنے کا بیان

(۱۶۱۹) (من مسند الصدیق رضی اللہ عنہ) عن عبید اللہ بن ابی زید رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی حکم (معاملے) کے بارے میں سوال کیا جاتا تھا تو اگر تو وہ قرآن کریم میں موجود ہوتا تو اس سے بیان فرماتے اگر قرآن کریم میں موجود نہ ہوتا البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس

فی القرآن ولا عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وکان عن ابی بکر أو عمر اخبر به ، وإن لم یکن فی شیء من ذلك اجتهد برأیه (ابن سعد فی السنة والعدنی وابن جریر)

بارے میں کچھ موجود ہوتا تو اسے بیان فرماتے، اگر نہ ہی قرآن کریم میں موجود ہوتا اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس بارے میں کچھ موجود ہوتا البتہ حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے اس بارے میں کچھ موجود ہوتا تو اس سے بیان فرماتے اور اگر ان سب میں موجود نہ ہوتا تو اپنی رائے سے اجتہاد فرماتے۔

(ابن سعد فی السنة والعدنی وابن جریر)

1620 - عن عمر بن عبد العزیز انه قال فی خطبته : ألا إن ما سن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وصاحباه فهو دین ناخذ به وننتهی إلیه وما سن سواهما فانا نرجیه (کر)

(۱۶۲۰) عن عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ جو طریقہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دوستوں (ابوبکر وعمر) نے رائج کیا ہے تو وہ دین ہے ہم اسے پکڑلیں گے اور اسی پر رک جائیں گے اور جو طریقہ ان دونوں کے علاوہ نے رائج کیا تو ہم بھی اس کی امید رکھتے ہیں (یعنی ان کے جیسے احکام ہم بھی تلاش کرنے کی اُمید رکھتے ہیں وہ بھی ہماری طرح ہی ہیں)۔ (کر)

1621 - (ومن مسند عمر رضی اللّٰه عنه) عن خالد بن عرفطة قال کنت جالسا عند عمر إذ اتی برجل من عبد القیس فقال له عمر : انت فلان العبدی ؟ قال : نعم ، فضربه بقناه معه فقال الرجل : ما لی یا امیر المؤمنین ؟ قال : اجلس فجلس فقرا بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم آلر تلك آیات الکتاب المبین إلی قوله لمن الغافلین فقراها علیه ثلاثا وضربه ثلاثا فقال له الرجل مالی یا امیر المؤمنین ؟ قال : انت الذی نسخت کتاب دانیال قال مرنی بامرك اتبعه قال : انطلق فامحه بالحمیم والصوف ، ثم لا تقراه ولا تقرئه احدا من الناس فلئن بلغنی عنك انك قراته أو اقراته احدا من الناس لانهکنك عقوبة ثم قال :

(۱۶۲۱) (من مسند عمر رضی اللہ عنہ) عن خالد بن عرفطة رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بنو عبدالقیس قبیلہ کا ایک آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کہ تو فلاں العبدی ہے؟ اس نے کہا: ہاں! تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس موجود برچھا مارا تو اس آدمی نے کہا: امیر المؤمنین! میرا کیا قصور ہے؟ تو فرمایا: بیٹھ جا' تو وہ بیٹھ گیا' آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا'' بسم اللہ الرحمن الرحیم' الرتلك آیات الکتاب المبین '' سے لےکر ''لمن الغافلین'' تک۔ (یوسف 1) آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ یہ آیات مبارکہ اس کے سامنے تلاوت کیں اور تین مرتبہ اسے مارا تو اس آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کی' امیر المؤمنین! میرا قصور کیا ہے؟ تو فرمایا کہ تو وہ ہی ہے کہ جس نے حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام کی کتاب نقل کررکھی ہے اس نے کہا کہ مجھے اپنا حکم دیجئے میں اس کی

انطلقت انا فانتسخت كتابا من اهل الكتاب ثم جئت به في اديم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذا في يدك يا عمر ؟ قلت : يا رسول الله كتابا نسخته لنزداد به علما إلى علمنا فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمرت وجنتاه ثم نودي بالصلاة جامعة فقالت الانصار أغضب نبيكم ؟ السلاح السلاح فجاؤا حتى احدقوا بمنبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ايها الناس اني قد اوتيت جوامع الكلم وخواتيمه واختصر لي اختصارا ، ولقد أتيتكم بها بيضاء نقية فلا تهوكوا ولا يغرنكم المتهوكون فقمت فقلت رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبك رسولا ، ثم نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم (ع وابن المنذر وابن ابى حاتم عق ونصر المقدسي ص في الحجة وله طريق ثان في المراسيل)

پیروی کروں گا۔ تو فرمایا کہ جا! اور اسے گرم پانی اور اون کے ساتھ مٹا ڈال پھیر اسے خود بھی مت پڑھنا اور لوگوں میں سے بھی کسی کو مت پڑھانا، اگر مجھے پتہ چل گیا کہ تو نے اسے پڑھا ہے یا لوگوں میں سے کسی کو پڑھایا ہے تو میں ضرور تجھے خواب سزا دوں گا پھر فرمایا کہ میں خود گیا اور اہل کتاب سے ایک کتاب نقل کر لی پھر ایک چمڑے میں رکھ کر وہ لے آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: عمر! تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کتاب ہے میں نے اسے اس وجہ سے نقل کیا ہے تا کہ اس کے ساتھ ہم اپنے علم میں اضافہ کریں، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے، پھر منادی کی گئی کہ "الصلوٰۃ جامعۃ" تب انصار نے کہا کہ کیا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہو گئے ہیں؟ ہتھیار پکڑو ہتھیار پکڑو تو وہ سب آئے حتیٰ کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر مبارک کو گھیر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! مجھے جامع کلمات اور آخری کلمات عطا کئے گئے ہیں اور میرے لئے کلمات مختصر کر دیئے گئے ہیں اور میں تمہارے پاس نورانی صاف وشفاف شریعت لے کر آیا ہوں تو بے پرواہ ہو کر ہلاکت میں مت جا پڑو اور بے پرواہی سے ہلاکت میں جا پڑنے والے تمہیں دھوکہ نہ دیں تب میں اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کی میں اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اُتر آئے۔ (ع) وابن المنذر وابن ابی حاتم (عق) ونصر المقدسي (ص) في الحجة وله طريق ثاني في المراسل۔

1622 - عن عمر قال : سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تعليم التوراة قال لا تعلمها وتعلموا ما انزل عليكم وآمنوا به (هب

(۱۶۲۲) عن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تورات کی تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ اس کی تعلیم مت حاصل کر، البتہ جو تم پر اتارا گیا

وضعفه)

1623 - عن عمر قال : اتهموا الرأى على الدين فلقد رأيتنى اراه على امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ما آلو عن الحق وداك يوم ابى جندل والكتاب بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهل مكة فقال : اكتب بسم الله الرحمٰن الرحيم ترانا إذا صدقناك بما تقول ولكن اكتب بما كنت تكتب باسمك اللّهم فرضى رسول الله صلى الله عليه وسلم وابيت عليهم حتى قال يا عمر انى قد رضيت وتابى انت (البزار وابن جرير فى الافراد وابو نعيم فى المعرفة واللالكائى فى السنة والديلمى)

ہے اس کی تعلیم حاصل کرو اور اس پر ایمان لاؤ۔ (ہب) وضعفہ۔

(۱۶۲۳) عن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رائے کو دین پر تہمت سمجھو میرا اپنے تئیں یہ خیال ہے کہ میں اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ہی خیال کرتا تھا میں حق سے کوتاہی نہیں کروں گا وہ ابوجندل کے معاملے والا دن تھا' کتاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھی اور مکہ والے بھی موجود تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ! اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے تو مکہ والوں نے کہا کہ دیکھئے' تب تو ہم آپ کی تصدیق کردیں گے اس بات میں جو آپ کہتے ہیں بلکہ آپ وہی لکھئے جو کہ لکھا کرتے تھے یعنی ''باسمک اللّٰھم''، تو رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہو گئے اور میں نے ان کا کہنا نہ سنا (بلکہ اپنی بات پر ڈٹا رہا کہ معاہدے کی ابتداء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوگی) حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! میں تو راضی ہو چکا ہوں اور تو انکار کررہا ہے۔

(البزار وابن جریر فی الافراد وابونعیم فی المعرفۃ واللالکائی فی السنۃ والدیلمی)

1624 - (عن جبير بن نفير) عن عمر قال انطلقت فى حياة النبى صلى الله عليه وسلم حتى اتيت خيبر فوجدت يهوديا يقول قولا فاعجبنى فقلت هل انت مكتبى بما تقول ؟ قال : نعم ، فاتيته باديم فاخذ يملى على فلما رجعت قلت : يا رسول الله انى لقيت يهوديا يقول قولا لم اسمع مثله بعدك فقال : لعلك كتبت منه ؟ قلت : نعم قال : ائتنى به فانطلقت فلما اتيته قال : اجلس اقراه فقرات ساعة ونظرت إلى وجهه فإذا هو يتلون فصرت من الفرق لا اجيز حرفا منه ، ثم رفعته إليه ثم جعل يتبعه رسما رسما

(۱۶۲۴) عن جبیر بن نفیر عن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں چلا حتیٰ کہ خیبر کے مقام پر آیا تو میں نے ایک یہودی دیکھا جو ایسی بات کہہ رہا تھا کہ وہ بات مجھے بہت عجیب لگی میں نے کہا کہ جو کچھ تو کہہ رہا ہے کیا تو یہ مجھے لکھ کر دے سکتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! تو میں اس کے پاس چمڑا لے کر آیا تو وہ مجھے املاء کروانے لگا' جب میں واپس لوٹا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں ایک یہودی سے ملا ہوں وہ ایسی بات کہہ رہا تھا کہ میں نے اس جیسی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے نہیں سنی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تو نے اس سے لکھ لی ہے؟ میں نے عرض کی ہاں! تو فرمایا: مجھے دو تو میں چلا گیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو فرمایا: بیٹھ جا! وہ پڑھ' تو میں نے کچھ دیر وہ پڑھی اور میری نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر پڑی تو

یمحوہ بریقہ وھو یقول لا تتبعوا ھؤلاء فانھم قد تھوکوا حتی محا آخر حرف (حل)

1625 - عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم إن اللہ انزل کتابا وافترض فرائض فلا تنقصوھا وحد حدودا فلا تغیروھا وحرم محارم فلا تقربوھا وسکت عن أشیاء لم یسکت نسیانا کانت رحمۃ من اللّٰہ فاقبلوھا إن اصحاب الرای اعداء السنن تفلتت منھم أن یعوھا واعیتھم أن یحفظوھا وسلبوا أن یقولوا لا نعلم فعارضوا السنن برایھم فایاکم وایاھم فان الحلال بین والحرام بین کالمرتع حول الحمی اوشک أن یواقعہ الا وأن لکل ملک حمی وحمی اللہ فی ارضہ محارمہ (نصر وفیہ ایوب بن سوید ضعیف)

1626 - عن مجاھد قال : قال عمر : أیای والمکایلۃ یعنی المقایسۃ (حم فی السنۃ فی باب اتباع الکتاب والسنۃ وذم الرای وابو عبید فی الغریب)

اس کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا تو میں خوف سے ایسے ہو گیا کہ اس سے میں آگے ایک حرف نہ بڑھ پایا پھر میں نے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لعابِ دہن مبارک کے ساتھ اسے ایک ایک لکیر مٹاتے گئے اور فرماتے گئے کہ ان کی پیروی مت کرو کیونکہ یہ سب بے خبری و بے پرواہی سے ہلاکت میں جا پڑے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حرف بھی مٹا ڈالا۔ (حل)

(۱۶۲۵) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب نازل فرمائی اور کچھ فرائض مقرر فرمائے تو ان میں کمی مت کرو کچھ حدود مقرر فرمائیں تو انہیں تبدیل مت کرو، کچھ چیزیں حرام قرار دیں تو ان کے قریب مت جاؤ اور کچھ چیزوں کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی البتہ بھول کر خاموشی اختیار نہیں فرمائی بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے تو اسے قبول کرو۔ بیشک (اپنی) رائے والے لوگ سنتوں کے دشمن ہیں۔ وہ ان سے اچانک چھوٹ گئیں کہ انہیں خوب سمجھ کر ذہن میں رکھتے اور انہوں نے ان (لوگوں) کو تھکا مارا کہ انہیں یاد کر لیتے اور ان سے یہ چیز زبردستی چھین لی گئی ہے کہ وہ یہ کہیں کہ ہم نہیں جانتے چنانچہ انہوں نے سنتوں کو اپنی رائے کے مقابل کیا لہٰذا تم ان سے بچو! کیونکہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے جیسا کہ چراگاہ کے اردگرد جانور چرانے والا قریب ہے کہ اس کے اندر گھس جائے، جان لو! ہر بادشاہ کی ایک محفوظ جگہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی محفوظ جگہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ (نصر) وفیہ ایوب بن سوید ضعیف۔

(۱۶۲۶) عن مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیاس کرنے سے بچ۔

(حم فی السنۃ فی باب اتباع الکتاب والسنۃ وذم الرأی وابو عبید فی الغریب)

1627 - عن ميمون بن مهران قال : اتى عمربن الخطاب رجل فقال : يا امير المؤمنين إنا فتحنا المدائن اصبت كتابا فيه كلام معجب قال : أمن كتاب الله قلت : لا ، فدعا بالدرة فجعل يضربه بها وقرا آلر تلك آيات الكتاب المبين انا انزلناه قرآنا عربيا إلى قوله وإن كنت من قبله لمن الغافلين ثم قال إنما هلك من كان قبلكم بانهم اقبلوا على كتب علمائهم واساقفتهم وتركوا التوراة والانجيل حتى درسا وذهب ما فيهما من العلم (نصر)

(۱۶۲۷) عن میمون بن مہران رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا تو اس نے عرض کی۔ امیر المؤمنین! ہم نے مدائن فتح کیا تو مجھے ایک کتاب ملی اس میں بہت عجیب کلام تھا۔ تو آپ نے فرمایا: کیا وہ کتاب کتاب اللہ میں سے تھی، میں نے عرض کی نہیں، تو آپ نے کوڑا منگوایا اور اس کوڑے کے ساتھ اسے پیٹنے لگے اور یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمانے لگے " الر تلك آيات الكتاب المبين انا انزلنه قرآنا عربيا " ۔ سے لے کر اس آیت تک "وان كنت من قبله لمن الغافلين " (یوسف 1، 3) پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے تھے کیونکہ انہوں نے اپنے علماء اور پادریوں کی کتابیں لے لیں تھیں اور تورات اور انجیل کو چھوڑ دیا تھا حتیٰ کہ یہ دونوں مٹ گئیں اور جو کچھ ان دونوں میں علم وغیرہ تھا وہ ضائع ہو گیا۔ (نصر)

1628 - عن إبراهيم النخعي قال : كان بالكوفة رجل يطلب كتب دانيال وذلك الضريبة فجاء فيه كتاب من عمر بن الخطاب أن يرفع إليه فلما قدم على عمر علاه بالدرة ثم جعل يقرأ عليه آلر تلك آيات الكتاب المبين حتى بلغ الغافلين قال فعرفت ما يريد فقلت يا امير المؤمنين دعني فو الله لا ادع عندى من تلك الكتب إلا أحرقته فتركه (عب وابن الضريس في فضائل القرآن والعسكرى في المواعظ خط)

(۱۶۲۸) عن ابراہیم النخعی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ کوفہ میں ایک آدمی تھا جو کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی کتابیں تلاش کیا کرتا تھا اور یہ روزہ مرہ کا معمول تھا تو اس کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا کہ اس کو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا جائے تو جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر کوڑا بلند کر لیا پھر اس کے سامنے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمانے لگے۔ "الر تلك آيات الكتاب المبين" حتیٰ کہ اس آیت تک پہنچ گئے "وان كنت من قبله لمن الغافلين"۔ تو وہ آدمی کہتا ہے کہ جو کچھ آپ رضی اللہ عنہ کا ارادہ تھا۔ میں نے جان لیا تب میں نے عرض کی، امیر المؤمنین! مجھے چھوڑ دیجئے، قسم بخدا! میں اپنے پاس موجود وہ سب کتابیں جلا دوں گا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا۔

(عب وابن الضریس فی فضائل القرآن والعسکری فی المواعظ، خط)

1629 عن عبد الله بن عكيم قال كان عمر يقول أن أصدق القيل قيل الله، ألا وإن احسن الهدى هدى محمد وشر الامور محدثاتها وكل محدثة ضلالة، ألا وإن الناس بخير ما اخذوا العلم عن اكابرهم ولم يقم الصغير على الكبير فإذا قام الصغير على الكبير فقد (اللالكائى فى السنة)

(۱۶۲۹) عن عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے بڑھ کر سچی بات اللہ تعالیٰ کی بات ہے، جان لو! سب سے بہتر ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے بدترین امور وہ ہیں جو (دین میں) نئے نکالے گئے ہوں اور ہر نئی چیز گمراہی ہے، جان لو! لوگ تب تک بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک وہ اپنے بڑوں (اکابرین) سے علم حاصل کرتے رہیں گے اور چھوڑے بڑوں کی نگرانی نہ کریں گے۔ چنانچہ جب چھوٹا بڑے کی نگرانی کرے گا تو بس!!! (اللالکائی فی السنۃ)

1630 - عن عمر أنه قال: سيأتى ناس يجادلونكم بشبهات القرآن فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن أعلم بكتاب الله (الدارمى ونصر المقدسى فى الحجة واللالكائى فى السنة وابن عبد البر فى العلم وابن ابى زمنين فى اصول السنة والاصبهانى فى الحجة وابن النجار)

(۱۶۳۰) عن عمر رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو تم سے شبہات قرآن (یعنی مشابہہ آیات) کے باعث جھگڑا کریں گے تو انہیں سنتوں کے ذریعے پکڑو کیونکہ سنتوں والے کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والے ہیں۔

(الدارمی ونصر المقدسی فی الحجۃ واللالکائی فی السنۃ وابن عبدالبر فی العلم وابن ابی زمنین فی اصول السنۃ والاصبہانی فی الحجۃ وابن النجار)

1631 - (ومن مسند على) عن ابى جحيفة قال سالت عليا هل عندكم من رسول الله صلى الله عليه وسلم شىء بعد القرآن فقال ولا والذى فلق الحبة، وبرأ النسمة إلا فهم يؤتيه الله رجلا فى القرآن أو ما فى هذه الصحيفة قلت: وما فى الصحيفة؟ قال: العقل وفكاك الاسير ولا يقتل مسلم بكافر (ط عب والحميدى حم والعدنى والدارمى خ ت ن ه ع وابن قانع وابن الجارود والطحاوى وابن جرير)

(۱۶۳۱) (من مسند علی رضی اللہ عنہ) عن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرآن کریم کے بعد کوئی چیز ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور تو کچھ نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا فرمایا، مگر یہ ہے کہ وہ فہم وفراست جو کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو قرآن کریم کے بارے میں عطا فرمادے یا جو کچھ اس صحیفہ میں موجود ہے۔ بس یہی کچھ ہمارے پاس ہے میں نے کہا کہ اس صحیفے میں کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اس میں دیت کے احکام، قیدی کو چھڑانے کے مسائل اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

(ط عب والحمیدی حم والعدنی والدارمی)۔ (خ ت ن ہ ع)۔ (ابن قانع وابن الجارود

1632 - عن الحارث الاعور قال : مررت في المسجد فإذا الناس يخوضون في الاحاديث فدخلت علىٰ علي فقلت : يا امير المؤمنين ألا ترى الناس قد خاضوا قال : أو قد فعلوها ؟ قلت نعم قال : أما إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : إنها ستكون فتنة قلت : ما المخرج منها يا رسول الله ؟ قال كتاب الله فيه نبأ من قبلكم وخبر ما بعدكم ، وحكم ما بينكم هو الفصل ليس بالهزل ، من تركه من جبار قصمه الله ، ومن ابتغى الهدى في غيره اضله الله ، وهو حبل الله المتين وهو الذكر الحكيم ، وهو الصراط المستقيم هو الذي لا تزيغ به الاهواء و لا تلتبس به الالسنة ولا تشبع منه العلماء ولا يخلق عن كثرة الرد ولا تنقضي عجائبه هو الذي لم تنته الجن إذا سمعته حتى قالوا : إنا سمعنا قرآنا عجبا يهدي إلى الرشد فامنا به" من قال به صدق ومن عمل به اجر ، ومن حكم به عدل ومن دعا إليه هدى إلى الصراط المستقيم خذها اليك يا اعور (ش والدرامي ت وقال غريب واسناده مجهول وفي حديث الحارث مقال وحميد بن زنجويه في ترغيبه ، والدورقي ومحمد بن نصر في الصلاة وابن حاتم وابن الانباري في المصاحف وابن مردويه هب)

والطحاوی وابن جریر)

(۱۶۳۲) عن الحارث الاعور رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ لوگ احادیث مبارکہ کے بارے میں گفتگو کررہے ہیں تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کی امیر المؤمنین! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ لوگ احادیث مبارکہ کے بارے میں گفتگو کررہے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ کیا واقعی انہوں نے ایسا کیا ہے؟ میں نے کہا: ہاں! تو ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب ایک فتنہ ہوگا' میں نے عرض کی تھی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس سے نکلنے کا کیا طریقہ ہے؟ تو فرمایا: کتاب اللہ! اس میں تم سے پہلے والوں کے واقعات اور تم سے بعد والوں کی خبریں ہیں اور جو کچھ تمہارے درمیان ہے اس کا حکم ہے وہ ایک فیصلہ کرنے والا کلام ہے' کچھ ٹھٹھا مذاق نہیں بلکہ سراسر سچ ہے۔ جس نے غرور کی وجہ سے اسے چھوڑا اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑ ڈالے گا اور جس نے اس کے علاوہ کسی اور سے ہدایت چاہی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کردے گا وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے۔ وہ ایسا شرف ہے جو مستحکم اور اختلاف سے خالی ہے وہ سیدھا راستہ ہے وہ وہ ہے کہ جسے خواہشات جھکا نہیں سکتیں اور زبانیں جسے ملتبس نہیں کرسکتیں' علماء اس سے سیر نہیں ہوتے' بار بار پڑھے جانے سے پرانا نہیں ہوتا' اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے وہ وہ ہے کہ جب جنات نے اسے سنا تو خود کو یہ کہنے سے نہ روک سکے کہ "انا سمعنا قرانا عجبا يهدي الى الرشد فامنابه"۔ (الجن 1'2) ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ سناتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے" جو اس سے بات کرتا ہے وہ سچ بولتا ہے جو اس پر عمل کرتا ہے۔ اسے اجر دیا جاتا ہے جو اس سے فیصلہ کرتا ہے وہ انصاف کرتا ہے اور جو اس کی طرف بلاتا ہے وہ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اے اعور! اسے مضبوطی

سے پکڑ لے! (ش والدارمی ت) وقال غریب واسنادہ مجھول وفی حدیث الحارث مقال، وحمید بن زنجویہ فی ترغیبہ والدورقی ومحمد بن نصر فی الصلوٰۃ وابن حاتم وابن الانباری فی المصاحف وابن مردویہ ھب۔

1633 - عن شیخ من کندة قال : كنا جلوسا عند علی فاتاه أسقف نجران فاوسع له فقال له رجل : توسع لهذا النصرانی يا امير المؤمنين ؟ فقال علی : إنهم كانوا إذا اتوا رسول الله صلی الله عليه وسلم اوسع لهم فسأله رجل علی كم افترقت النصرانية يا أسقف ؟ فقال افترقت علی فرق كثيرة لا احصيها قال علی : أنا أعلم علی كم افترقت النصرانية من هذا وان كان نصرانيا افترقت علی احدی وسبعين فرقة وافترقت اليهودية علی ثنتين وسبعين فرقة والذی نفسی بيده لتفترقن الحنيفية علی ثلاث وسبعين فرقة فتكون ثنتان وسبعون فی النار وفرقة فی الجنة (العدنی)

(۱۶۳۳) عن شیخ من کندۃ، فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس نجران کا پادری آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے جگہ کشادہ فرمائی تو ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کی، امیر المؤمنین آپ نے اس نصرانی کے لئے جگہ کشادہ کی ہے؟ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کشادگی فرمایا کرتے تھے تب اس آدمی نے اس سے پوچھا کہ اے پادری! نصرانی کتنے فرقوں میں بٹے تھے؟ تو اس نے جواب دیا کہ بہت سے فرقوں میں بٹ گئے مجھے ان کا کوئی شمار نہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس سے زیادہ بہتر یہ بات جانتا ہوں کہ نصرانی کتنے فرقوں میں بٹے تھے اگر چہ یہ خود نصرانی ہے۔ نصرانی اکہتر فرقوں میں اور یہودی بہتر فرقوں میں بٹے تھے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! دین حنیف والے تہتر فرقوں میں بٹ جائیں گے ان میں سے بہتر دوزخ میں اور ایک فرقہ جنت میں ہوگا۔ (العدنی)

1634 - عن علی قال : تفترق هذه الامة علی ثلاث وسبعين فرقة شرها فرقة تنتحلنا وتفارق امرنا (حل)

(۱۶۳۴) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی ان میں سے بدترین فرقہ وہ ہے جو ہمیں اپنا کہتا ہے اور ہمارے معاملے میں جدا رہتا ہے۔ (حل)

1635 - عن جری بن كليب قال : رأيت عليا يامر بشیء وعثمان ينهی عنه فقلت لعلی إن بينكما لشرا ؟ قال ما بيننا الا خير ولكن خيرنا اتبعنا لهذا الدين (مسدد وابو عوانة والطحاوی)

(۱۶۳۵) عن جری بن کلیب رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک چیز کا حکم دیتے ہوئے دیکھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس سے روکتے دیکھا تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ آپ دونوں کے درمیان شر ہے؟ تو فرمایا کہ ہمارے درمیان فقط خیر ہے البتہ ہم میں سے بہتر وہ ہے جو

ہم میں سے اس دین کی زیادہ اتباع کرنے والا ہے۔

(مسدد وابوعوانہ والطحاوی)

1636 - عن علي قال : ثلاثة لا يقبل معهن عمل ، الشرك والكفر والرأى قالوا يا امير المؤمنين : ما الرأى ؟ قال تدع كتاب الله وسنة رسوله وتعمل بالرأى (ابن بشران)

(۱۶۳۶) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی موجودگی میں کوئی عمل قبول نہیں ہوتا وہ شرک، کفر اور رائے ہے، صحابہ نے کہا: امیر المؤمنین! یہ رائے سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا کہ تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دے اور رائے پر عمل کرے۔ (ابن بشران)

1637 - عن علي قال: تفرقت اليهود على احدى وسبعين فرقة والنصارى على ثنتين وسبعين فرقة وانتم على ثلاث وسبعين فرقة وإن من اضلها واخبثها من يتشيع أو الشيعة (ابن ابى عاصم)

(۱۶۳۷) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ یہودی اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے نصرانی بہتر فرقوں میں اور تم تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگے اور ان سب میں سے گمراہ ترین خبیث ترین فرقہ وہ ہے جو شیعہ ہوتا ہے یا شیعہ ہے۔ (ابن ابی عاصم)

1638 - عن سويد بن غفلة قال : إنى لامشى مع على على شط الفرات فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بنى اسرائيل اختلفوا فلم يزل اختلافهم بينهم حتى بعثوا حكمين فضلا واضلا من اتبعهما وإن هذه الامة ستختلف فلا يزال الاختلاف بينهم حتى يبعثوا حكمين ضلا واضلا من اتبعهما (ق فى الدلائل)

(۱۶۳۸) عن سوید بن غفلۃ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے پر چل رہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل نے اختلاف کیا، تو ان کا اختلاف ان کے بیچ رہا حتیٰ کہ انہوں نے دو فیصلہ کنندگان بنا بھیجے تو وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور جنہوں نے ان کی پیروی کی انہیں بھی گمراہ کیا اور یہ امت بھی عنقریب اختلاف کرے گی تو اختلاف ان کے بیچ رہے گا حتیٰ کہ وہ دو فیصلہ کنندگان بنائیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور جو کوئی ان کی پیروی کرے گا اسے بھی گمراہ کریں گے۔ (ق فی الدلائل)

1639 - عن ابن عمر قال : قال لى على يا ابا عمر كم افترقت اليهود ؟ قلت لا ادرى قال على واحدة وسبعين فرقة كلها فى الهاوية الا واحدة هى الناجية تدرى على كم تفترق هذه الامة ؟ قلت لا قال : تفترق على ثلاث وسبعين فرقة ، كلها فى الهاوية إلا واحدة هى الناجية

(۱۶۳۹) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے مجھے فرمایا کہ اے ابن عمر! یہودی کتنے فرقوں میں بٹے تھے؟ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اکہتر فرقوں میں سوائے ایک فرقے کے سب کے سب جہنم میں جائیں گے اور وہ فرقہ نجات پانے والا ہوگا تو جانتا ہے کہ یہ امت کتنے فرقوں میں بٹے گی؟ میں نے جواب دیا، نہیں! تو فرمایا کہ تہتر فرقوں میں،

قال : وتفترق في اثنتي عشرة فرقة كلها في الهاوية إلا واحدة هي الناجية وإنك من تلك الواحدة (كر وفيه عطاء بن مسلم الخفار ضعيف)

1640 - عن سليم بن قيس العامري قال : سأل ابن الكوا عليا عن السنة والبدعة وعن الجماعة والفرقة فقال يا ابن الكوا حفظت المسألة فافهم الجواب السنة والله سنة محمد صلى الله عليه وسلم والبدعة ما فارقها والجماعة والله مجامعة اهل الحق وان قلوا والفرقة مجامعة اهل الباطل وإن كثروا (العسكري)

1641 - عن علي قال سيأتي قوم يجادلونكم فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بكتاب الله (اللالكائي في السنة والاصبهاني في الحجد)

1642 - عن ابي الطفيل قال : كان علي يقول : إن اولى الناس بالانبياء اعلمهم بما جاؤا به ثم يتلو هذه الأية "إن اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبي" يعني محمدا والذين اتبعوه فلا تغيروا فانما ولي محمد من اطاع الله وعدو محمد من عصى الله وان قربت قرابته (اللالكائي)

سوائے ایک کے سب کے سب جہنم میں جائیں گے وہ ایک نجات پانے والا ہوگا اور فرمایا کہ وہ بارہ فرقوں میں بٹے گا سوائے ایک کے سب کے سب جہنم میں جائیں گے وہ ایک نجات پانے والا ہوگا اور تو اسی ایک فرقے میں سے ہے۔ (کر) وفیہ عطاء بن مسلم الخفار ضعیف

(۱۶۴۰) عن سلیم بن قیس العامری! فرماتے ہیں کہ ابن الکواء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنت اور بدعت کے بارے میں سوال کیا اور جماعت اور فرقت (علیحدگی) کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: اے ابن الکوا! تو نے مسئلہ یاد رکھا چنانچہ جواب کو خوب سمجھ لے، سنت قسم بخدا! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور بدعت وہ ہے جو اسے چھوڑ دے (یعنی سنت کو) اور جماعت قسم بخدا! اہل حق سے میل جول ہے اگرچہ تھوڑے ہی ہوں اور فرقت اہل باطل سے میل جول ہے اگرچہ زیادہ ہی ہوں۔ (العسکری)

(۱۶۴۱) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو تم سے جھگڑیں گے چنانچہ انہیں سنتوں کے ذریعے پکڑو کیونکہ سنتوں والے کتاب اللہ کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔ (اللالکائی فی السنۃ والاصبھانی فی الحجۃ)

(۱۶۴۲) عن ابی الطفیل رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں میں سے انبیائے کرام کے زیادہ حقدار (زیادہ قریب) وہ لوگ ہیں جو کہ ان کی لائی ہوئی شریعت کو سب سے زیادہ جانتے ہیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ یہ آیت مبارکہ تلاوت فرماتے تھے "ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی" (آل عمران 68) یعنی بے شک سب لوگوں سے ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ حقدار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے اور یہ نبی" یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جو ان کے پیرو ہوئے چنانچہ اسے مت بدلو، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست وہی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن وہ ہے جس نے اللہ

تعالیٰ کی نافرمانی کی اگرچہ اس کی رشتہ داری قریبی ہو۔ (اللالکائی)

1643 - عن على قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم إن امتك ستفتن من بعدك فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم وسئل ما المخرج منها فقال كتاب الله العزيز الذى لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد (ابن مردويه)

(۱۶۴۳) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عنقریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت فتنے میں مبتلا ہوگی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ سوال فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ سوال کیا گیا کہ اس سے نکلنے کا کیا طریقہ ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب عزیز ہے کہ نہ جس پر سامنے سے باطل آسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے آسکتا ہے حکمت والے بزرگ و برتر کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ (ابن مردویہ)

1644 - عن عبد الله بن الحسن قال قال على فى الحكمين احكمكما على ان تحكما بكتاب الله وكتاب الله كله لى فان لم تحكما بكتاب الله فلا حكومة لكما (كر)

(۱۶۴۴) عن عبداللہ بن الحسن رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو ثالثوں کے بارے میں فرمایا کہ میں تمہیں اس شرط پر ثالث بناتا ہوں کہ تم کتاب اللہ کے ذریعے فیصلے کروگے اور ساری کی ساری کتاب اللہ (کا علم) میرے پاس موجود ہے اگر تم کتاب اللہ کے ذریعے فیصلہ نہ کرو تو تمہارے لئے کوئی ثالثی نہیں۔ (کر)

1645 - عن على قال الائمة من قريش ومن فارق الجماعة شبرا فقد نزع ربقة الاسلام من عنقه (ق)

(۱۶۴۵) عن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آئمہ قریش میں سے ہوں گے اور جو جماعت سے ایک بالشت جدا ہو تو اس نے اسلام کا پٹہ اپنے گلے سے اتار ڈالا۔ (ق)

1646 - عن محمد بن عمر بن على عن ابيه عن على بن ابى طالب أن النبى صلى الله عليه وسلم قال: انى قد تركت فيكم ما إن اخذتم به لن تضلوا كتاب الله سبب بيد الله وسبب بايديكم واهل بيتى (ابن جرير وصححه)

(۱۶۴۶) عن محمد بن عمر بن علی عن ابیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ! کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے درمیان وہ کچھ چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے ایک کتاب اللہ ہے وہ ایسی رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ دوسری میرے اہل بیت ہے۔ (ابن جریر) وصححہ

1647 - عن على قال يا ايها الناس ما لكم ترغبون عما عليه اولكم وسنة نبيكم صلى الله عليه وسلم إنما هلك من كان قبلكم أن ضربوا

(۱۶۴۷) عن علی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ اے لوگو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اس چیز سے اعراض کرنے لگے ہو کہ جس پر تمہارے پہلے کاربند تھے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ موڑنے

كتاب الله بعضه ببعض (نصر)

لگے ہو؟ تم سے پہلی امتیں اس وجہ سے ہلاک ہوئی تھیں کہ انہوں نے کتاب اللہ کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے مخالف کیا۔ (نصر)

1648 - عن علی قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفترق هذه الامة على ثلاث وسبعين فرقة (ابن النجار)

(۱۶۴۸) عن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ (ابن النجار)

1649 - عن علی قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : اتانی جبريل فقال : يا محمد ان امتك مختلفة بعدك قلت فاين المخرج ياجبريل ؟ فقال : كتاب الله به يقصم كل جبار ومن اعتصم به نجا ومن تركه هلك قول فصل ليس بالهزل (ابن مردويه)

(۱۶۴۹) عن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آپ کے بعد اختلاف میں پڑ جائے گی تو میں نے کہا: اے جبرائیل! نکلنے کی راہ کہاں ہے؟ تو جواب دیا کہ کتاب اللہ! اسی کے ذریعے ہر مغرور کی کمر توڑ دی جاتی ہے اور جو اسے مضبوطی سے تھام لیتا ہے نجات پالیتا ہے اور جو اسے چھوڑ دیتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے حق اور باطل کے درمیان جدائی کرنے والا قول ہے کچھ ٹھٹھا مذاق نہیں بلکہ سراسر سچ ہے۔ (ابن مردویہ)

1650 - عن ابن مسعود قال : تحب أن يسكنك الله وسط الجنة عليك بالجماعة (ش)

(۱۶۵۰) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ اگر تو یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت کے وسط میں ٹھہرائے تو تجھ پر جماعت لازم ہے۔ (ش)

1651 - عن عبد الله بن ربيعة ذكر قول نصرانی اجتمعوا به بالشام واخبرهم بصفة الخلفاء بعد النبی صلى الله عليه وسلم وأنه بلغ عمر بن الخطاب خبره فسألهم عما ذكر لهم النصرانی ثم قال : علی بعمار فجاء فقال له عمر : حدثنی حديث النصرانی فذكر حكاية عن نصرانی، قدم فی وفد اهل نجران على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأن رسول الله صلى الله عليه وسلم كره لهم سؤال اهل

(۱۶۵۱) عن عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ نے نصرانی کی بات ذکر کی جس کے ساتھ ملک شام میں ان کا اکٹھ ہوا تھا اور اس نے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے خلفاء کی صفات کیا ہیں یہ بیان کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا واقعہ پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے وہ کچھ پوچھا جو کہ نصرانی نے ان سے ذکر کیا تھا تو پھر ارشاد فرمایا کہ عمار کو میرے پاس لاؤ تو وہ تشریف لائے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا کہ مجھ سے نصرانی کی بات بیان کرو تو انہوں نے ایک نصرانی جو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اہل نجران کے وفد میں شامل ہو کر آیا تھا اس

الكتاب (كر)

کے بارے میں حکایت بیان کی اور یہ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے اہل کتاب سے سوال کرنا ناپسند فرمایا ہے۔ (کر)

1652 - عن ابی الدرداء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: إن الله افترض عليكم فرائض فلا تضيعوها وحد حدودا فلا تقربوها وحرم محارم فلا تنهكوها وسكت عن كثير من غير نسيان فلا تكلفوها رحمة من الله فاقبلوها ألا إن القدر خيره وشره ضره ونفعه إلى الله ليس إلى العبد تفويض ولا مشيئة (ابن النجار)

(۱۶۵۲) عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر کچھ فرائض فرض کیے ہیں تو انہیں ضائع مت کرو کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں تو ان کے قریب مت جاؤ کچھ چیزیں حرام قرار دی ہیں تو ان کا ارتکاب مت کرو اور بہت سی چیزوں کے بارے میں بغیر کسی بھول کے خاموشی اختیار فرمائی ہے تو ان کی مشقت میں مت پڑو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے تو اسے قبول کرو۔ خبردار! اچھی بری نقصان دہ اور نفع بخش ہر قسم کی تقدیر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بندہ نہ تو تفویض کا مالک ہے اور نہ ہی مشیت کا۔ (یعنی ہر کام اسی کے سپرد نہیں اور نہ ہی اس کی مشیت پر منحصر ہے)۔ (ابن النجار)

1653 - عن ابی سعید قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس انی تارك فيكم امرين إن اخذتم بهما لم تضلوا بعدی ابدا واحدهما افضل من الأخر كتاب الله، هو حبل الله الممدود من السماء إلى الارض واهل بيتی عترتی ألا وإنهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض (ابن جرير)

(۱۶۵۳) عن ابی سعید رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! میں تم میں دو امر چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے ان دونوں کو تھامے رکھا تو میرے بعد کبھی ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے افضل ہے ایک کتاب اللہ ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہے اور میرے اہل بیت یعنی میری عترت، خبردار یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ (ابن جریر)

1654 - عن ابی مسعود قال: كنا نتحدث أن الأخر فالاخر شر اتهموا الرأی وعليكم بالجماعة فان الله لم يكن ليجمع امة محمد على الضلالة (ش)

(۱۶۵۴) عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ بعد والا پھر بعد والا شر ہو گا رائے کو (دین پر) تہمت سمجھو اور تم پر جماعت (مسلمین) لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں فرمائے گا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی پر جمع فرما دے۔ (ش)

1655 - (عن معمر) عن قتادة قال: سأل

(۱۶۵۵) عن معمر عن قتادہ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ نبی کریم

النبی صلی الله علیه وسلم عبد الله بن سلام علی کم تفرقت بنو اسرائیل ؟ قال : علی واحدة أو اثنتین وسبعین فرقة ، قال وامتی ایضا ستفترق مثلهم أو یزیدون واحدة کلها فی النار إلا واحدة (عب)

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بنی اسرائیل کتنے فرقوں میں بٹے تھے؟ تو انہوں نے عرض کی اکہتر یا بہتر فرقوں میں، تو ارشاد فرمایا کہ میری امت بھی عنقریب انہی جتنے فرقوں میں بٹے گی یا ایک فرقہ زیادہ ہوگا سب کے سب دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک فرقے کے (وہ جنتی ہوگا)۔ (عب)

1656 - (ومن مسند ابی بن کعب) عن ابی بن کعب قال علیکم بالسبیل والسنة فانه ما علی الارض عبد علی السبیل والسنة ذکر الرحمٰن ففاضت عیناه من خشیة الله فیعذبه وما علی الارض عبد علی السبیل والسنة ذکر الله فی نفسه فاقشعر جلده من خشیة الله إلا کان مثله کمثل شجرة یبس ورقها فهی کذٰلك إذ أصابها ریح شدید فتحات عنها ورقها إلا حط اللّٰه عنه خطایاه کما تحات عن تلك الشجرة ورقها وإن اقتصادا فی سبیل الله وسنة خیر من اجتهاد فی خلاف سبیل الله وسنة فانظروا أن یکون عملکم إن کان جهادا أو اقتصادا أن یکون ذٰلك علی منهاج الانبیاء وسنتهم (اللالکائی فی السنة)

(۱۶۵۶) (من مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ تم پر درمیانی راہ اور سنت لازم ہے کیونکہ روئے زمین پر جو بندہ بھی درمیانی راہ اور سنت پر چلنے والا ہو وہ ربّ رحمٰن کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی آنکھیں بہہ پڑیں تو وہ اسے عذاب نہیں دے گا اور روئے زمین پر جو بندہ بھی درمیانی راہ اور سنت پر چلنے والا ہو وہ اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں یاد کرے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی کھال کانپ اٹھے تو اس کی مثال اس درخت کی سی مثال ہے جس کے پتے خشک ہو چکے ہوں وہ اسی حالت میں ہو کہ اچانک اسے تیز رفتار آندھی نے آلیا تو اس کے پتے اس سے جھڑ گئے تو جس طرح اس درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں اسی طرح اس بندے سے اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں گرا دے گا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور سنت میں میانہ روی اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ اور سنت کے خلاف میں حد درجہ کوشش کرنے سے بہتر ہے۔ چنانچہ تم دیکھو کہ تمہارا عمل خواہ حد درجہ کوشش پر مبنی ہو یا میانہ روی پر مشتمل ہو اسے انبیاء کرام کے راستے اور سنت کے مطابق ہونا چاہیے۔

(اللالکائی فی السنۃ)

1657 - (ومن مسند انس بن مالك عن یوسف بن عطیة ثنا قتادة ومطر الوراق وعبد اللّٰه الداناج عن انس أن النبی صلی الله علیه وسلم خرج من باب البیت وهو یرید باب الحجرة سمع قوما یتراجعون بینهم فی القرآن

(۱۶۵۷) (من مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ) عن یوسف ابن عطیۃ ثنا قتادہ ومطر الوراق وعبداللہ الداناج عن انس رضی اللہ عنہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے دروازے سے باہر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرے کے دروازے کی طرف جا رہے تھے کہ کچھ لوگوں کو قرآن کریم کے بارے میں آپس میں گفتگو کرتے ہوئے

ألم يقل الله في آية كذا و كذا ألم يقل الله في آية كذا و كذا قال ففتح رسول الله صلى الله عليه وسلم باب الحجرة و كانما فقئ على وجهه حب الرمان فقال أبهذا امرتم أبهذا عنيتم إنما هلك الذين من قبلكم باشباه هذا ضربوا كتاب الله بعضه ببعض امركم الله بامر فاتبعوه ونهاكم عن شيء فانتهوا قال : فلم يسمع الناس بعد ذلك احدا يتكلم في القدر حتى كان ليالي الحجاج بن يوسف فاوّل من تكلم فيه معبد الجهني فاخذه الحجاج بن يوسف فقتله وفي لفظ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من بيته وسمع قوما يتذاكرون القدر على باب حجرة له فخرج إليهم فكأنما فقئ على وجهه حب الرمان قال ألهذا خلقتم أو لهذا عنيتم انما هلك من كان قبلكم بهذا و اشباه هذا انظروا ما امرتم به فاتبعوه وما نهيتم عنه فانتهوا (قط في الافراد والشيرازي في الالقاب كر)

سنا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے فلاں آیت میں اس اس طرح نہیں فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایسے ایسے نہیں فرمایا' تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرۂ مبارک کا دروازہ کھولا اور اس وقت گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر انار کا دانہ پھوڑا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کیا تمہیں اس بات کی مشقت میں ڈالا گیا ہے تم سے پہلی امتیں اسی طرح کے کاموں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں انہوں نے کتاب اللہ کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے مخالف کیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک حکم دیا ہے تو اس کی پیروی کرو' ایک چیز سے روکا تو اس سے باز آجاؤ' راوی حدیث فرماتے ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے کسی کو تقدیر کے بارے میں بات کرتے نہیں سنا حتیٰ کہ حجاج بن یوسف کی راتیں آگئیں تو تب وہ پہلا آدمی جس نے تقدیر میں کلام کیا وہ معبد الجہنی تھا حجاج بن یوسف نے اسے پکڑ کر قتل کردیا۔ ''ایک روایت میں اس طرح ہے کہ'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے دروازے سے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ مبارک کے دروازے پر کچھ لوگوں کو تقدیر کی بحث کرتے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف لے گئے تب گویا انار کا دانہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر پھوڑا گیا تھا ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اس لئے تخلیق کیا گیا ہے یا کیا تمہیں اس بات کی مشقت میں ڈالا گیا ہے تم سے پہلی امتیں اسی سے اور اسی طرح کی باتوں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں تم دیکھو' جس بات کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور جس سے تمہیں روکا گیا ہے اس سے باز رہو۔ (قط فی الافراد والشیرازی فی الالقاب کر)

1658 - (ومن مسند بريدة بن الحصيب الاسمي) عن بريدة بن الحصيب قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فنادى ثلاث مرات يا ايها الناس انما مثلي ومثلكم مثل

(۱۶۵۸) (من مسند بریدۃ بن الحصیب الاسمی) عن بریدہ بن الحصیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو تین دفعہ ندا دی۔ اے لوگو! میری اور تمہاری مثال اس قوم کی مثال ہے جو دشمن سے خوفزدہ ہوئے کہ وہ انہیں آنہ

قوم خافوا عدوا أن يأتيهم فبعثوا رجلا يتراء ى لهم فبينما هم كذلك إذ ابصر العدو فاقبل لينذر قومه فخشى ان يدركه العدو قبل أن ينذر قومه فاهوى بثوبه ايها الناس اتيتم ثلاث مرات (الرامهرمزى فى الامثال)

لے چنانچہ انہوں نے ایک آدمی بھیجا کہ جوان کے لئے دشمن کو دیکھے وہ اسی حالت میں تھے کہ اس آدمی نے دشمن دیکھ لیا تو وہ اپنی قوم کو ڈرانے کے لئے ان کی طرف آیا چنانچہ اسے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ اس کے اپنی قوم کو ڈرانے سے پہلے ہی دشمن اسے پا نہ لے تو اس نے اپنے کپڑے کے ساتھ اشارہ کیا کہ اے لوگو! دشمن تمہارے پاس پہنچ گیا۔ تین مرتبہ اس نے یہ کہا۔ (الرامہرمزی فی الامثال)

1659 - (ومن مسند بشير بن ابى مسعود الانصارى) عن ابى حلس قال : قال بشير بن ابى مسعود وكان من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم عليكم بالجماعة فان الله لم يكن ليجمع امة محمد على ضلالة (أبو العباس الاصم فى الثالث من فوائده)

(۱۶۵۹) (من مسند بشیر بن ابی مسعود الانصاری) عن ابی حلس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بشیر بن ابی مسعود رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول تھے انہوں نے فرمایا: تم پر جماعت (مسلمین) لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔

(ابوالعباس الاصم فی الثالث من فوائدہ)

1660 - (ومن مسند جابر بن عبد الله) عن عمرو بن دينار قال رأيت جابر بن عبد الله وبيده السيف والمصحف وهو يقول امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نضرب بهذا من خالف ما فى هٰذا (كر)

(۱۶۶۰) (من مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) عن عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کے ایک ہاتھ میں تلوار تھی اور قرآن کریم تھا اور آپ رضی اللہ عنہ یہ فرما رہے تھے کہ ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ جو کچھ اس میں احکام ہیں ان کے مخالف کرنے والے کو اس سے مار گرائیں۔ (کر)

1661 - (ومن مسند الحارث بن الحارث الاشعرى) عن الحارث بن الحارث الاشعرى قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عزوجل امرنى أن آمركم بخمس كلمات عليكم بالجهاد والسمع والطاعة والهجرة فمن فارق الجماعة قيد قوس لم يقبل منه صلاة ولا صياما واولئك هم وقود النار (طب عن ابى مالك الاشعرى)

(۱۶۶۱) (من مسند الحارث بن الحارث الاشعری رضی اللہ عنہ) عن الحارث بن الحارث الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں پانچ کلمات کا حکم دوں تم پر جہاد' غور سے سننا' اطاعت کرنا اور ہجرت لازم ہے' تو جس آدمی نے جماعت (مسلمین) سے ایک کمان کی مقدار جدائی اختیار کی تو اس سے نہ ہی نماز قبول کی جائے گی اور نہ ہی روزہ' اور وہی لوگ ہیں جو جہنم کا ایندھن ہیں۔ (طب عن ابی مالک الاشعری)

1662 - (ومن مسند حذيفة) عن حذيفة قال : من فارق الجماعة شبرا خلع ربقة الاسلام من عنقه (ش)

(۱۶۶۲) (من مسند حذیفہ رضی اللہ عنہ) عن حذیفہ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ جو آدمی جماعت (مسلمین) سے ایک بالشت الگ ہوا اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اتار ڈالا۔ (ش)

1663 - (ومن مسند زيد بن ثابت) عن زيد بن ثابت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال : قد تركت فيكم خليفتين كتاب الله واهل بيتي يردان على الحوض جميعا (ابن جرير)

(۱۶۶۳) (من مسند زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) عن زید بن ثابت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم میں دو نائب چھوڑے ہیں کتاب اللہ اور میرے اہل بیت یہ دونوں حوض کوثر پر اکٹھے میرے پاس حاضر ہوں گے۔ (ابن جریر)

1664 - (ومن مسند ابن عباس) عن ابن عباس قال من فارق الجماعة شبرا مات ميتة جاهلية (ش)

(۱۶۶۴) (من مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ جس نے جماعت سے ایک بالشت علیحدگی اختیار کی وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (ش)

1665 - (ومن مسند ابن مسعود) عن عبد الله بن مسعود قال الزموا هذه الطاعة والجماعة فانه حبل الله الذى امر به وان ما تكرهون فى الجماعة خير مما تحبون فى الفرقة ان الله لم يخلق شيئا قط إلا جعل منتهى وإن هذا الدين قد تم وإنه صائر إلى نقصان وإن امارة ذلك أن تنقطع الارحام ويؤخذ المال بغير حقه وتسفك الدماء ويشتكى ذو القرابة قرابته لا يعود عليه بشىء ويطوف السائل لا يوضع فى يده شىء فبينما هم كذلك إذ خارت الارض خوار البقرة يحسب كل ناس أنها خارت من قبلهم فبينما الناس كذلك إذ قذفت الارض بافلاذ كبدها من الذهب والفضة لا ينفع بعد شىء منه شىء ذهب ولا فضة (ش)

(۱۶۶۵) (من مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اطاعت اور جماعت کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی وہ رسی ہے جس (کے تھامنے) کا اس نے حکم دیا ہے اور جو کچھ تم جماعت میں ناپسند کرتے ہو وہ اس سے بہتر ہے کہ جو کچھ تم فرقت میں پسند کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی کوئی چیز تخلیق نہیں فرمائی مگر یہ کہ اس کی انتہا (انجام کار) بنائی ہے یہ دین مکمل ہو چکا ہے اور یہ نقصان کی طرف جا رہا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ ناطے توڑے جائیں گے بغیر حق کے مال لے لیا جائے گا خون ریزی ہوگی۔ رشتے دار اپنی رشتے داری کا شکوہ کرے گا وہ کسی چیز کے عوض دوبارہ اس پر نہیں لوٹے گا۔ سوالی پھرتا رہے گا اس کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں رکھی جائے گی وہ لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ اچانک زمین گائے کے ڈکرانے کی مانند بھائیں بھائیں کرے گی ہر آدمی یہ گمان کرے گا کہ وہ اس کی جانب سے کمزور ہوگئی ہے وہ لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ اچانک زمین اپنے جگر کے ٹکڑے یعنی سونا چاندی قے کر دے گی۔ اس چیز کے بعد اس سے کوئی چیز نہ

1666 - عن ابن مسعود قال : استتبعني رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقنا حتى اتينا موضعا فخط لي خطة فقال لي كن بين ظهري هذه ولا تخرج منها فانك إن خرجت هلكت فكنت فيها ومضى رسول الله صلى الله عليه وسلم أو قال ابعد شيئا ثم قال : إنه ذكر هنينا كأنهم الرحى أو كما شاء الله ليس عليهم ثياب ولا ارى سواتهم طوال قليل لحمهم فاتوا فجعلوا يركبون رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ عليهم وجعلوا ياتون فيحيلون حولي ويفرطون بي فارعبت منهم رعبا شديدا فجلست أو كما قال فلما انشق عمود الصبح جعلوا يذهبون ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ثقيلا وجعا أو يكون وجعا مما ركبوه قال إني اجدني ثقيلا فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه في حجري ثم هنيينا اتوا عليهم ثياب بيض طوال وقد اغفى رسول الله صلى الله عليه وسلم فارعبت اشد مما أرعبت المرة الاولى فقال بعضهم لقد اعطى هذا الرجل خيرا أو كما قالوا إن عينيه نائمتان أو قال عينه نائمة وقلبه يقظان ثم قال بعضهم لبعض هلم فلنضرب له مثلا فقال بعضهم لبعض اضربوا له مثلا ونؤول نحن أو نضرب نحن وتؤولون فقال بعضهم مثلهم كمثل رجل سيدا وقالوا هو سيد

ہی سونا اور نہ ہی چاندی کوئی فائدہ دے گی۔ (ش)

(۱۶۶۶) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے آنے کا حکم دیا چنانچہ ہم چلے حتیٰ کہ ایک جگہ پر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک خط کھینچا' تب مجھے فرمایا کہ اس خط کے اندر ہو جاؤ اور اس سے باہر مت نکلنا کیونکہ اگر تو باہر نکلا تو ہلاک ہو جائے گا تو میں اس خط کے اندر ہو گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے چلے گئے" یا یہ کہا کہ" آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑا دور ہو گئے۔" پھر راوی کہتے ہیں کہ" انہوں نے کچھ لوگوں کا ذکر کیا گویا کہ وہ چکی جیسے تھے یا جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہے۔ ان پر کپڑے نہیں تھے اور نہ ہی ان کی شرمگاہیں دکھائی دیتی تھیں۔ لمبے قد والے اور کم گوشت والے تھے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار ہونے لگے (یعنی جمگھٹا کرلیا) جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر تلاوت فرمانے لگے وہ آنے لگے اور میرے گرد گھیرا ڈالنے لگے اور میرے پاس آکر پھٹنے لگے (یعنی اِدھر اُدھر ہونے لگے) تو میں ان سے بہت خوفزدہ ہو گیا لہٰذا میں بیٹھ گیا" یا جس طرح راوی حدیث نے کہا" جب صبح کے آثار ظاہر ہوئے تو وہ جانے لگے' پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھاری پن اور درد طاری تھا یا اس وجہ سے تکالیف ہو گی جو کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار ہوئے تھے ارشاد فرمایا کہ میں خود میں بھاری پن محسوس کرتا ہوں چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ دیا پھر کچھ لوگ آئے ان پر سفید لباس تھا اور لمبے قد والے تھے۔ اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونگھنے لگے تھے تو میں پہلی مرتبہ سے زیادہ خوفزدہ ہو گیا۔ تب ان میں سے کسی نے کہا کہ اس آدمی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھلائی عطا کی گئی ہے یا جیسا انہوں نے کہا: بے شک اس کی آنکھیں سوتی ہیں یا یہ کہا کہ اس کی آنکھ سوتی ہے البتہ اس کا دل بیدار ہے پھر انہوں نے ایک

بني بنيانا حصينا ثم ارسل إلى الناس الطعام فمن لم يات طعامه أو قالوا لم يتبعه عذبه عذابا شديدا أو قال الأخرون أما السيد فهو رب العالمين وأما البنيان فهو الاسلام والطعام الجنة وهذا هو الداعي فمن اتبعه كان في الجنة ومن لم يتبعه عذب ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم استيقظ قال : ما رأيت يا ابن أم عبد قلت رأيت كذاو كذا فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم ما خفي على مما قالوا شيء قال نبي الله صلى الله عليه وسلم هم نفر من الملائكة أو قال هم الملائكة أو كما شاء الله (كر)

دوسرے سے کہا کہ آؤ! ہم اس کے لئے مثال بیان کرتے ہیں تب انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ آؤ ہم اس کے لئے مثال بیان کرتے ہیں، تب انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ تم اس کے لئے مثال بیان کرواور ہم اس مثال کی وضاحت کریں گے یا ہم مثال بیان کرتے ہیں اورتم اس کی وضاحت کرنا' چنانچہ ان میں سے کسی نے کہا کہ ان کی مثال ایک سردار آدمی کی مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سردار ہیں جس نے ایک مضبوط عمارت تعمیر کی پھر لوگوں کی طرف کھانا بھیجا تو جس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا قبول نہ کیا یا انہوں نے یہ کہا کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کی اسے سخت عذاب دیا جائے گا یا کچھ دوسروں نے کہا کہ وہ سردار ربّ العالمین ہیں۔ عمارت اسلام ہے کھانا جنت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دینے والے ہیں۔ چنانچہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے گا وہ جنت میں جائے گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرے گا اسے عذاب دیا جائے گا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا: اے ابن ام عبد! تو نے کیا دیکھا؟ میں نے عرض کی کہ میں نے اس طرح دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ انہوں نے کہا تھا اس میں کوئی چیز مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے آپ نے فرمایا: کہ وہ فرشتوں کا گروہ تھا یا یہ فرمایا کہ وہ فرشتے تھے یا جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا (وہ فرمایا) (کر)

1667 - عن ابى سعيد قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول على المنبر ما بال رجال يقولون رحم رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينفع يوم القيامة على الحوض وإن رجالا يقولون يا رسول الله أنا فلان ابن فلان فاقول أما النسب فقد عرفته ولكنكم أحدثتم بعدى وارتددتم القهقرى (ابن النجار)

(۱۶۶۷) عن ابی سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر مبارک پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ناطہ قیامت کے دن حوض کوثر پر فائدہ نہیں دے گا اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں فلاں بن فلاں ہوں تو میں کہتا ہوں کہ جہاں تک نسب کا تعلق ہے تو وہ تو میں نے جان لیا البتہ میرے بعد تم نے دین میں نئی نئی باتیں نکال لیں اور الٹے پاؤں

پھر گئے (یعنی مرتد ہوگئے)۔ (ابن النجار)

1668 - (ومن مسند عقبة بن عامر الجهني) قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانا على امتي في اللبن أخوف مني عليهم من الخمر قالوا: كيف يا رسول الله قال يحبون اللبن فيتباعدون من الجماعات ويضيعونها (نعيم بن حماد في الفتن)

(۱۶۶۸) (من مسند عقبۃ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر شراب کے معاملے کی بجائے دودھ کے معاملے کا زیادہ خدشہ ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیسے؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ دودھ سے محبت کریں گے چنانچہ جماعتوں سے دور ہو جائیں گے اور انہیں ضائع کر دیں گے۔ (نعیم بن حماد فی الفتن)

1669 - عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تسألوا عن النجوم ولا تفسروا القرآن برايكم ولا تسبوا أحدا من أصحابي فان ذلك الايمان المحض (خط في كتاب النجوم)

(۱۶۶۹) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ستاروں کے متعلق مت پوچھو قرآن کریم کی تفسیر اپنی رائے سے مت کرو اور میرے کسی صحابی کو گالی مت دو کیونکہ یہی خالص ایمان ہے۔ (خط فی کتاب النجوم)

فصل في البدع

بدعت کے بیان میں فصل

1670 - (من مسند عمر رضي الله عنه) عن ابن عباس قال: قال عمر إنه سيكون ناس يكذبون بالدجال ويكذبون بطلوع الشمس من مغربها، ويكذبون بعذاب القبر، ويكذبون بالشفاعة ويكذبون بالحوض ويكذبون بقوم يخرجون من النار بعد ما امتحشوا (عب ش والحارث ق في البعث)

(۱۶۷۰) (من مسند عمر رضی اللہ عنہ) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عنقریب کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو دجال کا انکار کریں گے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا انکار کریں گے۔ عذاب قبر کا انکار کریں گے شفاعت کو جھٹلائیں گے حوض کوثر کا انکار کریں اور اس قوم کا انکار کریں گے جو جلائے جانے کے بعد دوزخ سے نکلے گی۔ (عب ش والحارث ق فی البعث)

1671 - (ومن مسند حكم بن عمير الثمالي عن موسى بن ابي حبيب) عن الحكم بن عمير قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الامر المفظع والحمل المضلع والشر الذي لا ينقطع اظهار

(۱۶۷۱) (من مسند حکم بن عمیر الثمانی رضی اللہ عنہ) عن الحکم بن عمیر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فتیح معاملہ پسلیاں توڑنے والا بوجھ اور وہ برا کام جس کی برائی ختم نہیں ہوتی بدعتیں نکالنا ہے۔

البدع (الحسن بن سفیان و ابو نعیم)

1672 - (ومن مسند انس بن مالك عن ابراهيم بن هدبة) عن انس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم صاحب بدعة فاكفهروا فى وجهه فان الله يبغض كل مبتدع ولا يجوز احد منهم على الصراط ولكن يتهافتون فى النار مثل الجراد والذباب (كر)

1673 - عن حذيفة قال انى لاعرف اهل دينين هما فى النار قوم يقولون الايمان كلام وقوم يقولون ما بال الصلوات الخمس وإنما هما صلاتان (ابن جرير)

1674 - عن الزهرى قال ثلاثة ليسوا من امة محمد صلى الله عليه وسلم الجعدى والمنانى والقدرى (كر)

(الحسن ابن سفیان وابونعیم)

(۱۶۷۲) (من مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ) عن ابراہیم بن ہبۃ عن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بدعتی کو دیکھو تو اس سے ترش روئی اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر بدعتی کو ناپسند فرماتا ہے اور ان میں سے کوئی ایک بھی پل صراط سے پار نہیں گزرے گا البتہ وہ آگ میں اس طرح کٹ کٹ کر گریں گے جیسے ٹڈیاں اور مکھیاں گرتی ہیں۔ (کر)

(۱۶۷۳) عن حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے دو دین والوں کو جانتا ہوں کہ جو دونوں (دین والے) آگ میں جائیں گے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ایمان فقط کلام (یعنی زبانی اقرار کا نام) ہے اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ پانچ نمازوں کی کیا ضرورت ہے نمازیں تو صرف دو ہی ہیں۔ (ابن جریر)

(۱۶۷۴) عن الزہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین گروہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نہیں ہیں، جعدی (یعنی بخیل) منانی (احسان جتلانے والے) اور قدری۔ (کر)

الباب الثالث

فى لواحق كتاب الايمان

فصل فى الصفات

تیسرا باب

کتاب الایمان کے ملحقات کا بیان

صفات کے بیان میں فصل

1675 (ومن مسند على رضى الله عنه) عن النبى صلى الله عليه وسلم قال قال الله تعالى ما تحبب إلى عبدى باحب إلى من اداء ما افترضت عليه وذكر الحديث (كر)

1676 - (ومن مسند انس) عن انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن جبريل عن

(۱۶۷۵) (من مسند علی رضی اللہ عنہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم! ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرا بندہ کسی چیز سے میرا اتنا پسندیدہ نہیں بنتا جتنا ان فرائض کی ادائیگی سے میرا پسندیدہ بنتا ہے جو میں نے اس پر فرض کئے ہیں۔ وذکر الحدیث (کر)

(۱۶۷۶) (من مسند انس رضی اللہ عنہ) عن انس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرائیل علیہ السلام عن ربہ تبارک و

ربه تبارك وتعالىٰ قال من اخاف وفي لفظ من أهان لي وليا فقد بارزني بالمحاربة وما تقرب إلى عبدي المؤمن بمثل اداء ما افترضت عليه وما يزال عبدي المؤمن يتنفل إلى حتى احبه ومن احببته كنت له سمعا وبصرا ويدا ومؤيدا إن سألني اعطيته وإن دعاني اجبته وفي لفظ دعاني فاجبته وسألني فاعطيته ونصح لي فنصحت له وما ترددت في شيء أنا فاعله، وما ترددت في قبض نفس مؤمن يكره الموت واكره مساء ته ولابد له منه، وإن من عبادي المؤمنين لمن يشتهي الباب من العبادة فاكفه عنه لئلا يدخله عجب فيفسده ذٰلك وإن من عبادي المؤمنين لمن لا يصلح ايمانه إلا الغنى ولو افقرته لافسده ذٰلك وإن من عبادي لمن لا يصلح ايمانه إلا الفقر ولو بسطت له لافسده ذٰلك وإن من عبادي المؤمنين لمن لا يصلح ايمانه إلا الصحة ولو اسقمته لافسده ذٰلك وإن من عبادي المؤمنين لمن لا يصلح ايمانه إلا السقم، ولو اصححته لافسده ذٰلك اني ادبر عبادي بعلمي بقلوبهم اني عليم خبير (ابن ابي الدنيا في كتاب الاولياء حل كر وفيه صدقة بن عبد اللّٰه السمين ضعفه حم خ ن قط وقال أبو حاتم محله الصدق وانكر عليه القدر فقط)

تعالیٰ! ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے کسی ولی (دوست) کو خوفزدہ کیا ''ایک روایت کے مطابق'' میرے کسی دوست کو ذلیل ورسوا کیا تو اس نے مجھ سے اعلان جنگ کیا اور میرا مؤمن بندہ فرائض کی ادائیگی سے بڑھ کر کسی چیز سے میرا اقرب حاصل نہیں کرتا اور میرا مؤمن بندہ نوافل کی ادائیگی میں لگا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں اور جسے میں محبوب بنالیتا ہوں میں اس کی سماعت' بصارت' مددگار اور تائید کنندہ بن جاتا ہوں اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر مجھ سے دعا مانگتا ہے تو میں اسے شرف قبولیت بخشتا ہوں ''وفی لفظ'' وہ مجھ سے دعا مانگتا ہے تو میں اسے شرف قبولیت بخشتا ہوں اور وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ وہ میرے لئے خیر خواہی کرتا ہے تو میں اس کے لئے خیر خواہی کرتا ہوں اور جو کام میں کرنے والا ہوتا ہوں اس میں سے کسی چیز میں تردد نہیں کرتا اور میں اس مؤمن کی جان قبض کرنے میں تردد نہیں کرتا جو کہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ اور میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں اور اس سے اسے کوئی چارۂ کار نہیں ہوتا۔ میرے مؤمن بندوں میں سے کوئی ایسا ہوتا ہے جو عبادت کے دروازے کی خواہش کرتا ہے تو میں اسے اس سے روک دیتا ہوں تاکہ اس میں خود پسندی نہ آجائے پھر اسے فساد میں مبتلا کردے۔ میرے مؤمن بندوں میں سے کوئی ایسا ہوتا ہے جس کے ایمان کی اصلاح فقط امارت (امیری) سے ہی ہوتی ہے اگر میں اسے مفلس کردیتا تو یہ چیز اسے فساد میں مبتلا کردیتی۔ میرے مؤمن بندوں میں سے کوئی ایسا ہوتا ہے کہ جس کے ایمان کی اصلاح فقط مفلسی سے ہی ہوتی ہے اگر میں اسے کشادگی عطا کرتا تو یہ چیز اسے فساد میں ڈال دیتی۔ میرے مؤمن بندوں میں سے کوئی ایسا ہوتا ہے جس کے ایمان کی اصلاح فقط تندرستی سے ہی ہوتی ہے اگر میں اسے بیمار کرڈالتا تو یہ چیز اسے فساد میں ڈال دیتی اور میرے مؤمن بندوں میں سے کوئی ایسا ہوتا ہے کہ اس کے ایمان کی اصلاح فقط بیماری سے ہی ہوتی ہے اگر میں اسے تندرستی عطا

کر دیتا ہے تو یہ چیز اسے فساد میں ڈال دیتی بیشک میں اپنے بندوں (کے معاملات) کی تدبیر ان کے دلوں کے متعلق اپنے علم کی بناء پر کرتا ہوں بیشک میں جاننے والا خبر رکھنے والا ہوں۔ (ابن ابی الدنیا فی کتاب الاولیاء حل کر) وفیہ صدقۃ بن عبد اللہ السمین ضعفہ حم۔ (خ ن) قط وقال ابو حاتم محلہ الصدق وانکر علیہ القدر فقط۔

1677 - (ومن مسند جابر بن عبد الله) عن الزبير قال سالت جابرا عن الورود قال جابر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يتجلى لهم ضاحكا (ت ط في الصفات)

(۱۶۷۷) (من مسند جابر بن عبد اللہ) عن الزبیر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ورود کے بارے میں پوچھا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”پروردگار ان کو ہنستا ہوا دکھائی دے گا۔ (ت ط فی الصفات)

1678 - عن جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر أن يقول : يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك فقال له بعض اهله يا رسول الله أتخاف علينا وقد آمنا بك وبما جئت به فقال ان القلب بين اصبعين من أصابع الرحمٰن يقول بهما وحرك اصبعيه (قط في الصفات)

(۱۶۷۸) عن جابر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ اے دلوں کو پلٹنے والے میرا دل اپنے دین پر مضبوط فرما تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں میں سے کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ ہم پر خوفزدہ ہیں حالانکہ ہم آپ پر اور جو کچھ آپ لے کر آئے ہیں اس پر ایمان لا چکے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے وہ انہیں (اس طرح) پھیرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو حرکت دی۔ (قط فی الصفات)

1679 - (ومن مسند ابی رزين العقيلي) عن ابن عباس عنه عليه السلام في قوله وسع كرسيه السموات والارض قال : الكرسي موضع القدمين ولا يقدر قدر العرش شيء (قط في الصفات)

(۱۶۷۹) (من مسند ابی رزین العقیلی رضی اللہ عنہ) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان عالیشان ”وسع کرسیه السموات والارض“ (البقرہ 255) کے بارے میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ کرسی قدمین مبارک کی جگہ ہے اور عرش الٰہی کی پیمائش کا اندازہ کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ (قط فی الصفات)

1680 (ومن مسند النواس بن سمعان الكلابي) عن النواس بن سمعان قال سمعت

(۱۶۸۰) (من مسند النواس بن سمعان الکلابی) عن النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : ما من قلب إلا وهو بين اصبعين من اصابع رب العالمين ان شاء ان يقيمه أقامه وإن شاء أن يزيغه ازاغه ، قال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا مقلب القلوب ثبتنا على دينك ، والميزان بيد الرحمٰن يخفضه ويرفعه وفي لفظ بين اصابع إن شاء اقامه وإن شاء ازاعه فكان يقول يا مقلب القلوب ثبت قلوبنا على دينك والميزان بيده يرفع اقواما ويخفض اقواما إلى يوم القيامة (قط في الصفات)

علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر ایک دل اللہ رب العالمین کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے اگر وہ اسے سیدھا فرمانا چاہے تو سیدھا فرما دیتا ہے اور اگر اسے جھکانا (ٹیڑھا فرمانا) چاہے تو جھکا دیتا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے دلوں کو پلٹنے والے! ہمیں اپنے دین پر مضبوط فرما اور میزان رب رحمٰن کے ہاتھ میں ہے وہ اسے پست فرماتا اور بلند فرماتا ہے۔ "وفی لفظ" کہ انگلیوں کے درمیان ہے اگر چاہے تو اسے سیدھا فرمادے اور اگر چاہے تو اسے جھکا دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے دلوں کو پلٹنے والے! ہمارے دل اپنے دین پر مضبوط فرما اور میزان اس کے ہاتھ میں ہے کچھ لوگوں کو وہ بلند فرماتا ہے اور کچھ لوگوں کو قیامت کے دن تک کے لئے پست فرماتا ہے۔ (قط فی الصفات)

1681 - (ومن مسند ابی رزین العقيلی) عن ابی رزين أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ضحك ربنا من قنوط عباده وقرب عفوه قلت يا رسول الله ويضحك الرب قال نعم قلت لن نعدم من رب يضحك خيرا (قط في الصفات)

(۱۶۸۱) (من مسند ابی رزین العقیلی) عن ابی رزین رضی اللہ عنہ! کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارا رب کریم اپنے بندوں کی مایوسی اور اپنے عفو ودرگزر کے قریب ہونے پر مسکرایا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا رب تعالیٰ مسکراتا ہے تو ارشاد فرمایا: ہاں! میں نے عرض کی کہ ہم اپنے مسکرانے والے پروردگار سے کچھ نہ کچھ بھلائی حاصل کر ہی لیں گے۔ (قط فی الصفات)

1682 - عن شهر بن حوشب قال قلت لام سلمة يا ام المؤمنين ما كان اكثر دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان عندك قالت كان اكثر دعائه يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك ثم قال يا أم سلمة إنه ليس من آدمي إلا وقلبه بين اصبع من أصابع الله ما شاء منها اقام وما شاء ازاغ (ش)

(۱۶۸۲) عن شہر بن حوشب! فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہا کے پاس ہوتے تھے تو سب سے زیادہ کونسی دعا فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے دلوں کو پلٹنے والے! میرا دل اپنے دین پر مضبوط فرما، پھر ارشاد فرمایا: اے ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) ہر ایک آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے چند انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے، اس میں سے جو وہ چاہتا ہے اسے سیدھا فرما دیتا

1683 - عن عائشة رضي الله عنه قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك قلت يا رسول الله إنك تدعو بهذا الدعاء قال يا عائشة أو ما علمت أن قلب ابن آدم بين اصابع الله إن شاء أن يقلبه إلى هداية هدى وإن شاء أن يقلبه إلى ضلالة قلبه (ش)

ہے اور جو وہ چاہتا ہے اسے ٹیڑھا فرما دیتا ہے۔(ش)

(۱۶۸۳) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا! فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے دلوں کو پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر مضبوط فرما میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ دعا مانگتے ہیں (یعنی تعجب کا اظہار کیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تو نہیں جانتی کہ ابن آدم کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے اگر وہ اسے ہدایت کی طرف پلٹنا چاہے تو ہدایت عطا فرما دے اور اگر وہ اسے گمراہی کی طرف پلٹنا چاہے تو اسے پلٹ دے۔(ش)

فصل في قلة الاسلام وغربته

اسلام کی قلت اور غریب الوطنی کے بیان میں فصل

1684 - (من مسند عمر رضي الله عنه) عن رجل قال : كنت في المدينة في مجلس فيه عمر بن الخطاب فقال لبعض جلسائه : كيف سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصف الاسلام قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : إن الاسلام بدأ جذعا ثم ثنيا ثم رباعيا ثم سديسا ثم بازلا ، فقال عمر : ما بعد البزول الا النقصان (حم ع)

(۱۶۸۴) (من مسند عمر رضی اللہ عنہ) عن رجل! کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں ایک مجلس میں تھا کہ جس میں سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے تو آپ رضی اللہ عنہ کے کسی ہمنشین نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے اسلام کی صفت بیان کرتے ہوئے سنا تھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اسلام ابتداء میں جذعہ اونٹ کی طرح (نوجوان) تھا پھر ثنیہ ہوا پھر رباعیہ پھر سدیس ہوا پھر بازل ہوا تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بازل ہونے کے بعد پھر کمی (نقصان) ہی ہے۔(حم ع)

1685 - (ومن مسند عبد الله بن عمرو) عن ابن عمرو قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الاسلام بدأ غريبا وسيعود كما بدأ فطوبى للغرباء فقالوا يا رسول الله ومن

(۱۶۸۵) (من مسند عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شروع میں اسلام کمزور تھا اور عنقریب جس حالت سے شروع ہوا تھا اسی میں لوٹ جائے گا۔ چنانچہ کمزوروں کو مبارک باد

الغرباء ؟ قال الفرارون بدينهم يبعثهم الله عزوجل يوم القيامة مع عيسى بن مريم (كر)

ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کمزور لوگ کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے دین کو لے کر بھاگ جانے والے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انہیں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کے ساتھ اٹھائے گا۔ (کر)

1686 - (ومن مسند ابن مسعود) عن ابن مسعود الاثلم في الاسلام ثلمة لا تجبر بعده ابدا (كر)

(۱۶۸۶) (من مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہ اسلام میں ایک ایسا رخنہ پیدا ہوگا کہ جو اس کے بعد کبھی بھی بند نہیں کیا جاسکے گا۔ (کر)

1687 - (ومن مسند عبد الرحمٰن بن سمرة بن حبيب العبسي) عن عبد الرحمٰن بن سمرة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول والذى نفسي بيده ليأرزن الاسلام إلى ما بين المسجدين كما تأرز الحية إلى جحرها وليأرز الايمان المدينة كما يحوز السيل الدمن ، فبينما هم على ذٰلك استغاث العرب باعرابها فخرجوا في محلبة لهم ، كمصابيح من مضى ، وخير من بقى ، فاقتتلوا هم والروم فتنقلب بهم الحرب حتى تردوا عميق انطاكية فيقتتلون بها ثلاث ليال فيرفع الله النصر عن كلا الفريقين حتى تخوض الخيل في الدم إلى ثنيتها وتقول الملائكة أى رب ألا تنصر عبادك فيقول حتى تكثر شهداؤهم فيستشهد ثلث وينصر ثلث ، ويرجع ثلث شاكا فيخسف بهم ، فتقول الروم لن ندعوكم إلا أن تخرجوا الينا ، كل من كان اصله منا ، فتقول العرب للعجم الحقوا بالروم فتقول العجم الكفر بعد الايمان فيغضبون عند ذٰلك فيحملون على الروم فيقتتلون فيغضب الله

(۱۶۸۷) (من مسند عبد الرحمٰن بن سمرة بن حبیب العبسی) عن عبد الرحمٰن بن سمرة رضی اللہ عنہ کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے' اسلام ضرور ان دو مسجدوں کے درمیان سمٹ آئے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے اور ایمان سمٹ کر اس طرح مدینہ منورہ میں آجائے گا جیسے سیلاب کوڑا کرکٹ اکٹھا کر لیتا ہے تو وہ لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ عرب والے لوگ تمام عربیوں کو مدد کے لئے پکاریں گے تو وہ ہر طرف سے ایسے لڑائی کے لئے جمع ہوں گے جیسے گزشتہ لوگوں میں چراغ اور باقی رہنے والوں میں سے بہترین' تب وہ اور رومی جنگ لڑیں گے' جنگ کا پانسہ پلٹتا رہے گا حتیٰ کہ وہ انطاکیہ کے قرب وجوار میں پہنچ جائیں گے۔ وہاں وہ تین راتیں جنگ لڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں گروہوں سے مدد اٹھالے گا حتیٰ کہ گھڑسوار ثنیہ دانتوں تک خون میں ڈوب جائیں گے اور فرشتے عرض کریں گے اے رب ذوالجلال! کیا تو اپنے بندوں کی مدد نہیں فرمائے گا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تب ہی جبکہ ان کے شہیدوں کی تعداد کثیر ہوجائے گی چنانچہ تہائی لوگ شہید ہوجائیں گے اور تہائی مدد کئے جائیں گے جبکہ تہائی لوگ شکایت کرتے ہوئے واپس لوٹیں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا تب رومی کہیں گے کہ ہم ہرگز تمہیں نہیں چھوڑیں گے سوائے

عند ذلك فيضرب بسيفه ويطعن برمحه قيل يا عبد الله بن عمر وما سيف الله ورمحه ؟ قال سيف المؤمن ورمحه ، حتى يهلك الروم جميعا فما يفلت منهم إلا مخبر ، ثم ينطلقون إلى ارض الروم فيفتحون حصونها ومدائنها بالتكبير يكبرون تكبيرة فيسقط جدرها ثم يكبرون تكبيره اخرى فيسقط جدار ثم يكبرون تكبيره اخرى فيسقط جدار آخر ويبقى جدارها البحرى لا يسقط ثم يستجيزون إلى رومية فيفتحونها بالتكبير ويتكايلون يومئذ غنائمهم كيلا بالغرائر (نعيم)

اس صورت کے کہ ہر وہ آدمی کہ جس کی اصل ہم میں سے ہے (یعنی جو عجمی ہے) وہ ہماری جانب نہ نکل آئے تو عربی عجمیوں سے کہیں گے کہ تم رومیوں کے ساتھ مل جاؤ، عجمی کہیں گے کہ کیا ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائیں چنانچہ اس وقت وہ غضبناک ہو جائیں گے اور رومیوں پر حملہ کریں گے تو باہم قتال کریں گے اس وقت اللہ تعالیٰ بھی غضبناک ہوگا تو اپنی تلوار کا وار کرے گا اور اپنا نیزہ مارے گا۔ پوچھا گیا کہ اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کی تلوار اور نیزے سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اس سے مراد بندۂ مؤمن کی تلوار اور نیزہ ہے۔ یہاں تک کہ تمام رومی ہلاک ہو جائیں گے ان میں سے صرف جاسوس ہی چھٹکارا پائے گا پھر وہ (مسلمان) ارض روم کی طرف چلیں گے چنانچہ اس کے قلعے اور شہر تکبیر کیساتھ فتح کریں گے۔ وہ ایک تکبیر بلند کریں گے تو ان کی دیوار گر جائے گی پھر دوسری تکبیر بلند کریں گے تو ایک اور دیوار گر جائے گی پھر ایک اور تکبیر بلند کریں گے تو ایک اور دیوار گر جائے گی آخر میں صرف سمندر کی جانب والی دیوار باقی رہے گی وہ نہیں گرے گی پھر وہ رومیہ کی جانب بڑھیں گے تو اسے بھی تکبیر کے ساتھ فتح کریں گے اس دن وہ (مسلمان) اپنی غنیمتیں ایک دوسرے کے لئے بڑے بڑے تھیلوں میں ماپیں گے۔ (نعیم)

فصل فی القلب وتقلبه

1688 - (من مسند عمر رضی الله عنه)

عن الزهرى أن عمر بن الخطاب قال لاصحابه : ما تقولون فى الرجل لا يحضره احيانا ذهنه ولا عقله ولا حفظه ، واحيانا يحضره ذهنه وعقله ؟ قالوا : ما ندرى يا امير المؤمنين قال عمر : إن للقلب طخاء كطخاء القمر فإذا غشى ذلك

دل اور اس کے پلٹنے کے بیان میں فصل

(۱۶۸۸) (من مسند عمر رضی اللہ عنہ) عن الزہری، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو کہ جس کا ذہن، عقل اور حافظہ کبھی حاضر نہیں ہوتا اور کبھی اس کا ذہن اور عقل اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں؟ ان ساتھیوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہم نہیں جانتے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دل کے لئے بھی چاند کے پردے

القلب ذهب ذهنه وعقله وحفظه ، فإذا انجلى عن قلبه اتاه عقله وذهنه وحفظه (ابن ابى الدنيا فى كتاب الاسراف)

کی مانند پردہ ہوتا ہے۔ جب وہ پردہ دل کو ڈھانپ لیتا ہے تو اس کا ذہن، عقل اور حافظہ چلا جاتا ہے اور جب اس کے دل سے وہ پردہ چھٹ جاتا ہے تو اس کی عقل، ذہن اور حافظہ اس کے پاس لوٹ آتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا فی کتاب الاسراف)

1689 - عن قتادة قال ذكر لنا أن عمر بن الخطاب قال : أما قلبى فلا أملك ، ولكن ارجو أن أعدل فيما سوى ذلك (ابن جرير)

(۱۶۸۹) عن قتادہ! فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہاں تک میرے دل کا تعلق ہے تو میں (اس کا) مالک نہیں ہوں لیکن مجھے اُمید ہے کہ اس کے علاوہ اعضاء میں یہ انصاف کروں گا۔ (ابن جریر)

1690 - (ومن مسند انس عن زيد الرقاشى) عن انس قال : كان النبى صلى الله عليه وسلم يكثر أن يقول يا مقلب القلوب ثبت قلبى على دينك قالوا يا رسول الله : آمنا بك وبما جئت به فهل تخاف علينا ؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا واشار بأصبعه (ش قط فى الصفات)

(۱۶۹۰) (من مسند انس رضی اللہ عنہ) عن زید الرقاشی عن انس! فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات یہ کلمات فرمایا کرتے تھے "یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک" اے دلوں کو پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم فرما"۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اس پر ایمان لا چکے ہیں تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر (کسی بات کا) خوف ہے؟ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اس طرح"، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا (ش قط فی الصفات)

1691 - (عن ابى سفيان) عن انس قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا مقلب القلوب ثبت قلبى على دينك . فقالوا : يا رسول الله صلى الله عليه وسلم أتخشى علينا وقد آمنا بك وايقنا بما جئتنا به ؟ فقال : وما تدرى أن قلوب الخلائق بين اصبعين من اصابع الله عزوجل (قط فى الصفات)

(۱۶۹۱) عن ابی سفیان عن انس رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک"، تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر کسی بات کا خدشہ ہے حالانکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکے ہیں اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس لائے ہیں ہمیں اس پر پختہ یقین ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نہیں جانتے کہ مخلوق کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ (قط فی الصفات)

1692 - (ومن مسند حنظلة بن الربيع

(۱۶۹۲) (من مسند حنظلۃ بن الربیع الاسیدی) عن حنظلۃ

الاسیدی) عن حنظلة الکاتب الاسیدی ، وکان من کتاب النبی صلی الله علیه وسلم قال : کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فذکرنا الجنة والنار حتی کانا رأی عین فقمت إلی اهلی وولدی فضحکت ولعبت فذکرت الذی کنا فیه فخرجت فلقیت ابا بکر فقلت نافقت یا ابا بکر قال وما ذاک قلت نکون عند النبی صلی الله علیه وسلم یذکرنا الجنة والنار کانا رای عین فإذا خرجنا من عنده عافسنا الازواج والاولاد والضیعات فنسینا فقال أبو بکر إنا لنفعل ذٰلک فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت له ذٰلک فقال یا حنظلة لو کنتم عند اهلیکم کما تکونون عندی لصافحتکم الملائکة علی فرشکم وفی الطریق یا حنظلة ساعة وساعة (الحسن بن سفیان وابو نعیم)

الکاتب الاسیدی رضی اللہ عنہ (آپ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھے) فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جنت اور دوزخ کا تذکرہ فرمایا حتیٰ کہ گویا ہم نے انہیں سامنے دیکھ لیا‘ تب میں اپنے اہل وعیال کے پاس گیا تو ہنسنے کھیلنے لگا پھر مجھے وہی حالت یاد آئی کہ جس میں ہم (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ کے دوران) تھے تب میں باہر نکل آیا تو میری ملاقات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی‘ میں نے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! میں منافق ہوگیا ہوں انہوں نے کہا کہ وہ کیسے؟ میں نے کہا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جنت اور دوزخ کا تذکرہ کرتے ہیں گویا ہم انہیں سامنے دیکھ لیتے ہیں پھر جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ آتے ہیں اپنی عورتوں‘ اولاد اور کام کاج میں لگ جاتے ہیں تو ہم بھول جاتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم بھی تو اسی طرح کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حنظلہ! اگر تم جیسے میرے پاس ہوتے ہو ویسے ہی اپنے گھر والوں کے پاس ہو جاؤ تو فرشتے تم سے تمہارے بستر پر اور راستے میں مصافحہ کریں۔ اے حنظلہ! بس ایک گھڑی (یہ حالت) اور ایک گھڑی (وہ حالت)۔ (الحسن بن سفیان وابونعیم)

1693 - عن حنظلة الاسیدی قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنتم تکونون کما تکونون عندی لاظللتکم الملائکة باجنحتها (ط وابو نعیم)

(۱۶۹۳) عن حنظلۃ الاسیدی رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسی حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر تم ویسے ہی رہو تو فرشتے تمہیں اپنے پروں کے سایہ سے ڈھانپ لیں۔ (ط وابونعیم)

1694 - عن ابی هریرة قال : قلت یا رسول الله انا إذا کنا عندک رقت قلوبنا وزهدنا فی

(۱۶۹۴) عن ابی ہریرۃ! فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

الدنيا و رغبنا فى الأخرة فقال لو تكونون إذا خرجتم من عندى كما تكونون عندى لزارتكم الملائكة و لصافحتكم فى الطريق ولو لم تذنبوا لجاء الله بقوم يذنبون حتى تبلغ خطاياهم عنان السماء فيستغفرون الله فيغفر لهم على ما كان منهم و لا يبالى (ابن النجار)

ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم پڑ جاتے ہیں (رقت قلبی طاری ہو جاتی ہے) اور ہم دنیا سے بے رغبتی برتتے ہیں اور آخرت میں رغبت رکھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میرے پاس سے چلے جاتے ہو اگر اس وقت بھی تمہاری وہی حالت رہے جیسی حالت میرے پاس ہوتی ہے تو فرشتے تم سے ملاقات کریں اور راستے میں تم سے مصافحہ کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لائے گا جو گناہ کرتے ہوں گے حتیٰ کہ ان کی خطائیں آسمان کے ابر تک پہنچ جائیں گی تو وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے تو ان میں سے جس نے جو بھی گناہ کیا ہوگا انہیں بخش دیا جائے گا اور کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔ (ابن النجار)

1695 - عن ابى هريرة قال : قلت يا رسول الله إذا كنا عندك رقت قلوبنا ، وزهدنا فى الدنيا ورغبنا فى الأخرة فقال : لو تكونون على الحال التى عندى لزارتكم الملائكة ، ولصافحتكم فى الطريق ولو لم تذنبوا لجاء الله بقوم يذنبون حتى تبلغ خطاياهم عنان السماء فيستغفرون فيغفر لهم على ما كان منهم ولا يبالى (ابن النجار)

(۱۶۹۵) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم پڑ جاتے ہیں ہم دنیا سے بے رغبتی برتتے ہیں اور آخرت میں رغبت رکھتے ہیں (لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو یہ حالت نہیں رہتی) تو فرمایا کہ اگر تمہاری وہی حالت رہے جو کہ میرے پاس ہوتی ہے تو فرشتے تم سے ملاقات کریں اور راستے میں تم سے مصافحہ کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لائے گا جو گناہ کرتے ہوں گے حتیٰ کہ ان کی خطائیں آسمان کے ابر تک پہنچ جائیں گی تو وہ مغفرت طلب کریں گے تب ان میں سے جس نے جو گناہ بھی کیا ہو گا انہیں بخش دیا جائے گا اور کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔ (ابن النجار)

1696 - (ومن مسند عبد الله بن رواحة) عن ابى الدرداء قال : كان عبد الله بن رواحة يأخذ بيدى فيقول : تعال نؤمن ساعة ، إن القلب اسرع تقلبا من القدر إذا استجمعت غليانها (ط)

(۱۶۹۶) (من مسند عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ) عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہاتھ پکڑتے اور فرماتے کہ آؤ! ہم ایک گھڑی مؤمن ہو جائیں بلا شبہ دل اس ہنڈیا سے بھی زیادہ تیزی سے پلٹتا ہے جو خوب جوش مار رہی ہو۔ (ط)

1697 - عن ابی الدرداء قال : كان عبد الله بن رواحة إذا لقيني قال لي يا عويمر اجلس نتذاكر ساعة ، فنجلس فنتذاكر ، ثم يقول : هذا مجلس الايمان مثل الايمان مثل قميصك بينا انك قد نزعته إذ لبسته وبينا إنك قد لبسته إذ نزعته القلب اسرع تقلبا من القدر إذا استجمعت غليانها (كر)

1698 - (ومن مسند ابن عمرو) عن عبد الله بن عمرو انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : إن قلوب بني آدم كلها بين اصبعين من أصابع الرحمٰن كقلب واحد يصرفه كيف يشاء ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللّٰهم مصرف القلوب اصرف قلوبنا إلى طاعتك (كر)

1699 - (ومن مسند ابن مسعود) عن ابن مسعود قال لا تكره قلبك إن القلب إذا اكره عمی (محمد بن عثمان الاذرعی فی کتاب الوسوسة)

فصل في الشيطان ووسوسته

1700 - (من مسند طلحة) عن ابی رجاء العطاردی قال : صلى بنا طلحة فخفف فقلنا ما هذا قال بادرت الوسواس (عب)

1701 - (ومن مسند الزبير) عن ابی رجاء

(۱۶۹۷) عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملاقات کرتے تو مجھے کہتے' اے عویمر رضی اللہ عنہ بیٹھ جا کچھ دیر گفتگو کرتے ہیں تب ہم بیٹھ جاتے اور گفتگو کرتے پھر وہ کہتے یہ ایمان کی مجلس ہے ایمان کی مثال تیری قمیص کی مثال ہے جبکہ تو اسے اتار چکا ہوتا ہے تو اچانک اسے پہن لیتا ہے اور جبکہ تو اسے پہن چکا ہوتا ہے تو اچانک اسے اتار دیتا ہے۔ دل اس ہنڈیا سے بھی زیادہ تیزی سے پلٹتا ہے کہ جو خوب جوش مارتی ہے۔ (کر)

(۱۶۹۸) (من مسند ابن عمرو رضی اللہ عنہ) عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ! کہ آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام اولادِ آدم کے دل ربّ رحمٰن عزوجل کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ایک ہی دل کی مانند ہیں وہ جیسے چاہتا ہے اسے پھیر دیتا ہے۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللھم مصرف القلوب اصرف قلوبنا الی طاعتك" اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دل اپنی اطاعت کی جانب پھیر دے"۔ (کر)

(۱۶۹۹) (من مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ اپنے دل کو برامت جان' بلاشبہ جب دل کو بُرا جانا جاتا ہے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے۔

(محمد بن عثمان الاذرعی فی کتاب الوسوسة)

شیطان اور اس کے وسوسہ کے بیان میں فصل

(۱۷۰۰) (من مسند طلحہ رضی اللہ عنہ) عن ابی رجاء العطاردی! فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو بہت ہلکی نماز پڑھائی ہم نے کہا یہ کیا؟ تو فرمایا کہ مجھ پر وسوسے لپک رہے تھے۔ (عب)

(۱۷۰۱) (من مسند الزبیر رضی اللہ عنہ) عن ابی الرجاء!

قال صلى بنا الزبير صلاة فخفف فقيل له فقال انى ابادر الوسواس (عب)

فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی تو بہت ہلکی پڑھائی آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھ پر وسوسے لپکے آرہے تھے۔ (عب)

1702 - عن الزبير ان رجلا قال له ما شأنكم يا اصحاب رسول الله اخف الناس صلاة قال نبادر الوسواس (كر وابن النجار)

(۱۷۰۲) عن الزبیر رضی اللہ عنہ کہ ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اے اصحاب رسول رضی اللہ عنہ تمہیں کیا ہے کہ تم تمام لوگوں سے ہلکی نماز پڑھتے ہو؟ تو فرمایا کہ ہم پر وسوسے لپکتے ہیں۔

(کر وابن النجار)

1703 - (من مسند ابى بن كعب) قلت يا رسول اللّٰه والذى بعثك بالحق إنه ليعرض فى صدرى الشيء وددت أن أكون حمما فقال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم الحمد لله الذى يئس الشيطان أن يعبد بارضكم هذه مرة اخرى ولكنه قد رضى بالمحقرات من اعمالكم (ابن راهويه)

(۱۷۰۳) (من مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: میرے دل میں ایک ایسا خیال آتا ہے کہ وہ بیان کرنے سے زیادہ پسندیدہ مجھے کوئلہ بن جانا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الحمد للہ" تمام تعریفیں اس اللہ ربّ العزت کے لئے ہیں شیطان اس بات سے مایوس ہوگیا ہے کہ ایک مرتبہ پھر اس کی پوجا تمہاری اس زمین پر کی جائے البتہ وہ تمہارے اعمال میں سے ان اعمال سے راضی ہوگیا ہے کہ جنہیں تم حقیر جانتے ہو۔ (ابن راہویہ)

1704 - (ومن مسند ابن مسعود) عن ابن مسعود قال : سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوسوسة قال ذاك محض الايمان (طب كر)

(۱۷۰۴) (من مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وسوسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا کہ وہ تو محض ایمان ہے۔ (طب کر)

1705 - عن ابن مسعود قال : سالنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عن الرجل يجد الشيء لو خر من السماء فتخطفه الطير كان احب إليه من أن يتكلم به قال : ذاك محض الايمان أو صريح الايمان (كر)

(۱۷۰۵) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا کہ جو ایک ایسا خیال پاتا ہے کہ جس کے بارے میں گفتگو کرنے سے زیادہ اسے یہ پسند ہوتا ہے کہ وہ آسمان سے گرے اور اسے پرندے اچک لیں تو ارشاد فرمایا کہ وہ تو محض ایمان ہے یا وہ تو صریح ایمان ہے۔ (کر)

1706 - (من مسند عبيد بن رفاعة) أن

(۱۷۰۶) (من مسند عبید بن رفاعۃ رضی اللہ عنہ) کہ نبی

امرأة فی بنی اسرائیل فاخذها الشیطان فالقیٰ فی قلوب اهلها أن دواء ها عند راهب کذا و کذا و کان الراهب فی صومعة فلم یزالوا یکلمونه حتی قبلها ثم اتاه الشیطان فوسوس إلیه حتی وقع بها فاحبلها ثم اتاه الشیطان فقال الأن تفضح یأتی اهلها فاقتلها وادفنها فان اتوك فقل ماتت ودفنتها فقتلها ودفنها فاتی اهلها فالقی فی قلوبهم انه قتلها ودفنها فاتوه فسألوه فقال : ماتت ودفنتها فاتاه الشیطان فقال : انا الذی اخذتها والقیت فی قلوب اهلها أن دواء ها عندك وانا الذی وسوست الیك حتی قتلتها ودفنتها وانا الذی القیت فی قلوب اهلها انك قتلتها ودفنتها فاطعنی تنجو اسجد لی سجدتین ففعل فهو الذی قال اللّٰہ تعالیٰ کمثل الشیطان إذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٔ منك (ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان وابن مردویه هب)

اسرائیل میں ایک عورت تھی اس پر شیطان مسلط ہوگیا اس نے اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اس کی دوا فلاں فلاں راہب کے پاس ہے وہ راہب گرجا گھر میں تھا تو وہ گھر والے اس سے مسلسل (اس عورت کے علاج کی بابت) گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ اس نے اسے قبول کرلیا، پھر شیطان اس راہب کے پاس آیا اور اسے وسوسے میں مبتلا کردیا حتیٰ کہ اس نے اس عورت سے ہمبستری کرڈالی اور اسے حمل ٹھہرادیا پھر شیطان اس کے پاس آیا اور کہا کہ اب تجھے ذلیل وخوار کردیا جائے گا اس کے گھر والے آجائیں گے لہٰذا تو اسے قتل کرکے دفن کردے اگر اس کے گھر والے آئیں تو تو کہہ دینا کہ وہ مرگئی تھی اور میں نے اسے دفن کردیا تھا تو اس راہب نے اس عورت کو قتل کرکے دفن کردیا تب اس کے گھر والے آئے تو شیطان نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ اس راہب نے اسے قتل کرکے دفن کردیا ہے تو وہ اس راہب کے پاس آئے اور اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ وہ تو مرگئی تھی اور میں نے اسے دفن کردیا ہے اسے وقت شیطان اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے ہی اس عورت پر تسلط جمایا تھا اور اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ اس کا علاج تیرے پاس ہے اور میں نے تجھے وسوسے میں ڈالا حتیٰ کہ تو نے اسے قتل کرکے دفن کردیا۔ میں نے ہی اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ تو نے اسے قتل کرکے دفن کردیا ہے چنانچہ تو میری فرمانبرداری کر نجات حاصل کرے گا مجھے دوسجدے کرتو اس راہب نے شیطان کو سجدہ کرڈالا۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ "کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٔ منك" (الحشر 16) یعنی "شیطان کی کہاوت جب اس نے آدمی سے کہا: کفر کر۔ پھر جب اس نے کفر کرلیا۔ بولا میں تجھ سے الگ ہوں"۔

(ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان وابن مردویہ ھب)

1707 - عن عبید بن رفاعة الزرقی قال :

(۱۷۰۷) عن عبید بن رفاعۃ الزرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قلت یا رسول اللّٰہ الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وقراء تی یلبسھا علی فقال ذاک شیطان یقال لہ خنزب فإذا احسست بہ فاتفل علی یسارک ثلاثا وتعوذ باللّٰہ من شرہ (عب ش حم م)

کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شیطان میرے اور میری نماز اور قرأت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے وہ مجھے اس کے متعلق شبہے میں ڈال دیتا ہے تو ارشاد فرمایا کہ اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تجھے اس کا احساس ہو تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک اور اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے پناہ مانگ۔ (عب ش حم م)

1708 - قلنا یا رسول اللّٰہ انا نجد شیئا فی قلوبنا ما نحب أن نحدث وإن لنا الدنیا وما فیھا فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وإنکم لتجدونہ ؟ قالوا نعم یا رسول اللّٰہ قال ذاک محض الایمان (محمد بن عثمان الاذرعی فی کتاب الوسوسة)

(۱۷۰۸) ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے دلوں میں ایک ایسا خیال پاتے ہیں کہ ہم اس کے بارے میں گفتگو کرنا پسند نہیں کرتے اگرچہ ہمارے لئے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب کچھ ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا واقعی تم ایسا محسوس کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمایا کہ وہ تو محض ایمان ہے۔

(محمد بن عثمان الاذرعی فی کتاب الوسوسة)

1709 - عن شھر بن حوشب قال : دخلت انا وخالی علی عائشة فقال لھا خالی یا أم المؤمنین الرجل منا یحدث نفسہ بالامر إن ظھر علیہ قتل ولو تکلم بہ ذھبت آخرتہ فکبرت ثلاثا ثم قالت : سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن ذٰلک فکبر ثلاثا قال لا یحس ذٰلک الا مؤمن (محمد بن عثمان الاذرعی فی کتاب الوسوسة)

(۱۷۰۹) عن شہر بن حوشب، فرماتے ہیں کہ میں اور میرے ماموں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو میرے ماموں نے ان سے عرض کی، اے ام المؤمنین! ہم میں سے ایک آدمی کا دل اس سے ایسے معاملے کے متعلق بیان کرتا ہے کہ اگر وہ اس پر ظاہر ہو جائے تو اسے قتل کر دیا جائے اور اگر وہ اس کے متعلق گفتگو کرے تو اس کی آخرت چلی جائے تو انہوں نے تین بار تکبیر کہی پھر ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار تکبیر کہی اور ارشاد فرمایا کہ یہ بات فقط مؤمن بندہ ہی محسوس کرتا ہے۔ (محمد بن عثمان الاذرعی فی کتاب الوسوسة)

1710 - عن ابی الدرداء قال من فقہ الرجل أن یعلم أیزداد ھو ام ینقص ومن فھمہ أن یعلم نزغات الشیطان انی تأتیہ (محمد بن عثمان الاذرعی فی کتاب الوسوسة)

(۱۷۱۰) عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کی دینی سمجھ بوجھ یہ ہے کہ وہ یہ جان لے کہ کیا وہ (اس دین میں) بڑھ رہا ہے یا کم ہو رہا ہے اور اس کی فہم وفراست یہ ہے کہ وہ یہ جان لے کہ شیطانی وسوسہ کیسے اس کے پاس آتا ہے۔

(محمد بن عثمان الاذرعی فی کتاب الوسوسة)

1711 - (ومن مسند من لم يسم) عن الزهرى : أن يحيى رجلا من الانصار من بنى حارثة أخبره أن ناسا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اتوا رسول الله فقالوا لرسول الله أرايت شيئا نجدها فى صدورنا من وسوسة الشيطان لان يقع احدنا من الثريا احب إليه من أن يتكلم بها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقد وجدتم ذلك ؟ قالوا نعم قال ذلك صريح الايمان إن الشيطان يريد العبد فيما دون ذلك فإذا عصم العبد منه وقع فيما هنالك (محمد بن عثمان الاذرعى فى كتاب الوسوسة)

(۱۷۱۱) (من مسند من لم یسم) عن الزہری کہ یحییٰ نامی ایک انصاری آدمی جو کہ بنو حارثہ قبیلے سے تعلق رکھتا تھا اس نے ان کو خبر دی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس چیز کے بارے میں کیا خیال ہے جو ہم شیطانی وسوسہ میں سے اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں ہم میں سے ہر ایک اس کے بارے میں بات کرنے سے زیادہ یہ پسند کرتا ہے کہ وہ ثریا (ستارے) سے گر پڑے؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا واقعی تم وہ محسوس کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! تو فرمایا کہ وہ تو صریح ایمان ہے۔ بلاشبہ شیطان بندے سے اس سے بھی حقیر بات کی خواہش کرتا ہے تو جب بندے کو اس سے بچالیا جاتا ہے تو اس سے پاس والی میں گر پڑتا ہے۔ (محمد بن عثمان الاذرعی فی کتاب الوسوسۃ)

1712 - عن ثابت قال حججت فدفعت إلى حلقة فيها رجلان ادركا النبى صلى الله عليه وسلم أخوان أحسب أن اسم أحدهما محمد وهما يتذاكران امر الوسواس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يقع احد من السماء احب إليه من أن يتكلم بما يوسوس إليه قال : وقد اصابكم ذلك قالوا نعم يا رسول الله قال فان ذلك محض الايمان قال ثابت : فقلت انا يا ليت الله اراحنا من ذلك المحض قال فانتهرانى وزبرانى فقالا نحدثك عن رسول الله وتقول : يا ليت ان الله اراحنا (البغوى وقال غريب)

(۱۷۱۲) عن ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے حج کیا تو میں ایک علمی حلقہ کی طرف گیا اس حلقے میں دو آدمی ایسے تھے جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تھا وہ دونوں آپس میں بھائی تھے میرا خیال ہے کہ ان میں سے ایک کا نام محمد رضی اللہ عنہ تھا۔ وہ دونوں وسوسوں کے معاملے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ احادیث کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ ہم میں سے ہر ایک جو وسوسے اسے آتے ہیں ان کے بارے میں گفتگو کرنے سے زیادہ یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ آسمان سے گر پڑے تو فرمایا: کیا واقعی تم ان وسوسوں میں مبتلا ہوتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمایا کہ وہ تو محض ایمان ہے۔ ثابت فرماتے ہیں کہ تب میں نے کہا کہ کاش اللہ تعالیٰ ہمیں اس محض سے بے فکر کردے تب انہوں نے مجھے ڈانٹا اور جھڑکا اور کہا کہ ہم تم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

1713 - عن عبد اللّٰه بن الزبير قال : إن الشيطان ياخذ الانسان بالوضوء والشعر والظفر (ص)

1714 - (حدثنا هشيم انا العوام بن حوشب) عن ابراهيم قال : كان يقال إن اول ما يبدأ الوسوسة من قبل الوضوء (ص)

فصل فی ذم اخلاق الجاهلية

1715 - (من مسند عمر) عن رجل من بنی سليم يقال له قبيصة قال كنا مع عتبة بن غزوان بالخريبة فإذا هو ينادی باصحاب سورة البقرة ، وإذا برجل ينادی يا آل شيبان فحملت عليه فثنی لی الرمح وقال اليك عنی فوضعت قوسی فی رمحه ، واخذت بلحيته فجئت به إلى عتبة فحبسه وكتب فيه إلى عمر فكتب إليه عمر لو كنت ذا اسير ودعا بدعوی الجاهلية قدمته فضربت عنقه كان اهل ذاك فاما إذا حبسته فادعه فاحدث له بيعة وخل سبيله (محمد بن شيبان القزاز فی حزبه

1716 - عن فضلة الغفاری قال خرج عمر بن الخطاب فسمع رجلا يقول انا ابن بطحاء مكه فوقف عليه عمر فقال إن يكن لك دين فلك

سے روایت کردہ حدیث بیان کررہے ہیں اور تو کہتا ہے ”کاش! اللہ تعالیٰ ہمیں بے فکر کردے“۔ (البغوی وقال غریب)

(۱۷۱۳) عن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان انسان کو وضو، بالوں اور ناخنوں کے ذریعے پکڑتا ہے (یعنی وضو کے دوران اعضاء وضو کے بارے میں وسوسے ڈالتا ہے۔ (ص)

(۱۷۱۴) حدثنا ہشیم اخبرنا العوام بن حوشب عن ابراہیم! فرماتے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے کہ وسوسہ کی ابتداء سب سے پہلے وضو کی جانب سے کی جاتی ہے۔ (ص)

عاداتِ جاہلیت کی مذمت کے بیان میں فصل

(۱۷۱۵) (من مسند عمر رضی اللہ عنہ) عن رجل من بنی سلیم ”اسے قبیصہ کے نام سے پکارا جاتا تھا“ وہ کہتے ہیں کہ ہم خریبہ کے مقام پر عتبہ بن غزوان کے ساتھ تھے کہ وہ اصحاب سورۂ بقرہ کو پکارنے لگا جبکہ ایک آدمی آل شیبان کو پکارنے لگا تو میں نے اس پر حملہ کردیا تب اس نے مجھ پر نیزہ تان لیا اور کہا کہ مجھ سے دور ہو جاؤ میں نے اپنی کمان اس کے نیزے میں پھنسادی اور اس کو داڑھی سے پکڑ کر عتبہ کے پاس لے گیا تو انہوں نے اس آدمی کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف مکتوب بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب لکھا کہ اگر تو نے اسے قید کرلیا تھا اور اس نے زمانہ جاہلیت کی طرح پکارا تو اسے میرے پاس بھیج میں اس کی گردن اتار دوں، وہ اسی بات کا مستحق ہے اور اگر ایسا اس نے اس وقت کیا جبکہ تو نے اسے قید کیا تو اسے چھوڑ دے، اس سے نئے سرے سے بیعت لے اور اس کا راستہ چھوڑ دے۔ (محمد بن شیبان القزاز فی خزبہ

(۱۷۱۶) عن فضلة الغفاری! فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو انہوں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”میں وادئ مکہ کا بیٹا ہوں“ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے

كرم وإن يكن لك عقل فلك مروءة وإن يكن لك مال فلك شرف وإلا فانت والحمار سواء (الدينوري والعسكري في الامثال)

پاس ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اگر تو تیرا کوئی دین ہے تو تیرے لئے اعزاز ہے' اگر تو تیرے پاس عقل ہے تو تجھے مروت حاصل ہے اور اگر تیرے پاس مال ہے تو تجھے قدر و منزلت حاصل ہے اور اگر ایسا کچھ نہیں ہے تو تم اور گدھا ایک جیسے ہو۔ (الدینوری والعسکری فی الامثال)

1717 - (ومن مسند ابی بن كعب) قال انتسب رجلان على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فقال: احدهما أنا فلان بن فلان بن فلان فمن انت لا ام لك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتسب رجلان على عهد موسى الحديث (ش وعبد بن حميد)

(۱۷۱۷) (من مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دو آدمیوں نے باہم نسب بیان کیا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ تیری ماں نہ ہو میں فلاں بن فلاں بن فلاں ہوں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں دو آدمیوں نے باہم نسب بیان کیا۔ الحدیث (ش وعبد بن حمید)

1718 - (ومسند ابن عمر) عن ابن عمر قال امرنا إذا سمعنا الرجل يتعزى بعزاء الجاهلية ان نعضه بهن عن ابيه ولانكني (كر والخطيب في المتفق والمفترق ن عم ص ع)

(۱۷۱۸) (من مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جب ہم کسی آدمی کو زمانہ جاہلیت کی طرح باپ دادا کا نام لے کر اتراتے ہوئے سنیں تو اسے یہ کہیں کہ ارے جا! اپنے باپ کا لوڑا پکڑ' صاف صاف کہیں اشارۃً نہ کہیں۔ (یعنی شرمگاہ نہ کہیں)۔ (کر والخطیب فی المتفق والمفترق ن عم ص ع)

1719 - عن عمرو بن شعيب عن ابيه قال وقع بين المغيرة بن شعبة وبين عمرو بن العاص كلام فسبه المغيرة فقال عمرو يا لهصيص يسبني المغيرة فقال له عبد الله ابنه انا لله وانا إليه راجعون دعوت بدعوى القبائل فاعتق عمرو بن العاص ثلاثين رقبة (كر)

(۱۷۱۹) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ! فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے درمیان تلخ کلامی ہوئی تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں گالی دی تب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لہصیص! مغیرہ مجھے گالی دیتا ہے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ نے قبیلوں کو پکارنے کی طرح پکارا اے عمرو بن عاص! تمیں غلام آزاد کریں۔ (کر)

1720 - (ومن مسند معاوية بن حيدة) عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال: افتخر رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم احدهما من مضر والأخر من اليمن فقال اليماني انى من

(۱۷۲۰) (عن مسند معاویہ بن حیدۃ) عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ! فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں نے اپنے اپنے نسب پر فخر کیا ان میں سے ایک مضر قبیلے سے تھا جبکہ دوسرا یمن کا رہنے والا تھا تو یمنی آمی نے کہا کہ میں حمیر قبیلے

حمير لا من ربيعة أنا ولا من مضر فقال له النبي صلى الله عليه وسلم فاشقى لنجتك واتعس لجدك وابعد لك من نبيك (كر)

سے ہوں نہ میں ربیعہ سے ہوں اور نہ ہی مضر سے، تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ؟؟

1721 - (ومن مسند ابى هريرة رضى الله عنه) عن ابى هريرة قال إذا قالت نزار يا نزار وقالت اهل اليمن يا قحطان نزل الضر ورفع النصر وسلط عليهم الحديد (نعيم)

(۱۷۲۱) (عن مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نزار قبیلہ نے کہا: اے نزار! اور یمن والوں نے کہا اے قحطان! تو نقصان اترا، مدد اٹھالی گئی اور ان پر لوہا (یعنی تلواریں) مسلط کر دی گئیں۔ (نعیم)

1722 - عن عمر انه استاذن عليه رجل فقال استاذنوا لابن الاخيار فقال: عمر ائذنوا له فلما دخل قال من انت فقال انا ابن فلان ابن فلان ابن فلان فعد رجالا من اشراف الجاهلية فقال عمر انت يوسف بن يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم قال لا قال ذاك ابن الاخيار فانت ابن الاشرار انما تعد على رجال اهل النار (ك)

(۱۷۲۲) عن عمر رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو یہ کہا کہ بہترین لوگوں کے بیٹے کو اجازت دو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے اندر بلاؤ جب وہ اندر داخل ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں فلاں بن فلاں بن فلاں ہوں، اس نے زمانہ جاہلیت کے کچھ اشراف کا نام لیا تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام ہے؟ اس نے جواب دیا، نہیں! تو فرمایا کہ وہی تو بہترین لوگوں کا بیٹا ہے البتہ تو بدترین لوگوں کا بیٹا ہے تو دوزخیوں کا نام لے رہا ہے۔ (ک)

1723 - عن جابر قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكسع رجل من المهاجرين رجلا من الانصار فقال الانصارى يا للانصار وقال المهاجر يا للمهاجرين فسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما بال دعوى الجاهلية فاخبروه بالذى كان فقال النبى صلى الله عليه وسلم دعوها فانما منتنة وكان المهاجرون لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم اقل من الانصار ثم إن المهاجرين كثروا بعد فسمع ذلك عبد الله بن ابى فقال أقد فعلوها

(۱۷۲۳) عن جابر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک مہاجر آدمی نے ایک انصاری کی پچھواڑی پر لات ماری تو انصاری نے کہا: اے انصار! مدد کرو، مہاجر نے بھی کہا، اے مہاجرین! مدد کرو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا کہ یہ کیا زمانہ جاہلیت کی طرح کی پکار ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو کچھ ہوا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کی طرح پکارنا چھوڑ دو یہ تو بدبودار ہے (یعنی اس میں کفر کی بو آتی ہے) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو مہاجرین انصار سے کم تھے بعد ازاں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہوگئی عبداللہ بن

؟ لئن رجعنا إلى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل فقال عمر دعني يا رسول الله اضرب عنق هذا المنافق فقال دعه لا يتحدث الناس أن محمدا يقتل اصحابه (عب)

الباب الرابع

فی المتفرقات

1724 - (من مسند عمر رضی الله عنه) عن سعيد بن يسار قال لما بلغ عمر بن الخطاب أن رجلا بالشام يزعم أنه مؤمن فكتب إلى اميره أن ابعثه إلى فلما قدم قال: انت الذى تزعم أنك مؤمن ؟ قال نعم يا امير المؤمنين قال ويحك ومم ذاك ؟ قال: أولم تكونوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اصنافا مشرك ومنافق ومؤمن ؟ فمن أيهم كنت فمد عمر إليه معرفة لما قال حتى اخذ بيده (هب)

1725 - عن عمر قال: اجتنبوا اعداء الله اليهود فی عيدهم (خ فی تاريخه ق)

1726 - عن قتادة قال: قال عمر بن الخطاب من قال إنی عالم ؟ فهو جاهل ومن قال إنی مؤمن فهو كافر (رسته فی الايمان)

ابی منافق نے یہ سنا (یعنی مہاجرین اور انصاری والا واقعہ سنا) تو کہنے لگا کہ کیا انہوں نے ایسا کیا ہے؟ اگر ہم مدینہ کی طرف واپس لوٹے تو وہاں کے معزز آدمی ذلیل لوگوں کو ضرور باہر نکال دیں گے تب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اتار دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، کہیں لوگ یہ نہ کہتے رہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔ (عب)

چوتھا باب:

متفرق احادیث کے بیان میں

(۱۷۲۴) (من مسند عمر رضی اللہ عنہ) عن سعید بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پتہ چلا کہ شام کے علاقے میں ایک آدمی کا یہ خیال ہے کہ وہ مؤمن ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے شام کے امیر کی طرف پیغام بھیجا کہ اسے میرے پاس بھیجو جب وہ آدمی آپ کے پاس آیا تو آپ نے کہا کہ تو ہی ہے وہ کہ جس کا خیال ہے کہ وہ مؤمن ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! امیر المؤمنین! تو آپ نے کہا کہ تو ہلاک ہو وہ کیسے؟ تو اس نے جواب دیا کہ کیا آپ سب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین اقسام مشرک، منافق اور مؤمن نہیں تھے؟ تو ان میں سے آپ کون سی قسم میں تھے؟ چنانچہ جب اس نے یہ کہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی معرفت کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف کھینچ پڑے حتیٰ کہ اس کا ہاتھ تھام لیا۔ (ہب)

(۱۷۲۵) عن عمر رضی اللہ عنہ! فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یہودیوں سے ان کی عید (خوشی) میں اجتناب کرو۔ (خ فی تاریخہ ق)

(۱۷۲۶) عن قتادہ رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی یہ کہے کہ میں عالم ہوں، تو وہ جاہل ہے اور جو آدمی یہ کہے کہ میں مؤمن ہوں وہ کافر ہے۔ (رستہ فی الایمان)

1727 - عن سعيد بن يسار قال : بلغ عمر أن رجلا بالشام يزعم انه مؤمن فكتب عمر فقدم على عمر فقال انت الذى تزعم انك مؤمن قال : هل كان الناس على عهد النبى صلى الله عليه وسلم إلا على ثلاثة منازل مؤمن و كافر و منافق والله ما انا بكافر ولانافقت فقال عمر : ابسط يدك رضا بما قال (ش فى الايمان)

(۱۷۲۷) عن سعید بن یسار رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ شام کے علاقے میں ایک آدمی کا یہ خیال ہے کہ وہ مؤمن ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پیغام بھیجا وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا وہ تو ہی ہے کہ جس کا خیال ہے کہ وہ مؤمن ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمام لوگ تین مراتب پر ہی نہیں تھے؟ یعنی مؤمن، کافر اور منافق قسم بخدا! میں ناں ہی کافر ہوں اور ناں ہی منافق، تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے یہ بات کہنے کی خوشی میں کہا کہ اپنا ہاتھ پھیلا۔ (ش فی الایمان)

1728 - عن عمر قال : اجتنبوا اعداء الله اليهود والنصارى فى عيدهم يوم جمعهم فان السخط ينزل فاخشى أن يصيبكم ولا تعلموا بطانتهم فتخلقوا باخلاقهم (خ فى تاريخه هب)

(۱۷۲۸) عن عمر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یہودیوں سے ان کی عید میں ان کے جمع ہونے کے دن اجتناب کرو کیونکہ ناراضگی (اس دن) اترتی ہے چنانچہ میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ کہیں وہ ناراضگی تمہیں نہ آلے اور تمہیں ان کا بھید معلوم نہ ہو تو تم ان کی عادات اپنالو۔ (خ فی تاریخہ ہب)

1729 - (ومن مسند على رضى الله عنه) عن علقمة بن قيس قال : رأيت عليا على منبر الكوفة وهو يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزنى الزانى حين يزنى وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن ولا ينهب نهبة يرفع الناس إليها ابصارهم وهو مؤمن ولا يشرب الرجل الخمر وهو مؤمن فقال يا امير المؤمنين من زنى فقد كفر فقال على ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامرنا أن نبهم احاديث الرخص لا يزنى الزانى وهو مؤمن ان ذلك الزنى له حلال فان آمن بانه له حلال فقد كفر ولا يسرق السارق وهو مؤمن بتلك

(۱۷۲۹) (من مسند علی رضی اللہ عنہ) عن علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زانی آدمی جب زنا کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا، چور جب چوری کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا ڈاکو جب ایسے ڈاکہ ڈالتا ہے کہ لوگوں کی نگاہیں اس کی طرف اٹھی ہوتی ہیں تو وہ ایمان کی حالت میں ڈاکہ نہیں ڈالتا اور نہ ہی کوئی آدمی ایمان کی حالت میں شراب پیتا ہے۔ تو انہوں نے (یعنی حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: اے امیر المؤمنین! کیا جو زنا کرتا ہے تو وہ کفر نہیں کرتا؟ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم رخصت والی احادیث کو مبہم رکھا کریں، زانی آدمی

السرقة أنها له حلال فان سرقها وهو مؤمن أنها حلال فقد كفر ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن أنها حلال فان شربها وهو مؤمن أنها له حلال فقد كفر ولا ينتهب نهبة ذات شرف ينتهبها وهو مؤمن أنها له حلال فان انتهبها وهو مؤمن أنها له حلال فقد كفر (طب الصغير وفيه اسمعيل بن يحيى التميمى متروك متهم)

اس بات پر ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا کہ وہ زنا اس کے لئے حلال ہے اگر تو اس کا یہ ایمان ہو کہ وہ اس کے لئے حلال ہے تو وہ کفر کرتا ہے چور اس بات پر ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا کہ وہ چوری اس کے لئے حلال ہے اگر وہ اس بات پر ایمان کی حالت میں چوری کرے کہ وہ اس کے لئے حلال ہے تو وہ کفر کرتا ہے۔ شرابی اس بات پر ایمان کی حالت میں شراب نہیں پیتا کہ وہ اس کے لئے حلال ہے اگر تو وہ اس بات پر ایمان کی حالت میں شراب پیئے کہ وہ اس کے لئے حلال ہے تو وہ کفر کرتا ہے اور ڈاکو کوئی قیمتی مال لوٹتا ہے تو وہ اس بات پر ایمان کی حالت میں نہیں لوٹتا کہ وہ اس کے لئے حلال ہے اگر تو وہ اس بات پر ایمان کی حالت میں لوٹتا ہے کہ وہ اس کے لئے حلال ہے تو وہ کفر کرتا ہے۔ (طب الصغیر) اس حدیث مبارکہ میں ایک راوی اسماعیل بن یحییٰ التیمی متروک اور متہم ہے۔

1730 - عن علی قال ان الایمان یبدو لمظة بیضاء فی القلب فکلما ازداد الایمان عظما ازداد البیاض فإذا استکمل الایمان ابیض القلب کله وان النفاق یبدو لمظة سوداء فکلما ازداد النفاق عظما ازداد ذلك السواد فإذا استکمل النفاق اسود القلب وایم الله لو شققتم عن قلب مؤمن لوجدتموه ابیض ولو شققتم عن قلب منافق لوجدتموه اسود (ابن المبارك فی الزهد وابو عبید فی الغریب ورستة وحسین فی الاستقامة هب واللالکائی فی السنة والاصبهانی فی الحجة)

(۱۷۳۰) عن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایمان دل میں سفید نور ظاہر کرتا ہے چنانچہ جب بھی ایمان از روئے عظمت زیادہ ہوتا ہے وہ سفیدی بڑھتی ہے تو جب ایمان کامل ہو جاتا ہے تو سارے کا سارا دل سفید ہو جاتا ہے اور نفاق دل میں سیاسی کو ظاہر کرتا ہے چنانچہ جب بھی نفاق زیادہ ہوتا ہے وہ سیاسی بڑھتی ہے تو جب نفاق مکمل ہو جاتا ہے تو وہ دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ قسم بخدا! اگر تم بندۂ مؤمن کا دل چیر کر دیکھو تو تم اسے سفید پاؤ گے اور اگر تم منافق کا دل چیر کر دیکھو تو تم اسے سیاہ پاؤ گے۔

(ابن المبارک فی الزہد وابوعبید فی الغریب ورستہ وحسین فی الاستقامۃ ہب واللالکائی فی السنۃ والاصبہانی فی الحجۃ)

1731 - عن علی اتاه یهودی فقال له متی کان ربنا فتمعر وجه علی فقال علی لم یکن فکان هو کما کان ولا کینونه کان بلا کیف کان لیس قبل ولا غایة انقضت الغایات دونه

(۱۷۳۱) عن علی رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمارا رب تعالیٰ کب تھا؟ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا چہرہ سرخ ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کچھ بھی نہ تھا تو بھی رب تعالیٰ تھا وہ تھا جیسے بھی تھا، جب

فهو غايه كل غاية فاسلم اليهودى (كر)

زمانے کا وجود بھی نہ تھا تو بھی وہ تھا' وہ بلا کیف تھا (یعنی اس کی ذات وصفات کی کیفیت کو بیان نہیں کیا جا سکتا) اور نہ ہی کوئی قبلیت تھی نہ ہی کوئی انتہا تمام انتہائیں اس کے سامنے ختم ہوگئیں چنانچہ وہ ہر انتہا کی انتہاء ہے تب وہ یہودی مسلمان ہوگیا۔ (کر)

1732 - عن الاصبغ بن نباتة قال : كنا جلوسا عند على بن ابى طالب فاتاه يهودى فقال : يا امير المؤمنين متى كان الله ؟ فقمنا إليه فلهزناه حتى كدنا ناتى على نفسه فقال على : خلوا عنه ثم قال : اسمع يا اخا اليهود ما اقول لك باذنك واحفظه بقلبك فانما احدثك عن كتابك الذى جاء به موسى بن عمران فان كنت قد قرأت كتابك وحفظته فانك ستجده كما اقول انما يقال متى كان لمن لم يكن ثم كان فاما من يزل بلا كيف يكون كان بلا كينونة كائن لم يزل قبل القبل وبعد البعد لا يزال بلا كيف ولا غاية ولا منتهى إليه انقطعت دونه الغايات فهو غاية كل غاية فبكى اليهودى وقال والله يا امير المؤمنين إنها لفى التوراة هكذا حرفا حرفا وإنى أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله (الاصبهانى فى الحجة)

(۱۷۳۲) عن الاصبغ بن نباتة! فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک یہودی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کب (سے) تھا؟ تو ہم اس کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے چنانچہ ہم نے اسے دھکے گھونسے مارے قریب تھا کہ ہم اس کی جان نکال دیتے تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو پھر فرمایا: اے یہودیوں کے بھائی' جو میں تجھ سے کہوں اسے کانوں سے سن اور اپنے دل سے اسے یاد کر لے میں تجھ سے تمہاری اس کتاب سے بیان کروں گا جو حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام لے کر آئے تھے۔ اگر تو تو نے اپنی کتاب پڑھی ہو گی اور اسے یاد کیا ہوگا تو تو اسے ویسا ہی پائے گا جیسا میں تجھ سے کہوں گا ''کب تھا'' اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ جو (پہلے) نہیں تھا پھر تھا لیکن جو کسی کیفیت کے بغیر ہمیشہ سے ہو وہ کسی ہونے کے بغیر ہوتا ہے وہ لفظ قبل یعنی (پہلے) اور لفظ بعد کے بعد بھی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا وہ کیفیت' غایت اور انتہاء سے پاک ہے تمام انتہائیں اس (تک پہنچنے) سے پہلے ختم ہو جاتی ہیں چنانچہ وہ ہر غایت (انتہاء) کی غایت ہے (یہ سن کر) یہودی رو پڑا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! یہ بات تورات میں حرف بحرف اسی طرح ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (الاصبہانی فی الحجۃ)

1733 - عن محمد بن اسحق عن النعمان بن سعد ، أن أربعين من اليهود دخلوا علىٰ على فقالوا له صف لنا ربك هٰذا الذى فى السماء

(۱۷۳۳) عن محمد بن اسحاق عن النعمان بن سعد رضی اللہ عنہ! کہ چالیس یہودی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کی: ہمارے لئے اپنے رب تعالیٰ کا وصف

كيف هو وكيف كان ؟ ومتى كان ؟ وعلى أى شىء هو فقال علي : معشر اليهود اسمعوا منى ولا تبالوا ان تسألوا احدا غيرى ان ربى عز وجل هو الاول لم يبد من ما ولا ممازج معما لا حال وهما ولا شبح يتقصا ولا محجوب فيحوى ولا كان بعد أن يكن فيقال حادث بل جل ان يكيف بتكيف الاشياء كيف كان بل لم يزل ولا يزول لاختلاف الازمان ولا تقلب شان بعد شان وكيف يوصف بالاشباح وكيف ينعت بالالسن الفصاح من لم يكن فى الاشياء فقال كائن ولم يبن منها فيقال بائن بل هو بلا كيفية وهو اقرب من حبل الوريد وابعد فى الشبه من كل بعيد لا يخفى عليه من عباده شنحوص لحظة ولا كرور لفظة ولا ازدلاف ربوة ولا انبساط خطوة فى غسق ليل داج ولا ادلاج ولا يتغشى عليه القمر المنير ولا انبساط الشمس ذات النور بضوء هما فى الكرور ولا اقبال ليل مقبل ولا ادبار نهار مدبر إلا وهو محيط بما يريد من تكوينه فهو العالم بكل مكان وكل حين واوان وكل نهاية ومدة والامد إلى الخلق مضروب والحد إلى غيره منصوب لم يخلق الاشياء من اصول اولية ولا باوائل كانت قبله بدية بل خلق ما خلق فاقام خلقه فصور فاحسن صورته توحد فى علوه فليس لشىء منه امتناع ولا له بطاعة شىء من خلقه انتفاع اجابته للداعين شريعة والملائكة فى السموات والارضين له مطيعة علمه .

بیان کریں جو آسمان میں ہے کہ وہ کیسا ہے (یعنی اس کی کیفیت کیا ہے) اور کس طرح تھا اور کب تھا اور کس چیز پر ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یہودیوں کی جماعت! مجھ سے سنو اور میرے علاوہ کسی سے پوچھنے میں کوئی کھٹکا محسوس مت کرنا۔ بے شک میرا رب تعالیٰ ہی سب سے پہلے ہے اس کی ابتداء ''ما'' (کسی چیز) سے نہیں اور وہ ''ما'' (کسی چیز) سے ملا ہوا نہیں۔ نہ وہ کسی وہم وخیال میں آسکتا ہے اور نہ وہ کسی مکان میں سمانے والا جسم ہے اور نہ وہ پردے میں ہے کہ اسے تلاش کیا جائے اور نہ وہ ابھی تک ایسا ہے کہ اب وجود میں آئے گا چنانچہ حادث کہا جائے بلکہ وہ اشیاء کی کیفیات جیسی کیفیت سے بلند و بالا ہے کہ اس کی کوئی کیفیت ہوتی بلکہ وہ ہمیشہ سے ہے۔ زمانوں کے بدلنے سے اسے زوال نہیں آتا اور وہ ایک حالت سے دوسری حالت میں نہیں بدلتا۔ اسے کس طرح شخصیت (جسم) سے موصوف قرار دیا جاسکتا ہے! فصیح زبانیں اس کا وصف کیسے بیان کرسکتی ہیں جو اشیاء میں نہ تھا تو کہیں وہ ہوگیا اور جو ان میں ظاہر نہ تھا تو کہا جائے کہ ظاہر ہوگیا بلکہ وہ کیفیت سے پاک ہے۔ وہ شہ رگ سے زیادہ قریب ہے اور تشبیہ سے بہت دور ہے اس کے بندوں میں کوئی ایک لحظہ کے لئے بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہوتا۔ نہ الفاظ کی آواز' بلند جگہ سے پھسلنا' سخت اندھیری رات میں پاؤں کا گھومنا اس پر پوشیدہ نہیں ہوتا۔ روشن چاند اس پر نہیں چھپتا' روشن سورج اپنی روشنی کے لوٹنے میں' آنے والی رات آنے میں' جانے والا دن پیٹھ پھیرنے میں اس کے تکوینی ارادے کے گھیرے میں ہیں' وہ ہر جگہ' ہر وقت' ہر انتہاء اور ہر مدت کو جانتا ہے' مسافت مخلوق کی طرف لپیٹی گئی اور حد اس کے غیر کی طرف نصب کی گئی ہے۔ اس نے اشیاء کو اوّلیت کے اصول سے پیدا نہیں کیا اور نہ اس سے پہلے کوئی چیز تھی بلکہ جس کو پیدا کیا اس کی تخلیق فرما کر اسے اچھی صورت عطا فرمائی۔ وہ اپنی بلندی میں یکتا ہے کوئی چیز اس کے راستے میں رکاوٹ نہیں اور اس کی مخلوق میں سے کسی چیز کی اطاعت اس کے لئے

بالاموات البائدين كعلمه بالاحياء المنقلبين وعلمه بما فى السموات العلى كعلمه بما فى الارضين السفلى وعلمه بكل شىء لا تحيره الاصوات ولا تشغله اللغات سميع للاصوات المختلفة فلا جوارح فيه مؤتلفه مدبر بصير عالم بالامور حى قيوم سبحانه كلم موسى تكليما بلا جوارح ولا ادوات ولا شفة ولا لهوات سبحانه وتعالٰى عن تكييف من زعم أن آلهنا ممدود فقد جهل الخالق المعبود ومن ذكر أن الاماكن به تحيط لزمته الحيرة والتخليط بل هو المحيط بكل مكان فان كنت صادقا أيها المتكلف لوصف الرحمٰن بخلاف التنزيل فصف لنا جبرئيل وميكائيل واسْرافيل هيهات أتعجز عن صفة مخلوق مثلك وتصف الخالق المعبود وانما لا تدرك صفة رب الهيئة والادوات فكيف من لا تأخذه سنه ولا نوم له ما فى السموات وما فى الارض وما بينهما وهو رب العرش العظيم (حل وقال من حديث النعمان كذا رواه ابن اسحق مرسلا)

نفع کا باعث نہیں۔ اس کی طرف بلانے والوں کی بات قبول کرنا شریعت ہے۔ آسمانوں اور زمینوں میں فرشتے اس کے اطاعت گزار ہیں۔ ہلاک شدگان مُردوں کے متعلق اس کا علم ایسے ہی ہے جیسے لَوٹنے والے زندوں کے متعلق اس کا علم ہے اور جو کچھ بلند آسمانوں میں ہے اس کے متعلق اس کا علم ایسے ہی ہے جیسے جو کچھ پست ترین زمینوں میں ہے اس کے متعلق اس کا علم ہے اور وہ ہر چیز کے متعلق جانتا ہے' آوازیں اسے حیرت میں نہیں ڈالتیں' زبانیں (مختلف بولیاں) اسے مشغول نہیں کرتیں (یعنی غافل نہیں کرتیں کہ اس کی توجہ بٹ جائے) وہ مختلف آوازوں کو سننے والا ہے چنانچہ اس میں اعضا مدوّن نہیں کئے گئے' وہ امور کی تدبیر فرمانے والا' دیکھنے والا اور امور کو جاننے والا ہے' زندہ ہے' قائم رکھنے والا ہے' اس کی ذات پاک ہے' اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بغیر اعضاء' بغیر آلات' بغیر ہونٹ اور بغیر حلق کے کوّے کے کلام فرمایا' اس کی ذات پاک اور کیفیات سے بلند و بالا ہے۔ جس نے یہ گمان کیا کہ ہمارا معبود محدود ہے تو وہ پیدا کرنے والے معبود (حقیقی) سے ناواقف ہے اور جس نے یہ بیان کیا کہ مقامات اسے احاطہ میں لئے ہوئے ہیں تو اسے حیرت اور تخلیط (یعنی عقل کا فتور اور خرابی) لازم ہوگی بلکہ وہ ہر جگہ کو احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔ چنانچہ اگر تو سچا ہے اے نازل شدہ (قرآن کریم) کے خلاف ربّ رحمٰن کے وصف کے لئے مشقت اٹھانے والے! تو ہمارے لئے جبرائیل' میکائیل اور اسرافیل کا وصف بیان کر۔ چل جلدی کر! کیا تو اپنے جیسی مخلوق کا وصف بیان کرنے سے عاجز ہے (بڑے تعجب کی بات ہے!) اور پیدا کرنے والے معبود کا وصف بیان کرتا ہے۔ تو ہیئت اور ادوات کے ربّ کی صفت کو نہیں پا سکتا تو اس کی صفت کیسے بیان کر سکتا ہے جسے نہ ہی اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے' جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ (حل) وقال من حدیث

النعمان۔ (کذا رواہ ابن اسحاق مرسلاً)

1734 (ومن مسند ابن عمر) عن ابن سيرين ان ابن عمر كره هذه الكلمة ان يقول اسلمت فى كذا وكذا انما الاسلام لله رب العالمين (عب)

(۱۷۳۴) (من مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ) عن ابن سیرین رضی اللہ عنہ کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ بات کہنا ناپسند فرماتے تھے کہ میں فلاں فلاں معاملے میں اسلام لایا' اسلام تو فقط اللہ ربّ العالمین کے لئے ہے۔ (عب)

1735 عن فضالة بن عبيد قال الاسلام ثلاثة ابيات سفلى وعلى وغرفة فالسفلى الاسلام والعلى النوافل والغرفة الجهاد (كر)

(۱۷۳۵) عن فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام تین کمروں پر مشتمل ہے' نچلا اوپر والا اور بالا خانہ' چنانچہ نچلا اسلام ہے' اوپر والا نوافل ہیں اور بالا خانہ جہاد ہے۔ (کر)

1736 (مسند ابى الدرداء) عن ابى الدرداء قال والذى نفسى بيده ما الايمان الا كالقميص تقمصه مرة وتضعه اخرى (عب)

(۱۷۳۶) (مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ) عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایمان قمیص کی مانند ہے جسے تو ایک بار پہنا ہے اور دوسری بار اتار دیتا ہے۔ (عب)

1737 (مراسيل سعيد بن جبير) قال ان العبد إذا قال لشىء لم يكن الله يعلم ذلك يقول الله عزوجل عجز عبدى ان يعلم عبدى (كر)

(۱۷۳۷) مراسیل سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ! فرماتے ہیں کہ جب بندہ کسی چیز کے لئے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ اسے جان لے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ عاجز ہے کہ وہ یہ جان لے کہ وہ میرا بندہ ہے۔ (کر)

1738 - (مراسيل قتادة) عن قتادة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لاسقف نجران يا ابا الحارث اسلم قال : إنى مسلم قال : يا ابا الحارث اسلم قال : قد اسلمت قبلك فقال نبى الله صلى الله عليه وسلم كذبت منعك من الاسلام ثلاثة ادعاؤك لله ولدا واكلك الخنزير وشربك الخمر (ش)

(۱۷۳۸) (مراسیل قتادہ رضی اللہ عنہ) عن قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے پادری سے کہا اے ابوحارث! اسلام قبول کر لے' اس نے جواب دیا کہ میں تو مسلمان ہی ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوحارث! اسلام قبول کر لے تو اس نے جواب دیا کہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے اسلام قبول کر چکا ہوں۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہے تجھے تین چیزیں اسلام سے روکتی ہیں تمہارا اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹے کا دعویٰ کرنا' تمہارا خنزیر کھانا اور شراب پینا۔ (ش)

1739 - عن المسور بن مخرمة عن ابيه قال : لقد اظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم

(۱۷۳۹) عن المسور بن مخرمۃ رضی اللہ عنہ عن ابیہ! فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو غالب کیا چنانچہ تمام

الاسلام فاسلم اهل مكة كلهم وذلك قبل أن تفرض الصلاة حتى إن كان ليقرأ بالسجدة فيسجد ويسجدون وما يستطيع بعضهم أن يسجد من الزحام وضيق المكان لكثرة الناس حتى قدم رؤوس قريش الوليد بن المغيرة وابو جهل وغيرهما وكانوا بالطائف فى ارضهم فقال : تدعون دين آبائكم فكفروا (كر)

مکہ مکرمہ والے مسلمان ہوگئے اور یہ بات نماز فرض ہونے سے پہلے کی ہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ تلاوت کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے اور تمام لوگ بھی سجدہ کرتے' لوگوں کی اتنی کثرت ہوتی کہ بھیڑ اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے ان میں سے کچھ لوگ سجدہ بھی نہ کر سکتے۔ حتیٰ کہ قبیلہ قریش کے سردار ولید بن مغیرہ اور ابوجہل وغیرہ آئے وہ دونوں طائف کے مقام پر ان کی زمین میں تھے' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑتے ہو؟ تو انہوں نے انکار کیا۔ (کر)

1740 - عن ابن عباس قال اتى النبى صلى الله عليه وسلم رجل بجارية سوداء فقال : يا رسول الله إن امى ماتت وعليها رقبة مؤمنة فهل تجزئ هذه عنها ؟ فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اين الله ؟ فاومأت برأسها إلى السماء فقال : من أنا ؟ قالت : رسول الله قال اعتقها فانها مؤمنة (ت)

(۱۷۴۰) (عن ابن عباس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کالے رنگ والی لونڈی لے کر آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ وفات پا گئی ہے اس پر ایک مؤمن لونڈی یا غلام آزاد کرنا لازم تھا تو کیا یہ لونڈی اس کی طرف سے کفایت کرے گی؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اس نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے کہا کہ اسے آزاد کردو یہ مؤمن ہے۔ (ت)

1741 - عن عطاء أن رجلا كانت له جارية فى غنم ترعاها وكانت له شاة صفى يعنى عزيزة فى غنمه تلك فاراد ان يعطيها نبى الله صلى الله عليه وسلم فجاء السبع فانتزع ضرعها فغضب الرجل فصك وجه جاريته فجاء نبى الله صلى الله عليه وسلم فذكر أنها كانت عليه رقبة مؤمنة وأنه قد هم أن يجعلها إياها حين صكها فقال النبى صلى الله عليه وسلم ائتنى بها فسألها النبى صلى الله عليه وسلم أتشهدين أن لا إله إلا

(۱۷۴۱) عن عطاء رضی اللہ عنہ! کہ ایک آدمی کی ایک لونڈی تھی جو بکریوں کا ریوڑ چراتی تھی' اس ریوڑ میں اس آدمی کی ایک بہت دودھ والی بکری تھی اس کی یہ خواہش تھی کہ وہ یہ بکری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرے چنانچہ ایک درندہ آیا اور اس نے اس بکری کی گھیری پھاڑ ڈالی تو وہ آدمی غصے ہوگیا تو اس نے اپنی لونڈی کے چہرے پر طمانچہ مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا کہ اس پر ایک مؤمن لونڈی آزاد کرنا لازم تھا اور اس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ وہ اس لونڈی کو ہی آزاد کرے گا جبکہ اس نے اسے طمانچہ مار کر اس کی آنکھ پھوڑی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

الله قالت : نعم وأن محمدا عبده ورسوله قالت نعم وأن الموت والبعث حق قالت نعم وأن الجنة والنار حق قالت نعم فلما فرغت قال اعتقها أو امسك (عب)

نے فرمایا کہ اسے میرے پاس لاؤ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تو گواہی دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے عرض کی جی ہاں! (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ) کیا تو گواہی دیتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی جی ہاں! کیا موت اور دوبارہ زندہ اٹھایا جانا حق ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں! اور کیا جنت اور دوزخ حق ہے؟ اس نے عرض کی، جی ہاں! تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالوں سے وہ فارغ ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے فرمایا کہ اسے خواہ آزاد کردے خواہ روک لے۔ (عب)

1742 - عن يحيى بن ابى كثير قال : صك رجل جارية فجاء بها النبى صلى الله عليه وسلم يستشيره فى عتقها فقال لها النبى صلى الله عليه وسلم اين ربك ؟ فاشارت إلى السماء قال : من أنا قالت : انت رسول الله قال احسبه ايضا ذكر البعث بعد الموت والجنة والنار ثم قال : اعتقها فانها مؤمنة (عب)

(۱۷۴۲) عن یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے طمانچہ مار کر لونڈی کی آنکھ پھوڑی پھر اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا کہ اسے آزاد کرنے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تیرا ربّ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (راوی حدیث کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، جنت اور دوزخ کا ذکر بھی کیا پھر ارشاد فرمایا کہ اسے آزاد کردو یہ مؤمن ہے۔ (عب)

الكتاب الثاني

من حرف الهمزة

في الأذكار من قسم الأقوال

وفيه ثمانية ابواب

الباب الأوّل

في الذكر وفضيلته

1743 - إن لله ملائكة سياحين في الارض فضلا عن كتاب الناس يطوفون في الطرق يلتمسون أهل الذكر فإذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا هلموا إلى حاجتكم فيحفونهم باجنحتهم إلى السماء الدنيا فيسألهم ربهم وهو اعلم منهم ما يقول عبادي فيقولون يسبحونك ويكبرونك ويحمدونك ويمجدونك فيقول هل راوني فيقولون لا والله ما راوك فيقول كيف لو راوني فيقولون لو راوك كانوا اشد لك عبادة واشد لك تمجيدا واكثر لك تسبيحا فيقول فما يسالوني فيقولون يسالونك الجنة فيقول هل راوها فيقولون لا والله يا رب ما راوها فيقول فكيف لو أنهم راوها فيقولون لو انهم راوها كانوا اشد عليها حرصا واشد لها طلبا واعظم فيها رغبة قال فمم يتعوذون فيقولون : من النار فيقول عزوجل هل راوها فيقولون لا والله يا رب فيقول : فكيف لو راوها فيقولون لو راوها

دوسری کتاب:

حرف ہمزہ

قسم اقوال میں سے اذکار کے متعلق ہے

اس کتاب میں آٹھ ابواب ہیں۔

پہلا باب:

ذکر اور اس کی فضیلت کے بیان میں

(۱۷۴۳) اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے لوگوں کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ زمین میں سیاحت کرنے والے ہیں، وہ راستوں میں چکر لگاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں، چنانچہ جب وہ ایسے لوگ دیکھتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو وہ پکارتے ہیں کہ اپنی حاجت کی طرف آؤ چنانچہ وہ آسمان دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں تب ان کا رب تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ فرشتے عرض کریں گے کہ وہ تیری پاکیزگی بیان کر رہے ہیں، تیری بڑائی بیان کر رہے ہیں۔ تیری تعریف بیان کر رہے ہیں اور تیری بزرگی بیان کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ فرشتے عرض کریں گے نہیں! قسم بخدا! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر کیسا ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت بندگی کریں تیری بہت بزرگی بیان کریں اور تیری بہت پاکیزگی بیان کریں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کرتے ہیں؟ فرشتے عرض کریں گے کہ وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ نہیں، قسم بخدا! اے پروردگار

کانوا اشد منها فرارا واشد لها مخافة فیقول فاشهدکم انی قد غفرت لهم فیقول ملك من الملائکة فیهم فلان لیس منهم انما جاء لحاجة فیقول هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم (حم ق عن ابی هریرة)

انہوں نے جنت نہیں دیکھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیسا ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس کی بہت حرص کریں گے اس کی بہت طلب کریں گے اور اس کا بہت شوق رکھیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کریں گے کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ تو وہ عرض کریں گے کہ نہیں، قسم بخدا! اے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیسا ہو؟ وہ عرض کریں گے اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے بہت دور بھاگیں گے اور اس سے بہت خوف کھائیں گے تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا تو فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرے گا کہ ان میں فلاں آدمی ان میں سے نہیں ہے وہ تو کسی ضرورت کے لئے ان میں آیا بیٹھا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔ (حم ق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

1744 - افضل الذکر لا إله إلا الله وافضل الدعاء الحمد لله (ت ن ه حب ك عن جابر)

(۱۷۴۴) سب سے افضل ذکر "لا الہ الا اللہ" ہے اور سب سے افضل دعا "الحمد للہ" ہے۔ (ت ن ہ حب ک عن جابر رضی اللہ عنہ)

1745 - الذکر نعمة من الله فادوا شکرها (فر عن نبیط بن شریط)

(۱۷۴۵) ذکر اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے چنانچہ اس (نعمت) کا شکر ادا کرو۔ (فر عن نبیط ابن شریط)

1746 - الذکر الذی لا یسمعه الحفظة یزید علی الذکر الذی یسمعه الحفظة سبعین ضعفا (هب عن عائشة)

(۱۷۴۶) وہ ذکر کہ جسے اعمال لکھنے والے فرشتے نہیں سنتے اس ذکر سے ستر گنا زیادہ ثواب کا حامل ہوتا ہے کہ جسے وہ فرشتے سنتے ہیں۔ (ہب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا)

1747 - ذکر الله شفاء القلوب (فر عن انس)

(۱۷۴۷) اللہ تعالیٰ کا ذکر دلوں کی شفاء ہے۔ (فر عن انس رضی اللہ عنہ)

1748 - احب الاعمال إلی الله أن تموت ولسانك رطب من ذکر الله (حب وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة طب حب عن معاذ)

(۱۷۴۸) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اعمال سے زیادہ پسندیدہ یہ بات ہے کہ تجھے اس حال میں موت آئے کہ تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔ (حب وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ طب حب عن معاذ رضی اللہ عنہ)

1749 - اکثروا ذکر الله تعالیٰ حتی یقولوا

(۱۷۴۹) اللہ تعالیٰ کا اتنا زیادہ ذکر کرو کہ لوگ کہیں کہ پاگل

محنون (حم ع حب ك هب عن ابی سعید)

1750 - اکثروا ذکر اللہ تعالٰی حتی یقول المنافقون انکم مراؤون (ص حم فی الزهد هب عن ابی الجوزاء مرسلا)

1751 - اذکر اللہ فانه عون لك علی ما تطلب (ابن عساکر عن عطاء بن ابی مسلم مرسلا)

1752 - اذکروا اللہ ذکرا یقول المنافقون انکم تراؤون (طب عن ابن عباس)

1753 - اذکروا اللہ ذکرا خاملا قیل وما الذکر الخامل قال الذکر الخفی (ابن المبارك فی الزهد عن ضمرة بن حبیب مرسلا)

1754 - اسعد الناس بشفاعتی یوم القیامة من قال لا إله إلا اللہ خالصا مخلصا من قلبه (خ عن ابی هریرة)

1755 - افضل العباد درجة یوم القیامة الذاکرون اللہ کثیرا (حم ت عن ابی سعید)

1756 - افضل العلم لا إله إلا اللہ وافضل الدعاء الاستغفار (فر عن ابن عمر)

1757 - اکثروا من شهادة أن لا إله إلا اللہ قبل أن یحال بینکم وبینها ولقنوها موتاکم (ع عد عن ابی هریرة)

1758 - إن اللہ حرم علی النار من قال لا إله إلا اللہ یبتغی بذلك وجه اللہ (ق عن عتبان بن مالك)

ہے۔(حم ع حب ک ہب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

(۱۷۵۰) اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنا زیادہ کرو کہ منافق لوگ کہیں کہ تم ریا کار ہو۔(دکھلاوا کر رہے ہو)۔(ص حم فی الزہد ہب عن ابی الجوزاء مرسلا)

(۱۷۵۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کیونکہ جو کچھ تو مانگتا ہے یہ تیرا اس پر مدد گار ہوگا۔(ابن عساکر عن عطاء بن ابی مسلم مرسلا)

(۱۷۵۲) اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسے کرو کہ منافق لوگ کہیں کہ تم دکھلاوا کرتے ہو۔(طب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

(۱۷۵۳) اللہ تعالیٰ کا ذکر خامل کرو۔ عرض کی گئی کہ ذکر خامل سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا کہ ''ذکر خفی''۔

(ابن المبارک فی الزہد عن ضمرۃ بن حبیب مرسلا)

(۱۷۵۴) قیامت کے دن میری شفاعت کے باعث تمام لوگوں سے زیادہ خوش بخت وہ آدمی ہوگا کہ جس نے خالص مخلص دل سے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا ہوگا۔(خ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

(۱۷۵۵) قیامت کے دن درجے کے لحاظ سے تمام لوگوں میں سے افضل وہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرتے ہوں گے۔(حم ت عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

(۱۷۵۶) سب سے افضل علم ''لا الٰہ الا اللہ'' اور سب سے افضل دعا ''استغفار'' ہے۔(فر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

(۱۷۵۷) بکثرت اس بات کی گواہی دیا کرو کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں'' اس سے پہلے کہ اس کے اور تمہارے درمیان موت حائل ہو جائے اور اپنے قریب المرگ لوگوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرو۔(ع عد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

(۱۷۵۸) اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر وہ آدمی حرام کر دیا ہے کہ جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا اس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طلبگار ہو۔(ق عن عتبان بن مالک)

1759 - إن الله تعالىٰ يقول انا مع عبدی ما ذكرنی وتحركت بی شفتاه (حم ه ك عن ابی هريرة)

(۱۷۵۹) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر کے لئے حرکت کرتے ہیں میں اپنے اس بندے کے ساتھ ہوتا ہوں (یا یہ ترجمہ بھی ہوسکتا ہے کہ) جو بندہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اور اس کے ہونٹ میرے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔ (حم ہ ک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

1760 - إن اللّٰه تعالىٰ يقول إن عبدی كل عبدی يذكرنی وهو ملاق قرنه (ت عن عمارة بن زعكرة)

(۱۷۶۰) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرا ہر وہ بندہ ہے جو میرا ذکر کرتا ہے درآنحالیکہ وہ اپنے ہم عمر ساتھیوں سے ملنے والا ہو (یعنی آخری دم تک) (ت عن عمارۃ بن زعکرۃ)

1761 - إن لكل ساع غاية وغاية ابن آدم الموت فعليكم بذكر اللّٰه فانه يسهلكم ويرغبكم فی الأخرة (البغوی عن جلاس بن عمرو)

(۱۷۶۱) ہر کوشش کرنے والے کی ایک انتہاء ہوتی ہے اولادِ آدم کی انتہاء موت ہے چنانچہ تم اللہ تعالیٰ کا ذکر لازم پکڑو کیونکہ یہ تمہارے لئے آخرت کا معاملہ آسان بنائے گا اور تمہیں اس میں رغبت دلائے گا۔ (البغوی عن جلاس بن عمرو)

1762 - اقرب ما يكون الرب من العبد فی جوف الليل الأخر فان استطعت أن تكون ممن يذكر اللّٰه فی تلك الساعة فكن (ن ت ك عق عمرو بن عبسة)

(۱۷۶۲) ربّ تعالیٰ بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے تہائی حصے میں ہوتا ہے تو اگر تو اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ ان میں سے ہوجائے جو اس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو (ان میں سے) ہوجا۔ (ن ت ک عن عمرو بن عنبسۃ)

1763 - الا أنبئكم بخير أعمالكم وازكاها عند مليككم وارفعها فی درجاتكم وخير لكم من انفاق الذهب والورق وخير لكم من أن تلقوا عدوكم فتضربوا أعناقهم ويضربوا اعناقكم ذكر الله (ك ق ه ن عن ابی الدرداء)

(۱۷۶۳) کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل کی خبر نہ دوں اس کی جو کہ تمہارے مالک کے ہاں عمدہ اور تمہارے درجات میں ارفع ہے، جو تمہارے لئے سونا اور چاندی (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرنے سے بہتر ہے اور جو تمہارے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن کا سامنا کرو (جہاد کرو) تو تم ان کی گردنیں اتارو اور وہ تمہاری گردنیں اتاریں (سنو) وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ (ک ق ہ ن عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

1764 - جددوا ايمانكم اكثروا من قول لا إله إلا الله (حم ك عن ابی هريرة)

(۱۷۶۴) اپنے ایمان کی تجدید کیا کرو "لا الٰہ الا اللہ" کا کلمہ بکثرت کہا کرو۔ (حم ک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

1765 - حدثنی جبريل قال يقول الله

(۱۷۶۵) مجھ سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا،

تعالٰی لا إله إلا الله حصنی فمن دخله اٰمن من عذابی (ابن عساکر عن علی)

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''لا الہ الا اللہ'' میرا قلعہ ہے' تو جو اس میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گیا۔ (بے خوف ہو گیا)۔ (ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ)

1766 - حضر ملك الموت رجلا يموت فشق اعضاء ه فلم يجد عملا خيرا ثم شق قلبه فلم يجد فيه خيرا ففك لحييه فوجد طرف لسانه لاصقا بحنكه يقول لا اله الا الله فغفر له بكلمة الاخلاص (ابن ابی الدنيا فی كتاب المحتضرين هب عن ابی هريرة)

(۱۷۶۶) ملک الموت علیہ السلام ایک قریب المرگ آدمی کے پاس آئے تو آپ نے اس آدمی کے اعضاء چیرے (روحانی طور پر مراد ہے) تو کوئی نیک عمل نہ پایا پھر اس کا دل چیرا تو اس میں بھی کوئی نیکی نہ پائی پھر اس کے جبڑے سرکائے تو اس کی زبان کا کنارہ اس کے تالو سے چمٹا ہوا پایا وہ کہہ رہا تھا ''لا الہ الا اللہ'' تو اس کلمہ اخلاص کی وجہ سے اسے بخشش دیا گیا۔

(ابن ابی الدنیا فی کتاب المحتضرین ھب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

1767 - خير الذكر الخفی وخير الرزق ما كفی (حم هب عن سعد)

(۱۷۶۷) بہترین ذکر مخفی ذکر ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کرتا ہو۔ (حم ھب عن سعد)

1768 - خير العمل أن تفارق الدنيا ولسانك رطب من ذكر الله (حل عن عبد الله بن بشر)

(۱۷۶۸) بہترین عمل یہ ہے کہ تو دنیا سے اس حال میں جائے کہ تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔ (حل عن عبداللہ بن بشر)

1769 - سبق المفردون المستهترون فی ذكر الله يضع الذكر عنهم اثقالهم فيأتون يوم القيامة خفافا (ق ك عن ابی هريرة طب عن ابی الدرداء)

(۱۷۶۹) مفرد لوگ سبقت لے گئے وہ جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں غرق رہتے ہیں یہ یاد الٰہی ان سے ان کے بوجھ اتار دے گی تو وہ قیامت کے دن ہلکے ہو کر آئیں گے۔

(ق ک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ طب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

1770 - سيروا هٰذا جمدان سبق المفردون الذاكرون الله كثيرا والذاكرات (حم عن ابی هريرة)

(۱۷۷۰) چلو چلو! یہ جمدان پہاڑ ہے مفرد لوگ آگے بڑھ گئے وہ جو بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ہیں۔ (حم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

1771 - إن الشيطان ملتقم قلب ابن آدم فإذا ذكر الله عزوجل خنس عنده وإذا نسی التقم قلبه (الحكيم عن انس)

(۱۷۷۱) شیطان اولاد آدم کے دل کو نگلے ہوئے ہوتا ہے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے شیطان اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب وہ (یاد الٰہی) بھول جاتا ہے تو شیطان اس کا دل نگل لیتا ہے (مراد یہ ہے کہ چمٹ جاتا ہے)۔ (الحکیم عن انس رضی اللہ عنہ)

1772 - علامة حب الله تعالٰی حب ذكر

(۱۷۷۲) اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت اللہ تعالیٰ کے ذکر کی

الله وعلامة بغض الله تعالٰى بغض ذكر الله عزوجل (هب عن انس)

محبت ہے اور اللہ تعالیٰ سے بغض کی علامت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بغض ہے۔ (ہب عن انس رضی اللہ عنہ)

1773 - إن لكل شيء صقالة وصقالة القلب ذكر الله تعالٰى وما من شيء انجى من عذاب الله من ذكر الله ولو ان تضرب حتى ينقطع (هب عن ابن عمر)

(۱۷۷۳) ہر چیز کے لئے ایک مجان (ریتی وغیرہ جس سے زنگ اتارا جاتا ہے) ہوتا ہے دل کا مجان اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں ہے اگرچہ تو تلوار بازی کرے یہاں تک کہ وہ (تلوار) ٹوٹ جائے۔ (ہب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

1774 - من قال لا اله الا الله نفعته يوما من دهره يصيبه قبل ذلك ما اصابه (البزار هب عن ابی هريرة)

(۱۷۷۴) جس آدمی نے "لا الٰہ الا اللہ" کہا یہ کلمہ ایک دن اسے اس کے زمانہ سے نفع دے گا (مراد عمر ہے) جو نقصان اسے پہنچنا تھا وہ اس سے پہلے پہنچ جائے گا۔ (البزار ہب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

1775 - من قال لا اله الا الله مخلصا دخل الجنة (البزار عن ابی سعيد)

(۱۷۷۵) جس نے خلوص سے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (البزار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

1776 - من كان آخر كلامه لا اله الا الله دخل الجنة (حم د ك عن معاذ)

(۱۷۷۶) جس آدمی کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حم د ک عن معاذ رضی اللہ عنہ)

1777 - لا اله الا الله لا يسبقها عمل ولا تترك ذنبا (ه عن ام هانیء)

(۱۷۷۷) لا الٰہ الا اللہ ایسا کلمہ ہے کہ کوئی عمل اس سے سبقت نہیں لے سکتا اور نہ ہی یہ کوئی گناہ چھوڑتا ہے۔ (ہ عن ام ہانی رضی اللہ عنہ)

1778 - إن الشيطان واضع خطمه على قلب ابن آدم فان ذكر الله خنس وإن نسى التقم قلبه (ابن ابی الدنيا ع هب عن انس)

(۱۷۷۸) شیطان ابن آدم کے دل پر اپنی ناک رکھے ہوئے ہوتا ہے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر وہ ذکر الٰہی بھول جاتا ہے تو شیطان اس کا دل نگل لیتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا ع ہب عن انس رضی اللہ عنہ)

1779 - اولياء الله الذين إذا رؤوا ذكر الله (الحكيم عن ابن عباس)

(۱۷۷۹) اللہ تعالیٰ کے دوست وہ لوگ ہیں کہ جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آجائے۔ (الحکیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

1780 - افضلكم الذين إذا رؤوا ذكر الله تعالٰى لرؤيتهم (الحكيم عن انس)

(۱۷۸۰) تم میں سے افضل وہ لوگ ہیں کہ جنہیں جب دیکھا جائے تو ان کو دیکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ یاد آجائے۔ (الحکیم عن انس)

1781 - خيار امتى إذا رؤوا ذكر الله وشرار امتى المشاؤون بالنميمة المفرقون بين

(۱۷۸۱) میری امت کے نیک اور منتخب لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آجائے اور میری امت کے برے

الاحبة الباغون للبرآء العنت (حم عن عبد الرحمٰن بن عاصم طب عن عبادة بن الصامت)

لوگ وہ ہیں جو چغل خور ہیں محبت کرنے والوں کے درمیان پھوٹ ڈالتے ہیں اور جو پاک لوگوں سے زنا کرانا چاہتے ہیں۔ (یا بے جرم لوگوں کو آفت میں پھنسانا چاہتے ہیں۔

(حم عن عبدالرحمٰن بن عاصم طب عن عبادۃ بن الصامت)

1782 - خيار كم الذين إذا رؤوا ذكر الله وشراركم المشاؤون بالنميمة المفرقون بين الاحبة الباغون للبرآء العنت (هب عن ابن عمر)

(۱۷۸۲) تم میں سے نیک لوگ وہ ہیں کہ جنہیں جب دیکھا جائے اللہ تعالیٰ یاد آجائے اور تم میں سے بُرے لوگ وہ ہیں جو چغل خور ہیں، محبت کرنے والوں کے درمیان پھوٹ ڈالتے ہیں اور جو پاک لوگوں سے خطا کرانا چاہتے ہیں۔ (ھب عن ابن عمر)

1783 - خيار كم من ذكركم بالله رؤيته وزاد علمكم منطقه ورغبكم فى الأخرة عمله (الحكيم عن ابن عمرو)

(۱۷۸۳) تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں کہ جن کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ یاد دلا دے ان کی گفتگو تمہارا علم بڑھائے اور ان کا عمل تمہیں آخرت (سنوارنے) کا شوق دلائے۔ (الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

1784 - ألا انبئكم بخياركم خياركم الذين إذا رؤوا ذكر الله (حم ه عن اسماء بنت يزيد)

(۱۷۸۴) کیا میں تمہیں تم میں سے بہتر لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں کہ جنہیں جب دیکھا جائے اللہ تعالیٰ یاد آجائے۔ (حم ہ عن اسماء بنت یزید)

1785 - إن من الناس مفاتيح لذكر الله إذا رؤوا ذكر الله (طب عن ابن مسعود)

(۱۷۸۵) لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے چابیاں ہیں جب انہیں دیکھا جائے اللہ تعالیٰ یاد آجائے۔ (طب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

1786 - ثمن الجنة لا اله الا الله (عد وابن مردويه عن انس عبد بن حميد فى تفسيره عن الحسن مرسلا)

(۱۷۸۶) جنت کی قیمت لا الٰہ الا اللہ ہے۔

(عد وابن مردویہ عن انس عبد بن حمید فی تفسیرہ عن الحسن مرسلاً)

1787 - عليكم بذكر ربكم وصلواتكم فى اول وقتكم فان الله عزوجل يضاعف لكم (طب عن عرباض)

(۱۷۸۷) تم پر اپنے پروردگار کا ذکر اور اپنے اوّل وقت میں اپنی نمازوں کی ادائیگی لازم ہے کیونکہ (اس سے) اللہ تعالیٰ تمہارا اجر دوگنا کرے گا۔ (طب عن عرباض)

1788 - عليكم بلا اله الا الله والاستغفار فاكثروا منهما فان ابليس قال اهلكت الناس بالذنوب واهلكونى بلا اله الا الله والاستغفار

(۱۷۸۸) تم پر لا الٰہ الا اللہ اور استغفار کرنا لازم ہے ان دونوں کی کثرت کیا کرو کیونکہ شیطان نے کہا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں کے باعث ہلاک کیا اور انہوں نے مجھے لا الٰہ الا اللہ اور

فلما رأيت ذلك اهلكتهم بالاهواء وهم يحسبون انهم مهتدون (ع عن ابی بكر)

استغفار کے باعث ہلاک کیا۔ تو جب میں نے یہ دیکھا تو میں نے انہیں دنیاوی خواہشات سے ہلاک کیا حالانکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ (ع عن ابی بکر رضی اللہ عنہ)

1789 - غنيمة مجالس الذكر الجنة (حم طب عن ابن عمر)

(۱۷۸۹) مجالس ذکر الٰہی کا مال غنیمت جنت ہے۔ (حم طب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

1790 - الغفلة في ثلاث عن ذكر الله وحين يصلي الصبح إلى طلوع الشمس وغفلة الرجل عن نفسه في الدين حتى يركبه (طب هب عن ابن عمر)

(۱۷۹۰) اصل غفلت تین چیزوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے، جب نماز فجر ادا کی اجاتی ہے اس وقت سے لے کر طلوع آفتاب تک اور آدمی کی اپنے دین کے معاملے میں اپنے نفس سے غفلت، یہاں تک کہ وہ اس پر سوار ہو جاتا ہے (وہ آدمی اپنے نفس پر سوار ہو جاتا ہے)۔ (طب ہب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

1791 - قال الله تعالىٰ يا ابن آدم اذكرني بعد الفجر وبعد العصر ساعة اكفك ما بينهما (حل عن ابی هريرة)

(۱۷۹۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! نماز فجر اور نماز عصر کے بعد مجھے ایک گھڑی یاد کر، تو ان دونوں کے درمیانی وقت سے میں تجھے کفایت کروں گا۔ (حل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

1792 - قال الله تعالىٰ لا يذكرني عبد في نفسه الا ذكرته في ملأ من ملائكتي ولا يذكرني في ملأ الا ذكرته في الرفيق الاعلى (طب عن معاذ بن انس)

(۱۷۹۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا جو بندہ بھی مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں اسے اپنے فرشتوں کی جماعت میں یاد کرتا ہوں اور وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے رفیق اعلیٰ میں یاد کرتا ہوں۔ (طب عن معاذ بن انس)

1793 - قال الله تعالىٰ عبدي إذا ذكرتني خاليا ذكرتك خاليا وان ذكرتني في ملأ ذكرتك في ملأ خير منهم واكثر (هب عن ابن عباس)

(۱۷۹۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے! جب تو مجھے تنہائی میں یاد کرے گا تو میں بھی تجھے تنہائی میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے کسی جماعت میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر اور بڑی جماعت میں یاد کروں گا۔ (ہب عن ابن عباس)

1794 - كلمتان احداهما ليس لها نهاية دون العرش والاخرى تملأ ما بين السماء والارض لا اله الا الله والله اكبر (طب عن معاذ)

(۱۷۹۴) دو کلمے ہیں ان میں سے ایک کے لئے عرش الٰہی کے علاوہ کوئی انتہا نہیں ہے اور دوسرا کلمہ جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے اسے بھر ڈالتا ہے۔ وہ کلمے لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہیں۔ (طب عن معاذ)

1795 - لان اذكر الله تعالىٰ مع قوم بعد

(۱۷۹۵) نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک کچھ لوگوں

صلاة الفجر إلى طلوع الشمس احب إلى من الدنيا و ما فيها ولان اذكر الله تعالىٰ مع قوم بعد صلاة العصر إلى ان تغيب الشمس احب إلى من الدنيا وما فيها (هب عن انس)

1796 - لان اقعد مع قوم يذكرون الله من صلاة الغداة حتى تطلع الشمس احب إلى من ان اعتق اربعة من ولد اسمٰعيل و لان اقعد مع قوم يذكرون اللّٰه من صلاة العصر إلى ان تغرب الشمس احب إلى من ان اعتق اربعة (حب د عن انس)

1797 - لكل شيء مفتاح ومفتاح السموات قول لا اله الا اللّٰه (طب عن معقل بن يسار)

1798 - لو ان رجلا فى حجر دراهم يقسمها و آخر يذكر الله لكان الذاكر للّٰه افضل (طس عن ابى موسى)

1799 - الذكر خير من الصدقة (أبو الشيخ عن ابى هريرة)

1800 - ما صدقة افضل من ذكر اللّٰه (طس عن ابن عباس)

1801 - ليس من عبد يقول لا إله إلا اللّٰه مائة مرة إلا بعثه اللّٰه يوم القيامة ووجهه كالقمر ليلة البدر ولم يرفع لأحد يومئذ عمل افضل من عمله الا من قال مثل قوله أو زاد

(طب عن ابى الدرداء)

1802 - ليس يتحسر اهل الجنة على شيء

کے ساتھ میرا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا میرے نزدیک دنیا و مافیھا سے زیادہ پسندیدہ ہے اور نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک کچھ لوگوں کے ساتھ میرا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا میرے نزدیک دنیا و مافیھا سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (ھب عن انس)

(۱۷۹۶) نماز فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک میرا ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا جو کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہوں میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اولاد اسماعیل میں سے چار آدمی آزاد کروں اور نماز عصر سے لے کر غروب آفتاب تک میرا ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا جو کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہوں میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں چار غلام آزاد کروں۔ (حب د عن انس)

(۱۷۹۷) ہر چیز کے لئے ایک چابی ہے اور آسمانوں کی چابی ''لا الٰہ الا اللہ'' کا کلمہ ہے۔ (طب عن معقل بن یسار)

(۱۷۹۸) اگر ایک آدمی ایسا ہو کہ اس کی گود میں درہم ہوں وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا افضل ہے۔ (طس عن ابی موسیٰ)

(۱۷۹۹) ذکر اللہ صدقہ سے بہتر ہے۔

(ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ)

(۱۸۰۰) کوئی صدقہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے افضل نہیں ہے۔ (طس عن ابن عباس)

(۱۸۰۱) جو بندہ بھی سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا اور اس دن اس کے عمل سے افضل کسی کا عمل بلند نہیں کیا جائے گا مگر اسی کا ہی کہ جس نے اس کی مثل کہا ہوگا یا اس سے زیادہ کہا ہوگا۔ (طب عن ابی الدرداء)

(۱۸۰۲) جنتی لوگ کسی چیز پر حسرت (افسوس) کا اظہار نہیں

الا علی ساعة مرت بهم لم یذکروا اللّٰه عزوجل فیها (طب هب عن معاذ)

1803 - ما جلس قوم یذکرون اللّٰه تعالیٰ الا ناداهم مناد من السماء قوموا مغفورا لکم (حم والضیاء عن انس)

1804 - ما جلس قوم یذکرون اللّٰه تعالیٰ فیقومون حتی یقال لهم قوموا قد غفر اللّٰه لکم ذنوبکم وبدلت سیئاتکم حسنات (طب هب عن سهیل بن الحنظلیة)

1805 - ما اجتمع قوم علی ذکر فتفرقوا عنه إلا قیل لهم قوموا مغفورا لکم (الحسن بن سفیان عن سهیل بن الحنظلیة)

1806 - ما اجتمع قوم فی مجلس فتفرقوا ولم یذکروا اللّٰه و لم یصلوا علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم إلا کان مجلسهم ترة علیهم یوم القیامة (حم حب عن ابی هریرة)

1807 - ما جلس قوم مجلسا لم یذکروا اللّٰه تعالیٰ ولم یصلوا علی نبیهم الا کان علیهم ترة فان شاء عذبهم وان شاء غفر لهم (ت ہ عن ابی هریرة و ابی سعید)

1808 - ما اجتمع قوم ثم تفرقوا عن غیر ذکر اللّٰه وصلاة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم الا قاموا عن انتن جیفة (الطیالسی هب عن جابر)

1809 - ما اجتمع قوم فتفرقوا عن غیر ذکر اللّٰه الا کأنما تفرقوا عن جیفة حمار و کان

کریں گے سوائے اس گھڑی کے کہ جوان سے اس طرح گزری کہ اس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا۔ (طب ہب عن معاذ)

(۱۸۰۳) جولوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھیں گے ایک منادی انہیں آسمان سے ندا دے گا کہ کھڑے ہو جاؤ تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ (حم والضیاء عن انس)

(۱۸۰۴) جولوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھیں گے تو وہ کھڑے نہیں ہوں گے حتیٰ کہ انہیں کہا جائے گا کہ کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئی ہیں۔ (طب ہب عن سہیل بن الحنظلیۃ)

(۱۸۰۵) جولوگ بھی ذکر کرنے کے لئے جمع ہوں گے تو وہ وہاں سے بکھریں گے نہیں حتیٰ کہ انہیں کہا جائے گا کہ کھڑے ہو جاؤ تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ (الحسن بن سفیان عن سہیل بن الحنظلیۃ)

(۱۸۰۶) جولوگ بھی کسی مجلس (نشست) میں جمع ہوں گے تو وہ جدا نہیں ہوں گے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں گے تو ان کی وہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے نقصان کا باعث ہوگی۔ (حم حب عن ابی ہریرۃ)

(۱۸۰۷) جولوگ بھی ایسی مجلس میں بیٹھیں گے کہ جس میں وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نہ ہی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو ان کے لئے نقصان کا باعث ہوگا اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو انہیں عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو انہیں بخش دے گا۔

(ت ہ عن ابی ہریرۃ وابی سعید)

(۱۸۰۸) جولوگ بھی اکٹھے ہوں پھر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے بغیر جدا ہو جائیں تو وہ بدبودار مردار سے ہی اٹھے ہیں۔ (الطیالسی ہب عن جابر)

(۱۸۰۹) جولوگ بھی اکٹھے ہوں پھر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے بغیر جدا ہو جائیں تو گویا وہ گدھے کے مردار سے ہی جدا ہوئے ہیں

ذلك المجلس عليهم حسرة (حم عن ابی هريرة)

اور وہ مجلس ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی۔

(حم عن ابی ہریرۃ)

1810 - ما عمل ابن آدم عملا انجى له من عذاب من ذكر الله (حم عن معاذ)

(۱۸۱۰) ابن آدم کا کوئی عمل بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر اسے عذاب سے نجات دینے والا نہیں ہے۔ (حم عن معاذ)

1811 - ما قال عبد لا اله الا الله قط مخلصا الا فتحت له ابواب السماء حتى يفضى إلى العرش ما اجتنب الكبائر (ت عن ابی هريرة)

(۱۸۱۱) جو بندہ بھی خلوص دل سے فقط لا الٰہ الا اللہ کہہ دے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ عرش الٰہی تک پہنچ جاتا ہے جب کہ وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔ (ت عن ابی ہریرۃ)

1812 - ما من الذكر افضل من لا اله الا الله ولا من الدعاء افضل من الاستغفار (طب عن ابن عمر)

(۱۸۱۲) کوئی ذکر لا الٰہ الا اللہ سے افضل نہیں ہے اور کوئی دعا "استغفار" سے افضل نہیں۔ (طب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

1813 - ما من بقعة يذكر اسم الله فيها الا استبشرت بذكر الله إلى منتهاها من سبع أرضين والا فخرت على ما حولها من بقاع الارض وان المؤمن إذا اراد الصلاة من الارض تزخرفت له الارض (أبو الشيخ فى العظمة عن انس)

(۱۸۱۳) زمین کے جس ٹکڑے پر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے وہ ٹکڑا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے باعث سات زمینوں سے اپنی انتہا تک خوشی محسوس کرتا ہے اور اس کے اردگرد جو زمین کے ٹکڑے ہوتے ہیں ان پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور جب بندۂ مؤمن زمین پر نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زمین اس کے لئے آراستہ و پیراستہ ہوتی ہے۔

(ابوالشیخ فی العظمۃ عن انس)

1814 - إن البيت الذى يذكر فيه اسم الله ليضئ لاهل السماء كما تضئ النجوم لاهل الارض (أبو نعيم فى المعرفة عن سابط)

(۱۸۱۴) وہ گھر کہ جس میں اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کا ذکر کیا جاتا ہے وہ آسمان والوں کے لئے ایسے روشن ہوتا ہے جیسے زمین والوں کے لئے ستارے روشن ہوتے ہیں۔ (ابونعیم فی المعرفۃ عن سابط)

1815 - ما من ساعة تمر بابن آدم لم يذكر الله فيها الا حسر عليها يوم القيامة (حل هب عن عائشة)

(۱۸۱۵) جو گھڑی بھی ابن آدم پر اس طرح گزرے کہ اس میں اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہو وہ قیامت کے دن اس پر حسرت کا اظہار کرے گا۔ (حل ہب عن عائشہ رضی اللہ عنہ)

1816 - مثل البيت الذى يذكر الله فيه والبيت الذى لا يذكر الله تعالىٰ فيه مثل الحى والميت (ق عن ابی موسى)

(۱۸۱۶) وہ گھر کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ گھر کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔ (ق عن ابی موسیٰ)

1817 - مجالس الذكر تنزل عليهم

(۱۸۱۷) ذکر الٰہی کی مجلسوں پر سکون نازل ہوتا ہے۔ انہیں

السكينة وتحف بهم الملائكة وتغشاهم الرحمة ويذكرهم الله على عرشه (حل عن ابی هريرة وابی سعيد)

فرشتے گھیر لیتے ہیں انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عرش پر یاد فرماتا ہے۔

(حل عن ابی ہریرۃ وابی سعید)

1818 - ما من قوم يذكرون الله الا حفت بهم الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده (ه ت عن ابی هريرة وابی سعيد)

(۱۸۱۸) جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکون نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قریب والوں میں یاد فرماتا ہے۔

(ہ ت عن ابی ہریرۃ وابی سعید)

1819 - ما جلس قوم يذكرون الله الا حفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده (حب عن ابی سعيد وابی هريرة)

(۱۸۱۹) جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے ان پر سکون نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قریب والوں میں یاد کرتا ہے۔

(حب عن ابی سعید وابی ہریرۃ)

1820 - لا يقعد قوم يذكرون الله الا حفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده (حم م عن ابی هريرة وابی سعيد)

(۱۸۲۰) جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھیں گے انہیں فرشتے گھیر لیں گے رحمت ڈھانپ لے گی ان پر سکون نازل ہوگا اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قریب والوں میں یاد فرمائے گا۔

(حم م عن ابی ہریرۃ وابی سعید)

1821 - مفاتيح الجنة شهادة ان لا اله الا الله (حم عن معاذ)

(۱۸۲۱) جنت کی چابیاں اس بات کی گواہی دینا ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (حم عن معاذ)

1822 - من اطاع الله فقد ذكر الله وان قلت صلاته وصيامه وتلاوته للقران (طب عن واقد)

(۱۸۲۲) جو آدمی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اگرچہ اس کی نمازیں، روزے اور تلاوتِ قرآن کم ہی ہو۔

(طب عن واقد)

1823 - من اكثر ذكر الله فقد برء من النفاق (طص عن ابی هريرة)

(۱۸۲۳) جو آدمی بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔ (طص عن ابی ہریرۃ)

1824 - من اكثر ذكر الله احبه الله تعالىٰ (قط عن عائشة)

(۱۸۲۴) جو بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے۔ (قط عن عائشۃ)

1825 - من احب شيئا اكثر ذكره (فر عن عائشة)

(۱۸۲۵) جو آدمی جو چیز زیادہ پسند کرتا ہے اس کا بکثرت ذکر کرتا ہے۔ (فر عن عائشۃ)

1826 - من ذكر الله ففاضت عيناه من خشية الله حتى يصيب الارض من دموعه لم يعذبه الله يوم القيامة (ك عن انس)

1827 - ذكر الله في الغافلين بمنزلة الصابر في الغازين (طب عن ابن مسعود)

1828 - ذاكر الله في الغافلين مثل الذي يقاتل مع الغازين وذاكر الله في الغافلين مثل المصباح في البيت المظلم وذاكر الله في الغافلين كمثل الشجرة الخضراء في وسط الشجر الذي قد تحات من الصريد وذاكر الله في الغافلين يعرفه الله عزوجل مقعده من الجنة وذاكر الله في الغافلين يغفر الله له بعدد كل فصيح واعجم (حل عن ابن عمر)

1829 - ذاكر الله خاليا كمبارزة إلى الكفار من بين الصفوف (الشيرازي في الالقاب عن ابن عباس)

1830 - انى كرهت ان اذكر الله الا على طهر (د ن حب ك عن المهاجر بن قنفذ)

1831 - اعظم الناس درجة الذاكرون الله (هب عن ابي سعيد)

1832 - اكثروا ذكر الله تعالى على كل حال فانه ليس عمل احب إلى الله ولا انجى لعبده من ذكر الله تعالى في الدنيا والآخرة (هب عن معاذ)

(۱۸۲٦) جو آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہہ پڑیں حتیٰ کہ اس کے آنسوؤں میں سے کوئی قطرہ زمین پر گر پڑے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔ (ک عن انس)

(۱۸۲۷) غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جہاد کرنے والوں میں ثابت قدم رہنے والے کے قائم مقام ہے۔ (طب عن ابن مسعود)

(۱۸۲۸) غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا جہاد کرنے والوں کے ساتھ مل کر قتال کرنے والے کی مانند ہے غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا تاریک گھر میں چراغ کی مانند ہے۔ غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اس سرسبز درخت کی مانند ہے جو درخت ان درختوں کے درمیان ہو جن کے پتے سردی پڑنے سے جھڑ گئے ہوں غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے ٹھکانے سے روشناس کرا دیتا ہے اور غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے اللہ تعالیٰ ہر عربی اور عجمی کی تعداد کے موافق (گناہ) بخش دے گا۔ (حل عن ابن عمر)

(۱۸۲۹) تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا صفوں کے درمیان میں سے کافروں کو دعوتِ مبارزت دینے والے کے مانند ہے۔ (الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس)

(۱۸۳۰) میں بغیر پاکیزگی حاصل کئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند کرتا ہوں (دن حب ک عن المہاجر بن قنفذ)

(۱۸۳۱) تمام لوگوں میں سے درجے کے لحاظ سے عظیم لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ہیں۔ (ہب عن ابی سعید)

(۱۸۳۲) ہر حال میں بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی عمل دنیا یا آخرت میں اس کے بندے کیلئے جو سب سے زیادہ نجات دلانے والا ہو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر پسندیدہ نہیں ہے۔ (ہب عن معاذ)

1833 - إن ذكر الله شفاء وان ذكر الناس داء (هب عن مكحول مرسلا)

(۱۸۳۳) اللہ تعالیٰ کا ذکر شفاء اور لوگوں کا ذکر بیماری ہے۔ (ھب عن مکحول مرسلاً)

1834 - لذكر الله في الغداة والعشي خير من حطم السيوف في سبيل الله (فر عن انس)

(۱۸۳۴) صبح وشام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلواریں توڑنے سے بہتر ہے۔ (فرعن انس)

1835 - الذين لا تزال السنتهم رطبة من ذكر الله يدخل احدهم الجنة وهو يضحك (أبو الشيخ في الثواب عن ابي الدرداء)

(۱۸۳۵) وہ لوگ کہ جن کی زبانیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی ہیں ان میں سے ہر ایک اس حالت میں جنت میں داخل ہوگا کہ وہ مسکرا رہا ہوگا۔ (ابوالشیخ فی الثواب عن ابی الدرداء)

1836 - لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله فان كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوة القلب وإن ابعد الناس من الله القلب القاسي (ت عن ابن عمر)

(۱۸۳٦) اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام مت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام کرنا دل کی سختی کا باعث ہے اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے دور سخت دل ہوگا۔ (ت عن ابن عمر)

1837 - لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله (حم ت ه حب ك عن عبد الله بن بسر)

(۱۸۳۷) تیری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔ (حم ت ہ حب عن عبداللہ بن بسر)

1838 - يا ايها الناس اذكروا الله جاءت الراجفة تتبعها الرادفة جاءت الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فيه (حم ت ك عن ابي)

(۱۸۳۸) اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، صور پھونکے جانے کی پہلی آواز آگئی اس کے پیچھے صور پھونکے جانے کی دوسری آواز آئے گی پہلا بھونچال آگیا اس کے پیچھے دوسرا بھونچال آئے گا۔ موت اس کے ساتھ آگئی جو کچھ اس میں ہے۔ (حم ت ک عن ابی)

1839 - يقول الله تعالى اخرجوا من النار من ذكرني يوما أو خافني في مقام (ت ك عن انس)

(۱۸۳۹) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس آدمی کو دوزخ سے نکال لو جس نے ایک دن (بھی) میرا ذکر کیا یا کسی مقام میں مجھ سے ڈرا۔ (ت ک عن انس)

1840 - ان الله إذا ذكر شيئا تعاظم ذكره (ك عن معاوية)

(۱۸۴۰) اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کا ذکر فرماتا ہے تو اس کا ذکر گراں قدر ہو جاتا ہے۔ (ک عن معاویۃ)

الاكمال

''الاکمال''

1841 - افضل العباد درجة عند الله يوم القيامة الذاكرون الله كثيرا قيل ومن الغازي في

(۱۸۴۱) اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن تمام بندوں میں سے درجے کے لحاظ سے افضل وہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر

سبيل اللّٰه قال لو ضرب بسيفه فى الكفار والمشركين حتى ينكسر ويختضب دما لكان الذاكرون اللّٰه كثيرا افضل منه درجة (حم ت غريب ع و ابن شاهين فى الذكر عن ابى سعيد)

1842 - اكثرهم للّٰه ذكرا (حم طب عن معاذ بن انس) قال سئل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أى المجاهدين أعظم أجرا وأى الصائمين أعظم أجرا وكذا الصلاة و الزكاة والحج والصدقة قال فذكره)

1843 - اكثروا ذكر اللّٰه فانه ليس شيء احب إلى اللّٰه ولا انجى لعبده من خشيته فى الدنيا والأخرة من ذكر اللّٰه تعالىٰ ولو ان الناس اجتمعوا على ما امروا به من ذكر اللّٰه لم يكن مجاهد فى سبيل اللّٰه وان الجهاد شعبة من ذكر اللّٰه (هب وضعفه عن معاذ)

1844 - إن لكل شيء صقالة صاقل وإن صقالة القلوب ذكر اللّٰه وما من شيء انجى من عذاب اللّٰه ولو أن تضرب بسيفك حتى ينقطع (هب عن ابن عمر)

1845 - الا أخبركم بخير أعمالكم وازكاها وارفعها فى درجاتكم وخير ممن اعطى الذهب والورق وخير من أنه لو غدوتم إلى

بکثرت کرتے ہوں گے عرض کی گئی کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے (کیا اس سے بھی افضل ہوں گے) تو فرمایا کہ اگر وہ کفار اور مشرکین میں اپنی تلوار اتنی چلائے حتیٰ کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون سے رنگ جائے تو بھی بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا درجے کے لحاظ سے اس سے افضل ہوں گے۔(حم ت غریب)۔ (ع)۔(وابن شاہین فی الذکر عن ابی سعید)

(۱۸۴۲) ان میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے (حم طب عن معاذ بن انس) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سے مجاہدین اجر وثواب کے لحاظ سے عظیم ہیں اور کون سے روزہ دار اجر کے لحاظ سے عظیم ہیں۔اسی طرح نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱۸۴۳) اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز پسندیدہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کے بندے کے لئے دنیا وآخرت کے معاملے میں اس کے خوف سے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر نجات دلانے والی ہے اگر لوگ ہر اس کام پر اکٹھے ہو جائیں جو انہیں ذکر اللہ میں سے سرانجام دینے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ راہِ خدا میں جہاد کرنے والا نہ ہوگا اور جہاد (بھی) اللہ تعالیٰ کے ذکر کی ایک شاخ ہے۔(ہب وضعفہ عن معاذ)

(۱۸۴۴) ہر چیز کے لئے صیقل کرنے والے کی مچان ہوتی ہے اور دلوں کی مچان اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور (ذکر الٰہی سے بڑھ کر) کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے چھٹکارا دلانے والی نہیں ہے اگرچہ تو اپنی تلوار اتنی چلائے حتیٰ کہ وہ ٹوٹ جائے۔(ہب عن ابن عمر)

(۱۸۴۵) کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں جو تمام اعمال سے زیادہ پاکیزہ، تمہارے درجات میں سے سب سے زیادہ بلند، سونا اور چاندی (راہ خدا میں) دینے والوں میں

عدو كم فضربتم رقابهم وضربوا رقابكم اذكروا الله ذكرا كثيرا (هب عن ابن عمر)

1846 - لـذكر الله بالغداة والعشى أفضل مـن حـطـم السيوف فـى سبيل الله ومن اعطاء المال سحاء (ابن شاهين فى الترغيب فى الذكر عن ابن عمر ش عنه موقوفا)

1847 - مـا عـمـل آدمى عملا انجى له من عـذاب الـلّه من ذكر الله قالوا : ولا الجهاد فى سبيل الـلّـه ؟ قال : ولا الـجـهـاد إلا أن تضرب بسيفك حتى ينقطع ثم تضرب به حتى ينقطع ثم تضرب به حتى ينقطع

(ش حم طب عن معاذ)

1848 - مـن عـجـز مـنـكـم عـن الليل أن يـكـابده وبخل بالمال أن ينفقه وجبن عن العدو أن يـجـاهده فليكثر من ذكر الله (طب هب وابن النجار عن ابن عباس)

1849 - مـن هـاب مـنـكـم الليل أن يكابده وخـاف الـعـدو ان يجاهده وضن بالمال أن ينفقه فليكثر من ذكر اللّه (ابن شاهين فى الترغيب فى الذكر عن ابن عباس)

1850 - من هاله الليل ان يكابده وبخل بـالـمـال ان ينفقه وجبن العدو أن يقاتله ، فليكثر ان يـقـول سبـحـان اللّه وبحمده فانها احب إلى الـلّـه مـن جبل ذهب وفضة ينفقان فى سبيل الله (طب وابـن شاهين وابن عساكر عن أبى امامة)

سے بہتر اور اس بات سے بھی بہتر ہے کہ اگر تم صبح کو اپنے دشمن سے ملو تو تم ان کی گردنیں اتارو اور وہ تمہاری گردنیں اتاریں بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔ (ہب عن ابن عمر)

(۱۸۴۶) صبح وشام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلواریں توڑنے اور ہمہ وقت مال دینے سے زیادہ افضل ہے۔

(ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن ابن عمر، ش عنہ موقوفاً)

(۱۸۴۷) ابن آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے چھٹکارا دلانے والا نہیں ہے صحابہ کرام نے عرض کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ تو فرمایا کہ جہاد بھی نہیں مگر یہ کہ تو اپنی تلوار اتنی چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے پھر تو اسے اتنی چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے پھر تو اسے اتنی چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ (ش حم طب عن معاذ)

(۱۸۴۸) جو آدمی تم میں سے رات کی طرف سے عاجز ہو کہ (رات کو اٹھنا) وہ اس پر دشوار ہوتا ہے اور مال کو خرچ کرنے سے بخل کرتا ہے اور دشمن سے جہاد کرنے سے بزدل ہوتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کثرت کرنی چاہیے۔ (طب ہب وابن النجار عن ابن عباس)

(۱۸۴۹) جو آدمی تم میں سے اس بات سے ڈرے کہ رات (کو اٹھنا) اس پر دشوار ہے جو دشمن سے جہاد کرنے سے خوف کھاتا ہے اور مال خرچ کرنے سے کنجوسی کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کثرت کرنی چاہیے۔ (ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن ابن عباس)

(۱۸۵۰) جس آدمی کو رات سے ڈر ہو کہ رات کو اٹھنا اس پر دشوار ہے جو مال خرچ کرنے سے کنجوسی کرتا ہے اور دشمن سے قتال کرنے سے بزدلی اختیار کرتا ہو تو اسے ان کلمات کی کثرت کرنی چاہیے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ کیونکہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے نزدیک سونے اور چاندی کے دو پہاڑ راہ خدا میں خرچ کرنے سے زیادہ

ولفظ ابن شاهين فانهما احب إلى الله من جبل ذهب وفضة ينفقهما فى سبيل الله وهو ضعيف)

پسندیدہ ہیں۔

(طب وابن شاہین وابن عساکر عن ابی امامۃ)

''وفی لفظ ابن شاہین'' کیونکہ یہ کلمات سونے اور چاندی کے پہاڑ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہیں جنہیں وہ (آدمی) راہ خدا میں خرچ کرتا ہے۔ (وھو ضعیف)

1851 - ذاكر الله فى الغافلين بمنزلة الصابر فى الفارين (طب عن ابن مسعود)

(۱۸۵۱) غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (کافروں سے) جنگ کے دوران بھاگنے والوں میں سے ثابت قدم رہنے والے کے قائم مقام ہے۔ (طب عن ابن مسعود)

1852 - ذاكر الله فى الغافلين كالمقاتل عن الفارين وذاكر الله فى الغافلين كالمصباح فى البيت المظلم وذاكر الله فى الغافلين يعرف له مقعده ولا يعذب بعده وذاكر الله فى الغافلين له من الاجر بعدد كل فصيح واعجم وذاكر الله فى الغافلين ينظر الله إليه نظرة لا يعذبه ابدا وذاكر الله فى السوق له بكل شعرة نور يوم يلقى الله (هب عن ابن عمر)

(۱۸۵۲) غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا جنگ سے بھاگنے والوں کی طرف سے چراغ کی مانند ہے' غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو (جنت میں) اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے اور اس کے بعد اسے عذاب نہیں دیا جائے گا۔ غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے لئے ہر عربی اور عجمی کی تعداد کے موافق اجر ہو گا۔ غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ ایسی نظر سے دیکھے گا کہ اسے کبھی بھی عذاب نہیں دے گا اور بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو ہر بال کے عوض اس دن نور عطا کیا جائے گا جس دن وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ (ھب عن ابن عمر)

1853 - ذاكر الله فى الغافلين مثل الذى يقاتل عن الفارين وذاكر الله فى الغافلين كالمصباح فى البيت المظلم وذاكر الله فى الغافلين كمثل الشجرة الخضراء فى وسط الشجر الذى قد تحات من الصريد وذاكر الله فى الغافلين يغفر الله له بعدد كل فصيح واعجم وذاكر الله فى الغافلين يعرفه الله عزوجل مقعده من الجنة (حل هب وابن صهرى فى اماليه وابن شاهين فى الترغيب وقال هذا

(۱۸۵۳) غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ان لوگوں کی مانند ہے جو جنگ سے بھاگنے والوں کی طرف سے لڑتا ہے۔ غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا تاریک گھر میں چراغ کی مانند ہے۔ غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اس سبز درخت کی مانند ہے جو ان درختوں کے درمیان ہو جن کے پتے سردی پڑنے سے جھڑ چکے ہوں۔ غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے اللہ تعالیٰ ہر عربی اور عجمی کی تعداد کے موافق گناہ بخش دے گا اور غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دے گا۔

حدیث صحیح الاسناد حسن المتن غریب الالفاظ وابن النجار عن ابن عمر)

(حل هب وابن صصری فی امالیہ وابن شاہین فی الترغیب وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد حسن المتن غریب الالفاظ وابن النجار عن ابن عمر)

1854 - الذكر يفضل على النفقة في سبيل الله مائة ضعف (طب عن معاذ بن انس)

(۱۸۵۴) ذکر الٰہی راہ خدا میں مال خرچ کرنے سے سو گنا افضل ہوتا ہے۔ (طب عن معاذ بن انس)

1855 - الذكر خير من الصدقة والذكر خير من الصيام (أبو الشيخ عن ابی هريرة)

(۱۸۵۵) ذکر الٰہی صدقہ سے بہتر ہوتا ہے اور ذکر الٰہی روزہ سے بھی بہتر ہوتا ہے۔ (ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ)

1856 - لو ان رجلا في حجره دراهم يقسمها وآخر يذكر الله لكان الذاكر افضل (ابن شاهين في الترغيب في الذكر عن ابی موسی وفيه جابر بن الوازع وروى له مسلم وقال ن منكر الحديث)

(۱۸۵۶) اگر ایک آدمی کی گود میں درہم ہوں وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو تو ذکر کرنے والا افضل ہے۔

(ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن ابی موسیٰ وفیہ جابر بن الوازع وروی لہ مسلم وقال "ن" منکر الحدیث)

1857 - يفضل الذكر على النفقة في سبيل الله سبعمائة ضعف (ابن شاهين في الترغيب في الذكر عن معاذ بن انس وليس في سنده من تكلم فيه سوى ابن لهيعة)

(۱۸۵۷) ذکر الٰہی راہ خدا میں مال خرچ کرنے سے سات سو گنا افضل ہے۔ (ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن معاذ بن انس" ولیس فی سندہ من تکلم فیہ سوی ابن لھیعۃ)

1858 - إن ما تذكرون من جلال الله وتسبيحه وتحميدة وتكبيره وتهليله يتعاطفن حول العرش لهن دوى كدوى النحل يذكرن بصاحبهن أفلا يحب احدكم أن لا يزال له عند الرحمٰن شيء يذكر به (الحكيم عن النعمان بن بشير)

(۱۸۵۸) تم جو اللہ تعالیٰ کی جلالت، پاکیزگی، حمد وثناء، بڑائی اور تہلیل بیان کرتے ہو یہ سب چیزیں عرش الٰہی کے گرد چکراتی ہیں ان کی شہد کی مکھیوں کا بھنبھناہٹ کی مانند بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ یہ اپنے ہمراہی (مراد جو یہ ذکر کرتا ہے) کا ذکر کرتی ہیں کیا تم میں سے ہر ایک آدمی یہ بات پسند نہیں کرتا کہ اس کے لئے ہمیشہ ربّ رحمٰن کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو اس (آدمی) کا ذکر کرتی ہو۔ (الحکیم عن النعمان بن بشیر)

1859 - إن الذين يذكرون من جلال الله وتسبيحة وتحميدة وتكبيرة وتهليله يتعاطفن حول العرش لهن دوى كدوى النحل يذكرن بصاحبهن أفلا يحب أحدكم أن لا يزال له عند الرحمٰن شيء يذكر به (حم ش طب ك عن

(۱۸۵۹) بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی جلالت، تسبیح، تحمید، تکبیر اور تہلیل بیان کرتے ہیں یہ سب چیزیں عرش الٰہی کے گرد چکراتی ہیں شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی مانند ان کی بھی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ یہ اپنے ساتھی کا ذکر کرتی ہیں کیا تم میں سے ہر ایک آدمی یہ بات نہیں پسند نہیں کرتا کہ اس کے لئے ہمیشہ ربّ رحمٰن کے پاس

النعمان بن بشير)

1860 - كما لا تلتقي الشفتان على قول لا إله إلا الله كذلك لا تحجب عن سماء سماء حتى ينتهي إلى العرش لها دوى كدوى النحل تشفع لصاحبها (الديلمي عن جابر)

1861 - اوحى الله تعالى إلى موسى أتحب أن أسكن معك بيتك فخر لله ساجدا ثم قال فكيف يا رب تسكن معي في بيتي فقال : يا موسى اما علمت اني جليس من ذكرني وحيثما التمسني عبدي وجدني (ابن شاهين في الترغيب في الذكر عن جابر وفيه محمد بن جعفر المدائني قال أحمد : لا احدث عنه ابدا عن سلام بن مسلم المدائني متروك عن زيد العمي ليس بالقوى)

1862 - قال الله تعالى : إذا ذكرني عبدى خاليا ذكرته خاليا وإذا ذكرني في ملأ ذكرته في ملأ خير من الملأ الذي ذكرني فيه (طب عن ابن عباس)

1863 - قال الله عزوجل لا يذكرني عبدى في نفسه إلا ذكرته في ملأ من ملائكتي ولا ذكرني عبدى في ملأ إلا ذكرته في الرفيق الاعلى (طب عن معاذ بن انس)

1864 - قال الله تعالى من يذكرني في نفسه ذكرته في نفسي ومن ذكرني في ملأ من الناس ذكرته في ملأ اكثر منهم واطيب (ش عن

کوئی ایسی چیز ہو جو اس کا ذکر کرتی ہو۔ (حم ش طب ک عن النعمان بن بشیر)

(۱۸۶۰) جس طرح لا الٰہ الا اللہ کہنے سے دونوں ہونٹ آپس میں نہیں ملتے اسی طرح کوئی آسمان بھی اس کے سامنے رکاوٹ نہیں بنتا حتیٰ کہ یہ عرش الٰہی تک پہنچ جاتا ہے۔ شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی مانند کی اس بھنبھناہٹ ہوتی ہے یہ اپنے ساتھی کی سفارش کرتا ہے۔ (الدیلمی عن جابر)

(۱۸۶۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ تمہارے گھر میں ٹھہروں تو آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوئے پھر عرض کی اے ربّ ذوالجلال! تو کیسے میرے ساتھ میرے گھر میں ٹھہرے گا تو ارشاد فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! کیا تو نہیں جانتا کہ جو آدمی میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں اور میرا بندہ جہاں کہیں مجھے تلاش کرے مجھے پالیتا ہے۔ (ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن جابر، وفیہ محمد بن جعفر المدائنی قال احمد لا احدث عنہ ابدا عن سلام بن مسلم المدائنی متروک عن زید العمی لیس بالقوی)

(۱۸۶۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ تنہا مجھے یاد کرے گا تو میں بھی تنہا اسے یاد کروں گا اور جب وہ کسی جماعت میں مجھے یاد کرے گا تو جس جماعت میں اس نے مجھے یاد کیا میں اسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کروں گا۔ (طب عن ابن عباس)

(۱۸۶۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں اسے اپنے فرشتوں کی جماعت میں یاد کروں گا اور میرا بندہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرے گا تو میں اسے رفیق اعلیٰ میں یاد کروں گا۔ (طب عن معاذ بن انس)

(۱۸۶۴) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو آدمی مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا میں اسے (اپنی شان کے مطابق) اپنے دل میں یاد کروں گا اور جو مجھے لوگوں کی کسی جماعت میں یاد کرے گا تو میں اسے اس

ابی هریرة)

سے زیادہ بڑی اور پاکیزہ جماعت میں یاد کروں گا۔
(ش عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

1865 - قال ربكم عزوجل : أنا مع عبدى ما ذكرنى وتحركت بى شفتاه (كر عن ابى هريرة)

(۱۸۶۵) تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ میرا جو بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں متحرک ہوتے ہیں میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (کرعن ابی ہریرۃ)

1866 - قال موسى يا رب وددت أن أعلم من تحب من عبادك فاحبه قال : إذا رأيت عبدى يكثر ذكرى فانا اذنت له فى ذلك وانا احبه وإذا رأيت عبدى لا يذكرنى فانا حجبته عن ذلك وانا ابغضه (قط فى الافراد وابن عساكر عن ابن عمر)

(۱۸۶۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی' اے رب ذوالجلال! میری یہ خواہش ہے کہ میں یہ جان لوں کہ تو اپنے بندوں میں سے کس سے محبت کرتا ہے تا کہ میں بھی اس سے محبت کروں تو ارشاد فرمایا کہ جب تو میرے کسی بندے کو دیکھے کہ وہ بکثرت میرا ذکر کرتا ہے تو میں نے اسے اس معاملے میں اجازت دی ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جب تو میرے کسی بندے کو دیکھے کہ وہ میرا ذکر نہیں کرتا تو میں نے اسے اس سے محروم کر دیا ہے اور میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔ (قط فی الافراد وابن عساکر عن ابن عمر)

1867 - قال موسى : يا رب أقريب انت فاناجيك ؟ ام بعيد فاناديك فانى احس حس صوتك ولا أراك فاين انت ؟ فقال الله انا خلفك وامامك وعن يمينك وعن شمالك يا موسى انا جليس عبدى حين يذكرنى وانا معه إذا دعانى (الديلمى عن ثوبان)

(۱۸۶۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی' اے رب ذوالجلال! کیا تو قریب ہی ہے کہ میں تجھ سے سرگوشی میں بات کروں یا دور ہے کہ میں تجھے بلند آواز سے پکاروں کیونکہ مجھے تیری آواز کی آہٹ تو محسوس ہوتی ہے حالانکہ تو مجھے دکھائی نہیں دیتا۔ چنانچہ تو کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تیرے پیچھے تیرے آگے' تیرے دائیں جانب اور تیری بائیں جانب ہوں۔ اے موسیٰ! میں اپنے بندے کا ہمنشین ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا مانگتا ہے۔ (یعنی مجھے پکارتا ہے)۔ (الدیلمی عن ثوبان)

1868 - يقول الله عزوجل : إذا كان الغالب على العبد الاشتغال بى جعلت بغيته ولذته فى ذكرى فإذا جعلت بغيته ولذته فى ذكرى عشقنى وعشقته فإذا عشقنى وعشقته

(۱۸۶۸) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کسی بندے پر میری ذات میں مصروف رہنا غالب ہو جاتا ہے تو میں (رب ذوالجلال) اس کا مقصود بن جاتا ہوں اور اس کی لذت میری یاد میں ہوتی ہے چنانچہ جب میں اس کا مقصود بن جاتا ہوں اور اس کی لذت

رفعت الحجاب فيما بيني وبينه وصبرت ذلك تغالبا عليه لا يسهو إذا سها الناس اولئك كلامهم كلام الانبياء اولئك الابطال حقا اولئك الذين إذا اردت باهل الارض عقوبة أو عذابا ذكرتهم فصرفت ذلك عنهم (حل عن الحسن مرسلا)

میری یاد میں ہوتی ہے تو وہ مجھ سے عشق کرتا ہے اور میں اس سے عشق کرتا ہوں تو جب وہ مجھ سے عشق کرتا ہے اور میں اس سے عشق کرتا ہوں تو تب میں اس کے اور اپنے درمیان سے حجاب اٹھا دیتا ہوں اور اسے اس چیز پر غالب کرانے کے لئے میں اس سے صبر کراتا ہوں جب لوگ غافل ہوتے ہیں تو وہ غافل نہیں ہوتا یہی وہ لوگ ہیں جن کا کلام انبیاء کا کلام ہوتا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں سورما (ہیرو) ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جب میں زمین والوں کو عِقاب یا عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو انہیں یاد کرتا ہوں چنانچہ زمین والوں سے عذاب پھیر دیتا ہوں۔ (حل عن الحسن مرسلا)

1869 - قال الله تعالىٰ: من شغله ذكرى عن مسالتى اعطيته قبل ان يسالنى (حل والديلمى عن حذيفة)

(۱۸۶۹) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس آدمی کو میری یاد (ذکر) مجھ سے سوال کرنے سے روکے رکھے تو میں اس کے مجھ سے سوال کرنے سے پہلے ہی اسے عطا کر دیتا ہوں۔ (حل والدیلمی عن حذیفۃ)

1870 - يقول الله تعالىٰ: من شغله ذكرى عن مسالتى اعطيته فوق ما اعطى السائلين (خ فى خلق افعال العباد وابن شاهين فى الترغيب فى الذكر وابو نعيم في المعرفة هب عن ابن عمر عب عن جابر)

(۱۸۷۰) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس آدمی کو میری یاد مجھ سے سوال کرنے سے روکے رکھے میں اسے اس سے بڑھ کر عطا کروں گا جو کہ سوال کرنے والوں کو عطا کیا جاتا ہے۔
(خ فی خلق افعال العباد وابن شاہین فی الترغیب فی الذکر وابو نعیم فی المعرفۃ ہب عن ابن عمر، عب عن جابر)

1871 - يقول الله: من شغله ذكرى عن مسالتى أعطيته فوق ما اعطى السائلين (ش عن عمرو بن مرة مرسلا)

(۱۸۷۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس آدمی کو میری یاد مجھ سے سوال کرنے سے روکے رکھے میں اسے اس سے بڑھ کر عطا کرتا ہوں جو سوال کرنے والوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ (ش عن عمرو بن مرۃ مرسلا)

1872 - إن لله عزوجل سيارة من الملائكة يبتغون حلق الذكر فإذا مروا بحلق الذكر قال بعضهم لبعض اقعدوا فإذا دعا القوم امنوا على دعائهم فإذا صلوا على النبى صلى الله عليه وسلم صلوا معهم حتى يفرغوا ثم يقول بعضهم لبعض طوبى لهم لا يرجعون إلا مغفورا لهم (ابن

(۱۸۷۲) اللہ تعالیٰ کے کچھ چلنے پھرنے والے فرشتے ہیں وہ ذکر الٰہی کے حلقے (مراد مجالس ذکر) تلاش کرتے ہیں، چنانچہ جب وہ ذکر الٰہی کے کسی حلقے کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ بیٹھ جاؤ، جب یہ لوگ دعا مانگیں تو ان کی دعا پر آمین کہو اور جب یہ نبی کریم علیہ السلام پر درود بھیجیں تو ان کے ساتھ مل کر درود بھیجو حتیٰ کہ وہ فارغ ہو جائیں گے تو فرشتے ایک دوسرے سے

النجار عن ابی هريرة)

کہیں گے کہ انہیں مبارکباد ہو! یہ بخشے ہوئے ہی واپس لوٹیں گے۔

(ابن النجار عن ابی ہریرۃ)

1873 - إن لله تعالىٰ سرايا من الملائكة تحل وتقف على مجالس الذكر فى الارض فارتعوا فى رياض الجنة قالوا فاين رياض الجنة قال مجالس الذكر فاغدوا وروحوا فى ذكر الله واذكروه بانفسكم من كان يحب ان يعلم منزلته عند الله فلينظر كيف منزلة الله عنده فان الله ينزل العبد منه حيث انزله من نفسه (عبد بن حميد والحكيم ك وابن شاهين فى الترغيب فى الذكر عن جابر)

(۱۸۷۳) اللہ تعالیٰ کے کچھ رات کو چلنے پھرنے والے فرشتے ہیں وہ زمین پر ہونے والی مجالس ذکر میں اترتے اور ٹھہرتے ہیں، چنانچہ تم لوگ جنت کے باغات میں کھاؤ پیو، صحابہ کرام نے عرض کی جنت کے باغات کہاں ہیں؟ تو فرمایا کہ مجالس ذکر (جنت کے باغات ہیں) چنانچہ تم اللہ تعالیٰ کے ذکر میں صبح کرو اور شام کرو اور اللہ تعالیٰ کو اپنے دلوں سے یاد کرو۔ جو آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا مقام و مرتبہ جان لے تو اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا کیسا مقام و مرتبہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنی جناب سے اسی مقام پر اُتارتا ہے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف سے قیام کراتا ہے۔ (عبد بن حمید والحکیم ک وابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن جابر)

1874 - إن لله ملائكة فضلا يبتغون الذكر يجتمعون عند الذكر فإذا مروا بمجلس علا بعضهم على بعض حتى يبلغوا العرش فيقول الله لهم وهو أعلم من اين جئتم ؟ فيقولون : من عند عبيد لك يسألونك الجنة ويتعوذون بك من النار ويستغفرون فيقول يسالونى جنتى فكيف لو راوها ويتعوذون من نارى فكيف لو راوها فانى قد غفرت لهم فيقولون ربنا إن فيهم عبدك الخطاء فلان مر بهم لحاجة فجلس إليهم قال الله عزوجل : اولئك الجلساء لا يشقى بهم جليسهم (ابن شاهين فى الترغيب فى الذكر عن أبى هريرة وقال ابن شاهين هذا الحديث من احسن حديث فى الذكر واصحه سندا)

(۱۸۷۴) اللہ تعالیٰ کے کچھ زائد فرشتے ہیں وہ (مجالس) ذکر تلاش کرتے ہیں اور ذکر الٰہی کے پاس اکٹھے ہوتے ہیں چنانچہ جب وہ کسی مجلس ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کے اوپر بلند ہوتے جاتے ہیں حتیٰ کہ عرش الٰہی تک پہنچ جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جاننے والا ہے، وہ عرض کرتے ہیں کہ تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور تجھ سے دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے میری جنت کا سوال کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیسا ہو؟ اور وہ میری دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیسا ہو؟ میں نے انہیں بخش دیا، فرشتے عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ان میں تیرا فلاں بندہ چوک کر آ گیا تھا۔ وہ ان کے پاس سے کسی ضرورت کی وجہ سے گزرا تو ان کے پاس بیٹھ گیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسے ہمنشین ہیں کہ ان کی وجہ سے ان کے پاس بیٹھنے

والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔ (ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن ابی ہریرۃ) وقال ابن شاہین ہٰذا الحدیث من احسن حدیث فی الذکر واصحہ سندا)

1875 - إن هؤلاء القوم كانوا يذكرون الله يعني أهل مجلس أمامه فنزلت عليهم السكينة كالقبة فلما دنت منها تكلم رجل منهم بباطل فرفعت عنهم (ابن عساكر عن سعد بن مسعود مرسلا)

(۱۸۷۵) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے ''یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے والے اہل مجلس''، تو ان پر گنبد کی مانند سکون نازل ہوا جب وہ سکون ان کے قریب ہوا تو ان میں سے ایک آدمی نے لغو بات کی تو وہ سکون ان سے اٹھا لیا گیا۔ (ابن عساکر عن سعد بن مسعود مرسلا)

1876 - كل مجلس يذكر اسم الله تعالىٰ فيه تحف به الملائكة حتى أن الملائكة يقولون زيد وازادكم الله والذكر يصعد بينهم وهم ناشروا اجنحتهم (أبو الشيخ عن ابی هريرة)

(۱۸۷۶) ہر وہ مجلس کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اسے فرشتے گھیر لیتے ہیں حتیٰ کہ وہ فرشتے کہتے ہیں کہ زیادہ ہوا اور اللہ تعالیٰ تمہیں مزید عطا فرمائے وہ ذکر الٰہی ان کے درمیان سے آسمان کی جانب سے چڑھتا ہے درآنحالیکہ وہ اپنے پر پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں۔ (ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ)

1877 - ما اجتمع قوم على ذكر الله إلا حفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة

(۱۸۷۷) جو لوگ بھی ذکر الٰہی کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ (رزق الله التيمي في المجلس الذي املاه......با صبهان عن ابيه عبد الوهاب عن ابيه ابي الحسن عبد العزيز عن ابيه بكر بن الحارث عن ابيه سليمان عن ابيه الاسود عن ابيه سفيان عن ابيه يزيد عن ابيه اكينة عن ابيه الهيثم عن ابيه عبد الله التيمي' ورواه ابن النجار من طريقه' قال الذهبي اكثر هؤلا' الا باء لا ذكر لهم في تاريخ ولا في اسماء الرجال وقال العلاء في الوشي المعلم له)

1878 - يا ايها الناسُ إن للّٰه سرايا من الملائكة تحل، وتقف على مجالس الذكر في الارض فارتعوا في رياض الجنة قالوا واين رياض الجنة يا رسول الله قال مجالس الذكر في الارض اغدوا وروحوا في ذكر الله عزوجل وذكروه انفسكم من كان يحب أن يعلم منزلته

(۱۸۷۸) اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے کچھ رات کو چلنے پھرنے والے فرشتے ہیں، وہ زمین پر مجالس ذکر میں اُترتے اور ٹھہرتے ہیں چنانچہ تم جنت کے باغات میں کھاؤ پیئو، صحابہ کرام نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنت کے باغات کہاں ہیں تو فرمایا: زمین میں مجالس ذکر (جنت کے باغات ہیں) اللہ تعالیٰ کے ذکر میں صبح کرو اور شام کرو اور اسے اپنے دلوں سے یاد کرو جو آدمی یہ پسند کرتا

عند اللّٰه فلينظر كيف منزلة اللّٰه عنده فان اللّٰه ينزل العبد منه حيث انزله من نفسه (ك وتعقب ه بز طس هب وابن عساكر عن جابر)

ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا مقام ومرتبہ جان لے تو اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا مقام اس کے نزدیک کیسا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے اس بندے کو اسی جگہ ٹھہراتا ہے جہاں وہ بندہ اللہ تعالیٰ کو خود قیام کراتا ہے۔ (ک وتعقب ہ بز طس ہب وابن عساکر عن جابر)

1879 - أما إني لم استحلفكم تهمة لكم ولكنه اتاني جبريل فاخبرني أن اللّٰه عزوجل يباهي بكم الملائكة (حم ش م ت ن حب عن معاوية)

(۱۸۷۹) میں نے تم سے تمہارے لئے بطور تہمت قسم نہیں اُٹھوائی البتہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے تو انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کا اظہار فرماتا ہے۔ (حم ش م ت ن حب عن معاویۃ)

1880 - إذا مررتم برياض الجنة فاجلسوا إليه قالوا يا رسول اللّٰه وما رياض الجنة قال اهل الذكر (ابن شاهين عن ابي هريرة)

(۱۸۸۰) جب تم جنت کے باغات کے پاس سے گزرو تو وہاں بیٹھو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنت کے باغات کیا ہیں؟ تو فرمایا: ذکر الٰہی کرنے والے۔ (ابن شاہین عن ابی ہریرۃ)

1881 - إذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قالوا وما رياض الجنة قال حلق الذكر (حم ت حسن غريب وابن شاهين في الترغيب في الذكر هب عن انس)

(۱۸۸۱) جب تم جنت کے باغات کے پاس سے گزرو تو کھاؤ پیو، صحابہ کرام نے عرض کی کہ جنت کے باغات کیا ہیں؟ تو فرمایا: ذکر الٰہی کے حلقے (حم ت) حسن غریب (وابن شاہین فی الترغیب فی الذکر۔ (ہب عن انس)

1882 - اين السابقون الذين يستهترون بذكر اللّٰه تعالىٰ من احب ان يرتع في رياض الجنة فليكثر ذكر اللّٰه (طب عن معاذ)

(۱۸۸۲) وہ سبقت لے جانے والے کہاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں غرق رہتے ہیں جو آدمی جنت کے باغات میں کھانا پینا پسند کرتا ہے اسے چاہیے کہ بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ (طب عن معاذ)

1883 - من احب ان يرتع في رياض الجنة فليكثر ذكر اللّٰه (ش طب عن معاذ بن جبل)

(۱۸۸۳) جو آدمی جنت کے باغات میں کھانا پینا پسند کرتا ہے اسے خوب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔ (ش طب عن معاذ بن جبل)

1884 - ما جلس قوم يذكرون اللّٰه الا ناداهم مناد من السماء قوموا مغفورا لكم (حم ع طس ص عن انس)

(۱۸۸۴) جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں انہیں ایک منادی آسمان سے ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ (حم ع طس ص عن انس)

1885 - ما من قوم اجتمعوا يذكرون اللّٰه تعالىٰ الا ناداهم مناد من السماء قوموا مغفورا

(۱۸۸۵) جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں انہیں ایک منادی آسمان سے ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ

لكم قد بدلت سيئاتكم حسنات (هب عن عبد ... بن معقل)

تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ تمہاری برائیاں نیکیوں میں تبدیل کر دی گئی ہیں۔ (هب عن عبداللہ بن معقل)

1886 - ما اجتمع قوم على ذكر ثم تفرقوا إلا قيل لهم قوموا مغفورا لكم (الحسن بن سفيان عن سهل بن الحنظلية)

(۱۸۸۶) جو لوگ بھی ذکر الٰہی کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں پھر وہ جدا نہیں ہوتے کہ ان سے کہا جاتا ہے کھڑے ہو جاؤ، تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ (الحسن بن سفیان عن سہل بن الحنظلیۃ)

1887 - ما من قوم يذكرون الله عزوجل لا يريدون بذلك إلا وجه الله الا ناداهم مناد من السماء قوموا مغفورا لكم وقد بدلت سيئاتكم حسنات (ابن شاهين في الترغيب في الذكر عن أنس)

(۱۸۸۷) جو لوگ بھی اس طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں کہ اس سے انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہوتی ہے انہیں ایک منادی آسمان سے ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے اور تمہاری برائیاں نیکیوں میں تبدیل کر دی گئی ہیں۔

(ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن انس)

1888 - ما من قوم جلسوا مجلسا يذكرون الله إلا ناداهم مناد من السماء قوموا فقد غفرت لكم وبدلت سيئاتكم حسنات (العسكري في الصحابة وابو موسى عن حنظلة العبشمي وضعف)

(۱۸۸۸) جو لوگ بھی کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہوں انہیں ایک منادی آسمان سے ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیاں نیکیوں میں تبدیل کر دی گئیں۔ (العسکری فی الصحابۃ وابو موسیٰ عن حنظلۃ العبشمی) وضعف۔

1889 - ليبعثن الله اقواما يوم القيامة في وجوههم النور على منابر اللؤلؤ يغبطهم الناس ليسوا بانبياء ولا شهداء، هم المتحابون في الله من قبائل شتى وبلاد شتى يجتمعون على ذكر الله يذكرونه

(طب عن ابي الدرداء)

(۱۸۸۹) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ ایسے لوگوں کو زندہ فرمائے گا جن کے چہروں پر نور ہوگا وہ موتیوں کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، دوسرے لوگ ان پر رشک کریں گے وہ نہ ہی انبیاء ہوں گے نہ ہی شہید، بلکہ وہ مختلف قبیلوں اور مختلف ملکوں سے آپس میں فقط اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں اور اس کا ذکر کرتے ہیں۔ (طب عن ابی الدرداء)

1890 - اكثروا الكلام بذكر الله فان كثرة الكلام بغير ذكر الله يقسي القلب وإن ابعد الناس من الله القلب القاسي (أبو الشيخ في الثواب عن ابن عمر)

(۱۸۹۰) بکثرت کلام اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام کرنا دل کو سخت کرتا ہے اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے دور سخت دل ہوگا۔

(ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عمر)

1891 - لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله فان

(۱۸۹۱) اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام مت کرو کیونکہ

كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوة القلب وإن أبعد القلب من الله القلب القاسي (ت غريب وابن شاهين في الترغيب في الذكر هب عن ابن عمر)

1892 - يا حفصة إياك وكثرة الكلام فان كثرة الكلام بغير ذكر الله تميت القلب وعليك بكثرة الكلام بذكر الله فانه يحيي القلب (الديلمي عن حفصة)

1893 - اذكروا الله حتى يقال إنكم مراؤون (ابن شاهين في الترغيب في الذكر عن ابن عباس)

1894 - اكثروا ذكر الله تعالىٰ حتى يقول المنافقون: انكم مراؤون (ش حم في الزهد هب عن ابي الجوزاء مرسلا)

1895 - إن خيار عباد الله من هٰذه الامة الذين إذا رأوا ذكر الله وان شرار هٰذه الامة المشاؤون بالنميمة المفرقون بين الاحبة الباغون البراء العنت (الخرائطي في مكارم الاخلاق من طريق عبد الرحمٰن بن غنم عن ابي مالك الاشعري)

1896 - ألا أدلكم على خيار هٰذه الامة الذين إذا رآهم الناس ذكروا الله وإذا ذكر الله عندهم اعانوا على ذكره (ابن شاهين في الترغيب في الذكر عن محمد بن عامر بن ابراهيم الاصبهاني عن ابيه عن نهشل عن الضحاك عن ابن عباس وهذا اسناد واهي)

1897 - ايها الناس ألا أنبئكم بخياركم الذين إذا رؤوا ذكر الله ألا أنبئكم بشراركم فان

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام کرنا دل کی سختی کا باعث ہے اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور دل سخت دل ہوگا۔(ت غریب وابن شاہین فی الترغیب فی الذکر ہب عن ابن عمر)

(۱۸۹۲) اے حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کثرت کلام سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ کثرت کلام دل کو مردہ کر دیتی ہے تم پر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کثرت کلام لازم ہے کیونکہ یہ دل کو زندہ کرتی ہے۔(الدیلمی عن حفصۃ)

(۱۸۹۳) اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنا کرو کہ یہ کہا جائے کہ تم دکھلاوا کرتے ہو۔(ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن ابن عباس)

(۱۸۹۴) اللہ تعالیٰ کا اذکر کثرت سے کرو حتیٰ کہ منافق کہیں کہ تم ریاکاری کرتے ہو۔

(ش حم فی الزہد ہب عن ابی الجوزاء مرسلاً)

(۱۸۹۵) اس اُمت میں سے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بہترین وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آجائے اور اس اُمت کے بدترین لوگ چغل خور، محبت کرنے والوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے والے اور جو پاک لوگوں سے بدکاری کرانا چاہتے ہیں۔(وہ ہیں)۔(الخرائطی فی مکارم الاخلاق من طریق عبد الرحمٰن بن غنم عن ابی مالک الاشعری)

(۱۸۹۶) کیا میں تمہاری رہنمائی اس امت کے بہترین لوگوں کی طرف نہ کروں وہ لوگ وہ ہیں کہ جب دوسرے لوگ انہیں دیکھتے ہیں تو انہیں اللہ تعالیٰ یاد آجاتا ہے اور جب ان (بہترین لوگوں) کے پاس اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جاتا ہے تو وہ اس کی یاد پر معاون ہوتے ہیں۔(ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن محمد بن عامر بن ابراہیم الاصبہانی عن ابیہ عن نھشل عن الضحاک عن ابن عباس)''وھذا اسناد واہی''۔

(۱۸۹۷) اے لوگو! کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں، وہ لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ

شرار کم المشاؤون بالنميمة المفسدون بين الاحبة الباغون البراء العنت (حم طب عن اسماء بنت يزيد)

تعالیٰ یاد آ جائے۔ کیا میں تمہیں تمہارے بدترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں! تمہارے بدترین لوگ چغل خور محبت کرنے والوں کے درمیان فساد ڈالنے والے اور پاک لوگوں سے بدکاری کرانے کے طالب ہیں۔ (حم طب عن اسماء بنت یزید)

1898 - قال الله تعالى : ألا إن اوليائى من عبادى واحبائى من خلقى الذين يذكرون بذكرى واذكر بذكرهم (الحكيم حل عن عمرو بن الجموح)

(۱۸۹۸) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خبردار! میرے بندوں میں سے میرے ولی (دوست) اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب بندے وہ ہیں کہ جو میری یاد سے یاد کئے جاتے ہیں اور میں ان کی یاد سے یاد کیا جاتا ہوں۔ (الحکیم حل عن عمرو بن الجموح)

1899 - أن تمسى وتصبح ، ولسانك رطب من ذكر الله عز وجل (ابن النجار عن معاذ) قال قلت يا رسول الله أى العمل خير واقرب إلى الله وإلى رسوله قال فذكره)

(۱۸۹۹) کہ تو اس حال میں صبح اور شام کرے کہ تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔ (ابن النجار عن معاذ) فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل بہتر اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے زیادہ قریب (کرنے والا) ہے۔ تو ارشاد فرمایا:

1900 - الذين لا تزال السنتهم رطبة من ذكر الله يدخل احدهم الجنة وهو يضحك (ابن شاهين فى الترغيب فى الذكر عن ابى ذر وابو الشيخ فى الثواب عن ابى الدرداء ش عنه موقوفا)

(۱۹۰۰) وہ لوگ کہ جن کی زبانیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی ہیں ان میں سے ہر ایک اس حالت میں جنت میں داخل ہوگا کہ وہ مسکرا رہا ہوگا۔ (ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن ابی ذر)۔ (ابوالشیخ فی الثواب عن ابی الدرداء)۔ (ش عنہ موقوفاً)

1901 - ألا أخبركم بافضل أهل الارض عملا يوم القيامة رجل يقول كل يوم مائة مرة مخلصا لا إله إلا الله وحده لا شريك له إلا من زاد عليه (الديلمى عن ابن مسعود)

(۱۹۰۱) کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں جو قیامت کے دن عمل کے لحاظ سے تمام زمین کے باسیوں سے افضل ہوگا؟ وہ آدمی وہ ہے کہ جو ہر روز خلوص دل سے سو مرتبہ ''لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ'' کہتا ہے۔ اس سے افضل وہی ہوگا جو اس سے زیادہ مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے۔ (الدیلمی عن ابن مسعود)

1902 - ألا أدلك على شيء هو اكثر من ذكرك الليل مع النهار ، والنهار مع الليل قل الحمد لله عدد ما خلق والحمد لله ملأ ما خلق والحمد لله عدد ما فى السموات والارض

(۱۹۰۲) کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز پر نہ کروں جو تیرے رات کے ساتھ ساتھ دن اور دن کے ساتھ ساتھ رات کو ذکر کرنے سے زیادہ (ثواب کی حامل) ہے یہ کلمات کہا کر ''الحمد لله عدد ما خلق والحمد لله ملأ ما خلق والحمد لله

والحمد لله عدد ما احصى كتابه والحمد لله عدد كل شىء والحمد له ملأ كل شىء وسبحان الله عدد ما خلق، وسبحان الله ملأ ما خلق وسبحان الله عدد ما فى السموات والارض وسبحان الله عدد ما احصى كتابه، وسبحان الله عدد كل شىء، وسبحان الله ملأ كل شىء، تعلمهن وعلمهن عقبك من بعدك (ن وابن خزيمة طب وسمويه وابن عساكر ص عن ابى امامة طب عن ابى الدرداء)

عدد ما فى السموات والارض والحمد لله عدد ما احصى کتابه والحمد لله عدد کل شیء والحمد لله ملا کل شیء وسبحان الله عدد ما خلق وسبحان الله عدد ما فی السموات والارض وسبحان الله عدد ما احصی کتابه وسبحان الله عدد کل شیء و شبحان ملا کل شیء۔ یہ کلمات خود بھی سیکھ لے اور اپنے بعد اپنی اولاد کو بھی سکھا۔
(ن وابن خزیمۃ طب وسمویہ وابن عساکر ص عن ابی امامۃ طب عن ابی الدرداء)

1903 - قال موسى يا رب علمنى شيئا اذكرك به وادعوك به قال يا موسى : قل لا اله الا الله قال يا رب كل عبادك يقولون هذا قال : قل لا اله الا الله قال لا اله الا انت يا رب، إنما اريد شيئا تخصنى به، قال يا موسى لو أن السموات السبع وعامرهن غيرى والارضين السبع فى كفة ولا اله الا الله فى كفة مالت بهم لا اله الا الله (ع والحكيم حب ك حل ق فى الاسماء عن ابى سعيد

(۱۹۰۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی' اے میرے پروردگار! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا کہ جس کے ساتھ میں تجھے یاد کیا کروں اور تجھے پکارا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام کہہ لا الٰہ الا اللہ۔ عرض کی' اے میرے پروردگار! یہ کلمہ تو تیرے سارے بندے ہی کہتے ہیں تو فرمایا: لا الٰہ الا اللہ'' کہہ عرض کی اے پروردگار! لا الٰہ الا انت (تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں) میری خواہش ایسی چیز ہے کہ جس کے ساتھ تو مجھے خاص کر دے تو فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! اگر سات آسمان اور میرے علاوہ ان میں تمام بسنے والے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں ہوں اور ایک پلڑے میں ''لا الٰہ الا اللہ'' ہو تو ان سب کے مقابلے میں لا الٰہ الا اللہ والا پلڑا وزنی ہوگا۔ (ع والحکیم حب ک حل ق فی الاسماء عن ابی سعید)

1904 - ما من الذكر افضل من لا اله الا الله ولا من الدعاء أفضل من الاستغفار (طب عن ابن عمر)

(۱۹۰۴) کوئی بھی ذکر ''لا الٰہ الا اللہ'' سے افضل نہیں اور کوئی دعا ''استغفار'' سے افضل نہیں۔ (طب عن ابن عمر)

1905 - ما من عبد يقول لا اله الا الله والله اكبر إلا اعتق الله ربعه من النار ولا يقولها اثنتين الا اعتق الله شطره من النار و لا يقولها

(۱۹۰۵) جو بندہ بھی ایک مرتبہ ''لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر'' کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی جسم دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے اور جو دو مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا آدھا جسم دوزخ سے آزاد فرما

اربعا الا اعتقه اللّٰه من النار (طب عن ابی الدرداء)

1906 - یا معاذ کم تذکر کل یوم ؟ أتذکر عشرة الآف مرۃ ألا ادلك علی کلمات هن اهون علیك واکثر من عشرة الاف وعشرة آلاف تقول لا اله الا اللّٰه عدد خلقه لا اله الا اللّٰه زنة عرشه، لا اله الا اللّٰه ملأ سمواته لا اله الا اللّٰه مثل ذٰلك معه واللّٰه اکبر مثل ذٰلك معه والحمد للّٰه مثل ذٰلك معه لا یحصیه ملك ولا غیره (ابن النجار عن ابی شبل عن جده وکان من الصحابة)

1907 - یا معاذ ما لك لا تأتنا کل غداة ؟ قال یا رسول اللّٰه انی اسبح کل غداة سبعة آلاف تسبیحة قبل ان آتیك قال الا اعلمك کلمات هن اخف علیك واثقل فی المیزان ولا تحصیه الملائکة ولا اهل الارض قال قل لا اله الا اللّٰه عدد رضاه لا اله الا اللّٰه زنة عرشه لا اله الا اللّٰه عدد خلقه لا اله الا اللّٰه ملأ سمواته لا اله الا اللّٰه ملأ ارضه، لا اله الا اللّٰه ملأ ما بینهما (ابن برکان والدیلمی عن ابن مسعود)

1908 - اذکروا اللّٰه عند کل شجر وحجر (حم فی الزهد عن عطاء بن یسار مرسلا)

1909 - اذکر اللّٰه حیثما کنت وخالق الناس بخلق حسن واتبع السیئه الحسنة تمحها (ابن شاهین فی الترغیب فی الذکر عن ابی ذر)

1910 - اذکروا اللّٰه عباد اللّٰه، فان العبد

دیتا ہے اور جو چار مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے آزادی عطا فرما دیتا ہے۔ (طب عن ابی الدرداء)

(۱۹۰۶) اے معاذ! تو روزانہ کتنا ذکر الٰہی کرتا ہے؟ کیا تو دس ہزار مرتبہ ذکر الٰہی کرتا ہے؟ کیا میں تیری رہنمائی ان کلمات کی طرف نہ کروں جو تم پر بہت آسان ہوں اور بیس ہزار مرتبہ ذکر الٰہی سے زیادہ ثواب کے حامل ہوں تم یہ کہا کرو ”لا اله الا الله عدد خلقه لا اله الا الله زنة عرشه لا اله الا الله ملأ سمواته لا اله الا الله مثل ذٰلك معه والله اكبر مثل ذٰلك معه والحمد لله مثل ذٰلك معه۔ ان کلمات کا ثواب نہ ہی فرشتے اور نہ ہی کوئی اور شمار کر سکتا ہے۔

(ابن النجار عن ابی شبل عن جدہ وکان من الصحابۃ)

(۱۹۰۷) اے معاذ! کیا وجہ ہے کہ تو ہر صبح ہمارے پاس نہیں آتا؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے ہر صبح سات ہزار تسبیحات پڑھتا ہوں، تو فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو تم پر تو ہلکے ہوں البتہ میزان میں بھاری ہوں اور ان کا ثواب فرشتے اور اہل زمین شمار نہ کر سکیں پھر فرمایا کہ یہ کہا کرو ”لا اله الا الله عدد رضاه لا اله الا الله زنة عرشه لا اله الا الله عدد خلقه لا اله الا الله ملأ سمواته لا اله الا الله ملأ ارضه لا اله الا الله ملأ ما بینهما“۔ (ابن برکان والدیلمی عن ابن مسعود)

(۱۹۰۸) ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ (حم فی الزہد عن عطاء بن یسار مرسلا)

(۱۹۰۹) تو جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر، لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ اور اگر کوئی برائی کر بیٹھے تو اس کے بعد نیکی کر، وہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی۔ (ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن ابی ذر)

(۱۹۱۰) اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ جب بندہ

إذا قال سبحان الله وبحمده كتبت له بها عشر ومن عشر إلى مائة ومن مائة إلى الف ومن زاد زاده اللّٰه ومن استغفر اللّٰه غفر الله له (ابن شاهين عن ابن عمر ورواه خط) وزاد ومن حالت شفاعته دون حد من حدود الله فقد ضاد اللّٰه في ملكه ومن اعان على خصومة بغير علم فقد باء بسخط من الله ومن قذف مؤمنا أو مؤمنة حبسه اللّٰه في ردغة الخبال حتى يأتي بالمخرج ومن مات وعليه دين اقتص من حسناته ليس ثم درهم ولا دينار (خط عن ابن عمر)

یہ کہتا ہے کہ ''سبحان اللہ وبحمدہ'' تو اس کے ایک مرتبہ یہ کہنے سے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں دس مرتبہ کہنے سے سوتک نیکیاں' سو مرتبہ کہنے سے ہزار تک نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جو اس سے زیادہ مرتبہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے زیادہ عطا فرمائے گا اور جو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ (ابن شاہین عن ابن عمر) ورواہ (خط) وزاد۔ جس آدمی کی سفارش حدود اللہ میں سے کسی حد کے سامنے حائل ہوئی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی' جس نے کسی مقدمے پر بغیر (کچھ) جانے معاونت کی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق ٹھہرا' جس نے کسی مؤمن مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگائی اللہ تعالیٰ اسے دوزخیوں کی پیپ اور کیچڑ میں رکھے گا حتیٰ کہ وہ وہاں سے باہر نہ نکل آئے اور جسے اس حالت میں موت آئی کہ اس پر قرض تھا تو وہ قرض اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا۔ وہاں نہ درہم ہوں گے نہ دینار۔ (خط عن ابن عمر)

1911 - قال اللّٰه تعالىٰ يا ابن آدم انك ما ذكرتني شكرتني وما نسيتني كفرتني (ابن شاهين في الترغيب في الذكر والخطيب والديلمي وابن عساكر عن ابي هريرة وفيه المعلى بن الفضل له مناكير)

(۱۹۱۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! جو تو نے میرا ذکر کیا وہ تو نے میرا شکر ادا کیا اور جو تو نے مجھے بھلایا وہ تو نے میری ناشکری کی۔

(ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر والخطیب والدیلمی وابن عساکر عن ابی ہریرۃ وفیہ المعلی بن الفضل لہ مناکیر)

1912 - قال ابليس يا رب كل خلقك قد سببت ارزاقهم فما رزقي قال كل ما لم يذكر عليه اسمي (أبو الشيخ في العظمة عن ابن عباس)

(۱۹۱۲) شیطان نے عرض کی اے پروردگار! تو نے اپنی تمام مخلوق کے لئے ان کے رزق کا سبب پیدا فرمایا ہے میرا رزق کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہر وہ چیز جس پر میرا نام نہ لیا گیا ہو۔

(ابوالشیخ فی العظمۃ عن ابن عباس)

1913 - قال ابليس يا رب ليس احد من خلقك الا جعلت لهم رزقا ومعيشة فما رزقي قال ما لم يذكر عليه اسمي (حل عن ابن عباس)

(۱۹۱۳) شیطان نے عرض کی' اے پروردگار! تو نے اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کے لئے رزق اور اسباب زندگی بنائے ہیں' میرا رزق کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہر وہ چیز جس پر میرا نام نہ لیا گیا ہو۔ (حل عن ابن عباس)

1914 - ماصيد مصيد إلا بنقص من التسبيح الا انبت اللّٰه نابه والا وكل ملكا يحصى به حتى يأتي به يوم القيامة ولا عضد من شجرة الا بنقص في التسبيح وما دخل على امرء مكروه الا بذنب وما عفا الله عنه اكثر (ابن عساكر عن ابى بكر الصديق وعمر معا قال هٰذا حديث منكر وفى الاسناد ضعيفان ومجهولان)

(۱۹۱۴) کسی شکار کو شکار نہیں کیا جاتا مگر تسبیح میں کمی کی وجہ سے ہی شکار کیا جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی کچلی (دانت) اُگا دیتا ہے اور ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے وہ اس تسبیح کو شمار کرتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن وہ اسے لے کر حاضر ہو جاتا ہے کسی درخت کو نہیں کاٹا جاتا مگر تسبیح میں کمی کی وجہ سے اسے کاٹ دیا جاتا ہے اور کسی آدمی پر مصیبت کسی گناہ کی وجہ سے ہی آتی ہے اور جو گناہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے وہ تو اکثریت میں ہوتے ہیں۔(ابن عساکر عن ابی بکر الصدیق وعمر معا قال ہذا حدیث منکر وفی الاسناد ضعیفان ومجہولان)

1915 - ماصيد صيد ولا قطعت شجرة إلا بتضييع التسبيح وكل شيء من الخلق يسبح حتى يتغير عن الخلقة التى خلقه الله وإن كنتم تسمعون بعض حدثهم فانما هو تسبيح (أبو نعيم عن ابى هريرة)

(۱۹۱۵) تسبیح کو ضائع کرنے کی وجہ سے ہی کسی شکار کو شکار کیا جاتا ہے اور کسی درخت کو کاٹا جاتا ہے اور مخلوق میں سے ہر چیز تسبیح بیان کرتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی اسی پیدائشی ہیئت سے تبدیل نہ ہو جائے کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے تخلیق فرمایا تھا اور جو تم ان کی کچھ بولیاں سنتے ہو تو وہ تسبیح ہی ہوتی ہے۔(ابو نعیم عن ابی ہریرۃ)

1916 - ماصيد صيد ولاعضدت عضاة ولا قطعت شجرة الا بقلة التسبيح (ابن راهويه عن ابى بكر وسنده ضعيف جدا)

(۱۹۱۶) کسی شکار کو شکار نہیں کیا جاتا' کسی جھاڑی کو نہیں کاٹا جاتا اور کسی درخت کو نہیں کاٹا جاتا مگر تسبیح میں کمی کی وجہ سے ہی (کاٹا جاتا ہے)۔(ابن راہویہ عن ابی بکر)''وسندہ ضعیف جدا''۔

1917 - آجال البهائم كلها من القمل والبراغيث والجراد والخيل والبغال كلها والبقر وغيره آجالها فى التسبيح فإذا انقضى تسبيحها قبض اللّٰه ارواحها وليس إلى ملك الموت من ذٰلك شيء (عق وابو الشيخ عن انس قال عق لا اصل له واورده ابن الجوزى فى الموضوعات)

(۱۹۱۷) تمام جانوروں مثلاً جوؤں' پسوؤں' ٹڈیوں' گھوڑوں' خچروں اور گائیوں وغیرہ کی موت تسبیح میں ہوتی ہے۔ جب ان کی تسبیح منقطع ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی روحیں قبض فرما لیتا ہے اس معاملے میں ملک الموت کے ذمے کوئی چیز نہیں۔

(عق وابو الشیخ عن انس) قال عق لا اصل لہ واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات۔

1918 - ما من بقعة يذكر اللّٰه فيها الا استبشرت بذكر اللّٰه إلى منتهاها من سبع ارضين وفخرت على ما حولها من البقاع وما من مؤمن يقوم بفلاة من الارض الا تزخرفت به

(۱۹۱۸) زمین کے جس ٹکڑے پر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے' وہ ٹکڑا سات زمینوں میں اپنی انتہا تک خوشی محسوس کرتا ہے اور اپنے اردگرد موجود دیگر ٹکڑوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور جو مؤمن بھی زمین کے کسی بیابان حصے میں ٹھہرتا ہے وہ زمین اس سے مزین ہو

الارض (ابن شاهين فی الترغيب فی الذكر عن انس وفيه بن موسی بن عبيده الربذی عن يزيد الرقاشي ضعيفان)

1919 - مثل البيت الذی يذكر الله فيه والذی لا يذكر الله فيه مثل الحی والميت (حم م حب عن يزيد عن ابی بردة عن ابی موسی)

1920 - من أطاع الله فقد ذكر الله وإن قلت صلاته وصيامه وتلاوته للقرآن ، ومن عصی الله فلم يذكره وإن كثرت صلاته وصيامه وتلاوته للقرآن (الحسن بن سفيان طب وابن عساكر عن واقد مولی رسول الله صلی الله عليه وسلم ص هب عن ابن ابی عمران مرسلا)

1921 - من أكثر من ذكر الله فقد برئ من النفاق (ابن شاهين فی الترغيب فی الذكر عن ابی هريرة ورجاله ثقات)

1922 - من علامة حب الله ذكر الله ، ومن علامة بغض الله بغض ذكر الله (ابن شاهين فی الترغيب فی الذكر عن انس وهو ضعيف)

1923 - لا تزال مصليا قانتا ما ذكرت الله قائما وقاعدا أو فی سوقك أو فی ناديك أو حيثما كنت (هب عن يحيی بن ابی كثير مرسلا)

1924 - يا نساء المؤمنين عليكن بالتهليل والتسبيح والتقديس و لاتغفلن فتنسين الرحمة واعقدن بالانامل فانها مسؤلات مستنطقات (حم وابن سعد طب عن هانیء بن عفان عن

جاتی ہے۔(ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن انس) وفیہ ابن موسیٰ بن عبیدۃ الربذی عن یزید الرقاشی ضعیفان۔

(۱۹۱۹) وہ گھر کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ گھر کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔(حم م حب عن یزید عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ)

(۱۹۲۰) جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اگرچہ اس کی نمازیں، روزے اور تلاوت قرآن کم ہی ہو اور جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اس نے اس کا ذکر نہیں کیا اگرچہ اس کی نمازیں، روزے اور تلاوتِ قرآن بہت ہو۔(الحسن بن سفیان طب وابن عساکر عن واقد مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ص ھب عن ابن ابی عمران مرسلاً)

(۱۹۲۱) جس نے بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا وہ نفاق سے بری ہو گیا۔

(ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن ابی ہریرۃ) ورجالہ ثقات۔

(۱۹۲۲) اللہ تعالیٰ کا ذکر اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بغض اللہ تعالیٰ کے بغض کی علامت ہے۔(ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن انس وھو ضعیف)

(۱۹۲۳) تو تب تک لگاتار نماز ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کے لئے کمالِ بندگی کا اظہار کرنے والا رہے گا جب تک تو کھڑا ہو کر، بیٹھ کر، اپنے بازار میں، اپنی مجلس میں یا جہاں بھی تو ہو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔(ھب عن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلاً)

(۱۹۲۴) اے مؤمنین کی عورتو! تم پر تسبیح، تہلیل اور تقدیس (یعنی سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ کہنا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرنا) لازم ہے اور غافل مت ہو جانا کہ تم رحمت کو بھول جاؤ اور (یہ تسبیحات) انگلیوں کی پوروں پر شمار کرو کیونکہ ان سے بھی سوال کیا

امه حميضه بنت ياسر عن جدتها يسيرة)

1925 - يفضل الذكر الخفي الذى لا تسمعه الحفظة على الذى تسمعه سبعين ضعفا (ابن ابى الدنيا هب وضعفه عن عائشة)

1926 - يقول الله تعالىٰ: اخرجوا من النار من ذكرني أو خافني في مقام (ابن شاهين في الترغيب في الذكر هب عن انس وفيه مبارك بن فضالة وثقه جماعة وضعفه ن)

1927 - يقول الرب عزوجل يوم القيامة سيعلم اهل الجمع من اهل الكرم قيل ومن اهل الكرم يا رسول الله قال: اهل مجالس الذكر في المساجد (حم ع ص حب وابن شاهين في الترغيب في الذكر هب وابى سعيد)

1928 - ما كنتم تقولون فاني رأيت الرحمة تنزل عليكم فاحببت أن أشاركم فيها (ك عن سلمان) أنه كان في عصابة يذكرون الله تعالىٰ فمر بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذكره)

الباب الثاني

في اسماء الله الحسنى

1929 - إن لله تسعة وتسعين اسما مائة الا واحدا من احصاها دخل الجنة (ق ت ه عن ابى هريرة ابن عساكر عن عمر)

1930 - إن لله تسعة وتسعين اسما مائة الا

جائے گا اور جواب طلبی کی جائے گی۔

(حم وابن سعد طب عن ہانی بن عفان عن امہ حمیضۃ بنت یاسر عن جدتھا یسیرۃ)

(۱۹۲۵) وہ ذکر خفی کہ جسے کاتب فرشتے نہیں سنتے اس ذکر پر کہ جسے وہ سنتے ہیں ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا ہب وضعفہ عن عائشہ)

(۱۹۲۶) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس نے میرا ذکر کیا یا کسی مقام میں مجھ سے ڈرا اسے دوزخ سے باہر نکال لو۔ (ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر ہب عن انس وفیہ مبارک بن فضالۃ وثقہ جماعۃ وضعفہ (ن)

(۱۹۲۷) ربّ ذوالجلال قیامت کے دن فرمائے گا کہ عنقریب میدان محشر میں جمع ہونے والے جان لیں گے کہ کون لوگ معزز ہیں، عرض کی گئی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! معزز لوگ کون ہیں؟ تو فرمایا: مسجدوں میں ذکر الٰہی کی مجلسوں والے (حم ع ص حب وابن شاہین فی الترغیب فی الذکر ہب وابی سعید)

(۱۹۲۸) تم کیا کہہ رہے تھے میں نے تم پر رحمت اُترتی دیکھی ہے تو میں نے یہ پسند کیا ہے کہ اس رحمت میں تمہارے ساتھ شریک ہو جاؤں (ک عن سلمان) کہ وہ ایک ایسی جماعت میں تھے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے تو ان کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

دوسرا باب

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کے بیان میں

(۱۹۲۹) اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں، جس آدمی نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں جائے گا۔ (ق ت ہ عن ابی ہریرہ)۔ (ابن عساکر عن عمر)

(۱۹۳۰) اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں، جو کوئی

واحدا لا يحفظها احد إلا دخل الجنة وهو وتر يحب الوتر (ق عن ابى هريرة)

1931 - إن لله عزوجل تسعة وتسعين اسما مائة غير واحد وانه وتر يحب الوتر وما من عبد يدعو بها إلا وجبت له الجنة (حل عن علی)

1932 - إن لله مائة اسم غير اسم من دعا بها استجاب الله له

(ابن مردويه عن ابى هريره)

1933 - إن لله عزوجل تسعة وتسعين اسما من احصاها دخل الجنة هو الله الذى لا اله الا هو الرحمٰن الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلى الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوى المتين الولى الحميد المحصى المبدئ المعيد المحيى المميت الحى القيوم الواجد الماجد الواحد الاحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الأخر الظاهر الباطن الوالى المتعال البر التواب المنعم المنتقم العفو الرؤوف مالك الملك ذو الجلال والاكرام

بھی انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے۔(ق عن ابی ہریرۃ)

(۱۹۳۱) اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں اور وہ طاق (یعنی ایک) ہے طاق کو پسند فرماتا ہے اور جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کے وہ نام پکارتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔(حل عن علی)

(۱۹۳۲) اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں جس آدمی نے ان کے وسیلے سے دعا مانگی اللہ تعالیٰ اسے شریف قبولیت سے نوازے گا۔(ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ)

(۱۹۳۳) اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں جائے گا وہ نام یہ ہیں: اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الرحمن الرحیم الملك القدوس السلام المؤمن المهين العزيز الجبار المتكبر الخالق البارى المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلى الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوى المتين الولى الحميد المعصى المبدى المعيد المحيى المميت الحيى القيوم الواجد الماجد الواحد(الاحد) الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاوّل الآخر الظاهر الباطن الوالى المتعال البر التواب (المنعم) المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذوالجلال والاكرام المسقط الجامع (المعطى) المانع الضار النافع الغنى المغنى النور الهادى البديع الباقى الوارث الرشيد الصبور ۔(ت

المقسط الجامع المعطى المانع الضار النافع الغنى المغنى النور الهادى البديع الباقى الوارث الرشيد الصبور (ت حب ك هب عن ابى هريرة)

حب ک ہب عن ابی ہریرۃ)

1934 - ان لّلّٰه تسعة وتسعين اسما من احصاها كلها دخل الجنة اسال الله الرحمٰن الرحيم الاله الرب الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارى المصور الحكيم العليم السميع البصير الحى القيوم الواسع اللطيف الخبير الحنان المنان البديع الودود الغفور الشكور المجيد المبدى المعيد النور الهادى الاول الأخر الظاهر الباطن الغفور الوهاب الفرد الاحد الصمد الوكيل الكافى الباقى الحميد المقيت الدائم المتعالٰى ذو الجلال والاكرام الولى النصير الحق المبين المنيب الباعث المجيب المحيى المميت الجميل الصادق الحفيظ المحيط الكبير القريب الرقيب الفتاح التواب القديم الوتر الفاطر الرزاق العلام العلى العظيم الغنى المليك المقتدر الاكرم الرؤوف المدبر المالك القاهر الهادى الشاكر الكريم الرفيع الشهيد الواحد ذو الطول والمعارج ذو الفضل الخلاق الكفيل الجليل (ك أبو الشيخ وابن مردويه معا فى التفسير وابو نعيم فى الاسماء الحسنى عن ابى هريرة)

(۱۹۳۴) اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے وہ سب نام یاد کیے وہ جنت میں جائے گا۔ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو کہ ''الرحمن الرحيم الا له الرب الملك القدوس السلام المؤمن المهين العزيز الجبار المتكبر الخالق البارى المصور الحكيم العليم السميع البصير الحيى القيوم الواسع اللطيف الخبير الحنان المنّان البديع الودود الغفور الشكور المجيد المبدى المعيد النور الهادى الاوّل الأخر الظاهر الباطن الغفور الوهاب الفرد الاحد الصمد الوكيل الكافى الباقى الحميد المقيت الدائم المتعالى ذوالجلال و الاكرام الولى النصير الحق المبين المنيب الباعث المجيب المحيى المميت الجميل الصادق الحفيظ المحيط الكبير القريب الرقيب الفتاح التواب القديم الوتر الفاطر الرزاق العلام العلى العظيم الغنى المليك المقتدر الاكرام الرؤوف المدبر المالك القاهر الهادى الشاكر الكريم الرفيع الشهيد الواحد ذوالطول والمعارج ذوالفضل الخلاق الكفيل الجليل''۔ (ک وابوالشیخ وابن مردویہ معافی التفسیر وابونعیم فی الاسماء الحسنیٰ عن ابی ہریرۃ)

1935 - إن للّٰه عز وجل تسعة وتسعين اسما مائة الا واحدا انه وتر يحب الوتر من

(۱۹۳۵) اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں وہ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے جس نے وہ نام یاد کر لئے وہ جنت

حفظها دخل الجنة الواحد الصمد الاول الأخر الظاهر الباطن الخالق البارئ المصور الملك الحق السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الرحمٰن الرحيم اللطيف الخبير السميع البصير العليم العظيم البار المتعالٰی الجليل الحی القيوم القادر القاهر العلی الحكيم القريب المجيب الغنی الوهاب الودود الشكور الماجد الواجد الوالی الراشد العفو الغفور الحليم الكريم التواب الرب المجيد الولی الشهيد المبين البرهان الرؤوف الرحيم المبدئ المعيد الباعث الوارث القوی الشديد الضار النافع الباقی والوافی الخافض الرافع القابض الباسط المعز المذل المقسط الرزاق ذو القوة المتين القائم الحافظ الوكيل الباطن السامع المعطی المحيی المميت المانع الجامع الهادی الكافی الابد العالم الصادق النور المنير التام القديم الوتر الاحد الصمد الذی لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد (ه عن ابی هريرة)

میں جائے گا۔ (وہ نام یہ ہیں) الواحد الصمد الاوّل الآخر الظاهر الباطن الخالق البارى المصور الملك الحق السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الرحمن الرحيم اللطيف الخبير السميع البصير العليم العظيم البار المتعالى الجليل الحيى القيوم القادر القاهر العلى الحكيم القريب المجيب الغنى الوهاب الودود الشكور الماجد الواجد الوالى الراشد العفو الغفور الحليم الكريم التواب الرب المجيد الولى الشهيد المبين البرهان الرؤوف الرحيم المبدئ المعيد الباعث الوارث القوى الشديد الضار النافع الباقى والوافى الخافض الرافع القابض الباسط المعز المذل المقسط الرزاق ذوالقوة المتين القائم الحافظ الوكيل الباطن السامع المعطى المحيى المميت المانع الجامع الهادى الكافى الأبد العالم الصادق النورالمنير التام القديم الوتر الاحد الصمد الذى لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد۔ (عن ابی ہریرۃ)

الاكمال

1936 - إن لله تسعة وتسعين اسما كلهن فی القرآن من احصاها دخل الجنة (ابن جرير عن ابی هريرة)

الاکمال

(۱۹۳۶) اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں وہ سب کے سب قرآن کریم میں موجود ہیں جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں جائے گا۔ (ابن جریر عن ابی ہریرۃ)

فصل فی اسم الله الاعظم

1937 - اسم الله الاعظم فی هاتين الآيتين

اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے بیان میں فصل

(۱۹۳۷) اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے۔

والهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمٰن الرحيم وفاتحة آل عمران آلم اللّٰه لا اله الا هو الحی القيوم (حم د ت ه عن اسماء بنت يزيد)

1938 - اسم اللّٰه الاعظم الذی إذا دعی به اجاب فی ثلاث سور فی القرآن فی البقرة و آل عمران وطه (ه ك طب عن ابی امامة)

1939 - اسم اللّٰه الاعظم الذی إذا دعی به اجاب فی هٰذه الأية قل اللّٰهم مالك الملك الأية (طب عن ابن عباس)

1940 - اسم اللّٰه الاعظم الذی إذا دعی به اجاب وإذا سئل به اعطی دعوة يونس بن متی (ابن جرير عن سعد)

1941 - اسم اللّٰه الاعظم فی ست آيات من آخر سورة الحشر (فر عن ابن عباس)

1942 - يا عائشة هل علمت أن اللّٰه دلنی علی الاسم الذی إذا دعی به اجاب قالت : اياه قال انه لا ينبغی لك يا عائشة (ه عن عائشة)

”والهكم الٰه واحد لا الٰه الا هو الرحمٰن الرحيم“ (البقرة163) اور سورۂ آل عمران کی ابتداء میں ”الم اللّٰه لا اله الا هو الحی القيوم“ (آل عمران)۔ (حم دت ہ عن اسماء بنت یزید)

(۱۹۳۸) اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم کہ جس کے وسیلہ سے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے وہ قرآن کریم کی تین سورتوں یعنی سورۂ بقرہ، آل عمران اور سورۂ طٰہٰ میں ہے۔ (ہ ک طب عن ابی امامۃ)

(۱۹۳۹) اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم کہ جس کے وسیلہ سے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ وہ اس آیت میں ہے۔ ”قل اللّٰهم مالك الملك“ (آل عمران)۔ (طب عن ابن عباس)

(۱۹۴۰) اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم کہ جس کے وسیلے سے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور جس کے وسیلے سے سوال کیا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔ وہ اسم اعظم حضرت یونس بن متی علیہ السلام کی دعا ہے۔ (ابن جریر عن سعد)

(۱۹۴۱) اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم سورۂ حشر کی آخری چھ آیات میں ہے۔ (فر عن ابن عباس)

(۱۹۴۲) اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تو جانتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس اسم گرامی پر میری رہنمائی فرمائی ہے کہ جس کے وسیلے سے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ وہ کونسا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! وہ تیرے مناسب نہیں ہے۔ (ہ عن عائشہ)

الاكمال

1943 - هل ادلكم على اسم اللّٰه الاعظم دعاء يونس فقال رجل يا رسول اللّٰه هل كانت ليونس خاصة؟ قال الا تسمع قوله عزوجل ونجيناه من الغم [illegible] ننجی المؤمنين فايما

الاکمال

(۱۹۴۳) کیا میں اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم پر تمہاری رہنمائی کروں؟ وہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ حضرت یونس علیہ السلام کیلئے خاص تھا؟ تو ارشاد فرمایا: کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی نہیں سنا:

...سلم دعا بها فی مرضه اربعین مرة فمات فی ...مرضه ذلك اعطی اجر شهید وإن برئ برئ ...غفورا له

(ك عن سعد)

"ونجیناه من انعم و کذلك ننجی المؤمنین"۔(الانبیاء88)

ترجمہ: چنانچہ جو مسلمان بھی اپنی بیماری کے دوران اس (اسم اعظم) کے وسیلے سے چالیس مرتبہ دعا کرے پھر وہ اسی بیماری میں فوت ہو جائے تو اسے شہید کا اجر دیا جائے گا اور اگر وہ تندرست ہو گیا تو اس حال میں تندرست ہوا ہے کہ اسے بخش دیا گیا ہے۔(ک عن سعد)

1944 - لقد دعا الله باسمه الاعظم الذی ...سئل به اعطی وإذا دعی به اجاب (ش حم د ت ...ه حب ك ص عن انس) قال : سمع النبی ...صلی الله علیه وسلم رجلا یقول : اللّهم انی ...اسالك بان لك الحمد لا اله الا انت وحدك لا ...شریك لك المنان بدیع السموات والارض ذو ...الجلال والاكرام یا حی یا قیوم قال فذكره)

(۱۹۴۴) اس آدمی نے اللہ تعالیٰ کے اس اعظم کے وسیلے سے دعا کی ہے کہ جس کے وسیلے سے سوال کیا جائے تو عطا کیا جاتا ہے اور دعا کی جائے تو دعا قبول ہوتی ہے۔(ش حم دت ہ حب ک ص عن انس) فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا "اللهم انی اسالك بان لك الحمد لا اله الا انت وحدك لا شریك لك المنان بدیع السموات والارض ذاالجلال والاكرام یا حیی یا قیوم" تو ارشاد فرمایا:

1945 - لقد سالت الله باسمه الاعظم ...الذی إذا سئل به اعطی وإذا دعی به اجاب (ش ...حب ك عن بریدة) قال سمع النبی صلی الله ...علیه وسلم رجلا یقول : اللّهم إنی اسالك بانك ...انت الله لا اله الا انت الاحد الصمد الذی لم ...یلد ولم یولد ولم یكن له كفوا احد قال فذكره)

(۱۹۴۵) تو نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے وسیلے سے سوال کیا ہے کہ جس کے وسیلے سے سوال کیا جائے تو عطا کیا جاتا ہے اور دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے (ش ہ حب ک عن بریدہ) فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا "اللهم انی اسالك بانك انت الله لا اله الا انت الا حد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یكن له كفوا احد" تو ارشاد فرمایا:

1946 - والذی نفسی بیده لقد سالت الله ...باسمه الاعظم الذی إذا دعی به اجاب وإذا سئل ...به اعطی (حم ن حب عن انس) قال سمع النبی ...صلی الله علیه وسلم رجلا یدعوا اللّهم إنی ...اسالك بان لك الحمد لا إله الا انت الحنان ...المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال ...والاكرام یا حی یا قیوم قال فذكره)

(۱۹۴۶) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تو نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ جس کے وسیلے سے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور سوال کیا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔(حم ن حب عن انس) فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایسے دعا مانگتے ہوئے سنا "اللهم انی اسالك بان لك الحمد لا اله الا انت الحنان المنان بدیع السموات والارض یا

ذو الجلال والاکرام یا حیی یا قیوم ''تو ارشاد فرمایا:

الباب الثالث

في الحوقلة

1947 - ألا أدلك على كلمة من تحت العرش من كنز الجنة تقول لا حول ولا قوه الا بالله فيقول الله : اسلم عبدى واستسلم (ك عن ابى هريرة)

1948 - ألا ادلك على باب من ابواب الجنة لا حول ولا قوه إلا بالله (حم ت ك عن قيس بن سعد بن عبادة)

1949 - استكثروا من قول لا حول ولا قوه إلا بالله فانها تدفع تسعة وتسعين بابا من الضرر ادناها الهم (عق عن جابر)

1950 - كلام اهل السموات لا حول ولا قوة إلا بالله (خط عن انس)

1951 - من أنعم الله عليه نعمة فاراد بقاء ها فليكثر من قول لا حول ولا قوة إلا بالله (طب عن عقبة بن عامر)

1952 - لا حول ولا قوة إلا بالله دواء من تسعة وتسعين داء أيسرها الهم (ابن ابى الدنيا فى الفرج عن ابى هريرة)

1953 - اكثروا من قول لا حول ولا قوة إلا بالله فانها من كنز الجنة (عدع طب عن ابى ايوب)

تیسرا باب

حوقلہ کے بیان میں

(۱۹۴۷) کیا میں تمہاری رہنمائی اس کلمے پر نہ کروں جو عرش الٰہی کے نیچے سے جنت کے خزانے سے ہے تو کہے گا ''لا حول ولا الا باللہ '' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا بندہ امن وامان میں آ گیا فرمانبردار ہو گیا'' یا اس طرح بھی ترجمہ ہو سکتا ہے کہ ''میرے بندے نے اطاعت کی اور سب کام مجھے سونپ دیئے۔ (ک عن ابی ہریرۃ)

(۱۹۴۸) کیا میں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کی طرف تیری رہنمائی نہ کروں وہ ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ '' ہے۔ (حم ت ک عن قیس بن سعد بن عبادۃ)

(۱۹۴۹) ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ '' کے قول کی کثرت کرو کیونکہ یہ نقصان (تکلیف) کے ننانوے دروازے بند کرتا ہے ان میں سے کمتر ترین ھمّ (وہ غم جو مصیبت آنے سے پیشتر ہوتا ہے اور نیند اچاٹ ہو جاتی ہے) ہے۔ (عق عن جابر)

(۱۹۵۰) اہل آسمان کا کلام ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ '' ہے۔ (خط عن انس)

(۱۹۵۱) جس آدمی پر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت انعام فرمائے اور وہ اس کے باقی رہنے کا خواہشمند ہو تو اسے ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ '' کے قول کی کثرت کرنی چاہیے۔ (طب عن عقبۃ بن عامر)

(۱۹۵۲) ''لا حول ولا قوۃ اللہ باللہ '' ننانوے بیماریوں کی دوا ہے ان میں سے ہلکی ترین بیماری ھمّ ہے۔ (ابن ابی الدنیا فی الفرج عن ابی ہریرۃ)

(۱۹۵۳) لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے قول کی کثرت کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانے میں سے ہے۔ (عدع طب عن ابی ایوب)

1954 - اكثروا من قول لا حول ولا قوة إلا بالله فانها من كنوز الجنة (عد عن ابى هريرة)

(۱۹۵۴) لا حول ولا قوة الا باللہ کے قول کی کثرت کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ (عد عن ابی ہریرۃ)

1955 - اكثروا من غرس الجنة فانها عذب ماؤها طيب ترابها فاكثروا من غراسها لا حول ولا قوة إلا بالله (طب عن ابن عمر)

(۱۹۵۵) جنت کے درخت بونے کی کثرت کرو کیونکہ اس (جنت) کا پانی میٹھا اور اس کی مٹی پاکیزہ (عمدہ) ہے چنانچہ اس کے درختوں کی کثرت "لا حول ولا قوة الا باللہ" سے کرو۔ (طب عن ابن عمر)

1956 - ألا أخبركم بتفسير قول لا حول ولا قوة إلا بالله لا حول عن معصية الله إلا بعصمة الله، ولا قوة على طاعة الله الا بعون الله هكذا اخبرني جبريل يا ابن ام عبد (ابن النجار عن ابن مسعود)

(۱۹۵۶) کیا میں تمہیں "لا حول ولا قوة الا باللہ" کے قول کی تفسیر نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بغیر اللہ تعالیٰ کے بچائے کوئی بچاؤ نہیں اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے نہیں کی جاسکتی۔ اے ابن اُم عبد! مجھے اسی طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے۔ (ابن النجار عن ابن مسعود)

1957 - اكثروا من قول لا حول ولا قوة إلا بالله فانها تدفع تسعة وتسعين بابا من الضر ادناها الهم (طس عن جابر)

(۱۹۵۷) "لا حول ولا قوة الا باللہ" کے قول کی کثرت کرو کیونکہ یہ مصیبت کے ننانوے دروازے بند کرتا ہے ان میں سے کم ترین ھمّ ہے۔ (طس عن جابر)

1958 - اكثروا من قول لا حول ولا قوة الا بالله فانها من كنز الجنة ومن اكثر منه نظر الله إليه ومن نظر الله إليه فقد اصاب خير الدنيا والأخرة (ابن عساكر عن ابى بكر)

(۱۹۵۸) لا حول ولا قوة الا باللہ کے قول کی کثرت کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانے میں سے ہے اور جو آدمی اس کی کثرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرمائے اس نے دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرلی۔ (ابن عساکر عن ابی بکر)

1959 - ما على الارض احد يقول لا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله إلا كفرت عنه خطاياه ولو كانت مثل زبد البحر (حم ت عن ابن عمر)

(۱۹۵۹) روئے زمین پر موجود جو آدمی بھی "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة اِلّا باللہ" کہتا ہے اس کی خطائیں مٹادی جاتی ہیں اگرچہ سمندری کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (حم ت عن ابن عمر)

1960 - يا ابا ذر ألا ادلك على كنز من كنوز الجنة لا حول ولا قوة الا بالله (حم ت ن ه حب عن ابى ذر)

(۱۹۶۰) اے ابوذر رضی اللہ عنہ! کیا میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف تیری رہنمائی نہ کروں؟ وہ "لا حول ولا قوة الا باللہ" ہے۔ (حم ت ن ہ حب عن ابی ذر)

1961 - يا حازم اكثر من قول لا حول ولا

(۱۹۶۱) اے حازم رضی اللہ عنہ "لا حول ولا قوة الا

قوة إلا باللہ فانها من كنوز الجنة (ہ عن حازم بن حرملة الاسلمی)

1962 - يا عبد اللہ بن قيس ا لا ادلك على كلمة هی كنز من كنوز الجنة لا حول ولا قوة الا باللہ (حم ق 4 عن ابی موسی)

الاكمال

1963 - اكثروا من ذكر لا حول ولا قوة إلا باللہ فانها تدفع عن قائلها تسعة وتسعين بابا من الضر ادناها الهم (طس عن جابر)

1964 - إن قول لا حول ولا قوة إلا باللہ تدفع عن قائلها تسعا وتسعين بابا أدناها الهم (ابن عساكر عن ابن عباس)

1965 - من قال لا حول ولا قوة الا باللہ كان دواء من تسعة وتسعين داء ايسرها الهم (ك عن ابی هريرة)

1966 - اكثروا من قول لا حول ولا قوة إلا باللہ فانه كنز من كنوز الجنة وإن فيها شفاء من تسعة وتسعين داء اولها الهم (ميسرة بن على فی مشيخته عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده)

1967 - لا حول ولا قوة الا باللہ كنز من كنوز الجنة من قالها اذهب اللہ عنه سبعين بابا من الشر ادناهم الهم (طب وابن عساكر عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده)

1968 - ان اللہ عزوجل ليصدق عبده إذا قال لا اله الا اللہ وإذا قال لا اله الا اللہ وإذا قال

باللہ'' کے قول کی کثرت کر کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔(ہ عن حازم بن حرملۃ الاسلمی)

(۱۹۶۲) اے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ! کیا میں تیری رہنمائی ایک ایسے کلمے کی طرف نہ کروں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے وہ ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' ہے۔(حم ق ۴ عن ابی موسیٰ)

الاکمال

(۱۹۶۳) لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر کثرت سے کرو کیونکہ یہ اپنے کہنے والے سے ننانوے دروازے مصیبت کے دور ہٹاتا ہے۔ان میں سے کمتر ترین ہم ہے۔(طس عن جابر)

(۱۹۶۴) بلاشبہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا قول اپنے کہنے والے سے ننانوے دروازے دور ہٹاتا ہے ان میں سے کمتر ترین ھمّ ہے۔(ابن عساکر عن ابن عباس)

(۱۹۶۵) جس نے ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' کہا تو یہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہوگی ان میں سے ہلکی ترین بیماری ھمّ ہے۔(ک عن ابی ہریرۃ)

(۱۹۶۶) لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے قول کی کثرت کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے خزانہ ہے اور اس میں ننانوے بیماریوں کی شفاء ہے ان میں سے پہلی بیماری ھمّ ہے۔(میسرۃ بن علی فی مشیختہ عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ)

(۱۹۶۷) لا حول ولا قوۃ الا باللہ جنت کے خزانوں میں سے خزانہ ہے جو آدمی یہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے شر کے ستر دروازے ہٹا دیتا ہے ان میں سے کم تر ترین ھم ہے۔(طب وابن عساکر عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ)

(۱۹۶۸) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی تصدیق فرماتا ہے: جب وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور جب لا

لا حول ولا قوة الا بالله لم تمسه نار (ك في تاريخه واسمٰعيل بن عبد الغافر الفارسي في الاربعين والديلمي عن ابی هريرة)

حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اسے آگ نہیں چھوئے گی۔(ک فی تاریخہ واسماعیل بن عبدالغافر الفارسی فی الاربعین والدیلمی عن ابی ہریرۃ)

1969 - ألا ادلك على باب من الجنة لا حول ولا قوة الا بالله (حم ت حسن صحيح وابن سعد ك طب هب عن قيس بن سعد بن عبادة حم عن معاذ)

(۱۹۶۹) کیا میں تیری رہنمائی جنت کے دروازے کی طرف نہ کروں وہ ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' ہے۔(حم ت حسن صحیح وابن سعد ک طب هب عن قیس بن سعد بن عبادۃ)۔
(حم عن معاذ)

1970 - لما اسرى بى مررت بابراهيم فقال لجبرئيل من هٰذا فرحب بى وسلم على وقال مر امتك يكثروا من غراس الجنة فان تربها طيبة وارضها واسعة قلت وما غراس الجنة قال لا حول ولا قوة الا بالله (هب عن ابى ايوب)

(۱۹۷۰) جب مجھے معراج کروائی گئی تو میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا انہوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ پھر مجھے خوش آمدید کہا اور مجھے سلام کیا اور کہا کہ اپنی امت کو حکم دیجئے کہ جنت کے درخت بونے کی کثرت کریں کیونکہ اس کی مٹی پاکیزہ اور اس کی زمین کشادہ ہے۔ میں نے کہا کہ جنت کے درخت کیا ہیں؟ تو کہا کہ ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ''۔(هب عن ابی ایوب)

1971 - ليلة اسرى بى مررت بابراهيم فقال يا جبرئيل من هٰذا معك قال هٰذا محمد فسلم على ورحب بى وقال مر امتك أن يكثروا من غرس الجنة فان تربها طيبة وارضها واسعة قلت وما غراس الجنة قال لا حول ولا قوة الا بالله

(حم ع حب طب ص عن ابى ايوب)

(۱۹۷۱) وہ رات کہ جس میں مجھے معراج کرائی گئی میں اس رات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: اے جبرائیل علیہ السلام! یہ تیرے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تب انہوں نے مجھے سلام کیا اور خوش آمدید کہا اور پھر کہا کہ اپنی امت کو حکم دیجئے کہ جنت کے درخت بونے کی کثرت کریں کیونکہ اس کی مٹی پاکیزہ ہے اور زمین کشادہ ہے۔ میں نے کہا کہ جنت کے درخت کیا ہیں؟ انہوں نے کہا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (حم ع حب طب ص عن ابی ایوب)

1972 - مررت ليلة اسرى بى على ابراهيم فقال لجبرئيل من معك قال هٰذا محمد فقال يا محمد مر امتك ان يكثروا من غراس الجنة فان تربها طيبة وارضها واسعة قلت وما

(۱۹۷۲) معراج والی رات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تب انہوں نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کو حکم

غراس الجنة قال لا حول ولا قوة الا بالله (حب عن ابی ایوب)

1973 - ألا أدلك على كنز من كنوز الجنة لا حول ولا قوة إلا بالله ولا ملجأ من الله الا إليه (هب عن ابی هريرة

1974 - ألا ادلك على كنز من كنوز الجنة لا حول ولا قوة الا بالله (طب عن زيد بن اسحاق)

1975 - الا ادلكم على كنز من كنوز الجنة لا حول ولا قوة الا بالله
(طب عن معاذ

1976 - الا ادلكم على كنز من كنوز الجنة تكثرون من لا حول ولا قوة الا بالله (عبد بن حميد طب عن زيد بن ثابت

1977 - الا اعلمك يا ابا ايوب كلمة من كنز الجنة اكثر من قول لا حول ولا قوة الا بالله
(طب عن ابی ایوب

1978 - من اراد كنز الجنة فعليه بلا حول ولا قوة الا بالله (طب وابن النجار عن فضالة بن عبيد)

1979 - ما نزل من السماء ملك ولا صعد الى السماء ملك حتى يقول لا حول ولا قوة الا بالله (الديلمی من طریق صفوان بن سليم عن انس بن مالك عن ابی بكر الصديق عن ابی هريرة)

1980 - يا معاذ تدری ما تفسير لا حول

دیجئے کہ جنت کے درخت بونے کی کثرت کریں کیونکہ اس کی مٹی پاکیزہ اور زمین کشادہ ہے۔ میں نے کہا کہ جنت کے درخت کیا ہیں؟ تو کہا کہ ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' (حب عن ابی ایوب)

(۱۹۷۳) کیا میں تیری رہنمائی جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف نہ کروں وہ ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا ملجا من اللہ الا الیہ'' ہے۔ (ہب عن ابی ہریرۃ)

(۱۹۷۴) کیا میں تیری رہنمائی جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف نہ کروں؟ وہ ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' ہے۔ (طب عن زید بن اسحٰق)

(۱۹۷۵) کیا میں تم سب کی رہنمائی جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف نہ کروں؟ وہ ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' ہے۔ (طب عن معاذ)

(۱۹۷۶) کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف نہ کروں؟ تم لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی کثرت کیا کرو۔ (عبد بن حمید طب عن زید بن ثابت)

(۱۹۷۷) اے ابوایوب! کیا میں تمہیں جنت کے خزانے میں سے ایک کلمہ نہ سکھاؤں؟ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے قول کی کثرت کیا کرو۔ (طب عن ابی ایوب)

(۱۹۷۸) جس کی خواہش جنت کا خزانہ ہو اس پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ لازم ہے۔

(طب وابن النجار عن فضالۃ بن عبید)

(۱۹۷۹) نہ کوئی فرشتہ آسمان سے اُترتا ہے اور نہ ہی کوئی فرشتہ آسمان کی طرف چڑھتا ہے حتیٰ کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ نہ کہہ لے۔ (الدیلمی من طریق صفوان بن سلیم عن انس بن مالک عن ابی بکر الصدیق عن ابی ہریرۃ)

(۱۹۸۰) اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ لا حول ولا قوۃ الا

ولا قوة إلا بالله لا حول عن معصية الله الا بقوة الله ولا قوة على طاعة الله الا بعون الله يا معاذ هكذا حدثني جبريل عن رب العزة (الديلمي عن ابن مسعود)

باللہ کی تفسیر کیا ہے؟ اس کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے کوئی بچاؤ نہیں اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے کوئی مدد نہیں۔ اے معاذ! اسی طرح مجھ سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ربّ ذوالجلال سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔ (الدیلمی عن ابن مسعود)

الباب الرابع

فى التسبيح

چوتھا باب

تسبیح کے بیان میں

1981 - ما من يوم يصبح العباد الا ينادى مناد سبحوا الملك القدوس (ت عن الزبير)

(۱۹۸۱) بندے جس دن کی بھی صبح کرتے ہیں ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے کہ الملک القدوس کی تسبیح بیان کرو۔ (ت عن الزبیر)

1982 - ما من صباح يصبح العباد الامناد ينادى سبحان الملك القدوس (ت عن الزبير)

(۱۹۸۲) بندے جو صبح بھی کرتے ہیں ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے کہ "سبحان الملک القدوس" (ت عن الزبیر)

1983 - ما من صباح يصبح العباد الا صاروخ يصرخ ايها الخلائق سبحوا الملك القدوس (ع وابن السنى عن الزبير)

(۱۹۸۳) بندے جو صبح بھی کرتے ہیں ایک زوردار آواز سے پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے مخلوقات' الملک القدوس کی تسبیح بیان کو۔ (ع وابن السنی عن الزبیر)

1984 - من قال سبحان الله العظيم وبحمده غرست له بها نخلة فى الجنة (ت حب ك عن جابر)

(۱۹۸۴) جس نے "سبحان اللہ العظیم وبحمدہ" کہا تو اس کے لئے اس کلمے کے سبب جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ (ت حب ک عن جابر)

1985 - لقيت ابراهيم ليلة اسرى بى وقال اقرأ امتك منى السلام واخبرهم أن الجنة طيبة التربة عذبة الماء وانها قيعان وان غراسها سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر (ت عن ابن مسعود)

(۱۹۸۵) معراج کی رات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا' انہوں نے کہا کہ میری طرف سے اپنی امت کو سلام دیجئے گا اور انہیں بتایئے گا کہ جنت پاکیزہ مٹی والی اور میٹھے پانی والی ہے وہ چٹیل میدان کی صورت میں ہے اور اس کے درخت "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" ہیں۔ (ت عن ابن مسعود)

1986 - رأيت ابراهيم ليلة اسرى بى فقال يا محمد اقرأ امتك السلام واخبرهم ان الجنة طيبة التربة عذبة الماء وانها قيعان وغراسها

(۱۹۸۶) معراج کی رات میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کو سلام کہیے گا اور انہیں بتایئے گا کہ جنت پاکیزہ مٹی والی اور میٹھے پانی

سبحان اللّٰـه والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالـلّٰـه (طب عن ابن مسعود)

والی ہے وہ چٹیل میدان کی صورت میں ہے اور اس کے درخت ''سبحان الله والحمد لله ولا اله الّا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله'' ہیں۔ (طب عن ابن مسعود)

1987 - من قال سبحان الله وبحمده فی يوم مائة مرة حطت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر (حم ق ن ہ عن ابی هريرة)

(۱۹۸۷) جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا اس کی خطائیں معاف کردی جائیں گی اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (حم ق ن ہ عن ابی ہریرۃ)

1988 - احب الكلام إلى الله تعالٰى، ان يقول العبد سبحان الله وبحمده (حم م ت عن ابی ذر)

(۱۹۸۸) اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین کلام یہ ہے بندہ ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کہے۔ (حم م ت عن ابی ذر)

1989 - احب الكلام إلى الله تعالٰى اربع سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر لا يضرك بايهن بدأت (حم م عن سمرة بن جندب)

(۱۹۸۹) اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین کلام چار ہیں' سبحان اللہ' الحمدللہ' لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ ان میں سے جس سے بھی تو ابتداء کرے گا تجھے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ (حم م عن سمرۃ بن جندب)

1990 - اربع افضل الكلام لا يضرك بايهن بدأت سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر (ہ عن سمرة)

(۱۹۹۰) چار کلمات تمام کلاموں سے افضل ہیں ان میں سے جس سے بھی تو ابتداء کرے گا تجھے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ سبحان الله' الحمدلله' لا اله الا الله اور الله اكبر (ہ عن سمرۃ)

1991 - افضل الكلام سبحان الله والحمد لله ولا اله الّا الله والله اكبر (حم عن رجل)

(۱۹۹۱) افضل ترین کلام سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ہے۔ (حم عن رجل)

1992 - اكثر من ان تقول سبحان الملك القدوس رب الملائكة والروح جللت السموات والارض بالعزة والجبروت (ابن السنی الخرائطی فی مكارم الاخلاق وابن عساكر عن البراء)

(۱۹۹۲) ان کلمات کی کثرت کیا کر ''سبحان الملك القدوس ربّ الملائكة والروح جللت السموات والارض بالعزة والجبروت'۔ (ابن السنی الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن عساکر عن البراء)

1993 - اكثر من قول القرينتين سبحان الله وبحمده (ك فی تاريخه عن علی)

(۱۹۹۳) آپس میں ملے ہوئے ان دو کلمات کی کثرت کیا کر ''سبحان الله وبحمده''۔ (ک فی تاریخہ عن علی)

1994 - امرنا بالتسبيح فی ادبار الصلاة ثلاثا وثلاثين تسبيحة وثلاثا وثلاثين تحميدة اربعا وثلاثين تكبيرة (طث عن ابی الدرداء)

(۱۹۹۴) ہمیں نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ' تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (طب عن ابی الدرداء)

1995 - ان اللّٰه اصطفى من الكلام اربعا سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اكبر فمن قال سبحان اللّٰه كتبت له عشرون حسنة وحطت عنه عشرون سيئة ومن قال اللّٰه اكبر مثل ذلك ومن قال لا اله الا اللّٰه مثل ذلك ومن قال الحمد للّٰه رب العالمين من قبل نفسه كتبت لـه ثلاثون حسنة حط عنه ثلاثون خطيئة (حم ك والضياء عن ابى سعيد وابى هريرة)

(۱۹۹۵) اللہ تعالیٰ نے کلام میں سے چار کلمات کو چنا ہے: سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر، چنانچہ جو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور بیس گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں جو اللہ اکبر کہتا ہے اس کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہوتا ہے جو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے اس کیلئے بھی اتنا ہی اجر ہوتا ہے اور جو دل سے الحمد للہ ربّ العالمین کہتا ہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور تیس گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (حم ک والضیاء عن ابی سعید وابی ہریرۃ)

1996 - الا ادلك على غراس وهو خير من هذا تقول سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اكبر يغرس لك بكل كلمة منها شجرة فى الجنة (ہ ك عن ابى هريرة)

(۱۹۹۶) کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے درخت لگانے کی طرف نہ کروں جو اس سے بہتر ہوں تو کہا کر سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ ان میں سے ہر ایک کلمے کے بدلے تیرے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ (ہ ک عن ابی ہریرۃ)

1997 - التسبيح نصف الميزان والحمد للّٰه تملؤه ولا اله الا اللّٰه ليس لها دون اللّٰه حجاب حتى تخلص إليه (ت عن ابن عمر)

(۱۹۹۷) ''سبحان اللہ'' ترازو (میزان عمل) کا نصف اور ''الحمدللہ'' میزان کو بھر دیتا ہے جبکہ لا الٰہ الا اللہ کے لئے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی حجاب نہیں ہوتا حتیٰ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔ (ت عن ابن عمر)

1998 - خير الكلام اربع لا يضرك بايهن بدأت سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اكبر (ابن النجار عن ابى هريرة)

(۱۹۹۸) بہترین کلام چار ہیں تو ان میں سے جس سے بھی ابتداء کرے تجھے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ (ابن النجار عن ابی ہریرۃ)

1999 - إن سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اكبر تنقص الخطايا كما تنقص الشجرة ورقها (حم حل عن انس)

(۱۹۹۹) بلاشبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اس طرح گناہ کم کرتا ہے جیسے درخت اپنے پتے کم کرتا (گراتا) ہے۔ (حم حل عن انس)

2000 - عليك بسبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا إله إلا اللّٰه واللّٰه اكبر فانهن يحططن الخطايا كما تحط الشجرة ورقها (ہ عن ابى الدرداء)

(۲۰۰۰) تم پر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا لازم ہے کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے جھاڑتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔ (ہ عن ابی الدرداء)

2001 - عليكم بهذه الخمس سبحان اللّٰه

(۲۰۰۱) تم سب پر یہ پانچ کلمات لازم ہیں: ''سبحان اللہ،

والحمد لله ولا إله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله (طب عن ابی موسی)

2002 - عليكن بالتسبيح والتهليل والتقديس واعقدن بالأنامل فانهن مسؤولات ومستنطقات ولا تغفلن فتنسين الرحمة (ن ك عن يسيرة)

2003 - كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان فى الميزان حبيبتان إلى الرحمٰن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم (حم ه ق ت عن ابی هريرة)

2004 - لان اقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر احب إلى مما طلعت عليه الشمس (م ت عن ابی هريرة)

2005 - ما صيد صيد ولا قطعت شجرة الا بتضييع من التسبيح

(حل عن ابی هريرة)

2006 - احب الكلام إلى الله تعالىٰ ما اصطفاه الملائكة سبحان ربی وبحمده سبحان ربی وبحمده سبحان ربی وبحمده (ت ك حب عن ابی ذر)

2007 - ان الله اختار لكم من الكلام اربعا ليس القرآن وهو من القرآن سبحان الله والحمد لله ولا إله الا الله والله اكبر (طب عن ابی الدرداء)

2008 - ان الحمد لله وسبحان الله ولا إله إلا الله والله اكبر لتساقط من ذنوب العبد كما تساقط ورق هذه الشجرة (ت عن انس)

الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ"۔(طب عن ابی موسیٰ)

(۲۰۰۲) تم سب (عورتوں) پر تسبیح وتہلیل اور تقدیس لازم ہے اور انہیں انگلیوں کی پوروں پر شمار کیا کرو کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور جواب طلبی کی جائے گی۔ غافل مت ہونا کہ تم رحمت کو بھول جاؤ۔(ن ک عن یسیرۃ)

(۲۰۰۳) دو کلمات ایسے ہیں کہ جو زبان پر بہت ہلکے' میزان میں بہت بھاری اور رب رحمٰن کے ہاں بہت پسندیدہ ہیں۔ وہ "سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم" ہیں۔

(حم وق ت عن ابی ہریرۃ)

(۲۰۰۴) ہر وہ چیز کہ جس پر سورج طلوع ہوتا ہے ان سب سے زیادہ میرے نزدیک پسندیدہ میرا یہ کہنا ہے۔"سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر"۔(م ت عن ابی ہریرۃ)

(۲۰۰۵) کسی شکار کو شکار نہیں کیا جاتا اور نہ ہی کوئی درخت کاٹا جاتا ہے مگر تسبیح کو ضائع کرنے کی وجہ سے ہی (انہیں شکار کیا اور کاٹا جاتا ہے)۔(حل عن ابی ہریرۃ)

(۲۰۰۶) اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین کلام کہ جسے فرشتوں نے چنا ہے"سبحان ربی وبحمدہ' سبحان ربی وبحمدہ' سبحان ربی وبحمدہ" ہے۔(ت ک حب عن ابی ذر)

(۲۰۰۷) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے چار کلمات منتخب فرمائے ہیں وہ قرآن نہیں ہیں حالانکہ وہ قرآن میں سے ہیں۔ وہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ہیں۔

(طب عن ابی الدرداء)

(۲۰۰۸) بلاشبہ الحمد للہ' سبحان اللہ' لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر بندے کے گناہ اس طرح گراتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے گرتے ہیں۔(ت عن انس)

2009 - التسبيح والتكبير افضل من الصدقة (ق عن عائشة

(۲۰۰۹) تسبیح اور تکبیر صدقہ سے افضل ہیں۔ (ق عن عائشۃ)

2010 - قولوا سبحان الله وبحمده مائة مرة من قالها مرة كتبت له عشرا ومن قالها عشرا كتبت له مائة مرة ومن قالها مائة كتبت له الف ومن زاد زاد الله ومن استغفر الله غفر له (ت عن ابن عمر)

(۲۰۱۰) سومرتبہ ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کہو جو آدمی یہ کلمہ ایک مرتبہ کہتا ہے اس کے لئے دس (نیکیاں) لکھ دی جاتی ہیں جو دس مرتبہ کہتا ہے اس کے لئے سولکھ دی جاتی ہیں جو سومرتبہ کہتا ہے اس کے لئے ہزار لکھ دی جاتی ہیں جو اس سے زیادہ کرے اسے اللہ تعالیٰ زیادہ عطا فرمائے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ (ت عن ابن عمر)

2011 - ما سبحت ولا سبح الانبياء قبلي بافضل من سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر (فر عن ابي هريرة

(۲۰۱۱) نہ ہی میں نے اور نہ ہی مجھ سے پہلے انبیائے کرام نے ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' سے افضل کوئی تسبیح بیان کی ہے۔ (فر عن ابی ہریرۃ)

2012 - من سبح في دبر صلاة الغداة مائة تسبيحة وهلل مائة تهليلة غفر له ذنوبه ولو كانت مثل زبد البحر (ن عن ابي هريرة

(۲۰۱۲) جس نے نماز فجر کے بعد سومرتبہ سبحان اللہ پڑھا اور سومرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ن عن ابی ہریرۃ)

2013 - من ضن بالمال ان ينفقه وبالليل ان يكابده فعليه بسبحان الله وبحمده (أبو نعيم في المعرفة عن عبد الله بن حبيب

(۲۰۱۳) جو آدمی مال کو (راہ خدا میں) خرچ کرنے میں بخیل ہو اور شب بیداری کو مشقت سمجھتا ہو تو اس پر ''سبحان اللہ وبحمدہ'' لازم ہے۔ (یہ ان کی کمی پوری کردے گا)۔ (ابو نعیم فی المعرفۃ عن عبداللہ بن حبیب)

2014 - سبحان الله نصف الميزان والحمد لله تملأ الميزان والله اكبر تملأ ما بين السماء والارض والطهور نصف الايمان والصوم نصف الصبر (حم هب عن رجل من بني سليم

(۲۰۱۴) ''سبحان اللہ'' نصف میزان ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے اللہ اکبر زمین وآسمان کے درمیان کو بھر دیتا ہے۔ طہارت (صفائی، پاکیزگی) نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔ (حم ہب عن رجل من بنی سلیم)

2015 - التسبيح نصف الميزان والحمد لله يملؤه والتكبير يملأ ما بين السماء والارض والصوم نصف الصبر والطهور نصف الايمان (ت عن رجل من بني سليم

(۲۰۱۵) تسبیح نصف میزان ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے۔ تکبیر زمین وآسمان کے درمیان کو بھر دیتی ہے روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔

(ت عن رجل من بنی سلیم)

2016 - سبحان الله والحمد لله ولا اله

(۲۰۱۶) مسلمان کے گناہ میں ''سبحان اللہ والحمد للہ

الا اللّٰــه واللّٰه اكبر فى ذنب المسلم مثل الآكلة فى جنب ابن آدم (فر عن ابن عباس)

2017 - سبحان اللّٰه نصف الايمان والحمد للّٰه تملأ الميزان واللّٰه اكبر ملأ السموات والارض ولا الٰه الا اللّٰـه ليس دونها ستر ولا حجاب حتى تخلص إلى ربها عزوجل (السجزى فى الابانة عن ابن عمرو ابن عساكر عن ابى هريرة)

ولا الٰه الا اللّٰه واللّٰه اكبر "ایسے ہی ہے جیسے ابن آدم کے پہلو میں آکلہ (پھوڑا، عضو کو کھا جانے والی بیماری) ہو۔ (فر عن ابن عباس)

(۲۰۱۷) سبحان اللہ نصف ایمان ہے الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے اللہ اکبر آسمانوں اور زمینوں کو بھر دیتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ کے سامنے نہ کوئی پردہ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی رکاوٹ حتیٰ کہ وہ اپنے ربّ ذوالجلال کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔ (السجزی فی الابانۃ عن ابن عمرو)۔ (ابن عساکر عن ابی ہریرۃ)

الاكمال

2018 - احب الكلام إلى اللّٰه سبحان اللّٰه لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شىء قدير ولا حول ولا قوة إلا باللّٰه سبحان اللّٰه وبحمده (خ فى الادب عن ابى ذر)

2019 - احب الكلام إلى اللّٰه اربع سبحان اللّٰـه والحمد للّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اكبر لا يضرك بايهن بدأت لا تسمين غلامك يسارا ولا رباحا ولا نجيحا ولا افلح فكانك تقول أثم هو فلا يكون فيقول لا (حم ش م حب طب وابن شاهين فى الترغيب فى الذكر عن سمرة بن جندب)

2020 - افضل الكلام اربع لا تبالى بايهن بدأت سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا إله إلا اللّٰه واللّٰه اكبر (ش حب عن سمرة بن جندب)

2021 - إذا حدثتك حديثا فلا تزيدن على اربع هن من اطيب الكلام وما هى من القرآن لا يضرك بايهن بدأت سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا

الاکمال

(۲۰۱۸) اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین کلام یہ ہے "سبحان الله لا شريك له له الملك وله الحمد وهو كل شىء قدير ولا حول ولا قوة الا بالله سبحان الله وبحمده"۔ (خ فی الادب عن ابی ذر)

(۲۰۱۹) چار کلمات اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین ہیں۔ "سبحان الله، الحمد لله، لا اله الا الله اور الله اكبر" تو ان میں سے جس سے بھی ابتداء کرے گا تجھے کچھ نقصان نہیں اور اپنے غلام کو یسار (خوشحالی) رباح (فائدہ) نجیح (صابر و ثابت قدم) اور افلح (بامراد و کامیاب) کے نام سے مت پکار کیونکہ تو کہے گا کیا وہ وہاں ہے؟ تو وہ نہیں ہوگا تو کہے گا۔ نہیں۔ (حم ش م حب طب وابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن سمرۃ بن جندب)

(۲۰۲۰) افضل کلام چار ہیں، تو ان میں سے جس سے بھی ابتداء کرے تجھے کوئی حرج نہیں۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ (ش حب عن سمرۃ بن جندب)

(۲۰۲۱) جب میں تجھ سے کوئی حدیث (بات) بیان کروں تو چار کلمات سے زیادہ کچھ مت کہہ۔ وہ کلمات عمدہ ترین کلام میں سے ہیں۔ حالانکہ وہ قرآن میں سے نہیں ہیں تو ان میں سے جس سے بھی

إله إلا الله والله اكبر

(ط عن سمرة)

ابتداء کرے تجھے کچھ نقصان نہیں۔ ''سبحان الله' الحمد لله' لا اله الا الله اور الله اکبر''۔ (طعن سمرۃ)

2022 - ألا اخبرك باحب الكلام إلى الله عزوجل سبحان الله وبحمده (م عن ابی ذر)

(۲۰۲۲) کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ترین کلام کے بارے میں نہ بتاؤں وہ ''سبحان اللہ وبحمدہ'' ہے۔ (م عن ابی ذر)

2023 - من احب الكلام إلى الله عزوجل ان يقول العبد سبحان ربى وبحمده (ن عن ابی ذر)

(۲۰۲۳) اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین کلام بندے کا یہ کہنا ہے کہ ''سبحان ربی و بحمده'' (ن عن ابی ذر)

2024 - اربع ما يمسك عنهن جنب ولا حائض سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر (ك فی تاريخه وابو الشيخ والديلمی عن ابی هريرة)

(۲۰۲۴) چار کلمات ایسے ہیں کہ جن سے کسی جنبی اور حیض والی عورت کو نہیں روکا جا سکتا۔ (یعنی وہ بھی پڑھ سکتے ہیں) وہ سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہیں۔

(ک فی تاریخہ وابوالشیخ والدیلمی عن ابی ہریرۃ)

2025 - إذا قال العبد سبحان الله قال الله صدق عبدی سبحانی وبحمدی لا ينبغی التسبيح الا لی (الديلمی عن ابی الدرداء)

(۲۰۲۵) جب بندہ سبحان اللہ (اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے ہر عیب سے) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا میری ذات ہر عیب سے پاک ہے اور تمام تعریفیں مجھے ہی سزاوار ہیں۔ پاکی صرف میرے لئے ہی مناسب ہے۔ (الدیلمی عن ابی الدرداء)

2026 - إذا قلت سبحان الله فقد ذكرت الله فذكرك وإذا قلت الحمد لله فقد شكرت الله فزادك وإذا قلت لا اله الا الله فهی كلمة التوحيد التی من قالها غير شاك ولا مرتاب ولا متكبر ولا جبار اعتقه الله من النار (ك فی تاريخه عن الحكم بن عمير الثمالی)

(۲۰۲۶) جب تو نے سبحان اللہ کہا تو نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا چنانچہ وہ بھی تمہیں یاد فرمائے گا جب تو نے الحمد للہ کہا تو تو نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا چنانچہ وہ تمہیں مزید نعمتیں عطا فرمائے گا اور جب تو نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو یہ وہ کلمۂ توحید ہے کہ جس نے یہ کلمہ بغیر کسی شک وشبہے اور غرور وتکبر کے کہا اسے اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد فرمادے گا۔ (ک فی تاریخہ عن الحکم بن عمیر الثمالی)

2027 - اكثروا من قول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله فانهن الباقيات الصالحات وهن يحططن الخطايا كما تحط الشجرة ورقها وهن من كنوز الجنة (الرامهرمزی فی الامثال عن ابی الدرداء وفيه عمر بن راشد اليمانی قال فی

(۲۰۲۷) سبحان الله' والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله کے قول کی کثرت کرو کیونکہ یہ باقیات صالحات (یعنی وہ نیک کام جن کا ثواب باقی رہے) ہیں اور یہ اس طرح خطاؤں کو گراتی ہیں جیسے درخت اپنے پتے گراتا ہے اور یہ جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔

(الرامہرمزی فی الامثال عن ابی الدرداء)'' وفیہ عمر بن راشد

المغني ضعفوه)

2028 - ان اللّٰه عزوجل قسم بينكم اخلاقكم كما قسم بينكم ارزاقكم وان الله يعطى المال من يحب ومن لا يحب ولا يعطى الايمان الا من يحب فاذا احب عبدا اعطاه الايمان ومن ضن بالمال ان ينفقه وهاب الليل ان يكابده وخاف العدو ان يجاهده فليكثر من سبحان اللّٰه والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر فانهن مقدمات مجنبات ومعقبات وهن الباقيات الصالحات (هب عن ابن مسعود رضى الله عنه)

اليمانى، قال فی المغنی ضعفوہ)

(۲۰۲۸) بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح تمہاری عادات تمہارے درمیان تقسیم فرما دی ہے جیسے اس نے تمہارے رزق تمہارے درمیان تقسیم فرما دیئے ہیں اور اللہ تعالیٰ مال و دولت ہر اس آدمی کو عطا فرماتا ہے جسے وہ پسند فرماتا ہے اور جسے پسند نہیں فرماتا البتہ ایمان اسی کو عطا فرماتا ہے جسے پسند فرماتا ہے چنانچہ جب وہ کسی بندے کو پسند فرمالیتا ہے تو اسے ایمان عطا فرما دیتا ہے اور جو آدمی مال (راہ خدا میں) خرچ کرنے میں بخیل ہو، شب بیداری کو مشقت سمجھتا ہو اور دشمن سے جہاد کرنے سے ڈرتا ہو تو اسے "سبحان اللّٰہ الحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر" کی کثرت کرنی چاہیے کیونکہ یہ کلمات آگے بھیجنے والے، دور رکھنے والے (شیطان یا گناہوں سے) اور پیچھے سے بھی ثواب پہنچانے والے ہیں اور یہ باقیات صالحات ہیں۔ (ھب عن ابن مسعود)

2029 - ان قول لا الٰه الا اللّٰه والله اكبر والحمد لله وسبحان الله يحط الخطايا كما يحط ورق هٰذه الشجرة خذهن يا ابا الدرداء قبل ان يحال بينك وبينهن فانهن الباقيات الصالحات وهن من كنوز الجنة (ابن عساكر عن ابى الدرداء)

(۲۰۲۹) لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ اور سبحان اللہ کا قول اس طرح خطاؤں کو گراتا ہے جیسے اس درخت کے پتے گرتے ہیں۔ اے ابودرداء! ان کو پکڑ لے اس سے پہلے کہ تیرے اور ان کے درمیان موت حائل ہو جائے کیونکہ یہ باقیات صالحات ہیں اور یہ جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔

(ابن عساکر عن ابی الدرداء)

2030 - ان قول لا اله الا الله وسبحان الله والحمد لله والله اكبر يحططن الخطايا كما تحات ورق هٰذه الشجرة (ابن الصهرى فى اماليه عن ابى سعيد)

(۲۰۳۰) لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کے کلمات اس طرح خطاؤں کو گراتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

(ابن صہری فی امالیہ عن ابی سعید)

2031 - عليك بسبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله فانهن يحططن الخطايا كما تحط الشجرة ورقها (ه عن ابى الدرداء)

(۲۰۳۱) تم پر سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کے کلمات لازم ہیں کیونکہ یہ اس طرح خطاؤں کو گراتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے گراتا ہے۔ (ہ عن ابی الدرداء)

2032 - من قال سبحان الله والحمد لله ولا الـه الا الـلّـه والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بـالله قال الله اسلم عبدی واستسلم (ك عن ابی هريرة)

(۲۰۳۲) جو آدمی ''سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله '' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے اطاعت کی اور سب کام مجھے سونپ دیئے۔ (ک عن ابی ہریرۃ)

2033 - كلمات إذا قالهن العبد وضعهن ملك فی جناحه ثم يخرج بهن فلا يمر علی ملأ من الملائكة الا صلوا عليهن وعلی قائلهن حتی يضعن بين يدی سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الـلّـه والـلّـه اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله وسبحان الله انزاه الله عن السوء

(ش عن موسی بن طلحة مرسلا)

(۲۰۳۳) کچھ کلمات ایسے ہیں کہ جب بندہ وہ کلمات کہتا ہے تو ایک فرشتہ انہیں اپنے پروں میں رکھ لیتا ہے پھر وہ انہیں ساتھ لے کر نکل پڑتا ہے پھر فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرتا ہے وہ ان کلمات اور ان کلمات کے کہنے والے پر درود بھیجتے ہیں حتیٰ کہ انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے رکھ دیتا ہے وہ کلمات ''سبحان الله، الحمد لله، لا اله الا الله، الله اكبر اور لا حول ولا قوة الا بالله'' ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو برائی سے پاک فرمادیتا ہے۔ (ش عن موسیٰ بن طلحہ مرسلاً)

2034 - ان فی الجنة قيعانا فاكثروا غرسها قالوا يا رسول الله وما غرسها قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر (طب عن سلمان)

(۲۰۳۴) جنت میں چٹیل میدان ہے چنانچہ اس میں درخت لگانے کی کثرت کرو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے درخت کیا ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ''سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر''۔ (طب عن سلمان)

2035 - رأيت ابراهيم ليلة اسری بی فقال يا محمد اقرأ امتك السلام واخبرهم ان الجنة طيبة التربة عذبة الماء وانها قيعان وغراسها سبحان الـلّـه والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة إلا بالـلّـه (طب عن ابن مسعود)

(۲۰۳۵) جس رات مجھے معراج کروائی گئی اس رات میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو انہوں نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کو میرا سلام کہیے گا اور انہیں بتائیے کہ جنت پاکیزہ مٹی والی اور میٹھے پانی والی ہے۔ وہ چٹیل میدان کی صورت میں ہے اور اس کے درخت ''سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله'' ہیں۔ (طب عن ابن مسعود)

2036 - لما كان ليلة اسری بی لقيت ابراهيم فی السماء السابعة فقال يا محمد اقرأ علی امتك السلام واخبرهم ان الجنة عذب ماؤها طيب شرابها، وإن فيها قيعانا وأن غرس

(۲۰۳۶) جب وہ رات تھی کہ جس میں مجھے معراج کروائی گئی۔ میں ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کو سلام کہیے گا اور انہیں بتائیے گا کہ جنت میٹھے پانی والی ہے اس کی شراب پاکیزہ ہے

شجرها سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر (ابن شاهين فى الترغيب فى الذكر عن ابن مسعود)

2037 - ان الله عزوجل لما خلق الجنة جعل غرسها سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله ثم قال لها قد افلح المؤمنون تكلمي يا جنتي قالت انت الله لا إله إلا انت الحى القيوم قد سعد من دخلني قال الله عزوجل بعزتي حلفت وبعلوى على خلقي لا يدخلك مصر على الزنا ولا مدمن خمر ولا قتات وهو النمام (الشيرازى فى الالقاب عن انس)

2038 - إن ابراهيم سأل ربه فقال يا رب ما جزاء من حمدك قال الحمد مفتاح الشكر والشكر يعرج به إلى عرش رب العالمين قال فما جزاء من سبحك قال لا يعلم تأويل التسبيح الا الله رب العالمين

(الديلمى عن انس)

2039 - اخبرك بما هو ايسر عليك من هذا وافضل سبحان الله عدد ما خلق فى السماء وسبحان الله عدد ما خلق فى الأرض وسبحان الله عدد ما هو خالق والله اكبر مثل ذلك والحمد لله مثل ذلك ولا حول ولا قوة إلا بالله مثل ذلك (د عن عائشة بنت سعد بن ابى وقاص عن ابيها) انه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على امرأة وبين يديها نوى

اوراس میں چٹیل میدان ہے اوراس کے درخت اگانا "سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر" ہے۔

(ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر عن ابن مسعود)

(۲۰۳۷) اللہ تعالیٰ نے جب جنت تخلیق فرمائی تو اس کے درخت "سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله" کو بنایا پھر فرمایا کہ تحقیق مؤمنین فلاح پا گئے۔ اے میری جنت! کلام کرتو جنت بولی تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو زندہ اور قائم رکھنے والا ہے وہ خوش بخت ہوا جو مجھ میں داخل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت کی قسم اور اپنی مخلوق پر میری شان وشوکت کی قسم! تجھ میں زنا پر ڈٹے رہنے والا، عادی شراب خور اور چغل خور داخل نہیں ہوگا۔

(الشیرازی فی الالقاب عن انس)

(۲۰۳۸) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا تو عرض کی اے ربّ ذوالجلال! جو آدمی تیری حمد وثناء بیان کرے اس کی جزا کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا حمد شکر کی کنجی ہے اور شکر اسے ربّ العالمین کے عرش کی طرف لے جاتا ہے۔ تب عرض کی جو تیری تسبیح بیان کرے اس کی جزا کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: تسبیح کا مطلب سوائے اللہ ربّ العالمین کے کوئی بیان کرنا نہیں جانتا۔ (الدیلمی عن انس)

(۲۰۳۹) میں تجھ سے وہ کلمات بیان کرتا ہوں جو تجھ پر اس سے آسان بھی ہوں گے اور اس سے افضل بھی ہوں گے وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحان الله عدد ما خلق فى السماء و سبحان الله عدد ما خلق فى الارض و سبحان الله عدد ما هو خالق والله اكبر مثل ذلك والحمد لله مثل ذلك "حالانکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آسمان میں تخلیق فرمایا ہے اس کی تعداد نا قابل شمار ہے"۔ وسبحان الله عدد و ما هو خالق والله اكبر مثل ذلك و الحمد لله مثل ذلك ولا حول ولا قوة الا بالله

وحصی تسبح به قال فذکره)

2040 - ألا أخبرك باكثر وافضل من ذكرك الليل مع النهار والنهار مع الليل ان تقول سبحان اللّٰه عدد ما خلق وسبحان الله ملأ ما خلق وسبحان اللّٰه ما فى الارض والسماء وسبحان اللّٰه ملأ ما فى الارض والسماء وسبحان الله عدد ما احصى كتابه وسبحان الله عدد كل شىء وسبحان اللّٰه ملأ كل شىء وتقول الحمد لله مثل ذٰلك (حب عن ابى امامة)

2041 - لقد تكلمت باربع كلمات اعدتهن ثلاث مرات هى افضل مما قلت سبحان الله عدد خلقه وسبحان الله رضاء نفسه وسبحان الله زنة عرشه وسبحان الله مداد كلماته والحمد لله مثل ذٰلك (حم عن ابن عباس)

2042 - اما يستطيع احدكم ان يكسب كل يوم مثل احد ذهبا قالوا ومن يستطيع ذٰلك يا رسول اللّٰه قال كلكم يستطيعه سبحان الله اعظم من احد ولا اله الا الله اعظم من احد والله اكبر اعظم من احد والحمد لله اعظم من احد

(طب والرافعى وابن النجار عن عمران بن حصين)

2043 - ألا اخبركم عن وصية نوح ابنه

مثل ذلك ۔ (دعن عائشة بنت سعد بن ابی وقاص عن ابیھا) آپ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس گئے اس کے سامنے گٹھلیاں اور کنکریاں پڑی تھیں جن کے ساتھ وہ تسبیح نکال رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۲۰۴۰) کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ بتاؤں جو تیرے رات کے ساتھ ساتھ دن اور دن کے ساتھ ساتھ رات کو ذکر کرنے سے زیادہ اور افضل ہوں؟ تو یہ کہہ سبحان اللہ عدد ما خلق و سبحان اللہ ملأ ما خلق و سبحان اللہ ما فی الارض والسماء و سبحان اللّٰہ ملأ ما فی الارض والسماء سبحان اللہ عدد ما احصی کتابه وسبحان اللہ عدد کل شیء وسبحان اللہ ملأ کل شیء اور اسی طرح تو الحمد للہ بھی کہہ۔

(حب عن ابی امامة)

(۲۰۴۱) میں نے چار کلمات بولے ہیں انہیں میں نے تین مرتبہ شمار کیا ہے۔ وہ کلمات اس سے افضل ہیں جو کچھ تو نے کہا ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحان اللہ عدد خلقه و سبحان اللہ رضاء نفسه وسبحان اللہ زنة عرشه وسبحان اللہ مداد کلماته والحمد للہ مثل ذلک۔ (حم عن ابن عباس)

(۲۰۴۲) کیا تم میں سے کوئی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ احد پہاڑ جتنا سونا کمائے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون اس بات کی طاقت رکھتا ہے تو فرمایا: تم میں سے ہر ایک اس کی طاقت رکھتا ہے۔ "سبحان اللہ" احد پہاڑ سے زیادہ عظیم ہے۔ "لا الٰہ الا اللہ" احد پہاڑ سے زیادہ عظیم ہے۔ "اللہ اکبر" احد پہاڑ سے زیادہ عظیم ہے اور "الحمد للہ" احد پہاڑ سے زیادہ عظیم ہے۔ (یعنی ان کا ثواب بہت زیادہ ہے)۔

(طب والرافعی وابن النجار عن عمران بن حصین)

(۲۰۴۳) کیا میں تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کی اس

حين حضره الموت وقال انى واهب لك اربع كلمات من قيام السموات والارض وهن اول كلمات دخولا على الله وآخر كلمات خروجا من عنده ولو وزن بهن اعمال بنى آدم لوزنتهن فاعمل بهن واستمسك حتى تلقانى ان تقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر والذى نفس نوح بيده لو ان السموات والارض وما فيهن وما تحتهن وزن بهؤلاء الكلمات لوزنتهن (الحكيم والديلمى عن معاذ بن انس)

وصیت کے بارے میں نہ بتاؤں جوانہوں نے اس وقت اپنے بیٹے کو کی جب وہ قریب المرگ تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں آسمانوں اور زمین کے قیام کے وقت کے چار کلمات بخش رہا ہوں۔ وہی کلمات سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سب سے آخر میں اس کے پاس سے باہر آئے اور اگر بنی آدم کے اعمال کے مقابل ان کا وزن کیا جائے تو ان کا وزن زیادہ ہوگا چنانچہ ان پر عمل کرو اور انہیں مضبوطی سے تھام لے حتیٰ کہ تو مجھ سے آملے۔ تو یہ کہہ کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں نوح کی جان ہے اگر آسمانوں، زمین، جو کچھ ان کے اندر موجود ہے اور جو کچھ ان کے نیچے موجود ہے، ان سب کا وزن ان کلمات کے مقابل کیا جائے تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا۔ (الحکیم والدیلمی عن معاذ بن انس)

2044 - ألا اعلمكم ما علم نوح ابنه آمرك بقول لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شىء قدير فان السموات لو كانت فى كفة لرجحت بها ولو كانت حلقة قصمتها وآمرك بسبحان الله وبحمده فانها صلاة الخلق وتسبيح الخلق وبها يرزق الخلق (ش عن جابر)

(۲۰۴۴) کیا میں تم سب کو وہ کچھ نہ سکھاؤں جو کچھ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھایا تھا۔ میں تجھے یہ کلمات کہنے کا حکم دیتا ہوں "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر"۔ کیونکہ اگر تمام آسمان ایک پلڑے میں ہوں اور دوسرے پلڑے میں یہ کلمات ہوں تو ان کا وزن زیادہ ہوگا اگرچہ یہ ایک حلقہ ہی تھے جسے تو نے توڑ دیا تھا اور میں تمہیں "سبحان اللہ وبحمدہ" کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ کلمات مخلوق کی نماز اور تسبیح ہیں اور انہی کے ذریعے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ش عن جابر)

2045 - كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان فى الميزان حبيبتان إلى الرحمٰن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم (حم ش خ م ت حب عن ابى هريرة)

(۲۰۴۵) دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر بہت ہلکے، میزان میں بہت بھاری اور رب رحمٰن کے ہاں بہت پسندیدہ ہیں وہ کلمات "سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم" ہیں۔ (م ش خ م ت حب عن ابی ہریرۃ)

2046 - سبحان الله نصف الميزان والحمد لله تملأ الميزان ولا اله الا الله تملأ ما

(۲۰۴۶) "سبحان اللہ" نصف میزان ہے۔ الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے۔ "لا الہ الا اللہ" زمین وآسمان کے درمیان کو

بين السماء والارض والطهور نصف الايمان والصلاة نور و الزكاة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة لك أو عليك كل انسان يغدو فمبتاع نفسه فمعتقها أو بائعها فموبقها

(عبد الرزاق عن ابى سلمة بن عبد الرحمٰن مرسلا)

بھر دیتا ہے طہارت نصف ایمان ہے نماز نور ہے، زکوٰۃ واضح دلیل ہے۔ صبر ضیاء ہے اور قرآن کریم یا تو تیرے لئے حجت ہے یا تیرے خلاف حجت ہے۔ ہر انسان صبح کرتا ہے تو وہ اپنے آپ کو خریدنے والا ہوتا ہے چنانچہ وہ خود کو آزاد کر لیتا ہے یا اپنے آپ کو فروخت کرنے والا ہوتا ہے چنانچہ وہ خود کو ہلاک کر بیٹھتا ہے۔

(عبدالرزاق عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمٰن مرسلاً)

2047 - من قال سبحان الله وبحمده كان له مثل مائة رقبة تعتق إذا قالها مائة مرة ومن قال الحمد لله مائة مرة كان عدل مائة فرس مسرج ملجم فى سبيل الله ومن قال الله اكبر مائة مرة كان عدل مائة بدنة تنحر بمكة (طب هب عن ابى امامة)

(۲۰۴۷) جس آدمی نے سبحان الله وبحمده کہا تو جب وہ کلمات سومرتبہ کہے گا تو اس کے لئے سو غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا جس نے الحمد لله سومرتبہ کہا تو اس کے لئے راہ خدا میں سوزین اور لگام لگائے گئے گھوڑوں جتنا ثواب ہوگا اور جس نے الله اکبر سومرتبہ کہا اس کے لئے سو اونٹوں کا ثواب ہوگا جنہیں مکہ مکرمہ میں قربان کیا گیا ہو۔ (طب ہب عن ابی امامۃ)

2048 - من قال إذا اصبح مائة مرة وإذا امسى مائة مرة سبحان الله وبحمده غفرت ذنوبه وإن كانت اكثر من زبد البحر (حب ك عن ابى هريرة)

(۲۰۴۸) جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت سومرتبہ سبحان الله وبحمده کہا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

(حب ک عن ابی ہریرۃ)

2049 - قولى الله اكبر مائة مرة فهو خير لك من مائة بدنة مجللة متقبلة وقولى الحمد لله مائة مرة خير لك من مائة فرس مسرجة ملجمة حملتها فى سبيل الله وقولى سبحان الله مائة مرة فهو خير لك من مائة رقبة من بنى اسمٰعيل تعتقيهن لله عزوجل وقولى لا اله الا الله لا يدرك ذنب ولا يسبقه العمل (حم عن ام هانى)

(۲۰۴۹) تو (عورت) سومرتبہ اللہ اکبر کہہ تو یہ تیرے لئے سو جھول لگائے گئے قبولیت یافتہ اونٹوں سے بہتر ہوگا۔ سومرتبہ الحمد للہ کہہ تو یہ تیرے لئے سوزین اور لگام لگائے گئے گھوڑوں جنہیں تو راہ خدا میں لے گئی ان سے بہتر ہوگا۔ سومرتبہ سبحان اللہ کہہ تو یہ تیرے لئے اولاد اسماعیل میں سے سو غلام فقط اللہ تعالیٰ کے لئے آزاد کرنے سے بہتر ہوگا اور لا اله الا الله کہہ تو تجھے کوئی گناہ نہیں پہنچ پائے گا اور کوئی عمل اس سے سبقت نہیں لے جائے گا۔

(حم عن ام ہانی)

2050 - قولى سبحان الله مائة مرة تعدل مائة رقبة تعتق لله عزوجل واحمدى الله

(۲۰۵۰) تو سومرتبہ سبحان اللہ کہہ تو اس کا ثواب سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ سومرتبہ الحمد للہ کہہ تو اس کا ثواب ان سو لگام

عزوجل مائة مرة تعدل مائة فرس ملجم يحمل عليها في سبيل الله وكبرى الله مائة مرة تعدل مائة بدنة مقلدة تهدى إلى بيت الله ووحدى الله مائة مرة لا يدركك ذنب بعد الشرك (طب عن ابى امامة)

لگائے گئے گھوڑوں کے برابر ہوگا جن پر راہ خدا میں سواری کی جائے۔ سو مرتبہ اللہ اکبر کہہ تو اس کا ثواب ان سو ہار پہنائے گئے اونٹوں جتنا ہوگا جنہیں قربانی کیلئے خانہ کعبہ کی طرف ہانکا گیا ہو اور سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہہ تو شرک کے بعد (یعنی سوائے شرک کے) تجھے کوئی گناہ نہیں پہنچ پائے گا۔ (طب عن ابی امامۃ)

2051 - من هلل مائة مرة وسبح مائة مرة خير له من عشر رقاب يعتقها (خ فى الادب عن انس)

(۲۰۵۱) جس آدمی نے سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ اور سو مرتبہ سبحان اللہ کہا تو یہ اس کیلئے دس غلام آزاد کرنے سے بہتر ہوگا۔
(خ فی الادب عن انس)

2052 - ثلاث لا يخيب قائلهن أو فاعلهن ثلاث وثلاثون تسبيحة دبر الصلاة وثلاث وثلاثون تحميدة واربع وثلاثون تكبيرة (ابن النجار عن كعب بن عجرة)

(۲۰۵۲) تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ کہنے والا یا کرنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہنا، تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا۔
(ابن النجار عن کعب بن عجرۃ)

2053 - من سبح عند غروب الشمس سبعين تسبيحة غفر له سائر عمله (الديلمى عن بهز عن ابيه عن جده)

(۲۰۵۳) جس آدمی نے غروب آفتاب کے وقت ستر بار سبحان اللہ کہا، اسے اس کے تمام عمل بخش دیئے جائیں گے۔
(الدیلمی عن بھز عن ابیہ عن جدہ)

2054 - من قال سبحان الله وبحمده غرس له الف شجرة فى الجنة اصلها من ذهب وفرعها من در وطلعها كثدى الابكار الين من الزبد واحلى من الشهد كلما اخذ منها شىء عاد كما كان

(ك فى التاريخ والديلمى عن انس)

(۲۰۵۴) جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا اس کیلئے جنت میں ہزار درخت لگا دیئے جائیں گے۔ ان کی جڑ سونے کی شاخیں موتیوں کی اور خوشے کنواری لڑکیوں کی چھاتیوں جیسے ہوں گے۔ وہ مکھن سے زیادہ نرم ہوں گے اور شہد سے زیادہ لذیذ ہوں گے۔ جب بھی ان میں سے کچھ لیا جائیگا تو وہ دوبارہ اسی طرح ہو جائیگا جیسے پہلے تھا۔ (ک فی التاریخ والدیلمی عن انس)

2055 - من سبح الله عزوجل تسبيحة واحدة أو حمده تحميدة أو هلله تهليلة أو كبره تكبيرة غرس له بها شجرة فى الجنة فى اصلها ياقوت احمر مكللة بالدر طلعها كثدى الابكار احلى من العسل والين من الزبد (طب عن

(۲۰۵۵) جس نے ایک مرتبہ سبحان اللہ کہا، الحمدللہ کہا، لا الٰہ الا اللہ کہا یا اللہ اکبر کہا تو اس کیلئے ان کی وجہ سے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائیگا۔ اس کی جڑ میں سرخ یاقوت ہوں گے، موتیوں سے آراستہ ہوگا، اس کے خوشے کنواری لڑکیوں کی چھاتیوں جیسے ہوں گے۔ شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا (یعنی ہر

سلمان)

2056 - من قال سبحان الله العظيم نبت له غرس فی الجنة ومن قرأ القرآن فاحكمه وعمل بما فيه البس الله والديه يوم القيامة تاجا ضوء ه احسن من ضوء القمر (حم طب عن معاذ بن انس)

2057 - سبحان الله تنزيه الله من كل سوء (الديلمی عن طلحة)

2058 - سبحانك رب العالمين (طب عن معاوية)

2059 - سبحان ذی الملك والملكوت سبحان ذی العزة والجبروت سبحان الحی الذی لا يموت (الديلمی عن معاذ)

خوشہ)(طب عن سلمان)

(۲۰۵۶) جس نے سبحان اللہ العظیم کہا اس کیلئے جنت میں ایک درخت لگایا جائیگا اور جس نے خوب اچھے طریقے سے قرآن کریم کی تلاوت کی اور اس میں موجود احکام بجالایا اس کے والدین کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسا تاج پہنائے گا جس کی روشنی چاند کی روشنی سے زیادہ خوبصورت ہوگی۔(حم طب عن معاذ بن انس)

(۲۰۵۷) سبحان اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی ہر عیب سے پاکی بیان کرنا ہے۔(الدیلمی عن طلحۃ)

(۲۰۵۸) تیری ذات پاک ہے۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار (طب عن معاویہ)

(۲۰۵۹) اے صاحب ملک وملکوت تیری ذات پاک ہے۔ اے صاحب عزت وطاقت تیری ذات پاک ہے۔اے وہ زندہ جسے کبھی بھی موت نہیں آئیگی تیری ذات پاک ہے۔(الدیلمی عن معاذ)

الباب الخامس

فی الاستغفار والتعوذ

فيه فصلان

الفصل الاول

فی الاستغفار

2060 - الاستغفار فی الصحيفة يتلألأ نورا (ابن عساكر فر عن معاوية بن جندب)

2061 - من احب ان تسره صحيفته فليكثر فيها من الاستغفار (هب والضياء عن الزبير)

2062 - من استغفر الله دبر كل صلاة

پانچواں باب

استغفار اور تعوذ کے بیان میں

اس باب میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل

استغفار کے بیان میں

(۲۰۶۰) نامۂ اعمال میں ''استغفار'' نور کی صورت میں چمکے گی۔(ابن عساکر فر عن معاویۃ بن جندب)

(۲۰۶۱) جو آدمی یہ پسند کرتا ہو کہ اس کا نامۂ اعمال اسے مسرور کرے تو اسے اس میں استغفار کی کثرت کرنی چاہئے۔(ھب والضیاء عن الزبیر)

(۲۰۶۲) جس نے ہر نماز کے بعد تین بار اللہ تعالیٰ سے

ثلاث مرات فقال استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب إلیه غفر له ذنوبه وان کان قد فر من الزحف

(ع وابن السنی عن البراء)

2063 - من استغفر الله فی کل یوم سبعین مرة لم یکتب من الکاذبین ومن استغفر الله فی لیلة سبعین مرة لم یکتب من الغافلین (ابن السنی عن عائشة)

2064 - من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کتب له بکل مؤمن ومؤمنة حسنة (طب عن عبادة)

2065 - من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعا وعشرین مرة کان من الذین یستجاب لهم ویرزق بهم اهل الارض (طب عن ابی الدرداء)

2066 - من اکثر الاستغفار جعل الله له من کل هم فرجا ومن کل ضیق مخرجا ورزقه من حیث لا یحتسب

(حم ك عن ابن عباس)

2067 - والله انی لاستغفر الله واتوب إلیه فی الیوم اکثر من سبعین مرة (خ عن ابی هریرة)

2068 - الاستغفار ممحاة للذنوب

(فر عن حذیفة)

2069 - ان الشیطان قال وعزتك وجلالك یا رب لا ابرح اغوی عبادك ما دامت ارواحهم فی اجسادهم فقال الرب وعزتی وجلالی لا ازال

مغفرت طلب کی تب یہ کہا"استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھوالحیی القیوم واتوب الیہ" تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ دشمن سے سامنے کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگا ہو۔(ع وابن السنی عن البراء)

(۲۰۶۳) جس نے ہر دن میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی اسے جھوٹوں میں نہیں لکھا جائیگا اور جس نے رات میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی اسے غافلوں میں نہیں لکھا جائیگا۔(ابن السنی عن عائشۃ)

(۲۰۶۴) جس نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلئے مغفرت طلب کی اسے ہر مومن مرد اور عورت کے بدلے نیکی عطا کی جائیگی۔(طب عن عبادۃ)

(۲۰۶۵) جس نے ہر روز ستائیس مرتبہ مومن مردوں اور عورتوں کیلئے مغفرت طلب کی تو وہ ان لوگوں میں سے ہو جائیگا کہ جن کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور جن کے باعث اہل زمین کو رزق دیا جاتا ہے۔(طب عن ابی الدرداء)

(۲۰۶۶) جو آدمی استغفار کی کثرت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر غم سے کشادگی اور ہر تنگی سے نکلنے کی راہ پیدا فرمائیگا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا۔

(حم ک عن ابن عباس)

(۲۰۶۷) قسم بخدا! میں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔(خ عن ابی ھریرۃ)

(۲۰۶۸) استغفار گناہوں کو مٹانے والی ہے۔

(فر عن حذیفۃ)

(۲۰۶۹) شیطان نے کہا: اے پروردگار! تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم! میں تیرے بندوں کو تب تک گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کے جسموں میں روحیں موجود ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے

اغفر لهم ما استغفرونی

(حم ع ك عن ابی سعید)

فرمایا کہ مجھے میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں انہیں تب تک بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔

(حم ع ک عن ابی سعید)

2070 - ان ربك ليعجب من عبده إذا قال رب اغفر لی ذنوبی یعلم انه لا یغفر الذنوب غیری (د ت عن علی)

(۲۰۷۰) تیرا رب تعالیٰ اپنے بندے سے تعجب کرتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ "رب اغفر لی ذنوبی" وہ جانتا ہے کہ میرے علاوہ کوئی گناہ نہیں بخشتا۔ (دت عن علی)

2071 - ان للقلوب صدأ كصدأ الحديد وجلاء ها الاستغفار (الحكيم عد عن انس)

(۲۰۷۱) دلوں کو بھی زنگ لگتا ہے جیسے لوہے کو زنگ لگتا ہے اور ان کی پالش (زنگ دور کرنا) استغفار ہے۔ (الحکیم عد عن انس)

2072 انه ليغان على قلبی وانی لاستغفر الله فی الیوم مائة مرة

(حم م د ن عن اغر المزنی)

(۲۰۷۲) میرے دل پر چھائیں (دنیاوی فکر) آجاتی ہے اور میں دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(حم م د ن عن اغر المزنی)

2073 - استغفروا ربكم انی استغفر الله واتوب إليه كل یوم مائة مرة

(البغوی عن الاغر)

(۲۰۷۳) اپنے رب تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔ میں ہر روز سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا اور توبہ کرتا ہوں۔

(البغوی عن الاغر)

2074 - انی استغفر الله فی الیوم سبعین مرة (ت عن ابی هریرة)

(۲۰۷۴) میں ایک دن میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ (ت عن ابی ہریرة)

2075 - انی لاتوب إلى الله فی الیوم سبعین مرة (ن حب عن انس)

(۲۰۷۵) میں ایک دن میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ (ن حب عن انس)

2076 - ما اصبحت غداة قط الا استغفرت الله فیها مائة مرة (طب عن ابی موسی)

(۲۰۷۶) میں نے جو صبح بھی کی ہے اس میں سو مرتبہ میں نے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی ہے۔ (طب عن ابی موسیٰ)

2077 - إن استطعتم أن تكثروا من الاستغفار فافعلوا فانه ليس شیء انجح عند الله ولا احب إليه منه (الحكيم عن ابی الدرداء)

(۲۰۷۷) اگر تم استغفار کی کثرت کرنے کی طاقت رکھتے ہو تو کرو کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں کامیابی دلانے والی اور پسندیدہ نہیں ہے۔ (الحکیم عن ابی الدرداء)

2078 - انزل الله على امانين لامتی وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون فإذا مضيت تركت

(۲۰۷۸) اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کیلئے دو امانیں نازل فرمائی ہیں "وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم" اور "وما كان الله معذّبهم وهم يستغفرون"۔ چنانچہ جب میرا

فيهم الاستغفار إلى يوم القيامة (ت عن ابى موسى)

2079 - الا ادلك على سيد الاستغفار اللّٰهم انت ربى لا اله الا انت خلقتنى وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك على وابوء بذنبى فاغفر لى ذنوبى انه لا يغفر الذنوب إلا انت لا يقولها احد حين يمسى فيأتى عليه قدر قبل أن يصبح الا وجبت له الجنة ولا يقولها حين يصبح فيأتى عليه قدر أن يمسى الا وجبت له الجنة (ت عن شداد بن اوس)

2080 - من لزم الاستغفار جعل اللّٰه له من كل ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا يحتسب (د ه عن ابن عباس)

2081 - ألا اعلمك كلمات إذا قلتهن غفر اللّٰه لك وان كنت مغفورا لك قل : لا اله الا اللّٰه العلى العظيم لا اله الا اللّٰه الحليم الكريم لا اله الا اللّٰه سبحان رب السموات السبع ورب العرش العظيم الحمد للّٰه رب العالمين (ت عن على) ورواه خط بلفظ إذا انت قلتهن وعليك مثل عدد الذر خطايا غفر اللّٰه لك)

2082 - خير الدعاء الاستغفار

(ك فى تاريخه عن على)

2083 - خير امتى الذين إذا اساء وا استغفروا وإذا احسنوا استبشروا وإذا سافروا قصروا وافطروا (طس عن جابر)

وصال ہو جائے تو میں قیامت کے دن تک ان میں استغفار چھوڑ جاؤں گا۔ (ت عن ابی موسیٰ)

(۲۰۷۹) کیا میں تیری رہنمائی ”سید الاستغفار“ کی طرف نہ کروں؟ وہ یہ ہے کہ اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك على وابوء بذنبى فاغفرلى ذنوبى انه لا يغفر الذنوب الا انت۔ جو کوئی بھی شام کے وقت یہ کہے پھر اس کے صبح کرنے سے پہلے اس پر تقدیر غالب آ جائے (یعنی فوت ہو جائے) تو اس کیلئے جنت واجب ہوگئی اور جو کوئی صبح کے وقت یہ کہے پھر شام ہونے سے پہلے اس پر تقدیر غالب آ جائے تو اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔ (ت عن شداد بن اوس)

(۲۰۸۰) جو آدمی استغفار کو لازم پکڑ لے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ اور ہر غم سے فراخی بنائیگا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا۔ (د ہ عن ابن عباس)

(۲۰۸۱) کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تو وہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے۔ اگر چہ تجھے بخش بھی دیا گیا ہو۔ یہ کہا کہ ”لا اله الا اللّٰه العلى العظيم لا اله الا الله الحليم الكريم لا اله الا اللّٰه سبحان رب السموات السبع ورب العرش العظيم الحمدللّٰه رب العالمين“۔ (ت عن علی) ”ورواہ خط بلفظ: جب تو وہ کلمات کہے اور تجھ پر ذروں جتنے گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے گا۔

(۲۰۸۲) بہترین دعا ”استغفار“ ہے۔

(ک فی تاریخہ عن علی)

(۲۰۸۳) میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جو جب برائی کر بیٹھتے ہیں تو مغفرت طلب کرتے ہیں۔ جب نیکی کرتے ہیں تو خوشی محسوس کرتے ہیں اور جب سفر کرتے ہیں تو نماز قصر کرتے

ہیں اور روزہ نہیں رکھتے۔ (طس عن جابر)

2084 - سيد الاستغفار أن تقول : اللّٰهم انت ربى لا الٰه الا انت خلقتنى وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك على وابوء لك بذنبى فاغفر لى فانه لا يغفر الذنوب إلا انت من قالها من النهار موقنا بها فمات من يومه قبل أن يمسى فهو من اهل الجنة

(حم خ ن عن شداد بن اوس)

(۲۰۸۴) "سید الاستغفار" تیرا یہ کہنا ہے "اللهم انت ربی لا الٰه الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك مااستطعت اعوذبك من شرما صنعت ابوء لك بنعمتك على وابوء لك بذنبی فاغفرلی فانه لايغفر الذنوب الا انت ۔جس آدمی نے ان کلمات پر مکمل یقین کے ساتھ دن کے وقت یہ کلمات کہے پھر اسی دن شام ہونے سے پہلے فوت ہوگیا تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔

(حم خ ن عن شداد بن اوس)

2085 - طوبى لمن وجد فى صحيفته استغفارا كثيرا (٥) عن عبد اللّٰه بن بسر حل عن عائشة حم فى الزهد عن ابى الدرداء موقوفا)

(۲۰۸۵) مبارک ہو اس آدمی کو کہ جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے "استغفار" موجود ہو (ہ عن عبداللہ بن بسرہ حل عن عائشۃ حم فی الزہد عن ابی الدرداء موقوفاً)

2086 - لكل داء دواء ودواء الذنوب الاستغفار (م عن على)

(۲۰۸۶) ہر بیماری کیلئے دوا ہوتی ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔ (م عن علی)

2087 - ما من عبد ولا أمة استغفر اللّٰه فى كل يوم سبعين مرة الا غفر اللّٰه تعالىٰ له سبع مائة ذنب وقد خاب عبدا وامة عمل فى اليوم والليلة اكثر من سبع مائة ذنب (هب عن انس)

(۲۰۸۷) جو بندہ اور بندی بھی ہر روز ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ بخش دیتا ہے اور وہ بندہ اور بندی نامراد ہوتے ہیں جو ایک دن رات میں سات سو سے زیادہ گناہ کرتے ہیں۔ (هب عن انس)

2088 - ما من عبد يسجد فيقول رب اغفر لى ثلاث مرات الا غفر له قبل ان يرفع رأسه (طب عن والد ابى مالك الاشجعى)

(۲۰۸۸) جو بندہ بھی سجدہ کرتا ہے پھر تین مرتبہ یہ کہتا ہے کہ "رب اغفرلی" تو اس کے سر اٹھانے سے پہلے اسے بخش دیا جاتا ہے۔ (طب عن والد ابی مالک الاشجعی)

الاكمال

2089 - ألا ادلكم على دائكم ودوائكم ألا إن داء كم الذنوب ودواء كم الاستغفار (الديلمى عن انس)

(۲۰۸۹) کیا میں تمہاری رہنمائی تمہاری بیماری اور دوا کی طرف نہ کروں؟ جان لو! تمہاری بیماری گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔ (الدیلمی عن انس)

2090 - فی الارض امانان انا امان والاستغفار امان انا مذهوب بی ویبقی امان الاستغفار فعلیکم بالاستغفار عند کل حدث و ذنب (الدیلمی عن عثمان بن ابی العاص)

2091 - لا یزال العبد آمنا من عذاب اللّٰہ ما استغفر اللّٰہ (ابن عساکر عن یعقوب بن محمد بن فضالہ بن عبید عن ابیہ عن جدہ)

2092 - اداء الحقوق وحفظ الأمانات دینی ودین الانبیاء من قبلی وقد اعطیتم ما لم یعط احد من الامم ان اللّٰہ تعالیٰ جعل قربانکم الاستغفار وجعل صلاتکم الخمس بالاذان والاقامة ولم تصلها امة قبلکم فحافظوا علی صلواتکم وای عبد صلی الفریضة ثم استغفر اللّٰہ عشر مرات لم یقم من مقامه حتی تغفر له ذنوبه ولو کانت مثل رمل عالج وجبال تهامة (خط عن ابن عباس وقال منکر جدا تفرد به أبو عمر والقاسم بن عمر بن عبد اللّٰہ بن مالك بن ایوب الانصاری)

2093 - إذا قال العبد استغفر اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب إلیه غفر له وان کان مولیا من الزحف (خط وابن النجار عن دینار کر عن انس)

2094 - ان العبد لیقول یا رب اغفر لی وقد اذنب فتقول الملائکة یا رب انه لیس لذلك باھل قال اللّٰہ تبارك وتعالیٰ لکنی اھل أن أغفر له (الحکیم عن انس)

(۲۰۹۰) زمین میں دو امانیں ہیں۔ ایک امان میں ہوں اور دوسری امان استغفار ہے۔ میں تو چلا جاؤں گا پیچھے استغفار کی امان رہ جائیگی۔ چنانچہ تم پر ہرنئی بات اور گناہ کے وقت استغفار لازم ہے۔ (الدیلمی عن عثمان بن ابی العاص)

(۲۰۹۱) بندہ تب تک اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہے گا جب تک وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا رہے گا۔ (ابن عساکر عن یعقوب بن محمد بن فضالۃ بن عبید عن ابیہ عن جدہ)

(۲۰۹۲) حقوق کی ادائیگی اور امانتوں کی حفاظت کرنا میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کا دین ہے اور تمہیں وہ کچھ عطا کیا گیا ہے جو کسی امت کو عطا نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نزدیکی کا وسیلہ استغفار کو بنایا اور تمہاری نماز اذان واقامت کے ساتھ پانچ نمازیں بنائیں۔ تم سے پہلی کسی امت نے یہ ادا نہیں کیں چنانچہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو اور جس بندے نے بھی فرض نماز ادا کی پھر دس مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تو وہ اپنی جگہ سے کھڑا نہیں ہوگا۔ حتیٰ کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ ریت کے ڈھیر اور تہامہ کے پہاڑوں کے برابر بھی ہوں۔ (خط عن ابن عباس وقال منکر جدا تفرد بہ ابو عمر والقاسم بن عمر بن عبداللہ بن مالک بن ایوب الانصاری)

(۲۰۹۳) جب بندہ یہ کہتا ہے کہ "استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ" تو اسے بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگا ہو۔ (خط وابن النجار عن دینار، کر عن انس)

(۲۰۹۴) بندہ یہ کہتا ہے کہ "یارب اغفرلی" حالانکہ اس نے گناہ کیا ہوتا ہے تب فرشتے کہتے ہیں کہ اے پروردگار! یہ بخشش کا حقدار نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تو اسے بخشنے کا حقدار ہوں نا! (الحکیم عن انس)

2095 - ما من عبد ختم صحيفته عند مغيب الشمس بالاستغفار الا محى ما دونها (الديلمى عن ابى الدرداء

(۲۰۹۵) ہر وہ بندہ کہ جس کا نامۂ اعمال غروب آفتاب کے وقت ''استغفار'' کے ساتھ ختم ہو تو اس سے پہلے کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ (الدیلمی عن ابی الدرداء)

2096 - من استغفر إذا وجبت الشمس سبعين مرة غفر الله له سبع مائة ذنب ولا يذنب مؤمن ان شاء الله فى يومه وليلته سبع مائة ذنب (الديلمى عن ابى هريرة

(۲۰۹۶) جس آدمی نے غروب آفتاب کے وقت ستر مرتبہ ''استغفار'' پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ بخش دے گا اور مومن بندہ انشاء اللہ ایک دن اور رات میں سات سو گناہ نہیں کرتا۔ (الدیلمی عن ابی ھریرۃ)

2097 - قال ابليس لربه بعزتك وجلالك لاابرح اغوى بنى آدم مادامت الارواح فيهم فقال له ربه وعزتى وجلالى لاابرح اغفر لهم ما استغفرونى (حل عن ابى سعيد

(۲۰۹۷) شیطان نے اپنے رب تعالیٰ سے کہا کہ تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم! میں بنی آدم کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک کہ ان میں روحیں ہیں تو اس کے رب تعالیٰ نے اسے فرمایا کہ مجھے میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں انہیں بخشتا رہوں گا جب تک کہ وہ مجھ سے بخشش طلب کرتے رہیں گے۔ (حل عن ابی سعید)

2098 - اكثروا من الاستغفار فى شهر رجب فان لله فى كل ساعة منه عتقاء من النار وان لله مدائن لا يدخلها الا من صام شهر رجب (الديلمى عن على

(۲۰۹۸) رجب کے مہینے میں استغفار کی کثرت کرو کیونکہ اس مہینے ہر گھڑی اللہ تعالیٰ دوزخ سے لوگوں کو آزادی عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے شہر ہیں جن میں وہی آدمی داخل ہوگا جو رجب کے مہینے میں روزے رکھے گا۔ (الدیلمی عن علی)

2099 - إن للقلوب صدأ كصدأ الناس وجلاؤه الاستغفار (هب عن انس

(۲۰۹۹) دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسے لوگوں کو زنگ لگ جاتا ہے (یعنی مردہ ہو جاتے ہیں) اور اس کی پالش (زنگ دور کرنا) ''استغفار'' ہے۔ (ھب عن انس)

2100 - إن لكل صدأ جلاء وإن جلاء القلوب الاستغفار (الديلمى عن انس

(۲۱۰۰) ہر زنگ کیلئے پالش ہوتی ہے اور دلوں کی پالش ''استغفار'' ہے۔ (الدیلمی عن انس)

2101 - من استغفر الله عزوجل سبعين مرة فى دبر كل صلاة غفر له ما اكتسب من الذنوب ولم يخرج من الدنيا حتى يرى ازواجه من الحور ومساكنه من القصور (الديلمى عن ابى هريرة

(۲۱۰۱) جس نے ہر نماز کے بعد ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تو اس نے جتنے بھی گناہ کمائے ہوں گے، بخش دیئے جائیں گے اور وہ دنیا سے نہیں جائے گا حتیٰ کہ حوروں میں سے اپنی بیویاں اور محلات میں سے اپنے ٹھکانے نہ دیکھ لے۔ (الدیلمی عن ابی ھریرۃ)

2102 - من استغفر الله سبعين مرة غفر له سبعمائة ذنب وقد خاب وخسر من عمل في يوم وليلة اكثر من سبعمائة ذنب (الحسن بن سفيان والديلمي عن انس)

(۲۱۰۲) جس نے اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ مغفرت طلب کی اس کے سات سو گناہ بخش دیئے جائیں گے اور وہ نامراد اور رسوا ہوا کہ جس نے ایک دن رات میں سات سو سے زیادہ گناہ کئے۔ (الحسن بن سفیان والدیلمی عن انس)

2103 - من قال استغفر الله العظيم الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب إليه ثلاثا غفر له ذنوبه لو كانت عدد رمل عالج وغثاء البحر وعدد نجوم السماء (كر عن ابي سعيد)

(۲۱۰۳) جس نے تین مرتبہ یہ کہا کہ "استغفر الله العظيم الذى لا اله الا هو الحيى القيوم واتوب اليه" تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ ریت کے ڈھیر، سمندر کی جھاگ اور آسمان کے ستاروں جتنے ہوں۔ (کر عن ابی سعید)

2104 - من قال استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب إليه ثلاثا غفرت له ذنوبه وان كان فارا من الزحف (ك عن ابن مسعود)

(۲۱۰۴) جس نے تین بار یہ کہا کہ استغفر الله الذى لا اله الا هو الحى القيوم و اتوب اليه" تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگا ہو۔ (ک عن ابن مسعود)

2105 - من قال سبحان الله وبحمده واستغفر الله واتوب إليه كتبت كما قالها ثم علقت بالعرش لا يمحوها ذنب عمله صاحبها حتى يلقى الله وهي مختومة كما قالها (طب عن ابن مسعود)

(۲۱۰۵) جس نے "سبحان الله وبحمده واستغفر الله واتوب اليه" کہا تو جیسے اس نے یہ کلمات کہے ویسے ہی لکھ دیئے جاتے ہیں۔ پھر عرش الٰہی کے ساتھ لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ انہیں کوئی بھی گناہ مٹا نہیں پائے گا جو ان کے کہنے والے نے کیا ہو۔ حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جائے گا اور یہ کلمات ویسے ہی مہر شدہ ہوں گے جیسے اس نے کہے تھے۔ (طب عن ابن مسعود)

2106 - من قال استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم واتوب إليه غفر له وإن كان قد فر من الزحف

(۲۱۰۶) جس نے "استغفر الله الذى لا اله الا هو الحيى القيوم واتوب اليه" کہا اسے بخش دیا جائیگا۔ اگرچہ وہ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگا ہو۔ (ت غريب وابن سعد والبغوى وابن مندة والباوردى طب ص وابن عساكر عن بلال بن يسار عن زيد مولى النبى صلى الله عليه وسلم عن ابيه عن جده ـ قال البغوى "ولا اعلم له غيره" ابن عساكر عن انس، ش عن ابن مسعود و معاذ موقوفاً عليهما)

2107 - إن اوفى كلمة عند الله أن يقول العبد اللّهم انت ربى وانا عبدك ظلمت نفسى واعترفت بذنبى ولا يغفر الذنوب الا انت أى رب فاغفر لى (طب عن ابى مالك الاشعرى)

(۲۱۰۷) اللہ تعالیٰ کے ہاں پورا کلمہ یہ ہے کہ بندہ یہ کہے "الھم انت ربی وانا عبدك ظلمت نفسى واعترفت بذنبى ولا يغفر الذنوب الا انت اى رب فاغفر لى" ۔ (طب عن ابی مالک الاشعری)

2108 - تعلموا سيد الاستغفار اللّهم انت ربى لا إله الا انت خلقتنى وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك على وابوء بذنبى فاغفر لى فانه لا يغفر الذنوب إلا أنت (عبد بن حميد وابن السنى فى عمل اليوم والليلة ص عن جابر)

(۲۱۰۸) تم سب "سید الاستغفار" سیکھ لو۔"اللھم انت ربى لا اله الا انت خلقتنى وانا عبدك وانا على عهدك و وعدك مااستطعت اعوذ بك من شرما صنعت ابوء لك بنعمتك على وابوء بذنبى فاغفرلى فانه لا يغفر الذنوب الا انت ۔ (عبد بن حمید وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ ص عن جابر)

2109 - خير الدعاء الاستغفار وخير العبادة قول لا إله إلا الله (ك فى تاريخه عن على)

(۲۱۰۹) بہترین دعا "استغفار" ہے اور بہترین عبادت "لا الٰہ الا اللہ" کہنا ہے۔ (ک فی تاریخہ عن علی)

2110 - انى لاستغفر الله واتوب إليه فى اليوم سبعين مرة (ه عن ابى موسى)

(۲۱۱۰) میں ایک دن میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ (ہ عن ابی موسیٰ)

2111 - انى لاستغفر الله واتوب إليه فى اليوم مائة مرة (ش ه وابن السنى عن ابى هريرة طب عن ابى موسى)

(۲۱۱۱) میں ایک دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ (ش ہ وابن السنی عن ابی ہریرۃ، طب عن ابی موسیٰ)

2112 - انى لاستغفر الله فى اليوم اكثر من سبعين مرة واتوب إليه (حم عن ابى هريرة)

(۲۱۱۲) میں ایک دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ (حم عن ابی ہریرۃ)

2113 - فاين انت من الاستغفار يا حذيفة انى لاستغفر الله فى اليوم والليلة مائة مرة (حم ن ت ط وهناد ه ك ع والرويانى هب حل ص عن حذيفة) انه قال يا رسول الله انى رجل ذرب اللسان قال فذكره)

(۲۱۱۳) اے حذیفہ رضی اللہ عنہ! تو استغفار کے معاملے میں کہاں ہے؟ میں ایک دن رات میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ (حم ن ت ط وھناد ہ ک ع والرویانی ھب حل ص عن حذیفۃ) انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک تیز زبان والا آدمی ہوں تو فرمایا۔

2114 - يا أيها الناس استغفروا الله وتوبوا

(۲۱۱۴) اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اس کی

إليـه فاني استغفر الله واتوب إليه في اليوم أو في كـل يـوم مائة مرة أو اكثر من مائة (ش حم طب وابـن مـردويـه عـن ابـى بـرده عن رجل من المهاجرين الحكيم عن ابى برده عن الاغر)

بارگاہ میں توبہ کرو۔ میں ایک دن میں یا ہر روز سو مرتبہ یا سو سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ (ش حم طب وابن مردویہ عن ابی بردۃ عن رجل من المہاجرین، الحکیم عن ابی بردۃ عن الاغر)

الفصل الثاني

دوسری فصل

في التعوذ

تعوذ کے بیان میں

2115 - مـن عـاذ بالله فقد عاذ بمعاذ (حم عن عثمان وابن عمر)

(۲۱۱۵) جس نے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی تو اس نے اصل پناہ گاہ کی پناہ مانگی۔ (حم عن عثمان وابن عمر)

2116 - عـوذوا بـالـلّـه مـن عذاب القبر عـوذوا بالله من عذاب النار عوذوا بالله من فتنة الـمسيح الـدجـال عـوذوا بالله من فتنة المحيا والممات (م ن عن ابى هريرة)

(۲۱۱۶) عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، دوزخ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور زندگی اور موت کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ (م ن عن ابی ہریرۃ)

2117 - لا تسبوا الشيطان وتعوذا بالله من شره (المخلص عن ابى هريرة)

(۲۱۱۷) شیطان کو گالی مت دو البتہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ (المخلص عن ابی ہریرۃ)

2118 - ألا اخبـركـم بـافـضـل ما تعوذ به الـمـتـعـوذون قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس

(طب عن عقبة بن عامر)

(۲۱۱۸) کیا میں تمہیں اس تعوذ سے افضل تعوذ نہ بتاؤں کہ جس کے ساتھ پناہ مانگنے والے پناہ مانگتے ہیں۔ وہ "قـل اعـوذ بـرب الـفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" ہے۔ (طب عن عقبۃ بن عامر)

2119 - إنـى لأعـلـم كلمة لو قالها لذهب عـنـه مـا يـجـد لـو قـال اعوّذ بالله من الشيطان الرجيم لذهب عنه ما يجد (حم ق ن عن سليمان بن صرد)

(۲۱۱۹) میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ کلمہ کہے تو جو وسوسہ وہ پاتا ہے وہ دور ہو جائیگا۔ اگر وہ یہ کہے کہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" میں شیطان مردود سے (بچنے کیلئے) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں تو جو وسوسہ وہ محسوس کرتا ہے وہ دور ہو جائیگا۔ (حم ق ن عن سلیمان بن صرد)

2120 - اعـوذ بـعـزتك الذى لا اله الا انت الـذى لا تموت والجن والانس يموتون (خ عن

(۲۱۲۰) "اعـوذ بـعـزتك الذى لا اله الا انت الذى لا تـمـوت والجن والانس يموتون" میں تیری عزت کی پناہ مانگتا

ابن عباس)

ہوں۔ تو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ کہ تجھے کبھی موت نہیں آئیگی۔ البتہ جن اور انسان مرجائیں گے۔ (خ عن ابن عباس)

2121 - اعيذك بالله الاحد الصمد الذى لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد من شر ما تجد يا عثمان تعوذ بها فما تعوذت بمثلها (حم د ت عن معاذ)

(۲۱۲۱) جو وسوسہ تو محسوس کرتا ہے اس کے شر سے میں تجھے اس اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں' جو یکتا ہے' بے نیاز ہے' نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔ اے عثمان! ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگ۔ ان جیسے کلمات کے ساتھ (کبھی) پناہ نہیں مانگی گئی۔ (حم دت عن معاذ)

2122 - اعيذك بالله الاحد الصمد الذى لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد من شر ما تجد فانها تعدل بثلث القرآن ومن تعوذ بها فقد تعوذ بنسبة الله التى رضيها لنفسه (الحكيم عن عثمان)

(۲۱۲۲) جو تو محسوس کرتا ہے اس کے شر سے میں تجھے اس اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں جو یکتا ہے' بے نیاز ہے' نہ وہ کسی کا باپ نہ کسی کا بیٹا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے اور جس نے ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی اس نسبت کے ساتھ پناہ مانگی جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کیلئے پسند فرمائی ہے۔ (الحکیم عن عثمان)

الاكمال

2123 - يا ابا ذر تعوذ بالله من شياطين الانس والجن قال يا رسول الله وللانس شياطين قال نعم قال يا رسول الله الصلاة ماذا هى قال خير موضوع فمن شاء اقل ومن شاء اكثر قال فالصوم قال فرض مجزى قال فالصدقة قال اضعاف مضاعفة وعند الله مزيد قال فايها افضل قال جهد من مقل وسر إلى فقير قال فاى الانبياء كان اول قال آدم قال اول نبى كان آدم قال نعم مكلم قال كم المرسلون قال ثلاث مائة وبضع عشرة جم غفير قال يا رسول الله أى ما انزل عليك اعظم قال آية الكرسى

الاکمال

(۲۱۲۳) اے ابوذر! انسان اور جنوں شیطانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا انسانی شیطان بھی ہیں؟ تو فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز کیسی ہے؟ تو فرمایا کہ بہترین (بھلائی) ہے' گناہوں کو گھٹاتی ہے۔ چنانچہ جو چاہے کم کرے اور جو چاہے زیادہ کرے۔ عرض کی کہ روزہ کیسا ہے؟ فرمایا کہ فرض ہے کفایت کرتا ہے۔ عرض کی کہ صدقہ کیسا ہے؟ فرمایا: دوگنا' تین گناہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مزید اجر عطا ہوتا ہے۔ عرض کی کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کہ نادار کم مال والے کی کوشش اور فقیر کو چھپا کر دینا۔ عرض کی کہ انبیاء کرام میں سے سب سے پہلا نبی کون تھا؟ فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام پہلے نبی تھے۔ عرض کی کہ کیا آدم علیہ

(ط حم ن ع ك هب ص عن ابی ذر حم طب عن ابی امامة)

السلام پہلے نبی تھے؟ فرمایا: ہاں وہ نبی تھے ان پر وحی اترتی تھی۔ عرض کی کہ رسول کتنے ہیں: فرمایا کہ تین سو تیرہ رسول تھے۔ ایک جم غفیر ہے۔ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر نازل شدہ میں سے سب سے عظیم چیز کیا ہے؟ فرمایا آیۃ الکرسی۔ (طحم ن ع ک ھب ص عن ابی ذر۔ حم طب عن ابی امامۃ)

2124 - إذا لعن الشيطان قال: لعنت ملعونا وإذا استعذت الله منه قال كسرت ظهری (الديلمی عن ابی هريرة)

(۲۱۲۴) جب شیطان پر لعنت کی جاتی ہے تو کہتا ہے کہ تو نے ملعون کو ہی لعنت کی ہے اور جب تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ تو نے میری کمر توڑ دی۔ (الدیلمی عن ابی ھریرۃ)

2125 - إن الرجل ليجر إلى النار فتنزوی النار ويقبض بعضها بعضا فيقول لها الرحمٰن ما لك فتقول إنه كان يستجير منی فيقول الله تبارك وتعالیٰ ارسلوا عبدی (الديلمی عن ابن عباس)

(۲۱۲۵) ایک آدمی کو دوزخ کی طرف کھینچا جائیگا تو دوزخ سکڑنے لگے گی اور اس کے حصے ایک دوسرے میں گھسنے لگیں گے۔ تب رب رحمٰن اس سے فرمائے گا کہ تجھے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گی کہ یہ آدمی مجھ سے پناہ مانگا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندے کو چھوڑ دو۔ (الدیلمی عن ابن عباس)

2126 -الا اخبرك بافضل ما تعوذ به المتعوذون قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس هما المعوذتان (هب عن ابی حابس الجهنی)

(۲۱۲۶) اے حابس! کیا میں تجھے اس تعوذ سے افضل تعوذ نہ بتاؤں کہ جس کے ساتھ پناہ مانگنے والے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ تعوذ "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" ہے۔ یہ دونوں سورتیں معوذتین ہیں۔ (ھب عن ابی حابس الجھنی)

2127 يا عقبه تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ بمثلهما يعنی المعوذتين

(د هب عن عقبه بن عامر)

(۲۱۲۷) اے عقبہ! ان کے ساتھ پناہ مانگ۔ ان جیسی کسی سورۃ کے ساتھ کسی پناہ مانگنے والے نے پناہ نہیں مانگی یعنی معوذتین (دھب عن عقبۃ بن عامر)

2128 اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بعفوك من غضبك واعوذ برحمتك من عذابك واعوذ بك منك لا احصی ثناء عليك انت كما اثنيت علی نفسك

(قط فی الافراد عن عائشة)

(۲۱۲۸) "اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بعفوك من غضبك واعوذ برحمتك من عذابك واعوذبك منك لا احصی ثناء عليك انت كما اثنيت علی نفسك"۔ میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی، تیرے غضب سے تیری معافی کی۔ تیرے عذاب سے تیری رحمت کی اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری تعریف کا شمار نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے

خود اپنی تعریف فرمائی ہے۔(قط فی الافراد عن عائشۃ)

2129 - اعوذ برضاك من سخطك وبعفوك من عقوبتك وبك منك اثنى عليك لاابلغ كلما فيك (ك ق عن عائشة

(۲۱۲۹)اعوذ برضاك من سخطك و بعضوك من عقوبتك ويك منك اثنى عليك لا ابلغ كلما فيك ۔ میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی' تیری سزا سے تیری معافی کی اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری تعریف کرتا ہوں مگر جو کچھ تجھ میں ہے اس سب کو میں نہیں پہنچ سکتا۔(ک ق عن عائشۃ)

2130 - اعوذ بالله من جهنم واعوذ بالله من عذاب القبر واعوذ بالله من شر المسيح الدجال واعوذ بالله من شر فتنة المحيا والممات (ك عن عائشة

(۲۱۳۰)اعوذ بالله من جهنم واعوذ بالله من عذاب القبر واعوذ بالله من شر المسيح الدجال واعوذ بالله من شر فتنة المحيا والمعات ۔ میں جہنم سے' قبر کے عذاب سے' مسیح دجال کے شر سے اور زندگی اور موت کے فتنہ کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔(ک عن عائشۃ)

2131 - اعوذ بالله من قلب لا يخشع وعلم لا ينفع ودعاء لا يسمع ونفس لا تشبع ومن الجوع فانه بئس الضجيع (ش عن ابن مسعود)

(۲۱۳۱)اعوذ بالله من قلب لا يخشع وعلم لا ينفع ودعاء لايسمع و نفس لا تشبع و من الجوع فانه بئس الضجيع ۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایسے دل سے جو عاجزی نہیں کرتا۔ ایسے علم سے جو نفع نہیں دیتا۔ ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور بھوک سے کیونکہ بھوک برا ساتھی ہے۔(ش عن ابن مسعود)

2132 - اعوذ بالله من النار وويل لاهل النار (ه د عن عبد الرحمٰن بن ابی ليلى عن ابيه

(۲۱۳۲) میں دوزخ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اور دوزخیوں کیلئے ہلاکت ہے۔(ہ د عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی عن ابیہ)

21333 - اعوذ بالله من جهنم تعوذوا بالله من عذاب القبر تعوذوا بالله من فتنة المسيح الدجال تعوذوا بالله من فتنة المحيا والممات (ش عن ابی هريرة

(۲۱۳۳) میں جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے قبر کے عذاب' مسیح دجال کے فتنہ سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو۔(ش عن ابی ہریرۃ)

2134 - اعوذ بالله من الكفر والدين قيل أتعدل الكفر بالدين قال نعم (حم وعبد بن حميد ع حب ك ص عن ابی سعيد)

(۲۱۳۴) میں کفر اور قرض سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ عرض کی گئی کہ کیا کفر قرض کے مساوی ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں! (حم و عبد بن حمید ع حب ک ص عن ابی سعید)

الباب السادس

فی الصلاة علیه وعلی آلہٖ علیه الصلاة والسلام

2135 - اتانی آت من ربی عزوجل فقال من صلی علیك من امتك صلاة كتب الله له بها عشر حسنات ومحی عنه عشر سیئات ورفع له عشر درجات ورد علیه مثلها (حم ص عن ابی طلحة)

2136 - اكثروا الصلاة علی فی اللیلة الغراء والیوم الازهر فان صلاتكم تعرض علی (هب عن ابی هریرة عد عن انس ص عن الحسن وخالد بن معدان مرسلا)

2137 - اكثروا من الصلاة علی فی یوم الجمعة فانه یوم مشهود تشهده الملائكة وان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاته حتی یفرغ منها (ه عن ابی الدرداء)

2138 - اكثروا من الصلاة علی فی كل یوم جمعة فان صلاة امتی تعرض علی فی كل یوم جمعة، فمن كان اكثرهم علی صلاة كان اقربهم منی منزلة (هب عن ابی امامة)

2139 - اكثروا من الصلاة علی فی یوم الجمعة ولیلة الجمعة فمن فعل ذلك كنت له شهیدا وشافعا یوم القیامة (هب عن انس)

چھٹا باب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک پر درود بھیجنے کا بیان

(۲۱۳۵) میرے رب تعالیٰ کی طرف سے آنے والا میرے پاس آیا تو اس نے کہا کہ آپ کی امت میں سے جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھے گا۔ دس برائیاں مٹائے گا۔ دس درجات بلند فرمائے گا اور اسی جیسی رحمت اس پر واپس لوٹائے گا (حم ص عن ابی طلحۃ)

(۲۱۳۶) چاندنی رات اور چمکدار دن میں مجھ پر درود پاک بھیجنے کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (هب عن ابی ھریرۃ عد عن انس، ص عن الحسن و خالد بن معدان مرسلاً)

(۲۱۳۷) جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر درود پاک بھیجنے کی کثرت کیا کرو کیونکہ جمعہ کا دن مشہود (گواہ یا حاضری کا دن) ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی بھی مجھ پر درود پاک بھیجتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو جاتا ہے۔ (ہ عن ابی الدرداء)

(۲۱۳۸) ہر جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک بھیجنے کی کثرت کرو کیونکہ میری امت کا درود مجھ پر ہر جمعہ کے دن پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جو ان میں سے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا وہ ان میں سے سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔ (ھب عن ابی امامۃ)

(۲۱۳۹) جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو مجھ پر درود بھیجنے کی کثرت کرو۔ چنانچہ جس نے ایسا کیا، میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور سفارشی ہوں گا۔ (ھب عن انس)

2140 - اكثروا الصلاة علي فان صلاتكم علي مغفرة لذنوبكم واطلبوا لي الدرجة والوسيله فان وسيلتي عند ربي شفاعة لكم (ابن عساكر عن الحسن بن علي)

(۲۱۴۰) مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے گناہوں کی بخش کا باعث ہے اور میرے لئے (دعا میں) درجہ اور وسیلہ مانگو کیونکہ میرے رب تعالیٰ کے پاس میرا وسیلہ تمہارے لئے سفارش کا باعث ہوگا۔ (ابن عساکر عن الحسن بن علی)

2141 - ان ابخل الناس من ذكرت عنده ولم يصل علي
(الحارث عن عوف بن مالك)

(۲۱۴۱) بلاشبہ تمام لوگوں سے زیادہ بخیل وہ آدمی ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (الحارث عن عوف بن مالک)

2142 - ان اولى الناس بي يوم القيامة اكثرهم علي صلاة (تخ ت حب عن ابن مسعود)

(۲۱۴۲) قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ میرے قریب وہ آدمی ہوگا جو ان میں سے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہوگا۔ (تخ ت حب عن ابن مسعود)

2143 - البخيل من ذكرت عنده فلم يصل علي (حم ت ن حب عن الحسن بن علي)

(۲۱۴۳) بخیل وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (حم ت ن حب عن الحسن بن علی)

2144 - حيثما كنتم فصلوا علي فان صلاتكم تبلغني (طب عن الحسن بن علي)

(۲۱۴۴) تم جہاں بھی ہو، مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارے درود مجھے پہنچ جاتے ہیں۔ (طب عن الحسن بن علی)

2145 - رغم انف رجل ذكرت عنده فلم يصل علي ورغم انف رجل دخل عليه رمضان ثم انسلخ قبل ان يغفر له ورغم انف رجل ادرك ابواه عنده الكبر ولم يدخلاه الجنة (ت ك عن ابي هريرة)

(۲۱۴۵) اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو کہ جس پر رمضان المبارک کا مہینہ داخل ہوا۔ پھر وہ اس سے پہلے ہی گزر گیا کہ اس آدمی کی بخشش کی جاتی اور اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کیا۔ (ت ک عن ابی ہریرۃ)

2146 - الصلاة علي نور على الصراط فمن صلى علي يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عاما (الازدي في الضعفاء قط في الافراد عن ابي هريرة)

(۲۱۴۶) مجھ پر درود بھیجنا پل صراط پر نور کا باعث ہوگا۔ چنانچہ جو آدمی جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ درود بھیجے گا اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (الازدی فی الضعفاء قط فی الافراد عن ابی ہریرۃ)

2147 - قولوا اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى

(۲۱۴۷) ایسے کہو "اللهم صل على محمد وعلىٰ آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم في

آل ابراهيم فى العالمين انك حميد مجيد (ق د ن ه عن كعب بن عجره)

2148 - كفى به شحا ان اذكر عند رجل فلا يصلى على (ص عن الحسن مرسلا)

2149 - ان البخيل كل البخيل من ذكرت عنده فلم يصل على (هب عن ابى هريرة)

2150 - كل دعاء محجوب حتى يصلى على النبى صلى الله عليه وسلم (فر عن انس هب عن على موقوفا)

2151 - ما من عبد من امتى يصلى على صلاة صادقا بها من قبل نفسه ، إلا صلى الله عليه بها عشر صلوات وكتب له بها عشر حسنات ومحا بها عنه عشر سيئات (حل عن سعيد بن عمير الانصارى)

2152 - ما من عبد يصلى على إلا صلت عليه الملائكة مادام يصلى على فليقل العبد من ذلك أو ليكثر (حم ه والضياء عن عامر بن ربيعة)

2153 - من الجفاء ان اذكر عند رجل فلم يصل على (عب عن قتادة مرسلا)

2154 - من ذكرت عنده فلم يصل على فقد شقى (ابن السنى عن جابر)

2155 - من ذكرت عنده فخطئ الصلاة على خطئ طريق الجنة

(طب عن الحسين)

2156 - من ذكرت عنده فليصل على فانه

العالمین انك حمید مجید"۔ (ق د ن ہ عن کعب بن عجرۃ)

(۲۱۴۸) کسی آدمی کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو اسے یہی بخیلی کافی ہے۔ (ص عن الحسن مرسلا)

(۲۱۴۹) مکمل بخیل وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ھب عن ابی ھریرۃ)

(۲۱۵۰) ہر دعا تب تک روکی جاتی ہے جب تک کہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔ (فر عن انس، ھب عن علی موقوفا)

(۲۱۵۱) میری امت میں سے جو بندہ بھی مجھ پر ایک مرتبہ سچے دل سے درود بھیجتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ اس کی دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔

(حل عن سعید بن عمیر الانصاری)

(۲۱۵۲) جو بندہ بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ تب تک فرشتے اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اب خواہ وہ بندہ کم بھیجے خواہ زیادہ بھیجے۔ (حم ہ والضیاء عن عامر بن ربیعۃ)

(۲۱۵۳) جفا یہ ہے کہ کسی آدمی کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (عب عن قتادۃ مرسلا)

(۲۱۵۴) جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا تو وہ بدبخت ہوا۔ (ابن السنی عن جابر)

(۲۱۵۵) جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو وہ مجھ پر درود بھیجنے سے چوک گیا تو وہ جنت کے راستے سے چوک گیا۔ (طب عن الحسین)

(۲۱۵۶) جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اسے مجھ پر درود

من صلی علی مرة صلی الله علیه عشرا (ن عن انس)

بھیجنا چاہئے کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (ن عن انس)

2157 - من نسی الصلاة علی خطئ طریق الجنة (ہ عن ابن عباس)

(۲۱۵۷) جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کی راہ سے چوک گیا۔ (ہ عن ابن عباس)

2158 - ما من احد یسلم علی الا رد الله علی روحی حتی ارد علیه السلام (د عن ابی هریرة)

(۲۱۵۸) کوئی بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس آدمی پر سلام لوٹاتا ہوں۔ (د عن ابی ھریرة)

2159 - من صلی علی واحدة صلی الله علیه بها عشرا (حم م 3 عن ابی هریرة)

(۲۱۵۹) جس نے مجھ پر ایک درود بھیجا' اللہ تعالیٰ اس پر اس کے بدلے میں دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (حم م ۳ عن ابی ھریرة)

2160 - من صلی علی واحدة صلی الله علیه عشر صلوات وحط عنه عشر خطیئات ورفع له عشر درجات (حم خد ن ك عن انس)

(۲۱۶۰) جو آدمی مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کی دس خطائیں معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔ (حم خد ن ک عن انس)

2161 - من صلی علی حین یصبح عشرا وحین یمسی عشرا ادرکته شفاعتی یوم القیامة (طب عن ابی الدرداء)

(۲۱۶۱) جس نے مجھ پر صبح کے وقت اور شام کے وقت دس بار درود بھیجا' اسے قیامت کے دن میری شفاعت حاصل ہوگی۔ (طب عن ابی الدرداء)

2162 - من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائبا ابلغته (هب عن ابی هریرة)

(۲۱۶۲) جو آدمی مجھ پر میری قبر (انور) کے پاس درود بھیجتا ہے۔ میں اسے خود سنتا ہوں اور جو مجھ پر دور سے درود بھیجتا ہے وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔ (ھب عن ابی ھریرة)

2163 - من صلی علی صلاة کتب الله له قیراطا والقیراط مثل احد (عب عن علی)

(۲۱۶۳) جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا' اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھے گا اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہوتا ہے۔ (عب عن علی)

2164 - صلوا علی فان صلاتکم علی زکاة لکم (ش وابن مردویه عن ابی هریرة)

(۲۱۶۴) مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ش وابن مردویہ عن ابی ھریرة)

2165 - صلوا علی صلی الله علیکم (4 عن ابن عمر وابی هریرة)

(۲۱۶۵) مجھ پر درود بھیجو' اللہ تعالیٰ تم پر رحمت نازل فرمائے گا۔ (۴ عن ابن عمر وابی ھریرة)

2166 - صلوا علی واجتهدوا فی الدعاء وقولوا اللّٰهم صل علىٰ محمد وعلى آل محمد

(۲۱۶۶) مجھ پر درود بھیجو اور دعا مانگنے میں خوب کوشش کرو اور یہ کہو "اللھم صل علىٰ محمد وعلى آل محمد وبارك

وبارك علٰى محمد وعلى آل محمد كما بارکت علی ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد (حم ن وابن سعد وسمويه والبغوی والبارودی وابن قانع طب عن زيد بن خارجة)

علٰی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید"۔

(حم ن وابن سعد وسمویہ والبغوی والباوردی وابن قانع طب عن زید بن خارجۃ)

2167 - صلوا على انبياء الله ورسله فان الله بعثهم كما بعثنی (ابن ابی عمر هب عن ابی هريرة خط عن انس)

(۲۱۶۷) اللہ تعالیٰ کے انبیاء ورسول پر درود بھیجو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی مبعوث فرمایا ہے جیسے مجھے مبعوث فرمایا ہے۔

(ابن ابی عمر ھب عن ابی ھریرۃ خط عن انس)

2168 - صلوا على النبيين إذا ذكرتمونی فانهم بعثوا كما بعثت (الشاشی وابن عساكر عن وايل بن حجر)

(۲۱۶۸) جب تم مجھے یاد کرو تو دیگر انبیاء کرام پر بھی درود بھیجو کیونکہ انہیں بھی مبعوث کیا گیا تھا جیسے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔

(الشاشی وابن عساکر عن وائل بن حجر)

2169 - اتانی جبرئيل فقال يا محمد اما يرضيك ان ربك عزوجل يقول : لا يصلی عليك احد من امتك صلاة إلا صليت عليه بها عشرا ولا يسلم عليك احد من امتك تسليمة الا سلمت عليه عشرا قلت بلى أی رب (حم ن حب ك والضياء عن ابی طلحة)

(۲۱۶۹) حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ اس بات سے راضی نہیں کہ آپ کا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی بھی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں گا اور آپ کی امت میں سے جو کوئی بھی ایک مرتبہ آپ پر سلام بھیجے گا تو میں اس پر دس بھیجوں گا۔ تب میں نے کہا: اے میرے رب تعالیٰ! کیوں نہیں (میں راضی ہوں) (حم ن حب ک والضیاء عن ابی طلحۃ)

2170 - اتانی جبرئيل فقال يا محمد من صلى عليك من امتك صلاة كتب الله له بها عشر حسنات ومحا عنه عشر سيئات ورفعه بها عشر درجات وقال له الملكٌ مثل ما قال لك قلت يا جبرئيل وما ذاك الملك قال : ان الله عزوجل وكل بك ملكان لدن خلقك إلى أن بعثك لا يصلی عليك أحد من امتك إلا قال وانت صلى الله عليك (طب ابی طلحة)

(۲۱۷۰) حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی امت میں سے جس نے آپ پر ایک بار درود بھیجا۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھے گا، دس گناہ مٹائے گا، دس درجات بلند فرمائے گا اور جو کچھ اس نے آپ کیلئے کہا ہوگا ایک فرشتہ ویسے ہی اس کیلئے کہے گا۔ میں نے کہا: اے جبرائیل! وہ فرشتہ کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تخلیق فرمایا ہے اس وقت سے لے کر جب آپ کو مبعوث فرمایا ہے، تب تک اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ دو فرشتے مقرر فرمائے ہیں۔ آپ کی امت

میں سے جو کوئی بھی آپ پر درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ تم پر بھی اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے۔ (طب عن ابی طلحۃ)

2171 - إن ملكا اتاني فقال : إن ربك يقول لك اما ترضى أن لا يصلى عليك احد من امتك إلا صليت عليه عشرا ولا يسلم عليك إلا سلمت عليه عشرا قلت بلى (طب عن ابى طلحة)

(۲۱۷۱) ایک فرشتہ میرے پاس آیا تو اس نے کہا کہ آپ کا رب تعالیٰ آپ سے کہتا ہے کہ کیا آپ اس بات سے راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی بھی آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے میں اس پر دس سلام بھیجوں گا۔ میں نے کہا کہ کیوں نہیں (میں راضی ہوں) (طب عن ابی طلحۃ)

2172 - من سره أن يكتال بالمكيال الاوفى إذا صلى علينا اهل البيت فليقل اللّٰهم صل علٰى محمد النبى وعلى ازواجه وامهات المؤمنين وذريته واهل بيته كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد (ن عن ابى هريرة)

(۲۱۷۲) جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ وہ پورا ماپنے والے پیمانے سے ماپ کر (اجر) لے جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو ایسے کہے "اللهم صل علٰى محمد النبى وعلٰى ازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل بيته كما صليت علٰى آل ابراهيم انك حميد مجيد (ن عن ابی ھریرۃ)

2173 - إذا كان يوم الجمعة وليلة الجمعة فاكثروا الصلاة على (الشافعى عن صفوان بن سليم مرسلا)

(۲۱۷۳) جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات ہو تو مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔

(الشافعی عن صفوان بن سلیم مرسلاً)

2174 - إذا كان يوم الخميس بعث اللّٰه ملائكة معهم صحف من فضة واقلام من ذهب يكتبون يوم الخميس وليلة الجمعة اكثر الناس على صلاة

(ابن عساكر عن ابى هريرة)

(۲۱۷۴) جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجتا ہے ان کے پاس چاندی کے صحیفے (رجسٹر یا اوراق) اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ ان لوگوں کے نام لکھتے ہیں جو جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات کو تمام لوگوں سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتے ہیں۔

(ابن عساکر عن ابی ھریرۃ)

2175 - اكثروا من الصلاة على فى يوم الجمعة فانه ليس احد يصلى على يوم الجمعة الا عرضت على صلاته (ك هب عن ابى مسعود الانصارى)

(۲۱۷۵) جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجنے کی کثرت کرو کیونکہ جمعہ کے دن جو کوئی بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(ک ھب عن ابی مسعود الانصاری)

2176 - اكثروا الصلاة على يوم الجمعة وليلة الجمعة فمن صلى على صلاة صلى اللّٰه

(۲۱۷۶) جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ چنانچہ جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر

علیه عشرا (هق عن انس)

2177 - اکثروا الصلاة علی فی اللیلة الغراء والیوم الازهر لیلة الجمعة ویوم الجمعة (هب عن ابن عباس)

2178 - اکثروا الصلاة علی فان الله وکل بی ملکا عند قبری فإذا صلی علی رجل من امتی قال ذلك الملك یا محمد ان فلان بن فلان صلی علیك الساعة (فر عن ابی بکر)

دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔(هق عن انس)

(۲۱۷۷) مجھ پر چاندنی رات اور چمکدار دن یعنی جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود بھیجنے کی کثرت کرو۔
(هب عن ابن عباس)

(۲۱۷۸) مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری قبر (انور) کے پاس مجھ پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے تو جب میری امت میں سے کوئی آدمی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بن فلاں نے ابھی آپ پر درود بھیجا ہے۔(فر عن ابی بکر)

الاکمال

2179 - صلوا علی فان الصلاة علی زکاة لکم واسالوا الله تعالیٰ لی الوسیلة قالوا وما الوسیلة ؟ قال هی اعلی درجة فی الجنة لا ینالها الا رجل واحد وارجوا ان اکون انا هو (هناد والبزار عن ابی هریرة)

2180 - عدهن فی یدی جبرئیل وقال جبرئیل هکذا انزلت من عند رب العزة اللّٰهم صل علیٰ محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید اللّٰهم بارك علیٰ محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید اللّٰهم وترحم علیٰ محمد وعلی آل محمد کما ترحمت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم إنك حمید مجید اللّٰهم وسلم علیٰ محمد وعلی آل محمد کما سلمت علی

اَلاکمال

(۲۱۷۹) مجھ پر درود بھیجو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کا سوال کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ وسیلہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ وہ جنت میں اعلیٰ ترین درجہ ہے اسے ایک آدمی ہی حاصل کر پائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔(هناد والبزار عن ابی هریرة)

(۲۱۸۰) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان کلمات کا شمار میرے ہاتھ پر کیا اور کہا کہ یہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے پاس سے اترے ہیں۔ کلمات یہ ہیں "اللهم صل علیٰ محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید اللهم بارك علیٰ محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید اللهم و ترحم علیٰ محمد وعلی آل محمد کما ترحمت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید اللهم وسلم علیٰ محمد وعلی آل محمد کما سلمت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید

ابـراهیـم وعـلـی آل ابـراهیم انك حمید مجید (هب وضعفه الدیلمی عن عمر)

2181 - قـولـوا الـلّٰهـم صـل عـلٰی محمد وعـلـی آل مـحـمـد کـمـا سلمت علٰی ابراهیم وعـلـی آل ابـراهیـم انك حـمید مجید (هب وضعفه الدیلمی عن عمر)

2182 - قـولـوا الـلّٰهـم صـل عـلٰی محمد وعـلـی آل مـحـمـد کـمـا صلیت علی ابراهیم وبـارك عـلٰی مـحـمـد وعـلـی آل محمد کما بـارکـت عـلٰی ابراهیم فی العالمین انك حمید مـجـیـد والسلام کـمـا علمتم (عبد الرزاق عن محمد بن عبد اللّٰه بن زید)

2183 - قـولـوا الـلّٰهـم اجـعـل صـلـواتك ورحـمتك وبـر کـاتك عـلٰی مـحـمد وعلی آل مـحـمـد کـمـا جعلتها علی ابراهیم انك حمید مجید (حم عن بریده وضعف)

2184 - قـولـوا الـلّٰهـم صـل عـلٰی محمد وعـلـی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وآل ابراهیم وارحم محمدا وآل محمد کما رحمت ابـراهیـم وآل ابـراهیـم وبارك علٰی محمد وآل مـحـمـد کما بارکت علی ابراهیم وآل ابراهیم انك حـمـیـد مجید وأما السلام فقد عرفتم کیف هـو (ابـن عـسـاکـر عـن الحکم بن عبد اللّٰه عن الـقـاسـم عـن عـائشة) قالت قالوا یا رسول اللّٰه امـرنـا أن نـکثـر الـصلاة علیك فی اللیلة الغراء والیوم الازهر واحب ما صلینا علیك کما تحب

مجید"

(ھب وضعفہ الدیلمی عن عمر)

(۲۱۸۱) تم یہ کہو "الـلّٰهـم صـل علٰی محمد وعلی آل محمد کما سلمت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید"

(ھب وضعفہ الدیلمی عن عمر)

(۲۱۸۲) تم یہ کہو "الـلّٰهـم صل علٰی محمد وعلی آل مـحـمـد کـما صلیت علی ابراهیم و بارك علٰی محمد وعـلـی آل مـحـمـد کما بارکت علی ابراهیم فی العالمین انك حمید مجید"۔ یہ درود ہے اور سلام ویسے ہی جیسے تم جانتے ہو۔

(عبدالرزاق عن محمد بن عبداللہ بن زید)

(۲۱۸۳) تم یہ کہو "اللّٰهم اجعل صلواتك ورحمتك و بـرکاتك علٰی محمد وعلی آل محمد کما جعلتها علی ابراهیم انك حمید مجید"

(حم عن بریدۃ) وضعف۔

(۲۱۸۴) تم یہ کہو "الـلّٰهـم صل علٰی محمد وعلی آل مـحـمـد کما صلیت علی ابراهیم وآل ابراهیم وارحم مـحـمـد او آل محمد کما رحمت ابراهیم وآل ابراهیم وبـارك عـلٰی مـحـمـد وآل مـحـمـد کما بارکت علی ابراهیم وآل ابراهیم انك حمید مجید"۔ یہ درود اور جہاں تک سلام کا تعلق ہے تو وہ تم جان چکے ہو کہ کیسے ہوتا ہے (ابن عساکر عن الحکم بن عبداللہ عن القاسم عن عائشۃ) فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم چاندنی رات اور چمکدار دن میں آپ پر کثرت سے درود بھیجیں اور جو ہم نے آپ پر درود بھیجا اس میں سے پسندیدہ ترین وہی ہوگا جیسے

قال فذكره

(والحكم كذاب وقال احمد احاديثه كلها موضوعة)

2185 - من صلى على محمد وقال اللّٰهم انزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة وجبت له شفاعتي

(حم وابن قانع عن رويفع بن ثابت)

2186 - من قال اللّٰهم صل على محمد وانزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة وجبت له شفاعتي

(حم طب والبغوى عن رويفع بن ثابت)

2187 - سلوا اللّٰه لى الوسيلة: قالوا يا رسول اللّٰه وما الوسيلة قال اعلى درجة فى الجنة لا ينالها إلا رجل واحد وأرجو أن أكون انا هو

(ت وابن مردويه عن ابى هريرة)

2188 - سلوا اللّٰه لى الوسيلة فانها لا يسألها لى عبد مؤمن فى الدنيا الا كنت له شهيدا أو شفيعا يوم القيامة (ش طس وابن مردويه عن ابن عباس وفيه موسى بن عبيدة)

2189 - من سأل اللّٰه لىّ الوسيلة حلت عليه شفاعتي يوم القيامة (ابن النجار عن عقبة بن عامر)

2190 - إذا صليتم على فاحسنوا الصلاة فانكم لا تدرون لعل ذٰلك يعرض علىّ

2191 - قولوا اللّٰهم اجعل صلواتك

کہ آپ پسند فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ راوی حدیث الحکم بن عبداللہ ''کذاب'' ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی تمام احادیث موضوع ہیں۔

(۲۱۸۵) جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور ایسے کہا ''اللهم انزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة'' تو اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (حم وابن قانع عن رویفع بن ثابت)

(۲۱۸۶) جس نے ایسے درود پڑھا ''اللهم صل على محمد وانزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة'' اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(حم طب والبغوی عن رویفع بن ثابت)

(۲۱۸۷) اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کا سوال کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وسیلہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ جنت میں اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ اسے صرف ایک آدمی ہی حاصل کر پائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔

(ت وابن مردویہ عن ابی ہریرۃ)

(۲۱۸۸) اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کا سوال کرو کیونکہ جس بندۂ مومن نے بھی دنیا میں اس کا سوال کیا قیامت کے دن میں اس کا گواہ یا سفارشی ہوں گا۔ (ش طس وابن مردویہ عن ابن عباس وفیہ موسیٰ بن عبیدۃ)

(۲۱۸۹) جس آدمی نے میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلے کا سوال کیا قیامت کے دن اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو جائیگی۔ (ابن النجار عن عقبۃ بن عامر)

(۲۱۹۰) جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اسے خوب آراستہ پیراستہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ شاید وہ مجھے پیش کیا جائے۔

(۲۱۹۱) تم یہ کہو کہ ''اللهم اجعل صلواتك وبركاتك

وبركاتك على سيد المرسلين وامام المتقين وخاتم النبيين عبدك ورسولك امام الخير وقائد الخير وامام الرحمة اللّٰهم ابعثه المقام المحمود الذى يغبطه به الاولون والأخرون (الديلمى عن ابن مسعود قال الحافظ ابن حجر المعروف انه موقوف عليه كذا رواه)

2192 - إنكم تعرضون على باسمائكم وسيماكم فاحسنوا الصلاة على (عبد الرزاق عن مجاهد مرسلا صحيح)

2193 - ما من عبد يسلم على عند قبرى الا وكل اللّٰه به ملكا يبلغنى وكفى امر آخرته ودنياه وكنت له شهيدا أو شفيعا يوم القيامة (هب عن ابى هريرة)

2194 - من صلى على عند قبرى سمعته ومن صلى على نائيا وكل بها ملك يبلغنى وكفى امر دنياه وآخرته وكنت له شهيدا أو شفيعا (هب والخطيب عن ابى هريرة)

2195 - من صلى على عند قبرى سمعته ومن صلى على من بعيد علمته (أبو الشيخ عن ابى هريرة)

2196 - لا تجعلوا قبرى عيدا ولا تجعلوا بيوتكم قبورا وصلوا على وسلموا حيثما كنتم فتبلغنى صلاتكم وسلامكم (الحكيم عن على بن الحسين عن ابيه عن جده)

على سيد المرسلين وامام المتقين و خاتم النبيين عبدك ورسولك امام الخير وقائد الخير و امام الرحمة اللهم ابعثه المقام المحمود الذى يغبطه به الاولون والآخرون"۔

(الدیلمی عن ابن مسعود) قال الحافظ ابن حجر: المعروف انہ موقوف علیہ کذا رواہ۔

(۲۱۹۲) بلاشبہ تم مجھ پر اپنے ناموں اور نشانیوں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہو چنانچہ مجھ پر آراستہ و پیراستہ کر کے درود بھیجو۔ (عبدالرزاق عن مجاہد مرسلاً صحیح)

(۲۱۹۳) جو بندہ بھی میری قبر (انور) کے پاس مجھ پر سلام بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو وہ سلام مجھے پہنچاتا ہے اس کی دنیا اور آخرت کے معاملے سے اس کی کفایت کی جاتی ہے اور قیامت کے دن میں اس کا گواہ یا سفارشی ہوں گا۔ (ھب عن ابی ھریرۃ)

(۲۱۹۴) جس نے مجھ پر میری قبر (انور) کے پاس درود بھیجا اسے میں خود سنتا ہوں اور جس نے دور سے مجھ پر درود بھیجا تو اس درود پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ وہ فرشتہ وہ درود مجھے پہنچاتا ہے اور اس آدمی کو اس کی دنیا و آخرت کے معاملے سے بے نیاز کر دیا جاتا ہے اور میں اس کا گواہ یا سفارشی ہوں گا۔ (ھب والخطیب عن ابی ھریرۃ)

(۲۱۹۵) جس نے مجھ پر میری قبر (انور) کے پاس درود بھیجا میں اسے خود سنتا ہوں اور جس نے دور سے مجھ پر درود بھیجا اسے میں جان لیتا ہوں۔ (ابوالشیخ عن ابی ھریرۃ)

(۲۱۹۶) میری قبر انور کو عید مت بناؤ اور اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود وسلام بھیجا کرو تمہارے درود وسلام مجھے پہنچتے ہیں۔
(الحکیم عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ)

2197 - ما من احد يسلم على الا رد الله على روحى حتى ارد عليه السلام

(د ق عن ابى هريرة)

(۲۱۹۷) جوکوئی بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے میری روح لوٹا دیتا ہے حتیٰ کہ میں اسے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(دق عن ابی ھریرۃ)

2198 - ما من مسلم يصلي على صلاة الا صلت عليه الملائكة ما صلى على فليقل العبد من ذلك أو ليكثر (هب عن عامر بن ربيعة)

(۲۱۹۸) جو مسلمان بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اب وہ بندہ خواہ کم بھیجے یا زیادہ بھیجے۔ (ھب عن عامر بن ربیعۃ)

2199 - إن من افضل ايامكم يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه قبض وفيه النفخة وفيه الصعقة فاكثروا على من الصلاة فيه فان صلاتكم معروضة على قالوا يا رسول الله وكيف تعرض صلاتنا عليك وقد ارمت ؟ فقال ان الله عزوجل حرم على الارض اجساد الانبياء

(۲۱۹۹) تمہارے دنوں میں سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ اس میں حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا گیا۔ اسی میں ان کی روح قبض کی گئی اسی میں صور پھونکا جائیگا اور اسی میں صور کی آواز آئیگی۔ چنانچہ اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارے درود مجھے پیش کئے جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیسے ہمارے درود آپ کو پیش کئے جائیں گے حالانکہ آپ کی تو ہڈیاں بھی بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟ تو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسم (کھانا) حرام کر دیئے ہیں۔ (حم ش دن ہ والدارمی وابن خزیمۃ حب ک طب ق ص عن اوس بن اوس الثقفی) (ورواہ فی الصلاۃ فقال عن شداد بن اوس قال المزی فی الاطراف وذلک وھم منہ)

2200 - من صلى على صلاة صلت عليه الملائكة ما صلى على فليقل العبد من ذلك أو ليكثر

(هب عن عامر بن ربيعة)

(۲۲۰۰) جو آدمی مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتے اس کیلئے تب تک دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ اب خواہ وہ بندہ کم بھیجے خواہ زیادہ بھیجے۔ (ھب عن عامر بن ربیعۃ)

2201 - ما من عبد يصلى على صلاة الا عرج بها ملك حتى يجئ بها وجاه الرحمن فيقول الله عزوجل اذهبوا بها إلى قبر عبدى تستغفر لقائلها وتقر بها عينه

(الديلمى عن عائشة)

(۲۲۰۱) جو بندہ بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اس درود کو ایک فرشتہ لے کر آسمان کی جانب بلند ہوتا ہے حتیٰ کہ اسے رب رحمٰن کی بارگاہ میں لے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے میرے بندے کی قبر کی طرف لے جاؤ۔ یہ درود اپنے پڑھنے والے کیلئے مغفرت طلب کرتا ہے اور اس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

(الدیلمی عن عائشۃ)

2202 - من صلى على صلى الله عليه فاكثروا أو اقلوا (الحاكم في الكنى هب عن عامر بن ربيعة)

(۲۲۰۲) جس نے مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے گا چنانچہ اب زیادہ بھیجو یا کم بھیجو۔ (الحاکم فی الکنی هب عن عامر بن ربیعة)

2203 - من صلى علي واحدة صلى الله عليه بها عشرا فليكثر على عبد من الصلاة أو ليقل (هب عن ابی طلحة)

(۲۲۰۳) جس نے مجھ پر ایک درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا چنانچہ کوئی بندہ خواہ مجھ پر زیادہ درود بھیجے خواہ کم بھیجے۔ (هب عن ابی طلحة)

2204 - من صلى على صلى الله عليه عشرا بها ملك موكل يبلغنيها (طب عن ابی امامة)

(۲۲۰۴) جس نے مجھ پر درود بھیجا' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ ایک مقرر فرشتہ وہ درود مجھے پہنچائے گا۔ (طب عن ابی امامة)

2205 - من ذكرت عنده فليصل علي ومن صلى علي مرة صلى الله عليه عشرا (ط ن وابن السنی عن انس)

(۲۲۰۵) جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اسے مجھ پر درود بھیجنا چاہئے اور جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (ط ن وابن السنی عن انس)

2206 - اتانی جبریل ببشارة من ربی فقال ان اللّٰه عز وجل بعثنی الیك ابشرك انه ليس احد من امتك يصلی عليك صلاة إلا صلى الله وملائكته عليه بها عشرا (طب عن انس ابی طلحة)

(۲۲۰۶) حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس میرے رب تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے پاس یہ خوشخبری آپ کو دینے کیلئے بھیجا ہے کہ آپ کی امت میں سے کوئی بھی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں گے۔ (طب عن انس ابی طلحة)

2207 - اتانی جبریل فقال : إن الله قال من صلى عليك صليت عليه انا وملائكتی عشرا ومن سلم عليك سلمت عليه انا وملائكتی عشرا (طب عنه)

(۲۲۰۷) حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے آپ پر درود بھیجا میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں گے اور جس نے آپ پر سلام بھیجا میں اور میرے فرشتے اس پر دس سلام بھیجیں گے۔ (طب عنه)

2208 - اتانی جبرئيل آنفا فقال بشر امتك انه من صلى عليك صلاة كتب له بها عشر حسنات وكفر عنه بها عشر سيئات ورفع له بها عشر درجات ورد الله عليه مثل قوله وعرضت

(۲۲۰۸) ابھی ابھی حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ اپنی امت کو خوشخبری دے دیجئے کہ جس نے آپ پر ایک بار درود بھیجا اس کیلئے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اس کے دس گناہ مٹائے جائیں گے۔ دس درجات بلند

عليك يوم القيامة

(طب عنه)

2209 - اتانى جبرئيل فقال يا محمد ان ربك يقول اما يرضيك انه لا يصلى عليك احد من امتك الا صليت عليه عشرا ولا يسلم عليك احد من امتك الا سلمت عليه عشرا

(ن عن عبد الله بن ابى طلحة عن ابيه)

2210 - اتانى جبريل آنفا فقال يا محمد من صلى عليك مرة كتب الله له بها عشر حسنات ومحا عنه عشر سيئات ورفع له بها عشر درجات

(ابن النجار ص عن سهل بن سعد)

2211 - اخبرنى جبريل انه من صلى على مرة صلى الله عليه عشرا (عق فى تاريخه عن عبد الرحمٰن بن عوف) ان النبى صلى الله عليه وسلم سجد فاطال فلما رفع رأسه قيل له فى ذلك فقال اخبر

(وذكره نحوه وقال صحيح على شرط الشيخين قال ولا اعلم فى سجدة الشكر اصح منه)

2212 - من صلى على مرة واحدة كتب الله بها عشر حسنات (حم حب عن ابى هريرة)

2213 - اتانى آت من ربى فاخبرنى انه لم يصل على احد من امتى الا رد الله عليه عشرا امثالها

کئے جائیں گے جیسے اس نے کہا ہوگا ویسے ہی اس کیلئے بھی کہا جائے گا اور قیامت کے دن وہ درود آپ کو پیش کیا جائیگا۔(طب عنہ)

(۲۲۰۹) حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی بھی آپ پر درود بھیجے گا تو میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماؤں گا اور آپ کی امت میں سے جو کوئی بھی آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر دس سلام بھیجوں گا۔(ن عن عبداللہ بن ابی طلحۃ عن ابیہ)

(۲۲۱۰) ابھی ابھی حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کیلئے دس نیکیاں لکھے گا' اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔(ابن النجار ص عن سھل بن سعد)

(۲۲۱۱) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں فرمائے گا۔ (عق فی تاریخہ عن عبدالرحمٰن بن عوف) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدہ فرمایا تو جب آپ نے سجدے سے سر انور اٹھایا تو آپ سے اتنے طویل سجدے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا۔"یہ حدیث مبارکہ شیخین (بخاری ومسلم) کی شرائط کے مطابق صحیح ہے اور فرماتے ہیں کہ سجدہ شکر کے معاملے میں اس سے زیادہ صحیح حدیث مجھے معلوم نہیں"۔

(۲۲۱۲) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھے گا۔(حم حب عن ابی ہریرۃ)

(۲۲۱۳) میرے رب تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا تو اس نے مجھے بتایا کہ میری امت میں سے جو کوئی بھی مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر اسی جیسے دس لوٹائے گا۔

(هب عن ابی طلحة)

2214 - اکثروا الصلاة علی فانه من صلی علی صلاة صلی اللّٰه علیه عشرا

(ابن النجار عن انس)

2215 - ان اللّٰـه اعطی ملکا من الملائکة اسماع الخلق فهو قائم علی قبری إلی یوم القیامة لا یصلی علی احد صلاة الا سماه باسمه واسم ابیه وقال یا محمد صلی علیك فلان ابن فلان وقد ضمن لی ربی تبارك وتعالیٰ انه ارد علیه بکل صلاة عشرا (ابن النجار عن عمار بن یاسر)

2216 - إن جبرئیل جاء نی فقال لی ابشرك یا محمد بما اعطاك اللّٰه عزوجل من امتك وما اعطی امتك منك من صلی علیك منهم صلاة صلی اللّٰه علیه ومن سلم علیك سلم اللّٰه علیه

(ابن عساکر عن عبد الرحمٰن بن عوف)

2217 - انی لما رأیتنی دخلت النخل لقیت جبریل علیه السلام فقال لی انی ابشرك ان اللّٰـه عزوجل یقول من سلم علیك سلمت علیه ومن صلی علیك صلیت علیه فسجدت للّٰه شکرا

(حم ق ك عن عبد الرحمٰن بن عوف)

2218 - قال لی جبریل من صلی علیك له عشر حسنات

(هب عن ابی طلحہ)

(۲۲۱۴) مجھ پر بکثرت درود بھیجو کیونکہ جس نے مجھ پر ایک درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(ابن النجار عن انس)

(۲۲۱۵) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کو تمام مخلوق کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ وہ فرشتہ قیامت کے دن تک کیلئے میری قبر (انور) پر کھڑا رہے گا جو کوئی بھی مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے اور میرے رب تعالیٰ نے مجھ سے ضمانت لی ہے کہ میں اس کے ہر درود کے بدلے دس واپس لوٹاؤں۔ (ابن النجار عن عمار بن یاسر)

(۲۲۱۶) حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں اس کی کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی امت میں سے عطا فرمایا اور جو کچھ آپ کی امت کو آپ سے عطا فرمایا جو ان میں سے آپ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر (رحمتیں) بھیجے گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سلام بھیجے گا۔ (ابن عساکر عن عبدالرحمٰن بن عوف)

(۲۲۱۷) جب میں نے خود کو دیکھا کہ میں کھجوروں میں داخل ہوا تو مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام ملے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس آدمی نے آپ پر سلام بھیجا، میں اس پر سلام بھیجوں گا اور جس نے آپ پر درود بھیجا میں اس پر (رحمت) بھیجوں گا۔ (تو یہ سن کر) میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ (حم ق ک عن عبدالرحمٰن بن عوف)

(۲۲۱۸) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے کہا کہ جس نے آپ پر درود بھیجا اس کیلئے دس نیکیاں ہوں گی۔

(خ فی تاریخه وابن عساکر عن انس)

2219 - قال لی جبریل یا محمد لا یصلی علیك احد من امتك الا صلیت علیه بها عشرا ولا یسلم علیك احد الا سلمت علیه عشرا (ابن قانع عن ابی طلحة)

2220 - ما صلی علی عبد من امتی صلاة صادقا بها فی قلب نفسه الا صلی الله علیه بها عشر صلوات وكتب له بها عشر حسنات ورفع له بها عشر درجات ومحا بها عنه عشر سیئات (طب عن ابی بردة بن نیار)

2221 - من صلی علی صلاة صلی الله وملائكته بها سبعین صلاة فلیقل من ذلك عبدا أو لیكثر (حم عن ابن عمر)

2222 - وما یمنعنی وجبریل خرج من عندی الساعة فبشرنی ان لكل عبد صلی علی صلاة یكتب له بها عشر حسنات ویمحا عنه عشر سیئات ویرفع له عشر درجات ویعرض علی كما قالها ویرد علی كما قالها مثل ما دعا (عبد الرزاق عن ابی طلحة) قال دخلت علی النبی صلی الله علیه وسلم یوما فوجدته مسرورا فقلت له فذكره)

2223 - یا ابا طلحة وما یمنعنی ان لا أكون كذلك وانما فارقنی جبریل انفا فقال یا محمد إن ربی بعثنی الیك وهو یقول إنه لیس احد من

(خ فی تاریخہ وابن عساکر عن انس)

(۲۲۱۹) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے کہا۔اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی امت میں سے جو کوئی بھی آپ پر درود بھیجے گا میں اس کے بدلے میں اس پر دس درود بھیجوں گا اور جو کوئی آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر دس سلام بھیجوں گا۔(ابن قانع عن ابی طلحۃ)

(۲۲۲۰) میری امت میں سے جس بندے نے بھی سچے دل سے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔اس کیلئے دس نیکیاں لکھے گا۔دس درجات بلند فرمائے گا اور اس کی دس برائیاں مٹا دے گا۔

(طب عن ابی بردۃ بن نیار)

(۲۲۲۱) جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا' اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر اس کے بدلے میں ستر رحمتیں بھیجیں گے چنانچہ اب خواہ وہ بندہ کم بھیجے خواہ زیادہ بھیجے۔(حم عن ابن عمر)

(۲۲۲۲) مجھے خوش ہونے سے کیا چیز روک سکتی ہے حالانکہ ابھی ابھی حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس سے نکلے ہیں۔انہوں نے مجھے بشارت دی ہے ہر ایک بندے کیلئے کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اس کیلئے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔اس کے دس گناہ مٹائے جائیں گے۔دس درجات بلند کئے جائیں گے' جیسے اس نے کہا ہوگا ویسے ہی وہ درود مجھ پر پیش کیا جائیگا ور جیسے اس نے کہا ہوگا ویسے ہی میرے پاس لوٹایا جائیگا جیسے اس نے دعا مانگی۔(عبدالرزاق عن ابی طلحۃ) فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو مسرور پایا تو میں نے خوشی کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔

(۲۲۲۳) اے ابوطلحہ! مجھے اس طرح خوش ہونے سے بھلا کیا چیز روک سکتی ہے حالانکہ ابھی ابھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے چھوڑا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میرے

امتك يصلي عليك صلاة الا رد الله عليه مثل صلاته عليك والا كتب له بها عشر حسنات وحط عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات ولا يكون لصلاته منتهى دون العرش ولا تمر بملك إلا قال صلوا على قائلها كما صلى على محمد (الخطيب عن انس عن ابی طلحة وقال تفرد به أبو الجنيد الحسين بن خالد الضرير وليس بثقة)

رب تعالیٰ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ فرماتا ہے کہ آپ کی امت میں سے جوکوئی بھی آپ پر ایک درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ویسی ہی رحمت نازل فرمائے گا جیسے اس نے آپ پر درود بھیجا' اس کیلئے دس نیکیاں لکھے گا' اس کے دس گناہ مٹائے گا۔ دس درجات بلند فرمائے گا۔ سوائے عرش الٰہی کے اس کے درود کی کوئی انتہا نہیں ہوگی (یعنی وہیں جا کر رکے گا) اور وہ کسی بھی فرشتے کے پاس سے گزرے گا تو وہ کہے گا کہ اس درود کے کہنے والے پر ویسے ہی درود بھیجو (دعائے مغفرت کرو) جیسے اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ (الخطیب عن انس عن ابی طلحہ) ''وقال تفرد به ابو الجنيد الحسين بن خالد الضرير وليس بثقة''۔

2224 - يا عمار ان لله ملكا اعطاه الله اسماع الخلائق وهو قائم على قبرى إذا مت إلى يوم القيامة فليس احد من امتى يصلى على صلاة إلا سمى باسمه واسم ابيه قال يا محمد صلى فلان عليك كذا وكذا فيصلى الرب على ذلك الرجل بكل واحدة عشرا (طب عن عمار)

(۲۲۲۴) اے عمار! اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے وہ فرشتہ جب میں پردہ کر جاؤں گا تب سے لے کر قیامت کے دن تک میری قبر (انور) پر کھڑا رہے گا چنانچہ میری امت میں سے جو بھی مجھ پر درود بھیجے گا وہ فرشتہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں آدمی نے آپ پر ایسے ایسے درود بھیجا ہے۔ چنانچہ رب تعالیٰ اس آدمی پر ہر ایک درود کے بدلے میں دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (طب عن عمار)

2225 - يا ايها الناس أنجاكم يوم القيامة من اهوالها ومواطنها اكثركم على صلاة فى دار الدنيا انه قد كان فى الله وملائكته كفاية إذ يقول : إن الله وملائكته يصلون على النبى الأية فامر بذلك المؤمنين ليثيبهم عليه (الديلمى عن انس)

(۲۲۲۵) اے لوگو! قیامت کے دن قیامت کی ہولنا کیوں اور اس کے مقامات سے تمہیں سب سے زیادہ نجات دلانے والی چیز تمہارا دنیا میں مجھ پر بکثرت درود بھیجنا ہے۔ اس معاملے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کافی تھے کیونکہ ارشاد الٰہی ہے کہ ''ان الله و ملائكته يصلون على النبى'' (الاحزاب ۵۶) یعنی بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ البتہ مومنوں کو اس بات کا حکم اس لئے دیا گیا تا کہ انہیں اس پر ثواب دیا جائے۔ (الدیلمی عن انس)

2226 - من سره أن يلقى الله غدا راضيا فليكثر الصلاة على
(الديلمي عن عائشة)

(۲۲۲۶) جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ کل اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشی ملے تو اسے مجھ پر درود بھیجنے کی کثرت کرنی چاہئے۔
(الدیلمی عن عائشہ)

2227 - إذا يكفيك الله ما اهمك من امر دنياك وآخرتك (حم وعبد بن حميد هب) ان رجلا قال: يا رسول الله أرايت إن جعلت صلاتي كلها لك قال فذكره (عبدان وابن شاهين) عن ايوب بن بشر الانصارى أنه قال يا رسول الله قد أجمعت أن اجعل جميع صلاتي دعاء لك قال فذكره (طب) عن محمد بن حبان بن منقذ عن ابيه عن جده أن رجلا قال يا رسول الله اجعل صلاتي كلها لك قال فذكره
(هب عن محمد بن يحيى بن حبان مرسلا وقال مرسل جيد)

(۲۲۲۷) تب اللہ تعالیٰ تجھے تیری دنیا اور آخرت کے ہر اس معاملے میں کافی ہوگا جو تیرے لئے رنج یا تشویش کا باعث ہے۔ (حم و عبد بن حميد هب) کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اپنی ساری کی ساری دعا آپ کیلئے کر دوں (یعنی ہر وقت آپ پر درود بھیجوں) تو کیسا ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عبدان و ابن شاهين عن ايوب بن بشر الانصارى)۔انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ پختہ ارادہ کیا ہے کہ اپنی ساری نماز کو آپ کیلئے دعا بناؤں گا تو ارشاد فرمایا (طب عن محمد بن حبان بن منقذ عن ابيه عن جده) کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنی ساری نماز آپ کیلئے بناؤں گا تو ارشاد فرمایا: (هب عن محمد بن یحیٰی بن حبان مرسلا وقال مرسل جید)

2228 - حجوا الفرائض فانه اعظم اجرا من عشرين غزوة في سبيل الله وان الصلاة على تعدل ذا كله (الديلمي عن عبد الله بن جراد)

(۲۲۲۸) فرض حج ادا کرو کیونکہ یہ راہ خدا میں بیس غزوات لڑنے سے زیادہ اجر والا ہے اور مجھ پر درود بھیجنا اس سب کے برابر ہے۔ (الدیلمی عن عبداللہ بن جراد)

2229 - من صلى على في يوم مائة مرة قضى الله له مائة حاجة سبعين منها لآخرته وثلاثين منها لدنياه (ابن النجار عن جابر)

(۲۲۲۹) جس نے ایک دن میں مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا ان میں سے ستر حاجتیں آخرت میں اور تیس دنیا میں پوری ہوں گی۔ (ابن النجار عن جابر)

2230 - من صلى على في يوم الف مرة لم يمت حتى يبشر بالجنة
(أبو الشيخ عن انس)

(۲۲۳۰) جس نے ایک دن میں مجھ پر ہزار مرتبہ درود بھیجا اسے تب تک موت نہیں آئیگی جب تک کہ اسے جنت کی خوشخبری نہ دے دی جائے۔ (ابوالشیخ عن انس)

2231 - إذا كان يوم الجمعة وليلة الجمعة فاكثروا الصلاة على (الشافعي في

(۲۲۳۱) جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات ہو تو مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔

المعرفة عن صفوان بن سليم مرسلا)

2232 - اكثروا الصلاة علی فی يوم الجمعة فانه ليس يصلی علی أحد يوم الجمعة الا عرضت علی صلاته (ك هب عن ابی مسعود الانصاری)

2233 - اكثروا الصلاة علی فی الليلة الزهراء واليوم الازهر فان صلاتكم تعرض علی (طس عن ابی هريرة)

2234 - إن أقربكم منی يوم القيامة فی كل موطن أكثركم علی صلاة فی الدنيا من صلی علی فی يوم الجمعة وليلة الجمعة قضی الله له مائة حاجة سبعين من حوائج الأخرة وثلاثين من حوائج الدنيا ثم يوكل الله بذلك ملكا يدخله فی قبری كما تدخل عليكم الهدايا يخبرنی من صلی علی باسمه ونسبه إلی عشيرته فاثبته عندی فی صحيفة بيضاء (هب وابن عساكر عن انس)

2235 - ان لله تعالٰی ملائكة خلقوا من النور لا يهبطون الا ليلة الجمعة ويوم الجمعة بايديهم اقلام من ذهب ودوی من فضة وقراطيس من نور لا يكتبون الا الصلاة علی النبی (الديلمی عن علی)

2236 - من صلی علی يوم الجمعة كانت شفاعة له عندی يوم القيامة (الديلمی عن عائشة)

2237 - من صلی علی يوم الجمعة مائة مرة جاء يوم القيامة ومعه نور لو قسم النور بين الخلق كلهم لوسعهم (حل عن علی بن الحسين

(الشافعی فی المعرفۃ عن صفوان بن سلیم مرسلاً)

(۲۲۳۲) جمعہ کے دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ جمعہ کے دن جو کوئی بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ (ک ھب عن ابی مسعود الانصاری)

(۲۲۳۳) چمکدار رات اور چمکتے دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارے درود مجھے پیش کئے جاتے ہیں۔
(طس عن ابی ھریرۃ)

(۲۲۳۴) قیامت کے دن ہر مقام پر تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر تم سب سے زیادہ درود بھیجتا تھا۔ جس آدمی نے جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں ستر اخروی اور تیس دنیاوی پوری فرمائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا تو وہ اسے میری قبر انور میں اس طرح داخل کرے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ فرشتہ مجھے اس آدمی کا نام اور اس کے خاندان تک اس کا نسب بتائے گا جس نے مجھ پر درود بھیجا ہوگا۔ چنانچہ میں اسے اپنے پاس سفید رجسٹر میں درج کرلوں گا۔ (ھب وابن عساکر عن انس)

(۲۲۳۵) اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جنہیں نور سے تخلیق کیا گیا ہے وہ صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں۔ وہ فقط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر (بھیجا گیا) درود لکھتے ہیں۔ (الدیلمی عن علی)

(۲۲۳۶) جس نے جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجا قیامت کے دن اس کیلئے سفارش میرے پاس ہوگی۔ (الدیلمی عن عائشۃ)

(۲۲۳۷) جس نے جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئیگا کہ اس کے ساتھ ایک نور ہوگا۔ اگر وہ نور تمام مخلوق میں تقسیم کیا جائے تو سب کو پہنچ جائے گا۔ (حل

بن علي عن ابيه عن جده)

2238 - من صلى علي يوم الجمعة مائتي صلاة غفر له ذنب مائتي عام (الديلمي عن ابي ذر)

2239 - من صلى علي في يوم الجمعة وليلة الجمعة مائة من الصلاة قضى الله له مائة حاجة سبعين من حوائج الآخرة وثلاثين من حوائج الدنيا ووكل الله بذلك ملكا يدخله قبري كما تدخل عليكم الهدايا ان علمي بعد موتي كعلمي في الحياة (الديلمي عن حكامة عن ابيها عن عثمان بن دينار عن اخيه مالك بن دينار عن انس)

2240 - من صلى علي في كتاب لم تزل الملائكة تستغفر له مادام اسمي في ذلك الكتاب (طس عن ابي هريرة)

2241 - إذا صليتم على المرسلين فصلوا علي معهم فاني رسول من رب العالمين (الديلمي عن انس)

2242 - صلوا على انبياء الله ورسله كما تصلون علي فانهم ارسلوا كما ارسلت (أبو الحسين احمد بن ميمون في فوائده والخطيب عن ابي هريرة)

2243 - إن البخيل، كل البخيل من ذكرت عنده فلم يصل علي (هب عن ابي هريرة)

2244 - حسب امرء من البخل إذا ذكرت عنده أن لا يصلي علي (ك في تاريخه عن جابر)

2245 - ناداني جبرائيل من تلقاء العرش

عن علی بن الحسین بن علی عن ابیہ عن جدہ)

(۲۲۳۸) جس نے جمعہ کے دن مجھ پر دوسو بار درود بھیجا اسے دوسوسال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(الدیلمی عن ابی ذر)

(۲۲۳۹) جس نے جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں ستر اخروی اور تیس دنیاوی پوری فرمائے گا اور ایک فرشتہ اس درود پر مقرر فرمادے گا جو اسے میری قبر انور میں اس طرح داخل کرے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں۔ بلاشبہ میرے وصال کے بعد بھی میرا علم ویسے ہی ہے جیسے زندگی میں میرا علم تھا۔

(الدیلمی عن حکامۃ عن ابیھا عن عثمان بن دینار عن اخیہ مالک بن دینار عن انس)

(۲۲۴۰) جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس آدمی کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔(طس عن ابی ھریرۃ)

(۲۲۴۱) جب تم دیگر رسولوں پر درود بھیجو تو ان کے ساتھ ساتھ مجھ پر بھی درود بھیجو کیونکہ میں بھی رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں۔(الدیلمی عن انس)

(۲۲۴۲) جیسے تم مجھ پر درود بھیجتے ہو ویسے اللہ تعالیٰ کے دیگر انبیاء ورسل پر بھی درود بھیجا کرو کیونکہ جیسے مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ویسے ہی انہیں بھی بھیجا گیا ہے۔(ابوالحسین احمد بن میمون فی فوائدہ والخطیب عن ابی ھریرۃ)

(۲۲۴۳) اصل بخیل وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔(ھب عن ابی ھریرۃ)

(۲۲۴۴) آدمی کو یہی بخل کافی ہے کہ جب اس کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔(ک فی تاریخہ عن جابر)

(۲۲۴۵) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک کونے کی

فقال : يا محمد يقول لك الرحمٰن عزوجل من ذكرت بين يديه فلم يصل عليك دخل النارَ (الديلمي عن عبد الله بن جراد)

طرف سے آواز دی اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! رب رحمٰن آپ سے فرماتا ہے کہ جس آدمی کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا تو اس نے آپ پر درود نہ بھیجا تو وہ دوزخ میں جائیگا۔ (الدیلمی عن عبداللہ بن جراد)

2246 - من نسي الصلاة على خطئ طريق الجنة (هب عن ابى هريرة)

(۲۲۴۶) جو آدمی مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کی راہ سے چوک گیا۔ (هب عن ابی هریرة)

2247 - من نسي الصلاة على خطئ طريق الجنة (طب عن ابن عباس عبد الرزاق عن محمد بن على مرسلا)

(۲۲۴۷) جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کی راہ سے چوک گیا۔

(طب عن ابن عباس، عبدالرزاق عن محمد بن علی مرسلاً)

2248 - ما جلس قوم يذكرون الله عزوجل لم يصلوا على نبيهم إلا كان ذلك المجلس عليهم ترة ولا قعد قوم لم يذكروا الله الا كانت عليهم ترة (ك عن ابى هريره)

(۲۲۴۸) جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھیں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجیں تو وہ مجلس ان پر حسرت کا باعث ہوگی اور جو لوگ بھی بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں تو وہ ان پر حسرت کا باعث ہوگا۔ (ک عن ابی هریرة)

2249 - لا تجعلوني كقدح الراكب ان الراكب يملأ قدحه ماء ثم يضعه ثم ياخذ في معاليقه حتى إذا فرغ جاء إلى القدح فان كان له حاجة في الشرب شرب وان لم يكن له حاجة في الشراب توضأ فان لم يكن له حاجة في الوضوء أهراقه ولكن اجعلوني في اول الدعاء وفي آخر الدعاء (هب عن جابر)

(۲۲۴۹) مجھے سوار کے پیالے کی طرح مت بناؤ۔ سوار اپنا پیالہ پانی سے بھر لیتا ہے پھر رکھ دیتا ہے۔ پھر تھوڑا بہت کھانا کھاتا ہے حتیٰ کہ جب فارغ ہوتا ہے تو پیالے کی طرف آتا ہے اگر تو اسے پینے کی حاجت ہو تو پی لیتا ہے اگر پینے کی حاجت نہ ہو تو وضو کر لیتا ہے۔ اگر وضو کی بھی حاجت نہ ہو تو بہا دیتا ہے۔ البتہ مجھے دعا کی ابتداء اور دعا کے آخر میں دونوں جگہ رکھو۔

(هب عن جابر)

2250 - لا تجعلوني كقدح الراكب فان الراكب إذا اراد أن ينطلق علق معاليقه وأخذ قدحه فملأه من الماء فان كانت له حاجة في الوضوء توضأ وان كانت له حاجة في الشراب شرب وإلا اهراق ما فيه اجعلوني في اول الدعاء وفي وسط الدعاء وفي آخر الدعاء (عبد الرزاق وعبد بن حميد عن وضعفه عن جابر)

(۲۲۵۰) مجھے سوار کے پیالے کی طرح مت بناؤ کیونکہ سوار جب چلنے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنا زادراہ لٹکاتا ہے اور اپنا پیالہ پکڑتا ہے تو اسے پانی سے بھر لیتا ہے۔ اگر تو اسے وضو میں اس پانی کی ضرورت ہو تو وضو کر لیتا ہے۔ اگر پینے کی ضرورت ہو تو پی لیتا ہے وگرنہ جتنا پانی اس میں ہوتا ہے بہا دیتا ہے۔ مجھے اپنی دعا کی ابتداء میں اور آخر میں رکھو

(عبدالرزاق وعبد بن حمید عن جابر) وضعفہ''

2251 - لا تجعلونی کقدح الراکب یجعل ماءہ فی قدحہ فان احتاج إلیہ شربہ والا صبہ اجعلونی فی اول کلامکم واوسطہ وآخرہ (ابن النجار عن ابن مسعود)

2252 - لا تذکرونی عند ثلاث عند تسمیہ طعامکم وعند الذبح وعند العطاس (ق وضعفہ عن عبد الرحمٰن بن زید العمی عن ابیہ مرسلا)

2253 - لا تذکرونی فی ثلاث مواطن عند العطاس وعند الذبیحۃ وعند التعجب (ک فی تاریخہ)

البابُ السابع

فی تلاوۃ القرآن وفضائلہ

وفیہ خمسۃ فصول

الفصل الاوّل

فی فضائلہ

2254 - إذا احب احدکم أن یحدث ربہ فلیقرأ القرآن

(خط فر عن انس)

2255 - إذا ختم العبد القرآن صلی علیہ عند ختمہ ستون الف ملک

(فر عن عمرو بن شعیب)

2256 - اشراف امتی حملۃ القرآن واصحاب القرآن واصحاب اللیل (طب ھب عن ابن عباس)

(۲۲۵۱) مجھے سوار کے پیالے کی طرح مت بناؤ۔ وہ اپنا پانی اپنے پیالے میں رکھتا ہے۔ اگر اسے ضرورت ہو تو پی لیتا ہے وگرنہ انڈیل دیتا ہے۔ مجھے اپنے کلام کی ابتدا میں، درمیان میں اور آخر میں رکھو۔ (ابن النجار عن ابن مسعود)

(۲۲۵۲) میرا ذکر تین جگہ پر مت کرو۔ اپنے کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھتے وقت، ذبح کرتے وقت اور چھینک کے وقت (ق وضعفہ عن عبدالرحمٰن بن زید العمی عن ابیہ مرسلاً)

(۲۲۵۳) تین مقامات پر میرا ذکر مت کرو۔ چھینک کے وقت، ذبح کرتے وقت اور تعجب کے وقت

(ک فی تاریخہ)

ساتواں باب

تلاوت قرآن اور فضائل قرآن کے بیان میں

اس باب میں پانچ فصلیں ہیں۔

پہلی فصل

فضائل قرآن کے بیان میں

(۲۲۵۴) جب تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنے رب تعالیٰ سے گفتگو کرے تو اسے قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہئے۔

(خط فر عن انس)

(۲۲۵۵) جب کوئی بندہ قرآن کریم ختم کرتا ہے تو ختم قرآن کے وقت اس پر ایک ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں (یعنی دعائے مغفرت کرتے ہیں) (فر عن عمرو بن شعیب)

(۲۲۵۶) میری امت کے معزز لوگ قرآن اٹھانے والے (یعنی حافظ قرآن) اصحاب قرآن اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔ (طب ھب عن ابن عباس)

2257 - أعبد الناس اكثرهم تلاوة للقرآن (فر عن ابی هريرة)

(۲۲۵۷) تمام لوگوں سے زیادہ عبادت گزار وہ ہے جوان سب سے زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔(فرعن ابی ھریرۃ)

2258 - اغنى الناس حملة القرآن من جعله الله تعالٰى فى جوفه (ابن عساكر عن ابى ذر)

(۲۲۵۸) تمام لوگوں سے زیادہ غنی وہ حامل قرآن ہے کہ جس کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم رکھا ہے۔(ابن عساکر عن ابی ذر)

2259 - اعطوا اعينكم حظها من العبادة النظر فى المصحف والتفكر فيه والاعتبار عند عجائبه (الحكيم حب عن ابى سعيد)

(۲۲۵۹) اپنی آنکھوں کو عبادت میں سے ان کا حصہ دو یعنی قرآن کریم میں دیکھو۔اس میں غوروفکر کرواوراس کے عجائبات سے عبرت حاصل کرو۔(الحکیم حب عن ابی سعید)

2260 - افضل العبادة قراء ة القرآن (ابن قانع عن اسير بن جابر السجزى فى الابانة عن انس)

(۲۲۶۰) سب سے افضل عبادت قرآن کریم پڑھنا ہے۔(ابن قانع عن اسیر بن جابر)(السجزی فی الابانۃ عن انس)

2261 - افضل عبادة امتى تلاوة القرآن (هب عن النعمان بن بشير)

(۲۲۶۱) میری امت کی افضل عبادت قرآن کریم کی تلاوت ہے۔(ھب عن النعمان ابن بشیر)

2262 - افضل عبادة امتى قراء ة القرآن نظرا (الحكيم عن عبادة بن الصامت)

(۲۲۶۲) میری امت کی افضل عبادت دیکھ کر یا غوروفکر کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا ہے۔(الحکیم عن عبادۃ بن الصامت)

2263 - الماهر بالقرآن مع السفرة البررة والذى يقرأه ويتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران (ق د ه عن عائشة)

(۲۲۶۳) قرآن کریم کو بلا تکلف مہارت کے ساتھ پڑھنے والا پیغام لانے والے نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو اسے اس طرح پڑھتا ہے کہ اس میں ہلکلا تا ہے اوراس پر وہ شاق ہوتا ہے تو اس کیلئے دواجر ہوں گے۔(ق دہ عن عائشۃ)

2264 - الذى يقرأ القرآن وهو ماهر فيه مع السفرة الكرام البررة والذى يقرأه وهو شاق عليه له اجران (حم ت عن عائشة)

(۲۲۶۴) وہ آدمی جو قرآن کریم کی تلاوت اس حال میں کرتا ہے کہ وہ اس میں مہارت رکھتا ہو تو وہ پیغام لانے والے معزز نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو آدمی اس حال میں قرآن کریم پڑھتا ہے کہ وہ اس پر مشقت کا باعث ہو تو اس کیلئے دواجر ہوں گے۔(حم ت عن عائشۃ)

2265 - لا يخون قارئ القرآن (ابن عساكر عن انس)

(۲۲۶۵) قاریٔ قرآن خیانت نہیں کرتا۔(ابن عساکر عن انس)

2266 - تعلموا القرآن واقرؤوه وارقدوا

(۲۲۶۶) قرآن کریم سیکھو،اسے پڑھو اور سو جاؤ کیونکہ ایسے

فان مثل القرآن لمن تعلم فقراه وقام به كمثل جراب محشو مسكا يفوح ريحه في كل مكان ومثل من تعلمه فيرقد وهو في جوفه كمثل جراب اوكئ علىٰ مسك (ت ن ه حب عن ابي هريرة)

آدمی کیلئے قرآن کریم کی مثال کہ جو اسے سیکھتا ہے پھر اسے پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے ایسے مشکیزے کی مثال ہے جو مشک سے بھرا ہوا ہو اس کی خوشبو ہر جگہ پھیل جاتی ہے اور اس آدمی کی مثال کہ جو قرآن کریم سیکھتا ہے پھر وہ اس حال میں سوتا ہے کہ قرآن کریم اس کے پیٹ میں ہوتا ہے ایسے مشکیزے کی مثال ہے جس میں مشک ڈال کر اس کا منہ باندھ دیا گیا ہو۔ (ت ن ہ حب عن ابی ھریرۃ)

2267 - اقرؤوا القرآن واعملوا به ولا تجفوا عنه ولا تغلوا فيه ولا تأكلوا به ولا تستكثروا به (حم ع طب هب عن عبد الرحمٰن بن شبل)

(۲۲۶۷) قرآن کریم پڑھو اور اس پر عمل کرو۔ اس سے مت پھیرو نہ ہی اس میں غلو بازی کرو نہ ہی اس کی اجرت کھاؤ اور (جتنا بھی پڑھ لو) اسے بہت نہ جانو (حم ع طب ھب عن عبدالرحمٰن بن شبل)

2268 - اقرؤوا القرآن فان الله تعالىٰ لا يعذب قلبا وعى القرآن (تمام عن ابي امامة)

(۲۲۶۸) قرآن کریم پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے دل کو عذاب نہیں دے گا جس نے قرآن کریم کو یاد کیا۔ (تمام عن ابی امامۃ)

2269 - إن عدد درج الجنة عدد آى القرآن فمن دخل الجنة ممن قرأ القرآن لم يكن فوقه احد (ابن مردويه عن عائشة)

(۲۲۶۹) جنت کے درجات کی تعداد قرآن کریم کی آیات کی تعداد جتنی ہے چنانچہ اہل قرآن میں سے جو جنت میں داخل ہوا اس سے اوپر کوئی نہیں ہوگا۔ (ھب عن عائشۃ)

2270 - عدد درج الجنة عدد آى القرآن فمن دخل الجنة من اهل القرآن فليس فوقه درجة (هب عن عائشة)

(۲۲۷۰) جنت کے درجات کی تعداد قرآن کریم کی آیات کی تعداد جتنی ہے چنانچہ قرآن کریم پڑھنے والوں میں سے جو آدمی جنت میں داخل ہوا اس سے اوپر کوئی نہیں ہوگا (ابن مردویہ عن عائشۃ)

2271 - اكرموا حملة القرآن فمن اكرمهم فقد اكرمني (فر عن ابن عمر)

(۲۲۷۱) حاملین قرآن کی عزت کرو کیونکہ جس نے ان کی عزت کی اس نے میری عزت کی۔ (فر عن ابن عمر)

2272 - إن اللّٰه تعالىٰ يرفع بهذا الكتاب اقواما ويضع به آخرين (م ه عن عمر)

(۲۲۷۲) اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن کریم) کے باعث بہت سی قوموں کو بلند فرماتا ہے اور اس کے باعث بہت سے دوسروں کو پست فرماتا ہے۔ (م ہ عن عمر)

2273 - إن الذى ليس فى جوفه شىء من القرآن كالبيت الخرب (حم ت ك عن ابن عباس)

(۲۲۷۳) وہ آدمی کہ جس کے پیٹ میں قرآن کریم میں سے کوئی چیز نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔ (حم ت ک عن ابن عباس)

2274 - إن للّٰه تعالىٰ اهلين من الناس هم

(۲۲۷۴) لوگوں میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کے کنبہ کی حیثیت

اهل اللّٰه وخاصته

(حم ن ه ك عن انس)

2275 - اهل القرآن اهل اللّٰه وخاصته (أبو القاسم بن حيدر فى مشيخته عن على)

2276 - اهل القرآن اهل اللّٰه

(خط فى رواية مالك عن انس)

2277 - إن لصاحب القرآن عند كل ختم دعوة مستجابة وشجرة فى الجنة لو ان غرابا طار من اصلها لم ينته إلى فرعها حتى يدركه الهرم (خط عن انس)

2278 - إن لقارئ القرآن دعوة مستجابة فان شاء صاحبها عجلها فى الدنيا وإن شاء اخرها إلى الأخرة (ابن مردويه عن جابر)

2279 - إن ملكا موكل بالقرآن فمن قرأ منه شيئا لم يقومه قومه الملك ورفعه

(أبو سعيد السمان فى مشيخته والرافعى فى تاريخه عن انس)

2280 - إن ملكا موكل بالقرآن فمن قرأه من اعجمى أو عربى فلم يقومه قومه الملك ثم رفعه قواما

(الشيرازى فى الالقاب عن انس)

2281 - إذا قرأ القارئ القرآن فاخطأ أو لحن أو كان اعجميا كتبه الملك كما انزل

(فر عن ابن عباس)

2282 - إن هذا القرآن مادبة اللّٰه فاقبلوا من مادبته ما استطعتم

رکھتے ہیں وہ اللہ والے اوراس کے خاص بندے ہیں۔(حم ن ہ ک عن انس)

(۲۲۷۵) اہل قرآن اللہ تعالیٰ والے اوراس کے خاص لوگ ہیں۔(ابوالقاسم بن حیدر فی مشیخنۃ عن علی)

(۲۲۷۶) اہل قرآن اللہ والے ہیں۔

(خط فی روایۃ مالک عن انس)

(۲۲۷۷) صاحب قرآن کیلئے ہر ختم قرآن کے وقت ایک قبولیت یافتہ دعا ہوتی ہے اور جنت میں اس کیلئے ایک درخت ہوتا ہے۔اگر کوااس درخت کی جڑ سے اڑے تو اس کی شاخوں تک نہیں پہنچ پائے گا کہ اسے بڑھاپا آلے گا۔(خط عن انس)

(۲۲۷۸) قاریٔ قرآن کیلئے ایک قبولیت یافتہ دعا ہوتی ہے۔ اب اگر وہ دعا والا چاہے تو جلدی ہی وہ دنیا میں مانگ لے اور چاہے تو آخرت تک کیلئے اسے موخر کردے۔(ابن مردویہ عن جابر)

(۲۲۷۹) قرآن کریم پر ایک فرشتہ مقرر ہے تو جوکوئی قرآن کریم میں سے کوئی چیز اس طرح پڑھتا ہے کہ اسے درست نہیں رکھتا تو وہ فرشتہ اسے درست کرتا ہے اوراوپر اٹھالے جاتا ہے۔(ابوسعید السمان فی مشیخنۃ والرافعی فی تاریخہ عن انس)

(۲۲۸۰) قرآن کریم پر ایک فرشتہ مقرر ہے تو عجمیوں اور عربیوں میں سے جو بھی اسے اس طرح پڑھتا ہے کہ اسے درست نہیں رکھتا تو وہ فرشتہ اسے درست کرتا ہے پھر درستگی کی حالت میں ہی اسے اوپر اٹھالے جاتا ہے۔(الشیرازی فی الالقاب عن انس)

(۲۲۸۱) جب قرآن کریم پڑھنے والا قرآن کریم پڑھتا ہے تو غلط پڑھتا ہے یا اعرابی غلطیاں کرتا ہے یا وہ عجمی تھا تو ایک فرشتہ اسے اسی طرح لکھتا ہے کہ جیسے نازل کیا گیا تھا۔(فر عن ابن عباس)

(۲۲۸۲) بلاشبہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے تو جتنی تم طاقت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ کی دعوت میں سے اتنی قبول کرو۔

(ك عن ابن مسعود)

2283 - كل مؤدب يحب ان يؤتى مأدبته ومأدبة الله القرآن فلا تهجروه

(هب عن سمرة)

2284 - إنكم لا ترجعون إلى الله بشيء أفضل مما خرج يعني القرآن (حم في الزهد ت عن جبير بن نفير مرسلا ك عن ابى ذر)

2285 - اهل القرآن عرفاء اهل الجنة (الحكيم عن ابى امامة)

2286 - حملة القرآن عرفاء اهل الجنة يوم القيامة (طب عن الحسين بن علي)

2287 - القراء عرفاء اهل الجنة

(ابن جميع في معجمة والضياء عن انس)

2288 - البيت الذى يقرأ فيه القرآن يتراء يا لاهل السماء كما تراء يا النجوم لاهل الارض (هب عن عائشة)

2289 - حامل القرآن يرقى (فر عن عثمان)

2290 - حامل كتاب الله تعالىٰ له فى بيت مال المسلمين فى كل سنة مائتا دينار (فر عن سليك الغطفانى)

2291 - حامل القرآن حامل رأية الاسلام ومن اكرمه فقد اكرم الله ومن اهانه عليه لعنة الله (فر عن ابى امامة)

2292 - حملة القرآن اولياء الله فمن عاداهم فقد عادى الله ومن والاهم فقد والى

(ک عن ابن مسعود)

(۲۲۸۳) ہر دعوت کرنے والا یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی دعوت میں آیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی دعوت قرآن کریم ہے چنانچہ اسے مت چھوڑو۔ (هب عن سمرة)

(۲۲۸۴) تم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کسی بھی چیز سے نہیں کر سکتے جو کہ اس کے اس کلام سے افضل ہو جو اس سے نکلا ہے یعنی قرآن کریم۔ (حم فی الزہد عن جبیر بن نفیر مرسلاً، ک عن ابی ذر)

(۲۲۸۵) اہل قرآن اہل جنت کے سردار ہیں۔ (الحکیم عن ابی امامۃ)

(۲۲۸۶) حاملین قرآن قیامت کے دن جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ (طب عن الحسین بن علی)

(۲۲۸۷) قراء حضرات جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

(ابن جمیع فی معجمہ والضیاء عن انس)

(۲۲۸۸) وہ گھر کہ جس میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے وہ آسمان والوں کو ایسے دکھائی دیتا ہے جیسے زمین والوں کو ستارے دکھائی دیتے ہیں۔ (هب عن عائشۃ)

(۲۲۸۹) حامل قرآن کو (جنت میں آیات قرآن کی تعداد کے مطابق) اوپر چڑھایا جائے گا۔ (فر عن عثمان)

(۲۲۹۰) کتاب اللہ کے حامل (حامل قرآن) کیلئے مسلمانوں کے بیت المال میں سے ہر سال دوسو دینار ہوں گے۔ (فر عن سلیک الغطفانی)

(۲۲۹۱) حامل قرآن اسلام کا جھنڈا اٹھانے والا ہوتا ہے جس نے اس کی عزت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی عزت کی اور جس نے اسے رسوا کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ (فر عن ابی امامۃ)

(۲۲۹۲) حاملین قرآن اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں تو جس نے ان سے دشمنی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی اور جس نے ان سے

اللّٰه (فر وابن النجار عن ابن عمر)

2293 - خيار كم من تعلم القرآن وعلمه (ه عن سعد)

2294 - خيار كم من قرأ القرآن وأقرأه (ابن الضريس وابن مردويه عن ابن مسعود)

2295 - طوبى لمن يبعث يوم القيامة وجوفه محشو بالقرآن والفرائض والعلم (فر عن ابى هريرة)

2296 - فضل حملة القرآن على الذى لم يحمله كفضل الخالق على المخلوق (فر عن ابن عباس)

2297 - عليكم بالقرآن فاتخذوه إماما وقائدا فانه كلام رب العالمين الذى هو منه واليه يعود فامنوا بمتشابهه واعتبروا بامثاله (ابن شاهين فى السنة وابن مردويه عن على)

2298 - فضل القرآن على سائر الكلام كفضل الرحمٰن على سائر خلقه (ع فى معجمة هب عن ابى هريرة)

2299 - فضل قراء ة القرآن نظرا على من يقرأه ظاهرا كفضل الفريضة على النافلة (ابى عبيد فى فضائلة عن بعض الصحابة)

2300 - قراء ة القرآن فى الصلاة افضل من قراءة القرآن فى غير الصلاة وقراء ة القرآن فى غير الصلاة افضل من التسبيح والتكبير والتسبيح افضل من الصدقة والصدقة افضل من الصوم وان... م جنة من النار (قط فى الافراد هب عن عائشة)

دوستی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے دوستی کی۔ (فروابن النجار عن ابن عمر)

(۲۲۹۳) تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن کریم سیکھا اور سکھایا۔ (ہ عن سعد)

(۲۲۹۴) تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن کریم پڑھا اور پڑھایا۔ (ابن الضریس وابن مردویہ عن ابن مسعود)

(۲۲۹۵) مبارکباد ہے اس آدمی کیلئے کہ جسے قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائیگا کہ اس کا پیٹ قرآن کریم سے، فرائض سے اور علم سے بھرا ہوا ہوگا۔ (فر عن ابی ھریرۃ)

(۲۲۹۶) حامل قرآن کی فضیلت غیر حامل قرآن پر ایسے ہی ہے جیسے خالق کی مخلوق پر فضیلت۔

(فر عن ابن عباس)

(۲۲۹۷) تم پر قرآن کریم لازم ہے اسے امام اور قائد بناؤ کیونکہ یہ رب العالمین کا وہ کلام ہے جو اسی سے نکلا ہے اور اس کی طرف لوٹ جائیگا چنانچہ اس کے متشابہات پر ایمان لاؤ اور اس کی امثال سے عبرت حاصل کرو۔ (ابن شاہین فی السنۃ وابن مردویہ عن علی)

(۲۲۹۸) تمام کلاموں پر قرآن کریم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے رب رحمٰن کی فضیلت تمام مخلوقات پر۔ (ع فی معجمہ ھب عن ابی ھریرۃ)

(۲۲۹۹) قرآن کریم کو غور وفکر کے ساتھ پڑھنا اسے ظاہری طور پر پڑھنے پر ایسے ہی فضیلت رکھتا ہے۔ جیسے فرائض نفلوں پر فضیلت رکھتے ہیں۔ (ابی عبید فی فضائلہ عن بعض الصحابۃ)

(۲۳۰۰) نماز میں قرآن کریم پڑھنا غیر نماز میں قرآن پڑھنے سے افضل ہے۔ غیر نماز میں قرآن پڑھنا تسبیح وتکبیر سے افضل ہے۔ تسبیح صدقے سے افضل ہے۔ صدقہ روزے سے افضل ہے اور روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔

(قط فی الافراد ھب عن عائشۃ)

2301 - قراءة الرجل القرآن فی غير المصحف الف درجة وقراء ته فی المصحف تضاعف علی ذٰلك إلی الفی درجة (طب هب عن اوس بن اوس الثقفی)

(۲۳۰۱) قرآن کریم کو مصحف کے علاوہ میں پڑھنا ہزار درجے رکھتا ہے اور مصحف میں پڑھنا اس پر دو ہزار درجات تک دوگنے درجے رکھتا ہے۔

(طب ھب عن اوس بن اوس الثقفی)

2302 - قراء تك نظرا تضاعف علی قراء تك ظاهرا كفضل المكتوبة علی النافلة (ابن مردويه عن عمرو بن اوس)

(۲۳۰۲) غور وفکر کے ساتھ تیرا قرآن پڑھنا ظاہری طور پر پڑھنے پر ایسے ہی دوگنا اجر رکھتا ہے جیسے فرض کی نفل پر فضیلت ہوتی ہے۔ (ابن مردویہ عن عمرو بن اوس)

2303 - القرآن شافع مشفع وماحل مصدق من جعله امامه قاده إلی الجنة ومن جعله خلفه ساقه إلی النار

(حب هب عن جابر طب هب عن ابن مسعود)

(۲۳۰۳) قرآن کریم کسی کا سفارشی ہے اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور کسی کی چغلی کھانے والا ہے اس کی بات سچ مانی جائیگی جس نے اسے اپنا امام بنایا اسے یہ جنت کی طرف لے جائیگا اور جس نے اسے اپنے پیچھے رکھا اسے یہ دوزخ کی طرف ہانک دے گا۔ (حب ھب عن جابر، طب ھب عن ابن مسعود)

2307 - القرآن غنی لا فقر بعده ولا غنی دونه

(ع ومحمد ابن نصر عن انس)

(۲۳۰۴) قرآن کریم ایسی غنا (مالداری) ہے کہ اس کے بعد کوئی محتاجی نہیں ہوگی اور اس سے بڑھ کر کوئی غنا نہیں۔ (ع ومحمد بن نصر عن انس)

2305 - القرآن الف الف حرف وسبعة وعشرون الف حرف فمن قرأه صابرا محتسبا كان له بكل جرف زوجة من الحور العين (طص عن عمر)

(۲۳۰۵) قرآن کریم کے دس لاکھ ستائیس ہزار حروف ہیں تو جس آدمی نے اسے ثابت قدمی اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے پڑھا اسے ہر حرف کے بدلے میں موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے ایک بیوی عطا کی جائیگی۔ (طص عن عمر)

2306 - القرآن هو النور المبين والذكر الحكيم والصراط المستقيم (هب عن رجل)

(۲۳۰۶) قرآن کریم ہی نور مبین، ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے۔ (ھب عن رجل)

2307 - القرآن هو الدواء (السجزی فی الابانة والقضاعی عن علی)

(۲۳۰۷) قرآن کریم ہی دواء ہے۔ (السجزی فی الابانۃ والقضاعی عن علی)

2308 - كل آية من القرآن درجة فی الجنة ومصباح فی بيوتكم (حل عن ابن عمر)

(۲۳۰۸) قرآن کریم کی ہر آیت جنت میں ایک درجہ اور تمہارے گھروں میں چراغ کی حیثیت رکھتی ہے۔ (حل عن ابن عمر)

2309 - لو كان القرآن فی اهاب ما اكلته

(۲۳۰۹) اگر قرآن کریم کسی چمڑے کی کھال میں ہوتو اسے

النار (طب عن عقبه بن عامر وعن عصمة بن مالك)

آگ نہیں کھائے گی۔ (طب عن عقبۃ بن عامر وعن عصمۃ بن مالک)

2310 - لو جمع القرآن فی اهاب ما احرقه الله بالنار (حب عن ابی هريرة)

(۲۳۱۰) اگر قرآن کریم کسی چمڑے کی کھال میں جمع کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ سے نہیں جلائے گا۔ (حب عن ابی ھریرۃ)

2311 - مع كل ختمة دعوة مستجابة (هب عن انس)

(۲۳۱۱) ہر ختم قرآن کے ساتھ ایک قبولیت یافتہ دعا ہوتی ہے۔ (ھب عن انس)

2312 - لحامل القرآن دعوة مستجابة (فر عن ابی امامة)

(۲۳۱۲) حامل قرآن کیلئے ایک قبولیت یافتہ دعا ہوتی ہے۔ (فر عن ابی امامۃ)

2313 - من استمع إلى آية من كتاب الله كتبت له حسنة مضاعفة ومن تلا آية من كتاب الله كانت له نورا يوم القيامة (حم عن ابی هريرة)

(۲۳۱۳) جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت غور سے سنی اس کیلئے دگنی نیکی لکھی جائیگی اور جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت تلاوت کی وہ اس کیلئے قیامت کے دن نور ہوگی۔ (حم عن ابی ھریرۃ)

2314 - من اعطاه الله حفظ كتابه فظن أن احدا اعطى افضل مما اعطى فقد غمط افضل النعمة

(تخ هب عن رجاء الغنوی مرسلا)

(۲۳۱۴) جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب حفظ کرنے کی سعادت عطا فرمائی تو اس نے یہ گمان کیا کہ کسی کو اس سے افضل نعمت عطا کی گئی ہے کہ جو کچھ اسے عطا کیا گیا ہے تو اس نے افضل ترین نعمت کی ناقدری کی۔ (تخ ھب عن رجاء الغنوی مرسلاً)

2315 - من جمع القرآن متعه الله بعقله حتى يموت (عد عن انس)

(۲۳۱۵) جس نے قرآن کریم یاد کیا' اللہ تعالیٰ اسے اس کی عقل سے اس کے مرنے تک فائدہ عطا فرمائے گا۔ (عد عن انس)

2316 - من ختم القرآن صلت عليه الملائكة حتى يمسى ومن ختمه آخر النهار صلت عليه الملائكة حتى يصبح

(حل عن سعد)

(۲۳۱۶) جس نے قرآن کریم ختم کیا شام ہونے تک فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے اور جس نے دن کے اخیر میں ختم قرآن کیا فرشتے اس کیلئے صبح ہونے تک دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔ (حل عن سعد)

2317 - ما اجتمع قوم فی بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله ويتدارسونه بينهم إلا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة وذكرهم الله فيمن عنده (د عن ابی هريرة)

(۲۳۱۷) جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے گھروں (مساجد) میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور یہ کتاب ایک دوسرے کو پڑھائیں تو ان پر اطمینان نازل ہوگا۔ انہیں رحمت ڈھانپ لے گی۔ فرشتے انہیں گھیر لیں اور اللہ تعالیٰ اپنے قریب والوں میں انہیں یاد فرمائے گا۔ (د عن ابی ھریرۃ)

2318 - اقرؤوا القرآن فانكم تؤجرون عليه اما انى لا اقول آلم حرف ولكن الف حرف عشر ولام حرف عشر وميم حرف عشر فتلك ثلاثون (أبو جعفر النحاس فى الوقف والابتداء والسجزى فى الابانة خط عن ابن مسعود)

(۲۳۱۸) قرآن کریم پڑھو کیونکہ تمہیں اس پر اجر دیا جائے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آلم ایک حرف ہے بلکہ الف دس نیکیوں کا حامل، لام بھی دس نیکیوں کا حامل اور میم بھی دس نیکیوں کا حامل حرف ہے چنانچہ یہ تیس نیکیاں بنتی ہیں۔ (ابو جعفر النحاس فی الوقف والابتداء والسجزی فی الابانۃ خط عن ابن مسعود)

2319 - من قرأ حرفا من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا أقول لكم آلم حرف ولكن الف حرف ولام حرف وميم حرف (تخ ت ك عن ابن مسعود)

(۲۳۱۹) جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا تو اس کے بدلے میں اس کیلئے ایک سے لے کر دس تک نیکیاں ہوں گی۔ میں تم سے یہ نہیں کہتا ہے کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔ (تخ ت ک عن ابن مسعود)

2320 - إن القرآن مثله كمثل جراب فيه مسك قد ربطت فاه فان فتحته فاح ريح المسك وان تركته كان مسكا موضوعا مثل القرآن إن قرأته وإلا فهو فى صدرك

(الحكيم عن عثمان)

(۲۳۲۰) قرآن کریم کی مثال ایک ایسے مشکیزے کی مثال ہے جس میں مشک ہو اور اس کا منہ باندھ دیا گیا ہو۔ اگر تو اسے کھولے گا تو مشک کی خوشبو پھیل جائیگی اور اگر تو اسے چھوڑے رکھے گا تو وہ ایک جگہ رکھی گئی مشک ہی ہوگا۔ یہی قرآن کریم کی مثال ہے اگر تو اسے پڑھے گا وگرنہ وہ تیرے سینے میں پڑا رہے گا۔ (الحکیم عن عثمان)

2321 - أيكم يحب ان يغدو إلى بطحان وإلى العقيق فيأتى منه بناقتين كوماوين زهراوين فى غير اثم ولا قطيعة رحم فلان يغدو احدكم إلى المسجد فيتعلم أو يقرأ آيتين من كتاب الله خير له من ناقتين وثلاث خير له من ثلاث واربع خير له من اربع ومن اعدادهن من الابل (حم م د عن عقبة بن عامر)

(۲۳۲۱) تم میں سے کون یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ صبح کو بطحان اور عقیق (نالہ) کی طرف جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے دو بڑی کوہان والی سفید اونٹنیاں لائے تو تم میں سے ہر ایک کو یہ چاہئے کہ صبح کو مسجد جائے چنانچہ کتاب اللہ میں سے دو آیات سیکھے یا پڑھے تو یہ اس کیلئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ تین آیات، تین اونٹنیوں سے اور چار آیات چار اونٹنیوں سے اور اتنی ہی تعداد میں اونٹوں سے بہتر ہیں۔ (حم م د عن عقبۃ بن عامر)

2322 - أيحب احدكم إذا رجع إلى اهله ان يجد ثلاث خلفات عظام سمان فثلاث آيات يقرأهن احدكم فى صلاته خير له من ثلاث خلفات عظام سمان

(م ٥ عن ابى هريرة)

(۲۳۲۲) کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جائے تو تین بڑی گابھن موٹی اونٹنیاں پائے۔ چنانچہ تم میں سے جو کوئی بھی اپنی نماز میں تین آیات پڑھتا ہے تو یہ اس کیلئے تین بڑی گابھن موٹی اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ (م ہ عن ابی ہریرۃ)

2323 - تبرك بالقرآن فهو كلام الله (طب عن الحكم بن عمير)

(۲۳۲۳) قرآن کریم سے برکت حاصل کر۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ (طب عن الحکم بن عمیر)

2324 - لحامل القرآن إذا عمل به فاحل حلاله وحرم حرامه شفع في عشرة من اهل بيته يوم القيامة كلهم فقد وجبت له النار (طب عن جابر)

(۲۳۲۴) حامل قرآن جب قرآن کریم پر عمل کرے چنانچہ اس کے حلال کردہ کو حلال گردانے اور حرام کردہ کو حرام ٹھہرائے تو قیامت کے دن اسے اپنے گھر والوں میں سے ایسے دس لوگوں کی سفارش کا حق حاصل ہوگا کہ جن سب کیلئے دوزخ واجب ہو چکی تھی۔ (طب عن جابر)

2325 - يجئ القرآن يوم القيامة كالرجل الشاحب فيقول لصاحبه انا الذى اسهرت ليلك واظمات نهارك (ه ك عن بريدة)

(۲۳۲۵) قرآن کریم قیامت کے دن ایک رنگ بدلے ہوئے آدمی کی طرح آئے گا تو اپنے ساتھی (حامل قرآن) سے کہے گا کہ میں وہ ہوں کہ جس نے تیری رات کو بیدار رکھا اور تیرے دن کو پیاسا رکھا۔ (ہ ک عن بریدۃ)

2326 - يجئ القرآن يوم القيامة فيقول يا رب حله فيلبس تاج الكرامة ثم يقول يا رب زده فيلبس حلة الكرامة ثم يقول يا رب ارض عنه فيرضى عنه فيقال اقرأ وارق ويزاد بكل آية حسنة (ت ك عن ابى هريرة)

(۲۳۲۶) قیامت کے دن قرآن کریم آئے گا اور عرض کرے گا اے رب ذوالجلال! اسے (یعنی حامل قرآن کو) ٹھہرا تو اسے کرامت کا تاج پہنایا جائیگا۔ پھر قرآن کریم کہے گا اے رب ذوالجلال! اسے مزید عطا فرما تو اسے کرامت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کریم عرض کرے گا۔ اے رب ذوالجلال! اس سے راضی ہو جا تو اس سے راضی ہوا جائیگا اور کہا جائیگا کہ پڑھتا جا اور (جنت کے درجات) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے میں اسے مزید نیکی عطا کی جائیگی۔ (ت ک عن ابی ہریرۃ)

2327 - يقال لصاحب القرآن اقرأ وارق ورتل كما كنت ترتل في دار الدنيا فان منزلتك عند آخر آية كنت تقرأها (حم ه حب ك عن ابن عمرو)

(۲۳۲۷) صاحب قرآن سے کہا جائیگا کہ قرآن کریم پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا کیونکہ تیرا مقام اس آخری آیت کے پاس ہوگا جو تو پڑھے گا۔ (حم ہ حب ک عن ابن عمرو)

2328 - يقال لصاحب القرآن إذا دخل الجنة اقرأ واصعد فيقرأ ويصعد بكل آية درجة حتى يقرأ آخر شيء معه منه

(۲۳۲۸) صاحب قرآن جب جنت میں داخل ہوگا تو اسے کہا جائیگا کہ پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا۔ تو وہ پڑھتا جائیگا اور ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ اوپر چڑھتا جائیگا حتیٰ کہ اس (قرآن) میں

(حم ه عن ابی سعید

2329 - یقول الرب تبارك وتعالٰی من شغله القرآن وذکری عن مسألتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللّٰه علی سائر الکلام کفضل اللّٰه علی خلقه

(ت عن ابی سعید

2330 - ما من احد تعلم القرآن ثم نسیه إلا یلقی یوم القیامة اجذم

(حم والدارمی طب حب عن سعد بن عبادة

2331 - من قرأ القرآن فحفظه فاستظهره واحل حلاله وحرم حرامه ادخله اللّٰه الجنة وشفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد استوجب النار

(ت ه عن علی)

2332 - من قرأ القرآن وعمل بما فیه البس والداه تاجا یوم القیامة ضوءه احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا لو کان فیکم فما ظنکم بالذی عمل بهذا (حم د ك عن معاذ بن انس)

2333 - لا تسافروا بالقرآن فانی لا آمن أن یناله العدو

(م عن ابن عمر)

2334 - مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن کمثل الاترجة ریحها طیب وطعمها طیب ومثل المؤمن الذی لایقرأ القرآن کمثل التمرة طعمها

سے جو کچھ اسے یاد ہوگا وہ آخری آیت پڑھے گا (حم ہ عن ابی سعید)

(۲۳۲۹) رب ذوالجلال فرماتا ہے کہ جس آدمی کو قرآن کریم اور میرے ذکر نے مجھ سے سوال کرنے سے روک رکھا تو جو کچھ دیگر سائلین کو عطا کیا جاتا ہے میں اسے اس سے افضل عطا کروں گا اور کلام اللہ کی فضیلت دیگر تمام کلاموں پر ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت اپنی مخلوق پر۔ (ت عن ابی سعید)

(۲۳۳۰) جس آدمی نے بھی قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھلا دیا تو قیامت کے دن وہ کوڑھی کی حالت میں (اللہ تعالیٰ سے) ملے گا۔ (حم والدارمی طب حب عن سعد بن عبادۃ)

(۲۳۳۱) جس نے قرآن کریم پڑھا چنانچہ اسے یاد کیا تو زبانی یاد کیا اور اس کے حلال کردہ کو حلال جانا اور حرام کردہ کو حرام گردانا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے گھر والوں میں سے دس ایسے آدمیوں کے معاملے میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا کہ جن سب کیلئے دوزخ واجب ہو چکی تھی۔ (ت ہ عن علی)

(۲۳۳۲) جس نے قرآن کریم پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا تو قیامت کے دن اس کے والد کو ایسا تاج پہنایا جائیگا کہ اگر وہ تمہارے درمیان ہوتا تو اس کی روشنی دنیا کے گھروں میں سورج کی روشنی سے زیادہ خوبصورت ہوتی تو اس آدمی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جس نے اس قرآن پر عمل کیا (کہ اسے کس انعام سے نوازا جائیگا) (حم دک عن معاذ بن انس)

(۲۳۳۳) قرآن کریم ساتھ لے کر سفر مت کرو کیونکہ میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوں کہ کہیں دشمن اسے حاصل نہ کرلے (چھین کر بے حرمتی کرے) (م عن ابن عمر)

(۲۳۳۴) اس مومن کی مثال کہ جو قرآن کریم پڑھتا ہے سنگترے کی مثال ہے۔ اس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے۔ اس مومن کی مثال کہ جو قرآن کریم نہیں پڑھتا

طیب ولا ریح لھا ومثل الفاجر الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانة ریحھا طیب وطعمھا مر ومثل الفاجر الذی لایقرأ القرآن کمثل الحنظلة طعمھا مر ولا ریح لھا ومثل الجلیس الصالح کمثل صاحب المسک ان لم یصبک منه شیء اصابک من ریحه ومثل الجلیس السوء کمثل صاحب الکیر إن لم یصبک من سواده اصابک من دخانه (د ن عن انس)

چھوہارے کی مثال ہے۔اس کا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے مگر اس کی کوئی خوشبو نہیں ہوتی۔اس بدکار کی مثال کہ جو قرآن کریم پڑھتا ہے ناز بو کی مثال ہے۔اس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے جبکہ ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اس بدکار کی مثال کہ جو قرآن کریم نہیں پڑھتا اندرائن کی مثال ہے اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور اس کی کوئی خوشبو نہیں ہوتی ہے۔اچھے ہمنشین کی مثال مشک (کستوری) والے کی مثال ہے۔اگر تجھے اس سے کوئی چیز بھی حاصل نہ ہو تو تجھے اس کی خوشبو ضرور حاصل ہوگی اور برے ہمنشین کی مثال بھٹی والے کی مثال ہے۔اگر تجھے اس کی سیاہی نہ لگے (بھٹی کی کالخ) تو تجھے اس کا دھواں پہنچے گا۔(دن عن انس)

2335 - مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن کمثل الاترجّة ریحھا طیب وطعمھا طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن کمثل التمرة لا ریح لھا وطعمھا حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانة ریحھا طیب وطعمھا مر ومثل المنافق الذی لایقرأ القرآن کمثل الحنظلة لیس لھا ریح وطعمھا مر

(حم ق 4 عن ابی موسی)

(۲۳۳۵) اس مومن کی مثال کہ جو قرآن کریم پڑھتا ہے، سنگترے کی مثال ہے اس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے۔اس مومن کی مثال کہ جو قرآن کریم نہیں پڑھتا چھوہارے کی مثال ہے اس کی خوشبو نہیں ہوتی البتہ اس کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال کہ جو قرآن کریم پڑھتا ہے ناز بو کی مثال ہے اس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے البتہ اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال کہ جو قرآن کریم نہیں پڑھتا اندرائن کی مثال ہے۔اس کی کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

(حم ق ۴ عن ابی موسیٰ)

2336 - لا حسد إلا فی اثنتین رجل آتاه اللّٰه القرآن فھو یقوم به آناء اللیل و آناء النھار ورجل آتاه اللّٰه مالا فھو ینفقه آناء اللیل و آناء النھار (حم ق ت ه عن ابن عمر)

(۲۳۳۶) سوائے دو چیزوں کے کسی چیز میں حسد (رشک مراد ہے) نہیں ہے۔ایک وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم (کا علم) عطا کیا ہو تو وہ دن رات اس پر عمل کرتا ہے اور ایک وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو تو وہ دن رات اسے (راہ خدا میں) خرچ کرتا ہے۔(حم ق ت ہ عن ابن عمر)

2337 - لا حسد إلا فی اثنتین رجل علمه اللّٰه القرآن فھو یتلوه آناء اللیل و آناء النھار فسمعه جاره فقال لیتنی اوتیت مثل ما اوتی

(۲۳۳۷) سوائے دو کے کسی میں حسد کرنا روا نہیں ہے۔ ایک وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم عطا کیا ہو تو وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے ہمسائے نے اس کی آواز سنی

فلان فعملت مثل ما عمل ورجل آتاه الله مالا فهو يهلكه في الحق فقال رجل ليتني اوتيت مثل ما اوتي فلان فعملت مثل ما يعمل (حم خ عن ابي هريرة)

تو کہا کاش! جو کچھ فلاں کو عطا کیا گیا ہے مجھے بھی عطا کیا گیا ہوتا تو جیسے وہ عمل کرتا ہے میں بھی عمل کرتا اور ایک وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو تو وہ اس مال کو حق کی ادائیگی میں ہی ہلاک کرتا (خرچ کرتا) ہے تب کسی آدمی نے کہا کاش! جو کچھ فلاں کو عطا کیا گیا ہے مجھے بھی عطا کیا گیا ہوتا تو جیسے وہ عمل کرتا ہے میں بھی عمل کرتا۔ (حم خ عن ابی ہریرۃ)

الاكمال

2338 - آل القرآن آل الله (خط في رواية مالك من طريق محمد بن بزيع المدني عن مالك عن الزهري عن انس وقال ابن بزيع مجهول وقال في الميزان هو باطل)

2339 - إن لله تعالىٰ أهلين من الناس قيل من هم قال اهل الله وخاصته (ط حم ن ه والدارمي وابن الضريس والعسكري في الامثال ك حب حل عن انس ابن النجار عن النعمان بن بشير)

2340 - اكرموا حملة القرآن فمن اكرمهم فقد اكرم الله الا فلا تنقصوا حملة القرآن حقوقهم فانهم من الله بمكان كاد حملة القرآن أن يكونوا انبياء إلا أنه لا يوحى إليهم (الديلمي عن ابن عمر)

2341 - حامل القرآن حامل رأية الاسلام من اكرمه فقد اكرم الله ومن اهانه فعليه لعنة الله عزوجل (الديلمي عن ابي امامة وفيه الكديمي)

2342 - حملة القرآن هم المعلمون كلام

الاکمال

(۲۳۳۸) قرآن کریم کا کنبہ اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔ خط في رواية مالك من طريق محمد بن بزيع المدني عن مالك عن الزهري عن انس) وقال: "ابن بزيع مجهول" وقال في الميزان "هو باطل"

(۲۳۳۹) لوگوں میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہیں۔ عرض کی گئی کہ وہ کون ہیں؟ تو فرمایا کہ وہ اللہ والے اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔ (ط حم ن ہ والدارمی وابن الضریس والعسکری فی الامثال۔ ک حب حل عن انس۔ ابن النجار عن النعمان بن بشیر)

(۲۳۴۰) حاملین قرآن کی عزت کرو۔ چنانچہ جس نے ان کی تکریم کی اس نے اللہ تعالیٰ کی تکریم کی۔ خبردار! حاملین قرآن کے حقوق میں کمی مت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا یہ مقام ومرتبہ ہے کہ قریب تھا کہ حاملین قرآن انبیاء ہو جاتے مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نازل نہیں کی جاتی۔ (الدیلمی عن ابن عمر)

(۲۳۴۱) حامل قرآن اسلام کا جھنڈا اٹھانے والا ہوتا ہے جس نے اس کی تکریم کی اس نے اللہ تعالیٰ کی تکریم کی اور جس نے اسے رسوا کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔ (الدیلمی عن ابی امامۃ) "وفیہ الکدیمی"

(۲۳۴۲) حاملین قرآن کلام اللہ سکھانے والے اور اللہ تعالیٰ

اللّٰه والمتلبسون بنور اللّٰه من والاهم فقد والى اللّٰه ومن عاداهم فقد عادى اللّٰه (ك فی تاريخه عن علی)

2343 - من اخذ ثلث القرآن وعمل به فقد اخذ امر ثلث النبوة ومن اخذ نصف القرآن وعمل به فقد اخذ امر نصف النبوة ومن اخذ القرآن كله فعمل به فقد اخذ النبوة كلها (ابن الانباری فی المصاحف هب عن الحسن مرسلا)

2344 - من قرأ القرآن فقد استدرج النبوة من جنبيه غير أنه لا يوحی إليه لا ينبغی لصاحب القرآن أن يحد مع من حد ويجهل مع من يجهل وفی جوفه كلام اللّٰه (ك هب عن ابن عمرو)

2345 - من قرأ ثلث القرآن فقد اعطی النبوة ومن قرأ نصف القرآن فقد اعطی نصف النبوة ومن قرأ ثلثيه فقد اعطی ثلثی النبوة ومن قرأ القرآن كله فقد اعطی النبوة كلها غير انه لا يوحی إليه ويقال له يوم القيامة اقرأ وارق فيقرأ ويصعد بكل آية درجة حتی ينجز ما معه من القرآن ثم يقال له اقبض فيقبض ثم يقال له هل تدری ما فی يدك فإذا فی يده اليمنی الخلد وفی يده الاخری النعيم (ابن الانباری فی المصاحف هب وابن عساكر عن ابی امامة واورده ابن الجوزی فی الموضوعات فلم يصب الخطيب عن ابن عمر)

2346 - من قرأ القرآن فكانما استدرجت

کے نور سے چمٹنے والے ہوتے ہیں جس نے ان سے دوستی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے دوستی کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی۔ (ک فی تاریخہ عن علی)

(۲۳۴۳) جس نے تہائی قرآن (کا علم) حاصل کیا اور اس پر عمل کیا تو اس نے تہائی نبوت کا امر حاصل کیا جس نے نصف قرآن حاصل کیا اور اس پر عمل کیا تو اس نے نصف نبوت کا امر حاصل کیا اور جس نے مکمل قرآن حاصل کیا اور اس پر عمل کیا تو اس نے مکمل نبوت حاصل کی۔ (ابن الانباری فی المصاحف ھب عن الحسن مرسلاً)

(۲۳۴۴) جس نے قرآن کریم پڑھا تو اس نے بتدریج نبوت کو اپنے پہلوؤں کے قریب کر لیا مگر یہ کہ اس کی طرف وحی نازل نہیں کی جاتی۔ صاحب قرآن کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ سخت کلامی کرنے والے کے ساتھ سخت کلامی کرے اور جاہل کے ساتھ جاہل بن جائے جبکہ اس کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ (ک ھب عن ابن عمرو)

(۲۳۴۵) جس نے تہائی قرآن پڑھا اسے تہائی نبوت عطا کی گئی جس نے نصف قرآن پڑھا اسے نصف نبوت عطا کی گئی جس نے دو تہائی قرآن پڑھا اسے دو تہائی نبوت عطا کی گئی اور جس نے سارا قرآن پڑھا اسے ساری نبوت عطا کی گئی مگر یہ کہ اس کی طرف وحی نازل نہیں کی جاتی اور قیامت کے دن اسے کہا جائیگا کہ قرآن پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا۔ چنانچہ وہ قرآن پڑھتا جائیگا اور ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ اوپر بلند ہوتا جائیگا حتیٰ کہ جتنا قرآن اسے یاد ہوگا وہ پورا کرلے گا پھر اسے کہا جائیگا کہ مٹھی بھر تو وہ مٹھی بھر لے گا۔ پھر اسے کہا جائیگا کہ کیا تو جانتا ہے کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے تب وہ دیکھے گا تو اس کے دائیں ہاتھ میں جنت خلد اور دوسرے ہاتھ میں جنت نعیم ہوگی۔ (ابن الانباری فی المصاحف ھب وابن عساکر عن ابی امامۃ۔ واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات۔ فلم یصب الخطیب عن ابن عمر)

(۲۳۴۶) جس نے قرآن کریم پڑھا تو گویا نبوت اس کے

النبوة بين جنبيه غير أنه لا يوحى إليه ومن قرأ القرآن فرأى أن احدا اعطى افضل مما اعطى فقد عظم ما صغر الله وصغر ما عظم الله وليس ينبغي لحامل القرآن أن يسفه فيمن يسفه أو يغضب فيمن يغضب أو يحتد فيمن يحتد ولكن يعفو ويصفح لفضل القرآن

(محمد بن نصر طب عن ابن عمرو ش عنه موقوفا)

پہلوؤں کے درمیان داخل کر دی گئی مگر یہ کہ اس کی طرف وحی نازل نہیں کی جاتی۔ جس نے قرآن کریم پڑھا پھر یہ سوچا کہ جو کچھ اسے عطا کیا گیا ہے کسی کو اس سے بھی افضل عطا کیا گیا ہے تو اس نے اس چیز کو عظیم بنایا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حقیر بنایا اور اس چیز کو حقیر کیا جسے اللہ تعالیٰ نے عظیم بنایا ہے اور حامل قرآن کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ ان میں بیوقوفی کرے کہ جو بیوقوفی کرتے ہیں ان میں غصہ کرے کہ جو غصہ کرتے ہیں یا ان میں سخت کلامی سے پیش آئے کہ جو سخت کلامی سے پیش آتے ہیں بلکہ فضیلت قرآن کی وجہ سے عفو ودرگزر سے کام لے۔ (محمد بن نصر طب عن ابن عمرو ش عنہ موقوفاً)

2347 - من قرأ القرآن فرأى أن من خلق الله اعطى افضل مما اعطى فقد صغر ما عظم الله وعظم ما صغر الله لا ينبغي لحامل القرآن إن يحد فيمن يحد ولا يجهل فيمن يجهل ولكن يعفو ويصفح لعز القرآن

(الخطيب عن ابن عمر)

(۲۳۴۷) جس نے قرآن کریم پڑھا پھر یہ سوچا کہ مخلوق خدا میں سے کسی کو اس سے افضل شے عطا کی گئی ہے کہ جو کچھ اسے عطا کیا گیا ہے تو اس نے اس چیز کو حقیر کیا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے عظیم بنایا اور اس چیز کو عظیم بنایا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حقیر کیا۔ حامل قرآن کیلئے یہ مناسب نہیں کہ ان میں ٹھٹھا مزاخ کرے جو سخت کلامی سے پیش آتے ہیں اور ان میں جاہل نہ بن جائے کہ جو جاہل بن جاتے ہیں بلکہ عزت قرآن کی وجہ سے عفو ودرگزر سے کام لے۔ (الخطیب عن ابن عمر)

2348 - خيركم من تعلم القرآن وعلمه

(كر عن عثمان)

(۲۳۴۸) تم میں سے بہتر وہ ہے کہ جس نے قرآن کریم سیکھا اور سکھایا (کر عن عثمان)

2349 - إن من خياركم وافاضلكم من تعلم القرآن وعلمه (كر عن عثمان)

(۲۳۴۹) تم میں سے بہتر اور صاحب فضیلت وہ ہے کہ جس نے قرآن کریم سیکھا اور سکھایا۔ (کر عن عثمان)

2350 - خيركم من تعلّم القرآن وعلمه وفضل القرآن على سائر الكلام كفضل الله على خلقه وذلك انه منه (ابن الضريس هب عن عثمان)

(۲۳۵۰) تم میں سے بہتر وہ ہے کہ جس نے قرآن کریم سیکھا اور سکھایا اور قرآن کریم کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت اس کی مخلوق پر اور یہ اس وجہ سے ہے کیونکہ قرآن کریم اسی سے نکلا ہے۔ (ابن الضریس ھب عن عثمان)

2351 - خيركم من قرأ القرآن وأقرأه

(طب عن ابن مسعود)

(۲۳۵۱) تم میں سے بہتر وہ ہے کہ جس نے قرآن پڑھا اور پڑھایا۔ (طب عن ابن مسعود)

2352 - خيركم من قرأ القرآن وأقرأه لحامل القرآن دعوة مستجابة يدعو بها فيستجاب له (هب عن ابى امامة)

(۲۳۵۲) تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھتا اور پڑھاتا ہے۔ حامل قرآن کیلئے ایک قبولیت یافتہ دعا ہوتی ہے۔ وہ دعا وہ مانگتا ہے تو اسے شرف قبولیت بخشا جاتا ہے۔ (هب عن ابی امامة)

2353 - إن هٰذا القرآن مأدبة الله فتعلموا من مأدبته ما استطعتم إن هٰذا القرآن هو حبل الله والنور المبين والشفاء النافع عصمة لمن تمسك به ونجاة لمن اتبعه لا يعوج فيقوم ولا يزيغ فيستعتب و لا تنقضى عجائبه ولا يخلق عن كثرة الرد فاتلوه فان الله تعالٰى يأجركم على تلاوته بكل حرف عشر حسنات أما إنى لا أقول آلم حرف ولكن الف ولام وميم ولا الفين أحدكم واضعا احدى رجليه يدع ان يقرأ سورة البقرة فان الشيطان يفر من البيت الذى يقرأ فيه سورة البقرة وإن أصفر البيوت لجوف اصفر من كتاب الله

(ش ومحمد بن نصر وابن الانبارى فى كتاب المصاحف ك هب عن ابن مسعود)

(۲۳۵۳) بلاشبہ یہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے۔ چنانچہ تم جتنی طاقت رکھتے ہو اس کی دعوت میں سے سیکھو۔ یہ قرآن کریم ہی اللہ تعالیٰ کی رسی اور نور مبین ہے۔ یہ شفا اور نفع بخش ہے۔ اس کیلئے گناہوں سے بچنے کا وسیلہ ہے جو اسے مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔ اس کیلئے نجات کا باعث ہے جو اس کی پیروی کرتا ہے۔ یہ ٹیڑھا نہیں ہوتا (اس میں کجی نہیں آتی) کہ درست ہو، اس میں تحریف نہیں ہوتی کہ عذر خواہی کی جائے۔ اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے اور بار بار پڑھنے سے یہ بوسیدہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس کی تلاوت کرو کیونکہ اس کی تلاوت پر اللہ تعالیٰ تمہیں ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں اجر عطا فرمائے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف لام اور میم (علیحدہ علیحدہ حرف) ہیں اور میں تم میں سے کسی کو ایسا نہ پاؤں کہ وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے یہ کہتا ہو کہ وہ سورۂ بقرہ نہیں پڑھتا کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے اور بلاشبہ تمام گھروں سے زیادہ خالی وہ پیٹ ہوتا ہے کہ جو کتاب اللہ سے خالی ہو۔ (ش ومحمد بن نصر وابن الانباری فی کتاب المصاحف ک هب عن ابن مسعود)

2354 - افضل العبادة قراءة القرآن (ابن قانع عن اسير بن جابر التميمى أبو نصر السجزى فى الابانة عن انس)

(۲۳۵۴) افضل عبادت قرآن کریم پڑھنا ہے۔
(ابن قانع عن اسیر بن جابر التمیمی ابونصر السجزی فی الابانة عن انس)

2355 - افضل عبادة امتى قراءة القرآن نظرا (الحكيم عن عبادة بن الصامت)

(۲۳۵۵) میری امت کی افضل عبادت قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنا ہے۔ (الحکیم عن عبادة بن الصامت)

2356 - افضل عبادة امتى قراءة القرآن (هب والسجزى فى الابانة والديلمى عن

(۲۳۵۶) میری امت کی افضل عبادت قرآن کریم پڑھنا ہے۔

النعمان بن بشير)

2357 - إن فضل كلام الله على سائر الكلام كفضل الله على سائر خلقه (ابن الضريس عن شهر بن حوشب مرسلا)

2358 - إن فضل القرآن على سائر الكلام كفضل الله على خلقه، وذلك أن القرآن منه خرج واليه يعود (ابن النجار عن عثمان رضى الله عنه) انكم لن ترجعوا إلى الله بشيء احب إليه من شيء خرج منه يعنى القرآن (ك عن جبير بن نفير عن بن عامر)

2359 - القرآن افضل من كل شيء دون الله وفضل القرآن على سائر الكلام كفضل الله على خلقه فمن وقر القرآن فقد وقر الله ومن لم يوقر القرآن فقد استخف بحق الله وحرمة القرآن عند الله كحرمة الوالد على ولده القرآن شافع مشفع وماحل مصدق فمن شفع له القرآن شفع، ومن محل به القرآن صدق ومن جعل القرآن امامه قاده إلى الجنة ومن جعله خلفه ساقه إلى النار حملة القرآن هم المحفوفون برحمة الله الملبسون نور الله المتعلمون كلام الله من عاداهم فقد عادى الله ومن والاهم فقد والى الله يقول الله عزوجل يا حملة كتاب الله استجيبوا لله بتوقير كتابه يزدكم حبا ويحببكم إلى خلقه يدفع عن مستمع القرآن سوء الدنيا ويدفع عن تالى القرآن بلوى الأخرة، ولمستمع آية من كتاب الله خير له من صبير ذهبا وتالى

(هب والسجزی فی الابانۃ والدیلمی عن النعمان بن بشیر)

(۲۳۵۷) اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت اپنی ساری مخلوق پر۔ (ابن الضریس عن شہر بن حوشب مرسلاً)

(۲۳۵۸) قرآن کریم کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام مخلوق پر ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ سے ہی نکلا ہے اور دوبارہ اسی کی طرف لوٹ جائیگا۔ (ابن النجار عن عثمان)۔ بلاشبہ تم کسی بھی چیز سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کر سکتے جو اسے اس چیز سے زیادہ پسند ہو جو اس سے نکلی ہے یعنی قرآن کریم۔ (ک عن جبیر بن نفیر عن ابن عامر)

(۲۳۵۹) قرآن کریم سوائے اللہ تعالیٰ کے ہر چیز سے افضل ہے۔ قرآن کریم کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام مخلوق پر ہے چنانچہ جس نے قرآن کریم کی توقیر کی اس نے اللہ تعالیٰ کی توقیر کی اور جس نے قرآن کریم کی توقیر نہ کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کے حق کو حقیر جانا' قرآن کریم کی حرمت اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے ہی ہے جیسے والد کی حرمت اپنے بیٹے پر ہوتی ہے۔ قرآن کریم کسی کا سفارشی ہوتا ہے اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور کسی کی چغلی کھاتا ہے اس کی بات سچ مانی جاتی ہے تو جس آدمی کی قرآن کریم سفارش کرتا ہے اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور جس کی قرآن کریم چغلی کھاتا ہے اس کی بات کو سچ مانا جاتا ہے جو قرآن کریم کو اپنا امام بناتا ہے اسے یہ جنت کی طرف لے جاتا ہے اور جو اسے اپنے پیچھے رکھتا ہے اسے یہ دوزخ کی طرف ہانک دیتا ہے۔ حاملین قرآن ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے گھیرے میں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نور کو اوڑھنے والے اور اللہ تعالیٰ کا کلام سیکھنے والے ہوتے ہیں جس نے ان سے دشمنی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی اور جس نے ان سے دوستی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے دوستی کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے حاملین کتاب الٰہی! اللہ تعالیٰ کو

آية من كتاب الله خير له مما تحت اديم السماء وإن في القرآن لسورة تدعى العظيمة عند الله يدعى صاحبها الشريف عند الله تشفع لصاحبها يوم القيامة في اكثر من ربيعة ومضر وهي يس (أبو نصر السجزي في الابانة عن عائشة وقال هذا من احسن الحديث واعز به وليس في اسناده إلا مقبول ثقه الحكيم عن محمد بن علي مرسلا ك في تاريخه عن محمد بن الحنفية عن علي بن ابي طالب موصولا)

کتاب الٰہی کی توقیر کے ساتھ لبیک کہو تو وہ تمہیں مزید محبت سے نوازے گا اور تمہیں اپنی مخلوق کا محبوب بنادے گا۔ قرآن کریم کو غور سے سننے والے سے دنیا کی برائی دور ہٹا دی جاتی ہے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے سے آخرت کی آزمائش دور ہٹا دی جاتی ہے۔
کتاب اللہ کی ایک آیت کو غور سے سننا ایک ڈھیر سونے سے بہتر ہے اور کتاب اللہ سے ایک آیت تلاوت کرنا آسمان کے چمڑے کے نیچے جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے اور قرآن کریم میں ایک ایسی سورت ہے جسے اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیمہ کے نام سے پکارا جاتا ہے یہ اپنے پڑھنے والے کیلئے قیامت کے دن ربیعہ اور مضر قبیلے کی تعداد سے زیادہ لوگوں کے معاملے میں سفارش کرے گی وہ سورت سورۂ یٰس ہے۔ (ابو نصر السجزی فی الابانۃ عن عائشۃ وقال ھذا من احسن الحدیث واعزبہ ولیس فی اسنادہ الامقبول ثقۃ۔ الحکیم عن محمد بن علی مرسلاً۔ ک فی تاریخہ عن محمد بن الحنفیۃ عن علی بن ابی طالب موصولاً)

2360 - القرآن احب إلى الله من السموات والارض ومن فيهن (أبو نعيم عن ابن عمرو)

(۲۳۶۰) قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے ہاں آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں موجود ہے ان سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (ابونعیم عن ابن عمرو)

2361 - تبرك بالقرآن فانه كلام الله (طب وابن قانع عن الحكيم بن عمير)

(۲۳۶۱) قرآن کریم سے برکت حاصل کر کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ (طب وابن قانع عن الحکیم بن عمیر)

2362 - ما يقرب عبد إلى الله بافضل مما خرج منه يعني القرآن (مطين وابن منده عن زيد بن ارطاة عن جبير بن نوفل)

(۲۳۶۲) جو کچھ اللہ تعالیٰ سے نکلا ہے اس سے زیادہ افضل کسی چیز کے ساتھ کسی بندے نے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کیا یعنی قرآن کریم۔ (مطیب وابن مندہ عن زید بن ارطاۃ عن جبیر بن نوفل)

2363 - ما تقرب العباد إلى الله بشيء احب إليه مما خرج منه (ابن السني عن زيد بن ارطاة عن ابي امامة)

(۲۳۶۳) بندوں نے اللہ تعالیٰ کا قرب کسی ایسی چیز کے ساتھ حاصل نہیں کیا جو اس کے ہاں اس سے زیادہ پسندیدہ ہو جو کچھ اس سے نکلا ہے۔ (ابن السنی عن زید بن ارطاۃ عن ابی امامۃ)

2364 - عليكم بالقرآن فانه كلام رب العالمين الذي هو منه واعتبروا بامثاله (أبو

(۲۳۶۴) تم پر قرآن کریم کو پکڑنا لازم ہے کیونکہ یہ رب العالمین کا وہ کلام ہے جو اسی سے نکلا ہے اور اس کی مثالوں سے

عمرو الداني في طبقات القراء عن علي وسنده ضعيف)

عبرت حاصل کرو۔(ابوعمرو الدانی فی طبقات القراء عن علی) ''وسندہ ضعیف''

2365 - عليكم بتعلم القرآن وكثرة تلاوته وكثرة عجائبه تنالون به الدرجات في الجنة (أبو الشيخ وابو نعيم عن علي)

(۲۳۶۵) تم پر قرآن کریم سیکھنا' کثرت سے اس کی تلاوت کرنا اور اس کے عجائبات تلاشنا لازم ہے۔ اس سے تم جنت میں درجات حاصل کرو گے (ابوالشیخ وابونعیم عن علی)

2366 - تعلموا القرآن والتمسوا غرائبه وغرائبه فرائضه وفرائضه حدوده وحدوده حلال وحرام ومحكم ومتشابه وامثال فاحلوا حلاله وحرموا حرامه واعملوا بمحكمه وآمنوا بمتشابهه واعتبروا بامثاله (الديلمي عن ابي هريرة)

(۲۳۶۶) قرآن کریم سیکھو اور اس کے غرائب وعجائب تلاش کرو۔ اس کے غرائب اس کے فرائض ہیں۔ اس کے فرائض اس کی حدود ہیں اور اس کی حدود حلال' حرام' محکم' متشابہ اور امثال ہیں چنانچہ اس کے حلال کردہ کو حلال گردانو' حرام کردہ کو حرام جانو' محکم آیات پر عمل کرو' متشابہات پر ایمان لاؤ اور امثال سے عبرت حاصل کرو۔(الدیلمی عن ابی ھریرۃ)

2367 - نزل القرآن على امر ونهي وحلال وحرام ومحكم ومتشابه وامثال فاحلوا حلاله وحرموا حرامه وافعلوا ما امرتم به وانتهوا عما نهيتم عنه واعملوا بمحكمه وآمنوا بمتشابهه وقولوا آمنا به كل من عند ربنا (الديلمي عن ابي سعيد)

(۲۳۶۷) قرآن کریم امر' نہی' حلال' حرام' محکم' متشابہ اور امثال کی صورت میں نازل ہوا چنانچہ اس کے حلال کردہ کو حلال گردانو' حرام کردہ کو حرام جانو' جس بات کا تمہیں حکم دیا گیا ہے وہ سرانجام دو' جس سے روکا گیا ہے اس سے باز آؤ' محکمات پر عمل کرو' متشابہات پر ایمان لاؤ اور یہ کہو کہ ہم ہر اس پر ایمان لائے جو ہمارے رب تعالیٰ کی جانب سے ہے۔(الدیلمی عن ابی سعید)

2368 - نزل الكتاب الاول من باب واحد على حرف واحد ونزل القرآن من سبعة ابواب على سبعة احرف زاجرا وآمرا وحلالا وحراما ومحكما ومتشابها وامثالا فاحلوا حلاله وحرموا حرامه فافعلوا ما امرتم به وانتهوا عما نهيتم عنه واعتبروا بامثاله واعملوا بمحكمه وآمنوا بمتشابهه وقولوا آمنا به كل من عند ربنا (ك عن ابن مسعود)

(۲۳۶۸) کتاب اول ایک ہی دروازے سے ایک ہی لغت کے مطابق نازل ہوئی۔ حلال وحرام' محکم ومتشابہ اور امثال کی صورت میں۔ چنانچہ اس کے حلال کردہ کو حلال گردانو' حرام کردہ کو حرام جانو' جس بات کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اسے سرانجام دو' جس سے روکا گیا ہے اس سے باز آؤ' امثال سے عبرت حاصل کرو' محکمات پر عمل کرو' متشابہات پر ایمان لاؤ اور کہو کہ ہم ہر اس پر ایمان لائے جو ہمارے رب تعالیٰ کی جانب سے ہے۔(ک عن ابن مسعود)

2369 - تعلموا القرآن وعلموه الناس وتعلموا الفرائض وعلموها الناس فاني امرؤ

(۲۳۶۹) خود بھی قرآن کریم سیکھو اور دوسرے لوگوں کو بھی سکھاؤ' خود بھی فرائض سیکھو اور دوسرے لوگوں کو بھی سکھاؤ کیونکہ میں بھی

مقبوض وإن العلم سيقبض وتظهر الفتن حتى يختلف الاثنان فى الفريضة لا يجدان من يقضى بها (ك ق عن ابن مسعود)

وصال فرمانے والا بندہ ہوں اور علم بھی عنقریب اٹھالیا جائیگا اور فتنے ظاہر ہوں گے حتیٰ کہ دو آدمی ایک فرض میں اختلاف کریں گے وہ کوئی ایسا آدمی نہیں پائیں گے جو اس کا فیصلہ کردے۔ (ک ق عن ابن مسعود)

2370 - تعلموا كتاب الله وافشوه وتعاهدوه وتغنوا به فو الذى نفس محمد بيده لهو اشد تفصيا من صدور الرجال من المخاض فى العقل (ش حم ومحمد بن نصر طب حب هب عن عقبة بن عامر)

(۲۳۷۰) کتاب اللہ کا علم حاصل کرو اور اسے پھیلاؤ' اس کی مزاولت رکھو (یعنی پڑھتے سنتے رہو) اور اس کی وجہ سے دوسروں سے بے پرواہ ہو جاؤ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (فداہ امی وابی) کی جان ہے یہ انسانوں کے سینوں سے اس سے بھی زیادہ جلد نکل جاتا ہے جتنا جلد حاملہ اونٹنیاں بندھنوں سے نکل جاتی ہیں۔ (ش حم ومحمد بن نصر طب حب ھب عن عقبۃ بن عامر)

2371 - تعلموا القرآن واقرءوه واقراوا منه ما تيسر فو الذى نفس محمد بيده لهو اشد تفصيا من الابل المعقلة تعلموا أنه من قرأ خمسين آية فى ليلة لم يكتب من الغافلين ومن قرأ بمائة آية فى ليلة كتب من القانتين ومن قرأ بمائتى آية فى ليلة لم يحاجه القرآن تلك الليلة ومن قرأ بخمس مائة آية فى ليلة إلى الف آية اصبح وله قنطار من الجنة (أبو نصر عن انس)

(۲۳۷۱) قرآن کریم سیکھو اور پڑھاؤ اور جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو اس میں سے پڑھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ یہ بندھے ہوئے اونٹ سے زیادہ جلدی (سینوں سے) نکل بھاگتا ہے۔ جان لو کہ جس نے ایک رات میں پچاس آیات پڑھیں وہ غافلین میں نہیں لکھا جائیگا اور جس نے ایک رات میں سو آیات پڑھیں وہ رضامندوں میں لکھا جائیگا جس نے ایک رات میں دوسو آیات پڑھیں اس سے قرآن کریم اس رات نہیں جھگڑے گا اور جس نے ایک رات میں پانچ سو سے لے کر ہزار آیات تک پڑھیں تو وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کیلئے ایک قنطار جنت ہوگی۔ (ابو نصر عن انس)

2372 - ألا من تعلم القرآن وعلمه وعمل بما فيه فانا له سائق إلى الجنة ودليل إلى الجنة (كر عن ابراهيم بن هدبة عن انس)

(۲۳۷۲) جان لو کہ جس نے قرآن سیکھا' سکھایا اور اس میں موجود احکام پر عمل کیا تو میں اسے جنت کی طرف چلاؤں گا اور میں جنت کی طرف اس کا رہنما ہوں گا۔ (کر عن ابراہیم بن ھدبۃ عن انس)

2373 - من تعلم القرآن وعلمه واخذ بما فيه كان له شفيعا ودليلا إلى الجنة (ابن عساكر عن ابى هدبة عن انس)

(۲۳۷۳) جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا اس کے احکامات کو مضبوطی سے تھاما تو یہ اس کیلئے سفارشی اور جنت کی طرف رہنما ہوگا۔ (ابن عساکر عن ابی ھدبۃ عن انس)

2374 - يا على تعلم القرآن وعلمه الناس

(۲۳۷۴) اے علی! قرآن کریم سیکھ اور دوسرے لوگوں کو سکھا

فلك بكل حرف عشر حسنات فان مت مت شهيدا يا علی تعلم القرآن وعلمه الناس فان مت حجت الملائكة إلى قبرك كما تحج الناس إلى بيت الله العتيق (أبو ديم عن علی).

تو تیرے لئے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی۔ اگر تو فوت ہوگیا تو شہید فوت ہوگا۔ اے علی! قرآن سیکھ اور دوسرے لوگوں کو سکھا اگر تو فوت ہوگیا تو فرشتے اس طرح تیری قبر کا قصد کریں گے جیسے لوگ خانہ کعبہ کا (حج کرنے کا) قصد کرتے ہیں۔ (ابونعیم عن علی)

2375 - تعلموا القرآن واتلوه فان الله جازيكم على تلاوته بكل حرف عشر حسنات اما إنی لا اقول آلم حرف (ابن الضريس عن ابن مسعود)

(۲۳۷۵) قرآن کریم سیکھو اور اس کی تلاوت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی تلاوت پر تمہیں ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں جزا دے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے۔ (ابن الضریس عن ابن مسعود)

2376 - تعلموا القرآن واسالوا الله به الجنة قبل أن يتعلمه قوم يسالون به الدنيا فان القرآن يتعلمه ثلاثة نفر رجل يباهی به ورجل يستاكل به ورجل يقرأه لله (ابن نصر هب عن ابی سعيد)

(۲۳۷۶) قرآن کریم سیکھو اور اس کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اس سے پہلے کہ اسے ایسے لوگ سیکھیں جو اس کے وسیلے سے دنیا مانگیں کیونکہ قرآن کریم کو تین طرح کے لوگ سیکھیں گے۔ ایک وہ آدمی جو اس کی وجہ سے فخر ومباہات کرتا ہے دوسرا وہ آدمی جو اسے کھانے کا ذریعہ بناتا ہے اور تیسرا وہ آدمی جو اسے فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے پڑھتا ہے۔ (ابن نصر هب عن ابی سعید)

2377 - من قرأ القرآن فليسال الله به فانه سيأتی اقوام يقرؤون القرآن ويسالون به الناس (ش ط هب ز عن عمران بن حصين)

(۲۳۷۷) جو آدمی قرآن کریم پڑھے تو اسے اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہئے کیونکہ عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو اس کے ذریعہ سے لوگوں سے مانگیں گے۔ (ش ط هب ز عن عمران بن حصین)

2378 - من تعلم القرآن فی شبيبته اختلط بلحمه ودمه ومن تعلمه فی كبره فهو ينفلت منه وهو يعود فيه فله اجره مرتين (ك خ فی تاريخهما والمرهبی فی طلب العلم وابو نعيم هب عب وابن النجار عن ابی هريرة

(۲۳۷۸) جس نے جوانی میں قرآن سیکھا تو یہ اس کے گوشت اور خون میں مل جائے گا اور جس نے اسے بڑھاپے میں سیکھا تو یہ کبھی اس سے چھوٹ جاتا ہے اور کبھی اس میں لوٹ آتا ہے تو اس کیلئے اس کا اجر دو مرتبہ ہوگا۔ (ک خ فی تاریخھما والمرہبی فی طلب العلم وابونعیم هب عب وابن النجار عن ابی ھریرۃ)

2379 - من علم رجلا القرآن فهو مولاه لا يخذله ولا يستاثر عليه (هب عن حماد)

(۲۳۷۹) جس نے کسی آدمی کو قرآن کریم سکھایا وہ (سکھانے والا) اس کا آقا ہوگا۔ نہ ہی وہ (سیکھنے والا) اسے رسوا کرے اور نہ ہی کسی کو اس پر ترجیح دے۔ (هب عن حماد)

2380 - من علم آية من كتاب الله أو كلمة في دين الله حثى الله له من الثواب حثيا وليس شيء افضل من شيء يليه بنفسه (حل عن الاوزاعي مرسلا)

(۲۳۸۰) جس نے کتاب اللہ سے (کسی کو) کوئی آیت سکھائی اور اللہ تعالیٰ کے دین میں سے کوئی بات سکھائی تو اللہ تعالیٰ اسے چلو بھر بھر کر ثواب عطا فرمائے گا اور کوئی چیز اس چیز سے افضل نہیں ہے جو اس کے قریب ہوئی ہے۔ (حل عن الاوزاعی مرسلاً)

2381 - من علم عبدا آية من كتاب الله فهو مولاه لا ينبغي له ان يخذله ولا يستاثر عليه فان هو فعله قصم عروة من عرى الاسلام (عد طب وابن مردويه هب وابن النجار عن ابى امامة)

(۲۳۸۱) جس نے کسی بندے کو کتاب اللہ سے کوئی آیت سکھائی تو وہ اس کا آقا ہوگا۔ اس کیلئے یہ مناسب نہیں کہ اسے رسوا کرے اور نہ ہی اس پر کسی کو ترجیح دے اگر اس نے اس کے ساتھ ایسا کیا تو اس نے اسلام کے کنڈوں میں سے ایک کنڈا توڑ ڈالا۔ (عد طب وابن مردویہ هب وابن النجار عن ابی امامۃ)

2382 - من علم آية من كتاب الله تلقته يوم القيامة تضحك في وجهه ما ياخذ عليها اجرا (ابن النجار عن ابى امامة)

(۲۳۸۲) جس نے کتاب اللہ سے کوئی آیت سکھائی تو وہ قیامت کے دن اسے اس حالت میں ملے گی کہ اس کے سامنے مسکرائے گی جبکہ اس نے اس پر اجرت نہ لی ہو۔ (ابن النجار عن ابی امامۃ)

2383 - من علم ولدا له القرآن قلده الله قلادة يعجب منها الاولون والأخرون يوم القيامة (أبو نعيم عن ابى هريرة)

(۲۳۸۳) جس نے اپنے بچے کو قرآن کریم سکھایا اسے اللہ تعالیٰ ایک ایسا ہار پہنائے گا کہ قیامت کے دن سب اگلے پچھلے اس پر تعجب کریں گے۔ (ابونعیم عن ابی ھریرۃ)

2384 - من قرأ القرآن وتعلمه وعمل به البس يوم القيامة تاجا من نور ضوءه مثل ضوء القمر ويكسى والده حلتان لا تقوم لهما الدنيا فيقولان بما كسينا هذا فيقال باخذ ولدكما القرآن (ك عن عبد الله بن بريده عن ابيه)

(۲۳۸۴) جس نے قرآن کریم پڑھا اور (دوسروں کو) سکھایا اور اس پر عمل کیا اسے قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائیگا کہ اس کی روشنی چاند کی روشنی جیسی ہوگی اور اس کے والدین کو دو منقش حلے پہنائے جائیں گے کہ جن کے سامنے دنیا کی کوئی حیثیت نہ ہوگی تب وہ دونوں کہیں گے کہ یہ ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں تو انہیں کہا جائیگا کہ تمہارے بچے کے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کی وجہ سے۔ (ک عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ)

2385 - إن ملكا موكلا بالقرآن فمن قرأ منه شيئا لم يقومه قومه الملك ورفعه (أبو سعيد السمان فى مشيخته والرافعي عن انس)

(۲۳۸۵) قرآن کریم پر ایک فرشتہ مقرر ہے۔ چنانچہ جو آدمی اس میں سے کوئی چیز پڑھتا ہے تو اس کی ادائیگی درست نہیں کرتا تو وہ فرشتہ اسے درست کرتا ہے اور اوپر اٹھا لے جاتا ہے۔ (ابوسعید السمان فی مشیختہ والرافعی عن انس)

2386 - من قرأ القرآن فاعرب كله كان له بكل حرف اربعون حسنة ومن اعرب بعضه ولحن بعضه كان له بكل حرف عشرون حسنة ومن لم يعرب منه شيئا كان له بكل حرف عشر حسنات (أبو عثمان الصابونى فى الماتين هب عن عمر)

(۲۳۸۶) جس نے سارے کا سارا قرآن کریم (تجوید کے ساتھ) عربی قواعد کے مطابق واضح کر کے پڑھا اس کیلئے ہر حرف کے بدلے چالیس نیکیاں ہوں گی اور جس نے کچھ عربی قواعد کے مطابق پڑھا اور کچھ میں اعرابی غلطیاں کیں تو اس کیلئے ہر حرف کے بدلے بیس نیکیاں ہوں گی اور جس نے اس میں سے کوئی چیز عربی قواعد کے مطابق نہ پڑھی اس کیلئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہوں گی۔ (ابوعثمان الصابونی فی المائتین هب عن عمر)

2387 - من قرأ القرآن فاعرب فى قراء ته كان له بكل حرف منه عشرون ومن قرأ بغير اعراب كان له بكل حرف عشر حسنات (هب عن ابن عمر)

(۲۳۸۷) جس نے قرآن کریم پڑھا تو اپنی قرأت میں عربی قواعد کا لحاظ رکھا اس کیلئے ہر حرف کے بدلے بیس نیکیاں ہوں گی اور جس نے عربی قواعد کا لحاظ رکھے بغیر پڑھا اس کیلئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہوں گی۔ (هب عن ابن عمر)

2388 - من قرأ القرآن باعراب فله اجر شهيد (أبو نعيم عن حذيفة)

(۲۳۸۸) جس نے عربی قواعد کے مطابق قرآن کریم پڑھا اس کیلئے شہید کا اجر ہوگا۔ (ابونعیم عن حذیفۃ)

2389 - من قرأ القرآن فلم يعربه وكل به ملك يكتبه كما انزل وله بكل حرف عشر حسنات فان اعرب بعضه ولم يعرب بعضه وكل به ملكان يكتبان له بكل حرف عشرين حسنة فان اعربه وكل به اربعة املاك يكتبون له بكل حرف سبعين حسنة

(ابن الانبارى فى الوقف عن ابن عمر)

(۲۳۸۹) جس نے قرآن کریم پڑھا تو اسے عربی قواعد کے مطابق نہ پڑھا تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دیا جائیگا جو اسے اسی طرح لکھے گا جیسے وہ نازل کیا گیا تھا اور اس آدمی کیلئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہوں گی اور اگر اس نے کچھ حصہ عربی قواعد کے مطابق اور کچھ بغیر عربی قواعد کے پڑھا تو اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر کر دیئے جائیں گے جو اس کیلئے ہر حرف کے بدلے بیس نیکیاں لکھیں گے اور اگر اس نے عربی قواعد کے مطابق مکمل قرآن پڑھا اس کے ساتھ چار فرشتے مقرر کئے جائیں گے جو اس کیلئے ہر حرف کے بدلے ستر نیکیاں لکھیں گے۔ (ابن الانباری فی الوقف عن ابن عمر)

2390 - من تلا آية من كتاب الله كانت له نورا يوم القيامة ومن استمع الأية من كتاب الله كتبت له حسنة مضاعفة

(هب عن ابى هريرة)

(۲۳۹۰) جس نے کتاب اللہ سے ایک آیت تلاوت کی وہ اس کیلئے قیامت کے دن نور ہوگی اور جس نے کتاب اللہ سے ایک آیت غور سے سنی اس کیلئے دوگنی نیکی لکھی جائیگی۔

(هب عن ابی هریرة)

2391 - من قرأ حرفا من القرآن كتب الله تعالىٰ له به حسنة لا أقول بسم الله ولكن باء وسين وميم ولا اقول آلم ولكن الالف واللام والميم (ت عن عوف بن مالك

(۲۳۹۱) جس نے قرآن کریم سے ایک حرف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بسم اللہ (ایک ہی حرف ہے) بلکہ با سین اور میم (علیحدہ علیحدہ ہیں) اور میں یہ نہیں کہتا کہ الٓم بلکہ الف لام اور میم ہے۔ (ت عن عوف بن مالک)

2392 - من قرأ حرفا من القرآن كتب الله له به حسنة لا أقول آلم ذٰلك الكتاب ولكن الالف واللام والميم والذال واللام والكاف (هب عن عوف بن مالك

(۲۳۹۲) جس نے قرآن کریم سے ایک حرف پڑھا' اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓم ذٰلک الکتاب بلکہ الف' لام' میم' ذال' لام اور کاف ہیں۔ (ھب عن عوف بن مالک)

2393 - من قرأ القرآن كتب الله له بكل حرف عشر حسنات ومن سمع القرآن كتب الله له بكل حرف حسنة وحشر فى جملة من يقرأ ويرقى

(الديلمى عن انس)

(۲۳۹۳) جس نے قرآن کریم پڑھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور جس نے قرآن کریم سنا اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھے گا اور اسے ان لوگوں کے گروہ میں حشر کے میدان میں لے جایا جائیگا جو قرآن کریم پڑھتے جاتے ہیں اور (جنت کے درجات میں) اوپر چڑھتے جاتے ہیں۔ (الدیلمی عن انس)

2394 - والذى نفسى بيده لسماع آية من كتاب الله اعظم اجرا من مثل صبير يتصدق به ولقراءة آية من كتاب الله افضل من كل شىء دون العرش (أبو الشيخ والديملى عن صهيب)

(۲۳۹۴) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! کتاب اللہ سے ایک آیت سننا اس ڈھیر سے عظیم اجر کا حامل ہے جسے صدقہ کیا جائے اور کتاب اللہ سے ایک آیت پڑھنا سوائے عرش الٰہی کے ہر چیز سے زیادہ افضل ہے۔ (ابوالشیخ والدیلمی عن صہیب)

2395 - من قرأ القرآن يقوم به آناء الليل والنهار يحل حلاله ويحرم حرامه حرم الله لحمه ودمه على النار وجعله رفيق السفرة الكرام البررة حتى إذا كان يوم القيامة كان القرآن حجة له

(طص عن ابن عباس)

(۲۳۹۵) جس نے قرآن کریم پڑھا۔ وہ دن رات اس پر عمل کرتا ہے' اس کے حلال کردہ کو حلال گردانتا ہے اور حرام کردہ کو حرام جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا گوشت اور خون دوزخ پر حرام فرما دیتا ہے اور اسے لکھنے والے معزز نیک فرشتوں کا ساتھی بنا دیتا ہے حتیٰ کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو قرآن کریم اس کیلئے حجت (ایسی دلیل جو مانی جائے) ہوگا۔ (طص عن ابن عباس)

2396 - من قرأ القرآن كان حقا على الله أن لا يطعمه النار ما لم يغل به ما لم يا كل به ما لم

(۲۳۹۶) جس نے قرآن کریم پڑھا تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہوگا کہ اس آدمی کو آگ نہ کھائے جبکہ اس آدمی نے قرآن کے ذریعے

يراء به ما لم يدعه إلى غيره (الديلمي عن ابى عتبة الحمصي)

2397- لا تغرنكم هٰذه المصاحف المعلقة إن اللّٰـه تعالٰى لا يعذب قلبا وعى القرآن (الحكيم) عن أبى امامة)

2398 - لا يعذب الله عبدا وعى القرآن (الديلمي عن عقبة بن عامر)

2399 - لو أن القرآن جعل فى اهاب ثم القى فى النار ما احترق (حم عن عقبة بن عامر)

2400 - لو كان القرآن فى اهاب ما احرقته النار (ابن الضريس والحكيم عن عقبة بن عامر)

2401 - لو كان القرآن فى اهاب ما مسته النار (طب عن سهل بن سعد هب عن عقبة بن عامر)

2402 - من قرأ القرآن فى المصحف كتب له الفا حسنة ومن قرأه فى غير المصحف فالف حسنة (عد هب عن اوس الثقفى)

2403 - من ادام النظر فى المصحف متع ببصره ما دام فى الدنيا (أبو الشيخ عن ابن عباس)

2404 - من قرأ القرآن نظرا متع ببصره (ابن النجار عن انس)

2405 - من قرأ مائتى آية فى كل يوم نظرا شفع فى سبعة قبور حول قبره وخفف اللّٰـه العذاب عن والديه وإن كانا مشركين (ابن ابى داود فى المصاحف والديلمي عن ابى الدرداء وفيه اسمٰعيل بن عياش عن يحيى بن سعد)

خیانت نہ کی۔ اس کے ذریعے کھایا نہیں اس کے ذریعے دکھلاوا نہ کرے اور اسے اس کے غیر کی طرف نہ بلائے۔ (الدیلمی عن ابی عتبۃ الحمصی)

(۲۳۹۷) یہ لٹکے ہوئے صحیفے تمہیں کہیں دھوکے میں نہ ڈال دیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس دل کو عذاب نہیں دے گا جس نے قرآن کریم یاد کیا۔ (الحکیم عن ابی امامۃ)

(۲۳۹۸) اللہ تعالیٰ اس بندے کو عذاب نہیں دے گا جس نے قرآن کریم یاد کیا۔ (الدیلمی عن عقبۃ بن عامر)

(۲۳۹۹) اگر قرآن کریم کو کسی چمڑے میں رکھا جائے پھر اسے آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ نہیں جلے گا۔ (حم عن عقبۃ بن عامر)

(۲۴۰۰) اگر قرآن کریم کسی چمڑے میں ہو تو اسے آگ نہیں جلائے گی۔ (ابن الضریس والحکیم عن عقبۃ بن عامر)

(۲۴۰۱) اگر قرآن کریم کسی چمڑے میں ہو تو اسے آگ نہیں چھوئے گی۔ (طب عن سہل بن سعد، ہب عن عقبۃ بن عامر)

(۲۴۰۲) جس نے قرآن کریم مصحف میں (یعنی دیکھ کر) پڑھا اس کیلئے دو ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے مصحف کے علاوہ میں پڑھا اس کیلئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (عد ہب عن اوس الثقفی)

(۲۴۰۳) جس نے مصحف شریف میں دیکھنے پر مداومت کی وہ جب تک دنیا میں رہے گا، اسے اس کی بصارت سے فائدہ دیا جائیگا۔ (ابو الشیخ عن ابن عباس)

(۲۴۰۴) جس نے دیکھ کر قرآن کریم پڑھا اسے اس کی بصارت سے لطف اندوز کیا جائیگا۔ (ابن النجار عن انس)

(۲۴۰۵) جس نے ہر روز دو سو آیات دیکھ کر پڑھیں وہ اپنی قبر کے ارد گرد سات قبر والوں کی شفاعت کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے والدین سے عذاب ہلکا فرمادے گا۔ اگرچہ وہ مشرک بھی ہوں۔ (ابن ابی داؤد فی المصاحف والدیلمی عن ابی الدرداء "وفیہ اسماعیل بن عیاش عن یحیٰ بن سعید")

2406 - من قرأ مائتى آية فقد اكبر (أبو نعيم عن المقدام)

2407 - من قرأ الف آية فى سبيل الله كتب يوم القيامة مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا (طب حم وابن السنى ك ت عن معاذ بن انس)

2408 - من قرأ اربعين آية فى ليلة لم يكتب من الغافلين ومن قرأ مائة آية كتب من القانتين ومن قرأ مائتى آية لم يحاجه القرآن يوم القيامة ومن قرأ خمس مائة آية كتب له قنطار من الاجر (هب عن انس)

2409 - من قرأ ثلاثين آية فى ليلة لم يضره تلك الليلة سبع ضار ولا لص طارق وعوفى فى نفسه واهله وماله حتى يصبح (الديلمى عن ابن عمر)

2410 - من قرأ فى ليلة الٓمٓ تنزيل السجدة واقتربت الساعة وتبارك كن له حرزا من الشيطان وشركه ورفعه الله فى الدرجات يوم القيامة (أبو الشيخ عن عائشة)

2411 - من ختم القرآن عن ظهر قلبه أو نظرا اعطاه الله شجرة فى الجنة (ابن مردويه عن ابن الزبير)

(۲۴۰۶) جس نے دوسو آیات پڑھیں تو اس نے بہت بڑا کام کیا۔ (ابونعیم عن المقدام)

(۲۴۰۷) جس نے راہ خدا میں ہزار آیات پڑھیں، قیامت کے دن اسے نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھ دیا جائیگا اور وہ کتنے ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (طب حم وابن السنی ک ت عن معاذ بن انس)

(۲۴۰۸) جس نے ایک رات میں چالیس آیات پڑھیں، وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائیگا اور جس نے سو آیات پڑھیں اسے اطاعت شعاروں میں لکھا جائیگا جس نے دوسو آیات پڑھیں قیامت کے دن قرآن کریم اس سے نہیں جھگڑے گا اور جس نے پانچ سو آیات پڑھیں اس کیلئے ایک قنطار اجر لکھا جائے۔ (ھب عن انس)

"یاد رہے کہ "قنطار" سے مراد چالیس اوقیہ سونا یا بارہ سو دینار یا ایک ہزار دوسو اوقیہ یا ستر ہزار دینار یا اسی ہزار درہم یا سو رطل سونا چاندی یا ہزار دینار یا بیل کی کھال بھر کر سونا اور چاندی ہے۔ اب جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا اتنا اجر عطا فرمائے گا۔ از مترجم مدنی۔

(۲۴۰۹) جس نے ایک رات میں تیس آیات پڑھیں۔ اس رات اسے نقصان دہ درندے اور رات کو آنے والا چور نقصان نہیں پہنچائے گا اور صبح ہونے تک اسے، اس کے گھر والوں اور اس کے مال ودولت کو عافیت دی جائیگی۔ (الدیلمی عن ابن عمر)

(۲۴۱۰) جس نے ایک رات میں سورۂ الم تنزیل السجدۃ، سورۂ اقتربت الساعۃ اور سورۂ ملک پڑھی تو یہ اس کیلئے شیطان اور اس کے جالوں سے حفاظت کا کام دیں گی اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے درجات میں بلندی عطا فرمائے گا۔ (ابوالشیخ عن عائشۃ)

(۲۴۱۱) جس نے زبانی یا دیکھ کر قرآن کریم ختم کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ایک درخت عطا فرمائے گا۔ (ابن مردویہ عن ابن الزبیر)

2412 - من قرأ القرآن ظاهرا أو ناظرا حتى يختمه غرس الله له به شجرة فى الجنة ولو أن غرابا افرخ في ورقة منها ثم نهض يطير لادركه الهرم قبل أن يقطع تلك الورقة من تلك الشجرة (الرافعى عن حذيفة طب ك وتعقب هب وابن مردويه عن ابن الزبير)

(۲۴۱۲) جس نے زبانی یا دیکھ کر قرآن کریم پڑھا حتیٰ کہ اسے ختم کرلیا تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک ایسا درخت لگائے گا کہ اگر کوا اس کے پتوں میں سے کسی پتے پر بچے نکالے پھر وہ پنکھ نکال کر اڑنے لگے تو اس درخت کا وہ پتا طے کرنے سے پہلے وہ بچہ بوڑھا ہو جائیگا۔ (الرافعی عن حذیفۃ طب ک وتعقب هب وابن مردویہ عن ابن الزبیر)

2413 - من قرأ القرآن فى سبعة كتبه الله من المحسنين و لا تقرؤوا فى اقل من ثلاثة فمن وجد منكم نشاطا فليجعله فى حسن تلاوته (الديلمى عن ابى الدرداء)

(۲۴۱۳) جس نے سات دن میں قرآن کریم پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اسے محسنین میں لکھ دے گا اور تین سے کم دنوں میں قرآن کریم مت پڑھو، جو تم میں سے چستی محسوس کرے تو وہ اسے اپنی تلاوت کے حسن میں سے بنالے۔ (یعنی خوب سنوار کر اور ٹھہر ٹھہر کر الفاظ کی ادائیگی کرے) (الدیلمی عن ابی الدرداء)

2414 - من قرأ القرآن فى سبع فذلك عمل المقربين ومن قرأه فى خمس ذلك عمل الصديقين ومن قرأه فى ثلاث ذلك عمل عباد النبيين وذلك الجهد ولا اراكم تطيقونه إلا أن تصبروا على مكابدة الليل أو يبدأ أحدكم بالسورة وهمه فى آخرها قالوا يا رسول الله وفى اقل من ثلاث قال لا ومن وجد منكم نشاطا فليجعله فى حسن تلاوتها (الحكيم عن مجاهد مرسلا)

(۲۴۱۴) جس نے سات دن میں قرآن کریم پڑھا تو یہ مقربین کا عمل ہے، جس نے پانچ دن میں پڑھا تو یہ صدیقین کا عمل ہے اور جس نے تین دن میں پڑھا تو یہ انتہائی عبادت گزار انبیاء کرام کا عمل ہے اور یہ بہت مشقت طلب کام ہے اور میرا نہیں خیال کہ تم اس کی طاقت رکھتے ہو سوائے اس صورت کے تم رات کی مشقت جھیلنے پر صبر کرو (ڈٹے رہو) یا یہ کہ تم میں سے کوئی ایک سورت شروع کرے اور اس کی فکر اس سورت کے آخر میں ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تین سے کم دنوں میں پڑھنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو فرمایا کہ تین سے کم میں مت پڑھو اور جو تم میں سے چستی محسوس کرے تو وہ اسے قرآن کریم کی تلاوت کے حسن میں سے بنالے۔ (الحکیم عن مجاہد مرسلا)

2415 - من قرأ القرآن وعمل بما فيه ومات مع الجماعة بعثه الله يوم القيامة مع السفرة (أبو نصر السجزى فى الابانة وقال حسن غريب عن معاذ)

(۲۴۱۵) جس نے قرآن کریم پڑھا اس میں موجود احکام پر عمل کیا اور اسے جماعت مسلمین کے ساتھ موت آئی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے کاتب فرشتوں کے ساتھ اٹھائے گا۔ (ابو نصر السجزی فی الابانۃ وقال حسن غریب عن معاذ)

2416 - من قرأ القرآن وعمل بما فيه ومات مع الجماعة بعثه الله يوم القيامة مع السفرة والحكام ومن قرأ القرآن وهو ينفلت منه لا يدعه فله اجره مرتين ومن كان حريصا عليه ولا يستطيعه و لا يدعه بعثه الله يوم القيامة مع اشراف اهله وفضلوا على الخلائق كما فضلت النسور على سائر الطيور و كما فضلت عين في مرج على ما حولها ثم ينادي مناد أين الذين كانوا لا تلهيهم رعية الانعام عن تلاوة كتابي فيقومون فيلبس احدهم تاج الكرامة ويعطى النور بيمينه والخلد بشماله فان كان ابواه مسلمين كسيا حلة خيرا من الدنيا وما فيها فيقولان : انى هذه لنا فيقال بما كان ولدكما يقرأ القرآن

(ابن زنجويه طب هب عن معاذ)

(۲۴۱۶) جس نے قرآن کریم پڑھا اس میں موجود احکام پر عمل کیا اور اسے جماعت مسلمین کے ساتھ موت آئی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے کاتب اور حکام فرشتوں کے ساتھ اٹھائے گا جس نے قرآن کریم اس حالت میں پڑھا کہ قرآن کریم تو اس سے چھوٹتا جاتا ہے مگر یہ اسے نہیں چھوڑتا تو اس کیلئے اس کا اجر دو مرتبہ ہوگا اور جو آدمی اسے پڑھنے پر حریص ہو مگر اس کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی اسے چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے معزز گھر والوں کے ساتھ (یا معزز اہل قرآن کے ساتھ) اٹھائے گا اور ان سب کو دیگر مخلوقات پر ایسے ہی فضیلت دی جائیگی جیسے عقاب کو دیگر تمام پرندوں پر اور جیسے چراگاہ میں موجود ایک چشمے کو اردگرد کی زمین پر فضیلت دی جاتی ہے۔ پھر ایک منادی ندا دے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں کہ جنہیں جانوروں کی نگہبانی میری کتاب کی تلاوت سے غافل نہیں کرتی تھی تب وہ کھڑے ہو جائیں گے تو ان میں سے ہر ایک کو کرامت وعزت کا تاج پہنایا جائیگا اور اسے دائیں ہاتھ میں نور اور بائیں ہاتھ میں جنت خلد عطا کی جائیگی اور اگر اس کے والدین مسلمان ہوئے تو انہیں دنیا و مافیہا سے بہتر حلہ پہنایا جائیگا تو وہ دونوں کہیں گے کہ یہ ہمیں کیوں پہنایا گیا ہے؟ تو انہیں جواب دیا جائیگا کہ اس وجہ سے کہ جو تمہارا بچہ قرآن کریم پڑھا کرتا تھا۔ (ابن زنجویہ طب ھب عن معاذ)

2417 - من قرأ القرآن فقام به آناء الليل والنهار يحل حلاله ويحرم حرامه خلطه الله بلحمه ودمه وجعله رفيق السفرة الكرام البررة، وإذا كان يوم القيامة كان القرآن له حجيجا فقال : يا رب كل عامل يعمل فى الدنيا ياخذ بعمله من الدنيا إلا فلان كان يقوم بى آناء الليل والنهار فيحل حلالى ويحرم حرامى يا رب فاعطه فيتوجه الله بتاج الملك ، ويكسوه من

(۲۴۱۷) جس نے قرآن کریم پڑھا تو دن رات اس پر عمل کیا' اس کے حلال کردہ کو حلال گردانا اور حرام کردہ کو حرام جانا تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو اس کے گوشت اور خون میں شامل فرمادے گا اور اسے کاتب معزز نیک فرشتوں کا ساتھی بنادے گا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو قرآن کریم اس کیلئے حجت بازی کرے گا۔ تب عرض کرے گا کہ اے رب ذوالجلال! ہر کام کرنے والا جو کہ دنیا میں کوئی کام کرتا ہے وہ اپنے عمل کا بدلہ دنیا میں حاصل کر لیتا ہے سوائے فلاں آدمی کے۔ وہ دن رات مجھ پر عمل کیا کرتا تھا چنانچہ میرے حلال کردہ

حلل الكرامة ثم يقول : هل رضيت فيقول : يا رب ارغب له في افضل من هذا فيعطيه الله عزوجل الملك بيمينه والخلد بشماله ثم يقال له هل رضيت فيقول نعم يا رب ومن اخذه بعد ما يدخل في السن فاخذه وهو ينفلت منه اعطاه الله اجره مرتين

(هب عن ابی هريرة)

کو حلال گردانتا تھا اور میرے حرام کردہ کو حرام جانتا تھا۔ اے رب ذوالجلال! اسے عطا فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے بادشاہت کا تاج پہنائے گا اور کرامت وعزت کے حلے پہنائے گا پھر ارشاد فرمائے گا کہ (اے قرآن) کیا تو راضی ہے؟ وہ عرض کرے گا۔ اے رب ذوالجلال! میں اس آدمی کیلئے اس سے زیادہ افضل چیز کی رغبت رکھتا ہوں۔ تب اللہ تعالیٰ اس آدمی کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں جنت خلد عطا فرمائے گا۔ پھر اسے کہا جائے گا کہ کیا راضی ہے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں! اے رب ذوالجلال! اور جس آدمی نے بڑھاپے میں اس طرح قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی کہ وہ تو اسے پکڑتا تھا جبکہ یہ اس سے چھوٹتا جاتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر دو مرتبہ عطا فرمائے گا۔ (هب عن ابی هريرة)

2418 - ما من رجل علم ولده القرآن إلا توج أبواه يوم القيامة بتاج الملك وكسيا حلتين لم ير الناس مثلهما (ابن عساكر عن ابان بن ابی عياش الشنی عن رجاء بن حيوة عن معاذ بن جبل وقال هذا الحديث منكر وابان ضعيف ورجاء لم يلق معاذ بن جبل)

(۲۴۱۸) جس آدمی نے بھی اپنے بچے کو قرآن کریم سکھایا تو اس (بچے) کے والدین کو قیامت کے دن بادشاہت کا تاج پہنایا جائیگا اور انہیں دو ایسے حلے پہنائے جائیں گے کہ لوگوں نے ان جیسے حلے نہیں دیکھے ہوں گے۔ (ابن عساکر عن ابان بن ابی عیاش الشنی عن رجاء ابن حیوۃ عن معاذ بن جبل" وقال: ھذا الحدیث منکر و ابان ضعیف ورجاء لم یلق معاذ بن جبل)

2419 - نعم الشفيع القرآن لصاحبه يوم القيامة يقول يا رب اكرمه فيلبس تاج الكرامة ثم يقول يا رب زده فيكسى كسوة الكرامة ثم يقول يا رب زده ارض عنه فليس بعد رضى الله شیء

(أبو نعيم عن ابی هريرة ش عنه موقوفا)

(۲۴۱۹) قرآن کریم قیامت کے دن صاحب قرآن کیلئے کتنا ہی اچھا سفارش کنندہ ہوگا۔ عرض کرے گا کہ اے رب ذوالجلال! اس کی تکریم فرما تو اس (آدمی) کو عزت کا تاج پہنایا جائیگا۔ پھر عرض کرے گا۔ اے رب ذوالجلال! اسے مزید عطا فرما تو اسے عزت کا لباس پہنایا جائیگا۔ وہ پھر عرض کرے گا کہ اے رب ذوالجلال! اسے مزید عطا فرما' اس سے راضی ہو جا تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے بعد کوئی چیز نہ ہوگی (جس کی طلب کی جائے) (ابونعیم عن ابی ھریرۃ "ش عنہ موقوفا)

2420 - يجئ صاحب القرآن يوم القيامة

(۲۴۲۰) قیامت کے دن صاحب قرآن حاضر ہوگا تو قرآن

فيقول القرآن يا رب حله فيلبسه تاج الكرامة ثم يقول يا رب زده ارض عنه فيرضى عنه ويقال له اقرأ ويزاد بكل آية حسنة

(حب عن ابی هريرة)

کریم عرض کرے گا کہ اے رب ذوالجلال! اسے حلہ پہنا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت کا تاج پہنائے گا۔ پھر عرض کرے گا کہ اے رب ذوالجلال! اسے مزید عطا فرما۔ اس سے راضی ہو جا تو اس سے راضی ہوا جائیگا اور کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے میں ایک نیکی مزید عطا کی جائیگی۔ (حب عن ابی ھریرۃ)

2421 - إن عدد درج الجنة عدد آى القرآن فمن دخل الجنة ممن قرأ القرآن لم يكن فوقه احد (ابن مردويه عن عائشة)

(۲۴۲۱) جنت کے درجات کی تعداد قرآن کریم کی آیات کی تعداد جتنی ہے تو قرآن کریم پڑھنے والوں میں سے جو آدمی جنت میں داخل ہوا اس سے اوپر کوئی بھی نہیں ہوگا۔ (ابن مردویہ عن عائشۃ)

2422 - درج الجنة على قدر آى القرآن بكل آية درجة فتلك ستة الاف ومائتا آية وستة عشر آية بين كل درجتين مقدار ما بين السماء والارض فينتهي به إلى اعلى عليين لها سبعون الف ركن وهي ياقوتة تضئ مسيرة ايام وليالى (الديلمى عن ابن عباس)

(۲۴۲۲) جنت کے درجات قرآن کریم کی آیات جتنے ہیں۔ ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ ہے چنانچہ وہ چھ ہزار دو سو سولہ آیات ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ اعلیٰ علیین تک اس کی انتہا ہوتی ہے۔ اس کے ستر ہزار ستون ہیں جو ایسے یاقوت کے ہیں کہ جو کئی دن اور رات کی مسافت سے روشن ہوتے ہیں۔ (الدیلمی عن ابن عباس)

2423 - القرآن الف الف حرف وسبعة وعشرون الف حرف فمن قرأه صابرا محتسبا فله بكل حرف زوجة من الحور العين (طس وابن مردويه وابو نصر السجزى فى الابانة عن عمر قال أبو نصر غريب الاسناد والمتن وفيه زيادة على ما بين اللوحين ويمكن حمله على ما نسخ منه تلاوة مع المثبت بين اللوحين اليوم)

(۲۴۲۳) قرآن کریم کے دس لاکھ ستائیس ہزار حروف ہیں تو جس آدمی نے اسے ثابت قدمی سے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے پڑھا تو اسے ہر حرف کے بدلے موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے ایک بیوی عطا کی جائیگی۔ (طس وابن مردویہ وابونصر السجزی فی الابانۃ عن عمر۔ ''قال ابونصر۔ غریب الاسناد والمتن وفیہ زیادۃ علی ما بین اللوحین''۔ یعنی جتنے حروف قرآن کریم میں آج کل موجود ہیں اس حدیث مبارکہ میں اس سے زیادہ بیان کئے گئے ہیں البتہ اسے ان حروف پر کہ جن کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے اور ان پر کہ جو آج قرآن کریم میں موجود ہیں دونوں پر محمول کیا جا سکتا ہے۔

2424 - من قرأ القرآن فى صلاة قائما كان له بكل حرف مائة حسنة ومن قرأه قاعدا كان له بكل حرف خمسون حسنة ومن قرأه فى غير

(۲۴۲۴) جس نے نماز میں کھڑا ہو کر قرآن کریم پڑھا اس کیلئے ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں ہوں گی، جس نے بیٹھ کر پڑھا اس کیلئے ہر حرف کے بدلے پچاس نیکیاں ہوں گی جس نے نماز کے

صلاة كان له بكل حرف عشر حسنات ومن استمع إلى كتاب الله كان له بكل حرف حسنة (الديلمي عن انس)

علاوہ میں قرآن کریم پڑھا اس کیلئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہوں گی اور جس نے کتاب اللہ کو غور سے سنا اس کیلئے ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ہوگی۔ (الدیلمی عن انس)

2425 - قرآن فى صلاة خير من قرآن فى غير صلاة وقرآن فى غير صلاة خير مما سواه من الذكر والذكر خير من الصدقة والصدقة خير من الصيام والصيام جنة حصينة من النار ولا قول إلا بعمل ولا قول ولا عمل إلا بنية ولا قول ولا عمل ولا نية إلا باتباع السنة (أبو نصر السجزى فى الابانة عن ابى هريرة وقال غريب المتن والاسناد)

(۲۴۲۵) نماز میں قرآن کریم پڑھنا غیر نماز میں قرآن کریم پڑھنے سے بہتر ہے۔ غیر نماز میں قرآن کریم پڑھنا اس کے علاوہ ہر قسم کے ذکر سے بہتر ہے۔ ذکر صدقہ سے بہتر ہے۔ صدقہ روزے سے بہتر ہے اور روزہ دوزخ سے بچانے والی مضبوط ڈھال ہے۔ کوئی قول بغیر عمل کے، کوئی قول اور عمل بغیر نیت کے اور کوئی قول، عمل اور نیت بغیر اتباع سنت کے قابل قبول نہیں۔ (ابونصر السجزی فی الابانة عن ابی ھریرة وقال: غریب المتن والاسناد)

2426 - من استمع حرفا من كتاب الله ظاهرا كتبت له عشر حسنات ومحيت عنه عشر سيئات ورفعت له عشر درجات ومن قرأ حرفا من كتاب الله فى صلاة قاعدا كتبت له خمسون حسنة ومحيت عنه خمسون سيئة ورفعت له خمسون درجة ومن قرأ حرفا من كتاب الله قائما كتبت له مائة حسنة ومحيت عنه مائة سيئة ورفعت له مائة درجة ومن قرأ فختمه كتب الله عنده دعوة مستجابة أو مؤخرة (عد هب عن ابن عباس)

(۲۴۲۶) جس نے کتاب اللہ سے زبانی ایک حرف غور سے سنا اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ دس برائیاں مٹائی جائیں گی اور دس درجات بلند کئے جائیں گے جس نے نماز میں بیٹھ کر کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھا اس کیلئے پچاس نیکیاں لکھی جائیں گی، پچاس برائیاں مٹادی جائیں گی اور پچاس درجات بلند کئے جائیں گے، جس نے کھڑے ہو کر کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھا اس کیلئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو برائیاں مٹائی جائیں گی اور سو درجات بلند کئے جائیں گے اور جس نے قرآن کریم پڑھا چنانچہ اسے ختم کرلیا تو اللہ تعالیٰ اسی وقت اس کیلئے ایک قبولیت یافتہ یا موخر شدہ دعا لکھ دے گا۔ (عدھب عن ابن عباس)

2427 - من شهد فاتحة الكتاب حين يستفتح كان كمن شهد فتحا فى سبيل الله ومن شهد خاتمته حين يختمه كان كمن شهد الغنائم حين تقسم (محمد بن نصر وابن الضريس عن ابى قلابة مرسلا)

(۲۴۲۷) جو آدمی کتاب اللہ کی ابتداء کے وقت حاضر ہوا کہ جب اس کی ابتداء کی جائے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے وہ راہ خدا میں فتح کے وقت حاضر ہوا اور جو ختم قرآن کے وقت حاضر ہوا کہ جب اسے ختم کیا جائے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے وہ مال غنیمت کی تقسیم کے وقت حاضر ہوا۔ (محمد بن نصر وابن الضریس عن ابی قلابة مرسلاً)

2428 - من شهد فتح القرآن فكأنما شهد

(۲۴۲۸) جو آدمی ابتداء قرآن کے وقت حاضر ہوا تو گویا وہ

فتوح المسلمين حين تفتح ومن شهد ختم القرآن فكأنما شهد الغنائم حين تقسم (أبو الشيخ والديلمي من طريقين عن ابن مسعود)

مسلمانوں کی فتح کے وقت حاضر ہوا کہ جب فتح حاصل کی گئی اور جو ختم قرآن کے وقت حاضر ہوا تو گویا وہ مال غنیمت کی تقسیم کے وقت حاضر ہوا۔ (ابوالشیخ، والدیلمی من طریقین عن ابن مسعود)

2429 - اقرأ فانها السكينة تنزلت للقرآن (حم خ م عن البراء) قال قرأ رجل الكهف وفي الدار دابة فجعلت تنفر فإذا ضبابة غشيته فذكره للنبي صلى الله عليه وسلم قال فذكره)

(۲۴۲۹) اسے پڑھ کیونکہ یہ وہ اطمینان ہے جو قرآن کریم کیلئے اترا ہے۔ (حم خ م عن البراء) فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سورۂ کہف پڑھی۔ گھر میں ایک چوپایہ تھا تو وہ بدکنے لگا۔ اچانک اس آدمی کو ایک دھند نے ڈھانپ لیا تو اس آدمی نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو ارشاد فرمایا۔

2430 - اقرأ يا اسيد فان الملائكة لم تزل يستمعون صوتك فلو قرأت اصبحت ظلة بين السماء والارض يتراها الناس فيها الملائكة (طب عن محمود بن لبيد عن اسيد بن حضير) إنه قرأ ليلة وفرسه مربوطة فادار الفرس في رباطه فانصرف فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذكره)

(۲۴۳۰) اے اسید! پڑھتا رہ کیونکہ فرشتے تیری آواز سنتے رہیں گے۔ اگر تو پڑھتا رہتا تو صبح کے وقت لوگ زمین و آسمان کے درمیان ایک سائبان دیکھتے کہ اس میں فرشتے ہیں۔ (طب عن محمود بن لبید عن اسید بن حضیر) کہ ایک رات وہ قرآن کریم پڑھ رہے تھے اور ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا تو وہ گھوڑا اپنے اصطبل میں چکر لگانے لگا۔ انہوں نے پلٹ کر اس بات کا ذکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو ارشاد فرمایا۔

2431 - اقرأ يا اسيد فان ذلك ملك استمع القرآن (عب في المصنف طب عن ابي سلمة قال بينا اسيد بن حضير يصلي بالليل قال إذ غشيتني مثل السحابة فيها مثل المصابيح فانصرفت فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم حين اصبحت قال فذكره)

(۲۴۳۱) اے اسید! پڑھتا رہ کیونکہ وہ ایک فرشتہ ہے جس نے قرآن کریم سنا تھا۔ (عب فی المصنف طب عن ابی سلمۃ) فرماتے ہیں کہ جبکہ حضرت اسید بن حضیر نماز تہجد ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اچانک مجھے ایک بادل جیسی چیز نے ڈھانپ لیا اس میں چراغوں جیسی چیزیں تھیں۔ چنانچہ صبح کے وقت میں نے پلٹ کر اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو ارشاد فرمایا۔

2432 - ما من قوم يجتمعون على كتاب الله عزوجل يتعاطونه بينهم إلا كانوا اضيافا لله وإلا حفتهم الملائكة حتى يقوموا أو يخوضوا في حديث غيره وما من عبد يخرج في طلب علم مخافة أن يموت أو في انتساخه مخافة أن

(۲۴۳۲) جو لوگ بھی کتاب اللہ پر اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ وہ آپس میں اس پر ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوں گے اور انہیں فرشتے تب تک گھیرے رہیں گے جب تک کہ وہ کھڑے نہ ہو جائیں یا کسی اور بات میں غور و فکر نہ کرنے لگیں اور جو بندہ بھی حصول علم کیلئے نکلتا ہے اس خدشے کے

يدرس إلا كان كالغادى الرائح فى سبيل الله عزوجل ومن يبطئ به عمله لا يسرع به نسبه (طب عن ابى الرزين)

پیش نظر کہ کہیں اسے موت نہ آجائے یا علم کو حرف بحرف نقل کرنے کیلئے نکلتا ہے۔ اس خدشے کے پیش نظر کہ کہیں اسے مٹا نہ دیا جائے تو وہ صبح وشام راہ خدا (جہاد) میں آنے جانے والے کی مانند ہے اور جس آدمی کا عمل اسے سست کر دے اس کا خاندان اسے تیز نہیں کر سکتا۔ (یعنی قیامت کے دن جس کا عمل اسے پیچھے ڈال دے گا اس کا خاندان اس کے کسی کام نہیں آئے گا) (طب عن ابی الرزین)

2433 - ما جلس قوم فى مسجد من مساجد الله يتلون كتاب الله ويتدارسون بينهم إلا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة وذكرهم الله فيمن عنده ومن ابطأ به عمله لم يسرع به نسبه (عب عن ابى هريرة)

(۲۴۳۳) جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں سے کسی مسجد میں بیٹھ کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں مل کر پڑھتے ہیں تو ان پر اطمینان نازل ہوتا ہے۔ انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے قریب والوں میں کرتا ہے اور جس آدمی کا عمل اسے پیچھے ڈال دے اس کا خاندان اسے آگے نہیں لے جائیگا۔ (عب عن ابی ہریرۃ)

2434 - البيت إذا قرئ فيه القرآن حضرته الملائكة وتنكبت عنه الشياطين واتسع على اهله وكثر خيره وقل شره وان البيت إذا لم يقرأ فيه حضرته الشياطين وتنكبت عنه الملائكة وضاق على اهله وقل خيره وكثر شره (محمد بن نصر عن انس ش ومحمد بن نصر عن ابى هريرة موقوفا)

(۲۴۳۴) گھر میں جب قرآن کریم پڑھا جاتا ہے تو اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ شیطان اس سے دور چلے جاتے ہیں۔ اس گھر والوں کو کشادگی عطا کی جاتی ہے۔ ان کی اچھائیاں زیادہ ہو جاتی ہیں اور برائیاں کم ہو جاتی ہیں اور وہ گھر کہ جس میں قرآن کریم نہیں پڑھا جاتا اس میں شیطان حاضر ہوتے ہیں۔ فرشتے اس سے دور چلے جاتے ہیں، اس گھر والوں پر تنگی مسلط ہوتی ہے، اس کی اچھائیاں کم ہو جاتی ہیں اور برائیاں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ (محمد بن نصر عن انس، ش ومحمد بن نصر عن ابی ہریرۃ موقوفاً)

2435 - قال يحيى بن زكريا يا بنى اسرائيل ان الله تعالىٰ يامركم أن تقرؤوا الكتاب ومثل ذلك كمثل قوم فى حصنهم سار إليهم عدوهم وقد تبدو له فى كل ناحية من نواحى الحصن قوم فليس يأتيهم عدوهم من ناحية إلا وجد من يردهم من حصنهم وكذلك من يقرأ

(۲۴۳۵) حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے کہ تم کتاب اللہ پڑھو اور اس کی مثال ایسے ہے جیسے کہ ایک قوم اپنے قلعے میں ہو۔ ان کا دشمن ان کی طرف چلا تو اس قلعے کے گرد ونواح سے ہر جانب سے اس کے سامنے ایک قوم ظاہر ہوئی۔ ان کا دشمن جس طرف سے بھی آتا ہے اس طرف ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں جو انہیں (دشمن کو) ان کے

القرآن لا يزال في حرز وحصن (ق عن علي)

قلعے سے دور ہٹادیں۔ اسی طرح ہی وہ آدمی ہے کہ جو قرآن کریم پڑھتا ہے وہ ہمیشہ محفوظ مقام اور قلعے میں رہتا ہے۔ (ق عن علی)

2436 - يا معاذ إن أردت عيش السعداء وميتة الشهداء والنجاة يوم الحشر والامن يوم الخوف والنور يوم الظلمات والظل يوم الحرور والرى يوم العطش والوزن يوم الخفة والهدى يوم الضلالة فادرس القرآن فانه ذكر الرحمٰن وحرز من الشيطان ورجحان في الميزان (الديلمي عن غضيف بن الحارث)

(۲۴۳۶) اے معاذ! اگر تو خوش بختوں کی زندگی، شہیدوں کی سی موت، حشر والے دن کو نجات، خوف والے دن کو بے خوفی، تاریکیوں والے دن نور، گرمی والے دن سایہ، پیاس والے دن سیرابی، نیکیوں سے ہلکے ہونیوالے دن وزن اور گمراہی والے دن ہدایت چاہتا ہے تو قرآن کریم پڑھ کیونکہ یہ رب رحمٰن کا ذکر، شیطان سے بچاؤ اور میزان عمل میں بھاری پن کا باعث ہے۔ (الدیلمی عن غضیف بن الحارث)

2437 - يقول الله تبارك وتعالىٰ من شغله قراء ة القرآن عن دعائي ومسألتي اعطيته افضل ثواب الشاكرين (ابن الانباري في الوقف وابو عمر والداني في طبقات القراء عن ابي سعيد)

(۲۴۳۷) اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ جسے قرآن کریم کی تلاوت نے مجھ سے دعا مانگنے اور مجھ سے سوال کرنے سے غافل رکھا تو میں اسے شکر گزار بندوں کے ثواب سے افضل ثواب عطا کروں گا۔ (ابن الانباری فی الوقف وابوعمر والدانی فی طبقات القراء عن ابی سعید)

2438 - إن هٰذه القلوب تصدأ كما يصدأ الحديد قيل يا رسول الله فما جلاؤها قال تلاوة القرآن (محمد بن نصر والخرائطي في اعتلال القلوب حل هب والخطيب عن ابن عمر)

(۲۴۳۸) جیسے لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے ویسے ہی یہ دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تب ان کی پالش کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: تلاوت قرآن کریم (محمد بن نصر والخرائطی فی اعتلال القلوب حل ھب والخطیب عن ابن عمر)

2439 - ستنهاه قراء ته (ص عن جابر) قال قيل يا رسول الله ان فلانا يقرأ بالليل كله فإذا اصبح سرق قال فذكره)

(۲۴۳۹) عنقریب اس کی تلاوت اسے روک لے گی۔ (ص عن جابر) فرماتے ہیں کہ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں آدمی ساری رات تلاوت کرتا رہتا ہے پھر جب صبح ہوتی ہے تو چوری کرتا ہے۔ تو ارشاد فرمایا۔

2440 - من قرأ القرآن وعرف تأويله ومعانيه ولم يعمل به تبوّأ مضجعه من النار (أبو نعيم عن انس)

(۲۴۴۰) جو آدمی قرآن کریم پڑھے اور اس کی تاویل اور اس کے معانی جان لے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس نے جہنم کو اپنا ٹھکانہ بنایا۔ (ابونعیم عن انس)

2441 - يمثل القرآن يوم القيامة رجلا فيؤتى بالرجل قد حمله فما نفذ امره فيتمثل له

(۲۴۴۱) قیامت کے دن قرآن کریم ایک آدمی کی شکل میں آئیگا تو ایک آدمی کو لایا جائیگا جو کہ حامل قرآن ہوگا تو اس نے اس کے

خصما فيقول : يا رب حملته اياى فبئس حاملى تعدى حدودى وضيع فرائضى وركب معصيتى وترك طاعتى فما يزال يقذف عليه بالحجج حتى يقال فشانك به فيأخذه بيده فما يرسله حتى يكبه على منخره فى النار ويؤتى بالرجل الصالح قد كان حمله وحفظ امره فيتمثل له خصما دونه فيقول يا رب حملته اياى فحفظ حدودى وعمل بفرائضى واجتنب معصيتى واتبع طاعتى فما يزال يقذف له بالحجج حتى يقال له شأنك به فيأخذ بيده فما يرسله حتى يلبسه حلة الاستبرق ويعقد عليه تاج الملك ويسقيه كأس الخمر

(ش وابن الضريس عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده)

2442 - من قرأ عند أمير كتاب الله لعنه الله بكل حرف قرأ عنده لعنة ولعن عشر لعنات ويحاجه القرآن يوم القيامة فينادى هنالك ثبورا فهو ممن يقال له لا تدعوا اليوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا كثيرا الأية

(الديلمى عن ابى الدرداء وفيه عمرو بن بكر السكسكى ع عن ابن عمر)

2443 - لا حسد إلا على اثنتين رجل

امر پر عمل نہیں کیا ہوگا تو قرآن کریم اس کا مدمقابل بن کر اس کے سامنے آئیگا اور کہے گا کہ اے رب ذوالجلال! اس نے مجھے اٹھایا تو یہ مجھے اٹھانے والا کتنا ہی برا ہے۔ اس نے میری حدود سے تجاوز کیا' میرے فرائض کو ضائع کیا' میری نافرمانی پر سوار ہوا اور میری اطاعت کو ترک کیا۔ اسی طرح قرآن کریم اس آدمی کے خلاف دلائل دیتا رہے گا۔ حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ تو ہی جو کرنا چاہتا ہے اسے کر لے تب قرآن کریم اس کا ہاتھ پکڑ لے گا پھر اسے نہیں چھوڑے گا۔ حتیٰ کہ اسے ناک کے بل دوزخ میں گرادے گا۔ پھر ایک اور آدمی کو لایا جائیگا کہ جو حامل قرآن ہوگا اور اس نے اس کے احکامات کی حفاظت کی ہوگی تو قرآن کریم اس کے سامنے مدمقابل بن کر آئیگا اور کہے گا کہ اے رب ذوالجلال! اس نے مجھے اٹھایا تو میری حدود کی حفاظت کی' میرے فرائض پر عمل کیا' میری نافرمانی سے اجتناب کیا اور میری اطاعت کی پھر وہ لگاتار اس کے حق میں دلائل دیتا رہے گا حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ یہ آدمی تیرے ہی سپرد ہے جو چاہے کر۔ تب قرآن کریم اس کا ہاتھ پکڑے گا۔ پھر اسے نہیں چھوڑے گا حتیٰ کہ اسے استبرق کا حلہ پہنائے گا' بادشاہت کا تاج اسے پہنائے گا اور شراب طہور کا پیالہ پلائے گا۔ (ش وابن الضریس عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)

(۲۴۴۲) جس نے کسی حاکم کے پاس (اس کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے) کتاب اللہ پڑھی اللہ تعالیٰ اس پر ہر حرف جو اس کے پاس پڑھا اس کے بدلے میں ایک لعنت بھیجے گا اور مزید دس لعنتیں بھیجے گا اور قیامت کے دن قرآن کریم اس سے جھگڑے گا پھر ندا دی جائیگی کہ وہاں ہے ہلاکت۔ تو وہ ان میں سے ہوگا کہ جن کیلئے کہا جاتا ہے کہ آج کے دن ایک ہلاکت کو مت بلاؤ بلکہ بہت سی ہلاکتوں کو بلاؤ' لاتدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا (الآیۃ)

(الدیلمی عن ابی الدرداء وفیہ عمرو بن بکر السکسکی۔ ع عن ابن عمر)

(۲۴۴۳) دو کے علاوہ کسی پر حسد (رشک) جائز نہیں۔ ایک

اعطاه الله القرآن فهو يقرأ به في الليل والنهار ورجل اعطاه الله مالا فانفقه في سبيل الله (محمد بن نصر في الصلاة عن ابن عمر)

وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم عطا کیا تو وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہے اور ایک وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تو وہ اسے راہ خدا میں خرچ کرتا ہے۔ (محمد بن نصر فی الصلاۃ عن ابن عمر)

2444 - لافاقة لعبد يقرأ القرآن ولا غنى له بعده

(ش عن الحسن مرسلا)

(۲۴۴۴) اس آدمی کیلئے کوئی مفلسی نہیں جو قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس کے بعد اس کیلئے کوئی مالداری نہیں (یعنی یہی سب سے بڑی مالداری ہے) (ش عن الحسن مرسلاً)

2445 - يا حملة القرآن إن اهل السموات تذكرونكم عند الله فتحببوا إلى الله بتوقير كتابه ليزداد لكم حبين يحببكم إلى عباده (أبو نعيم عن صهيب)

(۲۴۴۵) اے حاملین قرآن! آسمان والے اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارا ذکر کرتے ہیں تو تم کتاب اللہ کی توقیر کے باعث اللہ تعالیٰ کے محبوب بن گئے ہو۔ وہ تمہیں دو محبتوں کا تحفہ عطا فرمائے گا۔ وہ تمہیں اپنے بندوں کا محبوب بنا دے گا۔ (ابونعیم عن صہیب)

2446 - من قرأ القرآن ثم مات قبل أن يستظهره اتاه ملك فعلمه في قبره ويلقى الله تعالى وقد استظهره (أبو الحسن بن بشران في فوائده وابن النجار عن ابي سعيد)

(۲۴۴۶) جس نے قرآن کریم پڑھا پھر اسے زبانی یاد کرنے سے پہلے فوت ہو گیا ہو تو ایک فرشتہ اس کے پاس آئیگا چنانچہ اسے اس کی قبر میں قرآن کریم سکھائے گا اور وہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ اسے قرآن کریم زبانی یاد ہو چکا ہوگا۔ (ابوالحسن بن بشران فی فوائدہ وابن النجار عن ابی سعید)

2447 - من قرأ القرآن وحمد الرب وصلى على النبي صلى الله عليه وسلم واستغفر ربه فقد طلب الخير مكانه (هب وضعفه عن ابي هريرة)

(۲۴۴۷) جس نے قرآن کریم پڑھا' رب تعالیٰ کی تعریف بیان کی' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنے رب تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تو اس نے اپنی جگہ پر بھلائی طلب کی۔ (ھب و ضعفہ عن ابی ھریرۃ)

2448 - من قرأ آية من القرآن كان له درجة في الجنة ومصباح من نور

(هب عن ابن عمرو)

(۲۴۴۸) جس نے قرآن کریم میں سے ایک آیت پڑھی اس کیلئے جنت میں ایک درجہ اور نور کا ایک چراغ ہوگا۔

(ھب عن ابن عمرو)

2449 - من قرأ القرآن قبل أن يحتلم فقد اوتي الحكم صبيا (ابن مردويه هب عن ابن عباس)

(۲۴۴۹) جس نے بالغ ہونے سے پہلے قرآن کریم پڑھا تو اسے بچپنے میں ہی حکمت عطا کی گئی۔ (ابن مردویہ ھب عن ابن عباس)

2450 - من جمع القرآن فان له عند الله

(۲۴۵۰) جس نے قرآن کریم اکٹھا کیا (یعنی یاد کیا) اس کیلئے

عزوجل دعوة مستجابة إن شاء عجلها له فی الدنيا وإن شاء اذخرها لـه فی الأخرة (عبد الجبار الخولانی فی تاريخ داريا عن جابر)

اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک قبولیت یافتہ دعا ہوگی۔ چاہے تو وہ اپنے لئے دنیا میں ہی اس کی جلدی کرے اور چاہے تو آخرت میں اپنے لئے اسے ذخیرہ کرے۔ (عبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا عن جابر)

2451 - من اراد علم الاولين والأخرين فليثور القرآن (الديلمی عن انس)

(۲۴۵۱) جو آدمی اولین وآخرین (اگلے پچھلوں) کا علم چاہتا ہو تو اسے قرآن کریم میں غور کرنا چاہئے۔ (الدیلمی عن انس)

2452 - مثل الذی يقرأ القرآن وهو ماهر بـه مع السفرة الكرام البررة ، والذی يقرأه وهو يشتد عليه له اجران.

(حب عن عائشة)

(۲۴۵۲) وہ آدمی جو کہ بلاتکلف مہارت کے ساتھ قرآن کریم پڑھتا ہے وہ کاتب معزز نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو مشقت کے ساتھ قرآن کریم پڑھتا ہے اس کیلئے دو اجر ہوں گے۔ (حب عن عائشۃ)

2453 - مثل من اعطی القرآن والايمان كمثل اترجّة طيب الطعم طيب الريح ، ومثل من لم يعط القرآن ولم يعط الايمان كمثل الحنظلة مرة الطعم لا ريح لها ومثل من اعطی الايمان ولم يعط القرآن كمثل التمرة طيبة الطعم ولا ريح لها ومثل من اعطی القرآن ولم يعط الايمان كمثل الريحانة مرة الطعم طيبة الريح

(حب عن ابی موسیٰ)

(۲۴۵۳) وہ آدمی کہ جسے قرآن اور ایمان عطا کیا گیا اس کی مثال سنگترے کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے۔ وہ آدمی کے جسے نہ ہی قرآن عطا کیا گیا اور نہ ہی ایمان۔ اس کی مثال اندرائن کی سی ہے اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور اس کی کوئی خوشبو نہیں ہوتی۔ وہ آدمی کہ جسے ایمان تو عطا کیا گیا البتہ قرآن عطا نہ کیا گیا اس کی مثال چھوہارے کی سی ہے اس کا ذائقہ عمدہ ہوتا ہے مگر اس کی کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور وہ آدمی کہ جسے قرآن تو عطا کیا گیا البتہ ایمان عطا نہ کیا گیا اس کی مثال نازبو کی سی ہے۔ اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے مگر خوشبو عمدہ ہوتی ہے۔ (حب عن ابی موسیٰ)

2454 - مثل القرآن ومثل الناس كمثل الارض والغيث بينما الارض ميتة هامدة إذ ارسل الله عليه الغيث فاهتزت ثم يرسل الوابل فتهتز وتربو ثم لا يزال يرسل الاودية حتی تبذر وتنبت ويزهو نباتها ويخرج الله ما فيها من زينتها ومعايش الناس والبهائم وكذٰلك فعل هٰذا القرآن بالناس

(أبو نعيم والديلمی عن ابی سعيد)

(۲۴۵۴) قرآن کریم اور لوگوں کی مثال زمین اور بادل کی مثال ہے۔ زمین جبکہ مردہ اور بنجر ہوتی ہے تو اچانک اللہ تعالیٰ اس پر بارش والا بادل بھیجتا ہے تو وہ جھوم اٹھتی ہے۔ پھر زور کا مینہ بھیجتا ہے تو وہ جھوم جاتی ہے (یعنی اس میں جان پڑ جاتی ہے) اور وہ بڑھ جاتی ہے پھر وادیاں بہنے لگتی ہیں حتیٰ کہ اس کی تخم ریزی ہوتی ہے اور وہ بیج اگ جاتا ہے اور اس کی نباتات جھومنے لگتی ہے اور اس میں سے اللہ تعالیٰ جو کچھ اس کی زیب وزینت اور لوگوں اور جانوروں کے اسباب زندگی ہیں وہ نکالتا ہے بعینہ اسی طرح یہ قرآن کریم لوگوں کے ساتھ

2455 - ما من مؤمن ولا مؤمنة إلا وله وكيل في الجنة ان قرأ القرآن بنى له القصور وإن سبح غرس له الاشجار وإن كف كف (خ في تاريخه والديلمي عن انس وفيه يحيى بن حميد الطويل قال ابن عدى احاديثه غير مستقيمة)

2456 - كان الكتاب الاول ينزل من باب واحد على حرف واحد ونزل القرآن من سبعة ابواب على سبعة احرف زاجر وآمر وحلال وحرام ومحكم ومتشابه وامثال فاحلوا حلاله وحرموا حرامه وافعلوا ما امرتم به وانتهوا عما نهيتم عنه واعتبروا بامثاله واعملوا بمحكمه وآمنوا بمتشابهه وقولوا آمنا به كل من عند ربنا (ابن حزم فرك وابو نصر السجزى في الابانة عن ابن مسعود)

2457 - عليك بقراءة القرآن (هب عن واثلة) ان رجلا شكى إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعا في حلقه قال فذكره)

2458 - ما انزل الله عزوجل آية إلا لها ظهر وبطن وكل حرف حد وكل حد مطلع (أبو عبيد في فضائله وابو نصر السجزى في الابانة عن الحسن مرسلا)

2459 - ليس القرآن بالتلاوة ولا العلم بالرواية ولكن القرآن بالهداية والعلم بالدراية (الديلمي عن انس)

کرتا ہے۔(ابونعیم والدیلمی عن ابی سعید)

(۲۴۵۵) ہر مومن مرد اور ہر مومنہ عورت کیلئے جنت میں ایک وکیل ہوتا ہے اگر وہ قرآن کریم پڑھے (یعنی مومن مرد و عورت) تو وہ وکیل اس کیلئے محل تعمیر کرتا ہے اور اگر تسبیح بیان کرے تو اس کیلئے درخت لگاتا ہے اور اگر وہ ٹھہرا رہے (کچھ نہ کرے) تو وہ وکیل بھی ٹھہرا رہتا ہے۔(خ فی تاریخہ والدیلمی عن انس۔"وفیہ یحیٰی بن حمید الطّویل۔قال ابن عدی: احادیثہ غیر مستقیمۃ")

(۲۴۵۶) کتاب اول ایک ہی دروازے سے ایک ہی لغت میں نازل ہوئی جبکہ قرآن کریم سات دروازوں سے سات لغتوں میں نازل ہوا۔یہ جھڑکنے والا اور حکم دینے والا ہے۔اس میں حلال اور حرام ہے۔محکم و متشابہ ہے اور امثال ہیں۔چنانچہ اس کے حلال کردہ کو حلال گردانو،حرم کردہ کو حرام جانو،جس بات کا تمہیں حکم دیا گیا ہے وہ سرانجام دو،جس سے تمہیں روکا گیا ہے اس سے باز آؤ،اس کی امثال سے عبرت حاصل کرو،محکمات پر عمل کرو،متشابہات پر ایمان لاؤ اور یہ کہو کہ ہم اس پر ایمان لائے یہ سارے کا سارا ہمارے رب تعالیٰ کی جانب سے ہے۔(ابن حزم فرک وابونصر السجزی فی الابانۃ عن ابن مسعود)

(۲۴۵۷) تجھ پر قرآن کریم پڑھنا لازم ہے۔(ھب عن واثلہ) کہ ایک آدمی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حلق میں درد کی شکایت کی تو ارشاد فرمایا۔

(۲۴۵۸) اللہ تعالیٰ نے جو آیت بھی نازل فرمائی ہے اس کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہوتا ہے اور ہر حرف حد ہے اور ہر حد کا ایک مقام ہے۔(ابوعبید فی فضائلہ وابونصر السجزی فی الابانۃ عن الحسن مرسلاً)

(۲۴۵۹) قرآن کریم کی سمجھ تلاوت کرنے سے نہیں آتی اور علم روایت کرنے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ قرآن کریم کی سمجھ ہدایت (الٰہی) سے آتی ہے اور علم درایت (کسی تدبیر سے علم حاصل کرنا)

سے حاصل ہوتا ہے۔ (الدیلمی عن انس)

2460 - فی الجنة نهر يقال له الريان عليه مدينة من مرجان لها سبعون الف باب من ذهب وفضة لحامل القرآن (كر عن انس وفيه كثير بن حكيم متروك)

(۲۴۶۰) جنت میں ایک نہر ہے۔ اسے ریان کہا جاتا ہے۔ اس نہر پر مرجان سے بنا ہوا ایک شہر ہے۔ اس شہر کے ستر ہزار دروازے ہیں۔ سونے اور چاندی کے بنے ہوئے۔ وہ نہر حامل قرآن کیلئے ہے۔ (کرعن انس ''وفیہ کثیر بن حکیم متروک'')

2461 - حملة القرآن عرفاء اهل الجنة والشهداء قواد اهل الجنة والانبياء سادة اهل الجنة (ابن النجار عن ابی هريرة)

(۲۴۶۱) حاملین قرآن جنتیوں کے چودھری، شہداء جنتیوں کے قائدین اور انبیاء کرام جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ (ابن النجار عن ابی ھریرۃ)

2462 - القرآن كله صواب (خ فی تاريخه عن رجل له صحبة)

(۲۴۶۲) قرآن کریم سارے کا سارے درست اور ٹھیک ہے۔ (خ فی تاریخہ عن رجل لہ صحبۃ)

2463 - القرآن لم ينزل بالكسكسة ولا بالكشكشة ولكن بلسان عربی مبين (أبو نعيم عن بريدة)

(۲۴۶۳) قرآن کریم کسکسہ اور کشکشہ لغت میں نازل نہیں ہوا بلکہ واضح عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ (ابونعیم عن بریدۃ)

نوٹ: کسکسہ سے مراد یہ ہے کہ مونث کی کاف ضمیر کے ساتھ وقف کی صورت میں سین لگانا جیسے اعطیتکس قبیلۂ ہوازن کا استعمال ہے جبکہ کشکشہ میں ش لگاتے ہیں جیسے اعطیتکش۔ قبیلۂ بنو ربیعہ اور بنو اسد کا استعمال ہے۔ مترجم مدنی۔

2464 - القرآن صعب مستصعب على من كرهه ميسر على من اتبعه وهو الحكم وحديثى صعب مستصعب وهو الحكم فمن استمسك بحديثى وفهمه وحفظه جاء مع القرآن ومن تهاون بالقرآن وبحديثى خسر الدنيا والآخرة (أبو نعيم عن الحكم بن عمير)

(۲۴۶۴) قرآن کریم سخت اور دشوار ہوتا ہے اس آدمی پر جو کہ اسے ناپسند کرتا ہے اور جو اس کی پیروی کرتا ہے اس پر آسان ہوتا ہے۔ قرآن کریم حکمت یا فیصلہ ہے۔ میری احادث سخت اور دشوار ہیں اور حکمت پر مشتمل ہیں چنانچہ جس آدمی نے میری احادیث کو مضبوطی سے تھام لیا۔ انہیں سمجھا اور یاد کیا تو وہ قرآن کریم کے ساتھ آئے گا اور جس نے قرآن کریم اور میری احادیث کو حقیر جانا اس نے دنیا و آخرت کا خسارہ اٹھایا۔ (ابونعیم عن الحکم بن عمیر)

2465 - إن هٰذا القرآن صعب مستصعب لمن كرهه ميسر لمن اتبعه وإن حديثى صعب

(۲۴۶۵) یہ قرآن کریم اس آدمی کیلئے سخت اور دشوار ہے جو اسے ناپسند کرتا ہے اور جو اس کی پیروی کرتا ہے اس کیلئے آسان

مستصعب لمن كرهه ميسر لمن اتبعه ومن سمع حديثي فحفظه وعمل به جاء يوم القيامة مع القرآن ومن تهاون بحديثي فقد تهاون بالقرآن ومن تهاون بالقرآن خسر الدنيا والأخرة (خط في الجامع عن الحكم بن عمير الثمالي)

ہے۔ میرا کلام اس آدمی کیلئے سخت اور دشوار ہے جو اسے ناپسند کرتا ہے اور جو اس کی پیروی کرتا ہے اس کیلئے آسان ہے۔ جس آدمی نے میرا کلام سنا پھر اسے یاد کیا اور اس پر عمل کیا تو وہ قیامت کے دن قرآن کریم کے ساتھ آئیگا اور جس نے میرے کلام کو حقیر جانا اس نے قرآن کریم کو حقیر جانا اور جس نے قرآن کریم کو حقیر جانا اس نے دنیا و آخرت کا خسارہ اٹھایا۔ (خط فی الجامع عن الحکم بن عمیر الثمالی)

2466 - القرآن ذو وجوه فاحملوه على احسن وجوهه (أبو نعيم عن ابن عباس)

(۲۴۶۶) قرآن کریم بہت سے چہروں والا ہے تو اسے اس کے چہروں میں سے خوبصورت چہرے پر محمول کرو۔ (ابونعیم عن ابن عباس)

2467 - القرآن كلام الله عزوجل فليجل صاحب القرآن ربه عن اتيان محارمه (أبو نعيم عن جويبر عن الضحاك عن ابن عباس)

(۲۴۶۷) قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے چنانچہ صاحب قرآن کو اپنے رب تعالیٰ کے ہاں اس کے محارم لانے سے بڑا سمجھنا چاہئے۔ (ابونعیم عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس)

2468 - إيكم يحب أن يغدو إلى بطحان أو إلى العقيق فيأتي كل يوم بناقتين كوماوين زهراوين ياخذهما من غير اثم ولا قطع رحم قالوا : كلنا يحب ذلك قال : فلان يغدو احدكم إلى المسجد فيقرأ أو يتعلم آيتين من كتاب الله خير له من ناقتين، وثلاث خير له من ثلاث واربع خير له من اربع ومن اعدادهن من الابل (د ع طب هب عن عقبة بن عامر)

(۲۴۶۸) کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ بطحان یا عقیق نامی نالے کی طرف صبح کرے تو (وہاں سے) دو گابھن سفید اونٹنیاں لائے اس طرح کہ وہ انہیں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے حاصل کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ ہم میں سے ہر ایک یہ بات پسند کرتا ہے۔ تو فرمایا کہ تم میں سے کسی کا مسجد کی طرف صبح کرنا پھر کتاب اللہ میں سے دو آیات سیکھنا یا پڑھنا اس کیلئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ تین آیات تین اونٹنیوں سے اور چار آیات چار اونٹنیوں سے اور اتنی ہی تعداد میں اونٹوں سے بہتر ہے۔ (دع طب ھب عن عقبۃ بن عامر)

2469 - ألا من اشتاق إلى الله فليستمع كلام الله فان مثل القرآن كمثل جراب مسك أى وقت فتحه فاح ريحه (الديلمى عن ابى هريرة)

(۲۴۶۹) سنو! جو اللہ تعالیٰ کا مشتاق ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کا کلام غور سے سننا چاہئے کیونکہ قرآن کریم کی مثال مشک کے تھیلے کی سی ہے جس وقت بھی تو اسے کھولے گا اس کی خوشبو پھیل جائے گی۔ (الدیلمی عن ابی ھریرۃ)

2470 - ألا انبئكم بما هو اكثر ربحا رجل تعلم عشر آيات (ع طب ك هب ص عن أبى امامة)

(۲۴۷۰) کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں جو سب سے زیادہ نفع حاصل کرنے والا ہے۔ وہ آدمی کہ جس نے دس آیات سیکھیں۔ (ع طب ک ھب ص عن ابی امامۃ)

2471 - إن هٰـذا الـقـرآن شـافـع مشـفـع ومـاحـل مـصـدق من شفع له القرآن يوم القيامة نجا ومن محل به القرآن يوم القيامة كبه الله فى النار على وجهه.

(محمد بن نصر عن انس)

(۲۴۷۱) یہ قرآن کریم کسی کی سفارش کرتا ہے اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور کسی کی چغلی کھاتا ہے اس کی بات کی تصدیق کی جاتی ہے۔ قیامت کے دن قرآن کریم جس آدمی کی سفارش کرے گا وہ نجات پا جائے گا اور قیامت کے دن جس آدمی کی قرآن کریم چغلی کھائے گا اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل دوزخ میں گرا دے گا۔ (محمد بن نصر عن انس)

2472 - إن هٰـذا الـقـرآن يلقى صاحبه يوم الـقـيـامـة حيـن ينشق عنه قبره كالرجل الشاحب فيـقـول له هل تعرفنى فيقول ما اعرفك فيقول انا صـاحبك القرآن اظمأتك فى الهواجر واسهرت ليـلك وإن كـل تـاجـر مـن وراء تجارته وانا لك اليوم وراء كـل تجارة فيـعـطـى الـملك بيمينه والـخـلـد بشماله ويوضع على رأسه تاج الوقار ويـكـسـى والـداه حلتين لا يقوم لهما اهل الدنيا فيـقـولان بـمـا كـسينـا هٰـذه فيـقـال لهما باخذ ولـدكما القرآن ثم يقال له اقرأ واصعد فى درج الجنة وغرفها فهو فى صعود مادام يقرأ هذًا كان أو ترتيلا

(ش ومـحـمـد بن نصر وابن الضريس عن بريدة)

(۲۴۷۲) جب قیامت کے دن صاحب قرآن سے اس کی قبر پھٹے گی تو یہ قرآن کریم اسے رنگ بدلے ہوئے آدمی کی صورت میں ملے گا اور اسے کہے گا کہ کیا تم مجھے جانتے ہو؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں نہیں جانتا۔ تب یہ کہے گا کہ میں تیرا ساتھی قرآن کریم ہوں۔ میں نے تجھے چشموں نہروں میں پیاسا رکھا۔ میں نے تجھے رات کو بیدار رکھا اور ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا ہے آج کے دن میں تیرے لئے ہر تجارت کے پیچھے ہوں گا چنانچہ اس آدمی کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں میں جنت خلد دے دی جاتی ہے۔ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے اور اس کے والدین کو دو ایسے حلے پہنائے جاتے ہیں کہ دنیا والے ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ تب وہ دونوں کہیں گے کہ یہ ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں تو انہیں جواب دیا جائیگا کہ تمہارے بچے کے قرآن کریم حاصل کرنے کی وجہ سے پہنائے گئے ہیں۔ پھر اس آدمی سے کہا جائیگا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات اور بالا خانوں میں بلند ہوتا جا تو وہ تب تک بلند ہوتا جائیگا جب تک وہ قرآن کریم پڑھتا جائیگا خواہ وہ جلدی جلدی پڑھے خواہ ٹھہر ٹھہر کر۔ (ش ومحمد بن نصر وابن الضریس عن بریدۃ)

2473 - إن الـقـرآن يـأتـى اهله يوم القيامة احـوج مـا كـانـوا إليـه فيـقـول للمسلم أتعرفنى فيـقـول مـن انـت فيـقـول انا الذى كنت تحب وتـكـره أن يفارقك الذى كان يشحبك ويدئبك فيـقـول لعلك القرآن فيقدم به على ربه عزوجل

(۲۴۷۳) قیامت کے دن قرآن کریم اہل قرآن لوگوں کے پاس اس سے زیادہ حاجت مند ہو کر آئے گا جتنے وہ اس کی طرف آتے تھے تو وہ مسلمان آدمی سے کہے گا کہ کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ جواب دے گا کہ تو کون ہے؟ تو قرآن کہے گا کہ میں وہ ہوں جسے تو پسند کرتا تھا اور یہ بات ناپسند کرتا تھا کہ وہ تجھ سے جدا ہو وہ جو تجھے دبلا

فیعطی الملك بیمینه والخلد بشماله ویوضع علی رأسه السكينة وينشر على والديه حلتان لا يقوم لهما الدنیا اضعافا فیقولان لأیّ شیء كسينا هٰذا ولم تبلغه اعمالنا فيقول هٰذا باخذ ولدكما القرآن

(ابن الضريس طب عن ابی امامة)

پتلا اور کمزور رکھتا تھا۔ تب وہ آدمی کہے گا کہ شاید تو قرآن کریم ہے۔ تو قرآن کریم اسے اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے گا تو اس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں جنت خلد دے دی جائے گی۔ اس کے سر پر اطمینان کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین پر دو ایسے حلے پھیلائے جائیں گے کہ جن کے سامنے دنیا کئی گنا ہو کر بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی تو وہ دونوں کہیں گے کہ یہ ہمیں کس چیز کی وجہ سے پہنائے گئے ہیں حالانکہ ہمارے اعمال انہیں نہیں پہنچتے۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ تمہارے بچے کے قرآن کریم حاصل کرنے کی وجہ سے ہیں۔ (ابن الضریس طب عن ابی امامۃ)

2474 - إن الكتب كانت تنزل من السماء من باب واحد وإن القرآن انزل من سبعة ابواب على سبعة احرف ، حلال وحرام ومحكم ومتشابه وضرب الامثال وآمر وزاجر فاحل حلاله وحرم حرامه واعمل بمحكمه وقف عند متشابهه واعتبر بامثاله فان كلا من عند اللّٰه وما يذكر إلا اولوا الالباب (طب عن عمر بن ابی سلمة)

(۲۴۷۴) دیگر آسمانی کتب آسمان سے ایک ہی دروازے سے نازل ہوتی تھیں جبکہ قرآن کریم سات دروازوں سے سات لغتوں کے مطابق نازل ہوا۔ حلال و حرام محکم و متشابہ، ضرب الامثال اور امرونہی، چنانچہ اس کے حلال کردہ کو حلال گردان، حرام کردہ کو حرام جان، محکمات پر عمل کر، متشابہات کے پاس ٹھہر (یعنی غوروفکر کر) اور امثال سے عبرت حاصل کر کیونکہ سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہی (آیا) ہے اور عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (طب عن عمر بن ابی سلمۃ)

2475 - إن الذی ليس فی جوفه شیء من القرآن كالبيت الخرب (حم ت حسن صحيح وابن منيع وابن الضريس طب ك وابن مردويه هب ص عن ابن عباس)

(۲۴۷۵) جس کے پیٹ میں قرآن کریم میں سے کوئی چیز نہیں وہ ویران کھنڈر گھر کی مانند ہے۔

(حم ت حسن صحیح و ابن منیع و ابن الضریس طب ک و ابن مردویہ ھب ص عن ابن عباس)

2476 - إن الذی يجهر بالقرآن كالذی يجهر بالصدقة والذی يسر بالقرآن كالذی يسر بالصدقة (طب عن ابی امامة)

(۲۴۷۶) جو قرآن کریم کو بلند آواز سے پکار کر پڑھتا ہے وہ پکار کر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے اور جو قرآن کریم کو پست آواز میں پڑھتا ہے وہ چھپا کر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔ (طب عن ابی امامۃ)

2477 - إن اصغر البيوت بيت ليس فيه من كتاب اللّٰه شیء فاقرؤوا القرآن فانكم تؤجرون

(۲۴۷۷) تمام گھروں سے چھوٹا (حقیر) گھر وہ ہے جس میں کتاب اللہ میں سے کوئی چیز نہ ہو۔ قرآن کریم پڑھو کیونکہ تمہیں اس

عليه بكل حرف عشر حسنات أما إني لا أقول آلم ولٰكن الف ولام وميم (هب عن ابن مسعود)

2478 - إن بيوتات المؤمنين لمصابيح إلى العرش يعرفها مقربوا السموات السبع يقولون : هٰذا النور من بيوتات المؤمنين التي يتلى فيها القرآن (الحكيم عن ابی هريرة وابی الدرداء معا)

2479 - إن اللّٰه تعالىٰ ليرفع بهذا القرآن اقواما ويضع به آخرين (حب عن عمر)

2480 - إن اللّٰه لا يغضب فإذا غضب سبحت الملائكة لغضبه فإذا اطلع إلى ارض فنظر الولدان يقرؤون تملأ رضا (عد الشيرازی فی الالقاب والديلمی وابن عساكر عن ابن عمر قال : عد منكر واورده ابن الجوزی فی الموضوعات)

2481 - إن اللّٰه تعالىٰ ليغضب فتسلم الملائكة لغضبه فإذا نظر إلى حملة القرآن تملأ رضا (الديلمی عن ابن عمر)

2482 - إن اللّٰه تعالىٰ لينصت للقرآن ويسمعه من اهله (الديلمی عن ابن عمر)

2483 - إذا كان يوم القيامة يقرأ اللّٰه القرآن فكأنهم لم يسمعوه فيحفظ المؤمنون وينساه المنافقون (الديلمی عن ابی هريرة)

2484 - أكرموا القرآن ولا تكتبوه على حجر ولا مدو ولٰكن اكتبوه فيما يمحى ولا تمحوه بالبزاق وامحوه بالماء (الديلمی عن عائشة)

کے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں اجر دیا جائیگا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم بلکہ الف، لام اور میم کہتا ہوں۔ (هب عن ابن مسعود)

(۲۴۷۸) مومنین کے گھر عرش الٰہی کی جانب چراغوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ساتوں آسمانوں کے مقربین انہیں پہچانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ روشنی مومنین کے ان گھروں کی ہے جن میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے۔ (الحکیم عن ابی ھریرۃ وابی الدرداء معاً)

(۲۴۷۹) بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس قرآن کریم کے باعث کچھ اقوام کو بلند فرمائے گا اور کچھ کو پست فرمائے گا۔ (حب عن عمر)

(۲۴۸۰) اللہ تعالیٰ غصہ نہیں فرماتا۔ البتہ جب غصہ فرماتا ہے تو فرشتے اس کے غصے کی وجہ سے تسبیح پکارتے ہیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ زمین کی طرف جھانکتا ہے تو بچوں کو قرآن کریم پڑھتے دیکھتا ہے تو فرشتے خوشی ورضامندی سے بھر جاتے ہیں۔ (عد الشیر ازی فی الالقاب والدیلمی وابن عساکر عن ابن عمر) ''قال عد: منکر واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات''۔

(۲۴۸۱) اللہ تعالیٰ غصہ فرماتا ہے تو فرشتے اس کے غصے کی وجہ سے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں تو جب اللہ تعالیٰ حاملین قرآن کی جانب دیکھتا ہے تو فرشتے خوشی سے بھر جاتے ہیں۔ (الدیلمی عن ابن عمر)

(۲۴۸۲) اللہ تعالیٰ قرآن کریم کیلئے خاموشی اختیار فرماتا ہے اور اہل قرآن سے قرآن کریم سنتا ہے۔ (الدیلمی عن ابن عمر)

(۲۴۸۳) جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم پڑھے گا گویا کہ لوگوں نے اسے سنا ہی نہ ہو تب مومنین اسے یاد کر لیں گے اور منافقین بھلا دیں گے۔ (الدیلمی عن ابی ھریرۃ)

(۲۴۸۴) قرآن کریم کی تکریم کرو اور اسے پتھر اور مٹی گارے وغیرہ پر مت لکھو البتہ ایسی چیز پر لکھو جس سے مٹایا جا سکے اور اسے تھوک کے ساتھ مت مٹاؤ بلکہ پانی کے ساتھ مٹاؤ۔ (الدیلمی عن عائشۃ)

2485 - إذا مات حامل القرآن اوحى الله إلى الارض ان لا تأكلى لحمه، قالت الٰهى كيف آكل لحمه و كلامك فى جوفه (الديلمى عن جابر)

(۲۴۸۵) جب حامل قرآن فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کی طرف وحی بھیجتا ہے کہ اس کا گوشت مت کھانا تو زمین عرض کرتی ہے کہ الٰہی! میں کیسے اس کا گوشت کھا سکتی ہوں۔ حالانکہ اس کے پیٹ میں تیرا کلام ہے۔ (الدیلمی عن جابر)

2486 - حبل الله هو القرآن (الديلمى عن زيد بن ارقم)

(۲۴۸۶) اللہ تعالیٰ کی رسی سے مراد قرآن کریم ہے۔ (الدیلمی عن زید بن ارقم)

الفصل الثانى

دوسری فصل

فى فضائل السور والآيات والبسملة

سورتوں، آیات اور بسم اللہ کے فضائل کے بیان میں

2487 - بسم الله الرحمٰن الرحيم مفتاح كل كتاب (خط فى الجامع عن ابى جعفر معضلا)

(۲۴۸۷) ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' ہر کتاب کی چابی ہے۔ (خط فی الجامع عن ابی جعفر معضلاً)

2488 - كل امر ذى بال لا يبدأ فيه ببسم الله الرحيم اقطع (عبد القادر الرهاوى فى الاربعين عن أبى هريرة)

(۲۴۸۸) جو شان والا کام ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سے شروع نہ کیا جائے وہ ناقص نامکمل رہے گا۔ (عبدالقادر الرہاوی فی الاربعین عن ابی ھریرۃ)

الاكمال

الاکمال

2489 - ألا انبئك باٰية لم تنزل على احد بعد سليمان بن داود غيرى بسم الله الرحمٰن الرحيم

(طب عن سليمان بن بريدة عن ابيه)

(۲۴۸۹) کیا میں تمہیں اس آیت کے بارے میں نہ بتاؤں جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے بعد میرے علاوہ کسی پر نہیں اتاری گئی۔ وہ آیت ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' ہے۔ (طب عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ)

2490 - لا تخرج من المسجد حتى اعلمك آية من سورة لم تنزل على احد غير سليمان بن داود باى شىء تستفتح صلاتك وقراء تك قال ببسم الله الرحمٰن الرحيم قال

(۲۴۹۰) تب تک مسجد سے باہر مت نکلنا جب تک کہ میں تمہیں ایک ایسی سورت سے ایک ایسی آیت نہ سکھا لوں جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے علاوہ کسی پر نازل نہیں ہوئی تو اپنی نماز اور اپنی قرأت کی ابتداء کس چیز کے ساتھ کرتا ہے؟ انہوں نے عرض

هی هی

(طس عن بريدة وضعف)

2491 - من ترك بسم الله الرحمٰن الرحيم فقد ترك آية من كتاب الله وقد نزل علی فيما عد من ام الكتاب بسم الله الرحمٰن الرحيم

(الديلمی عن طلحة بن عبيد الله)

کی کہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے ساتھ تو ارشاد فرمایا کہ یہی وہ آیت ہے یہی وہ آیت ہے۔ (طس عن بریدۃ) ''وضعف''

(۲۴۹۱) جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چھوڑی تو اس نے کتاب اللہ میں سے ایک آیت چھوڑی حالانکہ قرآن کریم کے جس حصے کو ام الکتاب شمار کیا جاتا ہے اس میں مجھ پر نازل ہونے والی آیت ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' ہے۔ (الدیلمی عن طلحۃ بن عبیداللہ)

فاتحة الكتاب

فاتحۃ الکتاب یعنی الحمد شریف

2492 - فاتحة الكتاب تعدل ثلثی القرآن

(عبد بن حميد عن ابن عباس)

(۲۴۹۲) فاتحۃ الکتاب دو تہائی قرآن کریم کے برابر ہے۔

(عبد بن حمید عن ابن عباس)

2493 - ما انزل الله فی التوراة والانجيل مثل ام القرآن وهی السبع المثانی وهی مقسومة بينی وبين عبدی ولعبدی ما سأل

(ت ن عن ابی)

(۲۴۹۳) اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں ام القرآن (الحمد شریف) جیسی کوئی سورت نازل نہیں فرمائی۔ یہی سبعہ مثانی (وہ سات آیات جنہیں بار بار پڑھا جاتا ہے) ہے اور یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے اور میرے بندے کیلئے وہی ہوگا جو اس نے مانگا۔ (ت ن عن ابی)

2494 - والذی نفسی بيده ما انزل فی القرآن ولا فی الزبور ولا فی الانجيل ولا فی الفرقان مثلها يعنی ام القرآن وإنها لسبع من المثانی والقرآن العظيم الذی اعطيته (حم ت عن ابی هريرة)

(۲۴۹۴) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قرآن کریم، زبور، انجیل اور فرقان میں سے کسی میں اس جیسی سورت نازل نہیں کی گئی یعنی ام القرآن جیسی اور یہی مثانی میں سے سات آیات اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(حم ت عن ابی ھریرۃ)

2495 - فاتحة الكتاب تجزی ما لا يجزی شیء من القرآن ولو أن فاتحة الكتاب جعلت فی كفة الميزان وجعل القرآن فی الكفة الاخری لفضلت فاتحة الكتاب علی القرآن سبع مرات (فر عن ابی الدرداء)

(۲۴۹۵) فاتحۃ الکتاب ہر اس کو کفایت کرتی ہے جسے قرآن کریم میں سے کوئی چیز کفایت نہیں کرتی اور اگر فاتحۃ الکتاب ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دی جائے اور باقی سارا قرآن کریم دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو فاتحۃ الکتاب قرآن کریم پر سات مرتبہ ترجیح یافتہ (وزنی) ہوگی۔ (فر عن ابی الدرداء)

2496 - فاتحة الكتاب شفاء من السم

(۲۴۹۶) فاتحۃ الکتاب زہر سے شفا کا باعث ہوتی ہے۔

(ص حب عن ابی سعید ابو الشیخ فی الثواب عن ابی هريرة و ابی سعيد معا)

(ص حب عن ابی سعید ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ھریرۃ وابی سعید معاً)

2497 - فاتحة الكتاب شفاء من كل داء (هب عن عبد الملك بن عمير مرسلا)

(۲۴۹۷) فاتحۃ الکتاب ہر بیماری سے شفا کا باعث ہوتی ہے۔(ھب عن عبدالملک بن عمیر مرسلاً)

2498 - فاتحة الكتاب انزلت من كنز تحت العرش (ابن راهويه عن علی)

(۲۴۹۸) فاتحۃ الکتاب عرش الٰہی کے نیچے سے ایک خزانے سے اتاری گئی ہے۔(ابن راہویہ عن علی)

2499 - فاتحة الكتاب و آية الكرسی لا يقرأهما عبد فی دار فتصيبهم ذٰلك اليوم عين انس أو جن (فر عن عمران بن حصين)

(۲۴۹۹) فاتحۃ الکتاب اور آیت الکرسی کو جو بندہ بھی کسی گھر میں پڑھے گا تو اس دن انہیں کسی انسان یا جن کی نظر نہیں لگے گی۔ (فرعن عمران بن حصین)

2500 - افضل القرآن الحمد للّٰه رب العالمين (ك هب عن انس)

(۲۵۰۰) قرآن کریم کا افضل حصہ ''الحمدللہ رب العالمین'' ہے۔(ک ھب عن انس)

2501 - اربع انزلت من كنز تحت العرش ام الكتاب و آية الكرسی وخواتيم البقرة والكوثر (طب وابو الشيخ والضياء عن ابی امامة)

(۲۵۰۱) چار چیزیں ایسی ہیں جو عرش الٰہی کے نیچے سے ایک خزانے سے اتاری گئی ہیں۔ وہ ام الکتاب' آیۃ الکرسی' سورۂ بقرہ کی آخری آیات اور سورۂ کوثر ہیں۔ (طب وابوالشیخ والضیاء عن ابی امامۃ)

2502 - الحمد للّٰه رب العالمين ام القرآن وام الكتاب والسبع المثانی (د ت عن ابی هريرة)

(۲۵۰۲)''الحمدللّٰہ رب العالمین ''ہی ام القرآن' ام الکتاب اور سبعہ مثانی ہے۔(دت عن ابی ھریرۃ)

2503 - إن اللّٰه تعالٰى اعطانی فيما من به علی إنی اعطيتك فاتحة الكتاب وهی من كنوز عرشی ثم قسمتها بينی وبينك نصفين (ابن الضريس هب عن انس)

(۲۵۰۳) اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کا مجھ پر احسان جتلایا ان میں سے مجھے فرمایا کہ میں نے تجھے فاتحۃ الکتاب عطا فرمائی اور یہ میرے عرش کے خزانوں میں سے ہے۔ پھر اسے میں نے اپنے اور تیرے درمیان آدھوں آدھ بانٹ لیا۔(ابن الضریس ھب عن انس)

2504 - ام القرآن عوض عن غيرها وليس غيرها منها عوض (قط ك عن عبادة)

(۲۵۰۴) ام القرآن اپنے علاوہ ہر چیز کی طرف سے عوض (بدل) کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں جو اس کا عوض ہو سکے۔(قط ک عن عبادۃ)

2505 - الا اخبرك باخير سورة فی القرآن الحمد للّٰه رب العالمين (حم عن عبد اللّٰه بن

(۲۵۰۵) کیا تمہیں میں قرآن کریم میں سب سے بہتر (یا آخری) سورت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ الحمدللہ رب العالمین

جابر البياض)

2506 - كل امر ذى بال لا يبدأ فيه بالحمد لله اقطع (ه هق عن ابى هريرة)

2507 - كل امر ذى بال لا يبدأ فيه بحمد الله والصلاة على فهو اقطع ابتر ممحوق من كل بركة (الرهاوى عن ابى هريرة)

2508 - كل امر لا يبدأ فيه بحمد الله فهو أجذم (د عن ابى هريرة)

2509 - آمين خاتم رب العالمين على لسان عباده المؤمنين (عد طب فى الدعاء عن ابى هريرة)

ہے۔(حم عن عبداللہ بن جابر البیاض)

(۲۵۰۶) جو شان والا کام اللہ تعالیٰ کی تعریف (الحمدللہ) کے ساتھ شروع نہ کیا جائے وہ ناقص نامکمل رہے گا۔(ہ ہق عن ابی ہریرۃ)

(۲۵۰۷) جو شان والا کام اللہ تعالیٰ کی تعریف اور مجھ پر درود بھیجنے کے ساتھ شروع نہ کیا جائے وہ نامکمل، ناقص اور ہر برکت سے خالی رہے گا۔(الرھاوی عن ابی ہریرۃ)

(۲۵۰۸) جو کام اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ شروع نہ کیا جائے وہ نامکمل رہے گا۔(د عن ابی ھریرۃ)

(۲۵۰۹) ''آمین'' رب العالمین کی اس کے مومن بندوں کی زبانوں پر مہر ہے۔(عد طب فی الدعاء عن ابی ھریرۃ)

الاكمال

2510 - اعظم سورة فى القرآن الحمد لله رب العالمين (عن ابى سعيد بن المعلى)

2511 - ألا اخبرك بافضل القرآن الحمد لله رب العالمين (سموية ش ك هب ض عن انس)

2512 - ألا اخبرك يا عبد الله بن جابر باخير سورة فى الفرقان الحمد لله رب العالمين (حم ص عن عبد الله بن جراد البياضى

2513 - يا جابر ألا اخبرك بخير سورة نزلت فى القرآن فاتحة الكتاب فيها شفاء من كل داء (هب عن جابر)

2514 - ألا اعلمك سورة ما انزل فى التوراة ولا فى الزبور ولا فى الانجيل ولا فى القرآن قال : بلى، قال : كيف تقرا إذا قمت

الاکمال

(۲۵۱۰) قرآن کریم میں عظیم ترین سورت ''الحمدللہ رب العالمین'' ہے۔(عن ابی سعید بن المعلی)

(۲۵۱۱) کیا میں تمہیں قرآن کریم کے افضل حصے کے متعلق نہ بتاؤں۔وہ الحمدللہ رب العالمین'' ہے۔(سمویہ ش ک ھب ض عن انس)

(۲۵۱۲) اے عبداللہ بن جابر! کیا میں تمہیں فرقان حمید میں سے بہترین سورت کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ الحمدللہ رب العالمین ہے۔(حم ص عن عبداللہ بن جراد البیاضی)

(۲۵۱۳) اے جابر! کیا میں تمہیں قرآن کریم میں نازل ہونیوالی بہترین سورت کے متعلق نہ بتاؤں۔وہ فاتحۃ الکتاب ہے۔ اس میں ہر بیماری کی شفاہے۔(ھب عن جابر)

(۲۵۱۴) کیا میں تمہیں ایسی سورت نہ سکھاؤں جو نہ ہی تورات میں، نہ ہی زبور میں، نہ ہی انجیل میں اور نہ ہی فرقان میں اتاری گئی ہے۔عرض کی، کیوں نہیں ضرور سکھایئے تو ارشاد فرمایا کہ

تصلي ؟ قال : بفاتحة الكتاب قال : هي هي ، وهي السبع المثاني والقرآن العظيم الذى اوتيت (عبد بن حميد والدارمي وابن خزيمة عم ك من طريق ابي هريرة عن ابي بن كعب)

2515 - ما في التوراة ولا في الانجيل مثل ام القرآن وهي السبع المثاني وهي مقسومة بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل (حب عن ابي بن كعب)

2516 - الحمد لله رب العالمين سبع آيات احداهن بسم الله الرحمٰن الرحيم وهي السبع المثاني والقرآن العظيم وهي ام القرآن وهي فاتحة الكتاب (ق عن ابي هريرة)

2517 - إن الله عزوجل اعطاني فيما من به علي اني اعطيتك فاتحة الكتاب وهي كنز من كنوز عرشي ثم قسمتها بيني وبينك نصفين (ابن الضريس هب عن انس)

2518 - نزلت فاتحة الكتاب من كنز تحت العرش (الديلمي عن علي)

2519 - من قرأ أم القرآن وقل هو الله احد فكأنما قرأ ثلث القرآن (أبو نعيم عن ابن عباس)

جب تو نماز ادا کرنے کھڑا ہوتا ہے تو کیسے قرأت کرتا ہے؟ عرض کی کہ فاتحۃ الکتاب سے تو ارشاد فرمایا: یہی ہے، یہی ہے اور یہی سبعہ مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے (عبد بن حمید والدارمی وابن خزیمۃ عم ک من طریق ابی ھریرۃ عن ابی بن کعب)

(۲۵۱۵) ام القرآن جیسی کوئی سورت نہ ہی تورات میں ہے اور نہ ہی انجیل میں یہی سبعہ مثانی ہے اور یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے اور میرے بندے کیلئے وہی ہوگا جو اس نے مانگا۔ (حب عن ابی بن کعب)

(۲۵۱۶) "الحمد للہ رب العالمین" سات آیات ہیں۔ ان میں سے ایک آیت "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" ہے۔ یہی سبعہ مثانی اور قرآن عظیم ہے۔ یہی ام القرآن اور یہی فاتحۃ الکتاب ہے۔ (ق عن ابی ھریرۃ)

(۲۵۱۷) اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کا مجھ پر احسان جتلایا ان میں سے مجھے عطا فرمایا کہ میں نے تجھے فاتحۃ الکتاب عطا فرمائی اور یہ میرے عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے پھر اسے میں نے اپنے اور تیرے درمیان آدھوں آدھ بانٹ لیا۔ (ابن الضریس ھب عن انس)

(۲۵۱۸) فاتحۃ الکتاب عرش کے نیچے سے ایک خزانے سے نازل ہوئی۔ (الدیلمی عن علی)

(۲۵۱۹) جس آدمی نے ام القرآن اور قل ھو اللہ احد (سورۂ اخلاص) پڑھیں تو گویا اس نے تہائی قرآن کریم پڑھا۔ (ابو نعیم عن ابن عباس)

سورة البقرة

2520 - أفضل القرآن سورة البقرة واعظم آية فيها آية الكرسى وان الشيطان ليخرج من البيت ان يسمع يقرأ فيه سورة البقرة (الحارث وابن

سورۂ بقرہ

(۲۵۲۰) قرآن کریم کا افضل حصہ سورۂ بقرہ ہے اور اس میں عظیم ترین آیت آیۃ الکرسی ہے اور شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جانے کی آواز سن لے۔

الضريس ومحمد بن نصر عن الحسن مرسلا)

2521 - اقرؤوا سورة البقرة فى بيوتكم فان الشيطان لا يدخل بيتا تقرا فيه سورة البقرة (ك هب عن ابن مسعود)

2522 - افضل القرآن سورة البقرة وافضل آى القرآن آية الكرسى (البغوى فى معجمه عن ربيعة الجرشى)

2523 - سورة البقرة من قراها فى بيته ليلا لم يدخله الشيطان ثلاث ليال ومن قراها فى بيته نهارا لم يدخله الشيطان ثلاثة ايام (ع حب طب هب عن سهل بن سعد)

2524 - لكل شىء سنام وان سنام القرآن سورة البقرة وفيها آية هى سيدة آى القرن آية الكرسى (ت عن ابى هريرة)

2525 - اعطيت سورة البقرة من الذكر الاول واعطيت طه والطواسين والحواميم من الواح موسى واعطيت فاتحة الكتاب وخواتيم البقرة من تحت العرش (تخ وابن الضريس عن الحسن مرسلا)

2526 - اعطيت هذه الأيات من آخر سورة البقرة من كنز تحت العرش لم يعطها نبى قبلى (حم طب هب عن حذيفة حم عن ابى ذر)

2527 - اقرؤا سورة البقرة فى بيوتكم ولا تجعلوها قبورا ومن قرأ سورة البقرة توج بتاج فى الجنة (هب عن الصلصال بن دهمس)

2528 - من قرأ سورة البقرة توج بتاج فى

(الحارث وابن الضریس ومحمد بن نصر عن الحسن مرسلاً)

(۲۵۲۱) اپنے گھروں میں سورۂ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے۔ (ک هب عن ابن مسعود)

(۲۵۲۲) قرآن کریم کا افضل حصہ سورۂ بقرہ ہے اور قرآن کریم کی افضل آیت آیۃ الکرسی ہے۔ (البغوی فی معجمہ عن ربیعۃ الجرشی)

(۲۵۲۳) سورۂ بقرہ ایسی سورت ہے کہ جو اسے اپنے گھر میں رات کو پڑھے اس گھر میں تین راتیں شیطان داخل نہیں ہوگا اور جو اسے اپنے گھر میں دن کو پڑھے۔ اس گھر میں تین دن شیطان داخل نہیں ہوگا۔ (ع حب طب هب عن سہل بن سعد)

(۲۵۲۴) ہر چیز کا ایک بالائی حصہ (کوہان) ہوتا ہے اور قرآن کریم کا بالائی حصہ سورۂ بقرہ ہے اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کی آیات کی سردار ہے۔ وہ آیۃ الکرسی ہے۔ (ت عن ابی ھریرۃ)

(۲۵۲۵) ذکر اول سے مجھے سورۂ بقرہ عطا کی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی الواح (تختیوں) سے مجھے ''طٰہٰ'' ''طواسین'' اور ''حوامیم'' عطا کی گئیں اور فاتحۃ الکتاب اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات مجھے عرش کے نیچے سے عطا کی گئیں۔ (تخ وابن الضریس عن الحسن مرسلاً)

(۲۵۲۶) سورۂ بقرہ کے آخر میں سے مجھے یہ آیات عرش کے نیچے سے ایک خزانے سے عطا کی گئیں اور مجھ سے پہلے یہ کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں۔ (حم طب هب عن حذیفۃ۔ حم عن ابی ذر)

(۲۵۲۷) اپنے گھروں میں سورۂ بقرہ پڑھا کرو اور انہیں (یعنی گھروں کو) قبریں مت بناؤ۔ جس آدمی نے سورۂ بقرہ پڑھی اسے جنت میں ایک تاج پہنایا جائیگا۔ (هب عن الصلصال بن دھمس)

(۲۵۲۸) جس نے سورۂ بقرہ پڑھی اسے جنت میں ایک تاج

الجنة (هب عن الصلصال)

2529 - السورة التی تذکر فیها البقرة فسطاط القرآن فتعلموها فان تعلمها برکة وترکها حسره ولا تستطیعها البطلة (فر عن ابی سعید)

2530 - أعطیت آیة الکرسی من تحت العرش (تخ وابن الضریس عن الحسن مرسلا)

2531 - من قرأ آیة الکرسی دبر کل صلاة مکتوبة لم یمنعه من دخول الجنة إلا أن یموت (حب عن ابی امامة

2532 - من قرأ الأیتین من آخر سورة البقرة فی لیلة کفتاه (4 عن ابن مسعود)

2533 - آیة الکرسی ربع القرآن (أبو الشیخ فی الثواب)

2534 - آیتان هما قرآن وهما یشفیان وهما مما یحبهما اللّٰہ الأیتان من اٰخر سورة البقرة

(فر عن ابی هریرة)

2535 - اقرؤا هاتین الأیتین اللتین فی آخر سورة البقره فان ربی اعطانیهما من تحت العرش (حم طب عن عقبة بن عامر)

2536 - اعظم آیة فی القرآن آیة الکرسی واعدل آیة فی القرآن إن اللّٰـہ یامر بالعدل والاحسان إلی آخرها واخوف آیة فی القرآن فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره وارجی آیة فی القرآن قل یا عبادی

پہنایا جائے گا۔ (ھب عن الصلصال)

(۲۵۲۹) وہ سورت کہ جس میں گائے (بقرہ) کا ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ قرآن کریم کا شامیانہ ہے چنانچہ اسے سیکھو کیونکہ اس کا سیکھنا برکت کا باعث ہے اور اسے چھوڑنا حسرت کا باعث ہے اور اسے سیکھنے کی طاقت جادوگر نہیں رکھتے۔ (فر عن ابی سعید)

(۲۵۳۰) آیت الکرسی مجھے عرش کے نیچے سے عطا کی گئی ہے۔ (تخ وابن الضریس عن الحسن مرسلاً)

(۲۵۳۱) جو آدمی ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اسے اس کا مرنا ہی جنت میں داخل ہونے سے روکے ہوئے ہے۔ (حب عن ابی امامۃ)

(۲۵۳۲) جس نے ایک رات میں سورۂ بقرہ کے آخر سے دو آیتیں پڑھیں وہ اسے کفایت کریں گی۔ (۴عن ابن مسعود)

(۲۵۳۳) آیۃ الکرسی چوتھائی قرآن ہے۔ (ابو الشیخ فی الثواب)

(۲۵۳۴) دو آیتیں ایسی ہیں جو کامل قرآن کی حیثیت رکھتی ہیں۔ وہ دونوں شفا بخشتی ہیں اور وہ دونوں ان چیزوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ وہ دو آیتیں سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں ہیں۔ (فر عن ابی ھریرۃ)

(۲۵۳۵) وہ دو آیتیں جو کہ سورۂ بقرہ کے آخر میں ہیں انہیں پڑھا کرو کیونکہ وہ دونوں مجھے میرے رب تعالیٰ نے عرش کے نیچے سے عطا فرمائی ہیں۔ (حم طب عن عقبۃ بن عامر)

(۲۵۳۶) قرآن کریم میں عظیم ترین آیت آیۃ الکرسی، عدل پر مبنی آیت "ان اللـہ یـامـر بـالعدل والاحسان" الی آخرھا (النحل ۹۰) سب سے زیادہ خوف پر مبنی آیت "فـمـن یـعـمـل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرًا یـــره" (الزلزال ۸،۷) اور قرآن کریم میں سب سے زیادہ امید

الـذيـن اسرفوا علیٰ انفسهم لا تقنطوا من رحمة اللّٰــه (الشيـرازی فـی الالـقـاب وابن مردويـه والهروی فی فضائله عن ابن مسعود)

ولانے والی آیت "قل يا عبادی الذين اسرفوا علی انفسهم لاتقـنـطوا من رحمة الله" (الزمر۵۳) ہے۔(الشیرازی فی الالقاب وابن مردویہ والھروی فی فضائلہ عن ابن مسعود)

2537 - إن اللّٰـه تـعـالیٰ ختم سورة البقرة بـاٰيتيـن اعـطانيهما من كنزه الذی تحت العرش فتعلموهن وعلموهن نساء كم وابناء كم فانهما صلاة وقراء ة ودعاء

(ك عن ابی ذر)

(۲۵۳۷) اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ دو آیتوں کے ساتھ ختم فرمائی۔ وہ دونوں آیتیں اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اس خزانے سے عطا فرمائی ہیں جو عرش کے نیچے ہے۔ چنانچہ انہیں خود بھی سیکھو اور اپنی عورتوں اور بیٹوں کو بھی سکھاؤ کیونکہ وہ نماز، قرأت اور دعا (سب کچھ) ہیں۔(ک عن ابی ذر)

2538 - إن اللّٰـه تـعـالیٰ كتب كتابا قبل أن يـخـلـق السموات والارض بالفی عام وهو عند الـعـرش وانـه انـزل مـنـه آيتين ختم بهما سورة البـقـره ولا تـقـرء ان فی دار ثلاث ليال فيقربها شيطان (ق ن ك عن النعمان بن بشير)

(۲۵۳۸) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور وہ کتاب عرش الٰہی کے پاس ہے۔ اس میں سے دو آیتیں اتاریں جن کے ساتھ سورۂ بقرہ ختم فرمائی۔ وہ دونوں آیتیں جس گھر میں بھی تین راتیں پڑھی جائیں شیطان اس گھر کے قریب نہیں آتا۔(ق ن ک عن النعمان بن بشیر)

2539 - الأيتـان مـن آخـر سورة البقرة من قراهما فی ليلة كفتاه (حم ق ہ عن ابن مسعود)

(۲۵۳۹) سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو بھی رات میں پڑھتا ہے وہ اسے کفایت کرتی ہے۔(حم ق ہ عن ابن مسعود)

سورة آل عمران

سورۂ آل عمران

2540 - مـن قـرأ السورة التی يذكر فيها آل عـمـران يوم الجمعة صلی الله عليه وملائكته حتی تجب الشمس (طب عن ابن مسعود ابن مسعود)

(۲۵۴۰) جس نے جمعہ کے دن وہ سورت پڑھی کہ جس میں آل عمران کا ذکر کیا گیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سورج غروب ہونے تک رحمتیں بھیجتے رہیں گے۔(طب عن ابن مسعود)

2541 - اقـرؤا القرآن فانه يأتی يوم القيامة شـفـيـعـا لاصـحـابه اقراوا الزهراوين البقرة وآل عمران فانهما ياتيان يوم القيامة كأنهما غمامتان أو غـيـايـتـان أو كـأنـهـمـا فـرقان من طير صواف يـحـاجـان عن اصحابهما اقرؤا سورة البقرة فان اخـذهـا بـركـة وتـركـهـا حسرة ، و لا تستطيعها

(۲۵۴۱) قرآن کریم پڑھو کیونکہ قیامت کے دن یہ اپنے ساتھیوں (صاحب قرآن لوگوں) کیلئے سفارشی بن کر آئیگا۔ زہراوان یعنی سورۂ بقرہ وآل عمران پڑھو کیونکہ قیامت کے دن یہ ایسے آئیں گی گویا کہ یہ دو ابر یا دو چھتریاں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کے دو ڈار ہیں۔ یہ دونوں اپنے ساتھیوں کیلئے جھگڑیں گی۔ سورۂ بقرہ پڑھو کیونکہ اسے حاصل کرنا برکت اور اسے چھوڑنا حسرت

البطلة (حم م عن ابی امامة)

2542 - يأتی القرآن واهله الذين كانوا يعملون به فی الدنيا تقدمه سورة البقرة وآل عمران قال ياتيان كأنهما غيايتان وبينهما شرق أو كأنهما غمامتان سوداوان أو كأنهما ظلتان من طير صواف يجادلان عن صاحبهما

(حم م ت عن النواس بن سمعان)

ہے اور جادوگر اسے سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ (حم عن ابی امامۃ)

(۲۵۴۲) قرآن کریم اور وہ اہل قرآن جو دنیا میں قرآن کریم پر عمل کیا کرتے تھے، وہ آئیں گے۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اس کے آگے آگے ہوں گی۔ ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں سورتیں ایسے آئیں گی گویا کہ یہ دو چھتریاں ہیں اور ان دونوں کے درمیان میں روشنی یا رستہ ہے یا گویا کہ یہ دو کالے ابر ہیں یا گویا کہ یہ صف باندھے پرندوں کے دو سائبان ہیں یہ دونوں اپنے ساتھی (جس نے انہیں پڑھا یا یاد کیا ہوگا) کی طرف سے جھگڑیں گی۔

(حم م ت عن النواس بن سمعان)

2543 - ماخيب الله تعالىٰ عبدا قام فی جوف الليل فافتح سورة البقرة وآل عمران ونعم كنز المرء البقرة وآل عمران (طس حل عن ابن مسعود)

(۲۵۴۳) اللہ تعالیٰ اس بندے کو نامراد نہیں رکھے گا جو آدھی رات کو قیام کرے تو سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران سے ابتدا کرے اور سورۂ بقرہ وآل عمران آدمی کا کتنا ہی اچھا خزانہ ہے۔

(طس حل عن ابن مسعود)

الاكمال

2544 - افضل سور القرآن البقرة وافضل آی القرآن آية الكرسی (البغوی عن ربيعة الجرشی)

2545 - البقرة سنام القرآن وذروته، ونزل مع كل آية منها ثمانون ملكا واستخرجت الله لا إله إلا هو الحی القيوم من تحت العرش فوصلت بها ويس قلب القرآن لايقرأ بها رجل يريد الله والدار الأخرة إلا غفر الله له واقرؤها على موتاكم (حم طب وابو الشيخ عن معقل بن يسار)

2546 - أن لكل شیء سنام وسنام القرآن

الاكمال

(۲۵۴۴) قرآن کریم کی سورتوں میں سے افضل سورت سورۂ بقرہ ہے اور قرآن کریم کی آیات میں سے افضل آیت آیۃ الکرسی ہے۔ (البغوی عن ربیعۃ الجرشی)

(۲۵۴۵) سورۂ بقرہ قرآن کریم کی کوہان اور چوٹی ہے۔ اس کی ہر آیت کے ساتھ اسی (80) فرشتے اترے ہیں اور "الله لا اله الا هو الحی القيوم" عرش کے نیچے سے نکالی گئی پھر اس (سورۂ بقرہ) کے ساتھ ملا دی گئی۔ سورۂ یٰسٓ قرآن کریم کا دل ہے جو آدمی بھی اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخرت کے گھر کے ارادے سے پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ اسے اپنے مردوں (قریب المرگ لوگوں) پر پڑھا کرو۔ (حم طب وابو الشیخ عن معقل بن یسار)

(۲۵۴۶) ہر چیز کا ایک بالائی حصہ ہوتا ہے اور قرآن کا بالائی

سورة البقرة ومن قراها فی بیته لیلا لم یدخله الشیطان ثلاث لیال ومن قراها فی بیته نهارا لم یدخله الشیطان ثلاثة ایام (ع حب طب هب ص عن سهل بن سعد)

حصہ سورۂ بقرہ ہے۔ جس آدمی نے اسے رات کو اپنے گھر میں پڑھا اس گھر میں تین راتیں شیطان داخل نہیں ہوگا اور جس نے دن کو اسے اپنے گھر میں پڑھا اس گھر میں تین دن شیطان داخل نہیں ہوگا۔ (ع حب طب هب ص عن سہل بن سعد)

2547 - تعلموا القرآن فو الذی نفسی بیده إن الشیطان لیخرج من البیت الذی یقرأ فیه سورة البقرة (عد عن ابی الدرداء)

(۲۵۴۷) قرآن کریم سیکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (عد عن ابی الدرداء)

2548 - لا الفین احدکم یضع احدی رجلیه علی الاخری یتغنی ویدع سورة البقرة یقرؤها فان الشیطان یفر من البیت الذی تقرا فیه سورة البقرة وإن اصفر البیوت الجوف الصفر من کتاب الله عزوجل (هب عن ابن مسعود)

(۲۵۴۸) تم میں کوئی ایسا آدمی نہ پایا جائے کہ جو اپنی ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھے گانا گائے اور سورۂ بقرہ کو چھوڑ دے۔ اسے پڑھو کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے اور تمام گھروں سے زیادہ خالی وہ پیٹ ہے جو کتاب اللہ سے خالی ہو۔ (هب عن ابن مسعود)

2549 - السورة التی تذکر فیها البقرة فسطاط القرآن فتعلموها فان تعلمها برکة وترکها حسرة، ولا تستطیعها البطلة (الدیلمی عن ابی سعید)

(۲۵۴۹) وہ سورت کہ جس میں گائے کا ذکر کیا گیا ہے وہ قرآن کریم کا شامیانہ ہے۔ چنانچہ اسے سیکھو کیونکہ اسے سیکھنا برکت اور چھوڑنا حسرت (ناکامی) ہے اور جادوگر اسے سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ (الدیلمی عن ابی سعید)

2550 - اقرأوا سورة البقرة فی بیوتکم ولا تجعلوها قبورا (هب عن الصلصال)

(۲۵۵۰) اپنے گھروں میں سورۂ بقرہ پڑھو اور انہیں قبریں مت بناؤ۔ (هب عن الصلصال)

2551 - من قرأ سورة البقرة یتوج بتاج فی الجنة (هب عن محمد بن نصر عن الصلصال بن الدهمس عن ابیه عن جده)

(۲۵۵۱) جس نے سورۂ بقرہ پڑھی اسے جنت میں ایک تاج پہنایا جائیگا۔ (هب عن محمد بن نصر عن الصلصال بن الدهمس عن ابیه عن جده)

2552 - من قرأ سورة البقرة توج بها تاجا فی الجنة (أبو نعیم عن ابن عمرو)

(۲۵۵۲) جس نے سورۂ بقرہ پڑھی اسے اس کے بدلے میں جنت میں ایک تاج پہنایا جائیگا۔ (ابونعیم عن ابن عمرو)

آية والهكم من الاكمال

2553 - ليس شيء أشد على مردة الجن من هؤلاء الأيات في سورة البقرة وإلهكم إله واحد الأيتين (الديلمي عن انس)

الاکمال سے آیت "والھکم الہ واحد" کا بیان

(۲۵۵۳) سرکش جنوں پر ان آیات سے بڑھ کر شدید کوئی چیز نہیں جو سورۂ بقرہ میں ہیں یعنی "والھکم الہ واحد" سے آخر تک دو آیتیں۔ (الدیلمی عن انس)

آية الكرسى من الاكمال

2554 - سورة البقرة فيها آية سيدة آى القرآن لاتقرا فى بيت وفيه شيطان إلا خرج منه آية الكرسى

(ك هب عن ابى هريرة)

2555 - البقرة فيها آية سيدة آى القرآن لاتقرا فى بيت وفيه شيطان إلا خرج منه آية الكرسى

(ك عن ابى هريرة)

2556 - يا ابا المنذر أتدرى أى آية معك فى القرآن اعظم قال آية الكرسى قال ليهنك العلم يا ابا المنذر فو الذى نفسى بيده إن لها للسان يوم القيامة وشفتين تقدس الملك عند ساق العرش

(ط حم وعبد بن حميد هب عن ابى بن كعب وروى صدره م د ك عن ابى إلى قوله يا ابا المنذر)

2557 - اعظم آية فى القرآن آية الكرسى واعدل آية فى القرآن إن الله يامر بالعدل

الاکمال سے "آیۃ الکرسی" کا بیان

(۲۵۵۴) سورۂ بقرہ میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کریم کی تمام آیات کی سردار ہے۔ وہ آیت جس گھر میں بھی پڑھی جائے اور اس میں شیطان موجود ہو تو اس سے باہر نکل جاتا ہے۔ وہ آیت آیۃ الکرسی ہے۔ (ک ھب عن ابی ھریرۃ)

(۲۵۵۵) البقرہ میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کریم کی تمام آیات کی سردار ہے۔ وہ آیت جس گھر میں بھی پڑھی جائے اور اس میں شیطان موجود ہو تو اس سے باہر نکل جاتا ہے وہ آیت آیۃ الکرسی ہے۔ (ک عن ابی ھریرۃ)

(۲۵۵۶) اے ابومنذر! کیا تو جانتا ہے کہ تیرے پاس قرآن کریم میں سے کونسی آیت عظیم ترین ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ آیۃ الکرسی۔ تو ارشاد فرمایا اے ابومنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ قیامت کے دن اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔ یہ عرش کی پنڈلی کے پاس بادشاہ حقیقی کی پاکیزگی بیان کرے گی۔ (ط حم وعبد بن حمید۔ ھب عن ابی بن کعب۔ وروی صدرہ "م دک عن ابی الی قولہ "یا ابا المنذر")

(۲۵۵۷) قرآن میں عظیم ترین آیت آیۃ الکرسی، عدل پر مبنی آیت "ان اللہ یامر بالعدل والاحسان" الی آخرھا

والاحسان إلى آخرها واخوف آية فى القرآن فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره وارجى آية فى القرآن يا عبادى الذين اسرفوا على أنفسهم لا تقنطوا من رحمة الله (الشيرازى فى الالقاب وابن مردويه والهروى فى فضائله عن ابن مسعود)

(النحل ۹۰) سب سے زیادہ خوف پر مبنی آیت "فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره" (الزلزال ۵،۷) اور سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت "یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله" (الزمر ۵۳) ہے۔ (الشیرازی فی الالقاب وابن مردویہ والھروی فی فضائلہ عن ابن مسعود)

2558 - أما إنه صدقك وهو كذوب تعلم من تخاطب منذ ثلاث ليال قال: لا، قال: ذاك شيطان (خ عن ابى هريرة)

(۲۵۵۸) ارے! اس نے تم سے تو سچ کہا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ تین راتوں سے تو کس سے باتیں کرتا رہا ہے؟ انہوں نے عرض کی، نہیں۔ تو فرمایا وہ شیطان تھا۔ (خ عن ابی ھریرۃ)

2559 - صدقك وهو كذوب (ك عن ابن عباس طب عن ابى اسيد)

(۲۵۵۹) تجھ سے اس نے سچ کہا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ (ک عن ابن عباس طب عن ابی اسید)

2560 - اعطيت آية الكرسى من كنز تحت العرش ولم يؤتها نبى قبلى (الديلمى عن على)

(۲۵۶۰) آیۃ الکرسی مجھے عرش کے نیچے سے ایک خزانے سے عطا کی گئی ہے اور مجھ سے پہلے یہ کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی۔ (الدیلمی عن علی)

2561 - من قرأ فى دبر كل صلاة مكتوبة آية الكرسى حفظ إلى الصلاة الاخرى ولا يحافظ عليها إلا نبى أو صديق أو شهيد (هب وضعفه عن انس)

(۲۵۶۱) جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو دوسری نماز تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور اس پر فقط نبی، صدیق یا شہید ہی محافظت (دوام) اختیار کرتا ہے۔ (ھب وضعفہ عن انس)

2562 - من قرأ آية الكرسى دبر كل صلاة مكتوبة كان فى ذمة الله إلى الصلاة الاخرى (طب ص عن الحسين بن على الديلمى عن على)

(۲۵۶۲) جس نے آیت الکرسی ہر فرض نماز کے بعد پڑھی وہ دوسری (اگلی) نماز تک اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوگا۔ (طب ص عن الحسین بن علی۔ الدیلمی عن علی)

2563 - من قرأ آية الكرسى لم يتول قبض نفسه إلا الله تعالى (الخطيب عن ابن عمرو)

(۲۵۶۳) جس نے آیت الکرسی پڑھی تو اس کی جان قبض کرنا فقط اللہ تعالیٰ کے ہی سپرد ہوگا۔ (الخطیب عن ابن عمرو)

2564 - من قرأ آية الكرسى دبر كل صلاة كان الذى يلى قبض روحه ذو الجلال والاكرام وكان كمن قاتل عن انبياء الله ورسله حتى

(۲۵۶۴) جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو جس کے سپرد اس کی روح قبض کرنا ہوگا وہ ذوالجلال والاکرام رب تعالیٰ ہے اور وہ آدمی ایسے ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور رسولوں کی

يستشهد
(الحكيم عن زيد المروزى معضلا)

طرف سے جنگ لڑنے والا ہے حتیٰ کہ شہید ہو جائے۔ (الحکیم عن زید المروزی معضلاً)

2565 - من قرأ آية الكرسى دبر كل صلاة مكتوبة كان الرب يتولى قبض روحه بيده وكان بمنزلة من قاتل عن انبياء الله ورسله حتى يستشهد (ابن السنى والديلمى عن ابى امامة

(۲۵۶۵) جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو وہ رب تعالیٰ ہی ہے کہ جس کے دست قدرت میں اس کی روح قبض کرنا ہوگا اور وہ آدمی اس آدمی کے قائم مقام ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور رسولوں کی طرف سے لڑے حتیٰ کہ شہید ہو جائے۔ (ابن السنی والدیلمی عن ابی امامۃ)

2566 - من قرأ آية الكرسى دبر كل صلاة لم يمنعه من دخول الجنة إلا الموت ومن قراها حين ياخذ مضجعه امنه الله تعالىٰ على داره ودار جاره ودويرات حوله (هب وضعفه عن على)

(۲۵۶۶) جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے جنت میں داخل ہونے سے فقط موت ہی روکے ہوئے ہے اور جس نے اسے بستر پر لیٹتے وقت پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گھر، اس کے پڑوسی کے گھر اور اس کے اردگرد کے گھروں پر اطمینان عطا فرمائے گا۔ (ھب وضعفہ عن علی)

2567 - من قرأ آية الكرسى دبر كل صلاة مكتوبة لم يحل بينه وبين دخول الجنة الا الموت (ابن السنى عن ابى امامة)

(۲۵۶۷) جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اس کے اور جنت میں داخل ہونے کے درمیان فقط موت ہی حائل ہے۔ (ابن السینی عن ابی امامۃ)

2568 - من قرأ آية الكرسى فى دبر كل صلاة لم يكن بينه وبين أن يدخل الجنة إلا أن يموت فإذا مات دخل الجنة (هب عن الصلصال)

(۲۵۶۸) جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو اس کے اور اس کے جنت میں داخل ہونے کے درمیان فقط اس کا مرنا ہی ہوگا۔ چنانچہ جب وہ مر جائے گا تو جنت میں داخل ہو جائیگا۔ (ھب عن الصلصال)

2569 - من قرأ آية الكرسى وقل هو الله احد دبر كل صلاة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة إلا الموت (طب عن ابى امامة) خواتيم

(۲۵۶۹) جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور ''قل ھو اللہ احد'' پڑھیں تو اسے جنت میں داخل ہونے سے فقط موت ہی روکے ہوئے ہے۔ (طب عن ابی امامۃ)

سورة البقرة

سورۂ بقرہ کی آخری آیات

2570 - اعطيت خواتيم سورة البقرة من كنز تحت العرش لم يعطهن نبى قبلى (حم هب

(۲۵۷۰) سورۂ بقرہ کی آخری آیات مجھے عرش کے نیچے سے ایک خزانے سے عطا کی گئی ہیں۔ مجھ سے پہلے وہ کسی نبی کو عطا نہیں

ص عن ابی ذر)

2571 - من قرأ خاتمة سورة البقرة حتى يختمها فی ليلة اجزت عنه قيام تلك الليلة (الديلمی عن ابن مسعود)

سورة آل عمران من الاكمال

2572 - من قرأ شهد الله أنه لا إله إلا هو والملائكة واولوا العلم إلى عند الله الاسلام ثم قال وأنا أشهد بما شهد الله به واستودع الله هذه الشهادة وهی لی عند الله وديعة جیئ به يوم القيامة فقيل عبدی هذا عهد إلی عهدا وانا احق من اوفی بالعهد ادخلوا عبدی الجنة

(أبو الشيخ عن ابن مسعود)

2573 - ويل لمن قرأ هذه الاٰية ثم لم يتفكر فيها يعنی إن فی خلق السموات (الديلمی عن عائشة)

الزهراوان من الاكمال

2574 - تعلموا الزهراوين البقرة وآل عمران فانهما يجيئان يوم القيامة كأنهما غمامتان أو كأنهما غيايتان أو كأنهما فرقان من طير صواف يحاجان عن صاحبهما تعلموا البقرة فان اخذها بركة وتركها حسرة و لاتستطيعها البطلة (طب عن ابن عباس)

2575 - تعلموا سورة البقرة فان اخذها

کی گئیں۔(حم ھب ص عن ابی ذر)

(۲۵۷۱) جس نے سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھیں حتیٰ کہ انہیں کسی رات میں ختم کیا تو اسے وہ اس رات کے قیام کی طرف سے کفایت کریں گی۔(الدیلمی عن ابن مسعود)

الاکمال سے سورۂ آل عمران کا بیان

(۲۵۷۲) جس نے یہ آیت "شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو والملائکۃ واولوا العلم" سے لے کر "عنداللہ الاسلام" تک پڑھی پھر یہ کہا کہ میں بھی اسی بات کی گواہی دیتا ہوں جس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی اور میں یہ گواہی اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اور یہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں بطور امانت ہوگی تو اسے قیامت کے دن لایا جائیگا۔ پھر کہا جائے گا میرے اس بندے نے مجھ سے عہد لیا تھا اور میں سب عہد پورا کرنے والوں سے زیادہ عہد پورا کرنے کا حقدار ہوں۔ میرے بندے کو جنت میں داخل کردو۔(ابوالشیخ عن ابن مسعود)

(۲۵۷۳) ہلاکت ہے اس آدمی کیلئے کہ جس نے یہ آیت پڑھی پھر اس میں غور وفکر نہ کیا یعنی "ان فی خلق السموات" والی آیت۔(الدیلمی عن عائشۃ)

الاکمال سے "زہراوان" کا بیان

(۲۵۷۴) زہراوان یعنی سورۂ بقرہ وآل عمران سیکھو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن ایسے آئیں گی گویا کہ یہ دوابر ہیں یا گویا کہ یہ دو چھتریاں ہیں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کے دوڈار ہیں۔ یہ دونوں اپنے ساتھی کی طرف سے جھگڑیں گی۔ سورۂ بقرہ سیکھو کیونکہ اسے حاصل کرنا برکت اور اسے چھوڑنا حسرت (ناکامی) کا باعث ہے اور اسے سیکھنے کی جادوگر طاقت نہیں رکھتے۔(طب عن ابن عباس)

(۲۵۷۵) سورۂ بقرہ سیکھو کیونکہ اسے حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا

بـركة وتـركهـا حسرة ولا تسـتـطيعهـا البطلة تـعـلـموا سورة الـبـقـرة وآل عـمـران فـانهـمـا الـزهـراوان يظلان صاحبهما يوم القيامة كأنهما غـمـامتـان أو غـيـايتان أو فرقان من طير صواف وإن الـقـرآن يلقى صاحبه يوم القيامة حين ينشق عـنـه قبره كالرجل الشاحب يقول له هل تعرفنى فيـقـول مـا اعـرفك فيـقـول انا صاحبك القرآن الذى اظمأتك فى الهواجر واسهرت ليلك ، وإن كـل تـاجـر مـن وراء تجارته وانا لك اليوم وراء كـل تـجـارة فـيـعـطـى الـمـلك بيمينـه والخلد بشـمـاله، ويوضع على رأسه تاج الوقار ويكسى والداه حلتين لا تقوم لهما اهل الدنيا فيقولان بم كسينا هٰذا فيقال باخذ ولدكما القرآن ثم يقال لـه اقرأ واصـعد فى درج الجنة وغرفها فهو فى صعود مادام يقرأ هٰذا كان أو ترتيلا

(حـم والـدارمـى والـرويانى عق ك هب عن عبد الـلّـه بـن زيـد عـن ابيـه وروى ہ بعضه مختصرا)

2576 - يـؤتـى بـالقرآن يوم القيامة واهله الـذين كانوا يعملون به تقدمه سورة البقرة وآل عـمـران كـأنهـمـا غمامتان أو ظلتان سوداوتان بينهـمـا شرق أو كأنهما فرقان من طير صواف يـحـاجـان عـن صـاحـبهما (حم م عن النواس بن سمعان)

حسرت کا باعث ہے اور جادوگر اسے سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔سورۂ بقرہ وآل عمران سیکھو کیونکہ یہ دونوں زہراوان ہیں قیامت کے دن اپنے ساتھی پر ایسے سایہ کریں گی گویا کہ یہ دو ابر ہیں یا دو چھتریاں ہیں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کے دو ڈار ہیں اور قرآن کریم قیامت کے دن جب صاحب قرآن سے اس کی قبر پھٹے گی تو اسے ایک رنگ بدلے ہوئے آدمی کی صورت میں ملے گا اور اسے کہے گا کہ کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ (صاحب قرآن) جواب دے گا کہ میں تجھے نہیں پہچانتا۔تب یہ کہے گا کہ میں تیرا وہ ساتھی قرآن کریم ہوں جس نے تجھے سخت گرمی والی دوپہر میں پیاسا رکھا اور تجھے رات کو بیدار رکھا اور ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا ہے البتہ آج کے دن میں تیرے لئے ہر تجارت کے پیچھے ہوں گا تب اسے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں جنت خلد عطا کی جائے گی۔اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائیگا اور اس کے والدین کو دو ایسے حلے پہنائے جائیں گے کہ جن کے سامنے دنیا والے کوئی حیثیت نہیں رکھتے تو وہ دونوں کہیں گے کہ یہ ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں تو جواب دیا جائیگا کہ تمہارے بچے کے قرآن کریم حاصل کرنے کی وجہ سے۔ پھر اس صاحب قرآن سے کہا جائیگا کہ قرآن کریم پڑھتا جا اور جنت کے درجات اور بالا خانوں کے اوپر چڑھتا جا تو وہ جب تک پڑھتا جائیگا تب تک اوپر چڑھتا جائے گا چاہے جلدی جلدی پڑھے چاہے ٹھہر ٹھہر کر۔ (حم والدارمی والرویانی عق ک ھب عن عبداللہ بن زید عن ابیہ۔وروی ''ہ'' بعضہ مختصراً)

(۲۵۷۶) قیامت کے دن قرآن کریم اور ان اہل قرآن کو جو کہ اس پر عمل کیا کرتے تھے انہیں لایا جائیگا۔سورۂ بقرہ وآل عمران اس کے آگے آگے ہوں گی گویا کہ یہ دو ابر ہیں یا دو سیاہ سائبان ہیں ان کے درمیان روشنی یا رستہ ہوگا یا گویا کہ یہ صف باندھے ہوئے پرندوں کے دو ڈار ہیں۔ یہ دونوں اپنے ساتھی کی طرف سے جھگڑیں گی۔ (حم م عن النواس بن سمعان)

سورة الانعام من الاكمال

2577 - لقد شيع هٰذه السورة من الملائكة ما سد الافق يعني ألانعام (ك وتعقب هب عن جابر)

السبع الطوال

2578 - إن اللّٰه تعالىٰ اعطاني السبع مكان التوراة واعطاني الرء ات إلى الطواسين مكان الانجيل واعطاني ما بين الطواسين إلى الحواميم مكان الزبور وفضلني بالحواميم والمفصل ماقراهن نبي قبلي (محمد بن نصر عن انس)

2579 - اعطيت مكان التوراة السبع الطوال واعطيت مكان الزبور المئين وأعطيت مكان الانجيل المثاني وفضلت بالمفصل (طب هب عن)

2580 - من اخذ السبع فهو خير (ك هب عن عائشة)

الاكمال

2581 - من اخذ السبع الاول من القرآن فهو خير (حم والخطيب عن عائشة)

2582 - اعطاني ربي السبع الطوال مكان التوراة والمئين مكان الانجيل وفضلت بالمفصل (طب عن ابی امامة)

الاكمال سے ''سورۂ انعام'' کا بیان

(۲۵۷۷) اس سورت کے ساتھ اتنے فرشتے چلتے ہیں جوافق آسمان کو بھر دیتے ہیں یعنی سورۂ انعام۔(ک وتعقب هب عن جابر)

سبعۂ طوال کا بیان

(۲۵۷۸) اللہ تعالیٰ نے مجھے تورات کی جگہ سات سورتیں، انجیل کی جگہ الٓمٓر وغیرہ سے لے کر طواسین تک کی سورتیں، طواسین سے لے کر حوامیم تک کی سورتیں زبور کی جگہ عطا فرمائیں اور حوامیم اور مفصل سورتوں کے ساتھ مجھے فضیلت دی گئی ہے مجھ سے پہلے انہیں کسی نبی نے نہیں پڑھا۔(محمد بن نصر عن انس)

(۲۵۷۹) تورات کی جگہ مجھے سات طویل سورتیں، زبور کی جگہ مئین (سو سے زیادہ آیات والی سورتیں) انجیل کی جگہ مثانی عطا کی گئیں اور مفصل سورتوں کے ساتھ مجھے فضیلت دی گئی۔

(طب هب عن واثلة)

(۲۵۸۰) جس نے سبعہ طوال (سات طویل سورتیں) حاصل کیں تو وہ بہتر ہے (بھلائی ہے)(ک هب عن عائشة)

الاکمال

(۲۵۸۱) جس نے قرآن کریم سے پہلی سات سورتیں حاصل کرلیں تو وہ بھلائی ہے(حم والخطیب عن عائشة)

(۲۵۸۲) میرے رب تعالیٰ نے مجھے تورات کی جگہ سات طویل سورتیں اور انجیل کی جگہ مئین عطا کیں اور مفصل سورتوں کے ساتھ مجھے فضیلت سے نوازا گیا۔(طب عن ابی امامة)(یادرہے مئین سے مراد سو سے زیادہ آیات والی سورتیں ہیں ازمترجم)

سورة هود عليه السلام

2583 - شيبتني هود واخواتها (طب عن عقبة بن عامر وعن ابى جحيفة)

2584 - شيبتني هود واخواتها الواقعة والحاقة وإذا الشمس كورت (طت عن سهل بن سعد)

2585 - شيبتني هود والواقعة والمرسلات وعم يتساء لون وإذا الشمس كورت (ك عن ابن عباس ك عن ابى بكر ابن مردويه عن سعد)

2586 - شيبتني هود واخواتها قبل المشيب (ابن مردويه عن ابى بكر)

2587 - شيبتني سورة هود واخواتها الواقعة والقارعة والحاقة وإذا الشمس كورت وسأل سائل (ابن مردويه عن انس)

2588 - شيبتني هود واخواتها وما فعل الامم قبلي (ابن عساكر عن محمد بن علي مرسلا)

2589 - شيبتني هود واخواتها ذكر يوم القيامة وقصص الامم (عم في زوائد الزهد وابو الشيخ في تفسيره عن ابى عمران الجوني مرسلا)

سورة سبحان

2590 - آية العز الحمد لله الذى لم يتخذ ولدا الأية (حم طب عن معاذ بن انس)

سورۂ ھود علیہ السلام کا بیان

(۲۵۸۳) مجھے سورۂ ھود اور اس جیسی دیگر سورتوں نے بوڑھا کردیا۔ (طب عن عقبۃ بن عامر وعن ابی جحیفۃ)

(۲۵۸۴) مجھے سورۂ ھود اور اس جیسی دیگر سورتوں یعنی الواقعۃ، الحاقۃ اور ''اذا الشمس کورت'' نے بوڑھا کردیا۔ (طب عن سہل بن سعد)

(۲۵۸۵) مجھے سورۂ ھود، الواقعۃ، المرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کردیا۔ (ک عن ابن عباس، ک عن ابی بکر، ابن مردویہ عن سعد)

(۲۵۸۶) مجھے سورۂ ھود اور اس جیسی دیگر سورتوں نے بڑھاپے سے پہلے ہی بوڑھا کردیا۔ (ابن مردویہ عن ابی بکر)

(۲۵۸۷) مجھے سورۂ ھود اور اس جیسی دیگر سورتوں یعنی الواقعۃ، القارعۃ، الحاقۃ، اذا الشمس کورت اور ''سأل سائل'' نے بوڑھا کردیا۔ (ابن مردویہ عن انس)

(۲۵۸۸) مجھے سورۂ ھود، اس جیسی دیگر سورتوں اور جو کچھ مجھ سے پہلی امتوں نے کیا ان واقعات نے بوڑھا کردیا۔ (ابن عساکر عن محمد بن علی مرسلاً)

(۲۵۸۹) مجھے سورۂ ھود اور اس جیسی دیگر سورتوں نے بوڑھا کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن اور دیگر امتوں کے واقعات کا ذکر فرمایا۔ (عم فی زوائد الزہد وابوالشیخ فی تفسیرہ عن ابی عمران الجونی مرسلاً)

سورۂ سبحان

(۲۵۹۰) آیت عزت یہ ہے ''الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا'' (الاسراء ۱۱۱) (حم طب عن معاذ بن انس)

الاکمال

2591 - من قرأ في صبح أو مسى قل ادعوا الله أو ادعُوا الرحمٰن إلى آخر السورة لم يمت قلبه ذٰلك اليوم ولا في تلك الليلة (الديلمي عن ابي موسى)

سورة الكهف

2592 - ألا اخبركم بسورة ملأت عظمتها بين السماء الارض ولكاتبها من الاجر مثل ذٰلك ومن قراها يوم الجمعة غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى وزيادة ثلاثة ايام ومن قرأ الخمس الاواخر عند نومه بعثه الله أى الليل شاء سورة اصحاب الكهف (ابن مردويه عن عائشة)

2593 - سورة الكهف تدعى في التوراة الحائلة تحول بين قارئها وبين النار (هب عن ابن عباس)

2594 - قارئ سورة الكهف التي تدعى في التوراة الحائلة تحول بين قارئها وبين النار (هب فر عن ابن عباس)

2595 - من قرأ سورة الكهف يوم الجمعة اضاء له النور ما بينه وبين البيت (هب عن ابى سعيد)

2596 - من قرأ العشر الاواخر من سورة الكهف عصم من فتنة الدجال (ت عن ابى الدرداء)

الاکمال

(۲۵۹۱) جس نے صبح کے وقت یا شام کے وقت "قل ادعوا اللّٰہ او ادعوا الرحمٰن" سے لے کر سورت کے آخر تک پڑھا تو اس دن اور اس رات میں اس کا دل مردہ نہیں ہوگا۔ (الدیلمی عن ابی موسیٰ)

سورۂ الکہف

(۲۵۹۲) کیا میں تمہیں ایسی سورت نہ بتاؤں کہ جس کی عظمت نے زمین وآسمان کے درمیان کو بھر دیا ہے اور اس کو لکھنے والے کیلئے بھی اتنا ہی اجر وثواب ہوگا' جس نے اسے جمعہ کے دن پڑھا تو اسے اس جمعہ اور اگلے جمعہ اور مزید تین دنوں کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے آخری پانچ آیات سوتے وقت پڑھیں تورات کے جس حصے میں وہ چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے بیدار فرمائیگا۔ وہ سورت سورۂ اصحاب کہف ہے۔ (ابن مردویہ عن عائشۃ)

(۲۵۹۳) سورۂ کہف کو تورات میں حائلہ کا نام دیا گیا ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے اور دوزخ کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ (ھب عن ابن عباس)

(۲۵۹۴) سورۃ الکھف کہ جسے تورات میں حائلہ کا نام دیا گیا ہے اس کا پڑھنے والا یہ حاصل کرتا ہے کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے اور دوزخ کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ (ھب فر عن ابن عباس)

(۲۵۹۵) جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھی تو اس کیلئے اس کے اور اس کے گھر کے درمیان ایک نور روشن ہوگا۔ (ھب عن ابی سعید)

(۲۵۹۶) جس نے سورۂ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں وہ دجال کے فتنہ سے پناہ میں ہوگا۔ (ت عن ابی الدرداء)

2597 - من قرأ ثلاث آيات من اول الكهف حفظ من فتنة الدجال (ت عن ابی الدرداء)

(۲۵۹۷) جس نے سورۂ کہف کی ابتداء سے تین آیات پڑھیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہوگا۔ (ت عن ابی الدرداء)

2598 - من حفظ عشر آيات من اول سورة الكهف عصم من فتنه الدجال (حم م د ن عن ابی الدرداء)

(۲۵۹۸) جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کیں وہ دجال کے فتنہ سے پناہ میں ہوگا۔

(حم م دن عن ابی الدرداء)

الاكمال

2599 - الا اخبركم بسورة ملأت عظمتها ما بين السماء والارض ولكاتبها من الاجر مثل ذلك ومن قراها يوم الجمعة غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى وزيادة ثلاثة أيام ومن قرأ الخمس الاواخر منها عند نومه بعثه الله أی الليل شاء سورة الكهف

(ابن مردويه الديلمی عن عائشة)

(۲۵۹۹) کیا میں تمہیں ایسی سورت نہ بتاؤں کہ جس کی عظمت نے زمین وآسمان کے درمیان جو کچھ ہے سب کو بھر دیا ہے اور اس کے لکھنے والے کیلئے بھی اتنا ہی اجر وثواب ہوگا۔ جس نے اسے جمعہ کے دن پڑھا تو اسے اس جمعہ اور اگلے جمعہ اور مزید تین دنوں کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے سوتے وقت اس کی آخری پانچ آیات پڑھیں تو وہ رات کے جس حصے میں چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے بیدار فرمائے گا۔ وہ سورت سورۂ کہف ہے۔

(ابن مردویہ' الدیلمی عن عائشۃ)

2600 - من قرأ عشر آيات من سورة الكهف ملئ من قرنه إلى قدمه ايمانا ومن قراها فی ليلة الجمعة كان له نور كما بين صنعاء وبصرى ومن قراها فی يوم الجمعة قدم أو اخر حفظ إلى الجمعة الاخرى فان خرج الدجال بينهما لم يتبعه (أبو الشيخ عن ابن عباس وفيه سوار)

(۲۶۰۰) جس نے سورۂ کہف کی دس آیات پڑھیں اسے اس کے سر کی چوٹی سے لے کر قدموں تک ایمان سے بھر دیا جائیگا۔ جس نے اسے جمعہ کی رات کو پڑھا اس کیلئے اتنا نور ہوگا جتنا فاصلہ صنعاء اور بصریٰ کے درمیان ہے اور جس نے اسے جمعہ کے دن پڑھا خواہ (اس کی موت) پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ اگلے جمعہ تک اس کی حفاظت کی جائیگی۔ اگر ان دونوں جمعہ کے درمیان دجال ظاہر ہو جائے تو وہ آدمی اس کی پیروی نہیں کرے گا۔ (ابوالشیخ عن ابن عباس ''وفیہ سوار'')

2601 - من قرأ الكهف يوم الجمعة فهو معصوم إلى ثمانية ايام من كل فتنة تكون فان خرج الدجال عصم منه (ابن مردويه ص عن علی)

(۲۶۰۱) جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھی وہ آنے والے ہر فتنہ سے آٹھ دنوں تک محفوظ ہوگا۔ اگر دجال ظاہر ہوگیا تو اس سے بھی پناہ میں ہوگا۔ (ابن مردویہ ص عن علی)

2602 - من قرأ سورة الكهف فی يوم

(۲۶۰۲) جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھی اس کیلئے اس

الجمعة سطع له نور من تحت قدمه إلى عنان السماء يضئ له يوم القيامة وغفر له ما بين الجمعتين (ابن مردويه عن ابن عمر)

2603 - من قرأ سورة الكهف فهو معصوم إلى ثلاثة ايام (ابن النجار عن ابی)

2604 - من قرأ العشر الاواخر من سورة الكهف عصم من فتنة الدجال (أبو عبيدة فی فضائله حم م ن ه حب عن ابی الدرداء ابن الضريس ن ع والرويانی ص عن ثوبان)

2605 - من قرأ ثلاث آيات من اول الكهف عصم من فتنة الدجال (ت حسن صحيح عن ابی الدرداء)

2606 - من قرأ سورة الكهف عشر آيات عند منامه عصم من فتنة الدجال ومن قرأ خاتمتها عند رقاده كان له نورا من لدن قرنه إلى قدمه يوم القيامة

(ابن مردويه عن عائشة)

2607 - من قرأ سورة الكهف كما انزلت كانت له نورا يوم القيامة من مقامه إلى مكة ومن قرأ عشر آيات من آخرها ثم خرج الدجال لم يسلط عليه

(طس ك وابن مردويه ق ص عن ابی سعيد)

2608 - من قرأ اول سورة الكهف وآخرها كانت له نورا من قدمه إلى رأسه ومن قراها كلها كانت له نورا ما بين السماء والارض (حم طب وابن السنی وابن مردويه عن معاذ بن انس)

کے قدموں کے نیچے سے لے کر آسمان کے ابر تک ایک نور پھیل جائے گا وہ نور اس کیلئے قیامت کے دن روشن ہوگا اور دو جمعوں کے درمیان کے گناہ اسے بخش دیئے جائیں گے۔ (ابن مردویہ عن ابن عمر)

(۲۶۰۳) جس نے سورۂ کہف پڑھی وہ تین دنوں تک (اللہ تعالیٰ کی) پناہ میں رہے گا۔ (ابن النجار عن ابی)

(۲۶۰۴) جس نے سورۂ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں وہ دجال کے فتنہ سے پناہ میں رہے گا۔

(ابوعبیدۃ فی فضائلہ حم م ن ہ حب عن ابی الدرداء ابن الضریس ن ع والرویانی ص عن ثوبان)

(۲۶۰۵) جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھیں وہ دجال کے فتنہ سے پناہ میں رہے گا۔

(ت حسن صحیح عن ابی الدرداء)

(۲۶۰۶) جس نے سورۂ کہف کی دس آیات سوتے وقت پڑھیں۔ وہ دجال کے فتنہ سے پناہ میں رہے گا اور جس نے بیدار ہونے کے بعد اس کی اختتامی آیات پڑھیں اس کیلئے قیامت کے دن اس کے سر کی چوٹی سے لے کر اس کے قدموں تک ایک نور ہوگا۔ (ابن مردویہ عن عائشۃ)

(۲۶۰۷) جس نے سورۂ کہف ویسے ہی پڑھی جیسے نازل ہوئی ہے تو اس کیلئے قیامت کے دن اس کے ٹھہرنے کے مقام سے لے کر مکہ مکرمہ تک ایک نور ہوگا اور جس نے اس کی آخری دس آیات پڑھیں۔ پھر دجال ظاہر ہو گیا تو وہ (دجال) اس پر مسلط نہیں ہوگا۔

(طس ک وابن مردویہ ق ص عن ابی سعید)

(۲۶۰۸) جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات اور آخری آیات پڑھیں اس کیلئے اس کے قدموں سے لے کر سر تک ایک نور ہوگا اور جس نے یہ ساری کی ساری سورت پڑھی تو یہ اس کیلئے زمین و آسمان کے درمیان جتنا نور ہوگی۔ (حم طب وابن السنی ابن مردویہ

2609 - من قرأ سورة الكهف كما أنزلت رفع الله له نورا من حيث قراها إلى مكة ومن قال إذا توضأ سبحانك اللهم وبحمدك اشهد أن لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك طبع بطابع ثم جعل تحت العرش حتى يؤتى صاحبها يوم القيامة

(ت عن ابى سعيد)

2610 - البيت الذى تقرا فيه سورة الكهف لا يدخله شيطان تلك الليلة (طب وابن مردويه وابو الشيخ فى الثواب عن عبد الله بن مغفل)

2611 - قارئ الكهف تدعى فى التوراة الحائلة تحول بين قارئها وبين النار (الديلمى عن ابن عمرو وفيه سليمان بن قارع منكر الحديث)

2612 - نزلت سورة الكهف جملة معها سبعون الفا من الملائكة (الديلمى عن انس)

2613 - لو لم تنزل على امتى الا خاتمة سورة الكهف لكفتهم (أبو نعيم عن ابى حكيم)

سورة الحج

2614 - فضلت سورة الحج على القرآن بسجدتين (ك د فى مراسيله حق عن خالد بن معدان مرسلا)

2615 - فضلت سورة الحج بسجدتين ومن لم يسجدهما فلا يقراهما (حم ق ك طب

عن معاذ بن انس)

(۲۶۰۹) جس نے سورۂ کہف ویسے ہی پڑھی جیسے نازل ہوئی ہے تو جہاں اس نے اسے پڑھا وہاں سے لے کر مکہ مکرمہ تک اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک نور بلند فرمائے گا اور جس نے وضو کیا تو یہ کہا ”سبحانك اللهم وبحمدك اشهدان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك“ تو اس پر ایک مہر لگا کر عرش کے نیچے رکھ دیا جائیگا حتیٰ کہ قیامت کے دن یہ کہنے والے کو دیا جائیگا۔ (ت عن ابی سعید)

(۲۶۱۰) وہ گھر کہ جس میں سورۂ کہف پڑھی جاتی ہے۔ اس میں شیطان اس رات داخل نہیں ہوتا۔ (طب وابن مردویہ وابوالشیخ فی الثواب عن عبداللہ بن مغفل)

(۲۶۱۱) وہ سورۂ کہف کہ جسے تورات میں حائلہ کا نام دیا گیا ہے اس کیلئے یہ ہے کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے اور دوزخ کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ (الدیلمی عن ابن عمرو) ”وفیہ سلیمان بن قارع“ ”منکر الحدیث“۔

(۲۶۱۲) سورۂ کہف کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے۔ (الدیلمی عن انس)

(۲۶۱۳) اگر میری امت پر سورۂ کہف کی اختتامی آیات کے علاوہ کچھ نہ نازل ہوتا تو یہ انہیں کفایت کرتیں۔ (ابونعیم عن ابی حکیم)

سورۂ حج

(۲۶۱۴) سورۂ حج کو قرآن کریم پر دو سجدوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔

(ک د فی مراسیلہ۔ عق عن خالد بن معدان مرسلاً)

(۲۶۱۵) سورۂ حج کو دو سجدوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے جو یہ دونوں سجدے نہیں کرتا تو وہ یہ دونوں مت پڑھے۔ (حم ق ک

عن عقبة بن عامر)

طب عن عقبة بن عامر)

قد افلح

2616 - انزل علی عشر آیات من اقامهن دخل الجنة قد افلح المؤمنون الأیات (ت عن عمر)

2617 - لقد انزلت علی عشر آیات من أقامهن دخل الجنة قد افلح المؤمنون الأیات (حم ك عن عمر)

سورۂ قد افلح

(۲۶۱۶) مجھ پر ایسی دس آیات اتری ہیں کہ جس آدمی نے ان پر عمل کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ آیات "قد افلح المؤمنون سے آخر تک دس آیات" ہیں۔ (ت عن عمر)

(۲۶۱۷) تحقیق مجھ پر ایسی دس آیات اتری ہیں کہ جس نے ان پر عمل کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ آیات "قد افلح المومنون والی آیات" ہیں۔ (حم ک عن عمر)

الحوامیم

2618 - الحوامیم سبع وابواب جهنم سبع یجیٔ کل حامیم منها یقف علی باب من هذه الابواب یقول: اللّٰهم لا تدخل هذا الباب من کان یؤمن بی ویقرأنی (هب عن الخلیل بن مرة مرسلا)

2619 - الحوامیم دیباج القرآن (أبو الشیخ فی الثواب عن انس ك عن ابن مسعود موقوفا)

2620 - الحوامیم روضة من ریاض الجنة (ابن مردویه عن سمرة)

حوامیم والی سورتیں

(۲۶۱۸) حوامیم سات سورتیں ہیں اور جہنم کے دروازے بھی سات ہیں۔ ان حوامیم میں سے ہر ایک ان دروازوں میں سے ہر ایک دروازے پر آ کر کھڑی ہو جائیگی اور کہے گی۔ اے اللہ! اس دروازے سے اس آدمی کو داخل مت فرما جو مجھ پر ایمان رکھتا تھا اور مجھے پڑھتا تھا۔ (ھب عن الخلیل بن مرۃ مرسلاً)

(۲۶۱۹) حوامیم قرآن کریم کا دیباج (ریشمی کپڑا) یا دیباچہ ہیں۔ (ابوالشیخ فی الثواب عن انس، ک عن ابن مسعود موقوفاً)

(۲۶۲۰) حوامیم جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہیں۔ (ابن مردویہ عن سمرۃ)

سورة یٰسٓ

2621 - إن لکل شیء قلبا وقلب القرآن یس ومن قرأ یس کتب اللّٰه له بقراءتها قراءة القرآن عشر مرات

(الدارمی ت عن انس)

2622 - من قرأ یس کل لیلة غفر له (هب

سورۂ یٰس

(۲۶۲۱) ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کریم کا دل سورۂ یٰس ہے اور جس نے سورۂ یٰس پڑھی تو اس کے سورۂ یٰس پڑھنے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اسے دس مرتبہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب لکھے گا۔ (الدارمی ت عن انس)

(۲۶۲۲) جس نے ہر رات سورۂ یٰس پڑھی اسے بخش دیا

عن ابی هريرة)

2623 - من قرأ يس فی ليلة اصبح مغفورا له (حل عن ابن مسعود)

2624 - من قرأ يس مرة فكأنما قرأ القرآن مرتين (هب عن ابی سعيد)

2625 - من قرأ يس مرة فكأنما قرأ القرآن عشر مرات (هب عن ابی هريرة)

2626 - من قرأ يس ابتغاء وجه الله غفر الله له ما تقدم من ذنبه فاقرأوها عند موتاكم (هب عن معقل بن يسار)

سورة الزمر

2627 - ما أحب أن لی الدنيا بما فيها بهذه الأية : يا عبادی الذين اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا إلی آخر الأية

(حم عن ثوبان)

الدخان

2628 - من قرأ حم الدخان فی ليلة اصبح يستغفر له سبعون الف ملك

(ت عن ابی هريرة)

2629 - من قرأ حم الدخان فی ليلة الجمعة غفر له (ت عن ابی هريرة)

2630 - من قرأ سورة الدخان فی ليلة غفر له ما تقدم من ذنبه (ابن الضريس عن الحسن مرسلا)

2631 - من قرأ حم الدخان فی ليلة جمعة

جائیگا۔(هب عن ابی هريرة)

(۲۶۲۳) جس نے رات کو سورۂ یٰس پڑھی وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اسے بخش دیا گیا ہوگا۔(حل عن ابن مسعود)

(۲۶۲۴) جس نے ایک مرتبہ سورۂ یٰس پڑھی تو گویا اس نے دو مرتبہ قرآن کریم پڑھا۔(هب عن ابی سعید)

(۲۶۲۵) جس نے ایک مرتبہ سورۂ یٰس پڑھی تو گویا اس نے دس مرتبہ قرآن کریم پڑھا۔(هب عن ابی هريرة)

(۲۶۲۶) جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے سورۂ یٰس پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ اسے بخش دیئے جائیں گے۔ چنانچہ اسے اپنے قریب المرگ لوگوں کے پاس پڑھو۔(هب عن معقل بن یسار)

سورۂ الزمر

(۲۶۲۷) مجھے یہ پسند نہیں کہ اس آیت کے بدلے میں میرے لئے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ ہو۔ آیت یہ ہے "یا عبادی الذين اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا من رحمة الله" (الزمر ۵۳) الی آخر الآیۃ (حم عن ثوبان)

سورۂ الدخان

(۲۶۲۸) جس نے رات کو سورۂ حم الدخان پڑھی تو وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت کریں گے۔(ت عن ابی هريرة)

(۲۶۲۹) جس نے جمعہ کی رات کو سورۂ حم الدخان پڑھی اسے بخش دیا جائیگا۔(ت عن ابی هريرة)

(۲۶۳۰) جس نے رات کو سورۂ الدخان پڑھی اسے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(ابن الضریس عن الحسن مرسلاً)

(۲۶۳۱) جس نے جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن سورۂ حم

أو يوم جمعة بنى الله له بيتا فى الجنة (طب عن ابى امامة)

الدخان پڑھی اس کیلئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔ (طب عن ابی امامۃ)

انا فتحنا لك

2632 - لقد انزلت على الليلة سورة هى احب إلى مما طلعت عليه الشمس انا فتحنا لك فتحا مبينا (حم خ ق عن ابن عمر)

2633 - لقد انزلت على آية هى احب إلى من الدنيا جميعا انا فتحنا لك إلى قوله عظيما (م عن انس)

سورۂ ''انا فتحنالك''

(٢٦٣٢) رات کو مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ہراس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ وہ سورۃ ''انا فتحنالك فتحا مبينا'' (الفتح ا) ہے۔ (حم خ ق عن ابن عمر)

(٢٦٣٣) مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے کہ جو مجھے ساری دنیا سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ وہ آیت ''انا فتحنا لک'' سے لے کر ''عظیما'' تک ہے۔ (م عن انس)

اقتربت

2634 - قارئ اقتربت تدعى فى التوراة المبيضة تبيض وجه صاحبها يوم تسود الوجوه (هب عن ابن عباس)

سورۂ اقتربت

(٢٦٣٤) سورۂ اقتربت کہ جسے تورات میں ''مبیضہ'' کا نام دیا گیا ہے اس کے پڑھنے والے کیلئے یہ ہے کہ وہ سورت اس دن اپنے ساتھی کے چہرے کو سفید کرے گی جس دن بہت سے چہرے سیاہ ہو جائیں گے۔ (هب عن ابن عباس)

الرحمٰن

2635 - لكل شىء عروس وعروس القرآن الرحمٰن (هب عن على)

2636 - لقد قرأتها يعنى سورة الرحمٰن على الجن ليلة الجنة فكانوا احسن مردودا منكم كلما اتيت على قوله فبأى آلآء ربكما تكذبان قالوا : ولا بشىء من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد (ت عن جابر)

سورۂ الرحمٰن

(٢٦٣٥) ہر چیز کی ایک دلہن ہوتی ہے اور قرآن کریم کی دلہن سورۂ رحمٰن ہے۔ (هب عن علی)

(٢٦٣٦) جنوں والی رات میں نے اسے یعنی سورۂ رحمٰن کو جنوں کے سامنے پڑھا تو وہ تم سے زیادہ بہتر طور پر اس کا جواب دینے والے تھے۔ میں جب بھی اس فرمان الٰہی ''فبای الآء ربکما تکذبان'' پر آیا تو انہوں نے کہا۔ اے ہمارے رب تعالیٰ! تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو ہم نہیں جھٹلاتے چنانچہ تیرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں۔ (ت عن جابر)

الواقعة

2637 - من قرأ سورة الواقعة فی كل ليلة لم تصبه فاقة ابدا (هب عن ابن مسعود)

2638 - علموا نساء كم سورة الواقعة فانها سورة الغنى (فر عن انس)

2639 - قارئ الحديد وإذا وقعت والرحمٰن يدعى فی السموات والارض ساكن الفردوس (هب فر عن فاطمة)

سورۂ واقعہ

(۲۶۳۷) جس نے ہر رات سورۂ واقعہ پڑھی اسے کبھی بھی فاقہ لاحق نہیں ہوگا۔ (ھب عن ابن مسعود)

(۲۶۳۸) اپنی عورتوں کو سورۂ واقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ سورت ''سورۃ الغنیٰ'' ہے۔ (مالدار کرنے والی سورت) (فر عن انس)

(۲۶۳۹) سورۂ حدید، واذا وقعت اور سورۂ رحمٰن کے پڑھنے والے کو آسمانوں اور زمین میں ''جنت الفردوس کی رہائشی'' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ (ھب فر عن فاطمۃ)

الحشر

2640 - من قرأ خواتيم الحشر من ليل أو نهار فقبض فی ذٰلك اليوم أو الليلة فقد اوجب الجنة (عد هب عن ابی امامة)

سورۂ حشر

(۲۶۴۰) جس نے رات کو یا صبح کو سورۂ حشر کی اختتامی آیات پڑھیں پھر اس دن یا رات میں اس کا وصال ہوگیا تو اس نے جنت واجب کرلی۔ (عد ھب عن ابی امامۃ)

الطلاق

2641 - يا ابا ذر إنی لاعرف آية لو أن الناس كلهم اخذوا بها لكفتهم ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب (حم ن ه حب ك عن ابی ذر)

سورۂ طلاق

(۲۶۴۱) اے ابوذر! میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر سارے کے سارے لوگ اس کے پابند ہو جائیں تو وہ انہیں کافی ہوگی۔ وہ آیت یہ ہے ''ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب'' (الطلاق ۲، ۳) (حم ن ہ حب ک عن ابی ذر)

تبارك

2642 - إن سورة من القرآن ثلاثون آية شفعت لرجل حتى غفر له وهی تبارك الذی بيده الملك

(حم عد حب ك عن ابی هريرة)

سورۂ تبارک الذی

(۲۶۴۲) قرآن کریم میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں۔ وہ کسی آدمی کی سفارش کرے گی حتیٰ کہ اسے بخش دیا جائیگا۔ وہ سورت ''تبارک الذی بیدہ الملک'' ہے۔ (حم عد حب ک عن ابی ھریرۃ)

2643 - إن سورة من كتاب الله ما هي إلا ثلاثون آية شفعت لرجل فاخرجته من النار وادخلته الجنة (ك عن ابى هريرة)

2644 - هى المانعة المنجية من عذاب القبر يعني تبارك (ت عن ابن عباس)

2645 - وددت أن تبارك الذى بيده الملك فى قلب كل مؤمن (ك عن ابن عباس)

2646 - سورة تبارك هى المانعة من عذاب القبر (ابن مردويه عن ابن مسعود)

(۲۶۴۳) کتاب اللہ میں ایک سورت ایسی ہے جو فقط تیس آیات پر مشتمل ہے وہ کسی آدمی کی سفارش کرے گی تو اسے دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرے گی۔ (ک عن ابی ھریرۃ)

(۲۶۴۴) وہ مانعہ (روکنے والی) اور عذاب قبر سے نجات دلانے والی ہے۔ یعنی سورۂ "تبارك الذى" (ت عن ابن عباس)

(۲۶۴۵) میں یہ چاہتا ہوں کہ "تبارك الذى بيده الملك" ہر مومن کے دل میں ہو (ک عن ابن عباس)

(۲۶۴۶) سورۂ "تبارک الذی" عذاب قبر کو روکنے والی ہے۔ (ابن مردویہ عن ابن مسعود)

إذا زلزلت

2647 - إذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل يا ايها الكافرون تعدل ربع القرآن وقل هو الله احد تعدل ثلث القرآن (ن ك هب عن ابن عباس)

2648 - من قرأ إذا زلزلت عدلت له بنصف القرآن ومن قرأ قل يا أيها الكافرون عدلت له بربع القرآن ومن قرأ قل هو الله أحد عدلت له بثلث القرآن (ت عن انس)

سورۂ "اذا زلزلت"

(۲۶۴۷) سورۂ "اذا زلزلت" نصف قرآن کے برابر۔ "قل یایها الکافرون" چوتھائی قرآن کے برابر اور "قل هو الله احد" تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (ن ک ھب عن ابن عباس)

(۲۶۴۸) جس نے سورۂ "اذا زلزلت" پڑھی اسے نصف قرآن کے برابر ثواب دیا جائیگا۔ جس نے "قل یایها الکافرون" پڑھی اسے چوتھائی قرآن کے برابر ثواب دیا جائیگا اور جس نے "قل هو الله احد" پڑھی اسے تہائی قرآن کے برابر ثواب دیا جائیگا۔ (ت عن انس)

الهاكم

2649 - قارئ الهاكم التكاثر يدعى فى الملكوت مؤدى الشكر (فر عن اسماء بنت عميس)

سورۂ الهاكم التكاثر

(۲۶۴۹) "الهاكم التكاثر" کے پڑھنے والے کو مقام ملکوت میں "شکر ادا کرنے والے" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ (فر عن اسماء بنت عمیس)

قل هو الله أحد

2650 - قل هو الله أحد تعدل ثلث القرآن

سورۂ (اخلاص) قل هو الله احد

(۲۶۵۰) "قل هو الله احد" تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مالک حم خ د ت عن ابی سعید۔ خ عن قتادۃ بن النعمان۔ م عن

ابی الدرداء۔ ت ہ عن ابی هريرة ن عن ابی ایوب۔ حم ہ عن ابی مسعود الانصاری۔ طب عن ابن مسعود وعن معاذ حم عن ام کلثوم بنت عقبۃ۔ البز ار عن جابر۔ ابو عبیدۃ عن ابن عباس)

2651 - قل هو الله أحد تعدل ثلث القرآن وقل يا أيها الكافرون تعدل بربع القرآن (طب ك عن ابن عمر)

(۲۶۵۱) ’’قل هو الله احد‘‘ تہائی قرآن کے برابر ہے اور ’’قل یاایها الکافرون‘‘ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (طب ک عن ابن عمر)

2652 - من قرأ قل هو الله احد فكأنما قرأ ثلث القرآن (حم ن والضياء عن ابی)

(۲۶۵۲) جس نے ’’قل هو الله احد‘‘ پڑھی تو گویا اس نے تہائی قرآن پڑھا۔ (حم ن والضیاء عن ابی)

2653 - من قرأ قل هو الله احد ثلاث مرات فكأنما قرأ القرآن اجمع (عق عن رجاء الغنوى)

(۲۶۵۳) جس نے تین بار ’’قل هو الله احد‘‘ پڑھی تو گویا اس نے سارے کا سارا قرآن پڑھا۔ (عق عن رجاء الغنوی)

2654 - من قرأ قل هو الله أحد عشر مرات بنى الله له بيتا فى الجنة (حم عن معاذ بن انس)

(۲۶۵۴) جس نے دس بار ’’قل هو الله احد‘‘ پڑھی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔ (حم عن معاذ بن انس)

2655 - من قرأ قل هو الله احد عشرين مرة بنى الله قصرا فى الجنة (ابن زنجويه عن خالد بن يزيد)

(۲۶۵۵) جس نے بیس بار ’’قل هو الله احد‘‘ پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل تعمیر فرمائے گا۔ (ابن زنجویہ عن خالد بن یزید)

2656 - من قرأ قل هو الله احد خمسين مرة غفر الله له ذنوب خمسين سنة (ابن نصر عن انس)

(۲۶۵۶) جس نے پچاس بار ’’قل هو الله احد‘‘ پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اسے پچاس سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔ (ابن نصر عن انس)

2657 - من قرأ قل هو الله احد مائة مرة فى الصلاة أو غيرها كتب الله له برآءة من النار (طب عن فيروز)

(۲۶۵۷) جس نے نماز یا غیر نماز میں سو بار ’’قل هو الله احد‘‘ پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کیلئے دوزخ سے نجات (آزادی) لکھ دے گا۔ (طب عن فیروز)

2658 - من قرأ قل هو الله أحد مائة مرة غفر الله له خطيئة خمسين عاما ما أجتنبت خصال أربع الدماء والاموال والفروج والأشربة (عد هب عن انس)

(۲۶۵۸) جس نے سو بار ’’قل هو الله احد‘‘ پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اسے پچاس سالوں کی خطائیں معاف فرمادے گا جبکہ وہ چار خصلتوں سے اجتناب کرے۔ خون ریزی سے، اموال سے، شرمگاہوں سے اور شراب نوشی وغیرہ سے۔ (عد هب عن انس)

2659 - من قرأ قل هو الله احد مائتى مرة

(۲۶۵۹) جس نے دو سو بار ’’قل هو الله احد‘‘ پڑھی۔

غفر الله له ذنوب مائتی سنة (هب عن انس)

2660 - من قرأ فی یوم قل هو الله احد مائتی مرة کتب الله له الفا وخمسمائة حسنة إلا أن یکون علیه دین (عب هب عن انس)

2661 - من قرأ قل هو الله احد الف مرة فقد اشتری نفسه من الله (الخیازجی فی فوائده عن حذیفة)

2662 - اسست السموات السبع والارضون السبع علی قل هو الله احد (تمام عن انس)

2663 - احسبوا فإنی سأقرا علیکم ثلث القرآن فقرأ قل هو الله احد وقال ألا وإنها تعدل ثلث القرآن

(حم م ت عن ابی هریرة)

2664 - إن سورة الاخلاص قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن (حل عن ابن عمر)

2665 - أیعجز احدکم أن یقرأ فی کل لیلة ثلث القرآن إن الله جزأ القرآن ثلاثة اجزاء قل هو الله احد جزء من اجزاء القرآن (حم م عن ابی الدرداء)

2666 - أیعجز احدکم أن یقرأ ثلث القرآن فی لیلة فانه من قرأ قل هو الله احد الله الصمد فی لیلة فقد قرأ لیلته ثلث القرآن (حم ت ن عن ابی ایوب)

2667 - قل هو الله احد والمعوذتین حین تمسی وحین تصبح ثلاث مرات تکفیک من کل شیء (عبد الله بن خبیب)

اللہ تعالیٰ اسے دوسو سال کے گناہ بخش دے گا۔ (هب عن انس)

(۲۶۶۰) جس نے ایک دن میں دوسو بار ''قل هو الله احد'' پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے پندرہ سونیکیاں لکھے گا سوائے اس صورت کے کہ اس پر کوئی قرض ہو۔ (عب هب عن انس)

(۲۶۶۱) جس نے ہزار مرتبہ ''قل هو الله احد'' پڑھی تو اس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ سے خرید لی۔

(الخیازجی فی فوائده عن حذیفة)

(۲۶۶۲) ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی بنیاد ''قل هو الله احد'' پر رکھی گئی ہے۔ (تمام عن انس)

(۲۶۶۳) اندازہ لگاؤ کیونکہ عنقریب میں تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قل هو الله احد'' پڑھی اور فرمایا۔ جان لو! یہ سورۃ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(حم م ت عن ابی هریرة)

(۲۶۶۴) بلاشبہ سورۂ اخلاص یعنی ''قل هو الله احد'' تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (حل عن ابن عمر)

(۲۶۶۵) کیا تم میں سے ہر کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر رات میں تہائی قرآن پڑھے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو تین اجزاء میں تقسیم فرمایا۔ ''قل هو الله احد'' قرآن کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ (حم ص عن ابی الدرداء)

(۲۶۶۶) کیا تم میں سے ہر کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھے تو (سنو!) جس نے ایک رات میں ''قل هو الله احد الله الصمد'' پڑھی تو اس نے اپنی اس رات تہائی قرآن پڑھا۔ (حم ت ن عن ابی ایوب)

(۲۶۶۷) ''قل هو الله احد'' اور ''معوذتین'' شام کے وقت اور صبح کے وقت تین بار پڑھنا تجھے ہر چیز سے کفایت کریں گی۔ (عبداللہ بن خبیب)

2668 - قل هو الله احد نسبة الله عزوجل (فر عن ابى هريرد)

(۲۶۶۸) ”قل هو اللہ احد“ اللہ تعالیٰ کی نسبت ہے۔ (فرعن ابی ھریرۃ)

2669 - من قرأ كل يوم مائتى مرة قل هو اللّٰه أحد محى عنه ذنوب خمسين سنة إلا أن يكون عليه دين (ت عن انس)

(۲۶۶۹) جس نے ہر روز دوسو بار ”قل ھو اللہ احد“ پڑھی۔اس سے پچاس سال کے گناہ مٹادیئے جائیں گے۔سوائے اس صورت کے کہ اس پر کوئی قرض ہو۔(ت عن انس)

2670 - أنزل على آيات لم ير مثلهن قط قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس (حم ت ن عن عقبة بن عامر م)

(۲۶۷۰) مجھ پر ایسی آیات اتاری گئی ہیں کہ ان کے جیسی کبھی نہیں دیکھی گئیں وہ ”قل اعوذ برب الفلق“ اور ”قل اعوذ برب الناس“ ہیں۔(حم ت ن م عن عقبۃ بن عامر)

2671 - اقرأ المعوذتين فانك لن تقرأ بمثلهما (طب عن عقبة بن عامر)

(۲۶۷۱) معوذتین پڑھ کیونکہ تو ہرگز ان جیسی نہیں پڑھے گا۔ (طب عن عقبۃ بن عامر)

2672 - قال لى جبريل : قل اعوذ برب الفلق فقلتها فقال : قل اعوذ برب الناس فقلتها (حم خ ن عن ابى)

(۲۶۷۲) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ کہیئے میں پناہ مانگتا ہوں رات کی تاریکی کو پھاڑ کر نکلنے والے صبح کے اجالے کے رب کی! تو میں نے یہ کہا۔ پھر انہوں نے کہا کہ کہیئے میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب سے تو میں نے یہ کہا۔(حم خ ن عن ابی)

2673 - لن يقرأ شيئا ابلغ عند الله من قل اعوذ برب الفلق (ن عن عقبة بن عامر)

(۲۶۷۳) ایسی کوئی چیز ہرگز نہیں پڑھی جائیگی جو ”قل اعوذ برب الفلق“ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچنے والی ہو۔(ن عن عقبۃ بن عامر)

2674 - يا عقبة ألا اعلمك خير سورتين قرئتا قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس يا عقبة اقرأ بهما كلما نمت وقمت ماسأل سائل ولا استعاذ مستعيذ بمثلهما (حم ن ك عن عقبة بن عامر)

(۲۶۷۴) اے عقبہ! کیا میں تمہیں دوایسی بہترین سورتیں نہ سکھاؤں جو پڑھی جاتی ہیں۔ وہ ”قل اعوذ برب الفلق“ اور ”قل اعوذ برب الناس“ ہیں۔اے عقبہ! جب بھی تو سوئے اور اٹھے یہ دونوں سورتیں پڑھ۔کسی سائل نے ان جیسی کسی سورت کے ساتھ سوال نہیں کیا اور کسی پناہ مانگنے والے نے ان جیسی کسی سورت کے ساتھ پناہ نہیں مانگی۔(حم ن ک عن عقبۃ بن عامر)

2675 - يا عقبة تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ بمثلهما (ہ عنه)

(۲۶۷۵) اے عقبہ! ان دونوں کے ساتھ پناہ مانگ۔کسی پناہ مانگنے والے نے ان جیسی سورتوں کے ساتھ پناہ نہیں مانگی۔(ہ عن عقبۃ بن عامر)

2676 - يا عقبة قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ما تعوذ بمثلهن احد (ن عنه)

2677 - اقرأ المعوذات في دبر كل صلاة (د حب عن عقبة بن عامر)

(۲۶۷۶) اے عقبہ! "قل هو الله احد" "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" ایسی ہیں کہ کسی نے ان جیسی سورتوں کے ساتھ پناہ نہیں مانگی (ن عنہ)

(۲۶۷۷) ہر نماز کے بعد معوذات پڑھ (د حب عن عقبۃ بن عامر)

فضائل السور الباقية من الاكمال

الاکمال سے باقی سورتوں کے فضائل کا بیان

طٰهٰ

سورۂ طٰہٰ

2678 - إن الله تعالىٰ قرأ طه ويس قبل أن يخلق آدم بالفي سنة فلما سمعت الملائكة بالقرآن قالت طوبى لامة ينزل عليه هٰذا وطوبى لاجواف تحمل هٰذا وطوبى لالسن تتكلم بهذا

(۲۶۷۸) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق کرنے سے دو ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰس پڑھی تو جب فرشتوں نے قرآن کریم سنا تو کہا کہ مبارکباد ہو اس امت کو جس پر یہ اترے گا' مبارک ہو ان پیٹوں کو جو اسے اٹھائیں گے اور مبارک ہو ان زبانوں کو جو یہ بولیں گی۔

(الدارمی وابن عاصم وابن خزیمۃ عق طس عدوابن مردویہ هب والخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی هریرۃ۔" قال عق فیہ ابراھیم بن المھاجر بن مسمار منکر الحدیث واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات وتعقبہ ابن حجر"۔ الدیلمی عن انس)

سورة المؤمنين من الاكمال

الاکمال سے سورۂ المومنین کا بیان

2679 - لو أن رجلا موقنا قراها على جبل لزال يعني أفحسبتم أنما خلقناكم عبثا إلى آخر السورة (حل عن ابن مسعود)

2680 - من قرأ الم تنزيل الكتاب لا ريب فيه من رب العالمين في بيته لم يدخل الشيطان

(۲۶۷۹) اگر کوئی آدمی مکمل یقین کے ساتھ اسے کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ اپنی جگہ سے سرک جائے یعنی "افحسبتم انما خلقنا کم عبثا" (المومنون ۱۱۵) الی اخر السورۃ (حل عن ابن مسعود)

(۲۶۸۰) جس نے اپنے گھر میں "الم تنزیل الکتاب لاریب فیہ من رب العالمین" (السجدۃ ۲) پڑھی تو اس کے گھر

بيته ثلاثة ايام (الديلمي عن ابى فروة الاشجعي)

2681 - من قرأ الم تنزيل السجدة وتبارك قبل النوم نجا من عذاب القبر ووقي الفتانين ومن قرأ عشر آيات من سورة الكهف ملئ من قرنه إلى قدمه ايمانا (أبو الشيخ والديلمي عن البراء فيه سوار بن مصعب متروك)

2682 - اقرأوا يس فان فيها عشر بركات ما قرأها جائع إلا شبع وما قرأها عار إلا اكتسى وما قرأها اعزب إلا تزوج وما قرأها خائف إلا أمن وما قرأها محزون إلا فرح وما قرأها مسافر إلا أعين على سفره وما قرأها رجل ضلت له ضالة إلا وجدها وما قرئت على ميت إلا خفف عنه وما قرأها عطشان إلا روى وما قرأها مريض إلا برئ (الديلمي عن علي وفيه مسعدة بن اليسع كذاب)

میں تین دن شیطان داخل نہیں ہوگا۔ (الدیلمی عن ابی فروۃ الاشجعی)

(۲۶۸۱) جس نے سونے سے پہلے ''الم تنزیل السجدۃ'' اور ''تبارک الذی'' پڑھی وہ عذاب قبر سے نجات پا جائیگا اور فتنوں سے بچ جائیگا اور جس نے سورۂ کہف کی دس آیات پڑھیں وہ اپنے سر کی چوٹی سے لے کر قدموں تک ایمان سے بھر دیا جائیگا۔ (ابوالشیخ والدیلمی عن البراء۔ ''فیہ سوار بن مصعب متروک'')

(۲۶۸۲) سورۂ یٰس پڑھو کیونکہ اس میں دس برکتیں ہیں۔ اسے جو بھوکا پڑھے وہ سیر ہوگا۔ جو ننگا پڑھے گا اسے لباس پہنایا جائیگا۔ جو مجرد (غیر شادی شدہ) اسے پڑھے گا اس کی شادی ہو جائیگی۔ جو خوف میں مبتلا اسے پڑھے وہ بے خوف ہوگا۔ جو غمزدہ اسے پڑھے گا وہ خوش ہو جائیگا۔ جو مسافر اسے پڑھے گا اس کے سفر پر اس کی مدد کی جائیگی۔ جو ایسا آدمی اسے پڑھے کہ جس کی کوئی چیز گم گئی ہو وہ اسے مل جائیگی۔ جس میت پر پڑھی جائے اس سے تخفیف کی جائے گی۔ جو پیاسا اسے پڑھے گا وہ سیراب کیا جائیگا اور جو مریض اسے پڑھے گا تندرست ہوگا۔ (الدیلمی عن علی ''وفیہ مسعدۃ بن الیسع کذاب'')

سورة يس

2683 - تدعى في التوراة المعمة تعم صاحبها بخير الدنيا والأخرة وتكابد عنه بلوى الدنيا والأخره وتدفع عنه اهاويل الأخرة وتدعى الدافعة والقاضية تدفع عن صاحبها كل سوء تقضى له كل حاجة ومن قرأها عدلت له عشرين حجة ومن سمعها عدلت له الف دينار في سبيل الله ومن كتبها ثم شربها ادخلت في جوفه الف دواء والف نور والف يقين والف بركة والف رحمة ونزع منه كل غل وداء

سورۂ یٰس

(۲۶۸۳) تورات میں اسے ''معمہ'' (صاحب خیر و فیض رساں) کا نام دیا گیا ہے۔ یہ اپنے ساتھی کو دنیا و آخرت کی بھلائی کا فیض پہنچاتی ہے۔ اس کی طرف سے دنیا و آخرت کی مشقت و آزمائش جھیلتی ہے اور اس سے آخرت کی ہولناکیاں دور ہٹاتی ہے۔ اسے دافعہ (دور ہٹانے والی) اور قاضیہ (حاجتیں پوری کرنے والی) کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ اپنے ساتھی سے ہر برائی دور ہٹاتی ہے اور اس کی ہر حاجت پوری کرتی ہے۔ جو آدمی اسے پڑھتا ہے تو اس کیلئے بیس حجوں کے برابر ہوتی ہے۔ جو اسے سنتا ہے اس کیلئے ہزار دینار راہ خدا میں خرچ کرنے کے برابر ہوتی ہے اور جو اسے لکھتا

(الحكيم هب وضعفه عن ابى بكر)

2684 - فى التوراة سورة تدعى العزيزة ويدعى قارنها العزيز وهى يس (الديلمى عن صهيب)

2685 - من كتب يس ثم شربها دخل فى جوفه الف نور والف بركة والف دواء وخرج منه الف داء (الرافعى عن على)

2686 - من قرأ يس فكأنما قرأ القرآن عشر مرات (هب عن حسان بن عطية مرسلا)

2687 - من قرأ يس فى ليلة ابتغاء وجه الله غفر له تلك الليلة (هب عن ابى هريرة)

2688 - من قرأ يس فى ليلة ابتغاء وجه الله تعالى غفر له (حب ص عن الحسن عن جندب البجلى الدارمى عق وابن السنى وابن مردويه عن الحسن عن ابى هريرة وصوب)

2689 - من قرأ يس مرة فكأنما قرأ القرآن مرتين (هب عن ابى هريرة)

2690 - من قرأ يس فى ليلة اضعف على غيرها من القرآن عشرا ومن قرأها فى صدر النهار وقدمها بين يدى حاجته قضيت (ابو الشيخ عن ابن عباس)

2691 - من قرأ يس والصافات يوم الجمعة ثم سال الله اعطاه سؤله (ابن ابى الدنيا فى فضائله وابن النجار عن ابن عباس وهو واه)

ہے پھر اسے پی لیتا ہے اس کے پیٹ میں ہزار دوائیں، ہزار نور، ہزار یقین، ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں داخل کر دی جاتی ہیں اور اس سے ہر کینہ اور بیماری نکال دی جاتی ہے۔ (الحکیم ھب وضعفہ عن ابی بکر)

(۲۶۸۴) تورات میں ایک ایسی سورۃ ہے جسے "عزیزہ" کے نام سے پکارا جاتا ہے اور اسے پڑھنے والے کو "عزیز" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ وہ سورت "سورۂ یٰس" ہے۔ (الدیلمی عن صہیب)

(۲۶۸۵) جس نے سورۂ یٰس لکھی پھر اسے پی لیا تو اس کے پیٹ میں ہزار نور، ہزار برکتیں اور ہزار دوائیں داخل ہو گئیں اور اس سے ہزار بیماریاں باہر نکل گئیں۔ (الرافعی عن علی)

(۲۶۸۶) جس نے سورۂ یٰس پڑھی تو گویا اس نے دس مرتبہ قرآن کریم پڑھا (ھب عن حسان بن عطیۃ مرسلاً)

(۲۶۸۷) جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے کسی رات سورۂ یٰس پڑھی اسے اس رات بخش دیا جائیگا۔ (ھب عن ابی ھریرۃ)

(۲۶۸۸) جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کسی رات سورۂ یٰس پڑھی اسے بخش دیا جائیگا۔ (حب ص عن الحسن عن جندب البجلی۔ الدارمی عق وابن السنی وابن مردویہ عن الحسن عن ابی ھریرۃ "وصوب")

(۲۶۸۹) جس نے ایک مرتبہ سورۂ یٰس پڑھی تو گویا اس نے دو مرتبہ قرآن کریم پڑھا۔ (ھب عن ابی ھریرۃ)

(۲۶۹۰) جس نے کسی رات سورۂ یٰس پڑھی تو وہ قرآن کریم کے دیگر حصوں پر دس گناہ زیادہ ثواب حاصل کرے گا اور جس نے اسے دن کی ابتداء میں پڑھا اور اسے اپنی حاجت کے سامنے پیش کیا تو وہ حاجت پوری کی جائیگی۔ (ابوالشیخ عن ابن عباس)

(۲۶۹۱) جس نے جمعہ کے دن سورۂ یٰس اور سورۂ "الصافات" پڑھی۔ پھر اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا سوال عطا فرمائے گا۔ (ابن ابی الدنیا فی فضائلہ وابن النجار عن ابن

سورة الزمر

2692 - إني قارئ عليكم آيات من آخر الزمر فمن بكى منكم وجبت له الجنة فمن لم يبك فليتباك فقرأ وما قدروا الله حق قدره إلى آخر السورة

(طب عن جرير)

2693 - من سره أن يرتع في رياض الجنة فليقرأ الحواميم (أبو نعيم عن ابن عباس)

سورة الدخان

2694 - من قرأ الدخان في ليلة الجمعة اصبح مغفورا له وزوج من الحور العين (الديلمي عن ابى رافع)

2695 - من قرأ ليلة الجمعة حم الدخان ويس اصبح مغفورا له (ابن الضريس هب وضعفه عن ابى هريرة)

الواقعة

2696 - علموا نساء كم سورة الواقعة فانها سورة الغنى (الديلمي عن انس)

2697 - من قرأ كل ليلة إذا وقعت الواقعة لم يصبه فقر ابدا ومن قرأ كل ليلة لا أقسم بيوم القيامة لقى الله يوم القيامة ووجهه كالقمر ليلة البدر (ابن عساكر عن ابن عباس)

2698 - من قرأ سورة الواقعة في كل ليلة

عباس ''وھوواہ'')

سورۂ الزمر

(۲۶۹۲) میں تمہارے سامنے سورۂ زمر کے آخر سے کچھ آیات پڑھنے والا ہوں تو جو تم میں سے رو پڑے اس کیلئے جنت واجب ہوگئی اور جو نہ روئے تو اسے چاہئے کہ رونے کی صورت بنائے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات پڑھیں ''وما قدروا اللہ حق قدرہ'' الی اخرالسورۃ (طب عن جریر)

(۲۶۹۳) جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ جنت کے باغوں میں خوب کھائے پیئے تو اسے حوامیم پڑھنی چاہئیں۔(ابونعیم عن ابن عباس)

سورۂ الدخان

(۲۶۹۴) جس نے جمعہ کی رات سورۂ الدخان پڑھی وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اسے بخش دیا گیا ہوگا اور موٹی آنکھوں والی حور سے اس کی شادی کی جائیگی۔(الدیلمی عن ابی رافع)

(۲۶۹۵) جس نے جمعہ کی رات ''حم الدخان'' اور ''سورۂ یٰسٓ'' پڑھی۔ وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اسے بخش دیا گیا ہوگا۔ (ابن الضریس ھب وضعفہ' عن ابی ھریرۃ)

سورۂ الواقعہ

(۲۶۹۶) اپنی عورتوں کو سورۂ الواقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ سورت ''سورۂ غنیٰ'' ہے۔(الدیلمی عن انس)

(۲۶۹۷) جس نے ہر رات ''اذا وقعت الواقعۃ'' پڑھی۔ اسے کبھی غربت لاحق نہیں ہوگی اور جس نے ہر رات ''لا اقسم بیوم القیامۃ'' پڑھی وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا۔(ابن عساکر عن ابن عباس)

(۲۶۹۸) جس نے ہر رات سورۂ واقعہ پڑھی اسے کبھی فاقہ

لم تصبه فاقة ابدا

(ابن السنى هب وابن عساكر عن ابن مسعود

الحديد

2699 - نزلت سورة الحديد يوم الثلاثاء وخلق الله الحديد يوم الثلاثاء وقتل ابن آدم اخاه يوم الثلاثاء (طب عن ابن عمر)

الحشر

2700 - من قرأ آخر سورة الحشر لو انزلنا هذا القرآن على جبل إلى آخرها فمات من ليلته مات شهيدا (ابو الشيخ عن ابى امامة)

الملك ثلاثون آية

2701 - سورة الملك تمنع من عذاب القبر وتسمى فى التوراة المانعة (الديلمى عن ابى هريرة)

2702 - سورة فى القرآن ما هى إلا ثلاثون آية خاصمت عن صاحبها حتى ادخلته الجنة وهى سورة تبارك

(طص ص عن انس)

2703 - سورة فى القرآن ثلاثون آية تستغفر لصاحبها حتى يغفر له وهى تبارك الذى بيده الملك

(حب عن ابى هريرة)

2704 - سورة من القرآن ثلاثون آية تشفع لصاحبها حتى يغفر له وهى تبارك الذى بيده الملك

لاحق نہیں ہوگا۔

(ابن السنی هب وابن عساکر عن ابن مسعود)

سورۂ الحدید

(۲۶۹۹) سورۂ الحدید سوموار کے دن نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے لوہا سوموار کے دن تخلیق فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو سوموار کے دن قتل کیا۔ (طب عن ابن عمر)

سورۂ حشر

(۲۷۰۰) جس نے سورۂ حشر کا اختتامی حصہ "لو انزلنا هذا القرآن علی جبل" سے لے کر سورت کے آخر تک پڑھا۔ پھر اس رات وہ فوت ہوگیا تو وہ شہید مرا (ابوالشیخ عن ابی امامۃ)

سورۂ ملک، تیس آیات

(۲۷۰۱) سورۂ ملک عذاب قبر کو روکتی ہے اور تورات میں اسے "مانعہ" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ (الدیلمی عن ابی ہریرۃ)

(۲۷۰۲) قرآن کریم میں ایک سورت ایسی ہے کہ اس کی فقط تیس آیات ہیں۔ وہ اپنے ساتھی کی طرف سے جھگڑے گی حتیٰ کہ اسے جنت میں داخل کردے گی اور وہ سورت سورۂ ملک ہے۔ (طص، ص عن انس)

(۲۷۰۳) قرآن کریم میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں۔ وہ اپنے ساتھی کیلئے اتنی مغفرت طلب کرتی ہے یہاں تک کہ اسے بخش دیا جاتا ہے اور وہ سورت "تبارک الذی بیدہ الملک" ہے۔ (حب عن ابی ہریرۃ)

(۲۷۰۴) قرآن کریم میں ایک سورت تیس آیات پر مشتمل ہے وہ اپنے ساتھی کیلئے اتنی سفارش کرتی ہے حتیٰ کہ اسے بخش دیا جاتا ہے اور وہ سورت "تبارک الذی بیدہ الملک" ہے۔ (حم دک هب

(حم د ك هب عن ابی هريرة)

2705 - إنی لأجد فی كتاب الله سورة هی ثلاثون آية من قرأها عند نوم كتب له بها ثلاثون حسنة ومحی عنه ثلاثون سيئة ورفع له ثلاثون درجة وبعث الله إليه ملكا من الملائكة ليبسط عليه جناحه ويحفظه من كل سوء حتی يستيقظ وهی المجادلة تجادل عن صاحبها فی القبر وهی تبارك الذی بيده الملك (الديلمی عن ابن عباس)

2706 - ما انزل الله تعالیٰ آية ارجی من قوله ولسوف يعطيك ربك فترضی فذخرتها لامتی يوم القيامة (الديلمی عن علی وفيه حرب بن شريح فيه ضعف والباقون ثقات)

القدر

2707 - من قرأ أنا انزلناه فی ليلة القدر عدل بربع القرآن (الديلمی عن انس)

لم يكن

2708 - إن اللّٰه تعالیٰ ليسمع إلی قراءة لم يكن الذين كفروا فيقول ابشر عبدی فو عزتی لامكنن لك فی الجنة حتی ترضی

عن ابی ھریرۃ)

(۲۷۰۵) میں کتاب اللہ میں ایک ایسی سورت پاتا ہوں جو تیس آیات پر مشتمل ہے جس نے اسے سوتے وقت پڑھا تو اس کے بدلے میں اس کیلئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، تیس برائیاں مٹائی جاتی ہیں، تیس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اس کی طرف بھیجتا ہے کہ وہ اس پر اپنے پر پھیلائے اور اس کے بیدار ہونے تک اسے ہر برائی سے محفوظ رکھے اور وہ سورت ''مجادلہ'' (یعنی جھگڑنے والی) ہے۔قبر میں وہ اپنے ساتھی کی طرف سے جھگڑے گی۔وہ سورت ''سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک'' ہے۔(الدیلمی عن ابن عباس)

(۲۷۰۶) اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان سے زیادہ امید دلانے والی کوئی آیت نازل نہیں فرمائی۔''ولسوف یعطیک ربك فترضٰی'' (الضحیٰ ۵) تو میں نے اسے اپنی امت کیلئے قیامت کے دن تک کیلئے ذخیرہ کرلیا ہے۔(الدیلمی عن علی ''وفیہ الحرب بن شریح ''فیہ ضعف والباقون ثقات'')

سورۂ القدر

(۲۷۰۷) جس نے ''انا انزلنه فی ليلة القدر'' پڑھی تو اسے چوتھائی قرآن کے برابر ثواب دیا جائیگا۔(الدیلمی عن انس)

سورۂ لم یکن الذین کفروا

(۲۷۰۸) اللہ تعالیٰ سورۂ ''لم يكن الذين كفروا'' کی قرأت (پڑھا جانا) سنتا ہے تو فرماتا ہے کہ میرے بندے تجھے خوشخبری ہو۔مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تجھے جنت میں اتنی جگہ دوں گا کہ تو راضی ہوجائے گا۔

(ابونعیم فی المعرفۃ من طریق عبداللہ بن اسلم عن ابن شہاب

الزلزلت

2709 - من قرأ فی لیلة إذا زلزلت الارض زلزالها کانت له کعدیل نصف القرآن ومن قرأ قل یا أیها الکافرون کانت له کعدل نصف القرآن ومن قرأ قل هو الله احد کانت له کعدل ثلث القرآن (ابن السنی عن ابی هریرة)

الهاکم

2710 - أما یستطیع احدکم أن یقرأ الف آیة فی کل یوم قالوا ومن یستطیع ذلك قال أما یستطیع احدکم أن یقرأ الهاکم التکاثر (ك هب عن ابن عمر)

2711 - من قرأ فی لیلة الف آیة لقی الله وهو ضاحك فی وجهه قیل یا رسول الله ومن یقوی علی قراءة الف آیة فقرا بسم الله الرحمن الرحیم الهاکم التکاثر إلی آخرها ثم قال والذی بعثنی بالحق إنها لتعدل الف آیة

(الخطیب فی المتفق والمفترق وقال غیر ثابت الدیلمی عن عمر)

2712 - إنی قارئ علیکم سورة فمن بکی فله الجنة فان لم تبکوا فتباکوا (هب عن عبد

عن اسماعیل بن ابی حکیم المدینی ثم احد بنی فضل۔ وقال هذا منقطع و اسماعیل تابعی وقال الحافظ ابن حجر فی زہر الفردوس کان الصواب علی احد بنی فضیل وعبداللہ ضعفه الدار قطنی‘‘)

سورۂ الزلزلة

(۲۷۰۹) جس نے رات کو ’’اذا زلزلت الارض زلزالها‘‘ پڑھی تو یہ سورت اس کیلئے نصف قرآن کے برابر جتنی ہوگی اور جس نے ’’قل هو الله احد‘‘ پڑھی تو اس کیلئے یہ سورت تہائی قرآن کے برابر جتنی ہوگی۔

(ابن السنی عن ابی ہریرۃ)

سورۂ الهاکم التکاثر

(۲۷۱۰) کیا تم میں سے کوئی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ ہر روز ہزار آیات پڑھے؟ صحابہ کرام نے عرض کی کہ بھلا کون اس بات کی طاقت رکھتا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ ’’الهاکم التکاثر‘‘ پڑھے۔ (ک ھب عن ابن عمر)

(۲۷۱۱) جس نے ایک رات میں ہزار آیات پڑھیں وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ ہوگی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون اتنا زورآور ہے کہ ہزار آیتیں پڑھ سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ’’بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ الهاکم التکاثر‘‘ سورت کے آخر تک۔ پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! یہ سورت ہزار آیات کے برابر ہے۔ (الخطیب فی المتفق والمفترق وقال غیر ثابت۔ الدیلمی عن عمر)

(۲۷۱۲) میں تمہارے سامنے ایک سورت پڑھنے والا ہوں تو جو رو پڑا اس کیلئے جنت ہوگی۔ چنانچہ اگر تم نہ رو پاؤ تو رونے کی

الملك بن عمير مرسلا)

2713 - إني قارئ عليكم الهاكم فمن بكى فله الجنة إني قارئها عليكم الثانية فمن بكى فله الجنة ومن لم يقدر أن يبكى فليتباك (الحاكم فى المنتخب الحكيم هب وضعفه عن جرير)

صورت بنالو۔(هب عن عبدالملک بن عمیر مرسلاً)

(۲۷۱۳) میں تمہارے سامنے ''سورۃ الہاکم'' پڑھنے والا ہوں تو جو رو پڑا اس کیلئے جنت ہوگی۔ میں دوبارہ وہی سورت تمہارے سامنے پڑھنے والا ہوں تو جو رو پڑا اس کیلئے جنت ہوگی اور جو رونے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے رونے کی صورت بنا لینی چاہئے۔(الحاکم هب وضعفه عن جریر)

الكافرون

2714 - قل يا آيها الكافرون تعدل ربع القرآن وإذا زلزلت تعدل ربع القرآن وإذا جاء نصر الله والفتح تعدل ربع القرآن (هب عن انس)

2715 - من قرأ قل يا ايها الكافرون فكأنما قرأ ربع القرآن ومن قرأ قل هو الله احد فكأنما قرأ ثلث القرآن (هب عن سعد)

2716 - من لقى الله ومعه سورتان فلا حساب عليه قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد

(أبو نعيم عن زيد بن ارقم)

سورۃ الکافرون

(۲۷۱۴) ''قل یا یها الکافرون'' چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔''واذا زلزلت'' چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور ''اذا جاء نصر اللّٰه والفتح'' بھی چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔(هب عن انس)

(۲۷۱۵) جس نے ''قل یا یها الکافرون'' پڑھی تو گویا اس نے چوتھائی قرآن کریم پڑھا اور جس نے ''قل هو اللّٰه احد'' پڑھی تو گویا اس نے تہائی قرآن کریم پڑھا۔(هب عن سعد)

(۲۷۱۶) جو آدمی اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ دو سورتیں ہوں تو اس پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ وہ سورتیں ''قل یا یها الکافرون'' اور ''قل هو اللّٰه احد'' ہیں۔(ابونعیم عن زید بن ارقم)

قل هو الله احد

2717 - ما يمنع أحدكم أن يقرأ قل هو الله احد فى كل ليلة فانها تعدل القرآن كله (ابن الانبارى فى المصاحف عن انس)

2718 - من قرأ بقل هو الله أحد الله الصمد فقد قرأ ثلث القرآن (طب عن ابن عمر)

2719 - والذى نفسى بيده إنها لتعدل

''قل هو اللّٰه احد''

(۲۷۱۷) تم میں سے کوئی ہر رات میں ''قل هو اللّٰه احد'' پڑھنے سے نہ رکے کیونکہ یہ سارے کے سارے قرآن کریم کے برابر ہے۔(ابن الانباری فی المصاحف عن انس)

(۲۷۱۸) جس نے ''قل هو اللّٰه احد اللّٰه الصمد'' پڑھی تو اس نے تہائی قرآن کریم پڑھا۔(طب عن ابن عمر)

(۲۷۱۹) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں

ثلث القرآن يعنى قل هو الله احد

(حب عن ابى سعيد)

2720 - أيعجز أحدكم أن يقرأ فى كل ليلة ثلث القرآن قالوا نحن اعجز من ذلك واضعف قال : إن الله عزوجل جزأ القرآن ثلاثه اجزاء فجعل قل هو الله احد جزأ من اجزاء القرآن

(حم م عن ابى الدرداء)

2721 - أيعجز أحدكم أن يقرأ ثلث القرآن فى ليلة فشق ذلك عليهم فقال : يقرأ قل هو الله احد فهى تعدل ثلث القرآن (حم خ ع عن أبى سعيد حب وابن السنى حل طب عن ابن مسعود هب عن ابى ايوب الخطيب عن ابى هريرة)

2722 - أما يستطيع أحدكم أن يقرأ ثلث القرآن فى كل ليلة (طس ص عن انس)

2723 - نعم السورتان قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن وقل يا أيها الكافرون تعدل ربع القرآن (طب عن ابن عمر)

2724 - لا يتأمن أحدكم حتى يقرأ ثلث القرآن قالوا وكيف نستطيع قال : ألا يستطيع أن يقرأ قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس

(ك هب عن ابى هريرة)

2725 - من قرأ قل هو الله احد مرة واحدة فكأنما قرأ ثلث القرآن ومن قرأها مرتين فكأنما قرأ ثلثى القرآن ومن قرأها ثلاثا فكأنما قرأ القرآن كله (الرافعى عن على)

میری جان ہے! بلاشبہ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ’’قل هو الله احد‘‘ (حب عن ابی سعید)

(۲۷۲۰) کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھے۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ ہم اس بات سے عاجز ہیں اور کمزور ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو تین اجزاء میں تقسیم فرمایا تو ’’قل هو الله احد‘‘ کو قرآن کے اجزاء میں سے ایک جزء بنایا۔ (حم م عن ابی الدرداء)

(۲۷۲۱) کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن کریم پڑھے تو صحابہ کرام نے یہ بات گراں سمجھی تو ارشاد فرمایا کہ ’’قل هو الله احد‘‘ پڑھے تو یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (حم خ ع عن ابی سعید۔ حب وابن السنی حل طب عن ابن مسعود۔ هب عن ابی ایوب۔ الخطیب عن ابی ھریرۃ)

(۲۷۲۲) کیا تم میں سے کوئی ہر رات میں تہائی قرآن کریم پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ (طس ص عن انس)

(۲۷۲۳) یہ دو سورتیں کتنی ہی اچھی ہیں ’’قل هو الله احد‘‘ تہائی قرآن کے برابر ہے اور ’’قل یایها الکافرون‘‘ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (طب عن ابن عمر)

(۲۷۲۴) تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان والا نہیں بن سکتا جب تک کہ تہائی قرآن نہ پڑھے۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ بھلا ہم کیسے اس کی طاقت رکھتے ہیں؟ تو فرمایا کہ کیا وہ ’’قل هو الله احد‘‘ ’’قل اعوذ برب الفلق‘‘ اور ’’قل اعوذ برب الناس‘‘ پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ (ک ھب عن ابی ھریرۃ)

(۲۷۲۵) جس نے ایک مرتبہ ’’قل هو الله احد‘‘ پڑھی تو گویا اس نے تہائی قرآن پڑھا، جس نے دو مرتبہ پڑھی تو گویا اس نے دو تہائی قرآن پڑھا اور جس نے تین بار پڑھی تو گویا اس نے سارے کا سارا قرآن پڑھا۔ (الرافعی عن علی)

2726 - من قرأ في ليلة أو يوم قل هو الله احد ثلاث مرات كان مقدار القرآن (ابن النجار عن كعب بن عجرة)

(۲۷۲۶) جس نے دن رات میں تین بار "قل هو الله احد" پڑھی تو یہ قرآن کریم جتنی ہوگی۔
(ابن النجار عن کعب بن عجرۃ)

2727 - من قرأ قل هو الله أحد ثلاث مرات فكأنما قرأ القرآن اجمع (عق عن رجاء الغنوى)

(۲۷۲۷) جس نے تین مرتبہ قل هو الله احد پڑھی تو گویا اس نے پورا قرآن کریم پڑھا۔ (عق عن رجاء الغنوی)

2728 - من قرأ قل هو الله أحد عشر مرات بنى الله له بيتا في الجنة قال عمر إذا نستكثر قال الله اكثر واطيب (حم طب وابن السنى عن معاذ بن انس)

(۲۷۲۸) جس نے دس مرتبہ "قل هو الله احد" پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر تعمیر فرمائے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ تب تو ہم زیادہ پڑھیں گے تو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور زیادہ اور عمدہ عطا فرمائے گا۔ (حم طب وابن السنی عن معاذ بن انس)

2729 - من قرأ قل هو الله أحد دبر كل صلاة مكتوبة عشر مرات اوجب الله له رضوانه ومغفرته (ابن النجار عن ابن عباس)

(۲۷۲۹) جس نے ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ "قل هو الله احد" پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنی خوشنودی اور بخشش واجب فرمادے گا۔ (ابن النجار عن ابن عباس)

2730 - من قرأ قل هو الله احد اثنتى عشرة مرة بعد صلاة الفجر فكأنما قرأ القرآن أربع مرات وكان أفضل أهل الارض يومئذ إذا اتقى (هب عن ابى هريرة)

(۲۷۳۰) جس نے نماز فجر کے بعد بارہ مرتبہ "قل هو الله احد" پڑھی تو گویا اس نے چار مرتبہ قرآن کریم پڑھا اور اس دن وہ تمام اہل زمین سے افضل ہوگا جبکہ اس نے تقویٰ (پرہیزگاری، خوف الٰہی) اختیار کیا ہو۔ (هب عن ابی ھریرۃ)

2731 - من قرأ قل هو الله أحد مائة مرة بعد صلاة الغداة قبل أن يتكلم رفع له ذلك اليوم عمل خمسين صديقا (البراء بن عازب وفيه سليمان بن الربيع وهو ضعيف عن كادح بن رحمة وهو كذاب

(۲۷۳۱) جس نے نماز فجر کے بعد بولنے سے پہلے سو مرتبہ "قل هو الله احد" پڑھی تو اس دن اس کیلئے پچاس صدیقوں کا عمل اوپر اٹھایا جائیگا۔
("وفیہ سلیمان بن الربیع "وھو ضعیف" عن کادح بن رحمۃ "وھو کذاب")

2732 - من قرأ قل هو الله أحد على طهارة مائة مرة كطهرة الصلاة يبدأ بفاتحة الكتاب كتب الله له بكل حرف عشر حسنات ومحى عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات وبنى له مائة قصر في الجنة ورفع له من العمل في يومه

(۲۷۳۲) جس نے نماز کے جیسا وضو کر کے سو مرتبہ "قل هو الله احد" پڑھی۔ ابتداء الحمد شریف سے کی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا، دس برائیاں مٹائے گا۔ دس درجات بلند فرمائے گا۔ جنت میں سو محل تعمیر فرمائے گا۔ اس دن اس کیلئے تمام اولاد آدم کے اعمال جتنے عمل اوپر اٹھائے جائیں

ذلك مثل عمل بنى آدم وكانما قرأ القرآن ثلاثا وثلاثين مرة وبراءة من الشرك ومحضرة الملائكة ومنفرة الشيطان ولها دوى حول العرش تذكر صاحبها حتى ينظر الله إليه وإذا نظر الله إليه لم يعذبه ابدا

(عد هب عن انس)

2733 - ما من عبد مسلم وامة قرأ فى يوم وليلة مائتى مرة قل هو الله احد إلا غفر الله له خطاياه خمسين سنة (ابن السنى عن انس)

2734 - من قرأ قل هو الله أحد عشية عرفة الف مرة اعطاه الله عزوجل ما سأل (أبو الشيخ عن ابن عمر)

2735 - من قرأ قل هو الله أحد مرة بورك عليه فان قرأها مرتين بورك عليه وعلى اهله فان قرأها ثلاثا بورك عليه وعلى اهله وجيرانه وإن قرأها اثنتى عشرة مرة بنى الله له بها اثنى عشر قصرا فى الجنة وتقول الحفظة انطلقوا بنا ننظر إلى قصور اخينا فان قرأها مائة مرة كفر عنه ذنوب خمس وعشرين سنة ماخلا الدماء والاموال فان قرأها مائتى مرة كفر عنه ذنوب خمسين سنة ماخلا الدماء والاموال وإن قرأها ثلاثمائة مرة كتب الله له اجر اربع مائة شهيد كل قد عقر جواده واهريق دمه وإن قرأها الف مرة لم يمت حتى يرى مكانه من الجنة أو يرى له

(ابن عساكر عن ابان عن انس)

گے اور گویا اس نے تینتیس مرتبہ قرآن کریم پڑھا اور یہ سورت شرک سے بری کرنے والی، فرشتوں کو حاضر کرنے والی اور شیطان کو بھگانے والی ہے اور عرش کے گرد اس کی بھنبھناہٹ ہوگی یہ اپنے ساتھی کا ذکر کرے گی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس (ساتھی) کی طرف دیکھے گا اور جب اللہ تعالیٰ اسے دیکھے گا تو اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ (عدھب عن انس)

(۲۷۳۳) جو مسلمان مرد اور عورت دن یا رات میں دو سو مرتبہ "قل هو الله احد" پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی پچاس سال کی خطائیں معاف فرمادے گا۔ (ابن السنی عن انس)

(۲۷۳۴) جس نے عرفہ (وقوف عرفات) کی شام ہزار مرتبہ "قل هو الله احد" پڑھی تو وہ جو مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے گا۔ (ابوالشیخ عن ابن عمر)

(۲۷۳۵) جس نے ایک مرتبہ "قل هو الله احد" پڑھی۔ اس پر برکتیں نازل کی جائیں گی۔ جس نے دو مرتبہ پڑھی اس پر اور اس کے گھر والوں پر برکتیں نازل کی جائیں گی۔ اگر اس نے تین مرتبہ پڑھی تو اس پر اس کے گھر والوں پر اور اس کے پڑوسیوں پر برکتیں نازل کی جائیں گی۔ اگر بارہ مرتبہ پڑھی تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ جنت میں اس کیلئے بارہ محل تعمیر فرمائے گا اور دربان فرشتے کہیں گے کہ ہمارے ساتھ آؤ ہم اپنے بھائی کے محل دیکھتے ہیں۔ اگر اس نے سو مرتبہ پڑھی تو اس سے پچیس سالوں کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے سوائے خونوں اور مالوں کے۔ اگر اس نے دو سو مرتبہ پڑھی تو اس سے پچاس سال کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے سوائے خونوں اور مالوں کے۔ اگر اس نے تین سو مرتبہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایسے چار سو شہیدوں کا اجر لکھے گا کہ ان میں سے ہر ایک کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ ڈالی گئیں اور اس کا خون بہا دیا گیا تھا اور اگر اس نے ہزار مرتبہ پڑھی تو وہ تب تک نہیں مرے گا جب تک کہ جنت میں اپنا ٹھکانہ خود نہ

2736 - من قرأ قل هو الله احد حين يدخل منزله نفت الفقر عن أهل ذلك المنزل والجيران (طب عن جرير)

2737 - حبك إياها ادخلك الجنة يعنى قل هو الله احد (حم خ تعليقا والدارمي وعبد بن حميد ت حسن غريب ع وابن خزيمة حب ك وابن السنى عن انس)

2738 - نزل جبريل فقال : يا محمد مات معاوية بن معاوية المزنى أتحب أن تصلى عليه فضرب بجناحه فلم تبق شجرة ولا اكمة إلا تضعضعت ورفع سريره وصلى عليه صفان من الملائكة كل صف سبعون الف ملك فقلت يا جبريل بما نال هذه المنزلة من الله قال لحبه قل هو الله احد وقراء ته إياها جائيا وذاهبا وقائما وقاعدا وعلى كل حال

(سمويه ق عن انس)

دیکھ لے یا اسے دکھانہ دیا جائے (ابن عساکر عن ابان عن انس)

(۲۷۳۶) جو آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت ’’قل ھو اللہ احد‘‘ پڑھے تو یہ سورت اس گھر والوں اور پڑوسیوں سے غربت کو جلاوطن کردے گی۔ (طب عن جریر)

(۲۷۳۷) تیری اس سے محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی یعنی ’’قل ھو اللہ احد‘‘

(حم خ تعلیقاً والدارمی وعبد بن حمید ت حسن غریب ع وابن خزیمۃ حب ک وابن السنی عن انس)

(۲۷۳۸) حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اے محمد (فداہٗ امی وابی) حضرت معاویہ بن معاویہ مزنی وفات پاگئے ہیں۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھنا پسند فرماتے ہیں۔ پھر انہوں نے اپنے پر مارے تو ہر درخت اور ٹیلہ گر گیا۔ ان کی چارپائی اٹھائی گئی اور فرشتوں کی دوصفوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ ہر صف ستر ہزار فرشتوں پر مشتمل تھی۔ میں نے کہا اے جبرائیل! اس نے اللہ تعالیٰ سے یہ مقام ومرتبہ کس چیز کے باعث حاصل کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کے ’’قل ھو اللہ احد‘‘ سے محبت کرنے اور آتے جاتے، اٹھتے بیٹھتے اور ہر حال میں اسے پڑھنے کی وجہ سے۔ (سمویہ ق عن انس)

المعوذتين

2739 - آيات أنزلت على الليلة لم ير مثلهن قط اعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس (ن عن عقبة بن عامر)

2740 - استكثروا من السورتين يبلغكم الله بهما فى الأخرة المعوذتين ينوران القبر ويطردان الشيطان ويزيدان فى الحسنات

المعوذتین

(۲۷۳۹) رات کو مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ ان جیسی آیات کبھی بھی نہیں دیکھی گئیں۔ وہ ’’اعوذ برب الفلق‘‘ اور ’’اعوذ برب الناس‘‘ ہیں۔ (ن عن عقبۃ بن عامر)

(۲۷۴۰) دوسورتوں کی کثرت کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بدلے میں آخرت میں منزل مقصود تک پہنچائے گا۔ وہ معوذتین ہیں۔ یہ دونوں قبر کو روشن کرتی ہیں۔ شیطان کو دھتکارتی ہیں۔ نیکیوں

والدرجات ويثقلان الميزان ويدلان صاحبهما إلى الجنة (الديلمي عن ابن مسعود)

اور درجات میں اضافہ کرتی ہیں۔ میزان کو بھاری کرتی ہیں اور اپنے ساتھی کی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ (الدیلمی عن ابن مسعود)

2741 - اقرأ يا جابر قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ولن تقرأ بمثلهما (ن حب عن جابر)

(۲۷۴۱) اے جابر! ''قل اعوذ برب الفلق'' اور ''قل اعوذ برب الناس'' پڑھ اور تو ہرگز ان دونوں جیسی کوئی سورت نہیں پڑھے گا۔ (ن حب عن جابر)

2742 - يا عقبة بن عامر انك لن تقرأ بسورة احب إلى الله ولا ابلغ عنده من أن تقرأ قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس فان استطعت أن لا تفوتك في صلاة فافعل

(حب طب ك هب عن عقبة بن عامر)

(۲۷۴۲) اے عقبہ بن عامر! تو ہرگز کوئی ایسی سورت نہیں پڑھے گا جو اللہ تعالیٰ کو تیرے ''قل اعوذ برب الفلق'' اور ''قل اعوذ برب الناس'' پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہو اور ان سے زیادہ جلدی اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچنے والی ہو۔ چنانچہ اگر تو طاقت رکھتا ہے کہ انہیں کسی نماز میں نہ چھوڑے تو ایسا ہی کر۔ (حب طب ک هب عن عقبۃ بن عامر)

2743 - إنك لن تقرا بشيء أبلغ عند الله من قل اعوذ برب الفلق (حب هب طب عن عقبة بن عامر)

(۲۷۴۳) تو کوئی ایسی چیز ہرگز نہیں پڑھ پائے گا جو ''قل اعوذ برب الفلق'' سے زیادہ جلدی اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچنے والی ہو۔ (حب هب طب عن عقبۃ بن عامر)

2744 - ما سأل سائل ولا استعاذ مستعيذ بمثلهما يعني المعوذتين (ش عن عقبة بن عامر)

(۲۷۴۴) کسی سوالی نے ان دونوں جیسی کسی سورت کے ساتھ سوال نہیں کیا اور ان دونوں جیسی کسی سورت کے ساتھ کسی پناہ مانگنے والے نے پناہ نہیں مانگی یعنی معوذتین (ش عن عقبۃ بن عامر)

الفصل الثالث

تیسری فصل

في آداب التلاوة

تلاوت کے آداب کا بیان

2745 - إن أحسن الناس قراءة من إذا قرأ القرآن يتحزن فيه

(طب عن ابن عباس)

(۲۷۴۵) سب سے زیادہ اچھا قرآن پڑھنے والا وہ ہے کہ جب قرآن کریم پڑھے تو اس میں رنجیدگی اختیار کرے (طب عن ابن عباس)

2746 - احسن الناس قراءة من قرأ القرآن يتحزن فيه

(طب عن ابن عباس)

(۲۷۴۶) سب سے زیادہ اچھا قرآن پڑھنے والا ہے جو قرآن کریم پڑھے تو اس میں رنجیدگی اختیار کرے۔ (طب عن ابن عباس)

2747 - أحسن الناس قراءة الذى إذا قرأ رأيت أنه يخشى الله (محمد بن نصر فى كتاب الصلاة هب خط عن ابن عباس السجزى فى الابانة خط عن ابن عمر فر عن عائشة)

(۲۷۴۷) سب سے زیادہ اچھا قرآن کریم پڑھنے والا وہ ہے کہ جو جب قرآن کریم پڑھے تُو دیکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خوف کھاتا ہے۔ (محمد بن نصر فی کتاب الصلاۃ هب خط عن ابن عباس۔ السجزی فی الابانۃ خط عن ابن عمر۔ فر عن عائشۃ)

2748 - إن افواهكم طرق القرآن فطيبوها بالسواك (أبو نعيم فى كتاب السواك والسجزى فى الابانة عن على)

(۲۷۴۸) بلاشبہ تمہارے منہ قرآن کریم کے راستے ہیں چنانچہ انہیں مسواک کے ساتھ پاکیزہ کرو۔ (ابو نعیم فی کتاب السواک والسجزی فی الابانۃ عن علی)

2749 - طيبوا افواهكم فان افواهكم طريق القرآن (الكجى فى سننه عن وضين مرسلا السجزى فى الابانة عنه عن بعض الصحابة)

(۲۷۴۹) اپنے منہ پاکیزہ کرو کیونکہ تمہارے منہ قرآن کریم کا راستہ ہیں۔ (الکجی فی سننہ عن وضین مرسلاً۔ السجزی فی الابانۃ عنہ عن بعض الصحابۃ)

2750 - طيبوا أفواهكم بالسواك فانها طرق القرآن (هب عن سمره)

(۲۷۵۰) اپنے منہ مسواک کے ساتھ پاکیزہ کرو کیونکہ یہ قرآن کریم کے راستے ہیں (هب عن سمرۃ)

2751 - إن مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الابل المعقلة إن عاهد عليها امسكها وإن اطلقها ذهبت (مالك حم ق ن ه عن ابن عمر)

(۲۷۵۱) صاحب قرآن کی مثال باندھے ہوئے اونٹ والے آدمی کی مثال جیسی ہے اگر تو وہ اس کی نگرانی کرے گا تو اسے روکے رکھے گا اور اگر اسے آزاد چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائیگا۔ (مالک حم ق ن ہ عن ابن عمر)

2752 - تعاهدوا القرآن فو الذى نفسى بيده لهو اشد تفصيا من قلوب الرجال من الابل من عقلها

(حم ق عن ابى موسى)

(۲۷۵۲) قرآن کریم کی مزاولت رکھو (پڑھتے سنتے رہو) قسم ہے اس ذات کی جس کی قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ قرآن کریم لوگوں کے دلوں سے اس سے بھی زیادہ جلدی نکل بھاگتا ہے۔ جتنی جلدی اونٹ اپنے بندھنوں سے نکل بھاگتا ہے۔ (حم ق عن ابی موسیٰ)

2753 - تعلموا كتاب الله وتعاهدوه وتغنوا به فو الذى نفسى بيده لهو اشد تفلتا من المخاض فى العقل

(حم عن عقبة بن عامر)

(۲۷۵۳) کتاب اللہ سیکھو اس کی مزاولت رکھو اور اسے آہستہ آہستہ خوش آوازی کے ساتھ پڑھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وہ تو اس اونٹ سے بھی جلدی نکل بھاگتا ہے جو اپنے بندھن سے بھاگ نکلتا ہے۔ (حم عن عقبۃ بن عامر)

2754 - استذكروا القرآن فلهو اشد تفصيا من صدر الرجال من النعم من عقلها

(۲۷۵۴) قرآن کریم کا تدارک وتلافی کرو۔ وہ تو لوگوں کے سینوں سے اونٹوں کے اپنے بندھنوں سے نکل بھاگنے سے زیادہ

(حم ق ت ن عن ابن مسعود)

2755 - الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة والمسو بالقرآن كالمسر بالصدقة
(د ت ن عن عقبة بن عامر ك عن معاذ)

2756 - حفظ الغلام الصغير كالنقش فى الحجر وحفظ الرجل بعد ما يكبر كالكتاب على الماء (خط فى الجامع عن ابن عباس)

2757 - من سره إن يحب الله ورسوله فليقرأ فى المصحف
(حل هب عن ابن مسعود)

2758 - فى هذا مرة وفى هذا مرة يعنى القرآن والشعر (ابن الانبارى فى الوقف عن ابى بكرة)

2759 - لله اشد اذنا إلى الرجل الحسن الصوت يتغنى بالقرآن يجهر به من صاحب القينة إلى قينته (حب ك هب عن فضالة بن عبيد)

2760 - ما اذن الله لشيء ما اذن لنبى حسن الصوت يتغنى بالقرآن يجهر به
(حم د ق ن عن ابى هريرة)

2761 - حسن الصوت زينة القرآن (طب عن ابن مسعود)

2762 - حسنوا القرآن باصواتكم فان الصوت الحسن يزيد القرآن حسنا (الدارمى وابن نصر فى الصلاة ك عن البراء)

2763 - زينوا القرآن باصواتكم (حم د ن

جلدی بھاگ نکلتا ہے۔ (حم ق ت ن عن ابن مسعود)

(۲۷۵۵) اونچی آواز سے قرآن پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ کرنے والی کی مانند اور پست آواز میں قرآن کریم پڑھنے والا چھپا کر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔ (د ت ن عن عقبۃ بن عامر) (ک عن معاذ)

(۲۷۵۶) چھوٹے بچے کا حافظہ پتھر میں نشان کی مانند اور آدمی کے بوڑھا ہونے کے بعد اس کا حافظہ پانی پر لکھے کے مانند ہوتا ہے۔ (خط فی الجامع عن ابن عباس)

(۲۷۵۷) جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرے تو اسے مصحف شریف سے دیکھ کر پڑھنا چاہئے۔ (حل ھب عن ابن مسعود)

(۲۷۵۸) کبھی یہ پڑھو اور کبھی یہ پڑھو یعنی قرآن کریم اور شعر (ابن الانباری فی الوقف عن ابی بکرۃ)

(۲۷۵۹) جتنی توجہ سے گانے والی (ڈومنی) کو اس گانے والی کا مالک سنتا ہے اس سے زیادہ توجہ سے اللہ تعالیٰ خوش آواز آدمی کو سنتا ہے جو بلند آواز سے آہستہ آہستہ (ٹھہر ٹھہر کر) خوش آوازی کے ساتھ قرآن کریم پڑھتا ہے۔ (حب ک ھب عن فضالۃ بن عبید)

(۲۷۶۰) اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے خوش آواز نبی کو سنتا ہے جو قرآن کریم کو بلند آواز سے آہستہ آہستہ خوش آوازی سے پڑھتا ہے۔ (حم د ق ن عن ابی ھریرۃ)

(۲۷۶۱) اچھی آواز قرآن کریم کی زینت ہے۔ (طب عن ابن مسعود)

(۲۷۶۲) قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے حسن دو کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حسن میں اضافے کا باعث ہوتی ہے۔ (الدارمی وابن نصر فی الصلاۃ ک عن البراء)

(۲۷۶۳) قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

حب ك عن البراء ابو نصر السجزى فى الابانة عن ابى هريرة قط فى الافراد طب عن ابن عباس حل عن عائشة)

(حم دن حب ک عن البراء۔ السجزی فی الابانۃ عن ابی ھریرۃ۔ قط فی الافراد طب عن ابن عباس حل عن عائشۃ)

2764 - زينوا القرآن باصواتكم فان الصوت الحسن يزيد القرآن حسنا (ك عن البراء)

(۲۷۶۴) قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حسن میں اضافے کا باعث ہوتی ہے۔ (ک عن البراء)

2765 - لكل شىء حلية وحلية القرآن الصوت الحسن (عب والضياء عن انس)

(۲۷۶۵) ہر چیز کیلئے ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کریم کا زیور اچھی آواز ہے۔ (عب والضیاء عن انس)

2766 - ليس منا من لم يتغن بالقرآن (خ عن ابى هريرة حم د حب ك عن سعد د عن ابى لبابة بن المنذر ك عن ابن عباس د عن عائشة)

(۲۷۶۶) وہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر خوش آوازی سے نہ پڑھے (خ عن ابی ھریرۃ۔ حم د حب ک عن سعد۔ د عن ابی لبابۃ بن المنذر۔ ک عن ابن عباس۔ د عن عائشۃ)

2767 - اقرأ القرآن على كل حال إلا وانت جنب (أبو الحسن ابن صخر فى فوايده عن على)

(۲۷۶۷) ہر حالت میں قرآن کریم پڑھ سوائے اس صورت کے کہ تو جنبی ہو (یعنی غسل جنابت فرض ہو) (ابوالحسن ابن صخر فی فوائدہ عن علی)

2768 - اقرأ القرآن فى كل شهر اقرأه فى عشر اقرأه فى سبع و لاتزد على ذلك (ق د عن ابن عمر)

(۲۷۶۸) ہر ماہ میں قرآن کریم پڑھ۔ دس دنوں میں قرآن کریم پڑھ۔ سات دنوں میں اسے پڑھ البتہ اس تعداد پر اضافہ مت کر (یعنی ان سے کم دنوں میں مت پڑھنا) (ق د عن ابن عمر)

2769 - اقرأ القرآن فى كل شهر اقرأه فى خمس وعشرين اقرأه فى خمس عشرة اقرأه فى عشر اقراه فى سبع لا يفقهه من يقرأه فى أقل من ثلاث (حم عن ابى هريرة)

(۲۷۶۹) ہر ماہ میں قرآن کریم پڑھ۔ پچیس دنوں میں اسے پڑھ' پندرہ دنوں میں اسے پڑھ' دس دنوں میں اسے پڑھ' سات دنوں میں اسے پڑھ' جو اسے تین سے کم دنوں میں پڑھتا ہے اسے اس کی سمجھ بوجھ حاصل نہیں ہوتی۔ (حم عن ابی ھریرۃ)

2770 - اقرأ القرآن فى اربعين (ت عن ابن عمر)

(۲۷۷۰) چالیس دنوں میں قرآن کریم پڑھو۔ (ت عن ابن عمر)

2771 - اقرأ القرآن فى خمس (طب عن ابن عمر)

(۲۷۷۱) پانچ دنوں میں قرآن کریم پڑھ۔ (طب عن ابن عمر)

2772 - اقرأ القرآن فى ثلاث إن استطعت

(۲۷۷۲) اگر تو طاقت رکھتا ہے تو تین دنوں میں قرآن کریم

(حم طب عن سعد بن المنذر)

2773 - اقرأ القرآن ما نهاك فان لم ينهك فلست تقرأه (فر عن إبن عمرو)

2774 - اقرؤوا القرآن بالحزن فانه نزل بالحزن (ع حل طس عن بريدة)

2775 - اقرؤوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم فإذا اختلفت فقوموا (حم ق ن عن جندب)

2776 - اقرؤوا القرآن بلحون العرب واصولتها وأياكم ولحون اهل الكتابين واهل الفسق فانه سيجئ بعدى قوم يرجعون بالقرآن ترجيع الغناء والرهبانية والنوح لا يجاوز حناجرهم مفتونة قلوبهم وقلوب من يعجبهم شأنهم

(طس هب عن حذيفة)

2777 - اقرؤوا القرآن وابتغوا به اللّٰه تعالٰى من قبل أن يأتى قوم يقيمونه إقامة القدح يتعجلونه ولا يتأجلونه

(حم د عن جابر)

2778 - اعربوا القرآن والتمسوا غرائبه (ش ك هب عن ابى هريرة)

2779 - اعربوا القرآن والتمسوا غرائبه وغرائبه فرائضه وحدوده فان القرآن نزل على خمسة اوجه حلال وحرام ومحكم ومتشابه وامثال فاعملوا بالحلال واجتنبوا الحرام

پڑھ۔ (حم طب عن سعد بن المنذر)

(۲۷۷۳) قرآن کریم پڑھ جو تجھے کافی ہے۔ اگر تجھے یہ کافی نہ ہو تو تو نے اسے ہرگز نہیں پڑھا۔ (فر عن ابن عمرو)

(۲۷۷۴) قرآن کریم کو غم کے ساتھ پڑھو کیونکہ یہ غم کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ (ع حل طس عن بریدۃ)

(۲۷۷۵) قرآن کریم وہیں تک پڑھو جہاں تک تمہارے دل لگے رہیں (اچاٹ نہ ہوں) جب اچاٹ ہونے لگیں تو پڑھنا موقوف کردو۔ (حم ق ن عن جندب)

(۲۷۷۶) قرآن کریم کو عربی لہجوں اور عربی آوازوں سے پڑھو اور فاسقوں کے لب ولہجہ اور یہود و نصاریٰ کے لہجوں سے بچو کیونکہ میرے بعد عنقریب ایسے لوگ نمودار ہوں گے جو قرآن کریم کو گانے کی طرح، راہبوں کی طرح اور نوحہ کرنے والوں کی طرح ترجیع کے ساتھ پڑھیں۔ قرآن ان کے حلقوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔ ان کے دل اور جو ان کے طور طریقے سے خوش ہوتا ہے ان کے دل فتنے میں مبتلا ہوں گے۔ (طس هب عن حذیفۃ)

(۲۷۷۷) قرآن کریم پڑھو اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ اس سے پہلے کہ ایسے لوگ آجائیں جو اسے کھیل کے تیر کی طرح رکھیں۔ وہ اسے جلدی جلدی پڑھیں گے اور ٹھہر ٹھہر کر نہیں پڑھیں گے۔ (یا وہ اس کا اجر جلدی (دنیا میں) ہی لے لیں گے اور تاخیر سے (آخرت میں) نہیں لیں گے)۔ (حم د عن جابر)

(۲۷۷۸) قرآن کریم کے مطالب کھول کھول کر بیان کرو اور اس میں جو نادر لغات ہیں انہیں تلاش کرو۔ (ش ک هب عن ابی ہریرۃ)

(۲۷۷۹) قرآن کریم کے مطلب کھول کھول کر بیان کرو اور اس کے غرائب تلاش کرو۔ اس کے غرائب اس کے فرائض اور حدود ہیں کیونکہ قرآن کریم پانچ وجوہات پر نازل ہوا ہے۔ حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ تو حلال پر عمل کرو حرام سے اجتناب کرو۔

واتبعوا المحكم وآمنوا بالمتشابه واعتبروا بالامثال (هب عن ابی هريرة)

محکم میں غور کرو۔ متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال سے عبرت حاصل کرو۔ (ھب عن ابی ھریرۃ)

2780 - اعربوا الكلام كى تعربوا القرآن (ابن الانبارى فى الوقف والمرهبى فى فضل العلم عن ابى جعفر معضلا)

(۲۷۸۰) گفتگو کے مطالب کھول کر بیان کروتا کہ تم قرآن کریم کے مطالب کھول کر بیان کرسکو۔ (ابن الانباری فی الوقف والمرہبی فی فضل العلم عن ابی جعفر معضلاً)

2781 - إذا ختم احدكم فليقل : اللّٰهم آنس وحشتى فى قبرى

(فر عن ابى امامة)

(۲۷۸۱) جب تم میں سے کوئی قرآن کریم ختم کرے تو اسے یہ کہنا چاہئے۔ اے اللہ! میری قبر میں میری وحشت وتنہائی کا مونس ہونا۔ (فرعن ابی امامۃ)

2782 - إذا قام صاحب القرآن فقرا بالليل والنهار ذكره وان لم يقم به نسيه

(محمد بن نصر فى الصلاة عن ابن عمر)

(۲۷۸۲) جب صاحب قرآن نے قیام کیا تو دن رات قرآن کریم پڑھا تو اس نے اسے (یعنی قرآن کریم کو) یاد رکھا اور اگر اس نے اس پر عمل نہ کیا تو اس نے اسے بھلا دیا۔ (محمد بن نصر فی الصلاۃ عن ابن عمر)

2783 - أحب الاعمال إلى الله الحال المرتحل الذى يضرب من اول القرآن إلى آخره ومن آخره إلى اوله كلما حل ارتحل (ت عن ابن عباس د عن زرارة بن ابى اوفى مرسلا وقال هذا اصح)

(۲۷۸۳) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اعمال سے زیادہ پسندیدہ عمل حال اور مرتحل ہے یعنی قرآن کریم کو ابتداء سے شروع کر کے آخر تک لے جائے اور آخر سے شروع کر کے ابتداء تک لائے۔ جب بھی ختم کرے پھر شروع کردے۔ (ت عن ابن عباس، د عن زرارۃ بن ابی اوفی مرسلاً وقال ھذا اصح)

2784 - اقرؤوا القرآن واسئلوا الله به قبل أن يأتى قوم يقرؤون القرآن فيسألون به الناس (حم هب طب عن عمران بن حصين)

(۲۷۸۴) قرآن کریم پڑھو اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مانگو اس سے پہلے کہ وہ لوگ آئیں جو قرآن کریم پڑھیں تو اس کے ذریعے لوگوں سے مانگیں گے (حم ھب طب عن عمران بن حصین)

2785 - إن من احسن الناس صوتا بالقرآن الذى إذا سمعته يقرأ رأيت أنه يخشى الله (ه عن جابر)

(۲۷۸۵) قرآن کریم کو سب سے زیادہ خوش آوازی سے پڑھنے والا وہ ہے کہ جب تو اسے قرآن پڑھتے سنے تو تو دیکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خوف کھاتا ہے۔ (ہ عن جابر)

2786 - إن هذا نزل بحزن وكآبة فإذا قراتموه فابكوا فان لم تبكوا فتباكوا وتغنوا به فمن لم يتغن به فليس منا (ه ومحمد بن نصر فى

(۲۷۸۶) یہ غم واندوہ کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ چنانچہ جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو۔ اگر تم نہ روسکو تو رونے کی صورت بنالو اور اسے ٹھہر ٹھہر کر خوش آوازی سے پڑھو۔ جو اسے خوش آوازی سے نہیں پڑھتا وہ

كتاب الصلاة هب عن سعد)

2787 - إنه طرا على حزبى من القرآن فكرهت أن اخرج حتى اتمه (حم د ه عن اويس بن حذيفة)

2788 - ألا إن كلكم مناج ربه فلايوذين بعضكم بعضا ولا يرفع بعضكم على بعض فى القراء ة (حم د ك عن ابى سعيد)

2789 - من قرأ منكم بالتين والزيتون فانتهى إلى آخرها أليس الله باحكم الحاكمين فليقل بلى وأنا على ذٰلك من الشاهدين ومن قرأ لا اقسم بيوم القيامة فانتهى إلى أليس ذٰلك بقادر على أن يحيى الموتى فليقل بلى ومن قرأ والمرسلات فبلغ فباى حديث بعده يؤمنون فليقل آمنا بالله

(د ت عن ابى هريرة)

2790 - رحم الله فلانا لقد ذكرنى كذا وكذا آية كنت اسقطتها من سورة كذا وكذا (حم ق د عن عائشة

الاكمال

2791 - اقرؤوا القرآن وابكوا فان لم تبكوا فتباكوا ليس منا من لم يتغن بالقرآن (ابن نصر عن سعد بن ابى وقاص)

2792 - إن الله لياذن للرجل يكون حسن الصوات يتغنى بالقرآن (عب عن البراء)

2793 - إن هٰذا القرآن نزل بحزن

ہم میں سے نہیں ہے۔ (ہ ومحمد بن نصر فی کتاب الصلاۃ هب عن سعد)

(۲۷۸۷) وہ وقت اچانک آ پہنچا جس میں، میں قرآن کا ورد پڑھا کرتا تھا تو میں نے اسے مکمل کئے بغیر باہر نکلنا ناپسند کیا۔ (حم د ہ عن اویس بن حذیفۃ)

(۲۷۸۸) سنو! بلاشبہ تم سب اپنے رب تعالیٰ سے مناجات کرتے ہو تو ایک دوسرے کو تکلیف مت دو اور قرآن کریم پڑھتے ہوئے ایک دوسرے پر آواز بلند مت کرو۔ (حم د ک عن ابی سعید)

(۲۷۸۹) تم میں سے جو سورۂ ”والتین والزیتون“ پڑھے تو اس کے آخر ”الیس اللہ باحکم الحاکمین“ تک پہنچ جائے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ ہاں کیوں نہیں! اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں، جو تم میں سے ”لا اقسم بیوم القیامۃ“ پڑھے تو ”الیس ذٰلک بقادر علی ان یحیی الموتی“ پر پہنچ جائے تو یہ کہے کہ ہاں! کیوں نہیں! (ایسے ہی ہے) اور جو ”والمرسلات“ پڑھے تو ”فبای حدیث بعدہ یومنون“ پر پہنچ جائے تو یوں کہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ (د ت عن ابی ھریرۃ)

(۲۷۹۰) اللہ تعالیٰ فلاں آدمی پر رحم فرمائے اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلائی۔ میں فلاں فلاں سورت میں سے اسے بھول گیا تھا۔ (حم ق د عن عائشۃ)

الاکمال

(۲۷۹۱) قرآن کریم پڑھو اور رویا کرو۔ اگر نہ رو پاؤ تو رونے کی صورت بنالو۔ وہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کریم کو خوش آوازی سے نہ پڑھے۔ (ابن نصر عن سعد بن ابی وقاص)

(۲۷۹۲) اللہ تعالیٰ اس آدمی کو توجہ سے سنتا ہے جو اچھی آواز والا ہو۔ قرآن کریم کو خوش آوازی سے پڑھتا ہو۔ (عب عن البراء)

(۲۷۹۳) یہ قرآن کریم غم کے ساتھ نازل ہوا ہے چنانچہ

فاقرؤوه بحزن (ابن مردويه عن ابن عباس)

اسے غم کے ساتھ پڑھو۔(ابن مردویہ عن ابن عباس)

2794 - ليس منا من لم يتغن بالقرآن

(۲۷۹۴) وہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے (یا اس طرح بھی ترجمہ ہو سکتا ہے کہ (جو قرآن کریم کی وجہ سے دوسروں سے بے پرواہ نہ ہو۔ (عب ش طحم وعبد بن حمید والعدنی والدارمی دوابوعوانۃ حب ک ق ص عن سعد بن ابی وقاص دوالبغوی وابن قانع طب ق عن ابی لبابۃ بن عبدالمنذر ر۔ الخطیب وابن نصر فی الابانۃ ک ق عن ابی ھریرۃ۔ طب ک وابونصر فی الابانۃ عن ابن عباس۔ ابونصر عن ابن الزبیر۔ ابن النضر وابونصر ک عن عائشۃ۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن انس)

2795 - ما أذن الله لشيء ما اذن لرجل حسن الترنم بالقرآن (عب عن ابی سلمة مرسلا أبو نصر السجزی فی الابانة عن ابی سلمة)

(۲۷۹۵) اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے اس آدمی کو سنتا ہے جو اچھی آواز (ترنم) سے قرآن کریم پڑھتا ہے۔(عب عن ابی سلمۃ مرسلاً ابونصر السجزی فی الابانۃ عن ابی سلمۃ)

2796 - ما اذن الله لشيء كاذنه لعبد يترنم بالقرآن

(ش عن ابی سلمد)

(۲۷۹۶) اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے اس بندے کو سنتا ہے جو خوش آوازی سے قرآن کریم پڑھتا ہے۔(ش عن ابی سلمۃ)

2797 - ما اذن الله لشيء كاذنه للذى يتغنى بالقرآن يجهر به

(حب عن ابی هريرة)

(۲۷۹۷) اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے اسے سنتا ہے جو قرآن کریم کو خوش آوازی سے بلند آواز کے ساتھ پڑھتا ہے۔(حب عن ابی ھریرۃ)

2798 - ويحك يا شهاب هلا بالقرآن تغنى (أبو نعيم عن زيد بن ارقم عن سالم ابن ابی سلام)

(۲۷۹۸) اے شہاب! تجھ پر افسوس ہے۔ تو کیوں قرآن کریم کو خوش آوازی سے نہیں پڑھتا۔(ابونعیم عن زید بن ارقم عن سالم بن ابی سلام)

2799 - لا يسمع القرآن من رجل اشهى منه ممن يخشى الله عز وجل (ابن المبارك عن طاوس مرسلا أبو نصر السجزى فی الابانة عن طاوس عن ابی هريرة)

(۲۷۹۹) ان لوگوں میں سے کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اس آدمی کا قرآن کریم نہیں سنا جاتا جو اس سے اپنی خواہش پوری کرتا ہے۔(ابن المبارک عن طاؤس مرسلاً ابونصر السجزی فی الابانۃ عن طاؤس عن ابی ہریرۃ)

2800 - يا اهل القرآن لا توسدوا القرآن

(۲۸۰۰) اے اہل قرآن! قرآن کریم کو تکیہ (ٹیک) مت

واتـلـوه حـق تـلاوتـه آناء الليل والنهار وافشوه وتـغـنـوا بـه وتـدبروا ما فيه لعلكم تفلحون ولا تعجلوا ثوابه فان له ثوابا

(طب هب وابو نعيم وابن عساكر عن عبيده المليكی)

بناؤ اور صبح وشام اس کی تلاوت ایسے کرو جیسے تلاوت کرنے کا حق ہے، اسے پھیلاؤ، خوش آوازی سے اسے پڑھو اور جو کچھ اس میں ہے اس میں غور وفکر کرو شاید کہ تم فلاں پا جاؤ اور اس کے ثواب کو جلدی مت حاصل کرو کیونکہ اس کا بہت ثواب ہے۔ (طب هب وابونعیم وابن عساکرعن عبیدۃ المليكی)

2801 - نظفوا افواهكم فانها طرق القرآن

(الديلمی عن انس)

(۲۸۰۱) اپنے منہ صاف کرو کیونکہ یہ قرآن کریم کے راستے ہیں۔ (الدیلمی عن انس)

2802 - اجتـمـعـوا عـلى القرآن ما ائتلفتم عليه فإذا اختلفتم فقوموا

(طب حل عن جندب)

(۲۸۰۲) جب تک تمہارے دل لگے رہیں تب تک قرآن کریم کو پڑھنے میں لگے رہو اور جب اچاٹ ہو جائیں تو پڑھنا موقوف کردو۔ (طب حل عن جندب)

2803 - اعـربـوا الـقـرآن (الرافعی عن ابن مسعود)

(۲۸۰۳) قرآن کے مطالب کو کھول کھول کر بیان کرو۔ (الرافعی عن ابن مسعود)

2804 - اقـرأ يـا مـعـاذ ولا تهمز (خط عن ابن مسعود)

(۲۸۰۴) اے معاذ! قرآن کریم پڑھ اور جلدی مت کر (یا غیبت مت کر) (خط عن ابن مسعود)

2805 - تعلموا اللحن كما تتعلمون حفظه

(الديلمی عن ابی)

(۲۸۰۵) عربی لہجہ اسی طرح سیکھو جیسے تم قرآن حفظ کرنا سیکھتے ہو۔ (الدیلمی عن ابی)

2806 - ارشـدوا اخـاكـم (ك عـن ابـی الـدرداء) قـال سـمـع النبی صلى الله عليه وسلم رجلا قرأ فلحن قال فذكره)

(۲۸۰۶) اپنے بھائی کی رہنمائی کرو (درستگی کرو) (ک عن ابی الدرداء) فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قرآن کریم پڑھتے سنا تو اس نے اعرابی غلطی کی تو ارشاد فرمایا۔

2807 - إذا اشكلت عليك آية من القرآن تـؤنثهـا أو تـذكـرهـا فذكر القرآن (ابن قانع عن بشير أو بشير بن الحارث)

(۲۸۰۷) جب تم پر قرآن کریم کی کسی آیت کے بارے میں اشکال آئے کہ اسے مؤنث بنائے یا مذکر بنائے تو قرآن کریم کو مذکر بناؤ۔ (ابن قانع عن بشیر او بشیر بن الحارث)

2808 - إذا قام أحدكم من الليل فاستعجم الـقـرآن عـلى لسانه فلم يدر ما يقول فلينصرف فليضطجع

(عب حم م د ه حب عن ابی هريرة)

(۲۸۰۸) جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کیلئے کھڑا ہو پھر اس کی زبان سے قرآن کریم برابر نہ نکل سکے اور جو وہ کہتا ہے اسے اس کی سمجھ نہ آئے تو اسے واپس پلٹ کر بستر پر لیٹ جانا چاہئے۔ (عب حم م د ہ حب عن ابی ھریرۃ)

2809 - افضل العمل الحال المرتحل قيل وما الحال المرتحل قال الخاتم المفتتح
(محمد بن نصر من طريق ابن المبارك)

(۲۸۰۹) افضل عمل حال مرتحل ہے۔ عرض کی گئی کہ حال مرتحل سے کیا مراد ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کو ختم کر کے ساتھ ہی ابتداء سے شروع کرنا۔ (محمد بن نصر من طریق ابن المبارک)

2810 - حدثنا رجل من اهل الاسكندرية : افضل الاعمال الحال المرتحل صاحب القرآن يضرب من اوله إلى آخره حتى يبلغ آخره ومن آخره حتى يبلغ اوله كلما ارتحل حل
(ك عن ابن عباس وتعقب ك عن ابى هريرة وتعقب)

(۲۸۱۰) اہل اسکندریہ میں سے ایک آدمی نے ہم سے بیان کیا کہ تمام اعمال سے افضل عمل حال مرتحل ہے۔ صاحب قرآن قرآن کریم کو ابتداء سے شروع کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے آخر تک پہنچ جاتا ہے اور آخر سے شروع کرتا ہے حتیٰ کہ ابتداء تک پہنچ جاتا ہے۔ جب بھی ختم کرتا ہے پھر سے شروع کر دیتا ہے (جب بھی اترتا ہے ساتھ ہی کوچ کر دیتا ہے) (ک عن ابن عباس وتعقب۔ ک عن ابی ھریرۃ وتعقب)

2811 - عليك بالحال المرتحل صاحب القرآن يضرب فى أوله حتى يبلغ آخره ويضرب فى آخره حتى يبلغ اوله كلما حل ارتحل (هب عن ابن عباس)

(۲۸۱۱) تم پر حال مرتحل لازم ہے۔ صاحب قرآن، قرآن کریم کو ابتداء سے شروع کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے آخر تک پہنچ جاتا ہے اور آخر سے شروع کرتا ہے حتیٰ کہ ابتداء تک پہنچ جاتا ہے۔ جب بھی ختم کرتا ہے پھر سے شروع کر دیتا ہے۔ (ھب عن ابن عباس)

2812 - اقرأ القرآن فى كل شهر قال قلت: انى اجد قوة قال اقرأه فى عشرين ليلة قال قلت انى أجد قوة قال : فاقراه فى عشر ليال قال انى اجد قوه قال فاقراه فى سبع ولا تزد على ذلك
(خ م د عن ابن عمرو)

(۲۸۱۲) ہر ماہ میں قرآن کریم پڑھ۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ میں اس سے جلدی پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو ارشاد فرمایا کہ اسے بیس راتوں میں پڑھ۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے بھی جلدی پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو ارشاد فرمایا کہ دس راتوں میں پڑھ۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے بھی جلدی پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو ارشاد فرمایا کہ سات دنوں میں پڑھ اور اس پر اضافہ مت کر (یعنی اس سے جلدی مت پڑھنا) (خ م د عن ابن عمرو)

2813 - اقرأ القرآن فى شهر قال : إن لى قوة قال : اقرأه فى ثلاث
(د حل عن ابن عمرو)

(۲۸۱۳) ایک ماہ میں قرآن کریم پڑھ۔ عرض کی کہ میں اس سے جلدی پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو ارشاد فرمایا کہ اسے تین دنوں میں پڑھ۔ (د حل عن ابن عمرو)

2814 - اقرأ القرآن فى اربعين (ت حسن غريب عن ابن عمرو)

(۲۸۱۴) چالیس دنوں میں قرآن کریم پڑھ (ت حسن غریب عن ابن عمرو)

2815 - اقرأ القرآن فى خمس (طب عن

(۲۸۱۵) پانچ دنوں میں قرآن کریم پڑھ۔

ابن عمرو)

2816 - لاتحمل عليك ما لا تطيق وعليك بالسجود (طب وابن عساكر عن ابی ريحانة قال : شكوت إلى النبى صلى الله عليه وسلم تفلت القرآن ومشقته على قال فذكره)

2817 - اقرؤوا القرآن واتبعوا ما فيه (الديلمى عن ابى هريرة)

2818 - اقرؤوا القرآن واسالوا الله به فانه سيقراه اقوام يقيمونه اقامة القدح يتعجلونه ولا يتاجلونه

(ش عن محمد بن المكندر مرسلا)

2819 - قراء تك نظرا تضاعف على قراء تك ظاهرا كفضل المكتوبة على النافلة (ابن مردويه عن عثمان بن عبد الله بن اوس الثقفى عن عمرو بن اوس)

2820 - ما لى أراكم سكوتا للجن كانوا احسن ردا منكم ما قرأت عليهم هذه الأية من مرة فبأى الآء ربكما تكذبان إلا قالوا ولا بشيء من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد

(الحسن بن سفيان ك هب عن جابر)

2821 - ما من عين فاضت من قراءة القرآن إلا قرت يوم القيامة (الديلمى عن انس)

2822 - لا تقولوا سورة البقرة ولا سورة آل عمران ولا سائر القرآن وقولوا السورة التى

(طب عن ابن عمرو)

(۲۸۱۶) خود پر وہ بوجھ مت لادو جس کی تم طاقت نہیں رکھتے اور تم پر کثرت سجود لازم ہے۔ (طب وابن عساکر عن ابی ریحانۃ) فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کے بھول جانے اور خود پر اس کی مشقت کی شکایت کی تو ارشاد فرمایا۔

(۲۸۱۷) قرآن کریم پڑھو اور جو کچھ اس میں ہے اس کی پیروی کرو۔ (الدیلمی عن ابی ھریرۃ)

(۲۸۱۸) قرآن کریم پڑھو اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کیونکہ عنقریب اسے ایسے لوگ پڑھیں گے جو اسے کھیل کے تیر کی طرح رکھیں گے وہ اس کا اجر جلدی ہی (دنیا میں) حاصل کرلیں گے اور تاخیر سے اسے (آخرت میں) حاصل نہیں کریں گے۔ (ش عن محمد بن المنکدر مرسلاً)

(۲۸۱۹) تیرا قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنا زبانی یاد سے پڑھنے پر ویسے ہی دوگنی فضیلت رکھتا ہے۔ جیسے فرض، نفل پر فضیلت رکھتا ہے۔ (ابن مردویہ عن عثمان بن عبداللہ بن اوس الثقفی عن عمرو بن اوس)

(۲۸۲۰) کیا ہے کہ میں تمہیں خاموش دیکھتا ہوں۔ جنوں کی سنو! وہ تم سے زیادہ بہتر جواب دینے والے تھے جب بھی میں نے ان کے سامنے یہ آیت مبارکہ پڑھی "فبای آلآء ربکما تکذبان" تو انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب تعالیٰ! ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو نہیں جھٹلاتے۔ چنانچہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں۔ (الحسن بن سفیان ک ھب عن جابر)

(۲۸۲۱) جو آنکھ بھی تلاوت قرآن سے بہہ پڑی وہ قیامت کے دن ٹھنڈی ہوگی۔ (الدیلمی عن انس)

(۲۸۲۲) یہ مت کہو کہ سورۂ بقرہ، نہ ہی سورۂ آل عمران اور اسی طرح تمام قرآن کریم کے بارے میں ہے بلکہ یوں کہو کہ وہ سورت

تذكر فيها البقرة والسورة التي يذكر فيها آل عمران والقرآن على نحو هذا (هب وضعفه عن انس)

جس میں بقرہ (گائے) کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر کیا گیا ہے اور اسی طرح باقی قرآن کریم ہے۔ (هب وضعفه عن انس)

2823 - اقرأ على القرآن قال : يا رسول الله اقرأ عليك وعليك أنزل قال : إني اشتهي إن اسمعه من غيري (خ م د عن ابن مسعود) أما اني على ما ترون بحمد الله فقد قرأت البارحة السبع الطوال (ابن خزيمة ع حب ك هب ص عن انس)

(۲۸۲۳) میرے سامنے قرآن کریم پڑھ۔ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی تو نازل کیا گیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں اسے اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں۔ (خ م د عن ابن مسعود)

ارے جو تم مجھے دیکھ رہے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کر رہا ہوں تو (اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے گزشتہ رات سبعہ طوال پڑھی ہیں۔ (ابن خزیمۃ ع حب ک ھب ص عن انس)

فرع في محظورات التلاوة وبعض حقوق القراءة

ممنوعات تلاوت اور کچھ حقوق قرأت کا بیان

2824 - في امتي قوم يقرؤون القرآن ينثرونه نثر الدقل

(ع عن حذيفد)

(۲۸۲۴) میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو قرآن کریم اس طرح پڑھتے ہیں۔ جس طرح سوکھی کھجور شاخ ہلانے سے گرتی ہے وہ قرآن کریم کے لفظ پھینکتے ہیں۔ (ع عن حذیفۃ)

2825 - لا يفقه من قرأ القرآن في اقل من ثلاث

(د ت ه عن ابن عمر)

(۲۸۲۵) جس نے تین سے کم دنوں میں قرآن کریم پڑھا اسے (دین یا قرآن کی) کوئی سمجھ بوجھ حاصل نہیں ہوگی۔ (د ت ہ عن ابن عمر)

2826 - لا تمس القرآن إلا وانت طاهر (طب قط ك عن حكيم بن حزام)

(۲۸۲۶) بغیر وضو کے قرآن کریم کو مت چھو۔ (طب قط ک عن حکیم بن حزام)

2827 - لا يمس القرآن الا طاهر (د ت عن ابن عمر)

(۲۸۲۷) فقط باوضو (پاکیزہ) آدمی ہی قرآن کریم کو چھوئے۔ (د ت عن ابن عمر)

2828 - بئسما لاحدكم أن يقول نسيت

(۲۸۲۸) تم میں سے کسی کیلئے یہ کتنا ہی برا ہے کہ وہ یہ کہے کہ

آیة کیت و کیت بل هو نسی (حم ق ت عن ابن مسعود)

میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ اسے بھلا دی گئی ہے۔ (حم ق ت عن ابن مسعود)

2829 - لا یقل احدکم نسیت آیة کیت و کیت بل هو نسی (م عن ابن مسعود)

(۲۸۲۹) تم میں سے کوئی یہ مت کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ (یوں کہے کہ) اسے بھلا دی گئی ہے۔ (م عن ابن مسعود)

2830 - عرضت علی اجور امتی حتی القذاة یخرجها الرجل من المسجد و عرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن أو آیة اوتیها رجل ثم نسیها (د ت عن انس)

(۲۸۳۰) میرے سامنے میری امت کے اجر پیش کئے گئے حتیٰ کہ وہ کنکری بھی کہ جسے کوئی آدمی مسجد سے باہر پھینکتا ہے اور میرے سامنے میری امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت کسی آدمی کو عطا کی گئی پھر اس نے اسے بھلا دیا۔ (د ت عن انس)

2831 - ما من احد تعلم القرآن ثم نسی إلا لقی اللّٰه یوم القیامة اجذم (م والدارمی طب هب عن سعد بن عبادة)

(۲۸۳۱) جس نے بھی قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھلا دیا گیا تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ اسے کوڑھ کا مرض ہوگا۔ (م والدارمی طب هب عن سعد بن عبادة)

2832 - ما من امرء یقرأ القرآن ثم ینساه إلا لقی اللّٰه یوم القیامة اجذم (د عن سعد بن عبادة)

(۲۸۳۲) جو آدمی بھی قرآن کریم پڑھتا ہے پھر اسے بھلا دیتا ہے تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اسے کوڑھ کا مرض ہوگا۔ (د عن سعد بن عبادة)

2833 - لا تجادلوا فی القرآن فان جدلا فیه کفر (الطیالسی هب عن ابن عمرو)

(۲۸۳۳) قرآن کریم میں جھگڑا مت کرو کیونکہ اس میں جھگڑنا کفر ہے۔ (الطیالسی هب عن ابن عمرو)

2834 - الجدال فی القرآن کفر (ه ك عن ابی هریرة)

(۲۸۳۴) قرآن کریم میں جھگڑنا کفر ہے۔ (ہ ک عن ابی ہریرۃ)

2835 - المراء فی القرآن کفر (د ك عن ابی هریرة)

(۲۸۳۵) قرآن کریم میں دکھلاوا کرنا کفر ہے۔ (د ک عن ابی ہریرۃ)

2836 - نهی عن الجدال فی القرآن (السجزی فی الابانة عن ابی سعید)

(۲۸۳۶) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم میں جھگڑنے سے منع فرمایا۔ (السجزی فی الابانۃ عن ابی سعید)

2837 - نهی أن یسافر بالقرآن إلی ارض العدو (ق د ه عن ابن عمر)

(۲۸۳۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم ساتھ لے کر دشمنوں کی سرزمین کی طرف سفر کرنے سے منع فرمایا۔ (ق د ہ عن ابن عمر)

2838 - من اخذ علی تعلیم القرآن قوسا

(۲۸۳۸) جس نے قرآن کریم کی تعلیم دینے پر (بطور اجرت)

قلده الله مكانها قوسا من نار جهنم يوم القيامة (حل هق عن ابى الدرداء)

کمان حاصل کی تو اس کی جگہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے گلے میں دوزخ کی آگ کی کمان ڈالے گا۔ (حل هق عن ابی الدرداء)

2839 - من أخذ على القرآن اجرا فذاك حظه من القرآن (حل عن ابى هريرة)

(۲۸۳۹) جس نے قرآن کریم (پڑھنے پڑھانے) پر اجرت لی تو قرآن کریم سے اس کا وہی حصہ ہوگا۔ (حل عن ابی هريرة)

2840 - من قرأ القرآن يتاكل به الناس جاء يوم القيامة ووجهه عظم ليس عليه لحم (هب عن بريدة)

(۲۸۴۰) جو قرآن کریم اس لئے پڑھے کہ وہ اس کے ذریعے لوگوں سے کھائے پئے تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئیگا کہ اس کا چہرہ ہڈیاں ہی ہڈیاں ہوگا اس پر کوئی گوشت نہیں ہوگا۔ (هب عن بريدة)

2841 - ما آمن بالقرآن من استحل محارمه (ت عن صهيب)

(۲۸۴۱) وہ آدمی قرآن کریم پر ایمان نہیں لایا جس نے اس کے محارم کو حلال ٹھہرایا۔ (ت عن صهيب)

2842 - الغرباء فى الدنيا اربعة قرآن فى جوف ظالم ومسجد فى نادى قوم لا يصلى فيه ومصحف فى بيت لا يقرأ فيه ورجل صالح مع قوم سوء (فر عن ابى هريرة)

(۲۸۴۲) دنیا میں غرباء چار ہیں۔ ظالم کے پیٹ میں قرآن کریم، وہ مسجد جو لوگوں کی مجلس میں ہو اس میں نماز ادا نہ کی جاتی ہو۔ وہ مصحف شریف جو کسی ایسے گھر میں ہو جس میں اسے پڑھا نہیں جاتا اور نیک آدمی برے لوگوں کے ساتھ۔ (فر عن ابی هريرة)

الاكمال

الاکمال

2843 - إن من اكبر ذنب توافينى به امتى يوم القيامة لسورة من كتاب الله كانت مع احدهم فنسيها

(محمد بن نصر عن انس)

(۲۸۴۳) وہ بڑا گناہ (کبیرہ گناہ) کہ جس کا سامنا قیامت کے دن میری امت کرے گی۔ کتاب اللہ کی وہ سورت جو کہ ان میں سے کسی کے پاس تھی تو اس نے اسے بھلا دیا (یہ گناہ ہوگا) (محمد بن نصر عن انس)

2844 - عرضت على الذنوب فلم ار فيها شيئا اعظم من حاملى القرآن وتاركه (ش عن الوليد بن عبد الله بن ابى مغيث)

(۲۸۴۴) میرے سامنے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے حاملین قرآن اور تارکین قرآن سے بڑی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ (ش عن الولید بن عبد اللہ بن ابی مغیث)

2845 - ما من أحد يقرأ القرآن ثم ينساه إلا لقى الله وهو اجذم (محمد بن نصير عن سعد بن عبادة)

(۲۸۴۵) جو کوئی بھی قرآن کریم پڑھتا ہے پھر اسے بھلا دیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ کوڑھی ہوگا۔ (محمد بن نصر عن سعد بن عبادة)

2846 - بئسما لاحدكم أن يقول نسيت

(۲۸۴۶) تم میں سے کسی کیلئے کتنا ہی برا ہے کہ وہ یہ کہے کہ

آیة کیت و کیت بل هو نسی استذکروا القرآن فو الذی نفسی بیده لهو اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم من عقلها

(حم خ م ن حب عن ابن مسعود)

میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ (یہ کہنا چاہئے کہ) اسے بھلا دی گئی ہے۔ قرآن کریم کو یاد کرتے رہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے اس سے بھی جلدی نکل جاتا ہے جتنی جلدی اونٹ اپنے بندھنوں سے نکل بھاگتا ہے۔ (حم خ م ن حب عن ابن مسعود)

2847 - تعاهدوا هٰذا القرآن فانه وحشی فلهو اسرع تفصیا من صدور الرجال من الابل من عقلها ولا یقولن احدکم نسیت آیة کیت و کیت بل نسی (محمد بن نصر طب ك عن ابن مسعود ش عنه موقوفا)

(۲۸۴۷) اس قرآن کریم کی مزاولت رکھو (پڑھتے سنتے رہو) کیونکہ یہ وحشی (غیر مانوس) ہوتا ہے چنانچہ یہ لوگوں کے سینوں سے اس سے بھی تیزی سے نکل بھاگتا ہے جتنی تیزی سے اونٹ اپنے بندھنوں سے نکل بھاگتا ہے اور تم میں سے کوئی یہ مت کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ یہ کہے اسے بھلا دی گئی ہے۔ (محمد بن نصر طب ک عن ابن مسعود ش عنہ موقوفاً)

2848 - لا یقولن احدکم نسیت آیة کیت و کیت فانه لیس هو نسی ولکنه نسی (طب عن ابن مسعود)

(۲۸۴۸) تم میں سے کوئی یہ ہرگز مت کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں کیونکہ اس نے نہیں بھلائی بلکہ اسے بھلا دی گئی ہے۔ (طب عن ابن مسعود)

2849 - تعاهدوا القرآن فو الذی نفسی بیده لهو اشد تفصیا من صدور الرجال من الابل النوازع إلی اوطانها

(طب والخطیب عن ابن مسعود ش عنه موقوفا)

(۲۸۴۹) قرآن کریم کی مزاولت رکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے اس سے بھی زیادہ جلدی بھاگ نکلتا ہے جتنی جلدی پردیسی اونٹ اپنے اصل مقام کی طرف جاتے ہیں۔ (طب والخطیب عن ابن مسعود ش عنہ موقوفاً)

2850 - تعاهدوا هٰذا القرآن فو الذی نفس محمد بیده لهو اشد تفلتا من قلوب الرجال من النعم من عقلها

(طب عن ابی موسی)

(۲۸۵۰) اس قرآن کریم کی مزاولت رکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (فداہ امی وابی) کی جان ہے! یہ لوگوں کے دلوں سے اس سے بھی جلدی نکل جاتا ہے جتنی جلدی اونٹ اپنے بندھنوں سے نکل جاتے ہیں۔ (طب عن ابی موسیٰ)

2851 - مثل القرآن إذا عاهد علیه صاحبه فقرأه باللیل والنهار کمثل رجل له إبل فان عقلها حفظها وإن اطلق عقالها ذهبت فکذٰلك

(۲۸۵۱) قرآن کریم کی مثال جبکہ صاحب قرآن اس کی مزاولت رکھے چنانچہ اسے رات دن پڑھے ایک ایسے آدمی کی مثال سی ہے جس کے پاس اونٹ ہو تو اگر تو وہ اسے رسی سے باندھ کر رکھے

القرآن

(ش حم خ م عن ابن عمر)

تو اس کی حفاظت ہوگی اور اگر اس کی باندھنے والی رسی کو چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا تو اسی طرح قرآن کریم ہے۔ (ش حم خ م عن ابن عمر)

2852 - مثل القرآن كمثل الابل المعقلة إن تعاهد صاحبها عقلها امسكها وإن اغفلها ذهبت وإذا قام صاحب القرآن يقرأه آناء الليل وآناء النهار ذكره وإن لم يقم به نسيه (الرامهرمزى عن ابن عمر)

(۲۸۵۲) قرآن کریم کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی سی مثال ہے۔ اگر تو اس کا مالک اس کی باندھنے والی رسی کی نگرانی کرے گا تو اسے روکے رکھے گا اور اگر اس سے غافل ہو گیا تو وہ چلا جائیگا اور جب صاحب قرآن قیام کر کے رات دن اسے پڑھتا ہے تو وہ اسے یاد رکھتا ہے اور اگر اس کے ساتھ قیام نہیں کرتا (یا اس پر عمل نہیں کرتا) تو اسے وہ بھلا دیا جاتا ہے۔ (الرامھر مزی عن ابن عمر)

2853 - انفر الشيطان انفر الشيطان انفر الشيطان يا عمر القرآن كله صواب ما لم يجعل المغفرة عذابا والعذاب مغفرة (البغوى عن اسحق بن حارثة الانصارى عن ابيه عن جده)

(۲۸۵۳) شیطان کو دور بھگا' شیطان کو دور بھگا' شیطان کو دور بھگا۔ اے عمر! قرآن سارے کا سارا درست ہے جب تک کہ مغفرت کو عذاب اور عذاب کو مغفرت نہ بنایا جائے۔ (البغوی عن اسحاق بن حارثۃ الانصاری عن ابیہ عن جدہ)

2854 - يا عمر إن القرآن كله صواب ما لم يجعل عذاب مغفرة ومغفرة عذابا (حم وسمويه عن اسحق بن عبد الله بن ابى طلحة عن ابيه عن جده)

(۲۸۵۴) اے عمر! قرآن سارے کا سارا درست ہے جب تک کہ عذاب کو مغفرت اور مغفرت کو عذاب نہ بنایا جائے۔

(حم وسمویہ عن اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ بن ابیہ عن جدہ)

2855 - دعوا المرآء فى القرآن فان الامم قبلكم لم يلعنوا حتى اختلفوا فى القرآن ان مراء فى القرآن كفر

(أبو نصر السجزى فى الابانة)

(۲۸۵۵) قرآن کریم میں دکھلاوا چھوڑ دو کیونکہ تم سے پہلی امتوں کو تب ہی لعنت کی گئی تھی (دھتکارا گیا تھا) جب انہوں نے قرآن میں اختلاف کیا۔ بلاشبہ قرآن میں دکھلاوا کفر ہے۔ (ابونصر السجزی فی الابانۃ)

2856 - لا تجادلوا بالقرآن ولا تبدلوا كتاب اللّٰه بعضه ببعض فو الله إن المؤمن ليجادل به فيغلب وإن المنافق ليجادل به فيطلب (الديلمى عن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير عن ابيه عن جده)

(۲۸۵۶) قرآن کریم کے ذریعے مت جھگڑو اور کتاب اللہ کے ایک حصے کو دوسرے سے مت بدلو' قسم بخدا! مومن اس کے ذریعے جھگڑتا ہے تو مغلوب ہوتا ہے اور منافق اس کے ذریعے جھگڑتا ہے تو اسے دور کیا جاتا ہے۔ (الدیلمی عن عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر عن ابیہ عن جدہ)

2857 - لاتماروا فى القرآن فان المراء فيه

(۲۸۵۷) قرآن کریم میں ریاکاری (دکھلاوا) مت کرو

کفر (طب عن زید بن ثابت الحسن بن سفیان عن سعد مولی عمرو بن العاص وقیل إنه تابعی)

2858 - یا قوم بهذا اهلکت الامم قبلکم إن القرآن لیصدق بعضه بعضا فلا تکذبوا بعضه ببعض (طب عن ابن عمرو) قال : خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم علی قوم یتنازعون فی القرآن قال فذکره)

2859 - لا تحملوا شیئا من القرآن إلی بلاد العدو (ابن ابی داود فی المصاحف عن ابن عمر وهو صحیح)

2860 - لا تسافروا بالقرآن إلی أرض العدو فانی اخاف أن یناله العدو (حل ابن ابی داود فی المصاحف ك عن ابن عمر)

2861 - إن أخذتها اخذت قوسا من نار (هق وضعفه عن ابی بن کعب) قال : علمت رجلا القرآن فاهدی لی قوسا فذکرت ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم قال فذکره)

2862 - جمرة بین کتفیك تقلد بها (طب ك ق عن عبادة بن الصامت) قال : اقرات رجلا فاهدی لی قوسا فقال النبی صلی الله علیه وسلم فذکره)

2863 - إن کنت تحب أن تطوق بها طوقا من نار فاقبلها (حم وابن منیع وعبد بن حمید طب ك ص ق د ہ ع عن عبادة بن الصامت مثل قصة ابی)

2864 - إن أردت أن یقلدك الله قوسا من

کیونکہ اس میں دکھلاوا کرنا کفر ہے۔ (طب عن زید بن ثابت۔ الحسن ابن سفیان عن سعد مولی عمرو بن العاص) ''وقیل انہ تابعی''۔

(۲۸۵۸) اے قوم! اسی کی وجہ سے تم سے پہلی امتیں ہلاک کی گئیں۔ بلاشبہ قرآن کریم کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرتا ہے چنانچہ اس کے ایک حصے کو دوسرے سے مت جھٹلاؤ۔ (طب عن ابن عمرو) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ایسے لوگوں کے پاس باہر گئے جو قرآن کریم میں ایک دوسرے سے جھگڑرہے تھے تو ارشاد فرمایا۔

(۲۸۵۹) قرآن کریم میں سے کوئی چیز دشمن کے ملکوں کی طرف مت اٹھالے جاؤ۔ (ابن ابی داؤد فی المصاحف عن ابن عمر وھو صحیح)

(۲۸۶۰) قرآن کریم کے ساتھ دشمن کی سرزمین کی جانب سفر مت کرو کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں دشمن اسے چھین نہ لے۔ (حل ابن ابی داؤد فی المصاحف ک عن ابن عمر)

(۲۸۶۱) اگر تو نے اسے لے لیا تو تو نے آگ کی کمان لے لی۔ (ھق وضعفہ عن ابی بن کعب) فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو قرآن کریم سکھایا تو اس نے مجھے ایک کمان تحفۃً دی۔ میں نے اس بات کا ذکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو ارشاد فرمایا۔

(۲۸۶۲) وہ تیرے دونوں کندھوں کے درمیان انگارہ ہے۔ وہ تیرے گلے میں پہنائی جائے گی۔ (طب ک ق عن عبادۃ بن الصامت) فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو قرآن کریم پڑھایا تو اس نے مجھے ایک کمان ہدیہ کی۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۲۸۶۳) اگر تو تو پسند کرتا ہے کہ اس کے بدلے تیری گردن میں آگ کا طوق پہنایا جائے تو اسے قبول کرلے۔ (حم و ابن منیع وعبد بن حمید طب ک ص ق د ہ ع عن عبادۃ بن الصامت مثل قصۃ ابی)

(۲۸۶۴) اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے گلے میں آگ

نار فخذها (حل عن ابی الدرداء مثله)

2865 - من یاخذ علی تعلیم القرآن قوسا قلده اللّٰہ قوسا من النار

(طب عن ابی الدرداء)

2866 - من اخذ علی تعلیم القرآن اجرا فقد تعجل حسناته فی الدنیا والقرآن یحاجه یوم القیامة (أبو نعیم عن ابن عباس)

2867 - علم القرآن علی ثلاثة اجزاء حلال فاتبعه وحرام فاجتنبه ومتشابه یشکل علیك فکله إلی عالمه (الدیلمی عن معاذ)

2868 - من فسر القرآن برأیه وهو علی وضوء فلیعد وضوءه

(الدیلمی عن ابی هریرة)

2869 - هلاك امتی فی الکتاب واللبن اما الکتاب فیقرؤون القرآن ویتأولونه علی غیر تأویله ویحبون اللبن فیدون ویدعون الجماعات والجمع

(حم هب أبو نصر السجزی فی الابانة عن عقبة بن عامر)

2870 - لا تقرا القرآن وانت جنب (البزار عن علی وابی موسی)

2871 - لا تمس المصحف وانت غیر طاهر

(ابن ابی داود فی المصاحف عن عثمان بن العاص)

2872 - لعن اللّٰہ من فعل هٰذا لا تضعوا کتاب اللّٰہ إلا موضعه (الحکیم عن عمر بن عبد العزیز) قال: مر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه

کی کمان پہنائے تو اسے لے لے۔ (حل عن ابی الدرداء مثلہ)

(۲۸۶۵) جو قرآن کریم کی تعلیم دینے پر بطور اجرت کمان لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی کمان گلے میں پہنائے گا۔ (طب عن ابی الدرداء)

(۲۸۶۶) جس نے قرآن کریم کی تعلیم دینے پر اجرت لی تو اس نے دنیا میں ہی اپنی نیکیاں جلدی حاصل کرلیں اور قرآن کریم قیامت کے دن اس سے جھگڑے گا۔ (ابونعیم عن ابن عباس)

(۲۸۶۷) قرآن کریم کا علم تین اجزاء پر مشتمل ہے۔ حلال! تو اس کی اتباع کر۔ حرام! تو اس سے اجتناب کر اور متشابہہ! یہ تم پر مشکل ہے چنانچہ اسے اس کے عالم کے حوالے کردے۔ (الدیلمی عن معاذ)

(۲۸۶۸) جس نے قرآن کریم کی تفسیر اپنی رائے کے ساتھ کی اور وہ باوضو ہو تو اسے اپنا وضو دوبارہ کرنا چاہئے۔ (الدیلمی عن ابی ھریرۃ)

(۲۸۶۹) میری امت کی ہلاکت کتاب (قرآن کریم) اور دودھ میں ہے۔ جہاں تک کتاب کا تعلق ہے تو وہ قرآن کریم پڑھتے ہیں اور اس کی غلط تفسیر کرتے ہیں اور دودھ سے محبت کرتے ہیں چنانچہ جنگلوں میں جا بیٹھتے ہیں اور (نماز کی) جماعتیں اور جمعے (نماز جمعہ) چھوڑ دیتے ہیں۔ (حم ھب ابونصر السجزی فی الابانۃ عن عقبۃ بن عامر)

(۲۸۷۰) اس حالت میں قرآن کریم مت پڑھ جب تم پر غسل فرض ہو (یعنی حالت جنابت میں) (البزار عن علی وابی موسیٰ)

(۲۸۷۱) مصحف شریف کو بغیر وضو (پاکیزگی) کے مت چھو۔

(ابن ابی داؤد فی المصاحف عن عثمان بن العاص)

(۲۸۷۲) اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے جس نے یہ کام کیا۔ کتاب اللہ کو اس کے مناسب مقام پر ہی رکھو۔ (الحکیم عن عمر بن عبدالعزیز) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر پڑی

وسلم بكتاب فی الارض قال فذكره)

2873 - لا تمحوا كتاب الله بالاقدام (أبو نصر السجزی فی الابانة وقال غريب عن معاذ)

2874 - يا حامل القرآن تزين بالقرآن يزينك الله ولا تزين به للناس فيشينك الله وينبغی لحامل القرآن أن يكون أطول الناس ليلا إذا كان الناس ناموا وان يكون اطول الناس حزنا إذا الناس فرحوا

(الديلمی عن ابن مسعود)

2875 - لا يجهر بعضكم علی بعض فان ذلك يؤذی المصلی (الخطيب عن جابر)

2876 - أجل أنا اقرأه لبطن وانتم تقرؤونه لظهر قالوا يا رسول الله ما البطن ؟ قال اقرأ اتدبره واعمل بما فيه وتقرؤونه انتم هكذا واشار بيده فأمرها (محمد بن نصر عن عمير بن هانیء) قال قالوا يا رسول الله إنا لنجد للقرآن منك ما لا نجده من انفسنا إذا نحن خلونا قال فذكره)

2877 - حملة القرآن ثلاثة أحدهم اتخذه متجرا والآخر يزهو به حتی لهو ازهی به من مزامير فيقول والله لا ألحن ولا يعيينی فيه حرف فتلك الطائفة شرار امتی ، وحمله آخر فسر له جوفه والهمه قلبه فاتخذ قلبه محرابا ،

ہوئی کتاب (قرآن کریم) کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا۔

(۲۸۷۳) کتاب اللہ کو قدموں سے مت مٹاؤ۔ (ابو نصر السجزی فی الابانۃ وقال غریب عن معاذ)

(۲۸۷۴) اے حامل قرآن! قرآن کریم سے زینت حاصل کر۔ اللہ تعالیٰ! تجھے زینت عطا فرمائے گا۔ لوگوں کیلئے اس سے زینت حاصل مت کر۔ اللہ تعالیٰ تجھے عیب دار کردے گا۔ حامل قرآن کو یہ چاہئے کہ جب لوگ سو رہے ہوں تو وہ سب سے زیادہ طویل رات والا ہو (یعنی رات کو جاگ کر تلاوت قرآن کرے) اور جب لوگ خوش ہوں تو وہ سب سے زیادہ طویل غم والا ہو۔ (الدیلمی عن ابن مسعود)

(۲۸۷۵) تم ایک دوسرے پر آواز بلند مت کرو کیونکہ یہ چیز نماز ادا کرنے والے کو اذیت دیتی ہے۔ (الخطیب عن جابر)

(۲۸۷۶) ہاں! ٹھیک ہے! میں اسے اس کے اصل مقصود کیلئے پڑھتا ہوں اور تم اسے ظاہری قصے کیلئے پڑھتے ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اصل مقصود (بطن) سے کیا مراد ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ میں اسے پڑھتا ہوں تو اس میں غور و فکر کرتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہوتا ہے اس پر عمل کرتا ہوں اور تم اسے اس طرح پڑھتے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرمایا تو اسے پھیرا۔ (محمد بن نصر عن عمیر بن ہانی) فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کیلئے وہ چیز محسوس کرتے ہیں جو اپنے آپ سے محسوس نہیں کرتے جب ہم تنہا ہوتے ہیں تو ارشاد فرمایا۔

(۲۸۷۷) حاملین قرآن تین طرح کے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ ہے جس نے اسے (یعنی قرآن کریم کو) تجارت گاہ بنالیا ہے۔ دوسرا وہ جو اس کے باعث تکبر کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے باعث مزامیر سے زیادہ شیخی بگھارتا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے۔ قسم بخدا! میں غلطی نہیں کرتا اور نہ ہی اس میں کوئی حرف مجھے تھکاتا ہے تو یہ گروہ میری

منه فی عافية ونفسه منه فی بلاء فاولئك اقل فی امتی من الكبريت الاحمر

امت کے برے ترین لوگ ہیں اور ایک اور آدمی نے قرآن کریم کو اٹھایا تو اس سے اس کا پیٹ مسرور رہوا اور اس کے دل نے اسے نگل لیا چنانچہ اس نے اپنے دل کو محراب بنا لیا۔ وہ قرآن اس آدمی سے عافیت میں ہوتا ہے اور اس آدمی کی ذات قرآن سے آزمائش میں ہوتی ہے۔ تو یہی وہ لوگ ہیں جو میری امت میں سرخ گندھک سے بھی زیادہ کم ہیں۔ (ابونصر السجزی فی الابانۃ وابن السنی والدیلمی عن الحسن عن انس۔" قال ابونصر غریب۔ لم یروہ غیر مومل بن عبدالرحمٰن وفیہ مقال والمحفوظ عن الحسن قولہ")

2878 - حملة العلم فی الدنيا خلفاء الانبياء وفی الأخرة من الشهداء (الخطيب عن ابن عمر)

(۲۸۷۸) حاملین علم دنیا میں انبیاء کرام کے نائب اور آخرت میں شہیدوں میں سے ہوں گے۔ (الخطیب عن ابن عمر)

2879 - قراء القرآن ثلاثة : رجل قرأ القرآن فاتخذه بضاعة فاستحرمه الملوك واستمال به الناس ، ورجل قرأ القرآن فاقام حروفه وضيع حدوده كثر هؤلاء من قراء القرآن لاكثرهم الله تعالىٰ ورجل قرأ القرآن فوضع دواء القرآن على داء قلبه فاسهر به ليلهٗ واظما به نهاره وقاموا فی مساجدهم وحبوا به تحت برانسهم فهؤلاء يدفع الله بهم البلاء ويزيل من الاعداء وينزل غيث السماء فو الله لهؤلاء من القراء أعز من الكبريت الاحمر

(۲۸۷۹) قرآن کریم کے قاری تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ آدمی کہ جس نے قرآن کریم پڑھا تو اسے سرمایہ (پونجی) بنا لیا چنانچہ اسے بادشاہوں کیلئے حرام سمجھا اور اس کے ذریعے لوگوں کو مائل کیا۔ ایک وہ آدمی کہ جس نے قرآن کریم پڑھا تو اس کے حروف تو درست رکھے اور اس کی حدود کو ضائع کیا۔ قرآن کریم پڑھنے والوں میں سے یہ زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ نہ کرے اور ایک وہ آدمی ہے کہ جس نے قرآن کریم پڑھا تو قرآن کی دوا اپنے دل کی بیماری پر رکھی چنانچہ اس کے باعث اپنی رات کو بیدار رکھا۔ دن کو پیاسا رکھا اور اپنی سجدہ گاہوں میں کھڑے رہے اور اس کے باعث اپنے جبّوں تلے چوکڑی مار کر بیٹھے رہے چنانچہ یہی وہ ہیں کہ جن کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ بلائیں دور کرتا ہے۔ دشمنوں کو ہٹاتا ہے اور آسمان سے برسیلا بادل بھیجتا ہے۔ قسم بخدا! یہی وہ ہیں جو قاریوں میں سے سرخ گندھک سے زیادہ معزز ہیں۔ (حب فی الضعفاء وابو نصر السجزی فی الابانۃ والدیلمی عن بریدۃ۔" وقال السجزی: غریب لم یروہ غیر احمد بن متیم وفیہ مقال"۔ ھب عن الحسن قولہ)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ واولیاء امتہٖ و قراء کتابہٖ اجمعین آمین یارب العالمین۔

الحمدللہ! آج بروز جمعرات بتاریخ ۵ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ بمطابق ۲ اپریل ۲۰۰۹ء مسجد سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ (چک کھرل حافظ آباد) میں ''کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال'' جزء اوّل کا ترجمہ اختتام پذیر ہوا۔

والسلام:

محمد عابد عمران انجم مدنی

فاضل بھیرہ شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہر خوبی اور ہر کمال جس کا تعلق جسم سے ہو یا روح سے، ظاہر سے ہو یا باطن سے، دنیا سے ہو آخرت سے، فکر سے ہو یا عمل سے، فردِ واحد سے ہو یا ساری قوم سے، زمانۂ ماضی سے ہو یا حال و مستقبل سے، کسی کی جدوجہد کا نتیجہ ہو یا محض عطاء الٰہی ہو، یہ گوناگوں خوبیاں اور بوقلموں کمالات اپنی جملہ رعنائیوں اور دلفریبیوں کے ساتھ ذاتِ پاک سیّد الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الحبیب التحیۃ والثناء میں بعطائے الٰہی اپنی اکمل ترین صورت میں پائے جاتے ہیں۔ جلال و جمال محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تذکرہ ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا بحرِ بیکراں ہے۔ جس کا احاطہ انس و ملک میں سے کسی کے بس کا روگ نہیں۔

باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے — سرور کہوں کہ مالک مولیٰ کہوں تجھے
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے — لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا

اے اللہ کی بندگی کا دم بھرنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ رب العالمین کی اطاعت پختہ و کامل طریقے سے حاصل ہو جائے اور اس کی بندگی کی گانٹھ ایسی بندھے کہ کھل نہ سکے اور تعلق ایسا جڑے کہ کبھی نہ ٹوٹنے پائے تو اس کی شرطِ اوّل صرف اور صرف یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لو۔ پس تم اگر یہ کر لو گے تو ربِّ کبریا کے ساتھ تعلق اطاعت کی گانٹھ از خود بندھ جائے گی اور ایسی پختہ بندھے گی کہ پھر کھلنے نہ پائے گی اور یوں اس کی اطاعت کا حق ادا ہو جائے گا اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت، غلامی میں نہ آؤ گے تو ربّ کے ساتھ اس کی اطاعت و بندگی کی گانٹھ کھل جائے گی اور تمہارے دین و ایمان کی ساری پونجی بکھر کر رہ جائے گی۔

احادیث مبارکہ پر لاتعداد محدثین نے بڑی خوش اسلوبی سے کام سرانجام دیے ہیں۔ جن میں ایک نام شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جنہوں نے ''کنز العمال'' کی صورت میں امتِ محمدیہ پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر کروڑہا رحمتوں کا نزول فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

(۱) کنز العمال کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ (۲) کنز العمال میں 46624 احادیث مبارکہ ہیں۔
(۳) شیخ احمد عبد الجواد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نے کنز العمال کا مطالعہ کیا اُس نے احادیثِ مبارکہ کی ستر سے زائد کتب کا مطالعہ کیا۔

حاجی پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی